معجزات نبی الوری

حدیث شریف

جلال الدین سیوطی، شیخ

مطبع مفید عام آگرہ

## مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

معدن جواہر معجزات نبویہ عمان لالی آیات بینات مصطفویہ براہین قواطع رسالت حجج سواطع نبوت

و خصایص ذات خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین علت وجود عالم و آدم

نبی الامم رسول العرب والعجم صاحب قاب قوسین سید الثقلین خواجۂ دو سرا بشیر و کوکبۂ انبیا

مقدمۃ الجیش اصفیا مظہر شان لولاک لما حبیب کبریا احمد مجتبی محمد مصطفی صلوات اللہ

علیہ و آلہ الکرام و صحبہ العظام ما دامت اللیالی والایام موسوم بہ

# معجزات نبی الوریٰ



# خصایص کبریٰ

جو مولفہ خاتم المحدثین حجت اللہ فی العالمین امام ہمام شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اور لب لباب

احادیث صحیحہ ہی بعہد دولت علیہ فخر الملوک و السلاطین رونق تاج و نگین کہف الامم بلاد العرب والعجم

قدر قدرت اعلیحضرت حضور پر نور نواب میر عثمان علیخان بہادر نظام سابع دکن خلد اللہ سلطنتہ

خادم العلما خاکسار محمد عبد الجبار خان آصفی نظامی منتظم دفتر محکمہ معتمدی صرف خاص مبشی

خداوند اعلیحضرت حضور پر نور سرکار نظام دکن نے حفاظ الفاظین اصحاف قلوب صافیہ کے

ملاحظہ کے لئے مرتب اور مدون کیا اور بتوفیق الٰہی حسن اوان میں

مطبع نامی مفید عالم آگرہ میں بن اہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہو کر شایع ہوا

# فہرست مضامین ترجمہ کتاب خصائص کبریٰ موسوم بہ معجزات النبی الوریٰ

| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| باب قمر کے شق ہونے کے بیانمین | ۳۲۴ |
| باب اس خصوصیت کے بیان مین کہ اللہ تعالی نے آدمیون کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے رسول اللہ صلعم سے وعدہ فرمایا تھا | ۳۲۶ |
| باب اس بیان مین کہ اللہ تعالی نے ابوجہل کے شر سے رسول اللہ صلعم کو محفوظ رکھا اور آپسے اوسوقت معجزے ظاہر ہوئے | ۳۲۶ |
| باب اس بیان مین کہ اللہ تعالے نے عوراء بنت حرب کی آنکھون سے رسول اللہ صلعم کو چھپا دیا تھا | ۳۳۰ |
| باب اس بیان مین کہ اللہ تعالے نے رسول اللہ صلعم کو مخزومیین کی شر سے بچایا تھا | ۳۳۲ |
| باب اس بیان مین کہ رسول اللہ صلعم نضر کی شر سے بچے تھے | ۳۳۴ |
| باب اس بیان مین کہ رسول اللہ حکم کی شر سے محفوظ رہے تھے | ؍؍ |
| باب اس بیان مین کہ رسول اللہ صلعم نے رکانہ پہلوان کو کشتی مین بچھاڑا | ۳۳۵ |
| باب اوس شے کے بیان مین کہ حضرت عثمانؓ ابن عفان کے اسلام لانے مین واقع ہوئی ہین | ۳۴۰ |
| باب اون آیات کے بیان مین جو حضرت عمرؓ کے اسلام لانے مین واقع ہوئی ہین | ۳۴۳ |
| باب ضماد کے اسلام لانے مین | ۳۵۰ |
| باب اوس شے کے بیان مین جو عمرو بن عبد القیس کے اسلام مین واقع ہوئی | ۳۵۱ |
| باب اون آیتون کے بیان مین جو طفیل بن عمرو الدوسی کے اسلام مین واقع ہوئی ہین | ۳۵۲ |
| باب عثمان بن مظعون کے اسلام لانے مین جو امر واقع ہوا اوسکے بیان مین | ۳۵۶ |
| باب جنات کے اسلام لانے مین اور ان آیتون کے بیان مین جو جنات کے | |

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کے بیان مین ہی کہ کل انبیا سے آپ اوّل پیدا ہوئی ہین اور آپکی نبوت کل انبیا کی نبوت پر مقدم ہی اور آپکے واسطے انبیا علیہم السلام سے عہد لیا گیا ہے

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین اور ابو نعیم نے دلائل مین بہت سے طریقون سے قتادہ سے قتادہ نے حسن سے حسن نے ابو ہریرہ رض سے ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی کے قول واذ اخذنا من النبیین میثاقہم کے معنی مین روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین کل انبیا سے اول پیدا ہوا ہون اور خلق کی طرف کل انبیا سے آخر بہیجا گیا ہون (اللہ تعالی نے سب انبیا سے پہلے آپکو پیدا کیا ہے اور سب انبیا سے پہلے آپ سے عہد لیا گیا ہے۔)

ابو سہل القطان نے اپنے امالی کے جزو مین سہل بن صالح الہمدانی سے روایت کی ہے سہل نے کہا مینے ابو جعفر محمد بن علی سے پوچھا یہ کیونکر ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا سے مقدم ہین اور حال یہ ہے کہ اون سب انبیا سے جو بہیجے گئے ہین آپ آخر ہین ابو جعفر نے کہا کہ اللہ تعالی نے جسوقت بنی آدم کی پشتون سے اونکی ذریتون کو نکالا اور اونکو اونکے نفوس پر شاہد ٹھہرا کے اون سے پوچھا الست بربکم جنہون نے (بلی) کہا تہا محمد صلعم اون سب سے اول تہے اسواسطے آپ سب انبیا سے مقدم ہین اور جو انبیا کہ بھیجے گئے ہین آپ اون سے آخر بہیجے گئے ہین۔

احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے میسرة الفجر سے

روایت کی ہے میسرہ نے کہا مینے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا مین اوسوقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

احمد اور حاکم اور بیہقی نے عریاض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مین اللہ تعالی کے نزدیک ام الکتاب مین اوسوقت خاتم النبیین تھا کہ آدم علیہ السلام اپنی طینت مین بیجان پڑے ہوئے تھے۔

حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے پوچھا گیا آپکو کب نبوت واجب ہوئی تھی آپنے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے اور آدم مین روح پہونکے جانے کے درمیان جو وقت تھا اوس وقت مین میری نبوت واجب ہوئی۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابونعیم نے شعبی کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے ابن عباس رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کس وقت نبی تھے آپنے فرمایا مین اوسوقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ابونعیم نے صنابحی سے روایت کی ہے حضرت عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی کئے گئے آپنے فرمایا مین اسوقت نبی کیا گیا کہ آدم علیہ السلام بے جان مٹی مین پڑے تھے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ حدیث مرسل

ابن سعد نے ابن ابی جدعاء سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کسوقت نبی تھے آپنے فرمایا جسوقت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے مین نبی تھا۔

ابن سعد نے مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کسوقت نبی تھے آپنے فرمایا کہ آدم علیہ السلام روح اور مٹی کے درمیان تھے یعنی (ابھی پیدا نہین ہوئے تھے) مین نبی تھا۔

ابن سعد نے عامر سے روایت کی ہے کہا ہے ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی ہوئے آپنے فرمایا مجھسے ایسی حال مین میثاق لیا گیا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

طبرانی اور ابونعیم نے ابومریم غسانی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

آپکی نبوت سے اول کیا شے تھی آپنے فرمایا اللہ تعالی نے مجھسے میثاق لیا جیسے اللہ تعالی نے اور انبیا سے میثاق لیا اور میرے واسطے میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ اور عیسی علیہ السلام نے میری بشارت دی تھی اور میری مان نے اپنے خواب مین دیکھا تھا کہ اونکے دونون پاؤن کے درمیان سے ایک ایسا چراغ نکلا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہوگئے۔

(فائدہ) شیخ تقی الدین سبکی رح نے اپنی کتاب (التعظیم والمنۃ فی لتومنن بہ ولتنصرنہ) مین کہا ہے کہ اس آیت شریف مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند نامی اور قدر عالی کی وہ تعظیم ہے کہ مخفی نہین ہے آپکی اس بلند نامی اور تعظیم کے ساتھ اگر یہ تقدیر کیا جاے کہ آپکا آنا انبیا کے زمانہ مین ہو تو آپ کل انبیا کی طرف مرسل ہونگے پس آپکی نبوت اور رسالت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک جمیع خلق کیواسطے عام ہوگی۔ اور کل انبیا اور انبیا کی کل امتین آپکی امت سے ہونگی اور آنحضرت صلعم کے قول شریف (بعثت الی الناس کافۃ) کے ساتھ آپکے زمانہ سے قیامت تک جو آدمی ہونگے وہ مختص نہونگے بلکہ یہ قول اون آدمیون کو بھی شامل ہوگا جو اوسنے قبل گذر گئے ہین اس تقریر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول شریف (کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد) کے معنی ظاہر ہوتے ہین اور جس شخص نے اسکی تفسیر یون کی ہے اللہ تعالی کے علم مین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ مستقبل مین نبی ہونگے تو وہ شخص اوس معنی کی طرف نہین پہونچا جسکو ہمنے بیان کیا ہے اسلیے کہ اللہ تعالی کا علم جمیع اشیا پر محیط ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت کیساتھ وصف اوسوقت مین جو ہے تو یہ سزاوار ہے کہ اس وصف سے یہ سمجھا جائے کہ وہ ایسا امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اوسوقت مین ثابت تھا اور اسی واسطے آدم علیہ السلام نے آپکا نام (محمد رسول اللہ) عرش پر لکھا دیکھا تھا پس یہ لابد ہے کہ وہ معنی اوسوقت مین ثابت ہون یعنی یہ کہا جاے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت نبی تھے۔ اور اگر اس قول سے مجرد علم الہی مراد ہو۔ کہ آپ زمانہ مستقبل مین نبی ہونگے تو آپکی خصوصیت اس طور پر نہوگی کہ آپ نبی تھے اور آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس لیے کہ اللہ تعالی کو جمیع انبیا کی نبوت کا اوسوقت اور اوسکے قبل علم تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کوئی خصوصیت لابد ہے اوس خصوصیت کی وجہ سے اپنے اپنی امت کو آگاہ کرنے کے لئے اوس خبر سے خبر کی تاکہ اللہ تعالی کے نزدیک آپکا جو مرتبہ ہے اوسکو آپکی امت جان لے اور اس سے آپکی امت کو خیر حاصل ہو

شیخ تقی الدین رحمہ نے کہا ہے کہ اگر تم یہ اعتراض کروگے کہ اس مرتبہ پر جو قدر زاید ہے مین اوسقدر
زاید سمجھنا چاہتا ہون اسلئے کہ نبوت ایک ایسا وصف ہے کہ یہ لابد ہے کہ جو شخص اس وصف سے
موصوف ہو وہ موجود ہوا ور نبوت کے وصف کے ساتھ انصاف نہین ہوتا ہے مگر چالیس سال کے
بعد قبل وجود اور ارسال کے کیونکر آپ اس وصف کے ساتھ متصف ہونگے اور اگر یہ وصف قبل
وجود اور ارسال کے صحیح ہوگا تو آپکے سوا جو انبیا ہین تو اونکے واسطے بھی ایسا ہی ہوگا۔

اس اعتراض کا جواب مین یہ دیتا ہون کہ حدیث مین آیا ہے اللہ تعالی نے روحون کو جسمون سے
پہلے پیدا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول شریف (کنت نبیا) سے آپکی روح مبارک یا آپکی
حقیقت اقدس کی طرف اشارا ہے اور حقایق ایسے ہین کہ ہمارے عقول اونکی معرفت سے قاصر ہین اور حقایق
کو نہین جانتا ہے مگر اونکا خالق اور حقایق کو وہ لوگ جانتے ہین جنکو خالق نے نور الہی سے مدد دی ہے
پھر یہ امر ہے کہ وہ حقائق جو ہین اونمین سے ہر ایک حقیقت کو جو وصف جس وقت مین
اللہ تعالی اچاہتا ہے اوسوقت مین دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت جو تھی وہ آدم علیہ السلام
کے پیدا ہونے سے پہلے تھی اللہ تعالی نے وہ وصف آپکو اس طور پر دیا کہ اوس حقیقت کی پیدائش اوس
وصف کیواسطے مستعد تھی اور اوس وصف کی افاضت اوس حقیقت پر اوسوقت سے کی تھی پس آپ
نبی ہوگئے اور آپکا نام مبارک عرش پر لکھا اور اللہ تعالی نے آپکی رسالت کیساتھ آپکی خبر دی تاکہ اللہ تعالی کے
فرشتے اور اونکے سوا جو لوگ ہین آپکی اوس بزرگی کو جو اللہ تعالی کے نزدیک ہے جان لین پس یہ جان لینا چاہیے
کہ آپکی حقیقت اوسی وقت سے موجود ہے اگرچہ آپکا وہ جسم شریف جو اوس حقیقت سے متصف ہے
متاخر ہوا ہے اور آپکی حقیقت اون اوصاف شریفہ سے جنکی افاضت حضرت الہیت سے آپ پر
ہوئی ہے اوسی وقت سے متصف تھی اور آپکا مبعوث ہونا اور تبلیغ احکام رسالت اور ہر ایک وہ وصف
جو آپکے واسطے ہے اللہ تعالی کی جہت سے متاخر ہے اور آپکی ذات مبارک اور حقیقت اقدس کے
اہل ہونے کی جہت سے ہر ایک وصف معجل ہے اوسمین تاخیر نہین ہے اور ایسے ہی آپکا نبی ہونا اور آپکو
کتاب دی جانی اور امر و نہی اور نبوت ہے کہ یہ کل اوصاف آپکو اوسی وقت مین دئے گئے ہین اور متاخر

نہین ہوا ہے مگر آپکا موجود ہونا اور منتقل ہونا اوس وقت تک کہ آپ نے ظہور فرمایا۔
اور آپکے سوا جو شخص اہل کرامت سے ہے اللہ تعالی کبھی اوس کرامت کی افاضت اوسپر اوسکے وجود کے بعد اوس مدت مین کرتا ہے جس مدت مین اللہ تعالی سبحانہ چاہتا ہے اسمین شک نہین ہے کہ جو شے ظہور مین آتی ہے اللہ تعالی اوسکو ازل سے جانتا ہے اللہ تعالی کا علم جو اوس شے کے ساتھ ہوتا ہے ہم اوس علم کو شرعی اور عقلی دلایل سے جانتے ہین اور اون اشیا مین سے اوس شے کو آدمی جانتے ہین جو اپنے ظہور کے وقت اونکی طرف پہونچتی ہے جیسے کہ آدمیون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم ہوا جسوقت قرآن شریف آپ پر نازل ہوا اور اول بار جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور یہ امر اللہ تعالی کے افعال مین سے ایک فعل ہے جو منجملہ اوسکی معلومات اور اوسکی قدرت کے آثار اور اوسکے ارادہ اور اوسکے اختیار سے اوس محل خاص مین ہوتا ہے کہ وہ محل اون افعال آلہی سے متصف ہوتا ہے یہ دو مرتبہ ہین اول مرتبہ برہان سے معلوم ہے اور دوسرا مرتبہ معاینہ سے ظاہر ہے یعنی جس وقت وہ فعل خارج مین موجود ہوا تو مخلوق نے اوسکا معاینہ کیا اور ان دونون مرتبون کے درمیان اللہ تعالی کے اون افعال کے وسایط ہین کہ بحسب اختیار آلہی وہ حادث ہوتے ہین اون افعال الہی مین سے وہ فعل ہے کہ اپنے ظہور کے بعد آدمیون کو ظاہر ہوتا ہے اور اون افعال مین سے وہ فعل ہے کہ اوس سے اوس محل کو کمال حاصل ہوتا ہے جس محل مین وہ واقع ہوتا ہے اگرچہ وہ فعل مخلوق مین سے کسی پر ظاہر نہین ہوتا ہی وہ فعل اوس کمال کیطرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے وقت سے محل کے مقارن ہوتا ہے اور وہ فعل اوس کمال کی طرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے بعد محل کو حاصل ہوتا ہے اور اوس کا علم ہمکو نہین ہوتا ہے مگر خبر صادق کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ آپ خیر خلق ہین تو مخلوق کے واسطے آپکے کمال سے کوئی کمال اعظم نہین ہے اور جو محل آپکے شرف کا ہے مخلوق کے واسطے اوس سے اشرف کوئی محل نہین ہے۔
وہ کمال کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے رب العزت سے حاصل

شیخ تقی الدین رحمہ نے کہا ہے کہ اگر تم یہ اعتراض کروگے کہ اس مرتبہ پر جو قدر زاید ہے مین اوسقدر زاید سمجھنا چاہتا ہون اسلئے کہ نبوت ایک ایسا وصف ہے کہ یہ لابد ہے کہ جو شخص اس وصف سے موصوف ہو وہ موجود ہو اور نبوت کے وصف کے ساتھ انصاف نہین ہوتا ہے مگر چالیس سال کے بعد قبل وجود اور ارسال کے کیونکر آپ اس وصف کے ساتھ متصف ہونگے اور اگر یہ وصف قبل وجود اور ارسال کے صحیح ہوگا تو آپکے سوا جو انبیا ہین تو اونکے واسطے بھی ایسا ہی ہوگا۔

اس اعتراض کا جواب مین یہ دیتا ہون کہ حدیث مین آیا ہے اللہ تعالی نے روحون کو جسمون سے پہلے پیدا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول شریف (کنت نبینا) سے آپکی روح مبارک یا آپکی حقیقت اقدس کی طرف اشارا ہے اور حقایق ایسے ہین کہ ہمارے عقول اونکی معرفت سے قاصر ہین اور حقایق کو نہین جانتا ہے مگر اونکا خالق اور حقایق کو وہ لوگ جانتے ہین جنکو خالق نے نور الہی سے مدد دی ہے پھر یہ امر ہے کہ وہ حقائق جو ہین اونمین سے ہر ایک حقیقت کو جو وصف جس وقت مین اللہ تعالی چاہتا ہے اوسوقت مین دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت جو تھی وہ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے تھی اللہ تعالی نے وہ وصف آپکو اس طور پر دیا کہ اوس حقیقت کی پیدایش اوس وصف کیواسطے مستعد تھی اور اوس وصف کی افاضت اوس حقیقت پر اوسوقت سے کی تھی پس آپ نبی ہوگئے اور آپکا نام مبارک عرش پر لکھا اور اللہ تعالی نے آپکی رسالت کیساتھ آپکی خبر دی تاکہ اللہ تعالی کے فرشتے اور اونکے سوا جو لوگ ہین آپکی اوس بزرگی کو جو اللہ تعالی کے نزدیک ہے جان لین پس یہ جان لینا چاہئے کہ آپکی حقیقت اوسی وقت سے موجود ہے اگرچہ آپکا وہ جسم شریف جو اوس حقیقت سے متصف ہے متاخر ہوا ہے اور آپکی حقیقت اون اوصاف شریفہ سے جنکی افاضت حضرت آلہیت سے آپ پر ہوئی ہے اوسی وقت سے متصف تھی اور آپکا مبعوث ہونا اور تبلیغ احکام رسالت اور ہر ایک وہ وصف جو آپکے واسطے ہے اللہ تعالی کی جہت سے متاخر ہے اور آپکی ذات مبارک اور حقیقت اقدس کے اہل ہونے کی جہت سے ہر ایک وصف معجل ہے اوسمین تاخیر نہین ہے اور ایسے ہی آپکا نبی ہونا اور آپکو کتاب دی جانی اور امر و نہی اور نبوت ہے کہ یہ کل اوصاف آپکو اوسی وقت مین دئے گئے ہین اور متاخر

نہین ہوا ہے مگر آپکا موجود ہونا اور منتقل ہونا اوسوقت تک کہ آپ نے ظہور فرمایا۔
اور آپکے سوا جو شخص اہل کرامت سے ہے اللہ تعالیٰ کبھی اوس کرامت کی افاضت اوسپر اوسکے
وجود کے بعد اوس مدت مین کرتا ہے جس مدت مین اللہ تعالیٰ سبحانہ چاہتا ہے اسمین شک نہین ہے کہ
جو شے ظہور مین آتی ہے اللہ تعالیٰ اوسکو ازل سے جانتا ہے اللہ تعالیٰ کا علم جو اوس شے کے ساتھ ہوتا ہے
ہم اوس علم کو شرعی اور عقلی دلایل سے جانتے ہین اور اون اشیا مین سے اوس شے کو آدمی جانتے
ہین جو اپنے ظہور کے وقت اونکی طرف پہونچتی ہے جیسے کہ آدمیون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
نبوت کا علم ہوا جسوقت قرآن شریف آپ پر نازل ہوا اور اول بار جبریل علیہ السلام آپ کے
پاس آئے اور یہ امر اللہ تعالیٰ کے افعال مین سے ایک فعل ہے جو منجملہ اوسکی معلومات اور
اوسکی قدرت کے آثار اور اوسکے ارادہ اور اوسکے اختیار سے اوس محل خاص مین ہوتا ہے
کہ وہ محل اون افعال آلہی سے متصف ہوتا ہے یہ دو مرتبہ ہین اول مرتبہ برہان سے معلوم
ہے اور دوسرا مرتبہ معاینہ سے ظاہر ہے یعنی جس وقت وہ فعل خارج مین موجود ہوا تو مخلوق نے
اوسکا معاینہ کیا اور ان دونون مرتبون کے درمیان اللہ تعالیٰ کے اون افعال کے وسایط ہین
کہ بحسب اختیار آلہی وہ حادث ہوتے ہین اون افعال الٰہی مین سے وہ فعل ہے کہ اپنے ظہور
کے بعد آدمیون کو ظاہر ہوتا ہے اور اون افعال مین سے وہ فعل ہے کہ اوس سے اوس محل کو کمال
حاصل ہوتا ہے جس محل مین وہ واقع ہوتا ہے اگرچہ وہ فعل مخلوق مین سے کسی پر ظاہر نہین ہوتا ہو
وہ فعل اوس کمال کیطرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے وقت سے محل کے
مقارن ہوتا ہے اور وہ فعل اوس کمال کی طرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے
بعد محل کو حاصل ہوتا ہے اور اوس کا علم ہمکو نہین ہوتا ہے مگر خبر صادق کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی شان یہ ہے کہ آپ خیر خلق ہین تو مخلوق کے واسطے آپکے کمال سے کوئی کمال اعظم نہین ہو
اور جو محل آپکے شرف کا ہے مخلوق کے واسطے اوس سے اشرف کوئی محل نہین ہے۔
وہ کمال کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے رب العزت سے حاصل

ہوا ہے اوسکو ہمنے خبر صحیح سے پہچانا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اوسی وقت سے آپکو نبوت عطا فرمائی ہے
پھر یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے واسطے انبیا سے مواثیق لیے ہین تاکہ انبیا علیہم السلام یہ جان
لین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونپر مقدم ہین اور آپ اونکے نبی اور رسول ہین جو مواثیق انبیا سے
لیے گئے وہ خلیفہ کرنے کے معنی مین ہین اسی سبب سے آیت شریفہ (لتومننَّ بہ ولتنصرنہ)
پر لام قسم داخل ہوا ہے۔
(دوسرا لطیفہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے انبیا سے جو مواثیق لیے گیے ہین گویا وہ مواثیق
اوس بیعت کی قسمین ہین کہ خلفا کیواسطے لی جاتی ہین اور خلفا کی خلافت کی بیعت کے واسطے
جو قسمین لی جاتی ہین شاید وہ قسمین اسی مقام سے لی گئی ہون۔
رب سبحانہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم تعظیم جو ہے اسکی طرف غور کرو جس وقت
تمنے اسکو پہچان لیا توتم یہ جان لوگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی انبیا علیہم السلام کے نبی ہین اور
اسی واسطے یہ امر ظاہر ہوا ہے کہ آخرت مین جمیع انبیا آپکے جھنڈے کے نیچے ہونگے اور دنیا مین
بھی ایسا ہی ہوا ہے کہ شب معراج مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیا کو نماز پڑھائی تھی آپ اونکے
امام ہوئے تھے اگر آپکے آنے کا اتفاق آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے
زمانہ مین ہوتا تو ان انبیا اور انکی امتون کو آپ پر ایمان لانا اور آپکی نصرت کرنا واجب ہوتا اللہ تعالیٰ
نے انبیا علیہم السلام سے اس امر کے ساتھہ میثاق لیا ہے آپ کی نبوت انبیا پر اور آپکی رسالت انبیا
کی طرف یہ وہ معنی ہے کہ آپکے واسطے حاصل ہے اور اسکے سوا نہین ہے کہ آپکا امر اسپر موقوف ہے
کہ انبیا آپکے ساتھہ جمع ہون اس امر کا توقف انبیا علیہم السلام کے وجود کی طرف راجع ہے کہ وہ آپکے
زمانہ مین موجود نہ تھے توقف اس طرف راجع نہین ہے کہ انبیا کا وجود جس چیز کا اقتضا کرتا ہے وہ اوسکے
ساتھہ متصف نہ تھے اور اس امر کے درمیان فرق ہے کہ فعل قبول محل پر موقوف ہو اور فعل فاعل
کی اہلیت پر موقوف ہو اس جگہہ فعل کا توقف نہ فاعل کی جہت سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذات مبارک کی جہت سے فعل کا توقف اوس زمانہ کے وجود کی جہت سے ہے کہ وہ زمانہ فعل کو شامل

ہے اگر وہ فعل انبیا علیہم السلام کے زمانہ مین پایا جائیگا تو انبیا کو بلاشک آپکا اتباع لازم ہوگا اسواسطے عیسی علیہ السلام آخر زمانہ مین آپکی شریعت پر آئینگے عیسی علیہ السلام علی حالہ نبی کریم ہین ایسا نہین ہے جیساکہ بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ عیسی علیہ السلام آئین گے اور اس امت محمدیہ سے ایک شخص ہونگے بیشک یہ امر ہے کہ عیسی علیہ السلام امت محمدیہ سے ایک شخص ہونگے اوس وجہ سے جو ہمنے کہا ہے کہ عیسی علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرینگے اور عیسی علیہ السلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین قرآن اور سنت اور ہر ایک اوس شے کے ساتھ کہ امر و نہی کی قسم سے ہے اور قرآن اور سنت سے ہے حکم کرینگے یہ امر عیسی علیہ السلام کے ساتھ اوس طور پر متعلق ہے جیساکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی امت کے ساتھ متعلق ہے اور عیسی علیہ السلام علی حالہ نبی کریم ہین آپکی کوئی شے کم نہین ہوئی ہے۔

اور ایسے ہی یہ امر ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ مین یا موسی اور ابراہیم اور نوح اور آدم علیہم السلام کے زمانہ مین مبعوث ہوتے تو سب انبیا علیہم السلام اپنی اپنی نبوت اور رسالت ہی پر برقرار رہتے اور اپنی امت کے نبی اور رسول ہوتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سب انبیا کے نبی اور انکی جمیع امتون کے رسول ہوتے پس آپکی نبوت اور رسالت اعم اور اشمل اور اعظم ہے اور ان انبیا کی شرایع کے ساتھ اصول مین آپکی شریعت متفق ہے اسلئے کہ شرایع کے اصول مختلف نہین ہوتے ہین۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا تقدم اون مسائل مین کہ فروعات کی قسم سے ہین اور اونمین اختلاف واقع ہونے کا احتمال ہے یہ تقدم یا برسبیل تخصیص ہے یا برسبیل نسخ ہے یا نہ نسخ ہے اور نہ تخصیص ہے بلکہ جو امتین پہلے زمانہ مین تھین اور اونکے انبیا جو شریعت لائے تھے اون اوقات مین وہ شریعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت تھی۔ اور اسوقت مین بہ نسبت اس امت کی یہ شریعت ہے احکام کی حالت یہ ہے کہ اختلاف اشخاص اور اختلاف اوقات سے مختلف ہوتے ہین اس معنی سے ہمکو ان دونون حدیثون کے معنی ظاہر ہوگئے کہ ہمسے مخفی تھے اون دونون حدیثون سے ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا قول شریف (بعثت الی الناس کافۃ) ہے ہم یہ گمان کرتے تھے کہ جو لوگ آپکے زمانہ سے قیامت تک ہونگے آپ اونکی طرف مبعوث ہو گئے ہین اور اب یہ ظاہر ہوا کہ اول اور آخر جمیع مخلوق کی طرف آپ مبعوث ہوئے ہین۔

اور دوسری حدیث شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک (کنت نبینا وآدم بین الروح والجسد) ہے کہ آپکا اوس وقت مین نبی ہونا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے ہم گمان کرتے تھے کہ آپکا نبی ہونا بالعلم ہے اب یہ ظاہر ہوتا کہ آپکے نبی بالعلم ہونے پر زاید امر ہے اوس طریق پر کہ ہمنے اسکی شرح کی ہے اور حال کا افتراق نہین ہے مگر آپکے جسم شریف کے وجود کے مابعد اور آپ کے چالیس سال کو پہونچنے مین اور اس مرتبہ سے ماقبل افتراق حال کا اون آدمیون کی بہ نسبت ہے جنکی طرف آپ بھیجے گئے ہون اور وہ آدمی آپکے کلام شریف سننے کے اہل ہون افتراق حال کا آپ کی بہ نسبت نہین ہے بلکہ اون لوگون کی بہ نسبت بھی نہین ہے اگر اسکے قبل وہ ان امور کے واسطے اہل ہون احکام کا شرطون پر معلق کرنا کبھی بہ نسبت محل قابل ہوتا ہے اور کبھی بہ نسبت فاعل متصرف ہوتا ہے اس جگہہ احکام کا معلق کرنا نہین ہے مگر بحسب محل قابل وہ محل قابل وہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگون کی طرف مبعوث ہون وہ موجود ہون اور سماع خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرین اور آپکا وہ جسم شریف کہ اون لوگون سے اپنی زبان سے خطاب کرے وہ موجود ہو۔ اسکی ایسی مثال ہے جیسے کسی لڑکی کا باپ کسی مرد کو وکیل کرکے یہ کہے کہ جس وقت تو کفو کو پائے تو میری بیٹی کا نکاح کر دیجیو پس یہ توکیل صحیح ہوگی اور وہ مرد وکالت کیواسطے اہل ہوگا اور اوسکی وکالت ثابت رہے گی۔ اور کبھی تصرف کا موقوف ہونا کفو کے وجود پر ہوتا ہے کہ کفو نہین پایا جاتا مگر ایک مدت کے بعد کفو کا ایک مدت کے بعد پایا جانا وکالت اور اہلیت وکیل مین عیب نہین لگاتا ہے سبکی رح کا کلام بلفظہ یہانتک ہے واللہ اعلم۔

## یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت مین ہے کہ آپکا نام مبارک اللہ تعالی کے نام مبارک کیساتھ عرش پر اور کل اون چیزون پر لکھا ہوا ہے جو ملکوت مین ہین

حاکم اور بیہقی نے اور طبرانی نے اپنی کتاب (صغیر) مین اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر ابن الخطاب

رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام نے
جسوقت خطا کی تو یہ عرض کی اے رب مین تجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دیتا ہون تو میرے ساتھ
کچھ نکر مگر مجھکو بخشدے رب العزت نے آدم علیہ السلام سے پوچھا اے آدم تمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو کیونکر پہچانا آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ تو نے جسوقت مجھکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تو نے
مجھہ مین اپنی روح پھونکی مینے اپنا سر اوٹھایا تو عرش کے ستونون پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا دیکھا
مین نے یہ جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ نہین ملایا مگر اوس شخص کے نام کو جو تیرے نزدیک خلق مین
زیادہ دوست ہے اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم تمنے سچ کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہوتے تو مین تمکو پیدا
نکرتا ابن عساکر نے کعب الاحبار رضؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے انبیا اور مرسلین کی تعداد
کے موافق آدم عم پر عصا نازل کیئے (اس مقام پر اصل کتاب مین شاید کچھہ عبارت رہگئی ہے) پھر
آدم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام سے مخاطب ہو کے فرمایا اے میرے پیارے
بیٹے تو میرے بعد میرا خلیفہ ہے تو خلافت کو تقویٰ کی عمارت اور عروۃ الوثقی کے ساتھ لے جسوقت
تو اللہ تعالی کا ذکر کرے تو اوسکے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیجو اسلیئے کہ مینے آپکا نام شریف
اوسوقت مین ساق عرش پر لکھا دیکھا تھا کہ مین روح اور مٹی کے درمیان تھا پھر مینے آسمانون کا طواف
کیا مینے آسمانون مین کوئی جگہہ نہین دیکھی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اوس جگہہ پر لکھا دیکھا
اور میرے رب نے مجھکو جنت مین ٹھیرایا مینے جنت مین کوئی قصر اور کوئی غرفہ نہین دیکھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام مبارک اوس پر لکھا دیکھا - اور مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شریف حورعین کے سینون پر اور قصب
آجام جنت کے پتون پر (یعنی جنت مین جو جنگل ہین اونکے بانسونکے پتون پر) اور درخت طوبیٰ کے پتون پر اور
سدرۃ المنتہی کے پتون پر اور حجابون کے اطراف مین اور ملائکہ کی آنکھون کے درمیان لکھا دیکھا ہے اے
میرے فرزند تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی کثرت کیجو اسلیئے کہ ملایکہ اپنے کل اوقات مین آپکا ذکر کیا کرتے ہین

ابن عدی اور ابن عساکر نے انس رضؓ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت
مجھکو معراج ہوئی آپنے ساق عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی) لکھا دیکھا -

ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات مین مینے ساق عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان ذوالنورین) لکھا دیکھا۔

ابو یعلی نے اور طبرانی نے اپنی (اوسط) مین اور ابن عساکر نے اور حسن بن عرفہ نے اپنے جزو مشہور مین ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج مین مجھکو آسمان پر لے گئے مین کسی آسمان پر نہین گذرا مگر مینے اپنا نام اوس آسمان پر (محمد رسول اللہ وابوبکر الصدیق خلفی) لکھا پایا یعنی ابوبکر الصدیق میرے خلیفہ ہین۔

بزار نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت مجھکو آسمان کی طرف لے گئے مین کسی آسمان پر نہین گذرا مگر مینے اپنا نام محمد رسول اللہ اوس آسمان مین لکھا پایا۔

دارقطنی نے افراد مین۔ اور خطیب اور ابن عساکر نے ابودردا سے روایت کی ہے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ مینے شب معراج مین عرش پر ایک سبز پارچہ یا سبز پردہ دیکھا اوسمین سفید نور سے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق) لکھا دیکھا

ابن عساکر نے جابر رض سے تخریج کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا ہوا ہے۔

ابو نعیم نے حلیہ مین ابن عباس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین کوئی درخت نہین ہے کہ اوسپر کوئی پتا ہے مگر اوس پتہ پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا ہوا ہے۔

حاکم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کی طرف یہ وحی بھیجی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور جو لوگ تمہاری امت سے آپکو پاوین اونکو امر کردو کہ آپ پر وہ ایمان لاوین اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو مین آدم کو پیدا نکرتا اور نہ جنت اور نہ دوزخ کو پیدا کرتا مین نے عرش کو پانی پر پیدا کیا عرش نے اضطراب کیا مینے عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا عرش ٹھیر گیا۔ ذہبی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مین عمرو بن اوس ہے یہ نہین جانا جاتا

کہ وہ کون شخص ہے۔
ابن عساکر نے ابوالزبیر کے طریق سے جابر رض سے روایت کی ہے کہ آدم عم کے دونون شانون کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین مکتوب تھا۔

## باب

بزار نے ابوذر سے اس حدیث کی روایت مرفوعاً کی ہے کہ وہ خزانہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین کیا ہے وہ سونے کی ایک ٹھوس لوح تھی اوسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا اور یہ مطلب لکھا تھا۔ مین اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جس نے قدر کا یقین کیا وہ کیون پریشان اور غمگین ہوتا ہے۔ مین اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جسنے دوزخ کو یاد کیا پھر وہ ہنستا ہے۔ مین اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جس نے موت کو یاد کیا پھر وہ غافل ہوگیا اور یہ لکھا تھا (لا الہ محمد رسول اللہ) اور اسکی مثل عمر اور علی رض سے وارد ہوا ہے ان دونون حدیثون کی روایت بیہقی نے کی ہے اور ابن عباس رض سے جو روایت ہے اسکی تخریج خرایطی نے کتاب (قمع الحرص) مین کی ہے۔
طبرانی نے عبادۃ ابن الصامت رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داود علیہما السلام کی انگوٹھی کا نگین آسمانی تھا سلیمان علیہ السلام کی طرف آسمان سے ڈالا گیا تھا سلیمان علیہ السلام نے اوسکو اپنی انگوٹھی مین رکھا تھا اور اوسپر یہ نقش تھا انا اللہ لا الہ الا انا محمد عبدی و رسولی
عقیلی نے ضعفا مین اور ابن عدی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان بن داود علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تھا ابن عساکر اور ابن النجار دونون نے اپنی تاریخون مین ابوالحسن علی بن عبداللہ الہاشمی الرقی سے روایت کی ہے اونہون نے کہا کہ مین ہند کے شہرون مین داخل ہوا مینے بعض اوسکے قریون مین سیاہ پھول کا درخت دیکھا وہ سیاہ پھول ایک بڑے پھول مین سے کھلتا تھا پاکیزہ خوشبو سیاہ رنگ تھا اوس پھول پر سفید خط سے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر فاروق) لکھا تھا مین نے اس امر مین شک کیا اور مین نے یہ کہا کہ یہ پھول بنایا ہوا ہے (یعنی قدرتی نہین ہے مصنوعی ہے) مینے ایک ایسی کلی

کی طرف ارادہ کیا کہ وہ کھلی نہ تھی مین نے اوس کلی کو کھولا جیسا مینے اگلے پہول مین دیکھا تھا اوس پہول مین بہی دیکھا اس شہر مین وہ پہول کثرت سے ہین اور اوس قریہ کے لوگ پتھر پوجتے ہین اللہ تعالی عز وجل کو نہین پہچانتے ۔

## باب اس بیان مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آدم علیہ السلام کے عہد مین اذان مین ہوتا تھا اور آپکا ذکر ملکوت اعلی مین ہوتا تھا

ابو نعیم نے حلیہ مین اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام ہند مین نازل ہوئے اونکو وحشت ہوگئی جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اُنہون نے یون اذان کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار کہا اشہد ان محمد رسول اللہ دو بار آدم علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا محمد صلعم کون شخص ہین جبریل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلعم انبیا سے آپکے آخر بیٹے ہین ۔

بزار نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہا جسوقت اللہ تعالی نے ارادہ فرمایا کہ اپنے رسول کو اذان سکھلائے تو جبریل علیہ السلام آپکے پاس ایک جانور سواری کا لائے جس کا نام براق ہے آپ نے چاہا کہ اوسپر سوار ہون اوس نے سوار ہونے نہ دیا جبریل علیہ السلام نے کہا اے براق ٹھیر جا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ کوئی ایسا بندہ تجھپر سوار نہین ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی کے نزدیک اکرم ہو براق ٹھہر گیا آپ اوسپر سوار ہو گئے اور اوس حجاب تک پہونچ گئے کہ رحمن کے قریب ہے آپ اس حالت مین تھے کہ یکایک ایک فرشتہ حجاب سے نکلا اور اوس فرشتہ نے ( اللہ اکبر اللہ اکبر ) کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا ( انا اکبر انا اکبر ) پہر فرشتہ نے ( اشہد ان لا الہ الا اللہ ) کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا ( لا الہ الا انا ) پہر اوس فرشتہ نے ( واشہد ان محمد رسول اللہ ) کہا ۔ اوس فرشتہ سے حجاب کے اوسطرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا ( انا ارسلت محمدا ) اوس فرشتہ نے ( حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ ) کہا پہر ( اللہ اکبر اللہ اکبر ) کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوسطرف سے

کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا ہے (انا اکبر انا اکبر) پھر اوس فرشتہ نے لا الہ الا اللہ کہا پس اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (لا الہ الا انا) پھر فرشتہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور آپکو آگے کیا اہل سموات جو تھے اونمین آدم اور نوح علیہ السلام تھے اوس دن اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کو اہل آسمان اور زمین پر کامل کر دیا۔

## یہ باب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کے بیان مین ہے کہ تمام نبیون سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ محمد صلعم پر وہ ایمان لاوین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ااقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین۔ اور جس وقت اللہ تعالی نے انبیا سے میثاق لیا اور البتہ کتاب اور حکمت سے جو جو مین تمکو دون پھر تمہارے پاس وہ پیغمبر آوے کہ جو چیز تمہارے ساتھ ہے اوسکو سچا کرنے والا ہے البتہ تم اوس پیغمبر کے ساتھ ایمان لائیو اور البتہ اوسکو مدد دیجیو ۱۲

ابن ابی حاتم نے سدی سے اس آیت کے معنی مین روایت کی ہے کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے کوئی نبی ہرگز مبعوث نہین ہوا مگر اللہ تعالی نے اوس نبی سے یہ میثاق لیا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ضرور ایمان لائے اور آپکی نصرت ضرور کرے اگر آپکا ظہور ہو اور وہ نبی زندہ ہو ورنہ وہ نبی اپنی قوم سے یہ میثاق لے کہ آپ پر اوسکی امت کے لوگ ایمان لاوین اور آپکی نصرت کرین اگر آپ ظہور فرماوین اور اوس نبی کی قوم زندہ ہو۔

ابن عساکر نے ابن کریب کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نبی علیہ السلام کی شان کے باب مین آدم علیہ السلام اور اون لوگون کے زمانہ تک تقدیم ظاہر کرتا تھا جو لوگ آدمؑ کے بعد تھے اور امتین آپکی بشارت ہمیشہ دیتی رہتی تہین اور آپکے طفیل مین وہ فتح و نصرت چاہتی تھین یہان تک کہ اللہ تعالی نے آپکو خیر امت اور خیر قرن اور خیر اصحاب اور خیر بلد مین پیدا کیا آپ نے اوس شہر مین جب تک خدا نے چاہا اقامت کی وہ شہر ابراہیم علیہ السلام کی حرم ہے پھر اللہ تعالی نے

نے آپکو طیبہ کی طرف بھیجا طیبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم ہے پس آپکی مبعوث ہونے کی جاے حرم ہے اور آپکی ہجرت کی جاے حرم ہے۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ حضرت ابراہیم عم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دعا مانگی تھی

ابن جریر نے اپنی تفسیر مین ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ جسوقت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی (ربنا وابعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم ایاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم۔ اے ہمارے رب اور بھیج اون لوگون مین پیغمبر کہ اونھین لوگون مین سے ہو وہ پیغمبر تیری آیتین اون لوگون پر پڑھے اور اونکو کتاب اور حکمت سکھلاوے اور اونکو پاک کرے تحقیق توہی غالب اور حکمت والا ہے ابراہیم عم سے کہا گیا کہ تمہاری دعا قبول کی گئی وہ رسول آخر زمانہ مین ہونے والا ہے (یعنی تمہاری دعا کا ظہور آخر زمانہ مین محمد صلعم کی ذات مبارک سے ہوگا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے باپ ابراہیم عم کی دعا ہون اور عیسی علیہ السلام کی بشارت ہون یعنی عیسی عم نے میرے آنے کی بشارت دی تھی۔

ابن عساکر نے عبادہ بن الصامت رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا آپ اپنی ذات مبارک کی کیفیت سے ہمکو خبر دیجیے آپنے فرمایا بہترین خبر دیتا ہون مین اپنے باپ ابراہیم عم کی دعا ہون اور جن لوگون نے میرے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اونکے آخر حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام ہین۔

ابن سعد نے جویبر کے طریق سے ضحاک سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہون ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی بنیاد اوٹھارہے تھے اوس وقت اونھون نے یہ دعا مانگی تھی (ربنا وابعث فیہم رسولا منہم) یہان تک کہ اللہ تعالی نے اونکی دعا کو پورا کر دیا۔ یعنی مجھکو پیدا کیا۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد کو دی تھی

ابن سعد نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جسوقت ہاجرہ کے نکالنے کے واسطے ابراہیم علیہ السلام کو امر کیا گیا تو براق پر سوار ہوئے وہ کسی عمدہ مٹی پانی والی اور نرم زمین پر نہین گذرتے تہے مگر یہ پوچھتے تہے اے جبریل مین یہان اترون جبریل علیہ السلام اوترنے سے منع کرتے تہے یہانتک کہ مکہ مین آئے جبریل علیہ السلام نے کہا اے ابراہیم یہان پر اُترئے ابراہیم علیہ اسلام نے کہا مین ایسی جگہہ اترون کہ نہ دودہ دینے والے جانور ہین اور نہ کہیتی ہے جبریل علیہ السلام نے کہا بیشک یہین اوترئے اس جگہہ آپکے بیٹے کی ذریت سے وہ نبی امی ظاہر ہوگا کہ اوسکے ساتہ کلمہ علیا یعنی حق اور دین پورا ہوگا ابن سعد نے شعبی سے روایت کی ہے صحیفہ ابراہیم علیہ السلام مین ہے جبریل ع نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تمہارے فرزندون کے بڑے بڑے خاندان ہونے والے ہین یہانتک کہ وہ نبی امی آئیگا کہ وہ خاتم الانبیا ہوگا۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ جسوقت ہاجرا اپنے بیٹے اسمعیل ع کو ساتہ لیکر نکلین ایک ملنے والا اون سے ملا اوس نے کہا اے ہاجر تمہارا یہ فرزند کثیرہ خاندانون کا باپ ہے اور اسکے خاندان سے نبی امی حرم کا رہنے والا ہے۔

ابن سعد نے اور بہی محمد بن کعب سے تخریج کی ہے اللہ تعالی نے یعقوب علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ مین تمہاری ذریت سے بادشاہون اور نبیون کو مبعوث کرون گا یہانتک کہ مین اوس نبی حرمی کو مبعوث کرونگا کہ اوسکی امت بیت المقدس کی ہیکل کو بناے گی اور وہ نبی خاتم الانبیا ہے اور اوس کا نام احمد ہے۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر موسی علیہ السلام کو دی تھی

طبرانی نے ابو امامۃ الباہلی سے روایت کی ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ

فرماتے تھے کہ جس وقت معد بن عدنان کے بیٹے تعداد مین چالیس مرد ہو گئے وہ موسی عم کے لشکر پر آپڑے اور اوسکو لوٹ لیا موسی علیہ السلام نے اونپر بد دعا کی اللہ تعالی نے موسی عم کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اونپر بد دعا نہ کرو اسلیے کہ اون سے وہ نبی پیدا ہوگا کہ امی او بشیر اور نذیر ہے اور اون سے وہ امت مرحومہ ہوگی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی وہ ایسے لوگ ہونگے کہ اللہ تعالے سے تھوڑے رزق پر راضی ہونگے اور اللہ تعالی اون سے تھوڑے عمل سے راضی ہوگا اللہ تعالی (لا الہ الا اللہ) کہنے سے اونکو جنت مین داخل کریگا اور اونکا نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے وہ نبی اپنی ہیئت مین متواضع ہوگا اوسکے سکوت مین اوسکی عقل مجتمع ہوگی حکمت سے کلام کریگا اور حلیم ہوگا مین اوسکو اچھے آدمیونکے طایفہ سے پیدا کرونگا کہ وہ طایفہ گروہ قریش سے ہوگا۔ پھر مین اوسکو قریش مین سے چنا ہوا اور خالص نکالونگا وہ نبی اچھا ہے اور اچھون سے ہے اور اچھی امت کی طرف بھیجا گیا ہے وہ نبی اور اوسکی امت خیر کی طرف رجوع کرنے والی ہے۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف توراۃ اور انجیل مین اور اللہ تعالی کی اون باقی کتابون مین ہے کہ نازل کی گئی ہین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے (الذین[۵۱] یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل) وہ لوگ جو اوس رسول کی پیروی کرتے ہین کہ ان پڑھا نبی ہے وہ جو اپنے نزدیک اوسکو توریت اور انجیل مین پاتے ہین اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے (محمد[۵۲] رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار) محمد اللہ تعالی کا رسول ہے اور جو لوگ کہ اوسکے ساتھ ہین کافرون پر سخت ہین اپنے درمیان رحم دل ہین تو انکو رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے دیکھتا ہے وہ لوگ خدا کا فضل چاہتے ہین اور اسکی رضامندی الٰہی کی نشانی اونکے چہرون مین سجدہ کے اثر سے

[۵۱] ابن ایت شریفہ در رکوع ۸ پارہ ۹۔

[۵۲] در پارہ ۲۶ سورہ فتح آخر رکوع۔

نام کے ساتھ قبل اسکے لکھا ہے کہ مین آسمانون اور زمین کو پیدا کرون اور جب تک احمد اور احمد کی امت جنت مین داخل نہوگی جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے موسی علیہ السلام نے پوچھا احمد کی امت کون لوگ ہین اللہ تعالی نے فرمایا وہ بڑے حمد کرنے والے لوگ ہین بلند جاے پر چڑھتے اور نیچے اوترتے وقت اور ہر حال مین میری حمد کرینگے وہ اپنی کمرین باندہین گے اور اپنے ہاتھون پاؤن کو پاک کرینگے (یعنی وضو کرینگے) دن مین روزہ دار ہونگے رات مین رہبان یعنی عابد ہونگے مین اون لوگون سے تہوڑے عمل کو قبول کرونگا۔ اور لا الہ الا اللہ کی شہادت سے اونکو جنت مین داخل کرونگا یہ سنکر موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے کہا مجھکو اس امت کا نبی کردے اللہ تعالی نے فرمایا اوس امت کا نبی اوسی امت سے ہے موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے کہا مجھکو اوس نبی کی امت سے کردے اللہ تعالی نے فرمایا اے موسی تم اوس نبی سے مقدم پیدا ہوگے اور وہ آخر مین پیدا ہوگا ولیکن دار الجلال مین مین تمکو اور اوس نبی کو ایک جا جمع کرونگا یعنی آخرت مین تم اور محمد صلعم ملوگے۔

ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے اللہ تعالی نے اشعیا علیہ السلام کو یہ وحی بھیجی کہ مین ایک نبی امی کو مبعوث کرنے والا ہون اوسکے سبب سے بہرے کانون کو کھولدونگا اور اون دلون کو کھولدونگا جنپر پردے پڑے ہین اور اون آنکھون کو کھولدونگا جو اندھی ہین اوس نبی کے پیدا ہونے کی جگہہ مکہ مین ہے ہجرت کی جگہہ طیبہ مین ہے اور اوس کا ملک شام مین ہے وہ نبی میرا ایسا بندہ ہے کہ متوکل ہے اور برگزیدہ ہے اور رفعت والا ہے اور وہ حبیب ہے اور وہ میرا حبیب بنایا ہوا ہے اور وہ مختار ہے وہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دیگا ولیکن عفو کریگا اور درگذر کریگا اور بخشدےگا اور مومنون کے ساتھ رحیم ہوگا جس چارپایہ پر بہاری بوجھ ہوگا وہ اوسپر رحم کرکے گریہ کریگا اور جو یتیم بچہ محتاج عورت کی گود مین ہوگا وہ اوسپر رحم کرکے روےگا وہ بدخلق نہین ہے اور نہ شدید ہے اور نہ بازارون مین غل کرنے والا ہے اور نہ فحش سے اپنی زینت چاہنے والا ہے اور نہ وہ فحش کہنے والا ہے اگر وہ چراغ کے پہلو سے گذریگا تو بسبب وقار اور سکون کے اوسکو نہ بجھائیگا

اور اگر جوانی اور شباب کے وقت مین وہ ایک طویل نے پر قدم رکھے گا تو اوسکے قدم کی آہٹ
نہوگی (یعنی وہ نہایت آہستگی سے چلے گا) مین اوسکو ایسے حال مین مبعوث کرونگا کہ وہ لوگون کو
بشارت دینے والا ہوگا اور ڈرانے والا ہوگا۔ ہر فعل جمیل کے واسطے مین اوسکو ہمواری دون گا
اور ہر ایک خلق کریم اوسکو بخشون گا شان وقار کو اوس کا لباس بناؤنگا احسان اور نیکی اوس کا
شعار اور تقویٰ کو اوس کا ضمیر اور حکمت کو اوس کا معقول کرون گا یعنی حکمت اوسکی سمجھی ہوئی ہوگی
اور صدق اور وفا کو اوسکی طبیعت اور عفو اور مغفرت اور احسان کو اوس کا خلق اور عدل کو اوسکی
سیرت اور حق کو اوسکی شریعت اور ہدایت کو اوس کا امام اور اسلام کو اوسکی ملت کرونگا اوس کا نام
احمد ہے ضلالت کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کو ہدایت کرون گا اور جہالت کے بعد اوسکے
سبب سے مخلوق کو علم کی تعلیم دون گا اور گمنامی کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کے مراتب بلند کرونگا
اور ناشناسائی کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کو ناموری عطا کرون گا کہ وہ ہر زمانہ مین پہچانے جائینگے
اور قلت کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کو زیادہ کرون گا اور مفلسی کے بعد اوسکے سبب سے
مخلوق کو غنی بناؤنگا اور فرقت کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کو جمع کرون گا کہ وہ ایک ہوجائینگے
اور اوسکے سبب سے دلون اور متفرق خواہشون اور مختلف امتون کے درمیان تالیف دونگا اور اوسکی
امت کو خیر امت کرون گا وہ ایسی امت ہے کہ آدمیون کی ہدایت کیواسطے نکالی گئی ہے وہ لوگ
معروف کے ساتھ امر کرینگے اور منکر سے نہی اور میری توحید کرینگے اور مجھپر ایمان لائینگے اور مجھسے
اخلاص رکھینگے اور جو شے میرے رسول لاے ہین اوسکی وہ تصدیق کرینگے اور نماز کے اوقات
کی پابندی کیواسطے آفتاب کی نگاہبانی کرینگے اون قلوب اور اون وجوہ اور اون ارواح کو
خوشخبری ہو کہ وہ میرے واسطے خالص ہونگی اونکی مسجدون اور مجالس اور سونے کی جگھون
اور پھر جانے کی جگہ اور ٹھکانا پکڑنے کی جگہ مین تسبیح اور تکبیر اور تحمید اور توحید انکو مین الہام کرونگا
وہ لوگ اپنی مسجدون مین اس طور پر صفین باندہینگے جیسے ملایکہ میرے عرش کے اطراف صفین
باندہتے ہین وہ لوگ میرے اولیا اور انصار ہین اونکے سبب مین اپنے اون دشمنون سے انتقام لونگا

جو بتون کی عبادت کرتے ہین نہ لوگ قیام اور قعود اور رکوع اور سجدہ مین میری نماز پڑہین گے
وہ لوگ ہزارون ہونگے اور میری خوشنودی کے لیے کفار کے ستم سے اپنے شہرون سے نکلجائینگے
اور اپنے اموال کو چھوڑ جائینگے وہ لوگ میرے راستہ مین صفین باندہکر دشمنون سے جنگ کرینگے
اور عظیم لشکر ہونگے اونکی کتاب کے ساتھ کل کتابون کو اور اونکی شریعت کے ساتھ کل شریعتون کو اور
اونکے دین کے ساتھ کل دینون کو مین ختم کردونگا جو شخص اونکو پائیگا اور اونکی کتاب پر ایمان نہ لائیگا
اور اونکے دین اور شریعت مین داخل نہوگا وہ مجھسے نہوگا اور وہ مجھ سے بری ہوگا مین اون لوگون
کو کل امتون سے افضل کرونگا اور اونکو امت وسط ٹہیراؤنگا وہ لوگ آدمیون کے ایمانون پر
گواہ ہونگے جس وقت وہ لوگ غصہ کرینگے تو لا الہ الا اللہ کہین گے اور جسوقت وہ لوگ کسی امر
سے کراہت کرینگے تو اللہ اکبر کہین گے اور جسوقت کسی امر پر باہم تنازع کرینگے تو سبحان اللہ کہین گے
اپنے چہرون اور اپنے ہاتھون اور پاؤن کو پاک کرینگے اور وہ نصف جسم پر تہمد باندہین گے اور ٹیلون
اور بلند جاؤن پر لا الہ الا اللہ کہین گے اونکی قربانیان اونکے خون ہونگے اونکی انجیلین اون کے
سینہ ہونگے یعنی وہ حافظ قرآن ہونگے۔ رات مین عابد ہونگے دن مین دشمنون پر حملہ کے لیے شیر ہونگے
اونمین کا منادی کرنے والا آسمانون کے درمیان ندا کریگا اونکی آوازین اذکار سے ایسی ہونگی
جیسے شہد کی مکھیون کی بہنبہناہٹ ہوتی ہے۔ اوس شخص کو خوشخبری ہو جو اونکے ساتھ ہوا اور اونکے
دین پر ہو اور اونکے راستون پر ہو اور اونکی شریعت پر ہو یہ سب امور میرا فضل ہے جسکو مین چاہتا
ہون یہ بزرگی دیتا ہون مین صاحب فضل عظیم ہون۔

بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جارود بن عبداللہ آئے اور مسلمان ہوئے اور کہا قسم
ہے اوس ذات کی کہ اوس نے حق کے ساتھ آپکو مبعوث کیا ہے مین نے آپکا وصف انجیل مین پایا ہے
اور آپکی بشارت ابن بتول یعنی عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی ہے۔

ابونعیم نے سعید بن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ عباس رض نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ تمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد مین اسلام لانے سے کون امر مانع ہوا کہ تم

اب حضرت عمر رضؓ کے عہد مین ایمان لاے ہو کعب الاحبار رضؓ نے کہا کہ میرے باپ نے تورات سے میرے لئے ایک کتاب لکھی تہی اور وہ مجھکو دے دی تھی اور مجھسے کہا تھا کہ اس کتاب پر عمل کرا ور اوسکا اتباع کرا ور جو حق باپ کا بیٹے پر ہوتا ہے مجھے اوسکی قسم دی تہی اور مجہہ سے عہد لیا تھا کہ اس کتاب کی مہر کو مین نہ توڑون اور اوس نے اپنی کل کتابون پر مہر لگادی تہی جبکہ مینے اسلام کو دیکھا کہ ظاہر ہوا ہے اور مین نے کچھہ نہین دیکھا مگر خیر میرے نفس نے مجھسے کہا شاید تیرے باپ نے تجھ سے کسی علم کو چھپایا ہے مین نے اوس کتاب کی مہر توڑ ڈالی جب مین نے دیکھا تو یکایک اوسمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آپکی امت کی صفت پائی تو مین اب آیا اور مسلمان ہوا۔

ابو نعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے کعبؓ سے یہ روایت کی ہے کعب نے کہا کہ اللہ تعالی نے جو چیز موسی علیہ السلام پر نازل کی تہی اوسمین میرا باپ عالم الناس تھا اور جو علم وہ جانتا تھا اوس سے کوئی چیز مجھسے نہین بچاتا تھا جبکہ اوسکی موت کا وقت آیا تو اوس نے مجھے بلایا اور مجھسے کہا اے میرے پیارے بیٹے تجھکو معلوم ہے کہ جن علوم کو مین جانتا تھا اون سے مین نے تجھ سے کچھہ نہین بچایا مگر مین نے دہ دو ورق تجھکو نہین دئے اور تجھسے روک رکھے ہین اونمین ایک نبی کا ذکر ہے کہ وہ مبعوث ہوگا اور اُس کا زمانہ آگیا ہے مین نے اس امر کو مکروہ سمجھا کہ اوس سے تجھکو خبر کرون مجھکو اس امر کا تجھپر خوف ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے لوگ ظہور کرین اور تو اونکی اطاعت قبول کرلے مین نے اون دونون ورقون کو مکان کے اوس روزن مین رکہدیا ہے جسکو تو دیکھہ رہا ہے اور اونپر مہر لگادی ہے تو ہرگز اون ورقون سے تعرض نکرنا اور اس وقت مین تو اون ورقون کو ہرگز نہ دیکھنا اللہ تعالی اگر تیرے ساتھہ خیر کا ارادہ کرے گا اور وہ نبی ظہور کریگا تو تو اوسکی پیروی کیجو اسکے بعد میرا باپ مرگیا اور ہمنے اوسکو دفن کردیا مجھکو کوئی شے اس سے زیادہ محبوب نہ تھی کہ مین اون ورقون کو دیکھون مینے اوس سوراخ کو کھولا پھر وہ دونون ورق اوسمین سے نکالے ناگاہ مینے اون ورقون مین یہ دیکھا محمد رسول اللہ ہے خاتم النبین ہے اوسکے بعد کوئی نبی نہوگا اوسکے پیدا ہونے کی جگہہ مکہ مین ہے

اور ہجرت کی جگہہ طیبہ مین ہے وہ بدخلق نہوگا اور نہ شدید اور نہ بازارون مین شور وغل کریگا اور برائی کا عوض نیکی سے دےگا اور عفو کرےگا اور درگذر کریگا اوسکی امت بہت حمد کرنے والی ہوگی وہ لوگ وہ ہونگے کہ ہرحال مین اللہ تعالی کی حمد کرینگے اونکی زبانین تکبیر کے ساتھ مطیع ہونگی اور وہ لوگ اپنے نبی کو اون کل لوگون کے مقابلہ مین نصرت دینگے جو لوگ اونکے نبی سے دشمنی کرینگے اور وہ اپنی شرمگاہون کو دہووینگے یعنی طہارت کرینگے اور اپنی کمرون پر تہمد باندہین گے اونکی انجیلین اونکے سینون مین ہونگی اور آپسمین وہ اس طور سے رحم کرینگے جیسے بہائیون کے ساتھ مان جنے بہائی رحم کرتے ہین اور وہ لوگ قیامت کے دن کل امتون سے پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ کعب نے کہا اسکے بعد مین اوتنے زمانہ تک ٹہیرا رہا جتنے زمانہ تک خدا نے چاہا پہر مجھکو یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین ظہور کیا ہے مینے تاخیر کی تاکہ امر نبوت مجھکو ثابت ہوجاے پہر مجھکو یہ خبر پہونچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپکا خلیفہ آپ کے جاے قایم ہوا ہے اور ہماری طرف اوس خلیفہ کے لشکر آئے مین نے کہا جب تک مین اون لوگون کی سیرت اور اعمال کو نہ دیکہہ لونگا اس دین مین داخل نہون گا مین اس امر کو ایک زمانہ تک ٹالتا رہا اور اوسمین تاخیر کرتا رہا تاکہ اس امر کو مین ثابت کرلون ہمارے پاس حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے عمال آئے جبکہ اونکو مینے دیکہا کہ وہ اپنے عہد کی وفا کرتے ہین اور اونکے دشمنون کے ساتھ اللہ تعالی نے جو کچہہ معاملہ کیا اوسکو مینے دیکہا اوس وقت مجھکو علم ہوا کہ یہ وہی لوگ ہین جن کا مجھکو انتظار تھا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ ایک رات مین اپنے مکان کی چہت پر تہا ناگاہ مین نے سنا کہ مسلمانون مین سے ایک آدمی اللہ تعالی کا یہ قول پڑہ رہا ہے (یاایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا فنردہا علے ادبارہا او نلعنہم کما لعنا اصحٰب السبت وکان امر اللہ مفعولا) اے لوگو جو کتاب تمکو دی گئی ہے اوس چیز کے ساتھ ایمان لاؤ کہ ہم نے اوتاری ہے وہ اوس چیز کی تصدیق کرنے والی ہے جو کہ تمہارے ساتھ ہے قبل اسکے کہ ہم تمہارے چہرون کو مٹا ڈالین بس اونکو اونکی پیٹہون پر پہیر دین یا اونکو ایسی لعنت کرین جیسی لعنت ہمنے اصحاب سبت پر کی ہے اللہ تعالی کا امر کیا گیا ہے کعب نے کہا جبکہ مین نے اس آیت کو سنا تو مین ڈرا ایسا

ہو کہ صبح نہونے پاے اور اللہ تعالی میرے منہ کو گردن کی طرف پہیر دے یعنی مین مسخ ہوجاؤن
مجھکو صبح سے زیادہ دوست کوئی شے نہ تہی صبح ہوتے ہی مین مسلمانون مین پہونچا اس حدیث
کی تخریج ابن عساکر نے مسیب بن رافع وغیرہ کے طریق سے کعب سے کی ہے۔

بیہقی نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے داود علیہ السلام کو زبور مین وحی
بھیجی اے داؤد تیرے بعد ایک نبی آئیگا اوس کا نام احمد ہے اور محمد ہے کہ وہ نبی ہے اور
صادق ہے مین اوسپر کبھی غضب نکرونگا اور وہ کبھی میری نافرمانی نکریگا اور مین نے اوسکے
اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے ہین اور اوسکی امت مرحومہ امت ہے مینے اون لوگون کو نوافل
سے وہ ثواب عطا کیا ہے جو ثواب نبیون کو عطا کیا ہے اور اونپر مینے وہ فرایض فرض کیے ہین
جو فرایض انبیا اور رسولونپر مین نے فرض کیے ہین وہ لوگ قیامت کے دن میرے پاس ایسے
حال مین آئینگے کہ اونکا نور انبیا کے نور کی مثل ہوگا اور وہ نور اسلیئے ہوگا کہ مینے اونپر یہ فرض کیا ہے
کہ وہ ہر ایک نماز مین طہارت کرین جیسے مینے انبیا پر طہارت کو فرض کیا ہے اور اونکو مین نے جنابت
سے غسل کرنے کے لیے امر کیا ہے جیسے کہ مینے انبیا کو جنابت سے غسل کرنے کے لئے امر کیا ہے
اور اونکو مین نے حج کیواسطے امر کیا ہے جیسے مینے انبیا کو حج کے واسطے امر کیا ہے اور اونکو مینے جہاد
کے واسطے امر کیا ہے جیسے مینے رسولون کو جہاد کے لیئے امر کیا ہے اے داؤد مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور اوسکی امت کو کل امتون پر فضیلت دی ہے مینے اون لوگون کو وہ چھہ خصلتین دی ہین جو کہ
اونکے سوا کسیکو اور امتون سے نہین دی ہین مین اون سے خطا اور نسیان پر مواخذہ نکرونگا
اس حدیث کا باقی مضمون آیندہ آئیگا۔

طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو توارات
کو پڑہتا ہے اوس نے کہا ہان پڑہتا ہون آپنے پوچھا انجیل کو پڑہتا ہے اوس نے کہا ہان پڑہتا
ہون آپنے اوسکو قسم دیکر پوچھا کیا تو میرا ذکر توارات اور انجیل مین پاتا ہے اوس نے کہا کہ آپکی صفت

کی مثل صفت اور آپکی شان کی مثل شان اور آپکے ظہور کی مثل ہم پاتے تھے اور ہم یہ امید کرتے تھے کہ وہ نبی ہم لوگون مین سے ہوگا جبکہ آپنے ظہور فرمایا تو ہمنے یہ خوف کیا کہ وہ نبی آپ ہی ہون ہمنے غور کیا تو آپ وہ نہین ہین آپنے اوس سے پوچھا کسواسطے مین وہ نبی نہین ہون اوس مردنے کہا کہ اوس نبی کے ساتھ اوسکی امت کے ستر ہزار آدمی ہونگے کہ نہ اون سے حساب لیا جائیگا اور نہ اون کو عذاب دیا جائے گا اور آپ کے ہمراہ تہوڑے لوگ ہین آپنے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے البتہ مین وہی نبی ہون وہ لوگ جو مذکور ہین وہ میری امت ہین اور وہ لوگ ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہین۔

طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہو کہا ہے جس وقت اللہ تعالی نے زید بن سعنہ کی ہدایت کا ارادہ کیا تو زید بن سعنہ نے کہا کہ نبوت کی علامتون سے کوئی شے باقی نہ رہی جبوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک کو مینے دیکھا اوسکو پہچان لیا مگر دو باتون کی مجھکو اوس چہرہ سے خبر نہین ہوئی ایک یہ کہ آپکا علم آپکے جہل پر سبقت لیجائیگا دوسرے یہ کہ جو شخص آپ سے سختی کریگا تو اوسکے جہل کی شدت آپکے حلم کو زیادہ کریگی مین آپسی مخالفت کرنے کی غرض سے آپکے ساتھ لطف سے پیش آتا تھا تا کہ آپکے حلم اور جہل کو پہچانون مین نے آپ سے خرمے معین خرید کئے اور ایک وقت اونکے لیے ٹھیرا دیا اور خرمون کی قیمت آپکو دے دی جبکہ وعدہ مقررہ کے محل سے دو دن یا تین دن باقی رہ گئے تہے مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپکی قمیص اور چادر مبارک کو پکڑ لیا اور منہ بگاڑ کے مینے آپکی طرف دیکھا پھر مینے کہا اے محمدؐ کیا آپ میرا حق ادا نکرینگے خدا کی قسم اے نبی مطلب آپ لوگ معاملہ مین ڈھیل کرنے والے لوگ ہو اور مجھکو آپ لوگون کی مخالفت کی وجہ سے معاملہ مین ڈہیل کرنے کا علم تھا۔

یہ سنکر حضرت عمر ابن الخطاب رضؓ نے مجھسے کہا اے اللہ تعالی کے دشمن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات کہتا ہے جسکو مین سن رہا ہون خدا کی قسم ہے اگر مجھکو آپکی قوت کا ڈر نہوتا تو تیرے سر کو مین اپنی تلوار سے اوڑا دیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرؓ کی طرف سکون اور وقار اور تبسم سے دیکھہ رہے تہے پھر آپنے

فرمایا اے عمر مین اور یہ شخص تمھارے اس غصے کے سوا جو بات ہے اوسکی زیادہ حاجت مند تھے وہ یہ ہے کہ تم مجھسے یہ کہو کہ مین خوبی سے ادا کرون اور اس سے کہو کہ خوبی سے مطالبہ کرے اے عمر اس شخص کو اپنے ساتھ لیجاؤ اور اس کا حق دے اور تمنے جو اسکو ڈرایا ہے اسکی جگہہ اسکو بیس صاع اور زیادہ دے دو عمر رض نے ویسے ہی کیا زید نے کہا۔ مینے عمر رض سے کہا کہ نبوت کی کل علامتون کو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے پہچانا تھا جس وقت مین نے اوسکی طرف دیکھا تھا لیکن دو علامتین تھین کہ مینے آپکے چہرہ مبارک سے معلوم نہین کی تھین کہ آپکا حلم آپکے جہل پر سبقت لیجائیگا اور دوسرے کے جہل کی شدت آپکے حلم کو زیادہ کریگی مینے اون دونون علامتون کو جان لیا مین تمکو گواہ کرکے یہ کہتا ہون (انی قد رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و محمد نبینا)

ابن سعد نے زہری سے یون روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے توریت مین کوئی شے باقی نہ رہی تھی مگر مینے اوسکو دیکھا تھا لیکن حلم کا دیکھنا باقی رہ گیا تھا اور مین نے تیس دینار اون خرمون کی قیمت مین جو وقت معین پر ٹہیرے تھے آپکے پاس چھوڑ دئے تھے اوپر کی حدیث کی مثل راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور آخر مین اس حدیث کے یہ زیادہ کیا ہے کہ اوس یہودی نے عمر رض سے کہا اے عمر مینے جو کچھہ کیا مجھکو اوسپر برانگیختہ نہین کیا مگر اس امر نے کہ تورات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفت ہے اوس کل صفت کو مین رسول اللہ مین دیکھتا تھا مگر حلم کو آپ مین نہین دیکھتا تھا مینے آجکے دن آپکے حلم کی آزمایش کرلی مین نے آپکو ویسے ہی پایا جیسا کہ تورات مین آپکا وصف کیا گیا ہے وہ یہودی اور اوسکے گھر کے کل لوگ مسلمان ہوگئے۔

ابونعیم نے یوسف بن عبد اللہ بن سلام کے طریق سے روایت کی ہے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جو کتابین مین پڑھتا ہون اونمین یہ پاتا ہون کہ مکہ اللہ مین ایک علم صاحب علم کے ساتھ بلند کیا جاویگا اور صاحب علم اللہ تعالی کے ساتھہ ہوگا اوس صاحب علم کو اللہ تعالی سب قریون پر غالب کرے گا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے موسی ابن یعقوب الزمعی کے طریق سے سہل مولی غثیمہ سے روایت کی ہے کہ وہ اہل مریس سے ایک نصرانی تھا اور وہ یتیم تھا اوسکی پرورش اوس کا چچا کرتا تھا اوس نے کہا کہ مینے انجیل کو لیکر پڑہا یہانتک کہ ایک ایسا ورق آیا کہ سریش وغیرہ سے چپکا ہوا تھا مین نے اوسکو کہول ڈالا اور اس ورقہ مین مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت پائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوتاہ قد ہین اور نہ دراز قد گورا رنگ ہے آپکے بالونکی دو مینڈیان ہونگی آپکے دونون شانون کے درمیان مُہر ہوگی احتبا کی حالت مین بہت بیٹھینگے اور صدقہ کو قبول نکرینگے اور گدہے اور اونٹ پر سوار ہونگے اور بکری کو دوہین گے اور پیوند دار کرتہ پہنینگے جو شخص ایسے معمولی کام کریگا وہ کبر سے بری ہوگا اور آپ یہ سب کام کرینگے اور آپ اسمٰعیل علیہ السلام کی ذریت سے ہونگے آپکا نام احمد ہوگا سہل نے کہا جب مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو یہانتک پہونچا تو میرا چچا آگیا جبکہ اُس نے ورقہ کو دیکھا تو مجھکو مارا اور کہا کہ تجھکو کیا ہوا کہ تو نے اس ورقہ کو کہولکر پڑہا مینے اپنے چچا سے کہا اوس ورقہ مین نبی احمد کی نعت ہے میرے چچا نے کہا وہ نبی ابتک نہین آیا۔

بیہقی نے عمر بن الحکم بن رافع بن سنان کے طریق سے روایت کی ہے عمر نے کہا کہ مجھسے میرے بعض چچون اور باپون نے حدیث کی ہے کہ اونکے پاس ایک ورقہ تھا کہ عہد جاہلیت مین وہ اوسکو میراث پاتے تھے یہانتک کہ اسلام کا زمانہ آگیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو اوس ورقہ کو آپکے پاس لائے اوسمین لکھا تھا بسم اللہ وقولہ الحق وقول الظالمین فی تباب یہ ذکر اوس امت کا ہے کہ آخر زمانہ مین آئیگی وہ لوگ دامنون کو لٹکائینگے اپنی کمرون پر تہمد باندہین گے اور اونکے دشمنونکی طرف جو دریا ہونگے اونکو عبور کرکے دشمنون سے جنگ کرینگے اون لوگون مین وہ نماز ہوگی کہ اگر نوح علیہ السلام کی قوم مین وہ نماز ہوتی تو وہ لوگ طوفان سے ہلاک نہ کئے جاتے اور اگر وہ نماز قوم عاد مین ہوتی تو وہ ریح سے ہلاک نہ کی جاتی اور اگر وہ نماز ثمود مین ہوتی تو وہ صیحہ سے ہلاک نہ کئے جاتے جبکہ وہ ورقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پڑہا گیا اوسمین جو کچھہ تھا اوسکو سنکر آپنے تعجب فرمایا۔

ابن منذر نے (صحابہ) مین انس رضی سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو عالمین کے واسطے ہدایت اور رحمت مبعوث کیا ہے اور مجھکو اسلیے مبعوث کیا ہے کہ مزامیر اور معازف کو مٹا ڈالون اوس بن سمعان نے سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے مین ان امور کو توراۃ مین ایسے ہی پاتا ہون۔

بیہقی اور ابونعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے اونہون نے ایک مرد سے سنا وہ یہ کہتا تھا مین نے خواب مین دیکھا گویا لوگ حساب کے واسطے جمع ہوئے ہین انبیا بلائے گئے اور ہرایک نبی کے ساتھ اوسکی امت آئی اور اوس نے ہرایک نبی کے واسطے دو نور دیکھے اور اوس نبی کا اتباع کرنے والے کے واسطے ایک نور دیکھا کہ وہ اوس نور مین چل رہا تھا پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلائے گئے آپکے ہرایک بال مین جو آپکے سر مبارک مین اور آپکے چہرۂ مبارک مین تھا علیحدہ علیحدہ نور تھا جس شخص نے آپکی طرف دیکھا ہے وہ نور اوسکو ثابت اور معلوم ہو جائیگا اور ہرایک اوس شخص کے واسطے جس نے آپکا اتباع کیا تھا انبیا کے نور کی مثل دو نور تھے وہ اون دونون نورون مین چل رہا تھا کعب نے اوس مرد کو معبود حقیقی کی قسم دیکر پوچھا کیا تو نے یہ واقعہ اپنے خواب مین دیکھا ہے اوس مرد نے کہا بیشک مین نے دیکھا ہے کعب نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے یہ البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت کی صفت ہے اور انبیا اور انبیا کی امتون کی صفت ہے کہ کتاب اللہ مین ہے گویا اوسکو توراۃ سے پڑھا۔

ابن عساکر نے ابن مسعود رضی سے تخریج کی ہے کہ پانچ انبیا ہین کہ قبل اونکے پیدا ہونے سے اللہ تعالیٰ نے اونکی بشارت دی ہے ایک اسحاق ع دوسرے یعقوب ع اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فبشرناہا باسحاق ومن وراء اسحاق یعقوب۔ تیسرے یحیی علیہ السلام ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ یبشرک بیحیی چوتھے عیسیٰ علیہ السلام ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ پانچوین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ اللہ تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام نے آپکی بشارت دی ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یہ پانچ وہ انبیا ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اونکے قبل پیدا ہونے کے ان کی خبر دی ہے۔

ابونعیم نے (حلیہ) مین وہب سے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد تھا کہ اوس نے دوسو برس اللہ تعالی کی نافرمانی کی تہی پہر وہ مرگیا لوگون نے اوسکو لیکر مزبلہ مین ڈال دیا اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ تم جاؤ اور اوسپر نماز پڑہو موسی علیہ السلام نے عرض کی اے رب بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ اوس نے تیری نافرمانی دوسو برس تک کی ہے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ وہ ایسا ہی تھا مگر جب وہ تورات کو کہولتا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو دیکہتا تو اوسکو بوسہ دیتا اور اپنی دونون آنکھون پر رکہتا تھا اور آپ پر درود بہیجتا تھا مین نے اوس کے اس فعل کا شکر کیا اور اوسکے گناہ بخش دئے اور مینے اوسکی تزویج ستر حورون کے ساتھ کر دی۔

ابن سعد نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے مدرسے مین تشریف لائے اور اون سے فرمایا کہ اپنے لوگون مین سے زیادہ عالم کو میرے پاس بہیجو اونہون نے کہا زیادہ عالم عبداللہ بن صوریا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے تخلیہ کیا اور اوسکو اوسکے دین کی قسم دی اور جو چیزین کہ اللہ تعالی نے اونپر انعام کی تہین اور اونکو من وسلوی کہلایا تھا اور ابر سے اونپر سایہ کیا تہا ان سب کی قسم دیکر اوس سے پوچھا کیا تو جانتا ہے کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون اوس نے کہا بیشک آپ نبی ہین اور جو کچھ مین جانتا ہون اوسکو یہ قوم بھی جانتی ہے اور آپکی صفت اور نعت تورات مین ظاہر ہے دیکن قوم نے آپ سے حسد کیا ہے آپنے اوس سے پوچھا تجھکو کیا چیز مانع ہے اوس نے کہا مین اپنی قوم کے ساتھ خلاف کرنے کو مکروہ سمجھتا ہون قریب ہے کہ وہ لوگ آپکے پیرو ہوجاوین اور اسلام لے آوین۔ پہر مین بہی مسلمان ہوجاؤنگا۔

احمد اور ابن سعد نے ابوصخر العقیلی سے روایت کی ہے ابوصخر نے کہا مجھ سے اعرابیون مین سے ایک مرد نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی طرف گذرے اوسکے پاس ایک ٹکڑا کتاب کا تھا کہ اوسمین تورات تھی اوسکو اپنے بیمار بیٹے کے سامنے پڑہ رہا تھا آپ نے اوس یہودی سے کہا کہ تجھکو اوس ذات کی قسم دیتا ہون کہ اوس نے تورات کو موسی علیہ السلام پر

نازل کیا ہے کیا تو اپنی تورات مین میری نعت اور صفت اور ظہور کو پاتا ہے اوس یہودی نے اپنے
سر سے یہ اشارا کیا کہ مین آپکا وصف نہین پاتا اوسکے بیٹے نے کہا لیکن مین اوس ذات کے
ساتھ گواہی دیتا ہون کہ اوس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے میرا باپ آپکی نعت
اور زمانہ اور صفت اور ظہور کو اپنی کتاب مین پاتا ہے اور مین یہ گواہی دیتا ہون لاالہ الا اللہ وانک
رسول اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے صاحب یعنی اس جوان
کے پاس سے یہودی کو ہٹادو وہ جوان مرگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز جنازہ پڑہی اور
بیہقی نے اسکی مثل انس اور ابن مسعود رضی کی حدیث سے تخریج کی ہے۔

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابوصالح سے اونہون نے ابن عباس رض سے روایت کی
ہے کہ قریش نے نضر بن الحارث اور عقبہ ابن ابی معیط وغیرہما کو یہود یثرب کی طرف بہیجا اور اون سے
کہا کہ یہود یثرب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال تم پوچھو وہ لوگ مدینہ مین آئے اور اونہون نے
یہود یثرب سے کہا کہ ہم تمہارے پاس ایک ایسے امر کے سبب سے آئے ہین کہ ہمارے لوگون مین
وہ امر پیدا ہوا ہے ہم لوگون مین سے ایک لڑکا ہے کہ یتیم اور حقیر ہے وہ عظیم بات کہتا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے
کہ رسول الرحمن ہے یہود یثرب نے کہا اوس لڑکے کی صفت بیان کرو اون لوگون نے یہودیون سے
آپکی صفت بیان کی یہودیون نے پوچھا تم لوگون مین سے کس شخص نے اوسکا اتباع کیا ہی اونہون نے کہا ہم لوگون مین سے جو ادنی لوگ
ہین اونہون نے اوسکا اتباع کیا ہے یہ سنکر یہودیون مین سے ایک عالم ہنسا اور اوس نے
کہا کہ یہ وہ نبی ہے کہ ہم اوسکی نعت کو پاتے ہین اور ہم یہ پاتے ہین کہ اوس نبی کی قوم اوسکی عداوت
مین اشد الناس ہوگی۔

حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک یہودی کے کچھہ دینار تھے اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا
کیا آپنے یہودی سے فرمایا میرے پاس کچھہ نہین ہے کہ مین تجھکو دون اوس یہودی نے کہا جب تک
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو آپ دینار نہ دینگے مین آپ کو چھوڑکر نہ جاؤنگا نبی صلعم نے فرمایا

کہ مین تیرے ساتھ بیٹھا رہون گا آپ اوسکے ساتھ بیٹھہ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی نماز پڑہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہودی کو دہمکی دیتے تے اور ڈراتے تھے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا یہودی آپکو روک سکتا ہے آپنے فرمایا کہ میرے رب نے مجھکو اس امر سے منع کیا ہے کہ مین معاہدہ کرنے والے اور غیر معاہدہ کرنے والے پر ظلم کرون جب دن چڑہا تو یہودی مسلمان ہوگیا اور کہا کہ آدہا مال میرا اللہ تعالی کے راستہ مین ہے قسم ہے اللہ تعالی کی جو معاملہ مین نے آپکے ساتھ کیا اوسکو نہین کیا مگر اسلیے کہ آپکی وہ نعت جو توراۃ مین ہے اوسکو دیکھون وہ نعت یہ ہے محمد بن عبد اللہ اوسکے پیدا ہونے کی جگہہ مکہ مین ہے اور اوسکے ہجرت کی جگہہ طیبہ مین ہے اور اوسکا ملک شام مین ہے وہ بدخلق نہین ہے اور نہ شدید اور نہ بازارون مین شور وغل کرنے والا ہے اور نہ وہ فحش سے اپنے آپکو آراستہ کرنے والا ہے اور نہ وہ بے حیائی کی باتین کہنے والا ہے۔

ترمذی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توراۃ مین لکھی ہوئی ہے اور عیسی بن مریم علیہما السلام آپکے پاس دفن ہونگے۔

ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ نجاشی کے اصحاب سے جو لوگ ایمان لائے تھے اونہون نے نجاشی سے کہا کہ ہمکو اجازت دیجئے تاکہ ہم اس نبی کے پاس جاوین کہ ہم اوسکے اوصاف کتاب مین پاتے تھے وہ لوگ آئے اور مسلمان ہوگئے اور جنگ احد مین حاضر ہوئے۔

زبیر بن بکار نے اخبار المدینہ مین کعب سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی کی جو کتاب موسی علیہ السلام پر نازل کی گئی تہی اوسمین یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مدینہ منورہ سے یون خطاب فرمایا یا طیبہ یا طابہ یا مسکینہ تو خزانون کو قبول نہ کیجیو مین تیرے سطحون کو قریون کے سطحون پر بلندی دونگا یعنی سب سے تیرا رتبہ بلند کرونگا

اور زبیر بن بکار نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ توراۃ مین مدینہ منورہ کے چالیس نام ہین۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ آپ کے مبعوث ہونے سے پہلے علمائے یہود اور رہبانون نے آپکی خبرین دی تھین

حاکم اور بیہقی نے سلمان الفارسی سے روایت کی ہے کسی نے سلمان سے پوچھا کہ تمہارا اول اسلام کیونکر ہوا اونہون نے کہا کہ مین یتیم تھا اور رام ہرمز مین رہتا تھا میرا باپ رام ہرمز کا کسان تھا وہ ایک معلم کے پاس آتا جاتا تہا وہ اوسکو تعلیم کیا کرتا تھا مین نے اوسکے ہمراہ رہنا اختیار کیا تاکہ اوسکی حمایت مین رہون۔ اور میرا ایک بڑا بہائی تھا کہ وہ اپنی ذات سے مالدار تھا اور مین محتاج لڑکا تھا جبکہ وہ اپنی مجلس سے اوٹھتا جو لوگ اوسکے نگہبان ہوتے چلے جاتے تہے جب وہ لوگ متفرق ہوجاتے تو وہ گہر سے نکلتا اور اپنے کپڑے سے ڈہاٹا باندہ لیتا پہر وہ ایک پہاڑ پر چڑہ جاتا وہ اپنی وضع بدل کر یہ فعل اکثر کیا کرتا تھا اور کسیکو معلوم نہ تھا مین نے اوس سے کہا خبردار ہوجا تو ایسا اور ایسا کرتا ہے مجھکو اپنے ہمراہ کس واسطے نہین لیجاتا اوس نے کہا تو لڑکا ہے مین یہ خوف کرتا ہون کہ تجھ سے کوئی شے ظاہر ہوجائے مین نے اوس سے کہا تو خوف نکر اوس نے کہا کہ اس پہاڑ مین ایک ایسی قوم ہے کہ وہ عبادت کرتی ہے اور صلاح رکہتی ہے وہ لوگ اللہ تعالی کو یاد کرتے ہین اور آخرت کی یاد کرتے ہین اور ہماری نسبت یہہ گمان کرتے ہین کہ ہم لوگ آگ کی عبادت کرنے والے اور بتون کے پوجنے والے ہین اور ہم غیر دین پر ہین مینے اوس سے کہا مجھکو اپنے ساتہہ اونکے پاس لیجا اوسنے کہا مین اونسے اجازت لے لون اوسنے اون سے اجازت چاہی اونہون نے کہا اوسکو لے آ مین اوسکے ہمراہ گیا اور اونکے پاس پہونچا یکایک مینے دیکھا کہ وہ چھ یا سات آدمی تہے اور عبادت سے اونکی روح نکل گئی تہی دن مین وہ روزہ رکہتے تہے اور رات مین عبادت کرتے تہے درخت اور جو شے پاتے وہ کہاتے تہے ہم اونکے پاس بیٹہہ گئے اونہون نے اللہ تعالی کی حمد کی اور ثنا کی اور جو رسول گذر گئے تہے اونہون نے اونکا ذکر کیا اور انبیا کو یاد کیا یہانتک کہ انہون نے عیسی ابن مریم علیہما السلام کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا اللہ تعالی نے عیسیؑ کو مبعوث کیا اور وہ بغیر نر کے پیدا ہوئے اللہ تعالی نے اونکو رسول مبعوث کیا اور عیسی علیہ السلام مردون کو زندہ کرتے تھے اڑنے والے جانور پیدا کرتے تہے اندہے اور بہرے اور مبروص کو اچھا کرتے تہے اللہ تعالی

نے ان کل افعال کو عیسیٰ کا مسخ کیا تھا ایک قوم نے اونکا انکار کیا اور ایک قوم نے اونکا اتباع کیا پھر اون
عابدون نے مجھسے کہا کہ اے لڑکے تیرا رب ہے اور تیرے لیے آخرت ہے اور تیرے سامنے بہشت
اور دوزخ ہے اونکی طرف تو جائیگا اور وہ لوگ کہ آتش پرستی کرتے ہین اہل کفر اور ضلالت ہین جو فعل وہ کرتے
ہین اللہ تعالی اوس سے راضی نہوگا اور وہ لوگ کسی دین پر نہین ہین پھر ہم پلٹ کر چلے آئے پھر ہم دوسرے
دن اونکے پاس گئے جیسے پہلے کہا تھا ویسے ہی اونھون نے کہا اور خوب کہا مینے اونکی صحبت
اختیار کرلی اونھون نے مجھسے کہا اے سلمان تو لڑکا ہے اور جو عبادت ہم کرتے ہین تجھکو اوسکی
طاقت نہین ہے تو نماز پڑھ اور سوجا اور کہا اور پھر اونکے احوال پر بادشاہ مطلع ہوگیا اور
اونکو اپنے شہر سے نکل جانے کے لیے حکم کیا مین نے اون سے کہا مین تمکو چھوڑنے والا نہین ہین اونکے
ساتھ نکلا یہانتک کہ ہم موصل مین آئے جب وہ موصل مین داخل ہوئے لوگون نے اونکو گھیر لیا
پھر اونکے پاس ایک مرد غار مین سے آیا اور اوس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا لوگون نے اوسکو گھیر لیا
اور کمال تعظیم کی اوس مرد نے اون لوگون سے جنکے ہمراہ مین تھا پوچھا تم لوگ کہان تھے اونھون
نے اوسکو خبر دی اوس نے پوچھا یہ کون لڑکا تمھارے ہمراہ ہے اونھون نے میری اچھی تعریف کی
اور یہ خبر دی کہ یہ خاص ہمارا پیرو ہے جیسی تعظیم اونھون نے اوس شخص کی کی مینے اوسکی مثل تعظیم نہین
دیکھی اوس نے اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کی اور اون رسولون اور انبیا کو اوس نے یاد کیا جنکو اللہ تعالے
نے بھیجا ہے اور جو کچھ اون رسولون کو پیش آیا اور اللہ تعالی نے اونکے ساتھ جو کچھ معاملہ کیا اوسکو اوس نے
ذکر کیا یہانتک کہ عیسی ابن مریم کا ذکر کیا پھر اونکو نصیحت کی اور کہا خدا سے ڈرو اور جو شے عیسی علیہ السلام
لائے ہین اوسپر عمل کرو اور اون سے خلاف نہ کرو ورنہ اللہ تعالی تمسے خلاف کریگا پھر اوس نے اوٹھنے
کا ارادہ کیا مین نے اوس سے کہا مین تجھکو نہ چھوڑونگا اوس نے کہا اے لڑکے تجھکو طاقت نہین
ہے کہ میرے ساتھ رہ سکے مین اپنے اس غار سے نہین نکلتا ہون مگر ہر یکشنبہ کے دن مین نے اوس سے
کہا مین تجھسے جدا نہوگا مین اوسکے پیچھے ہو لیا وہ نماز مین داخل ہوگیا مین نے دوسرے یکشنبہ تک اوسکو
نہ سوتے دیکھا اور نہ کھاتے مگر رکوع اور سجود مین جبکہ صبح کو ہم اوٹھے اپنی جگہ سے ہم نکلے لوگ اوس کے

پاس جمع ہوئے اوس نے جیسے پہلی مرتبہ کلام کیا تھا ویسے ہی کلام کیا یعنی وعظ کہا اور نصیحت کی پہر
وہ اپنے غار کی طرف پلٹ گیا اور مین اوسکے ہمراہ پلٹا جتنے زمانہ تک اللہ تعالی نے چاہا مین ٹہیرا رہا وہ
ہر ایک یکشنبہ کو لوگون کی طرف نکل کر آتا اور لوگ اوسکی طرف نکل کے آتے تھے اونکو وعظ اور وصیت
کرتا تہا کسی یکشنبہ کو غار سے نکلا جیسے وہ کہا کرتا تہا اوسکی مثل اوس نے کہا پہر اوس نے کہا اے لوگو
میرا سن بڑہ گیا اور میری ہڈیان گہس گئین اور میری اجل قریب آگئی ہے ایک مدت سے بیت المقدس
جانے کے لیے عہد کر رہا ہون مجہکو وہان پہونچنا ضرور ہے مین نے اوس سے کہا مین تجھ سے جدا ہونگا
وہ اپنی جاے سے نکلا اور مین اوسکے ساتہہ نکلا یہانتک کہ ہم بیت المقدس پہونچے وہ بیت المقدس
مین داخل ہوا اور نماز پڑہنے لگا باتون مین مجھسے وہ یہ کہا کرتا تہا اے سلمان اللہ تعالی قریب مین
ایک رسول کو بہیجیگا کہ اوس کا نام احمد ہے وہ تہامہ مین ظہور کریگا اوس نبی کی علامت یہ ہے کہ وہ
ہدیہ کہاویگا اور صدقہ نکہاویگا اوسکے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت ہوگی اور یہ اوسکا وہ زمانہ ہے
کہ اوسمین ظہور کریگا وہ زمانہ بہت قریب آگیا ہے لیکن مین جو ہون تو نہایت بڈہا ہون مجہکو یہ گمان
نہین ہے کہ مین اوس نبی کو پاؤن اگر تو اوس نبی کو پاے تو اوسکی نبوت کی تصدیق کیجیو اور اوس کا
اتباع کیجیو مین نے اوس عابد سے پوچہا کہ اگر وہ نبی تیرا دین اور اوس طریق کے ترک کرنے کیواسطے امر کرے جس طریق پر تو ہی
تو مین کیا کرون اوس نے کہا اگرچہ اوسکے ترک کیواسطے امر کرے مگر تو اوسکا اتباع کیجیو پہر وہ عابد بیت المقدس سے نکلا اور اوسکے
دروازہ پر ایک لنجا شخص بیٹھا تہا اوسنے کہا اپنا ہاتہ مجہکو دے اوسنے ہاتہ دیا اوس عابد نے کہا بسم اللہ کہڑا ہو جا وہ کہڑا ہو گیا گویا وہ کسی
بند ہا تھا کہل گیا وہ عابد اوس سے اپنا ہاتہ چہڑا کے چلا گیا اور کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا وہ لنجا
آدمی جو بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے ہاتہ دینے سے کہڑا ہو گیا تھا اوس نے مجھسے کہا اے لڑکے میرے
کپڑے میرے اوپر رکہدے تا کہ مین چلا جاؤن مینے اوسکے کپڑے اوسپر ڈالدئے اور وہ عابد جا رہا تھا
اور کسی طرف متوجہ نہوتا تھا مین اوسکے پیچھے نکلا اور اوسکو ڈہونڈ رہا تھا جب مین اوسکو پوچھتا تو لوگ
یہ کہتے کہ تیرے آگے جا رہا ہے یہانتک کہ ایک جماعت بنی کلب کی مجہکو ملی مینے اون سے اس عابد
کو پوچہا جبکہ اون لوگون نے میرے لہجہ کو سنا اون لوگون مین سے ایک مرد نے اپنے اونٹ کو بٹہلایا

اور مجھکو سوار کرلیا اور اپنے پیچھے بٹھلا لیا یہانتک کہ وہ لوگ اپنے شہرون مین مجھے لائے اور اونھون
نے مجھکو بیچ ڈالا ایک انصاریہ عورت نے مجھکو مول لے لیا اور اپنے باغ کی خدمت پر مجھکو مقرر کیا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مجھکو آپکی خبر ہوئی مینے اپنے باغ سے کچھ خرمے
لیے پھر مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپکے پاس بہت آدمی پائے وہ خرمے مین نے آپکے سامنے
رکھدئے آپنے مجھسے دریافت فرمایا یہ کیا ہے مین نے کہا صدقہ ہے آپنے لوگون سے فرمایا کھاؤ اور خود
آپنے نکھائے پھر جب تک خدانے چاہا مین آپکے پاس نہ آیا پھر مینے پہلی بار کی مثل خرمے لئے اور آپکے
پاس آیا اور آپکے پاس آدمیون کو پایا اور خرمون کو آپکے سامنے رکھدیا آپنے پوچھا یہ کیا ہے مین نے
عرض کیا ہدیہ ہے آپنے بسم اللہ کہکر خرمے کھائے اور لوگون نے بھی کھائے مین نے اپنے دل مین
کہا کہ یہ امر آپکی نشانیون مین سے ہے مین آپکے پیچھے پھرنے لگا آپنے میرے پھرنے کو سمجھ لیا اور اپنے
اپنا کپڑا ڈھیلا کردیا یکایک مین نے دیکھا مہر نبوت بائین شانہ کی طرف تھی جاننے کا جیسا حق تھا مین
جان لیا پھر مین پلٹ کر آپکے سامنے بیٹھ گیا پھر مین نے اشھدان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کہا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق پر تخریج کی ہے کہا ہے کہ مجھسے عاصم بن عمر
بن قتادہ نے محمود بن لبید سے اونھون نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے سلمان
الفارسی نے یون حدیث کی ہے کہ مین اہل فارس سے ایک مرد تھا اور میرا باپ کھیتی کرتا تھا اور مجھسے
وہ نہایت درجہ محبت کرتا تھا یہانتک کہ اوس نے مجھکو گھر مین اس طور سے روک رکھا تھا جیسے لڑکی
مکان مین روک رکھی جاتی ہے مین نے آتش پرستی مین اتنی کوشش کی تھی کہ مین آتشکدہ کا خاص خزانہ
اور وہ خادم تھا کہ آگ جلاتا ہے اور مین ایسا بیخبر تھا کہ آدمیون کے امور سے کسی امر کو نہین جانتا
تھا مگر جس کام مین مین رہتا تھا اوسکو خوب جانتا تھا اور میرے باپ کی ایک زمین تھی اوسمین بعض
کام تھا اوس نے مجھکو بلایا اور کہا اے میرے پیارے بیٹے مین اپنی اس زمین سے غافل رہا
اور اوسکی اطلاع مجھکو ہونی ضرور ہے تو اس زمین کی طرف جا اور آدمیون سے ایسا ایسا کہو اور میرے
پاس آنے سے رُک نرہنا اگر تو میرے پاس آنے سے رُک رہے گا تو مجھکو اپنے انتظار سے کل کاروبار سے

بیکار کردے گا مین کسی کام کا نہ رہونگا مین اپنے مکان سے اپنے عرب کی زمین کا ارادہ کرکے نکلا اور مین
نصاریٰ کے کینسہ کی طرف گذرا مین نے کینسہ مین نصاریٰ کی آواز سنی مین نے پوچھا یہ کیا ہے لوگون
نے کہا یہ نصاریٰ ہین نماز پڑھتے ہین۔ مین کینسہ مین دیکھنے کے لیے گیا مین نے اونکا جو حال دیکھا
مجھکو بھلا معلوم ہوا واللہ مین اونکے پاس بیٹھا رہا یہانتک کہ سورج غروب ہوگیا میرے باپ نے
میرے ڈھونڈنے کے لیے ہر طرف آدمیون کو بھیجا رات کے وقت مین اوسکے پاس آیا اور اوسکی زمین
کی طرف مین نہین گیا میرے باپ نے مجھسے پوچھا تو کہان تھا مین نے تجھسے نہین کہا تھا کہ تو نہ
ٹھیرنا مین نے کہا اے بابا مین اون لوگون کی طرف گذرا کہ اونکو لوگ نصاریٰ کہتے ہین مجھکو اونکی
نماز اور دعا پسند آئی مین دیکھنے کے لیے بیٹھ گیا کہ کس طور سے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین
میرے باپ نے کہا اے میرے بیٹے تیرا دین اور تیرے باپ دادا کا دین اونکے دین سے اچھا ہے
مینے کہا واللہ یہ دین اونکے دین سے اچھا نہین ہے نصاریٰ وہ لوگ ہین کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہین اور اوس سے
دعا مانگتے ہین اور اوسکی نماز پڑھتے ہین اور ہم عبادت نہین کرتے مگر اوس آگ کی کہ اپنے ہاتھون سے اوسکو
بھڑکاتے ہین جس وقت ہم اوس آگ کو چھوڑ دیتے ہین تو وہ مر جاتی ہے یہ سنکر میرے باپ نے مجھپر خوف
کیا اور میرے پاؤن مین لوہے کی زنجیر ڈالدی اور مجھکو مکان مین اپنے پاس قید کرکے رکھا مین نے
نصاریٰ کے پاس کسی کو بھیجا اور اوس نے پوچھا کہ اس دین کی اصل کہان سے ہے جس دین پر مین
تمکو دیکھتا ہون اونہون نے کہا شام مین ہے مین نے اون سے کہا جسوقت تمہارے پاس شام سے
آدمی آوین تو مجھکو وہان جانے کے لئے اجازت دیجیے اونہون نے کہا ہم تجھکو خبر کر دینگے اون کے
پاس نصاریٰ سے تاجر لوگ آئے اونہون نے میرے پاس آدمی کو بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہمارے تاجرون
سے ہمارے پاس تاجر آئے ہین مینے اون سے کہلا بھیجا کہ جسوقت وہ تاجر حاجت روائی کرلین اور
یہان سے نکلنے کا ارادہ کرین تو مجھکو خبر کر دیجیے اونہون نے کہا ہم خبر کر دینگے جبکہ اونہون نے اپنی
حاجت روائی کر لی اور کوچ کا ارادہ کیا نصاریٰ نے اسکی اطلاع کے لئے میرے پاس آدمی بھیجا
میرے پاؤن مین جو زنجیر تھی مینے اوسکو نکال ڈالا اور اون سے جا ملا اور اونکے ساتھ چلا گیا یہانتک

کہ مین شام مین آیا جبکہ مین شام مین آیا تو مینے دریافت کیا کہ اہل دین نصاریٰ مین کون شخص افضل ہے
لوگون نے تبلایا کہ اسقف جو صاحب کنیسہ ہے وہ دین نصاریٰ مین افضل ہے مین اوسکے پاس آیا اور اوس سے کہا
مین اس امر کو دوست رکہتا ہون کہ تیرے کنیسہ مین رہون اور تیرے ساتھ کنیسہ مین اللہ تعالیٰ کی عبادت کرون اور تجہسے
اچھی بات سیکھون اسقف نے کہا میرے ساتھ رہو سلمان نے کہا مین اسقف کیساتھ رہتا تہا اور اسقف برا آدمی تھا نصاریٰ سے
صدقہ کے لئے کہتا اور اونکو صدقہ دینے مین ترغیب دلاتا تھا جب نصاریٰ صدقہ اوسکے پاس
جمع کرتے تو وہ اوسکا خزانہ جمع کرتا اور صدقہ مساکین کو نہین دیتا تھا مین نے اس کا یہ حال دیکھا تو
مجھکو اوس سے سخت دشمنی ہوگئی اوسکو زیادہ زمانہ نگذرا کہ مر گیا جبکہ لوگ اوسکے دفن کرنے کیواسطے
آئے مین نے اون سے کہا کہ یہ برا آدمی تھا تم سے صدقہ دینے کے لیے کہتا اور صدقہ دینے
تمکو رغبت دلاتا تھا جسوقت تم اوسکے پاس صدقہ جمع کرتے تہے وہ اپنے پاس جمع رکھتا اور مساکین
کو نہین دیتا تھا اونہون نے پوچھا اسکی کیا پہچان ہے مین نے اونکو جواب دیا کہ تمہارے پاس اوس کا
خزانہ مین نکال کے لاتا ہون اونہون نے کہا لیکر آؤ مینے اونکو سات قلال سونے اور چاندی سے
بھرے ہوئے نکال کے دئے جبکہ اونہون نے اوسکو دیکھا کہا واللہ یہ کبھی دفن نہ کیا جاویگا اوسکو ایک
لکڑی پر اونہون نے سولی دی اور اوسکو سنگسار کیا اور دوسرے مرد کو اوسکی جگہہ لائے واللہ مین نے کسی
ایسے مرد کو نہین دیکھا کہ وہ پنجگانہ نماز پڑہتا ہو اور اوس سے افضل ہو اور اجتہاد مین اوس سے اشد
ہو اور نہ کسی ایسے شخص کو دیکھا کہ وہ دنیا سے زہد اختیار کرنے اور رات دنکے آداب مین اوس سے افضل ہو
اوس کی محبت سے مینے ہرگز یہ نجانا کہ اوس سے پہلے مین کسی شے کو دوست رکہتا تھا مین ہمیشہ اسکے
ساتھ رہا کرتا تہا یہانتک کہ اوسکی وفات کا وقت آگیا مین نے اوس سے کہا اے شخص اللہ تعالیٰ کا
جو امر ہے تو دیکھتا ہے تو وہ آموجود ہوگیا اور مین نے واللہ کسی شے کو ہرگز تیرے مثل دوست نہین رکہا
تو مجھکو کیا حکم دیتا ہے اور میرے لئے تو کسکو وصیت کرتا ہے اوس نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے
مین نہین جانتا ہون مگر ایک مرد کو جو موصل مین ہے تو اوسکے پاس جا اوسکو میرے مثل پائیگا جب وہ
مر گیا تو مین موصل مین پہونچا اور صاحب موصل کے پاس گیا مینے اوسکو اوس راہب کے حال کی مثل اجتہاد

اور دنیا سے زہد کرنے مین پایا مین نے اوس سے کہا کہ فلان نے مجھ سے وصیت کی ہے کہ مین تیرے
پاس جاؤن اور تیرے ساتھ رہون ۔ اوس نے کہا اے فرزند تو قیام کر مین اوسکے پاس ویسے ہی ٹھہر گیا
جیسے اوسکے دوست کے پاس ٹھہرا تھا یہانتک کہ اوسکے مرنے کا وقت آگیا مین نے اوس سے
کہا کہ فلان نے مجھکو تیرے پاس رہنے کے لئے وصیت کی تھی جو امر اللہ تعالی کا ہے تو دیکھتا ہے وہ
تیرے پاس آگیا مجھکو کسکی طرف تو وصیت کرتا ہے اوس نے کہا واللہ اے فرزند مین نہین جانتا مگر
ایک مرد کو کہ نصیبین مین ہے جس مذہب پر ہم ہین وہ اس طریق اور مذہب پر ہے تو اوسکے پاس جا
جبکہ ہمنے اوسکو دفن کر دیا مین دوسرے شخص سے جا ملا مین نے اوس سے کہا اے فلان مجھکو فلان
نے فلان کی طرف وصیت کی تھی اور فلان نے مجھکو تیری طرف وصیت کی ہے اسلیے مین آیا ہون اوسنے
کہا اے فرزند تو قیام کر مین اوسکے پاس ویسے ہی ٹھہر گیا جیسے اون راہبون کے پاس ٹھہرا تھا یہانتک
کہ اوسکی وفات کا وقت آگیا مین نے اوس سے کہا اے فلان اللہ تعالی کا جو حکم تیرے پاس آیا ہے
تو اوسکو دیکھتا ہے فلان نے مجھکو فلان کی طرف وصیت کی تھی اور فلان نے مجھکو فلان کیطرف وصیت
کی تھی اور فلان نے مجھکو تیری طرف وصیت کی تھی تو کسکی طرف مجھکو وصیت کرتا ہے اوس نے کہا
اے فرزند جس مذہب اور طریق پر ہم ہین کیسکو مین اس طریق پر نہین جانتا ہون مگر ایک مرد کو کہ عموریہ مین ہے
جو سرزمین روم سے ہے تو اوسکے پاس جا جس طریق پر ہم تھے تو اوسکو اوس طریق پر پائیگا جبکہ ہمنے اوسکو
دفن کر دیا تو مین اپنی جا سے نکلا اور صاحب عموریہ کے پاس گیا مین نے اوسکو اون سے پچھلے
راہبون کے حال پر پایا مین اوسکے پاس ٹھہر گیا اور مین نے کسب مال کیا یہانتک کہ میرے پاس
بہت سی بکرین اور گائین ہوگئین پھر اوسکی موت آموجود ہوگئی مین نے اوس سے کہا اے شخص مجھکو
فلان راہب نے فلان راہب کے پاس وصیت کی اور فلان نے فلان راہب کے پاس وصیت کی
اور فلان نے فلان کے پاس وصیت کی اور فلان نے تیرے پاس وصیت کی تھی تیرے پاس اللہ تعالے
کا جو امر آیا ہے تو اوسکو دیکھتا ہے مجھکو کسکی طرف وصیت کرتا ہے اوس راہب نے کہا اے فرزند مجھکو یہ
معلوم نہین کہ جس مذہب اور طریق پر ہم تھے کوئی باقی رہا ہے جو مین تجھ سے کہون کہ اوسکے پاس تو جا

ولیکن تیرے لیے اُس نبی کا زمانہ آگیا ہے کہ وہ حرم سے ظہور کریگا اوسکے ہجرت کی جاے دو پتھریلی
زمینون کے درمیان ایک ایسی شورزار زمین مین ہوگی کہ اوسمین کھجور کے درخت ہونگے اور اوس
نبی مین ایسی علامتین ہونگی کہ نہ چھپینگی اوسکے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت ہوگی وہ نبی
ہدیہ کھائیگا اور صدقہ نہ کھائیگا اگر تجھکو یہ طاقت ہو کہ اون ملکون تک پہونچ سکے تو وہان جا
اسلیے کہ تیرے لیے اوس نبی کا زمانہ آگیا ہے جبکہ ہمنے اوس راہب کو دفن کر دیا تو مین اوتنی
مدت تک ٹھہر گیا کہ ہماری طرف کچھہ مرد جو عرب کے تجار اور بنی کلب سے تھے گزرے مین نے
اون سے کہا مجھکو اپنے ساتھ سوار کر کے لے چلو اور مجھکو سرزمین عرب مین پہونچا دو اور میری یہ گا
اور بکریئن تم لے لو اونہون نے قبول کیا مین نے اپنی گاے بکریئن اونکو دے دین اونہون نے مجھکو
سوار کر لیا یہانتک کہ وہ مجھکو وادی قریٰ مین لاے اونہون نے مجھپر ظلم کیا اور غلام بنا کے اوس یہودی
مرد کے ہاتھہ بیچ ڈالا جو وادی قریٰ مین رہتا تھا واسمین نے کھجورون کے درختون کو دیکھا اور
مین نے یہ طمع کیا کہ میرے دوست نے جس شہر کی تعریف کی تھی وہ یہی شہر ہوگا یہ امر مجھکو متحقق نہ ہوا تھا
یہانتک کہ ایک یہودی مرد وادی قرے کا رہنے والا جو بنی قریظہ سے تھا وہ آیا اور اوسنے اوس شخص
سے جسکے پاس مین تھا مجھکو مول لے لیا وہ یہودی مجھکو اپنے ساتھ لیکر نکلا اور مدینہ منورہ مین مجھکو
لایا خدا کی قسم وہ شہر نہ تھا مگر میرا دیکھا ہوا مینے اوسکی صفت پہچانی مین اپنی غلامی کی حالت مین
اپنے صاحب کے ساتھہ ٹھیرا اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین مبعوث کیا مجھسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی امر ذکر نہین کیا جاتا تھا مین اپنی غلامی کی حالت مین تھا
یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم مقام قبا مین تشریف لاے اور مین اپنے مالک کا کام اوسکے
کھجور کے درختون مین کر رہا تھا خدا کی قسم مین نخلستان مین تھا کہ اوس یہودی کے چچا کا بیٹا میرے
پاس آیا اوس نے مجھسے کہا کہ اے فلان اللہ تعالیٰ بنی قیلہ کو قتل کرے خدا کی قسم وہ لوگ اسوقت
مقام قبا مین ایک مرد کے پاس جمع ہین جو مکہ سے آیا ہے وہ لوگ یہ زعم کرتے ہین کہ وہ نبی ہے خدا کی
قسم مجھکو یہ سننے کے ساتھہ ہی لرزہ آگیا یہانتک مین کانپا کہ مینے یہ گمان کیا کہ مین اپنے مالک پر گر پڑونگا

اور مین یہ پوچھتا ہوا اوترا یہ کیا خبر ہے اور وہ کون شخص ہے جسکا یہ ذکر ہے میرے مالک نے ہاتھ اوٹھایا
اور نہایت زور سے ایک گھونسا مجھکو مارا اور کہا تو اپنے آپ کو دیکھہ اور اس خبر کو تو کیون پوچھتا ہے اپنا
کام کر مین نے کہا کچھہ نہین ہے مین نے ایک خبر سنی تھی اوسکو مین دریافت کرتا تھا مین نے چاہا کہ اوس
خبر کو معلوم کرون مین اپنی جگہہ سے نکلا اور لوگون سے اوسکو پوچھا ایک عورت مجھکو ملگئی کہ وہ میرے
ملک کی تھی مین نے اوس سے پوچھا تو یہ معلوم ہوا کہ اوسکے گھر کے سب لوگ مسلمان ہوگئے ہین اوس نے
میری رہبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جب رات ہوگئی اور میرے پاس میرے کھانے
سے کچھہ تھا مین نے اوسکو اوٹھالیا اور مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ مقام
قبا مین تشریف رکھتے تھے مین نے آپ سے عرض کیا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ آپ مرد صالح ہین اور آپکے
ساتھہ آپکے اصحاب ہین جو کہ غربا ہین اور میرے پاس صدقہ سے کچھہ تھا جو لوگ ان ملکون مین رہتے ہین
مین نے آپ لوگون کو اون سے اس صدقہ کے لئے احق دیکھا لیجئے وہ یہ ہے اور آپ اوسے کھائیے
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ
کھاؤ اور آپنے نہین کھایا مینے اپنے دل مین کہا کہ میرے دوست نے جو وصف مجھ سے بیان کیا تھا اومین
سے یہ ایک خو ہے پھر مین اپنی جاے کو واپس چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا سے مدینہ منورہ
کی طرف پلٹ گئے میرے پاس جو شئے تھی مین نے اوسکو جمع کیا پھر مین اوسکو آپکے پاس لایا اور آپ سے
مینے کہا کہ مینے آپکو دیکھا کہ آپ صدقہ نہین کھاتے ہین اور یہ ہدیہ ہے اور کرامت ہے صدقہ نہین ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کھایا اور آپکے اصحاب نے کھایا مین نے اپنے دل مین کہا یہ دو
عادتین ہین جن کو میرے دوست راہب نے بیان کیا تھا کہ وہ نبی صدقہ نہ کھائیگا اور ہدیہ کھائیگا پھر مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اوسوقت ایک جنازہ کے پیچھے جا رہے تھے اور دو چادرین صوف کی
اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے اصحاب مین تھے مین آپکے گرد پھرنے لگا کہ خاتم نبوت کو جو آپکی پشت مبارک
مین ہے اوسکو دیکھون جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا کہ مین آپکے گرد پھر رہا ہون تو
رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے یہ پہچان لیا کہ مجھسے کسی شئے کا وصف کیا گیا ہے جو مین اوس کا ثبوت چاہتا

ہون آپنے اپنی چادر اپنی پشت مبارک سے علیحدہ کردی مین نے آپکے دونون شانون کے بیچ مین خاتم نبوت کو ویسے ہی دیکھا جیسے میرے دوست راہب نے مجھسے وصف کیا تھا مین مہر نبوت کی طرف جھک گیا مین مہر نبوت کو بوسہ دیتا تھا اور روتا تھا آپ نے فرمایا اے سلمان پیٹھ کے پیچھے سے پلٹ آؤ مین آپکی پیٹھ کے پیچھے سے پلٹ گیا اور مین آپکے سامنے بیٹھ گیا اور مین اس امر کو دوست رکھتا تھا کہ آپکے اصحاب آپکی نبوت کے متعلق مجھسے سنین مین نے وہ باتین آپ سے کہین جبکہ مین فارغ ہوا تو آپنے مجھ سے فرمایا اے سلمان تم مکاتب ہوجاؤ مین نے اپنے مالک سے تین سو کھجور کے درختون اور چالیس اوقیہ پر اپنے آپکو مکاتب بنایا یعنی آزاد بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کھجور کے چھوٹے چھوٹے درختون سے جس مقدار مین اونکے پاس تھے میری اعانت کی کسی نے تیس اور کسی نے بیس اور کسی نے دس درخت کھجور کے مجھکو دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ ان درختون کے لیے گڑھے کہودو جس وقت تم گڑھے کہودنے سے فارغ ہوجاؤ تو مجھکو بلا لو مین اپنے ہاتھ سے اون درختون کو لگاؤنگا مین نے اون درختون کے لیے گڑھے کہودے اور میرے دوستون نے گڑھے کہودنے مین میری اعانت کی جہان جہان وہ درخت لگائے جاتے دہان وہان ہمنے گڑھے کہودے یہان تک کہ ہم گڑھے کہودنے سے فارغ ہوگئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم وہ چھوٹے چھوٹے درخت آپکے پاس اوٹھا کے لاتے تھے اور آپ اپنے دست مبارک سے اون کو گڑھون مین رکھتے تھے اور اوسکے اوپر مٹی برابر کرتے تھے اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اوس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اون چھوٹے درختون مین سے ایک درخت بھی خشک نہین ہوا سب ہرے بھرے ہوگئے۔

اب میرے ذمہ دراہم باقی رہ گئے تھے آپکے پاس کوئی مرد بعض معدنون سے کبوتر کے انڈے کی برابر سونا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اے سلمان یہ سونا تم لے لو اور تمپر جو قرض ہے اوسکو اس سے ادا کردو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ذمہ جو کچھ قرض ہے اس سونے سے وہ کہان ادا ہوگا (یعنی یہ سونا تھوڑا ہے اور قرض بہت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالی جتنا تمہارا قرض ہے اسی سونے سے ادا کردیگا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری
جان اوسکے ہاتھ مین ہے مین نے اوس سونے سے قرض خواہون کو چالیس اوقیہ وزن کرکے ادا کرے
اور جتنا سونا مین نے اونکو دیا تھا اوسکی مثل میرے پاس باقی رہ گیا۔

ابونعیم نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے طریق سے سلمان سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ جو لوگ
رام ہرمز مین پیدا ہوئے تے اونمین مین تھا مین اپنے قریہ کے لڑکون کے ہمراہ جایا کرتا تھا اور اوس جگہہ ایک
پہاڑ تھا اوسمین ایک غار تھا مین ایک دن تنہا گیا یکایک مین نے اوس غار مین ایک لانبے قد کے
آدمی کو دیکہا کہ صوف کے کپڑے پہنے تھا اور اوسکی جوتیان بہی بالون کی تہین اوس نے مجہکو اشارا
کیا مین اوسکے قریب گیا اوس نے مجھسے پوچہا اے لڑکے تو عیسی بن مریم علیہما السلام کو پہچانتا ہے
مین نے کہا نہین پہچانتا اور نہ مین نے اونکا نام سنا اوس نے کہا تو جانتا ہے کہ عیسی بن مریم کون ہے
وہ اللہ تعالی کا رسول ہے جو شخص عیسی علیہ السلام پر ایمان لائیگا کہ وہ رسول اللہ ہے اور اوس
رسول پر ایمان لائیگا کہ عیسی علیہ السلام کے بعد آئیگا اور اوس کا نام احمد ہے اوسکو اللہ تعالی دنیا کے
غم سے نکال کے آخرت کی آسائش اور راحت اور نعمت دیگا مین نے دیکہا کہ اوسکے دونون ہونٹون
سے حلاوت اور نور نکل رہا تھا میرا دل اوسپر فریفتہ ہوگیا اوس نے اول جو شے مجھکو سکہائی یہ تھی لا الہ
الا اللہ عیسی بن مریم رسول اللہ ومحمد بعدہ رسول اللہ والبعث بعد الموت اور مجھکو نماز مین قیام تعلیم کیا
اور کہا جسوقت تو نماز مین کہڑا ہو تو روبقبلہ کہڑا رہیو اور جسوقت تجھکو آگ بیچ مین لے لے تو اوسکی
طرف التفات نہ کیجیو اور اگر تیری مان اور تیرا باپ تجھکو بلاے اور تو نماز فریضہ مین ہو تو التفات نہ کیجیو
مگر اللہ تعالی کے رسولون سے کوئی رسول تجھکو بلائے اور تو نماز فریضہ مین ہو تو اپنی نماز کو قطع کردیجیو اسلیے
کہ اللہ تعالی کا رسول تجھکو نہ بلائیگا مگر وحی سے کہ وہ وحی اللہ تعالی کی طرف سے ہوگی پھر اوس مرد
نے مجھسے کہا کہ تو محمد ابن عبداللہ کو جو تہامہ کے پہاڑون سے ظہور کرینگے اگر تو پاے تو اونپر ایمان
لائیو اور اونکو میرا اسلام کہدیجیو مین نے اوس مرد سے کہا کہ محمد بن عبداللہ کی صفت بیان کرو اوس نے
کہا وہ نبی ہین اونکو لوگ نبی الرحمۃ کہین گے وہ محمد بن عبداللہ ہین تہامہ کے پہاڑون سے ظہور کرینگے

اور اونٹ اور گدہے اور گھوڑے اور خچر پا پر سوار ہونگے اور آزاد اور غلام اونکے نزدیک برابر ہونگے اور اونکے قلب اور جوارح مین رحمت ہوگی اور اونکے دونون شانون کے بیچ مین ایک انڈا کبوتر کے انڈے کی مثل ہوگا اوسپر لکھا ہوگا اوسکے باطن مین یہ لکھا ہوگا اللہ وحدہ لاشریک لہ محمد رسول اللہ اور اوسکے ظاہر مین یہ لکھا ہوگا توجہ حیث شئت فانک المنصور وہ ہدیہ کہا ئینگے اور صدقہ نہ کہا ئینگے وہ حقد اور حسد نکرینگے اور جو شخص اون سے عہد کریگا وہ اوسپر اور مسلمان پر ظلم نکرینگے

طبرانی نے اور ابو نعیم نے شرحبیل بن السمط کے طریق سے سلمان رض سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ مین دین کی خواہش مین نکلا جو لوگ اہل کتاب سے کچہہ لوگ رہبانون مین باقی رہ گئے تہے اونکو مینے پایا وہ رہبان یہ کہتے تہے کہ یہ زمانہ اس نبی کا ہے کہ عرب کی زمین سے ظہور کریگا اوس نبی کی بہت سی علامتین ہین اون علامتون مین سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک خال مدور اوسکے دونون شانون کے درمیان ہوگا وہ خاتم نبوت ہے مین ایسے وقت عرب کی زمین مین جا پہونچا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا تھا جو کچہہ اون اہل کتاب نے کہا تہا مین نے کل دیکھا اور مینے خاتم نبوت دیکھی مین نے یہ شہادت دی لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔

بیہقی اور ابو نعیم نے بریدہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ سلمان اتنے اتنے نخلون کے عوض مکاتب ہوئے جو اونکو بوتے تہے اور اونکی خدمت کرتے تہے یہانتک کہ وہ درخت پہل لاتے تہے پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپنے کل درخت لگائے مگر ایک درخت کہ اوسکو حضرت عمر رض نے لگایا تہا کل درخت اوسی سنہ مین پہل لائے لیکن وہ درخت پہل نہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا اس درخت کو کس نے بویا تہا لوگون نے کہا عمر رض نے آپ نے اوس درخت کو اوکہاڑا اور اپنے دست مبارک سے اوسکو بو دیا وہ درخت اوسی سال مین بار ور ہوگیا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے ابو عثمان النہدی کے طریق سے سلمان سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ مین اپنے اہل سے اس شرط پر مکاتب ہوا کہ اونکو کہجور کے پانسو درخت لگا دون گا جب وہ بار آور ہوجاوینگے تو مین حر ہو جاونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ اپنے دست مبارک سے

درخت لگاتے تھے ایک درخت مینے اپنے ہاتھ سے لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہوئے سب درخت پھل لائے مگر وہ ایک میرا لگایا ہوا درخت پھل نہ لایا۔

حاکم اور بیہقی نے ابو الطفیل کی طریق سے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اتنا سونا عطا فرمایا اور اپنے انگوٹھے اور اوسکی برابر کی انگلی کو جو ابہام ہے حلقہ بنا کے بتایا کہ جس سے درہم کی مثل صورت ہو جاتی ہے یعنی سونے کی ایک گول ٹکیہ درہم کی مثل مجھکو دی اگر کوہ احد ایک پلہ مین رکھا جاتا اور دوسرے پلہ مین وہ سونے کی ٹکیہ رکھی جاتی تو سونے کا پلہ احد کے پلہ سے غالب رہتا۔

احمد اور بیہقی نے دوسری وجہ سے سلمان سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو وہ سونا دیا آپنے فرمایا کہ اس سے اپنا قرض جھڑا دو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ جو قرض ہے یہ سونا اوتنا کہان ہے آپنے اوس سونے کو اپنی زبان مبارک پر پھیرا پھر اوسکو میری طرف پھینک دیا پھر آپنے فرمایا اوسکو لیجاؤ اللہ تعالیٰ اس سے تمہارا قرض ادا کر دیگا مین چلا گیا اور اوس سونے سے مینے چالیس اوقیے قرض خواہون کو وزن کر کے پورے دے دئے۔

ابن اسحاق اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے عاصم نے کہا مجھ سے اوس شخص نے حدیث کی ہے جس نے عمر بن عبد العزیز سے سنا ہے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ مجھسے سلمان کی حدیث یون بیان کی گئی ہے کہ صاحب عموریہ نے اپنی وفات کے وقت سلمان سے کہا کہ سرزمین شام مین دو جنگل ہین وہان تم جاؤ اونمین ایک مرد ہے کہ ایک جنگل سے نکل کے دوسرے جنگل مین سال بھر مین رات کے وقت جاتا ہے اوسکے سامنے بیمار لوگ آتے ہین کسی مریض کے واسطے وہ دعا نہین کرتا مگر وہ شفا پاتا ہے تم اس دین کو جو مجھسے پوچھتے ہو اوس سے پوچھو سلمان رض نے کہا مین اپنے مقام سے نکلا اور جہان وہ مرد رہتا تھا پہونچکر ایک سال تک مین ٹھہرا رہا یہانتک کہ وہ اوس معینہ رات مین نکلا مینے اوس کا مونڈھا پکڑ لیا اور مینے اوس سے کہا رحمک اللہ اور پوچھا کیا حنیفیت ابرہیم علیہ السلام

کا دین ہے اوس مرد نے کہا تیرے یہ وہ وقت آگیا کہ ایک نبی اس بیت اللہ کے نزدیک اس حرم مین اس دین کے ساتھہ مبعوث ہوگا جبکہ سلمان رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپنے فرمایا اے سلمان اگر تو میری تصدیق کیا کرتا تھا تحقیق تو نے عیسی بن مریم علیہما السلام کو دیکھا۔[۵]

ابن اسحاق اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے کہ ہمارے شیوخ نے کہا ہے کہ ہم لوگون سے عرب مین کوئی شخص زیادہ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے نہ تھا ہمارے ساتھہ یہود تھے اور وہ لوگ اہل کتاب تھے اور ہم لوگ بت پرست تھے جس چیز سے یہود کراہت کرتے جسوقت ہمکو یہود سے وہ چیز پہونچتی وہ یہ کہتے تھے کہ اب ایک نبی مبعوث ہوگا اوس کا زمانہ آگیا ہے ہم اوس نبی کی پیروی کرینگے اور تمکو ایسا قتل کرینگے جیسے عاد اور ثمود قتل کئے گئے ہین جبکہ اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہمنے آپکا اتباع کیا اور یہود نے آپکی نبوت سے انکار کیا اللہ تعالی نے یہود کے باب مین یہ آیت نازل فرمائی (وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا الآیہ)

بیہقی اور ابونعیم نے علی ازدی سے روایت کی ہے کہ یہود کہتے تھے اے اللہ ہمارے واسطے اس نبی کو مبعوث کر کہ ہمارے اور آدمیون کے درمیان حکم کرے یعنی حق کو ظاہر کرے

حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رض سے تخریج کی ہے کہ خیبر کے یہود بنی غطفان سے جنگ کرتے تھے جسوقت جنگ مین وہ مقابل ہوئے یہود خیبر بہاگ گئے یہود نے اس دعا کے ساتھہ اللہ تعالی سے حمایت چاہی (اللہم انا نسالک بحق محمد النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی آخر الزمان الا نصرتنا علیہم) اے ہمارے اللہ تعالی ہم تجہسے بحق محمد صلعم چاہتے ہین کہ بنی غطفان پر ہمکو تو نصرت دے محمد وہ نبی امی ہے کہ تو نے وعدہ کیا ہے کہ آخر زمانہ مین تو اوس نبی کو ہمارے لیے پیدا کرے گا اور تو ہمکو اونپر نصرت دے جسوقت یہود مقابل ہوتے یہ دعا پڑہتے تھے اور غطفان کو بہگا دیتے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے یہود نے آپکا انکار کیا

[۵] بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد منقطع ہے اور اسمین ایک مجہول مرد ہے ۱۲

اللہ تعالی نے اپنے اس قول کو نازل کیا۔ (وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا)
ابن اسحاق اور احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے
اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے محمود ابن لبید کے طریق سے سلمہ بن سلامتہ بن وقش سے روایت
کی ہے کہ ہمارے درمیان ایک یہودی تھا وہ اپنی قوم بنی عبدالاشہل کی محفل کی طرف صبح کو گیا اور
اوس نے بعث یعنی مرنے کے بعد اوٹھنے اور قیامت اور جنت اور دوزخ اور حساب اور میزان
کو ذکر کیا اور کہا کہ یہ امور اون بت پرستون کے لئے ہین کہ جو یہ گمان نہین کرتے ہین کہ مرنے کے
بعد اوٹھائے جاینگے اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے یہ ذکر کیا تھا لوگون نے
اوس سے کہا اے فلان تیرا بھلا ہو کیا یہ ہونے والا ہے کہ آدمی مرجانے کے بعد اوس جہان مین
اوٹھائے جاینگے جسمین جنت اور دوزخ ہے اور اونکے اعمالون کی جزا اونکو دی جایگی اوس یہودی
نے کہا بیشک ایسا ہوگا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوسکے ساتھ حلف کیا جاتا ہے مین اس امر کو
دوست رکھتا ہون کہ میرا حصہ اوس آگ سے ہو کہ بڑے تنور کو تم لوگ اپنے مکان مین روشن کرو اور
اوسکو گرم کرو پھر تم اوس تنور مین مجھکو ڈالدو اور اوسکو بند کردو اور مین دوزخ کی آگ سے کل کے دن
نجات پاؤن اوس سے پوچھا گیا اے فلان اسکی کیا علامت ہے۔ اوس نے کہا کہ ان شہرون کی
طرف سے ایک نبی مبعوث کیا جایگا اور اوس نے اپنے ہاتھ سے مکہ اور یمین کی طرف اشارا کیا لوگون
نے اوس سے پوچھا کس وقت اوس نبی کے مبعوث ہونیکا تو گمان کرتا ہے راوی کہتا ہے اوس نے
میری طرف دیکھا اور مین قوم مین کم سن تھا یہ کہا کہ اگر یہ لڑکا اپنی عمر کو گزار دے گا تو اوس نبی کو پائیگا
اوسکے کہنے کے بعد کچھہ رات دن نہین گزرے کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
کیا اور اب ہم لوگون مین زندہ ہین اور ہم آپ پر ایمان لائے ہین اور ہمنے آپکی تصدیق کی ہے
اور اوس کہنے والے نے بغاوت اور حسد سے آپکا انکار کیا ہمنے اوس سے کہا اے فلان کیا تو
وہ شخص نہین ہے کہ تو نے ہمسے آپکی رسالت کے باب مین کہا تھا جو کچھہ کہا تھا اور تو نے ہمکو آپکی خبر دی تھی اوس نے
کہا آپ وہ نبی نہین۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے اور خرایطی نے ہواتف مین خلیفہ بن عبدہ سے روایت کی ہے خلیفہ نے کہا مین نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا کہ تمھارے باپ نے زمانہ جاہلیت مین کیونکر تمھارا نام محمد رکھا اونھون نے کہا جو سوال تمنے مجھسے کیا ہے مین نے بھی اپنے باپ سے وہی سوال کیا تھا میرے باپ نے کہا کہ چار آدمی بنی تمیم سے نکلے جو تھا مین تھا ایک مین اور دوسرا سفیان بن مجاشع بن دارم تیسرا یزید بن عمر بن ربیعہ چوتھا اسامہ بن مالک بن خندف جبکہ ہم ملک شام مین وارد ہوئے ایک ایسے تالاب پر اوترے کہ اوسپر درخت تھے ایک شخص دیر کا رہنے والا ہمارے قریب آیا اور اوس نے پوچھا تم کون لوگ ہو ہمنے کہا ہم بنی مضر سے ایک قوم کے لوگ ہین اوس نے کہا قریب ہے تم لوگون مین سے جلد ایک نبی مبعوث کیا جائیگا تم اوسکی طرف دوڑو اور اوس سے اپنا حصہ لو ہدایت پاؤ وہ نبی خاتم النبیین ہے ہمنے اوس سے پوچھا اوس نبی کا کیا نام ہے اوس نے کہا محمد ہے جبکہ ہم اپنے اہل کی طرف گئے ہم چارون آدمیون سے ہر ایک کے ایک ایک لڑکا پیدا ہوا ہر ایک نے اپنے فرزند کا نام محمد رکھا۔

ابن سعد نے سعید ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ عرب لوگ اہل کتاب اور کاہنون سے یہ سنتے تھے کہ ایک نبی عرب سے مبعوث ہوگا اوس کا نام محمد ہوگا عربون سے جس شخص کو یہ خبر ہونچی اوس نے نبوت کی طمع سے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔

ابن سعد نے قتادہ بن السکن العرنی سے روایت کی ہے کہ بنی تمیم مین محمد بن سفیان بن مجاشع تھا اور ترساون کا بشپ تھا اوس نے اپنے باپ سے کہا کہ عرب مین ایک نبی ہوگا اوس کا نام محمد ہوگا اسلیے اوس نے محمد نام رکھا۔

اور بیہقی نے مروان بن الحکم کے طریق سے معاویہ بن ابوسفیان سے روایت کی ہے کہا کہ ابوسفیان بن حرب نے مجھسے حدیث کی کہ مین اور امیہ بن ابی الصلت شام کی طرف گئے کہ ہم اوس قریہ کی طرف گزرے جسمین نصاریٰ تھے جبکہ نصاریٰ نے امیہ کو دیکھا اوسکی تعظیم کی اور اکرام کیا اور اونھون نے یہ ارادہ کیا کہ امیہ اونکے ساتھ جاے امیہ نے مجھسے کہا اے ابوسفیان تم میرے ساتھ چلو

تم ایک ایسے مرد کی طرف جاؤگے کہ نصرانیتہ کا علم اوسکی طرف منتہی ہو گیا ہے مین نے امیہ سے
کہا مین تمہارے ساتھ نہین جاتا امیہ گیا اور واپس آگیا اور مجھسے کہا کہ جو بات مین تم سے
کہون کیا تم اوسکو چھپاؤگے مین نے کہا بیشک چھپاؤنگا امیہ نے کہا کہ اوس مرد نے جس پر
علم الکتاب منتہی ہو گیا ہے مجھسے یہ حدیث کی ہے کہ نبی مبعوث ہو گیا ہے اوسکے کہنے سے مین نے
یہ گمان کیا کہ وہ نبی مین ہی ہون اوس نے کہا وہ نبی تم لوگون مین سے نہین ہے وہ اہل مکہ سے
ہے مین نے اوس سے پوچھا اوس کا نسب کیا ہے اوس نے کہا اوسکا نسب اوسکی قوم کا
منتخب ہے اور مجھسے یہ کہا اسکی علامت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شام کو اسی بار زلزلہ
آیا ہے اور ایک زلزلہ باقی رہا ہے کہ اوس زلزلہ سے شام مین شر اور مصیبت داخل ہوگی جب
ہم ایک ٹیکری کے قریب پہونچے تو یکایک ایک شتر سوار کو ہمنے دیکھا ہمنے اوس سے پوچھا
تو کہان سے آرہا ہے اوس نے کہا شام سے آتا ہون ہم نے اوس سے پوچھا کیا کوئی حادثہ واقع
ہوا ہے اوس نے کہا ہان حادثہ ہوا شام مین ایک ایسا زلزلہ آیا کہ اوس سے شام مین شر اور
مصیبت داخل ہوئی ہے۔

ابو نعیم نے کعب اور وہب بن منبہ سے روایت کی ہے دونون نے کہا ہے کہ بخت نصر
نے اپنے سونے مین ایک ایسا عظیم خواب دیکھا جسنے اوسکو بے چین کر دیا جبکہ بخت نصر بیدار
ہوا تو اوس خواب کو بھول گیا اوس نے اپنے کاہنون اور جادوگرون کو بلایا اور خواب مین
اندوہ سے جو صدمہ پہونچا تھا اوس سے اونکو خبر کی اور اون سے اوسکی تعبیر چاہی اونہون نے
اوس سے کہا کہ ہمارے سامنے خواب کو بیان کرو بخت نصر نے کہا مین اوسکو بھول گیا اونہون نے
کہا جب تک تو بیان نکرے گا ہمکو اوسکی تاویل پر قدرت نہوگی بخت نصر نے دانیال علیہ السلام
کو بلایا اور آپکو خبر کی دانیال علیہ السلام نے فرمایا تو نے ایک ایسی عظیم بت کو دیکھا جسکے دونون
پاؤن زمین مین تھے اور اوسکا سر آسمان مین اعلیٰ حصہ اوسی کا سونے کا تھا اور اوسط حصہ چاندی کا
اور اسفل حصہ تانبے کا اور اوسکی دونون پنڈلیین لوہے کی تھین اور اوسکے دونون پاؤن سفالی تھے

اوسکو تو دیکھہ رہا تھا اور اوسکا حسن اور اوسکی صنعت کی درستی تجھکو تعجب مین ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ
نے ایک پتھر آسمان سے اوسپر ڈالا وہ پتھر اوسکے اعلیٰ راس پر گرا اوس نے اوسکو پیس ڈالا یہان تک
کہ اوسکو آٹا کر دیا اوسکا سونا اور چاندی اور تانبا اور سونا اور ٹھیکرا مخلوط ہوگیا اس وقت تجھکو یہ خیال
پیدا ہوا کہ اگر تمام انسان اور جنات جمع ہوکے بعض کو بعض سے جدا کرین تو اونکو اسپر قدرت
نہوگی اور اگر ہوا چلے تو اوسکو پراگندہ کر ڈالے گی اور تو نے اوس پتھر کو دیکھا تھا کہ پہینکا گیا تھا وہ
بڑھتا جاتا تھا اور عظیم ہو رہا تھا اور پہیلتا جاتا تھا یہانتک کہ اوس پتھر نے کل روے زمین کو
بہر دیا تو نہین دیکھتا تھا مگر آسمان اور اوس پتھر کو بخت نصر نے کہا آپنے سچ کہا یہی وہ رویا ہے جسکو
مین نے دیکھا تھا فرماؤ اوسکی تاویل کیا ہے حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت وہ مختلف
امتین ہین کہ اول زمانہ اور اوسط زمانہ اور آخر زمانہ مین ہونگی اور وہ پتھر کہ بت پر پہینکا گیا تھا وہ دین
ہے کہ آخر زمانہ مین امتون کی طرف ڈالا جائیگا تاکہ اوس دین کو اللہ تعالیٰ امتون پر غالب کرے
اللہ تعالیٰ ایک نبی امی کو عرب سے مبعوث کریگا اللہ تعالیٰ اوس نبی کے سبب سے جمیع امتون
اور دینون کو خوار اور پامال کر دے گا جیسا کہ تو نے پتھر کو دیکھا کہ اوس نے بت کے اصناف کو خوار
اور پامال کر دیا وہ نبی کل دینون اور امتون پر غالب ہوگا جیسا کہ تو نے پتھر کو دیکھا کہ کل روے
زمین پر غالب ہوگیا۔

ابن عساکر نے دمشق کی تاریخ مین عیسیٰ بن داب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضؓ
نے فرمایا کہ مین پیشگاہ کعبہ مین بیٹھا تھا اور زید ابن عمرو بن نفیل بہی بیٹھا تھا اوسکے پاس سے امیتہ بن
ابی الصلت گذرا اور اوس نے کہا آگاہ ہوجاؤ کہ وہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہے ہم لوگون مین سے
ہوگا یا تم لوگون مین سے یا اہل فلسطین مین سے ہوگا حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا مین نے اس سے
قبل کسی نبی کی نسبت نہین سنا تھا کہ اوسکا انتظار کیا جاے گا اور وہ مبعوث ہوگا مین ورقہ بن
نوفل کا ارادہ کرکے نکلا اور اس حدیث کو مین نے اوسکے سامنے بیان کیا ورقہ نے سنکر کہا بیشک
اے بھتیجے ہمکو اہل کتاب اور علما نے یہ خبر دی ہے کہ یہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہے نسب مین منتخب

عرب سے ہوگا اور مجھکو نسب کا علم ہے اور تیری قوم نسب مین افضل اور منتخب عرب ہے مینے پوچھا اے چچا وہ نبی کیا کہے گا ورقہ نے کہا وہ وہ کہیگا جو اوسکو کہا جائیگا یعنی اللہ تعالی جو کچھ اوس نبی سے فرمائیگا وہ مخلوق سے وہی کہے گا مگر وہ ظلم نکرے گا اور نہ ظلم کرائیگا ابوبکر الصدیق رض نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے مین ایمان لایا اور مینے تصدیق نبوت کی۔

طیالسی اور بیہقی اور ابونعیم نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے یہ روایت کی ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل دونون دین کی تلاش مین نکلے اور موصل مین ایک راہب کے پاس پہونچے اوس راہب نے زید سے پوچھا تم کہان سے آئے ہو زید نے کہا بیت ابراہیم علیہ السلام سے آیا ہون اوس نے پوچھا کیا تلاش کرتے ہو زید نے کہا دین کی تلاش کرتا ہون راہب نے کہا اپنے مقام کی طرف تم پلٹ جاؤ قریب وقت آگیا ہے جسکو تم تلاش کرتے ہو تمہاری زمین مین ظاہر ہوگا۔

ابویعلی نے اور بغوی نے اپنی معجم مین اور طبرانی نے اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے زید بن حارثہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے ملے اور آپنے زید سے کہا اے چچا مجھکو کیا ہوا ہے کہ مین تمہاری قوم کو دیکھتا ہون کہ وہ تم سے بغض رکھتے ہین زید نے کہا خدا کی قسم یہ امر بغیر کسی ایسے کینہ کے ہے کہ وہ کینہ اونکے ساتھ مجھکو ہو ولیکن مین اونکو گمراہی پر دیکھتا ہون مین اپنی جگہہ سے نکلا اس دین کی خواہش رکھتا تھا ایک شیخ کے پاس جزیرہ مین پہونچا جس شے کیواسطے مین نکلا تھا مین نے اوسکو خبر کی شیخ نے پوچھا تم کس گروہ سے ہو مینے کہا اہل بیت اللہ سے ہون اوس نے کہا تمہارے شہر سے ایک نبی نے ظہور کیا ہے یا وہ ظہور کرنے والا ہے اوسکا ستارہ طلوع ہوا ہے تم اپنے شہر کو پلٹ جاؤ اور اوس نبی کی تصدیق کرو اور اوسپر ایمان لاؤ مین اپنے شہر مین واپس آگیا اور ابتک مجھکو کچھ محسوس نہین ہوا راوی نے کہا کہ زید بن عمرو قبل مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرگیا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ مین زید بن عمرو بن نفیل سے ملا اور زید مکہ

سے باہر جا رہا تھا اور حرا کا ارادہ رکھتا تھا زید اور زید کی قوم کے درمیان بخش اور مخالفت تھی اور
اول دن مین وہ مجھسے ملا تھا اوس نے اپنی قوم کا خلاف اور قوم کے معبودون سے یکسو ہونے کو
اور اوس شے سے یکسو ہونے کو ظاہر کیا جبکی اون لوگون کے باپ دادا عبادت کرتے تھے زید نے
کہا اے عامر مین نے اپنی قوم سے خلاف کیا ہے اور مین نے ملت ابراہیم کا اتباع کیا ہے اور جبکی
عبادت ابراہیم علیہ السلام کرتے تھے مین اوسکی عبادت کرتا ہون مین اوس نبی کا انتظار کر رہا ہون کہ
حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوگا پھر وہ نبی عبد المطلب سے ہوگا اوس کا نام احمد ہوگا
مجھکو گمان نہین ہے کہ مین اوس نبی کو پاؤن مین اوسپر ایمان لاتا ہون اور اوسکی تصدیق کرتا ہون
اور گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہے اگر تیرا زمانہ عمر زیادہ ہوا اور تو اوس نبی کو دیکھے تو میرا اسلام اُس سے
کہیو سنو اے عامر جو صفت اوس نبی کی ہے مین تجھکو اوس سے خبر دیتا ہون تجھپر مخفی نہ رہے گا وہ نبی
ایک ایسا مرد ہے کہ نہ کوتاہ قد ہے اور نہ دراز قد اور اوسکے بال نہ بہت ہین اور نہ تھوڑے اور اوسکی
آنکھون مین ہمیشہ سرخی رہے گی اور اوسکے دونون شانون کے بیچ مین خاتم نبوت ہوگی اور اوس کا
نام احمد ہوگا اور یہ شہر اوسکے پیدا ہونے اور مبعوث ہونے کی جاے ہے پھر اوسکی قوم اوسکو اوس
شہر سے نکال دیگی اور اوسکی قوم اوس شے کو مکروہ سمجھے گی جو وہ لائیگا یہانتک کہ وہ یثرب کی طرف
ہجرت کریگا اور اوس کا امر ظاہر ہوگا تو اس امر سے ڈرلو کہ تو اوسکے ساتھ مکر کرے مین کل شہر و نمین
پھوپچا دین ابراہیم علیہ السلام کو طلب کرتا تھا اور ہر ایک یہودی اور نصاری اور مجوس جس سے مین
پوچھتا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ یہ دین تیرے آگے ہے اور وہ لوگ اس دین کی اس طور سے تعریف کرتے تھے
جیسے مین نے اوسکی صفت تجھ سے بیان کی ہے اور وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ سوا اوس نبی کے اور کوئی نبی
باقی نہین رہا عامر نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے یعنے آپکو خبر کی آپنے زید پر رحمت
بھیجی اور فرمایا کہ مین نے زید کو جنت مین دیکھا کہ وہ اپنے دامن زمین پر کھینچکر چل رہا ہے یعنی فخر سے
جنت مین چلتا پھرتا ہے۔

ابن سعد نے شعبی کے طریق سے عبد الرحمن بن زید بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ زید بن عمرو

بن نفیل نے کہا کہ مین شام مین تھا ایک راہب کے پاس گیا اُس سے مین نے بتون کی عبادت اور ربوبیت اور نصرانیت سے اپنی کراہت کا ذکر کیا اوس راہب نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ تم دین ابراہیم علیہ السلام کا ارادہ کرتے ہو اے بھائی اہل مکہ کے تم ایسے دین کو طلب کرتے ہو کہ آجکے دن اوسکے ساتھ عمل نہین کیا جاتا ہے تم اپنے شہر مین پہونچ جاؤ ایک نبی تمہاری قوم سے تمہارے شہر مین مبعوث ہوگا اور وہ نبی دین ابراہیم کو حنیفیت کے ساتھ لائیگا اور وہ نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الخلق ہوگا۔

ابونعیم نے ابوامامۃ الباہلی کے طریق سے عمرو بن عتبۃ السلمی سے روایت کی ہے کہ مین نے قوم کے معبودون سے جاہلیت مین منہ پھیر لیا اور مین نے دیکھا کہ قوم کے وہ معبود باطل ہین وہ لوگ پتھرون کو پوجتے ہین مین نے ایک مرد کتابی سے ملاقات کی اوس سے مینے پوچھا افضل دین کونسا دین ہے اوس نے کہا ایک مرد مکہ سے ظہور کریگا اور اپنی قوم کے معبودون سے بیزار ہوگا اور اون معبودون کے غیر کی طرف بلائیگا اور وہ افضل دین کو لائیگا جب تم اوس نبی کی خبر سنو تو اوسکا اتباع کیجیو اسکے سننے کے بعد میرا کوئی قصد نہ تھا مگر مین مکہ آتا اور لوگون سے پوچھتا تھا کہ مین کوئی نیا امر پیدا ہوا لوگ کہتے تھے نہین مین اپنے اہل کیطرف پلٹ جاتا تھا کچھ شتر سوار میرے سامنے آئے مکہ سے نکل رہے تھے اون سے مین نے پوچھا کیا کوئی نیا امر مکہ مین پیدا ہوا اونہون نے کہا نہین مین راستہ مین بیٹھا تھا کہ میرے پاس سے ایک شتر سوار گذرا مینے اوس سے پوچھا تو کہان سے آرہا ہے اوس نے کہا مکہ سے مینے اوس سے پوچھا کیا مکہ مین کوئی خبر پیدا ہوئی ہے اوس نے کہا ہان ایک مرد نے اپنی قوم کے معبودون سے بیزاری اختیار کی ہے اور اون معبودون کے غیر کی طرف قوم کو بلایا ہے مینے اپنے دل مین کہا وہ مرد میرا وہی صاحب ہے جسکا مین ارادہ کرتا ہون مین آپکے پاس گیا اور آپکو چھپا ہوا پایا مینے آپ سے پوچھا آپ کون ہین آپنے فرمایا مین نبی ہون مینے پوچھا نبی کیا ہے آپ نے فرمایا رسول ہے مین نے آپ سے پوچھا آپکو کس نے بھیجا ہے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مین نے پوچھا کسواسطے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے آپنے فرمایا اسواسطے بھیجا ہے کہ تو صلہ رحمی کرے اور مخلوق کی خونریزی نکرے اور راستون مین تو امن

کرے اور بتون کو توتوڑے اور اللہ تعالی کی توعبادت اس طور پر کرے کہ اوسکے ساتھہ تو کسی شے کو شریک
نکرے مین نے کہا جس چیز کے ساتھ آپ بھیجے گئے ہین وہ بہتر چیز ہے مین آپکی شہادت دیتا ہون کہ
تحقیق مین آپ پر ایمان لایا اور آپکی نبوت کی مینے تصدیق کی کیا مین آپکے ساتھہ ٹھیرون یا میرا ٹھیرنا
آپ مناسب نہین دیکھتے آپنے فرمایا جو چیز مین لایا ہون تو دیکھتا ہے کہ آدمی اوس سے کراہت
کرتے ہین تو اپنے اہل مین ٹھہر جبوقت تو مجھے سنے کہ مین کسی جگہہ گیا تو میرے پیچھے آئیو جبکہ مین نے
سنا کہ آپ مدینہ کی طرف گئے ہین ۔ مین مدینہ کو گیا یہانتک کہ آپکے پاس پہونچا اور اسی حدیث کو ابن سعد
نے شہر بن حوشب کے طریق سے عمرو بن عنبہ سے اسی لفظ سے روایت کی ہے ۔

ابن عساکر اور ابونعیم نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے جبکہ بنی اسرائیل
پر بخت نصر نے غلبہ کیا اوسکے غلبہ سے جس چیز نے اونکو مصیبت زدہ کیا وہ مصیبت زدہ ہوکے اونین
مفارقت ہوئی اور ذلیل ہو گئے اور پراگندہ و پریشان ہو گئے بنی اسرائیل اپنی کتاب مین محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو اللہ تعالی کا رسول موصوف پاتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ آپ عرب کے بعض ان قریون
مین سے ایک ایسے قریہ مین ظہور فرما وینگے جسمین کھجور کے درخت ہونگے جبکہ بنی اسرائیل شام سے
نکلے تو عرب کے اون قریون سے جو شام اور یمن کے درمیان ہین ہر ایک قریہ مین آتے اور کھجورون کے
درخت کی وجہ سے اوس قریہ کی صفت مثل یثرب کے پاتے تھے اونمین سے ایک گروہ اوس قریہ مین
اوترجاتا تھا اور وہ لوگ امید کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملین اور اونکا اتباع کرین حضرت
ہارون علیہ السلام کی اولاد مین سے وہ لوگ کہ تورات ہمراہ لائے تھے یثرب مین اونکا ایک گروہ اوترا
وہ باپ دادے بنی اسرائیلیون کے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے کہ محمد صلعم آنے والے ہین
وہ مرگئے اور اپنی اولاد کو اس امر پر برانگیختہ کرتے تھے کہ جبوقت محمد صلعم آوین اونکا اتباع کیجیو آپکو اونکے
بیٹون مین سے جسنے پایا اوس نے پایا اونہون نے آپکا انکار کیا اور وہ آپکو پہچانتے تھے ابونعیم نے حسان
بن ثابت سے روایت کی ہے حسان نے کہا خدا کی قسم مین اپنے مکان مین تھا اور میرا سن سات برس
کا تھا اور جو کچھہ مین دیکھتا ہون اوسکو یاد رکھتا ہون اور جو کچھہ مین سنتا ہون اوسکو محفوظ رکھتا ہون مین ایک

باپ کے ساتھ تھا ہم لوگون مین سے ایک جوان یکایک ہمارے پاس آیا اوس کا نام ثابت بن ضحاک تھا اوس نے باتین کین اور کہا کہ اس گھڑی ایک یہودی نے بنی قریظہ مین سے یہ زعم کیا اور مجھسے وہ منازعت کرتا تھا کہ اوس نبی کے خروج کا وقت آ گیا ہے کہ ہماری کتاب کی مثل کتاب لائیگا تم لوگون کو قوم عاد کی مثل قتل کریگا حسان نے کہا خدا کی قسم مین سحر کے وقت اپنے حصن پر تھا یکایک مینے ایسی آواز سنی کہ اوس آواز کی مثل گذرنے والی کوئی آواز مینے ہرگز نہین سنی یکایک ایک یہودی مدینہ کے حصنون مین سے ایک حصن کی پشت پر بلند ہو گیا اوسکے ساتھ آگ کا ایک شعلہ تھا اوسکے پاس آدمی جمع ہو گئے اور اوس سے کہا تجھپر افسوس ہے تجھکو کیا ہو گیا ہے حسان نے کہا مین اوسکے کہنے کو سن رہا تھا وہ یہ کہتا تھا یہ ستارہ احمد کا ہے جو طلوع ہوا ہے یہ ستارہ طلوع نہین ہوتا ہے مگر نبوت کیواسطے اور انبیا سے کوئی نبی باقی نہین رہا ہے مگر احمد حسان نے کہا کہ لوگ اوسکے کہنے سے ہنسنے لگے اور جو کچھ وہ کہتا تھا اوس سے تعجب کرنے لگے حسان ایکسو بیس برس زندہ رہے جاہلیت مین ساٹھ برس اور اسلام مین ساٹھ برس زندگی کی۔

واقدی اور ابونعیم نے حویصہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ تھے اور یہود ہم لوگون مین ہو رہتے تھے وہ اوس نبی کا ذکر کیا کرتے تھے کہ مکہ مین مبعوث ہوگا اوسکا نام احمد ہوگا اور اوسکے سوا انبیا مین سے کوئی باقی نہین رہا اور وہ نبی ہماری کتابون مین مذکور ہے اور جو عہد کہ ہمسے اوس نبی کے واسطے لیا گیا ہے ہماری کتابون مین موجود ہے اوس نبی کی ایسی ایسی صفت ہے یہانتک کہ وہ آپکی صفت بیان کرنے پر آتے حویصہ نے کہا مین اوس وقت لڑکا تھا جو کچھ مین دیکھتا اوسکو یاد رکھتا اور جو کچھ مین سنتا اوسکو محفوظ رکھتا تھا یکایک مینے بنی عبدالاشہل کی جانب سے ایک آواز سنی اس آواز سے میری قوم کے لوگ ڈر گئے اور اونکو یہ خوف پیدا ہوا کہ کوئی امر پیدا ہوا ہے پھر وہ آواز مخفی ہو گئی پھر آواز کرنے والے نے آواز کی ہمنے اوسکے پکارنے کو سمجھا اوس نے کہا اے اہل یثرب یہ ستارہ احمد کا ہے کہ وہ اسکے ساتھ پیدا ہوا ہے حویصہ نے کہا کہ ہم اس امر سے تعجب کرنے لگے پھر ہم ایک زمانہ دراز تک ٹھیرے رہے

اور اوس امر کو بھول گئے ایک قوم جو اوسوقت موجود تھی مر گئی اور دوسرے لوگ پیدا ہوئے اور مین بڑی عمر والا مرد ہو گیا یکایک مین نے اوسی آواز کی مثل بعینہ یہ آواز سنی اے اہل یثرب محمد نے خروج کیا ہے اور نبی ہو گئے ہین اور آپکے پاس وہ ناموس اکبر یعنی جبریل علیہ السلام آئے ہین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے ہم کو کچھہ زمانہ نہین گزرا ہمنے یہ سنا کہ مکہ مین ایک مرد ظاہر ہوا ہے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے ہماری قوم مین سے نکلنے والا نکلا اور تاخیر کرنے والے نے تاخیر کی اور ہم لوگون مین سے نوعمر جوان اسلام لائے اور میرے لئے حکم الٰہی نہین ہوا کہ اسلام لاؤن یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مین مسلمان ہوا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ یہود قریظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر اپنے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت پاتے تھے قبل سکے کہ آپ مبعوث ہون اور اونکو یہ معلوم تھا کہ آپکا دار ہجرت مدینہ ہوگا جبکہ آپ پیدا ہوئے تو علماے یہود نے کہا کہ احمد صلعم آجکی رات پیدا ہوئے یہ ستارا طلوع ہوا ہے جبکہ آپ نبی ہوئے تو علماے یہود نے کہا کہ احمد نبی ہو گئے آپکی نبوت کو وہ پہچانتے تھے اور آپکی نبوت کا اقرار کرتے تھے اور آپکا وصف کرتے تھے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو نملہ سے روایت کی ہے کہ یہود بنی قریظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنی کتابون مین پڑھتے تھے اور اپنے لڑکون کو آپکی صفت اور آپکے نام کی تعلیم کرتے تھے اور اونکو یہ سکھلاتے تھے کہ آپکی ہجرت ہماری طرف مدینہ مین ہوگی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا یہود نے حسد کیا اور باغی ہو گئے اور آپکا انکار کیا۔

ابو نعیم نے ابو سعید الخدری کے طریق سے روایت کی ہے کہ مینے اپنے باپ مالک بن سنان سے سنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ مین ایک دن بنی عبد الاشہل مین باتین کرنے کے لئے گیا مینے یوشع الیہودی سے سنا وہ یہ کہتا تھا اوس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے جسکو احمد کہتے ہین وہ حرم سے خروج کریگا کسی نے اوس سے پوچھا اوس نبی کی کیا صفت ہے اوس نے کہا ایک مرد ہوگا کہ نہ کوتاہ قد ہوگا اور نہ دراز قد اوسکی دونون آنکھون مین سرخی ہوگی وہ شملہ باندہے گا اور گدہے پر سوار ہوگا اوسکی تلوار اوسکے دوش پر

رہے گی اور یہ شہر اوسکی ہجرت کی جاے ہے مین اپنی قوم بنی عمدرہ کی طرف پلٹ کر آیا جو کچھ اوس یہودی نے کہا تھا مین اوس سے تعجب کرتا تھا ہم لوگون مین سے ایک مرد کہتا تھا مین اوسکو سنتا تھا وہ یہ کہتا تھا یوشع یہودی یہ بات تنہا نہین کہتا ہے بلکہ کل یہودی یثرب کے یہی کہتے ہین مین اپنی جگہہ سے نکلا بنی قریظہ کے پاس آیا مینے ایک گروہ کو پایا اون لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا زبیر ابن باطا نے کہا کہ وہ سرخ ستارا طلوع ہوا ہے کہ وہ ستارا طلوع نہین ہوتا مگر نبی کے خروج اور ظہور کے وقت اور نبیون مین سے کوئی نبی باقی نہین رہا مگر احمد اور یہ جگہہ اوسکی ہجرت کی ہے۔

ابو نعیم نے محمود بن لبید کے طریق سے محمود بن لبید سے اونہون نے محمد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ بنی عبد الاشہل مین نہ تھا مگر ایک یہودی اوسکا نام یوشع تھا مین نے اوس سے سنا وہ کہتا تھا اور مین اوسوقت لڑکا تھا کہ اوس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے کہ وہ نبی اس مکان کی طرف سے مبعوث ہوگا پھر اوس یہودی نے اپنے ہاتھہ سے مکہ کی طرف اشارا کیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ جو شخص اوس نبی کو پاے تو اوسکو چاہیئے کہ اوسکی تصدیق کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے ہمنے اسلام قبول کیا اور وہ یہودی ہم لوگون مین تھا وہ یہودی حسد اور بغاوت سے مسلمان نہ ہوا۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ تبع نہین مرا یہانتک کہ اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اسلیے کہ یہود خیبر تبع کو آپکی خبر دیتے تہے۔

ابن سعد نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباسؓ سے ابن عباس نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے جبکہ تبع مدینہ مین آیا اور مقام قناۃ مین جو ایک وادی سی ہے وہان اوترا اوس نے کسیکو علماے یہود کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ مین اس شہر کو ویران کرنے والا ہون اوس سے شامون یہودی نے کہا اور وہ یہودیون مین اوسوقت زیادہ عالم تہا اے بادشاہ یہ وہ شہر ہے کہ اس شہر کی طرف بنی اسمعیل مین سے ایک نبی کی ہجرت ہوگی اوسکے پیدا ہونے کی جاے مکہ ہے اور اوسکا نام احمد ہے اور یہ اوسکے ہجرت کا گھر ہے اور اس جگہہ کہ تو اوترا ہے اسمین اوس نبی کے اصحاب اور اونکے دشمن مین قتل اور زخمون سے امر کثیر ہوگا تبع نے پوچہا اوس دن کون شخص اوس نبی سے مقاتلت کریگا یہودی نے کہا اوس نبی کی

طرف اوسکی توم جاے گی اور وہ اس جگہہ لڑینگے تبع نے پوچھا اوس نبی کی قبر کہان ہوگی یہودی عالم نے
کہا اس شہر مین تبع نے پوچھا جسوقت لڑائی کی جاے گی توکسکو ہزیمت ہوگی یہودی نے کہا کبھی ہزیمت
اونکو مفید ہوگی اور کبھی مضر ہوگی اور اس جگہہ مین کہ تو ہے اوس نبی کو ضرر پہونچے گا اور اوسمین اوس نبی
کے اصحاب اتنے قتل کیے جاینگے کہ اوس جگہہ کی مثل کسی جگہہ مین قتل ہونگے پہر اوس نبی
کے لیے نیک انجام ہوگا اور وہ غالب ہوجائیگا اور امر نبوت مین کوئی شخص اوس سے منازعت
نکریگا تبع نے یہودی عالم سے پوچھا اوس نبی کی کیا صفت ہے یہودی عالم نے کہا وہ ایک مرد
ہوگا نہ دراز قد اور نہ کوتاہ قد اوسکی دونون آنکھون مین سرخی ہوگی وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ باندہیگا
اوسکی تلوار اوسکے کاندہے پر رہے گی جو شخص اوس سے مقابلہ کریگا وہ نبی اوس سے پروا
نہ کریگا یہانتک کہ اوس کا امر غالب ہوجائیگا۔

ابن سعد نے عبدالحمید بن جعفر کے طریق سے عبدالحمید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے
کہ زبیر بن باطا یہودیون مین زیادہ عالم تھا وہ کہتا تہا مینے ایک کتاب پائی کہ میرا باپ مجھسے اوسکو چہپاتا
تھا اوسمین احمد کا ذکر تھا کہ وہ نبی ہوگا سرزمین گرم مین ظہور کریگا اوسکی صفت ایسی ایسی ہوگی اس واقعہ
کو زبیر نے اپنے باپ کے بعد بیان کیا اور ابہی تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہین ہوئے تہے کچھہ
زمانہ نہین گزرا کہ اوسنے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین خروج کیا زبیر نے اوس کتاب کو مٹا ڈالا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو چہپا ڈالا اور کہا کہ یہ وہ نبی نہین ہے۔

ابونعیم نے سعد بن ثابت سے روایت کی ہے کہ بنی قریظہ اور نضیر کے علماء یہود نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی صفت کو ذکر کیا کرتے تہے جبکہ سرخ ستارا طلوع ہوا تو اونہون نے خبر دی کہ وہ نبی ہوگا
اوسکے بعد کوئی نبی نہین ہے اوس کا نام احمد ہے اوسکی ہجرت کی جاے یثرب کی طرف ہے جبکہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور اوسمین اوترے تو یہود نے انکار کیا اور حسد کیا
اور بغاوت کی۔

ابونعیم نے زیاد بن لبید سے روایت کی ہے زیاد نے حدیث کی کہ وہ مدینہ کے حصنون مین

ایک حصن پر تھے اونہون نے سنا اے اہل یثرب خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت چلی گئی یہ ستارہ احمد کے پیدا ہونے سے طلوع ہوا ہے اور وہ انبیا کا آخر نبی ہے اوسکی ہجرت کی جائے یثرب کی طرف ہوگی۔

ابن سعد اور ابونعیم نے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے ثابت نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اوس اور خزرج مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف کرنے والا کوئی مرد ابی عامر الراہب سے زیادہ نہ تہا وہ راہب یہود سے الفت رکہتا تہا اور یہود سے دین کو پوچھتا تھا یہود اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتے تہے اور یہ خبر دیتے تہے کہ یہ شہر اوس نبی کا دار ہجرت ہے پھر عامر راہب یہود تیماء کی طرف گیا اون یہود نے اوسکو ویسی ہی خبر دی جیسے اور یہود نے خبر دی تھی پھر وہ شام کی طرف گیا اور اوسنے نصاریٰ سے پوچھا اونہون نے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے خبر دی اور یہ خبر دی کہ آپکی ہجرت کی جائے یثرب ہے ابو عامر اپنے گھر کو پلٹ آیا اور وہ یہ کہتا تہا کہ مین دین حنیفیہ پر ہون اور اوس نے رہبانیت پر قیام کیا اور کمل پہن لیا اور یہ زعم کیا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج کا انتظار کرتا ہے مکہ مین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا وہ آپکی طرف نہین گیا اور جس طریق پر تھا اوسنے اوسپر قیام کیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اوس نے آپ سے حسد کیا اور باغی ہوگیا اور منافق بنگیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوسنے آپ سے پوچھا اے محمد آپ کس چیز کے ساتھ مبعوث کیے گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنیفیۃ کے ساتھ مین مبعوث کیا گیا ہون اوس نے کہا حنیفیۃ کو آپ اوسکے غیر کے ساتھ مخلوط کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ مین حنیفیت کو ایسا لایا ہون کہ وہ روشن ہے اور پاک صاف ہے اوسکے ساتھ کوئی آلودگی نہین ہے تجھکو علماے یہود اور نصاریٰ میرے اوصاف سے جو خبر دیتے تھے وہ کہان ہے اوسنے کہا آپ وہ نہین ہین جس کا اونہون نے وصف کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا اوس نے کہا مینے جھوٹ نہین کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹے کو اللہ تعالیٰ ایسے حال مین

ہلاک کرے کہ لوگون نے اوسکو دفع کر دیا ہو اور سب سے وہ اکیلا ہو اوسنے آمین کہا پھر وہ مکہ کی طرف پلٹ کے آیا اور قریش کے ساتھ رہا اونکے دین کا اتباع کرتا تھا اور جس طریق پر وہ تھا اوسکو اوسنے ترک کر دیا۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے جعفر بن عبد اللہ بن ابی الحکم سے حدیث مذکور کی مثل روایت کی ہے اور اس قدر زیادہ کیا ہے کہ ابو عامر مکہ کی طرف نکلا جبکہ مکہ فتح کیا گیا وہ طایف کی طرف نکل گیا جبکہ اہل طائف مسلمان ہو گئے تو وہ شام مین چلا گیا شام مین وہ ایسے حال مین مر گیا کہ دفع کیا ہوا تھا اور مسافر تھا اور تنہا تھا ابو نعیم نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ کعب بن لوی بن غالب اپنی قوم کو جمعہ کے دن جمع کرتے تھے اور اونمین خطبہ پڑھتے اور حمد کے بعد وہ یہ کہتے تھے تم لوگ سنو اور سیکھو اور سمجھو اور جان لو کہ رات تاریک ہے اور دن روشن ہے اور زمین ایک بچھونا ہے اور آسمان ایک بنا ہے اور پہاڑ میخین ہین اور ستارے علامتین ہین اول لوگ آخر دن کی مثل ہین نر اور مادہ یعنی مرد عورت اور روح پرانی ہونے والی ہے باہم صلہ رحمی کرو اور اپنی رشتہ داری کی حفاظت کرو اور اپنے مالون کو بڑہاؤ اور اوس سے نفع حاصل کرو کیا تمنے کسی مرنے والے کو دیکھا ہے کہ وہ پلٹ کر آیا ہے۔ یا کسی مردے کو تمنے دیکھا ہے کہ وہ زندہ کیا گیا ہے دار آخرت تمھارے سامنے ہے اور تمھارا گمان اوسکے غیر ہے جو تم کہتے ہو تمھارے حرم مین اوسکو زینت دو اور اوسکی تعظیم کرو اور اوسکے ساتھ تم تمسک کرو اوسکے واسطے ایک عظیم خبر آنے والی ہے اور قریب مین اوس حرم سے ایک نبی کریم خروج کرے گا پھر یہ شعر پڑھتے تھے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| نہار ولیل کل اوب بحادث | | سواء علینا لیلہا ونہارہا | |

ہر ایک رات اور دن ہر ایک گردش مین حادثے پیدا کرتے ہین رات اور دن ہمپر برابر ہین۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| علی غفلۃ یاتی النبی محمد | | یخبر اخبارا صدوق خبیرہا | |

یکا یک نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آجاینگے اور اخبارون سے خبر دینگے اون اخبارونکا خبر دینے والا بڑا صادق ہے یعنی محمد صلعم بڑے صادق ہونگے

خدا کی قسم اگر مین صاحب سمع اور صاحب بصر اور ہاتھ پاؤن والا ہوتا تو اونکے زمانہ نبوت مین ایسا تعب

اور محنت اوٹھاتا اور قایم رہتا جیسے اونٹ تعب اور محنت اوٹھاتا ہے اور قایم رہتا ہے اور ایسی سرعت کرتا جیسے نر اونٹ سرعت کرتا ہے اور دوڑتا ہے پھر وہ یہ شعر پڑھتے تھے ؎

| یا لیتنی شاہد انجواء دعوتہ | حین العشیرۃ تبغی الحق خذلانا |
|---|---|

کاش مین آپکی دعوت کے راز مین حاضر ہوتا اور شریک ہوتا اوس وقت مین کہ قبیلہ کے لوگ حق کو چھوڑ دینے کی خواہش کرتے

کعب بن لوی کی موت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے درمیان پانسو ساٹھ برس کا فاصلہ تھا

ابونعیم نے اسحاق کے طریق سے زہری سے اونھون نے سعید ابن المسیب سے اونہون نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ قس بن ساعدہ سوق عکاظہ مین اپنی قوم کو خطبہ سناتا تھا اوسنے اپنے خطبہ مین کھا کہ قریب ہے کہ اس طرف سے تم لوگون کو حق عام ہوجایگا اور اوس نے اپنے ہاتھ سے مکہ کی طرف اشارا کیا لوگون نے پوچھا یہ حق کیا ہے اوس نے کہا ایک مرد کشادہ دندان سیاہ چشم لوی بن غالب کی اولاد مین سے تمکو کلمہ اخلاص کی طرف اور عیش ابد اور اوس نعیم کی طرف بلائیگا کہ وہ آخر اور تمام ہنوگی اگر تمکو وہ بلاے تو تم اوسکی دعوت کو قبول کیجیو اگر مجھکو یہ علم ہوتا کہ مین اوس نبی کے مبعوث ہونے تک زندہ رہونگا تو جو لوگ اوسکی طرف دوڑتے مین اون سے اول ہوتا۔

خرایطی نے (کتاب الهواتف) مین اور ابن عساکر نے جامع بن حران بن جمیع بن عثمان بن سمال بن ابی الحصن بن السموال بن عادیا سے روایت کی ہے کہ جبکہ اوس بن حارثہ کی وفات کا وقت آگیا تو اوس نے اپنے بیٹے مالک کو وصیتین کین پھر اوس نے یہ اشعار پڑھے ؎

| شهدت السبایا یوم آل محرق | وادرک عمری صیحۃ اللہ فی الحجر |
|---|---|

ال محرق کی جنگ کے دن جو قیدی تھے مین اونمین حاضر تھا - اور میری عمر کو عذاب آلهی نے مقام حجر مین پالیا تھا۔

| فلم ار ذا الملک من الناس واحدا | ولا سوقۃ الا الی الموت والقبر |
|---|---|

اوس دن مینے صاحب ملک آدمیون سے ایک کو بھی نہین دیکھا - اور نہ عام آدمیون سے کیسکو دیکھا مگر موت اور قبر کی طرف جانیوالا تھا

یہان تک کہ اوس نے یہ اشعار کہے ؎

| الم یات قومی ان للہ دعوۃ | یفوز بها اہل السعادۃ والبر |
|---|---|

کیا میری قوم کو یہ خبر نہین پہونچی کہ اللہ تعالی کی طرف سے دعوت ہے - اوس دعوت سے اہل سعادت اور نیکوکار کامیاب ہونگے

| | |
|---|---|
| اذا بعث المبعوث من آل غالب | بمكة فيما بين زمزم والحجر |
| جسوقت مبعوث ہونیوالا آل غالب سے مبعوث کیا جائیگا | مکہ معظمہ مین زمزم اور حجر کے درمیان |
| ھنالک فابغوا النصرة ببلادکم | بنی عامران السعادة فے النصر |
| اسوقت اوس مبعوث کی نصرت اپنے شہرون مین چاہئیو | اے بنی عامر تمہاری سعادت نصرت چاہتی ہے |

ابن سعد نے حرام بن عثمان الانصاری سے روایت کی ہے کہ اسعد بن زراۃ ملک شام سے اپنی قوم کے چالیس آدمیون مین تاجر بنکر آیا اوس نے ایک خواب دیکھا کہ ایک آنے والا اوسکے پاس آیا اور اوس نے یہ کہا کہ ایک نبی مکہ مین خروج کریگا اے ابوامامہ تو اوس نبی کا اتباع کیجو اور اُسکی نشانی یہ ہوگی کہ تم لوگ ایک منزل مین اتروگے اور تیرے اصحاب کو صدمہ اور مصیبت پہونچے گی اور تو اوس مصیبت سے نجات پائیگا اور فلان کی آنکھ مین برچھے کی بہال لگے گی وہ لوگ ایک جگہہ اترے طاعون نے رات مین اونپر شبخون مارا ۔ غیر ابوامامہ اور اوسکے ہم صحبت کے جو اوسکی آنکھ مین بہال لگی سب لوگ آفت مین مبتلا ہوگئے ۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابونعیم شعبی سے روایت کی ہے کہ جہینہ مین سے ایک شیخ نے مجھسے یہ حدیث کی ہے کہ ہم لوگون مین سے ایک مرد عہد جاہلیت مین بیمار ہوا اوسکا نام عمیر بن حبیب تھا وہ بیہوش ہوگیا اوسپر چادر اوڑہا دی گئی ۔ ہمنے یہ گمان کیا کہ وہ مرگیا اوسکی قبر کھودنے کے لیے ہمنے حکم دیا ہم اوسکے پاس ہی تھے کہ یکایک وہ بیٹھ گیا اوسنے کہا مین آرہا ہون تم لوگ مجھکو دیکھ رہے ہو مین بیہوش ہوگیا تھا مجھ سے کسی نے کہا تیری مان تجھپر روے کیا تو نے اپنی قبر کے گڑھے کو نہین دیکھا کہ کھودا جارہا تھا اور قریب تھا کہ تیری مان تجھپر روتی کیا تو نے دیکھا کہ ہمنے اوس گڑھے کو دوسرے جگہہ سے بدل دیا اور ہمنے اوس گڑھے مین قصل نامی کو ڈالدیا پھر ہمنے اوس گڑھے مین قصل پر پتھر ڈالے اور اوسکو پتھرون سے بھر دیا کیا تو نبی مرسل پر ایمان لائیگا اور اپنے رب کا شکر کرے گا اور صلہ رحمی کرے گا اور اوس شخص کا راستہ چھوڑ دیگا جسنے شرک کیا اور گمراہ ہوگیا ۔ مینے کہا بیشک ایساہی کرونگا مین رہا کردیا گیا تم لوگ دیکھو قصل کیا ہوا اوس کا کیا حال ہے لوگ اوسکے دیکھنے کو گئے اوسکو مردہ پایا اور قصل

اوسی گڑھے مین دفن کیا گیا اور وہ مرد آشنا جیا کہ اوس نے اسلام کو پایا۔

ابن عساکر نے دمشق کی تاریخ مین کعب سے روایت کی ہے کہ ابوبکر صدیق رض کا اسلام آسمانی وحی کے سبب سے تھا وہ یون تھا کہ ابوبکر الصدیق رض شام مین تجارت کو گئے تھے اونہون نے ایک خواب دیکھا اور اوسکو بحیرا راہب کے سامنے بیان کیا بحیرا نے اون سے پوچھا آپ کہان کے رہنے والے ہین ابوبکر الصدیق رض نے کہا مکہ کا رہنے والا ہون اوسنے پوچھا تم کون سے قبیلہ سے ہو کہا قریش سے بحیرا نے پوچھا تم کون ہو یعنی کیا پیشہ رکھتے ہو کہا مین تاجر ہون بحیرا نے کہا تمہارے خواب کو اللہ تعالی اسچا کرے ایک نبی تمہاری قوم سے مبعوث ہوگا تم اوس نبی کی زندگی مین اوسکے وزیر ہو گے اور اوسکے مرنے کے بعد اوسکے خلیفہ ہو گے ابوبکر الصدیق رض نے اوس خواب کو چھپایا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے ابوبکر الصدیق رض آپکے پاس آئے اور آپسے کہا اے محمد جس چیز کا آپ دعوی کرتے ہین اوسپر کیا دلیل ہے آپنے فرمایا جو خواب کہ تمنے شام مین دیکھا تھا وہ اوسپر دلیل ہے یہ سنکر ابوبکر الصدیق نے آپ سے معانقہ کیا اور آپکی دونون آنکھون کے درمیان بوسہ دیا اور کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین۔

ابن عساکر نے محمد بن عبدالرحمن سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رض سے پوچھا گیا کیا قبل اسلام کے تمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل نبوت سے کچھ دیکھا تھا اونہون نے کہا بیشک مینے دیکھا تھا اور کوئی شخص قریش اور غیر قریش سے باقی نہ رہا تھا کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبوت مین حجت نہ پیدا کی ہو مین جاہلیت مین ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا یکایک درخت کی شاخون مین سے ایک شاخ مجھپر جھک گئی وہ یہانتک جھکی کہ میرے سرکے اوپر آگئی مین اوسکی طرف دیکھنے لگا اور مین یہ کہتا تھا کہ یہ کیا ہے کہ شاخ میرے اوپر جھک گئی ہے اوس درخت سے مینے ایک آواز سنی یہ نبی ایسے ایسے وقت مین خروج کرے گا اوس نبی کے ساتھ تجھکو اسعد الناس ہوکر رہنا چاہیئے۔

## یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص مین ہی کہ آپکے اصحاب کا ذکر کتب سابقہ مین ہی اور انکے ساتھ یہ وعدہ ہی کہ وہ زمین کی وارث ہونگی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین ابن عباس رضہ سے اس آیت مین روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے توراۃ اور زبور اور اپنے علم سابق مین قبل اسکے کہ آسمان اور زمین پیدا ہون یہ خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت زمین کی وارث ہوگی۔

ابن ابی حاتم نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ اونہون نے اللہ تعالیٰ کا قول ان الارض یرثہا عبادی الصالحون پڑھا اور یہ کہا ہم صالحین ہین (مین کہتا ہون) کہ مین زبور کے ایک نسخہ پر واقف ہوا وہ زبور ایکسو پچاس سورتین ہین اور زبور کی چوتھی صورت مین مینے وہ خبر دیکھی جسکی یون تصریح کی گئی ہے (اے داود جو بات مین کہتا ہون تم اوسکو سن لو اور سلیمان عم کو امر کرو کہ سلیمان عم آدمیون سے کہدین کہ اونکے بعد زمین کا مین مالک ہون محمد اور اونکی امت کو مین اوس زمین کا وارث کرون گا۔

ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رضہ نے کہا کہ مین قبل مبعوث ہونے نبی صلعم کے یمن کی طرف گیا ایک شیخ کے پاس جو قبیلہ ازد سے تھا مین اوترا وہ عالم تہا اوس نے کتابین پڑہی تھین اوسکی عمر دس کم چارسو برس کی تہی اوسنے مجھسے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ تم حرم کے رہنے والے ہو مینے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ تم قرشی ہو مینے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ تم تیمی ہو مینے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا تمہاری ایک علامت رہ گئی ہے کہ مجھکو معلوم نہین ہوئی ہے مین نے اوس سے پوچھا وہ کیا علامت ہے اوس شیخ نے کہا میرے سامنے اپنا پیٹ کہولو مین نے اوس سے پوچھا کسواسطے اوس شیخ نے کہا کہ مین سچے علم مین یہ پاتا ہون کہ ایک نبی حرم مین مبعوث ہوگا اوسکے امر نبوت پر ایک جوان اور ایک میانہ سال آدمی اعانت کریگا وہ جوان آدمی شدتون اور اژدحام اعدا مین داخل ہوگا اور دشواریون اور سختیون کو دفع کریگا اور وہ میانہ سال مرد گورے رنگ کا لاغر جسم ہوگا اوسکے پیٹ پر ایک تل ہوگا اور اوسکی بائین ران پر ایک

علامت ہو گی تمھارا کچھ ضرر نہین ہے اگر تم مجھکو اپنا پیٹ دکھلا دو تم مین جو صفت ہے دیکھنے سے
مجھکو اوسکی تکمیل ہوجاے گی مگر جو شے مجھسے مخفی رہجائیگی مخفی رہجاے ابوبکر الصدیق رضہ نے کہا کہ مینے اوسکے
سامنے اپنا پیٹ کھولدیا اوسنے میری ناف کے اوپر ایک سیاہ خال دیکھا اور کہا قسم ہے رب کعبہ
کی تم وہی ہو ابن عساکر نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے۔ کہ پہلی کتاب مین لکھا ہوا ہے کہ
ابوبکر الصدیق کی مثل مینہ کے قطرون کی مثل ہے جہان کہین گرتے ہین نفع دیتے ہین۔

ابن عساکر نے ابی بکرۃ سے روایت کی ہے کہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا عمر رضہ
کے پاس ایک قوم کے لوگ کہانا کہا رہے تھے آخر مین جو لوگ بیٹھے تھے حضرت عمر نے اونمین ایک
مرد پر نظر ڈالی اوس سے پوچھا کہ تیرے سامنے جو کتابین ہین اونمین تو پڑہتا ہے کیا پاتا ہے اوس نے
کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو نبی کا صدیق پاتا ہون۔

دینوری نے مجالست مین اور ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے روایت کی ہے کہ ہمکو حضرت
عمر ابن الخطاب رضہ نے خبر دی ہے کہ مین قریش کے آدمیونکے ساتھ زمانہ جاہلیت مین تجارت کے لیے
شام کی طرف گیا جبکہ ہم (مکہ)[ل] تک پہونچے مین کسی حاجت کا قصد کرنا بھول گیا تھا مین پلٹا اور مینے
اپنے اصحاب سے کہا تم چلو مین تمسے ملجاؤن گا خدا کی قسم مین شام کے بازارون مین سے ایک بازار
مین تھا یکایک ایک بطریق کو مینے دیکھا وہ آیا اور اوس نے میری گردن پکڑلی مین اوس سے منازعت
کرتا چلا گیا اوسنے مجھکو اپنے کنیسہ مین داخل کیا مینے ناگاہ مٹی کا ڈھیر دیکھا وہ مٹی تہ بتہ جمی ہوئی تھی اوس
بطریق نے مجھکو ایک پہاوڑا اور ایک کلہاڑی اور ایک ٹوکرا دیا اور کہا کہ اس مٹی کو یہان سے اوٹھاؤ مین
بیٹھ گیا اپنے امر مین فکر کر رہا تھا کہ کیا کرون وہ دوپہر کے وقت میرے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ مینے
تجھکو نہین دیکھا کہ تو نے کچھ مٹی نکالی ہو اوسنے گھونسا بنا کے میرے بیچ سر مین مارا مین پہاوڑا لیکر
اوٹھا اور اوسکو اوسکی کھوپڑی پر مارا اوسکا بھیجا بکھر گیا پھر مین سیدھا نکلا اور مین نہین جانتا تھا کہ کہان
جا رہا ہون باقی دن اور رات بھر مین چلتا رہا یہانتک کہ صبح ہوئی مین ایک دیر کے پاس پہونچا اور
اوس دیر کے سایہ مین مینے آرام لیا ایک مرد میری طرف آیا اور اوسنے کہا اے عبد اللہ اس جگہہ

[ل] نسخ کتاب مین یہ لفظ یون ہی واقع ہوا ہے شاید کاتب کی غلطی ہے دکہ کی جگہ شاید یہ لفظ دمشق ہو یا کوئی اور لفظ ہو ۱۲

توکیون بیٹھا ہے مینے کہا مین اپنے دوستون سے بچھڑ گیا ہون وہ مرد میرے لیے کہانا اور پانی لایا اور اوسنے نظر اوٹھا کے مجھکو دیکھا اور پہر نگاہ نیچی کرلی پھر اوس نے کہا اے شخص اہل کتاب کو یہ علم ہے کہ روے زمین پر کوئی شخص مجھسے زیادہ عالم بالکتاب باقی نہین رہا اور مین تمہاری اوس صفت کو جانتا ہون کہ تم ہمکو اس دیر سے نکالو گے اور اس شہر پر تم غالب آوٗگے مینے اوس سے کہا اے مرد تو غیر جانے کے راستہ مین گیا اوسنے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ مینے کہا عمر ابن الخطاب اوسنے کہا واللہ تم ہی ہمارے صاحب ہو اسمین شک نہین ہے تم میرے دیر اور جو شے کہ دیر مین ہے اوسکے لئے لکھہ دو مینے اوس سے کہا اے شخص تو نے میرے ساتھ نیکی کی ہے اوسکو مکدر نکر اوسنے کہا تم میرے لیے ایک تحریر ہرن کے پوست پر لکھدو اسمین تمہارا کچھہ ضرر نہین ہے اگر تم ہمارے صاحب ہو جس چیز کا ہم ارادہ کرتے ہین وہ حاصل ہے اور اگر تم دوسرے شخص ہو تو تمہارا کوئی ضرر نہین ہے مینے کہا کاغذ وغیرہ لاوٗ مینے اوسکو لکھدیا پہر مین نے اوسپر مہر لگادی جبکہ عمر رضہ اپنی عہد خلافت مین شام مین آئے تو آپکے پاس وہ راہب آیا وہ راہب صاحب دیر قدس تھا اور حضرت عمر کا لکھا ہوا لایا جبکہ عمر رضہ نے اوسکو دیکھا اوس نے تعجب کیا اور ہمسے اپنی باتین کہین اوس راہب نے کہا کہ میری شرط وفا کیجئے عمر رضہ نے کہا کہ عمر اور عمر کے بیٹے کے لئے کچھہ اختیار نہین ہے۔

ابن سعد نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضہ نے گھوڑا دوڑایا آپکا کپڑا آپکی ران سے جدا ہوگیا ران کھل گئی اہل نجران نے آپکی ران پر ایک سیاہ خال دیکھا اور کہا کہ یہ وہ شخص ہے جسکو ہم اپنی کتابون مین پاتے تھے یہ ہمکو ہماری سرزمین سے نکال دیگا۔

عبداللہ ابن احمد نے (زوائد الزہد) مین ابو اسحاق کے طریق سے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین گھوڑا دوڑایا آپکی ران قبا کے نیچے سے کھل گئی اہل نجران سے ایک مرد نے آپکی ران مین ایک خال دیکھا اوسنے کہا یہ وہ شخص ہے جسکو ہم اپنی کتاب مین پاتے تھے یہ ہمکو ہمارے شہرون سے نکال دیگا۔

ابو نعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے کعب رضہ سے روایت کی ہے کہ مینے حضرت عمر رضہ سے

شام مین کہان کتابون مین یہ لکھا ہے کہ یہ شہر اوس مرد کے ہاتھ سے مفتوح ہونگے کہ صالحین سے ہے مومنون کے ساتھ رحیم ہے اور کافرون کے ساتھ شدید ہے اوسکا باطن اور ظاہر یکسان ہے اور اوسکا قول اوسکے فعل کے خلاف نہوگا قریب اور بعید اوسکے نزدیک حق مین برابر ہونگے اوسکے تابعین رات مین رہبان ہونگے اور دن مین شیر ہونگے وہ تابعین آپسمین رحم اور صلہ رحمی کرنے والے اور نیکی کیطرف سبقت کرنے والے ہونگے عمر رضؓ نے پوچھا تم جو یہ کہتے ہو کیا یہ سچ ہے کعب نے کہا واللہ یہ حق بات ہے عمر رضؓ نے کہا الحمد للہ الذی اعزنا واکرمنا وشرفنا ورحمنا بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابن عساکر نے عبید بن آدم اور ابی مریم اور ابی شعیب بن عمر سے یون روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب مقام جابیہ مین تھے خالد بن الولید بیت المقدس کی طرف آئے جابیہ والون نے اونسے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اونہون نے کہا خالد بن الولید ہے اون لوگون نے پوچھا تمہارے صاحب کا کیا نام ہے اونہون نے کہا عمر ابن الخطاب اون لوگون نے کہا اونکی صفت ہمارے سامنے بیان کرو خالد بن الولید نے عمر رضؓ کی صفت بیان کی اونہون نے کہا تم اس شہر کو فتح نکرسکوگے ولیکن عمر رضؓ فتح کرینگے ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین کہ ہر ایک شہر قبل دوسرے شہر کے فتح کیا جائیگا اور ہر ایک مرد جو اونکو فتح کریگا اوسکی صفت ہمکو معلوم ہے اور ہم اپنی کتاب مین یہ پاتے ہین کہ قیساریہ بیت المقدس سے قبل فتح کیا جائیگا تم لوگ جاؤ اور قیساریہ کو فتح کرو پھر تم اپنے صاحب کو لیکر آؤ۔

طبرانی نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر الخطابؓ نے کعبؓ سے پوچھا کہ توراۃ مین تم میری صفت کس طور پر پاتے ہو کعب نے کہا کہ ایسا خلیفہ کہ لوہے کا قرن ہے اور امیر شدید ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ مین ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نکریگا پھر آپ کے بعد ایک خلیفہ ہوگا کہ اوسکو امت قتل کریگی وہ لوگ اوسکے لیے ظالم ہونگے پھر اوسکے بعد بلا واقع ہوگی۔

ابن عساکر نے اقرع موذن حضرت عمر رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ عمر رضہ نے اسقف کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تم لوگ اپنی کتابون مین ہمارا ذکر پاتے ہو اسقف نے کہا ہم تمھاری صفت اور تمہارے اعمال کو پاتے ہین اور تمہارے نام ہم نہین پاتے کہ نام بنام تمہارا ذکر ہو عمر رضہ نے پوچھا تم لوگ مجھکو کس طور سے پاتے ہو اسقف نے کہا لوہے کا قرن پاتے ہین عمر رضہ نے پوچھا لوہے کا قرن کیا شے ہے اسقف نے کہا امیر شدید عمر رضہ نے سنکر کہا اللہ اکبر پھر حضرت عمر رضہ نے پوچھا میرے بعد جو شخص ہوگا وہ کیسا ہوگا اسقف نے کہا ایک صالح مرد ہوگا کہ وہ اپنے اقربا کو دوسرون پر اختیار کریگا حضرت عمر رضہ نے کہا رحم اللہ ابن عفان پھر پوچھا وہ شخص کہ اونکے بعد ہوگا وہ کیسا ہوگا اسقف نے کہا وہ لوہے کا میل ہوگا عمر رضہ نے کہا ( واو فراہ ) اسے دانتناہ یا واذلاہ یعنی اوسکی بدبو اور ذلت سے افسوس ہے اسقف نے کہا اے امیر المومنین ٹھیر جاؤ وہ شخص ایک صالح مرد ہوگا ولیکن اوسکی خلافت خون ریزی مین ہوگی اور تلوار کھنچی رہے گی - ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ کعب الاحبار نے عمر رضہ سے پوچھا اے امیر المومنین کیا آپ اپنے خواب مین کچھہ دیکھتے ہین عمر رضہ نے اونکو جھڑک دیا کعب نے کہا کہ مین ایسے مرد کو پاتا ہون کہ امت کے امر کو وہ اپنے خواب مین دیکھتا ہے -

ابن راہویہ نے اپنی مسند مین سند حسن کے ساتھ افلح مولی ابو ایوب الانصاری سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ ابن سلام قبل اسکے کہ اہل مصر آئین قریش کے سردارون کے پاس جاتے اور یہ کہتے تھے کہ اس مرد کو قتل نکرو یعنی عثمان ابن عفان رضہ کو قتل نکرو سرداران قریش کہتے تھے واللہ ہم اونکے قتل کا ارادہ نہین کرتے ہین عبد اللہ بن سلام یہ کہتے ہوئے نکلتے واللہ یہ لوگ عثمان کو ضرور قتل کرینگے پھر عبد اللہ بن سلام نے اونسے کہا کہ عثمان رضہ کو قتل نکرو واللہ وہ چالیس دن کی مدت مین ضرور مر جائینگے لوگون نے آپکے قتل سے انکار کیا پھر عبد اللہ بن سلام کچھہ دنون کے بعد اونکی طرف گئے اور اون سے کہا عثمان رضہ بن عفان کو قتل نکرو واللہ وہ پندرہوین رات تک مر جائینگے

ابن سعد اور ابن عساکر نے طاوس رضہ سے روایت کی ہے جس وقت حضرت عثمان رضہ قتل

کئے گئے عبداللہ بن سلام سے پوچھا گیا تم اپنی کتابوں مین عثمان بن عفان کی صفت کیونکر پاتے تھے
عبداللہ بن سلام نے کہا ہم اونکی یہ صفت پاتے ہین کہ وہ قیامت کے دن قاتل اور خاذل پر امیر
ہونگے (یعنی جو لوگ اونکو قتل کرینگے اور جو لوگ کہ اونکو چھوڑ دینگے اور اونکی مدد نکرینگے اور اونکا ساتھ
نہ دینگے اونپر وہ روز قیامت مین امیر ہونگے)

ابن عساکر نے محمد بن یوسف کے طریق سے روایت کی ہے محمد بن یوسف نے اپنے دادا عبداللہ
بن سلام سے روایت کی ہے کہ وہ عثمان رضہ کے پاس گئے عثمان نے اون سے پوچھا آپ لڑائی
کرنے اور لڑائی سے باز رہنے مین کیا مناسب دیکھتے ہین عبداللہ ابن سلام نے کہا کہ لڑائی سے
باز رہنا حجت کے لئے ابلغ ہے اور ہم کتاب اللہ مین پاتے ہین کہ قیامت کے دن قاتل اور قتل
کے امر کرنے والے پر آپ امیر ہونگے۔

ابن عساکر نے اوپر کی حدیث کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام نے مصریون
سے کہا کہ عثمان رضہ کو قتل نہ کرو اسلیے کہ وہ یہ جو قریب ہے اوسکو پورا نکرینگے کہ وہ خود مر جائینگے۔

ابوالقاسم لبغوی نے سعید بن عبدالعزیز سے تخریج کی ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وفات پائی تو صاحب قربات حمیری جو یہود مین زیادہ عالم تھا اوس سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص قایم مقام ہوگا اوسنے کہا (امین) یعنی ابوبکر الصدیق رضہ ہونگے اوس سے
پوچھا گیا اونکے بعد کون ہوگا اوسنے کہا قرن حدید یعنی عمر رضہ اوس سے پوچھا گیا اونکے بعد کون ہوگا
اوسنے کہا (ازہر) یعنی عثمان رضہ ہونگے اوس سے پوچھا گیا اونکے بعد کون ہوگا اوسنے کہا وضاح منصور
یعنی معاویہ رضہ ہونگے۔

ابن راہویہ اور طبرانی نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کی ہے اوتھون نے کہا کہ جس وقت حضرت
علی قتل کئے گئے تو مجھسے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ یہ چالیسوین سال کا آغاز ہے اس سال صلح ہوجائیگی
ابن سعد نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضہ کا اونٹ چلانے والا حدی
کہتا تھا اور یہ شعر پڑہتا تھا ؎

| | وفی الزبیر خلف مرضی | | ان الامیر بعدہ علی | |
|---|---|---|---|---|
| | اور زبیر کا فرزند پسندیدہ خو والا ہوگا۔ | | حضرت عثمان کے بعد حضرت علی رضہ امیر ہونگے | |

کعب رض نے کہا ایسا نہین ہے بلکہ امیر معاویہ ہونگے معاویہ کو اسکی خبر ہوئی معاویہ نے کعب رض سے کہا اے ابو اسحاق یہ امر کہانسے ہوگا اس جگہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب علی اور زبیر ہین کعب نے کہا آپ صاحب خلافت ہین۔

دارمی اور ابن راہویہ نے سند حسن کے ساتھ ابو حریز الازدی سے روایت کی ہے ابو حریز نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے عبد اللہ بن سلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپکو اپنی کتابون مین یون پاتے ہین کہ آپ قیامت کے دن ایسے حال مین اپنے رب کے پاس کھڑے ہونگے کہ آپکے دونون رخسار سرخ ہونگے اور اپنے رب سے آپ اس امر سے حیا کرتے ہونگے جو کہ آپکی امت نے آپکے بعد پیدا کیا ہوگا۔

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن یزید الثقفی سے روایت کی ہے کہ کعب الاحبار اور قیس بن خرشہ دونون ہمراہ ہوئے یہانتک کہ جسوقت دونون صفین کو پہونچے کعب ٹھیر گئے اور ایک گھڑی دیکھتے رہے پھر کعب نے کہا کہ اسجگہہ مین مسلمانون کا ایسا خون بہایا جائیگا کہ زمین کے کسی بقعہ مین اوسکی مثل ہرگز نہ بہایا جائیگا قیس نے کعب سے پوچھا تمکو کیونکر علم ہوا اسلیئے کہ یہ اوس علم غیب سے ہے کہ اللہ تعالی اوسکے ساتھ مخصوص ہے کعب رض نے کہا زمین سے ایک بالشت زمین نہین ہے مگر اوس توراۃ مین لکھی ہوئی ہے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام پر نازل کی ہے اور جو شے اوس زمین پر ہے اور قیامت تک اوس سے نکلے گی وہ لکھی ہوئی ہے۔

حاکم نے مستدرک مین عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ جسوقت مختار کا سر لایا گیا عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ کعب رض نے مجھسے کوئی حدیث نہین کی مگر مینے اوسکا مصداق پایا مگر کعب نے جو یہ حدیث کی کہ ثقیف مین کا ایک مرد مجھکو قتل کریگا اس کا مصداق مینے نہین پایا اعمش نے کہا عبد اللہ ابن الزبیر نے یہ نجانا کہ حجاج اونکے لیئے چھپایا گیا ہے حاکم نے اپنے مستدرک مین عبد اللہ ابن عمرو سے روایت

کی ہے اونہون نے کہا کہ مین کتاب مین لکھا ہوا پاتا ہون کہ ایک مرد معاویہ کے شجرہ سے ہوگا وہ خونریزی کریگا اور مخلوق کے مالون کو حلال سمجھے گا اور بیت اللہ کو ایک ایک پتھر علیحدہ علیحدہ کرکے توڑیگا اگر یہ واقعہ ہوگا اور مین زندہ رہون گا تو تم دیکھ لیجیو اور اگر مین زندہ نہ رہا اور یہ واقعہ ہوا تو مجھکو تم یاد کیجیو عبد اللہ ابن عمرو نے یہ واقعہ اوس عورت سے کہا تھا کہ اوسکا مکان ابو قبیس پہاڑ پر تھا جبکہ حجاج اور ابن الزبیر کا زمانہ تھا اوس عورت نے دیکھا کہ بیت اللہ ٹوٹ رہا ہے تو اوس نے اوس واقعہ کو یاد کرکے کہا (رحم اللہ عبد اللہ ابن عمرو) کہ اونہون نے اسکی خبر دی تہی۔

عبد اللہ ابن احمد نے زوائد الزہد مین ہشام بن خالد الربعی سے روایت کی ہے ہشام نے کہا کہ مینے توراۃ مین یہ پڑہا ہے کہ آسمان اور زمین عمر ابن عبد العزیز پر چالیس برس روئینگے۔

عبد اللہ ابن احمد نے محمد بن فضالہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک راہب نے کہا کہ ہم عمر ابن عبد العزیز کو اپنی کتابون مین عادل اماموں سے پاتے ہین۔ اور جن مہینون مین قتال حرام ہے اور رجب کا مہینہ اون مہینون مین معظم اور موجب امن ہے ویسے ہی مخلوق کے واسطے عمر ابن عبد العزیز موجب امن ہین۔

عبد اللہ ابن احمد نے ولید بن ہشام بن الولید بن عقبہ بن ابی معیط سے روایت کی ہے کہ ہم فلان زمین مین اترے تھے مجھسے ایک مرد نے کہا کہ یہ راہب جو کہتا ہے کیا تم نہین سنتے ہو اوس نے یہ زعم کیا ہے کہ امیر المومنین سلیمان نے وفات پائی اوس نے راہب سے پوچھا سلیمان کے بعد کون خلیفہ ہوا راہب نے کہا اشج عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے ولید نے کہا جب کہ مین شام مین آیا جیسا راہب نے کہا تہا ٹہیک ٹہیک مینے ویسا ہی پایا ولید نے کہا جبکہ چوتھی برس تہی ہم اوسی جگہہ مین اوترے تو وہی مرد اوس راہب کے پاس آیا اور اوس نے کہا اے راہب تو نے جو کچھ ہمسے کہا تھا جیسا تو نے کہا تہا ہمنے اوسکو ویسا ہی پایا راہب نے کہا واللہ عمر رض کو زہر پلایا گیا ہے ولید نے کہا ہم عمر رض کے پاس آئے اور اونکو ہمنے مسموم پایا ابن عساکر نے مغیرہ بن النعمان کے طریق سے ایک مرد سے جو اہل

بصرہ سے تھا روایت کی ہے اوس مرد نے کہا کہ مین بیت المقدس کا ارادہ کرکے اپنے گھر سے نکلا بارش سے مین ایک راہب کے صومعہ مین ٹہیر گیا اوسنے اوپر سے مجھکو دیکھا اور یہ کہا کہ ہم اپنی کتابون مین یہ پاتے ہین کہ تمہارے اہل دین سے ایک قوم کے لوگ مقام عذرا مین قتل کئے جائینگے نہ اونکے ذمہ کچھہ حساب ہوگا اور نہ عذاب مجھکو تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ مینے دیکھا حجر بن عدی اور اونکے اصحاب لائے گئے اور مقام عذرا مین قتل کئے گئے۔

بیہقی نے کعب رض سے روایت کی ہے کہ بنی عباس کے سیاہ علم ظاہر ہونگے یہانتک کہ وہ لوگ شام مین اوترینگے اور اللہ تعالی ہر ایک جبار اور اونکے دشمن کو اونکے ہاتھون سے قتل کریگا۔

دولابی نے کتاب الکنی مین حماد بن سلمہ کے طریق سے یعلی بن عطا سے اور یعلی نے بجیر ابی عبید سے اور بجیر نے شرح الیرموکی سے روایت کی ہے وہ اہل کتاب سے تھا اوسنے کہا کہ مین کتاب مین یہ پاتا ہون کہ اس امت مین بارہ رئیس ہونگے اس امت کا نبی اون بارہ رئیسون مین سے ایک رئیس ہوگا جبکہ بارہ عدد رئیسون کے پورے ہوجائینگے تو لوگ سرکشی کرینگے اور باغی ہوجائینگے اور اونکی جنگ اون کے آپس مین ہوگی۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلعم کے مبعوث ہونے سے قبل کاہنون نے آپکی خبر دی تھی

ابونعیم اور ابن عساکر نے اسمعیل بن عیاش کے طریق سے یحیی بن ابی عمرو الشیبانی سے اور یحیی نے عبد اللہ بن الدیلمی سے اور اونھون نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد ابن عباس رض کے پاس آیا اوس نے کہا کہ ہمکو یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ سطیح کاہن کا ذکر کرتے ہین آپ یہ زعم کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے اولاد آدم علیہ السلام سے کسیکو ایسا پیدا نہین کیا کہ سطیح کے مشابہ ہو ابن عباس رض نے کہا بیشک ایسا ہی ہے اللہ تعالی نے سطیح کو ایسا پیدا کیا تہا جیسے گوشت تختہ پر ہوتا ہے یعنی بےحس و حرکت تھا اور سطیح اپنے ایک تختہ پر اوٹھایا جاتا تھا اور جہان وہ چاہتا اوسکو لوگ تختہ پر لے جاتے تھے اور سطیح مین نہ کوئی استخوان تھی اور نہ پٹھا تھا مگر کھوپری تھی اور گردن اور

دو ھتیلیین اور سطیح دونون بیرون کی جانب سے ترقوہ تک لپیٹ دیا جاتا تھا جیسے کپڑا لپیٹ
دیا جاتا ہے اور اوس مین کوئی شے نہین تھی کہ حرکت کرتی مگر اوسکی زبان حرکت کرتی تھی جبکہ سطیح
نے مکہ کی طرف خروج کا ارادہ کیا تو وہ اپنے تختہ پر اوٹھایا گیا اور مکہ مین لایا گیا قریش سے چار
آدمی اوسکے پاس گئے عبد شمس اور عبد مناف قصی کے دو بیٹے اور احوص بن فہر اور عقیل
بن ابی وقاص ان چارون آدمیون نے اپنے آپ کو اپنی نسب کے غیر کی طرف منسوب کیا اور
کہا کہ ہم قبیلۂ جمح کے آدمی ہین تیرے پاس تیری زیارت کیواسطے آئے ہین کہ ہمکو تیرے آنے
کی خبر پہونچی تھی اور ہم نے تیرے پاس اپنے آنے کو تیرا حق واجب اپنے ذمہ خیال کیا تھا اور عقیل نے
سطیح کو ایک شمشیر ہندی اور ایک نیزہ رُدینیہ ہدیہ دیا اور یہ دونون چیزین بیت الحرام کے دروازہ
پر اسلیے رکھی گئین کہ وہ دیکھین کہ سطیح نے ان دونون چیزون کو دیکھا ہے یا نہین دیکھا سطیح
نے کہا اے عقیل تم اپنا ہاتھ مجھکو دو عقیل نے اپنا ہاتھ اوسکو دیا سطیح نے کہا قسم ہے عالم خفیہ
اور خطا کے بخشنے والے کی اور قسم ہے ذمہ وفیہ کی اور قسم ہے کعبہ مبنیہ کی تم ہدیہ لیکر آئے ہو
وہ ہدیہ شمشیر ہندی اور نیزہ رُدینیہ ہے اونہون نے کہا اے سطیح تو نے سچ کہا سطیح نے کہا قسم ہے
لات کی جو فرج کے ساتھ ہے اور قسم ہے قوس قزح کی اور قسم ہے اوس پنج سالہ گھوڑے کی کہ سبقت
کرنے والا ہے اور قسم ہے اوس گھوڑے کی جسکی پیشانی پر سفید داغ ہوا اور دوڑ مین منھ کے بل گر پڑا ہو
اور قسم ہے کہجور کے درخت اور تازہ خرمے اور غورہ خرما کی تحقیق کوا جس جگہہ اوڑا مبارک ہے اور
اوس نے یہ خبر دی کہ یہ قوم جمح سے نہین ہے اور انکا نسب اوس قریش سے ہے جو پتھریلی زمین
کے رہنے والے ہین اون لوگون نے کہا اے سطیح تو نے سچ کہا ہم اسی شہر والے ہین ہم تیرے
پاس تیری ملاقات کو آئے ہین اس لئے کہ تیرے علم کی ہمکو خبر پہونچی ہے ہمارے زمانہ مین اور اوسکی
بعد زمانہ مین جو کچھہ ہوگا اگر تیرے پاس اس کا علم ہے تو ہمکو اوسکی خبر دے سطیح نے کہا اب تمنے
سچ کہا مجھسے اور اللہ تعالی کے اوس الہام سے جو خاص مجھکو ہے جو تم چاہتے ہو وہ لو اب تم اے
گروہ عرب بڑہاپے کے زمانہ مین ہو تمھارے بصایر اور عجم کی بصیرت برابر ہے نہ تمھارے پاس علم ہے

اور نہ فہم تمھارے بعد آنے والون مین سے بہت لوگ پیدا ہونگے اور وہ انواع علم کو طلب کرینگے بتون کو توڑ ڈالینگے اور موضع روم تک پہونچینگے اہل عجم کو قتل کرینگے اور غنیمت طلب کرینگے ان لوگون نے پوچھا اے سطیح وہ لوگ کن لوگون مین سے ہونگے سطیح نے کہا قسم ہے بیت ذی ارکان کی اور قسم ہے امن اور سلطان کی تمھارے پس ماندون مین سے لڑکے پیدا ہونگے وہ بتون کو توڑینگے اور شیطان کی عبادت چھوڑ دینگے اور رحمن کی توحید کہین گے اور دیان کے دین پر چلینگے اور عالیشان عمارتین بنائینگے اور ارادون مین سیلاب سے سبقت کرینگے اون لوگون نے پوچھا اے سطیح وہ لوگ کسکی نسل سے ہونگے سطیح نے کہا قسم ہے اشرف الاشراف کی اور قسم ہے نگاہ رکھنے والے اسراف کی اور قسم ہے ہلانے والے بلاد و عاد کی اور قسم ہے زیادہ کرنے والے اضعاف کی وہ لوگ ہزارون پیدا ہونگے بنی عبد شمس اور عبد مناف سے ہونگے اور اونمین اختلاف ہوگا اونہون نے کہا اے سطیح اونکے امر سے ہمکو تو کیا خبر دیتا ہے اور کون سے شہر سے وہ ظہور کرینگے سطیح نے کہا قسم ہے باقی ابد کی اور قسم ہے بالغ آمد کی اس شہر سے ایک نبی ہدایت یافتہ ظہور کریگا رشد کی طرف ہدایت کریگا یغوث اور پتھرون کو چھوڑ دیگا اور پتھر کی عبادت سے بری ہوگا اور اوس رب کی عبادت کریگا کہ وہ منفرد ہے پھر اللہ تعالی کے حکم سے اوسکی وفات ایسے حال مین ہوگی کہ وہ محمود ہوگا اور وہ نبی زمین سے مفقود ہو جائیگا اور آسمان مین اوسکے پاس فرشتے حاضر رہین گے پھر اوسکے امر کا والی وہ صدیق ہوگا کہ جسوقت وہ حکم کریگا سچ کہیگا اور مخلوق کی حقوق ادا کرنے مین نہ وہ سختی کریگا اور نہ نرمی کریگا پھر اوسکے امر کا والی وہ صاحب استقامت ہوگا کہ تجربہ کار اور سردار ہوگا مہمانون کی مہمانی کریگا اور عدالت کو مستحکم کریگا پھر اوسکے امر کا والی وہ زرہ پوش ہوگا کہ اپنے امر مین آزمودہ کار ہوگا اوسکے پاس جماعتین اور گروہ جمع ہونگے لوگ اوسکو نقمت اور غضب سے قتل کرینگے بڑہاپے مین اوسکو لوگ پکڑینگے اور اپنی خیانت سے اوسکو ذبح کرینگے اوسکے خون کے لیے دانشمند بزرگ مرد کھڑے ہو جائینگے پھر اوسکے امر کا والی وہ ناصر ہوگا کہ اپنی رائے کو ایک مکر کرنے والے کی رائے کے ساتھ خلط کر دیگا ردی زمین پر بہت سے لشکر ظاہر ہونگے پھر اوسکے بعد اوسکے امر کا والی اوسکا بیٹا ہوگا اوسکے جمع کیے ہوئے

مال کو وہ لے لیگا اوسکی تعریف لوگ کم کرینگے وہ لوگون سے مال لیگا اور تنہا کہائیگا اور اپنے بعد آنے والے کیواسطے مال کو خزانہ بنائیگا پہرا وسکے بعد بادشاہ والی امر ہونگے اسمین شک نہین کہ اون بادشاہون مین خون ریزی ہوگی پہرا ونکے امر کا والی ایک مفلس فقیر حقیر شخص ہوگا اونکو اس طور پر پامال کریگا جیسے بساط کو پامال کرتے ہین پہرا بوجعفر والی ہوگا کہ کاٹنے والا ہوگا حق کو دور کردیگا اور بنی مضر کو اپنا مقرب کریگا اور بڑے طریق سے زمین کو فتح کریگا۔ پہر ایک کوتاہ قد والی ہوگا اوسکی پیٹہ مین ایک علامت ہوگی وہ سلامتی کی موت سے مریگا پہر ایک قلیل مکر کرنے والا آئیگا وہ ملک کو خالی اور بیکار چہوڑ دیگا پہر اوس کا بہائی والی ہوگا اور اوسکے راستہ پر وہ چلیگا وہ منبرون اور مالون کے ساتہ مختص ہوگا پہرا وسکے بعد اوسکے امر کا والی وہ ہوگا کہ غصہ کو ضبط نکریگا اور دنیا دار ہوگا اور پاکیزہ نعمتون والا ہوگا اوسکے معاشر اور اہل قرابت اوسکو جنگ پر برانگیختہ کرینگے اور اوسکی طرف اوٹہینگے اور سلطنت سے اوسکو معزول کردینگے اور ملک لے لینگے اور اوسکو قتل کر ڈالین گے پہرا وسکے بعد ساتوان شخص والی امر ہوگا وہ ملک کو قحط زدہ اور ویران اور بیکار چہوڑ دیگا ملک مین بہوکے کی طرح غصہ اور نا انصافی کریگا اوسوقت ننگے لوگ ملک کا طمع کرینگے اور جو لوگ کہ مضطر اور مظلوم ہونگے آدمیون کے وہ والی ہونگے نزار کے قبیلہ کے لوگ قحطان کے قبیلہ کے لوگون کو اوسوقت پامال کرینگے جسوقت دمشق مین دو گروہ میسان اور لبنان کے درمیان باہم مقابل ہو کر جنگ کرینگے اوسدن یمن کے لوگ دو قسم ہو جاینگے ایک قسم غالب اور ایک قسم مخذول بادیہ نشینون کے خیمونکو تو نہ دیکہے گا مگر بوسیدہ اور اونکے جہنڈے نہ دیکہے گا مگر کہلے ہوئے اور قیدیون کو نہ دیکہے گا مگر طوق مین یہ واقعات فرات اور جیول کے درمیان ہونگے جسوقت یہ امور ہونگے تو منابر ویران ہوجائینگے اور بیوہ عورتین لوٹی جائین گی اور حاملہ عورتون کے حمل گر جائینگے اور زلزلے ظاہر ہونگے اور ردایل نامی خلافت کو طلب کریگا ان واقعات کے وقت قوم نزار غضبناک ہوگی اور غلامون اور اشرار کو مقرب بنائیگی اور عابدون اور اخیار سے دور رہے گی آدمی اوسوقت بہوکے ہونگے غلہ کا نرخ گران ہوجائیگا اور صفرون کے مہینون مین سے ایک صفر مین ہر ایک جبار اون جبارون سے جنہون نے

قلعون کے خندق اور ایسی نہرین بنانے کا شرف حاصل کیا ہوگا کہ وہ نہرین سرسبزی اور درخت والی ہونگی قتل کیے جائینگے اور اونکو بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملیگا وہ بادشاہ ان لوگون کو اول دن مین ہزیمت دیگا اور اوسکو اوسکے امر کی خبرین ظاہر ہوجائنگی اون لوگون کو نہ خواب نفع دیگا اور نہ فرار نفع دیگا یہانتک وہ شہرون مین سے ایک شہر مین داخل ہوگا اور قضا و قدر اوسکو پالینگے پھر تیر انداز لوگ آئینگے وہ پیدلون کو جمع کرینگے تاکہ دلیر آہن پوش مردون کو قتل کرین اور حمایت کرنے والون کو قید کرین اور گمراہون کو اسیر کرین اوسوقت اوس بادشاہ کو بانیون کے اعلی مقام پر پالینگے پھر دین ہلاک ہوجائیگا اور امور مین اختلال ہوجائیگا زبور چھپا دے جائین گے اور پل توڑ دے جائنگے اور کوئی غالب نہوگا مگر وہ شخص کہ دریاؤن کے جزیرون مین ہوگا۔

پھر جنوبی ہوا غبار برانگیختہ کریگی اور صحرانشین یعنی بدوی لوگ غلبہ کرینگے وہ ایسے لوگ ہونگے کہ اونمین کوئی شخص اہل فسوق اور لیٹرون پر معین نہوگا یہ واقعہ سخت مصیبت کے زمانہ مین ہوگا کاش قوم کو ایسے وقت اور اوس زمانہ مین حیا ہوتی اور وہ شے ہوتی کہ آرزون سے اونکو غنی کر دیتی آدمیون نے سطیح سے پوچھا پھر کیا ہوگا سطیح نے کہا پھر یمن کی طرف سے ایک مرد ظاہر ہوگا وہ مشہور اور صاحب علامت ہوگا وہ صنعا اور عدن کے درمیان سے خروج کریگا اوسکا نام حسین ہوگا یا حسن اللہ تعالی اوسکے سبب فتنون کو دے جائیگا۔

ابن عساکر نے ابن اسحاق کے طریق سے بعض اہل روایت سے یہ روایت کی ہے کہ ربیعہ بن نصر اللخمی نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اوس نے اوسکو خوف زدہ کر دیا اور اوس خواب سے وہ عاجز ہوگیا اوسنے اہل حزاۃ کے پاس جو اوسکے اہل مملکت سے تھے کیسکو بھیجا اوس نے کسی کاہن اور کسی ساحر اور کسی عائف[۱] اور کسی منجم کو نچھوڑا مگر اپنے پاس اونکو جمع کیا اور اون سے کہا کہ مین نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جسنے مجھکو خوف زدہ کردیا ہے تم لوگ اوسکی تاویل سے مجھکو خبر دو اون لوگون نے کہا اوس خواب کو ہمارے سامنے بیان کرو ہم اوسکی تاویل سے آپکو خبر دینگے اوسنے کہا اگر مین اوس خواب سے تمکو خبر دون مجھکو اوسکی تاویل کا اطمینان نہین ہے اسلیے کہ اوس خواب کو وہ شخص پہچانے گا

جو میری دینے سے پہلے اوس خواب کو پہچانے گا ربیعہ کی تقریر سنکر ایک مرد نے جو قوم سے
تھا کہا کہ اگر بادشاہ یہ ارادہ رکھتا ہے تو اوسکو چاہیئے کہ سطیح اور شق کے پاس کسی کو بھیجے اسلئے
کہ کوئی شخص ان دونون سے زیادہ عالم نہین ہے وہ دونون آپ کو خبر دینگے بادشاہ کے
پاس شق سے پہلے سطیح آگیا ان دونون کے زمانے مین ان دونون کی مثل کاہنون مین کوئی
نہ تہا بادشاہ نے کہا اے سطیح مینے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھکو اوس نے ڈرا دیا ہے
اوس خواب سے مجھکو خبر دی سطیح نے کہا اے بادشاہ تو نے یہ دیکھا ہے کہ ایک کویلہ ظلمت
سے نکلا اور شہر کی زمین پر گرا اوس کویلہ نے شہر کی ہر ایک کھوپری والے کو کہا لیا بادشاہ نے
کہا اوس خواب سے تو نے کسی چیز کی خطا نہین کی پورا خواب بیان
کر دیا تیرے پاس اوسکی کیا تاویل ہے سطیح نے کہا حرتین کے درمیان جو چرندہ اور پرندہ ہر
اوسکی قسم ہے تمہاری سرزمین مین حبش کے لوگ اوترینگے اور ابین سے جرش تک جو شے ہے
حبشی اوسکے مالک ہو جائینگے یہ سنکر بادشاہ نے کہا یہ امر ہمکو خشمناک کرنے والا اور درد دینے
والا ہے یہ بتلاؤ کہ یہ امر کب ہونے والا ہے کیا میرے زمانہ مین ہوگا یا میرے زمانہ کے بعد ہوگا
سطیح نے کہا بلکہ آپکے زمانہ کے بعد ایک وقت مین ساٹھ یا ستر برس سے زیادہ گزرینگے تو ایسا
ہوگا بادشاہ نے پوچھا اونکی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جاے گی سطیح نے کہا اناسی برس
مین اونکا ملک جاتا رہے گا اور وہ سب قتل کئے جائینگے اور وہ ملک سے نکل کے بہاگ جائینگے
بادشاہ نے پوچھا اون لوگون کو کون شخص قتل کریگا اور ملک سے نکال دیگا سطیح نے کہا اس امر کا
والی ارم ذی یزن ہوگا ذی یزن اون لوگون پر عدن سے خروج کریگا اور اونمین سے کسیکو عدن
مین نچہوڑیگا بادشاہ نے پوچھا کیا اوسکی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جاے گی سطیح نے کہا
اوناسی برس مین اوسکی سلطنت منقطع ہو جاے گی بادشاہ نے پوچھا اوسکی سلطنت کو کون قطع کریگا
سطیح نے کہا ایک ایسا نبی زکی اوسکو قطع کرے گا کہ اوسکے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے گی
بادشاہ نے پوچھا وہ نبی کن لوگونمین سے ہوگا سطیح نے کہا غالب بن فہر بن مالک بن النضر کی اولاد مین سے ہوگا اور اوسکی قوم مین ملک آخر

زمانہ تک رہیگا بادشاہ نے پوچھا ای سطیح کیا زمانہ کیلئے آخر ہے سطیح نے کہا بیشک آخر ہے وہ آخر دن وہ ہے کہ اولین اور آخرین اوسمین
جمع ہونگے محسن لوگ اوسدن مین سعادت پاوینگے اور بری افعال کرنیوالے لوگ شقی ہونگے بادشاہ نے پوچھا ای سطیح تو جو کچھہ خبر دیتا ہے
کیا حق ہے سطیح نے کہا بیشک حق ہے قسم ہے شفق اور غسق اور فلق کی کہ مینے جو خبر آپکو دی ہے
وہ حق ہے جبکہ سطیح اپنی گفتگو سے فارغ ہوا تو شق بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے کہا اے شق
مینے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ اوسنے مجھکو خوف زدہ کیا ہے سطیح نے جو کچھہ بادشاہ سے کہا تھا
وہ اوسنے شق سے اسلئے چھپایا کہ وہ یہ دیکھے کہ دونون خواب کی تاویل مین اتفاق کرتے ہین
یا اختلاف کرتے ہین شق نے کہا ہان مین بیان کرتا ہون ای بادشاہ تونے ایک کوئلہ دیکھا ہی کہ وہ ظلمت سے نکلا اور وہ کوئلہ باغ اور پشتہ
کے درمیان رکھا گیا اوس کوئلہ نے اوس باغ اور پشتہ مین جو جاندار تھا ہر ایک کو کھا لیا بادشاہ
نے پوچھا تیرے پاس اوسکی کیا تاویل ہے شق نے کہا حرتین کے درمیان جو انسان ہین اونکے
ساتھہ مین حلف کرتا ہون کہ تمھارے ملک مین سودان وارد ہونگے اور ہر نازک اونگلیون والے
پر وہ غالب ہو جاینگے یعنی ہر انسان پر غالب ہو جاینگے اور ابین سے نجران تک جو شے ہے
اوسکے وہ مالک ہو جاینگے بادشاہ نے کہا کہ یہ امر ہمکو غضب مین لانے والا اور درد دینے والا ہے
یہ امر کب ہونے والا ہے میرے زمانہ مین ہوگا یا اوسکے بعد شق نے کہا اوسکے بعد ایک زمانہ مین ہوگا
پھر یہ کہا کہ پھر تم لوگون کو اوس سے ایک عظیم صاحب شان چھڑائیگا اور سودان کو نہایت خواری اور
ذلت چکھائیگا بادشاہ نے پوچھا وہ عظیم الشان کون ہوگا شق نے کہا ایک لڑکا ہوگا وہ نہ ناکس ہوگا
اور نہ ناکسونکے قریب ہوگا وہ لڑکا ذی یزن کے گھرانہ سے ظہور کریگا بادشاہ نے پوچھا کیا اوسکی حکومت
ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جایگی شق نے کہا بلکہ اوسکی سلطنت ایک ایسے رسول کے سبب سے
منقطع ہو جاے گی کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا ہوگا اور عدل کو لائیگا اہل دین اور فضل سے ہوگا
اور ملک اوسکی قوم مین یوم فصل تک رہے گا بادشاہ نے پوچھا یوم فصل کیا ہے شق نے کہا وہ
دن ہے کہ حاکم لوگ اوسدن جزا پائینگے آسمانون سے بلانے کی آوازین آئینگی اون بلانے کی آوازونکو
زندے اور مردے سنینگے اوسدن مین آدمی میقات کے لیے جمع کیے جائنگے جو شخص اللہ تعالی سے

ڈرا ہے اوسدن اوسکو کامیابی اور نیکین حاصل ہونگی۔

ابن عساکر نے کہا ہے مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ سطیح ایام سیل العرم مین پیدا ہوا تھا اور جس سال مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوس نے وفات پائی اور وہ پانسو برس زندہ رہا اور کہا گیا ہے کہ تین سو برس زندہ رہا۔

ابوموسی المدینی نے ذیل مین ابن الکلبی سے اور ابن الکلبی نے ابوعوانہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے اپنے ہمنشینون سے پوچھا کیا تم لوگون مین کوئی ایسا شخص ہے کہ اوسکو رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر جاہلیت مین معلوم ہوئی ہے طفیل بن زید الحارثی نے جنکی عمر ایکسو ساٹھ برس کی تھی کہا ہان اے امیرالمومنین مجھکو خبر ہوئی تھی مامون بن معاویہ کہ اوسکی کہانت کی خبر آپ کو پہونچی ہے اوسنے لوگون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرایا تھا اس حدیث اور مامون کے اس قول کو ذکر کیا ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| یا لیت انی الحقہ | | ولیتنی لا اسبقہ | |

کاش مین آپ سے لاحق ہوتا اور کاش مین آپ سے سابق نہوتا۔ طفیل نے کہا ہم تہامہ مین تھے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر آئی مینے اپنے نفس سے خطاب کرکے کہا یہ نبی وہی نبی ہے جس سے مامون نے ڈرایا تھا طفیل نے کہا یہانتک دلون نے تاخیر کی کہ مین سفیر ہوکر آیا اور مسلمان ہوا

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ قدیم پتھرون پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک نقش کیا ہوا تھا

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے سلیمان سے روایت کی ہے سلیمان نے کہا کہ عمر ابن الخطاب رضؓ نے کعب سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو فضائل قبل پیدا ہونے کے تھے اون سے ہمکو خبر دو کعب رضؓ نے کہا اے امیرالمومنین مین خبر دیتا ہون جس کتاب مین مینے پڑھا یہ پڑھا ہے کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام نے ایک پتھر پایا اوسپر چار سطرین لکھی ہوئی تھین اول سطر یہ تھی ( انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی ) دوسری سطر یہ تھی انی انا اللہ لا الہ الا انا محمد رسولی طوبی لمن آمن واتبعہ۔

تیسری سطر یہ تھی انی انا اللہ لا الہ الا انا من اعتصم بی نجا۔

چوتھی سطر یہ تھی انی انا اللہ الا انا الحرم لی والکعبۃ بیتی من دخل بیتی آمن عذابی۔

بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی نے محمد بن الاسود بن الخلف بن عبد یغوث کے طریق سے اور محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ان لوگون یعنی قریش نے مقام ابراہیم کے اسفل مین ایک کتاب پائی قریش نے حمیر مین سے ایک مرد کو بلایا اوس مرد نے کہا اس لکھے ہوئے مین وہ حرف ہے کہ اگر مین تمہارے سامنے اسکو بیان کرونگا تو تم لوگ مجھکو قتل کرڈالوگے ہم لوگون نے یہ گمان کیا کہ اس لکھے ہوئے مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے ہمنے اوسکو چھپا ڈالا ابو نعیم نے حریش بن ابی حریش کے طریق سے طلحہ سے روایت کی ہے کہ اول بار جو کعبہ گرا بیت اللہ مین ایک ایسا پتھر پایا گیا کہ کھدا ہوا تھا ایک مرد بلایا گیا اوسنے اوسکو پڑھا کہ ایک اوسمین یہ لکھا دیکھا

عبدی المنتخب المتوکل المنیب المختار مولدہ بمکۃ ومہاجرہ طیبۃ لا یذہب حتی یقیم السنۃ العوجاء ویشہد ان لا الہ الا اللہ امتہ الحمادون یحمدون اللہ بکل اکمۃ یاتزرون علی اوساطہم ویطہرون اطرافہم

میرا منتخب متوکل انابت کرنے والا مختار بندہ اوسکے پیدا ہونے کی جگہہ مکہ مین اور ہجرت کی جگہہ طیبہ مین ہوگی وہ نہین جائیگا یہانتک کہ ٹیڑہے راستہ کو وہ سیدہا کردیگا اور وہ یہ گواہی دیگا کہ کوئی معبود نہین ہے مگر اللہ تعالی اوسکی امت کے لوگ بڑی حمد کرنے والے ہونگے وہ ہر ایک ٹیلہ پر اللہ تعالی کی حمد کرینگے اور اپنی کمرون پر تہمد باندہینگے اور اپنے ہاتھون اور پیرون کو پاک رکھینگے۔

ابن عساکر نے ابو الطیب عبد المنعم بن غلبون المقری سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ شہر عموریہ فتح کیا گیا عموریہ کے کنیسون مین سے ایک کنیسہ پر سونے سے لکھا پایا گیا۔ شر الخلف خلف یشتم السلف واحد من السلف خیر من الف من الخلف یا صاحب الغار لمت کرامۃ الافتخار اذ تلنی علیک الملک الجبار اذ یقول فی کتابہ المنزل علی نبیہ المرسل ثانی اثنین اذ ہما فی الغار یا عمر ما کنت والیا بل کنت والدا یا عثمان قتلوک مقہورا ولم تیر دروک مقبورا وانت یا علی امام الابرار والذاب عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکفار فہذا صاحب الغار وہذا احد الاخیار وہذا غیاث الامصار وہذا امام الابرار فعلی

من ناتیقصهم لعنۃ الجبار۔ برا خلف کا وہ خلف ہے کہ سلف کو برا کہے سلف سے ایک شخص ہزار خلف سے بہتر ہے اے صاحب غار تو نے افتخار کی بزرگی حاصل کی ہے اسلیے کہ ملک جبار نے تیری ثنا کی ہے ملک جبار نہی وہ کتاب مین جو اوسکے نبی مرسل پر نازل کی گئی ہے کہتا ہے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار یہ خطاب حضرت صدیق کے ساتھ ہے اے عمر تو والی نہ تہا بلکہ مخلوق کے واسطے عدل و داد مین باپ تھا اے عثمان تجھکو ایسے حال مین قتل کرینگے کہ تو مقہور ہوگا اور جبکہ تو قبر مین ہوگا تو لوگ تیری زیارت نہ کرینگے اور اے علی تو ابرار کا امام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات سے کفار کو دفع کرنے والا ہے پس یہ صاحب غار ہے اور یہ اخیار کا ایک ہے اور یہ فریاد رس شہرون کا ہے اور یہ ابرار کا امام ہے جو لوگ کہ ان چارون کی برائی کرین اور انکو عیب لگاوین اونپر جبار کی لعنت ہے ابوالطیب نے کہا ہینے اوس کنیسہ والے کے ایک دوست سے پوچھا کہ بڑھاپے سے دونون ابروئین اوسکی دونون آنکھون پر گر پڑی تہین پوچھا کتنی مدت سے تمہارے کنیسہ کے در پر یہ لکھا ہوا ہے اوسنے کہا تمہارے نبی کے مبعوث ہونے سے دو ہزار برس پہلے کا یہ لکھا ہوا ہے۔

ابو محمد الجوہری نے اپنے امالی مین یحیی بن الیمان سے روایت کی ہے کہ بنی سلیم کی مسجد کے امام نے مجھکو خبر دی کہ ہمارے اشیاخ نے اہل روم سے جہاد کیا اونہون نے روم کے کنیسون مین سے ایک کنیسہ مین یہ شعر پایا ؎

| اترجو امۃ قتلت حسینا | شفاعۃ جدہ یوم الحساب |
|---|---|

جس امت نے حسین کو قتل کیا کیا وہ امت حسین ع کے نانا کی شفاعت کی امید روز حساب مین رکھیگی

اونہون نے رومیون سے پوچھا تمنے کتنے زمانہ سے اس کتابت کو اس کنیسہ مین پایا ہے اونہون سے کہا آپکے نبی کے ظہور سے چھ سو برس پہلے یہ لکھا گیا ہے۔

## یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسب کے اختصاص مین ہے اور آدم علیہ السلام کے وقت سے آپکے ظہور تک آپکے آبا مین سفاح نہین ہوا یعنی کوئی بے نکاح نہین تھا

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ مین نے آدم کے وقت سے غیر زنا کے نکاح سے ظہور کیا ہے یعنی آدم علیہ السلام سے میرے
اباتک کسی نے زنا نہین کیا سب نے نکاح کیا ہے۔

طبرانی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہو کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عہد
جاہلیت کی بے نکاحی سے کسی شے نے مجھکو نہین چھوا اور مجھکو نہین جنا مگر ایسے نکاح نے جیسے کہ اسلام کا نکاح ہے

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ مینے غیر سفاح کے نکاح سے ظہور کیا ہے۔

ابن سعد نے اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین محمد بن علی بن حسین سے یون روایت کی ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے نکاح سے ظہور کیا ہے اور مین بے نکاح کے پیدا نہین ہوا
آدم علیہ السلام کے عہد سے مجھکو سفاح اہل جاہلیت سے کچھہ نقصان نہین پہونچا اور مین پیدا نہین
ہوا مگر طاہرون سے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی سے روایت کی ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پانسو ماؤن کو لکھا
مینے آپکی اون ماون مین ایک کو بھی بے نکاح نہین پایا اور نہ اونمین کوئی ایسی شی پائی کہ جاہلیت کے امر سے ہوتی۔

عدنی نے اپنی سند مین اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن
ابی طالب رضہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نکاح سے پیدا ہوا اور
آدم علیہ السلام کے وقت سے یہانتک کہ میرے باپ اور مان نے مجھکو جنا بی نکاح مین پیدا نہین
ہوا اور عہد جاہلیت کے سفاح سے مجھکو کچھہ نقصان نہین پہونچا۔

ابونعیم نے بہت سے طریقون سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ میرے مان باپ ہرگز سفاح سے نہین ملے اللہ تعالی ہمیشہ مجھکو ایسے حال مین
اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف نقل کرتا رہا کہ مین مصفی اور مہذب تھا دو بزرگ قبیلو نکی
شاخین نہین نکلین مگر مین اونکے اچھے شعبہ مین تھا۔

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے اونہون نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیر العرب مضر ہے اور خیر مضر بنی عبد مناف ہین اور خیر عبد مناف بنی ہاشم ہین اور خیر بنی ہاشم بنی عبد المطلب ہین واللہ جب سے اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا ہے دو فرقے جدا نہین ہوئے مگر اونکے اچھے فرقہ مین مین تھا۔

بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے اللہ تعالی کے قول وتقلبک فی الساجدین مین یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ انبیا کے اصلاب مین منتقل ہوتے تھے یہانتک کہ آپکی مان نے آپکو جنا۔

بخاری نے ابو ہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین بنی آدم کے خیر قرون سے مبعوث کیا گیا ہون جو ایک قرن کے بعد دوسرا قرن آیا ہے یہانتک کہ مین اوس قرن سے تھا جسمین مین تھا۔

مسلم نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین سے اسمعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور اسمعیل ع کی اولاد مین سے بنی کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ مین سے قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھکو برگزیدہ کیا ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے بیہقی اور ابو نعیم نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے جسوقت مجھکو پیدا کیا اپنی مخلوق سے مجھکو اچھا گردانا پھر اللہ تعالی نے جبکہ قبایل کو پیدا کیا تو اون لوگون مین مجھکو خیر قبیلہ گردانا اور جسوقت اون لوگون کے نفوس پیدا کئے تو اون لوگون کے نفوس سے مجھکو خیر نفس گردانا پھر جسوقت اللہ تعالی نے گھرانون کو پیدا کیا تو اونکے گھرانون سے مجھکو اچھے گھرانے والا کیا مین نفس اور گھرانے مین اون لوگون سے اچھا ہون۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا مخلوق مین سے بنی آدم کو چنا اور بنی آدم سے عرب کو چنا اور عرب سے مضر کو چنا اور مضر سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے

مجھکو چنا مین ابتدا سے انتہا تک جو خیار مین اوتسے ہون۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوق کی دو قسمین کین اون دونون قسمون مین سے اچھی قسم مین مجھکو کیا پہر اللہ تعالی نے دونون قسمون کو تین ثلث کیا اور مجھکو اون تین ثلثون کے اچھے ثلث مین کیا پہر اللہ تعالی نے اون ثلثون کو قبایل کیا اور مجھکو قبیلہ کی رو سے اون قبایل کے اچھے مین کیا پہر اللہ تعالی نے قبایل کے گہرانے بناے اور مجھکو از روے گہرانے کے اون گہرانون کے اچھے گہرانے مین کیا میرا گہرانا جو سب گہرانون سے اچھا ہے اللہ تعالی نے اوسکی نسبت فرمایا ہے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا آلایہ۔

بیہقی اور ابن عساکر نے مالک کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی دو دو فرقون مین جدا نہین ہوئے مگر اللہ تعالی نے مجھکو اون فرقونمین سے اچھے فرقہ مین کیا مین اپنے مان باپ کے درمیان سے پیدا کیا گیا جاہلیت کے بی نکاحی سے کسی شے نے مجھکو نقصان نہین پہونچایا مینے نکاح سے ظہور کیا ہے آدم کے عہد سے مین نے بغیر زنا کے ظہور کیا ہے یہانتک کہ میرے ظہور کی انتہا میرے مان باپ تک ہوئی مین نفس مین تمسے خیر ہون اور باپ مین تمسے خیر ہون۔

بیہقی نے محمد بن علی سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نے یہ ارادہ کیا کہ مخلوق کو چنے تو عرب کو چنا اور برگزیدہ کیا پہر عرب سے کنانہ کو چنکر برگزیدہ کیا پھر کنانہ سے قریش کو انتخاب کیا پہر قریش سے بنی ہاشم کو چنا پہر بنی ہاشم سے مجھکو چنا۔

بیہقی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن عساکر نے حضرت عائیشہ رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل عہ نے مجھسے کہا کہ مینے کل زمین کے مشرق اور مغرب کو اولٹ پلٹ کر ڈالا مینے کسی مرد کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہین پایا اور کسی باپ کے بیٹے بنی ہاشم سے افضل مینے نہین پائے۔

ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سے مین آدم علیہ السلام کے صلب سے نکلا ہون مجھکو بدکار عورت نے نہین جنا اور سلف سے امتین ہمیشہ مجھسے منازعت کرتی رہین یہانتک کہ مینے عرب کے دو افضل قبیلون سے کہ ہاشم اور زہرہ ہے ظہور کیا۔

ابن مردویہ نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقد جاءکم رسول من انفسکم کو فا کے فتح سے پڑہا اور فرمایا کہ مین تمسے نسب اور قرابت اور حسب مین زیادہ نفیس ہون آدم علیہ السلام کے عہد سے میرے باپون مین کوئی زانی نہ تھا ہمارے کل باپون نے نکاح کیا ہے۔

ابن ابی عمر العدنی نے اپنی مسند مین ابن عباس رض سے یون روایت کی ہے کہ قریش اللہ تعالے کے سامنے دو ہزار برس قبل اسکے کہ آدم ع پیدا کیے جاوین نور تھے وہ نور تسبیح کرتا تھا اور اوس نور کی تسبیح کے ساتھ ملائکہ تسبیح کرتے تھے جبکہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اوس نور کو اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی صلب مین ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی صلب مین مجھکو زمین پر اوتارا پہر مجھکو نوح علیہ السلام کی صلب مین کیا پہر ابراہیم علیہ السلام کی صلب مین مجھکو ڈالا پہر ہمیشہ اللہ تعالی مجھکو اصلاب کریمہ اور ارحام طاہرہ سے نقل کرتا رہا یہانتک کہ میرے ماں باپ کے درمیان سے مجھکو نکالا میرے ماں باپ زنا سے ہرگز نہین ملے اس حدیث کی شاہد وہ حدیث ہے کہ حاکم اور طبرانی نے خریم بن اوس سے اوسکی روایت کی ہے خریم نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اوسوقت ہجرت کی کہ آپ تبوک سے واپس ہوے تھے مینے سنا کہ عباس رض کہتے تھے یا رسول اللہ مین ارادہ رکھتا ہون کہ آپکی مدح کرون آپنے عباس ع کو لا یفضض اللہ فاک دعا دیکر فرمایا پڑہو ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| من قبلہا طبت فی الظلال وفی | | مستودع حیث یخصف الورق | |

یہ اشعار حضرت عباس عم نبی صلعم کے قصیدہ کے ہین ضمیر ہا کسی شے کی طرف راجع ہے وہ شے

ان اشعار سے معلوم نہین ہو سکتی شعر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے باپ دادا کے سایون یعنی اونکی پشتون مین پاکیزہ تہے اور ودیعت کی جگہہ یعنی ارحام اُمہات مین پاکیزہ تہے جبکہ حضرت آدم اور حوا درختوں کے پتے اپنے جسم پر چپکاتے تہے ٭

| ثم ہبطت البلاد لا بشر | انت ولا مضغۃ ولا علق |
|---|---|

پہر آپ شہرون مین اپنے باپ کے اصلاب مین اوترے آپ ایسی شان مین تہے کہ آپ نہ بشر تھے اور نہ گوشت کا ٹکڑا اور نہ منجمد خون انسان مضغہ اور علق رحم کی حالت مین ہوتا ہے اور بشر رحم سے نکلنے کے بعد ہوتا ہے چنانچہ دوسرے شعر مین اسکی تصریح کی ہے ٭

| بل نطفۃ ترکب السفین وقد | الجم نسرا و اہلہ الغرق |
|---|---|

بلکہ آپ اپنی شان مین وہ نطفہ تہے کہ وہ کشتیون پر سوار ہوتا تھا ایسے حال مین کہ کوہ نسر جو وادی عقیق مین ہے اوسکو اور اوسکے رہنے والون کو غرق نے گہیر لیا تھا ٭

| تنقل من صالب الی رحم | اذا مضی عالم بدا طبق |
|---|---|

آپ اپنے آبا کی پشتون سے اپنی امہات کے رحمون کیطرف منتقل ہوتے تہے جسوقت کہ ایک عالم گزر جاتا اور دوسرا طبقہ مخلوق کا پیدا ہوتا تھا ٭

| وردت نار الخلیل مستترا | فی صلبہ انت کیف یحترق |
|---|---|

آپ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آگ مین ایسے حال مین اوترے کہ اونکی پشت مین چہپے ہوئے تھے وہ آگ سے کیونکر جلتے کہ آپ اونکے محافظ تہے ٭

| حتی احتوی بیتک المہیمن من | خندف علیاء تحتہا النطق |
|---|---|

یہانتک کہ آپکے اوس شرف نے جو آپکے فضل پر شاہد ہے اوس اعلی اشرف کو گہیر لیا ہے جو ذی نسب خندف سے ہے اور اوسکی تحت اوساط مین نطق نطاق کی جمع ہے کمر بند کو کہتے ہین اور نطاق پہاڑون کے اوساط کو بہی کہتے ہین یہان پر قبائل کے اوساط سے مراد ہے جیسے عرب مین مشہور ہے عدنان اولاد اسمعیل علیہ السلام کا ذرہ ہے اور مضر نزار کا ذروہ ہے اور خندف

مضر کا وزوہ ہے اور مدرکہ خندف کا وزوہ ہے اور جزش مدرکہ کا وزوہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم قریش کا وزوہ ہین خندف الیاس کی بی بی کا نام ہے جو مضر سے تھین بیت سے مراد یہان شرف سے ہے اور مہیمن آنحضرت صلعم کی ذات مبارک مراد ہے ۵

وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت بنورک الافق۔

اور آپ ایسے ہین کہ جسوقت آپ پیدا ہوئے زمین متور ہوگئی اور آپکے نور سے اُفق روشن ہوگیا

| | | | |
|---|---|---|---|
| فنحن فی ذلک الضیاء و فی | | النور و سبل الرشاد نخترق | |

اون اوصاف کے بعد یہ فرماتے ہین کہ ہم لوگ آپکے وجود مبارک کی اوس ضیا اور نور مین اور رشاد کے راستون مین گزر رہے ہین یعنی آپکے انوار کی وجہ سے رشاد کے راستے روشن ہوگئے ہین ہمکو اون راستون مین اوسکی وجہ سے گزرنا آسان ہوگیا ہے کسی قسم کی تاریکی رشاد کے راستون مین نہین رہی۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے جسوقت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اونکو اونکی بیٹون کو دکھایا آدم علیہ السلام بعض کے فضایل بعض پر غالب دیکھہ رہے تھے اون کے اسفل مین ایک نور دیکھا کہ وہ بلند ہو رہا تھا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پوچھا اے رب یہ کون شخص ہے اللہ تعالی نے فرمایا یہ تمہارا بیٹا احمد ہے وہ اول سب سے ہے اور آخر سب سے ہے وہ اول شفاعت کرنے والا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ آپکی نبوت پر وجہ دلالت کی اس فضیلت سے یہ ہے کہ نبوت ملک اور سیاست عامہ ہے ملک آدمیون مین اونہین لوگون کے واسطے ہوتا ہے جو صاحب احساب اور مراتب ہوتے ہین یعنی جنکی جسین اچھی ہوتی ہین اور امور جلیلہ اون سے ظہور مین آتے ہین اسلیے کہ صاحب حسب اور صاحب مرتبہ عظیم ہونا انقیاد رعیت کے لیے زیادہ داعی ہے اور اس امر کا مقتضی ہے کہ رعیت اوسکی طاعت مین زیادہ سرعت کرے رعیت نے رسول اللہ صلعم کا انقیاد اور طاعت اسی لئے کی کہ آپ صاحب حسب اور صاحب مرتبہ اور عظیم امور

کے واسطے بھیجے گئے تھے اسی واسطے ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب تم لوگون مین کیسا ہے ابوسفیان نے کہا کہ آپ ہم لوگون مین ذی نسب ہین ہرقل نے سنکے کہا کہ ایسے ہی کل رسول اپنی قوم کے نسب مین مبعوث کئے جاتے ہین یعنی ہرایک رسول اپنی قوم مین صاحب نسب ہوتا ہے۔

## یہ باب عبدالمطلب کے خواب دیکھنے کے بیان مین ہے

ابونعیم نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی الجہم کے طریق سے ابی بکر نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے اون سے ابوطالب نے عبدالمطلب کی حدیث بیان کی ہے عبدالمطلب نے کہا کہ مین مقام حجر مین سو رہا تھا مینے ایسا خواب دیکھا کہ اوس نے مجھکو ڈرا دیا مین اوس خواب سے نہایت درجہ بے قرار ہو گیا مین قریش کی ایک کاہنہ کے پاس گیا اور اوس سے مینے کہا کہ مینے آجکی رات ایک خواب دیکھا ہے گویا ایک درخت اوگا ہے اوس کا سر آسمان کو پہونچا ہے اور اوسکی شاخین مشرق اور مغرب کو پہونچ گئی ہین اور مینے کسی نور کو اوس درخت سے ظہور مین زیادہ نہین دیکھا وہ نور آفتاب کے نور سے ستر درجہ اعظم تھا اور مینے دیکھا کہ عرب اور عجم اوسکو سجدہ کرتے ہین وہ درخت عظمت اور نور اور ارتفاع مین ہرساعت بڑھتا جاتا تھا ایک ساعت چھپ جاتا اور ایک ساعت ظاہر ہو جاتا تھا اور قریش کے ایک گروہ کو مینے دیکھا کہ وہ لوگ اوسکی شاخون سے لٹک رہے تھے اور قریش مین سے ایک گروہ کو مینے دیکھا کہ وہ لوگ اوس درخت کے کاٹنے کا ارادہ کرتے ہین جسوقت قریش کے وہ لوگ اوس درخت کے قریب گئے اونکو ایک ایسے جوان نے پکڑ لیا کہ مینے اوس سے چہرہ مین زیادہ حسین اور اوس سے زیادہ خوشبو والا نہین دیکھا وہ جوان اون لوگون کی پیٹھون کو توڑتا تھا اور اونکی آنکھین نکالتا تھا مینے اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ مین اوس درخت سے حصہ لون مجھکو نہین ملا مینے پوچھا کن لوگون کے لئے حصہ ہے مجھسے کہا اون لوگون کے لیے حصہ ہے کہ اس درخت کو پکڑے ہوئے ہین اور لٹک رہے ہین اور تجھسے انہون نے درخت کی طرف سبقت کی ہے مین خواب سے

ایسے حال مین چونک پڑا کہ خوف زدہ اور بے قرار تھا مینے دیکھا کہ میرے اس خواب کے سننے سے اوس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہوگیا پہر اوس نے کہا اگر تیرا خواب سچا ہوگا تو تیری صلب سے ضرور ایک ایسا مرد پیدا ہوگا کہ مشرق اور مغرب کا مالک ہوگا اور مخلوق اوسکی مطیع ہوگی پہر عبد المطلب نے ابوطالب سے کہا شاید وہ مولود تو ہی ہے ابوطالب اوس حدیث کے ساتھ ایسے حال مین باتین کرتے تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا تہا اور ابوطالب یہ کہتے تھے واللہ وہ درخت ابوالقاسم امین ہے مین ابوطالب سے لوگ کہتے تہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کیون نہین لاتے ہو وہ یہ کہتے تہے کہ بے ابروئی اور عار ہے۔

## یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل مین واقع ہوئی ہین

حاکم بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابی عون مولی المسور بن مخرمہ کے طریق سے ابی عون نے مسور بن مخرمہ سے اور مسور نے ابن عباس رض سے اور ابن عباس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ عبد المطلب نے کہا کہ جاڑون کے کوچ مین ہم یمن مین آئے مین ایک یہودی عالم کے پاس اوترا ایک مرد نے جو اہل کتاب سے تھا پوچھا تم کس گروہ سے ہو مینے کہا مین قریش سے ہون اوسنے پوچھا قریش مین کن لوگون سے ہو مینے کہا بنی ہاشم سے ہون اوس نے کہا کیا تم مجھکو اجازت دیتے ہو کہ مین تمھارے بعض جسم کو دیکھون مینے کہا ہان اجازت دیتا ہون مگر ستر کی جاے نہو عبد المطلب نے کہا کہ اوس مرد نے میرا ایک نتھنا کھولا اور اوسمین دیکھا پہر اوس نے دوسرے نتھنے مین دیکھا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تمہارے ایک ہاتھ مین ملک ہے اور دوسرے ہاتھ مین نبوت ہے اور اس امر کو مین بنی زہرہ مین دیکھتا ہون اور ایک لفظ مین یون وارد ہے[۵] کہ ہم لوگ اس امر کو بنی زہرہ مین پاتے ہین وہ کیونکر ہوگا کہ ملک اور نبوت بنی زہرہ مین ہو مینے کہا مین نہین جانتا اوسنے مجہسے پوچھا کیا تمہاری کوئی شاعہ ہے مینے پوچھا شاعہ کیا شے ہے اوس نے کہا زوجہ مینے کہا آج کے دن تو میری کوئی زوجہ نہین ہے اوس نے کہا جسوقت تم پلٹ کے

[۵] اول قول اوس یہودی کا ہے کہ ایک ہاتھمین ملک اور ایک ہاتھمین نبوت دیکھتا ہون اور دوسرا قول یہ ہے کہ ہم اس امر کو اور نبوت کو بنی زہرہ مین پاتے ہین یہ دوسرا قول یہودی کا ہے اسلیے وہ اپنے علم کو دوسرون کے علم پر ترجیح دیکر کہتا ہے کہ مین ایک ہاتھمین ملک اور نبوت کو دیکھتا ہون اور دوسرے یہودی علما اور بنی زہرہ مین ملک اور نبوت کو پاتے ہین کتابون سے ۱۲ منہ

جاؤ تو بنی زہرہ مین تزوج کرو عبد المطلب مکہ کی طرف پلٹ آئے اور ہالہ بنت وہب بن عبد مناف سے نکاح کیا عبد المطلب سے ہالہ نے حمزہ اور صفیہ کو جنا اور عبد اللہ بن عبد المطلب نے آمنہ بنت وہب سے نکاح کیا آمنہ رض نے عبد اللہ رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا قریش نے کہا کہ عبد اللہ نے اپنے باپ پر ظفر پائی اور اس حدیث کی تخریج ابو نعیم نے حمید بن عبد الرحمن کے طریق سے کی ہے حمید نے اپنے باپ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو ذکر کیا ہے اور اس حدیث کی تخریج ابن سعد نے طبقات مین جعفر بن عبد الرحمن ابن المسور ابن مخرمہ سے کی ہے جعفر نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو ذکر کیا ہے — اور اس حدیث مین یہ ہے کہ اوس یہودی عالم نے عبد المطلب کے نتھنون کے بالون کو دیکھا اور کہا کہ مین نبوت کو دیکھتا ہون اور مین ملک کو دیکھتا ہون اور ملک اور نبوت دونون مین سے ایک چیز کو بنی زہرہ مین دیکھتا ہون اور اس حدیث کے آخر مین یہ ہے کہ اللہ تعالی نے نبوت اور خلافت کو بنی عبد المطلب مین گردانا ہے۔

ابو نعیم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبد اللہ اپنے ایک مقام کی تعمیر مین آئے اونپر مٹی اور غبار کا اثر تھا وہ لیلی عدویہ کی طرف سے گذرے جبکہ لیلی نے اونکو اور اوس شے کو جو اونکی آنکھون کے درمیان تھی دیکھا تو اوسنے اپنی خواہش کیطرف بلایا اور اوسنے کہا کہ اگر تم مجھسے صحبت کروگے تو مین تمکو سو اونٹ دونگی لیلی سے عبد اللہ بن عبد المطلب نے کہا مین اپنے جسم سے اس مٹی کو دھوکے تیرے پاس آؤنگا عبد اللہ آمنہ بنت وہب کے پاس آئے اور اونسے صحبت کی حضرت آمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئین پھر عبد اللہ لیلی کے پاس پلٹ کر گئے اور اوس سے پوچھا کہ تو نے جس امر مین کہا تھا کیا تیری خواہش ہے لیلی نے کہا نہین عبد اللہ نے پوچھا کسواسطے خواہش نہین ہے اوس نے کہا آپ میری طرف گذرے تھے اور آپکی دونون آنکھون کے بیچ مین ایک نور تھا پھر تم میری طرف پلٹ کر ایسے حال مین آئے ہو کہ آمنہ نے اوس نور کو تم سے کھینچ لیا اور ایک لفظ مین یون آیا ہے کہ لیلی نے عبد اللہ ابن عبد المطلب سے کہا کہ جس نور کے ساتھ تم گھر مین داخل ہوئے تھے اوس نور

کے ساتھ تم باہر نہین نکلے اگر تمنے آمنہ رض کے ساتھ صحبت کی ہر تو وہ ضرور ایک بادشاہ کو جنینگین ابونعیم اور خرایطی اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جسوقت عبدالمطلب اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر تزویج کے واسطے نکلے ایک کاہنہ کہ اہل تبالہ سے تھی اوسکی طرف سے اپنے فرزند کے ساتھ گزرے وہ یہودیہ ہوگئی تھی اور اوس نے کتاب کو پڑھا تھا اوسکا نام فاطمہ بنت مر الخثعمیہ تھا اوسنے عبداللہ رض کے چہرہ مین نور نبوت کو دیکھا اوس نے حضرت عبداللہ رض سے کہا اے جوان کیا تجھکو خواہش ہے کہ تو میرے ساتھ اسوقت صحبت کرے مین تجھکو سو اونٹ دونگی عبداللہ رض نے یہ اشعار پڑھے ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| اما الحرام فالممات دونہ | | والحل لاحل فاستبینہ | |
| حرام جو ہے موت اوسکی اوسطرف ہے | | اور حلال ایسا حلال نہین ہر جسکو مین بیان اور ظاہر کرون | |
| فکیف بے الامر الذی تبغینہ | | یحمی الکریم عرضہ ودینہ | |
| کیونکر وہ امر مجھکو جایز ہوگا جسکی تو خواہش کرتی ہے | | اسلیے کہ کریم اپنی ابرو اور اپنے دین کی حمایت کرتا ہر | |

پہر حضرت عبداللہ اپنے باپ کے ساتھ چلے گئے اور اونکے باپ نے آمنہ بنت وہب کے ساتھ اونکا نکاح کردیا حضرت عبداللہ رض نے حضرت آمنہ رض کے پاس تین دن قیام کیا پہر حضرت عبداللہ رض کے نفس نے اونکو اوس امر کی طرف بلایا جسکی طرف خثعمیہ نے بلایا تہا آپ اوسکے پاس گئے خثعمیہ نے پوچھا تمنے میرے پاس سے جانے کے بعد کیا کیا حضرت عبداللہ رض نے کہا میرے باپ نے آمنہ بنت وہب کے ساتھ مرا نکاح کردیا مین نے اونکے پاس تین دن قیام کیا خثعمیہ نے کہا واللہ مین بدکار عورت نہین ہون ولیکن تمہارے چہرہ مین ایک نور دیکھا تہا مینے یہ ارادہ کیا تہا کہ وہ نور مجھہ مین رہے اللہ تعالی نے اسکو پنہچایا جس جگہہ کو اللہ تعالی نے دوست رکھا اوس نور کو وہان رکھا پہر فاطمہ خثعمیہ نے یہ اشعار کہے ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| انی رایت مخیلۃ لمعت | | فتلالات بحناتم القطر | |

مخیلۃ وہ سیاہ ابر جسمین بجلی ہو حناتم کالے بادل قطر اقطار کی جمع ہے یعنی اطراف عالم مینے ایک برسنے

واے ابر کی بجلی دیکھی جو چمکی اور اوس نے اطراف عالم کے سیاہ بادلون کو روشن کر دیا ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ظلما بہا نور یضیی له | | ما حوله کاضاءة البدر | |

وہ ایسے کالے بادل تہے کہ اونمین ایک ایسا نور تہا کہ جو شے اوسکے گرد تہی اوسنے اوسکو روشن کر دیا تہا جیسے چودہوین رات کا چاند روشن کر دیتا ہے ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ورجوته فخر اابوء به | | ما کل قادح زنده یوری | |

حضرت عبد اللہ کے ساتھ از روے فخر کے یعنے نکاح کی امید کی مگر مین کامیاب نہ ہوئی اسلیئے کہ ہر ایک امید کرنے والا اپنی امید سے کامیاب نہین ہو سکتا ہے جیسے کہ ہر ایک شخص چقماق سے آگ نکالنے مین کامیاب نہین ہوتا ہے چقماق کبہی آگ دیتی ہے اور کبہی آگ نہین دیتی ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| لله ما زهرية سلبت | | ثوبیک ما استلبت وما تدری | |

حضرت آمنہ والدہ ماجدہ رسول اللہ صلعم بنی زہرہ سے تہین اسلیئے زہریہ کہا۔ اللہ تعالی کے واسطے اوس شے کی نیکی ہے جو شے زہریہ نے سلب کی ہے اے عبد اللہ تمہارے دو کپڑے جو نبوت اور ملک ہے اوسکو آمنہ نے سلب کیا ہے اور اونکو معلوم نہین ہے کہ یعنے کیا شے سلب کی ہے۔

یہ اشعار بہی فاطمہ خثعمیہ نے کہے ہین ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| بنی هاشم قد غادرت من اخیکم | | امینة اذ للباه یعتلجان | |

اے بنی ہاشم تمہارے بہائی حضرت عبد اللہ سے آمنہ نے چہوڑ دیا جسوقت حضرت عبد اللہ اور آمنہ باہ کیواسطے علاج کرتے تہے چہوڑنے کا بیان دوسرے شعر مین ہے کہ کیا چہوڑ دیا ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| کما غادر المصباح بعد خبوه | | فتایل قد میثت له بدهان | |

خبو کا معنی بجہ جانا فتایل فتیلہ کی جمع ہے چراغ کی بتی میثت تر کیا گیا شعر کا معنی یہ ہے کہ عبد اللہ سے آمنہ نے جو کچہ چہوڑا وہ بعینہ ایسی مثال ہے جیسے کہ چراغ بجہ جانے کے بعد اون فتیلون کو چہوڑ دیتا ہے جو فتیلے اوسکے لیئے تیل سے تر کیئے جاتے ہین چراغ فتیلون کا سب تیل کہینچکر فتیلون کو خالی چہوڑ دیتا ہے ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| وما کل ما یحوی الفتی من تلاده | | بحزم ولا ما فاته لتوانی | |

آدمی جو مال قدیم اور موروثی جمع کرتا ہے اوسکے حزم سے نہین ہے اور جو مال اوس سے فوت ہو جاتا ہے اوسکی سستی کیوجہ سے نہین ہے

| | |
|---|---|
| فاجمل اذا طالبت امراً فانه<br>سیکفیکه امّا ید مقفعلّۃ | سیکفیکه جدان یصطرعان<br>واما ید مبسوطۃ ببنان |

جسوقت توکسی امر کو طلب کرے تو خوبی سے طلب کر اوس امر کو دو کوششین جو باہم لڑتی ہین تجھکو کافی ہونگی اون دونون کوششونمین سے ایک یہ ہے کہ وہ ہاتھ جو روک دیا گیا ہے تجھکو کافی ہوگا یعنی بلا طلب کے وہ امر تجھکو حاصل ہو جاویگا یا دوسری کوشش تجھکو اوس امر سے کفایت کریگی وہ یہ ہے کہ تیرا ہاتھ جو پھیلا ہوا اور کشادہ ہے اور اوسکا کشادہ ہونا اونگلیون کے پورونکے ساتھ ہے تجھکو اوس امر سے کامیابی دیگا یعنی تیری کوشش تجھکو کامیاب کردے گی ۵

| | |
|---|---|
| فلما قضت منه الامينة ما قضت | نبا بصری عنه وکل لسانی |

جبکہ حضرت آمنہ نے حضرت عبداللہ سے جس شے کی حاجت روائی کی اوسکی حاجت روائی کی اوس سے میری بصر اوچٹ گئی اور میری زبان گونگی ہوگئی ہین اوس واقعہ کو کچھہ بیان نہین کرسکتی۔

اور اسی حدیث کی تخریج ابن سعد نے ہشام بن الکلبی سے کی ہے اونہون نے ابوالفیاض الخثعمی سے معضل طورپر روایت کی ہے۔ اس حدیث مین یہ ہے کہ جسوقت حضرت عبداللہ فاطمہ کیطرف پلٹ کے آئے تو اوس سے پوچھا تو نے جو کچھہ کہا تھا کیا اوس امر مین تیری خواہش ہے اوسنے کہا (قد کان ذاک مرۃ فالیوم لا) وہ امر ایک وقت تھا آجکے دن نہین ہے (فاطمہ کا یہ قول مثل ہوگیا) اور اس حدیث کے آخر مین یہ ہے کہ قریش کے جوانون کو اوس امر کی خبر پہونچی جس امر کو فاطمہ نے حضرت عبداللہ کے پیش کیا تھا اون جوانون نے فاطمہ سے اوس امر کو ذکر کیا فاطمہ نے وہ اشعار کہے جو اوپر لکھے گئے ہین اور اس حدیث مین اس قول کے بعد کہ حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہ کے پاس تین دن قیام کیا یون ہے کہ عرب کے پاس یہ سنت تھی کہ جسوقت مرد اپنی عورت کے پاس اوسکے اہل مین داخل ہوتا تو تین دن تک قیام کرتا تھا اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی میرے باپ نے مجھسے حدیث کی کہ مینے ابویزید المدنی سے سنا اونہون نے کہا مجھکو یہ خبر ہوئی ہے کہ حضرت عبداللہ ایک عورت خثعمیہ کے پاس آئے اوسنے آپکی دونون آنکھونکے بیچ مین ایک ایسا نور دیکھا کہ وہ آسمان تک بلند ہو رہا تھا خثعمیہ نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کیا تمکو مجھسے کوئی خواہش ہے اونہون نے کہا ہان گر مین رمی جمار سے فارغ ہو جاؤن وہ چلے گئے اور رمی جمار کیا پھر اپنی بی بی حضرت آمنہ کے پاس آئے پھر خثعمیہ یاد آئی آپ اوسکے پاس گئے اوسنے پوچھا کیا تم میرے

معضل حدیث کی قسم ہے ۱۲

پاس سے جانیکے بعد کسی عورت کے پاس گئے تھے حضرت عبداللہ نے کہا ہان مین اپنی بی بی آمنہ کے پاس گیا تھا یہ سنکے فاطمہ نے کہا مجھکو تمسے کوئی حاجت نہین ہی تم ایسے حال مین گئے تھے کہ تمہاری دونون آنکھونکے درمیان ایک ایسا نور تھا کہ آسمان تک بلند ہو رہا تھا جبکہ تم نے حضرت آمنہ سے صحبت کی وہ نور چلا گیا فاطمہ نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ آمنہ کو خبر کر دو کہ تم خیر اہل ارض کیساتھ حاملہ ہوئین۔ ابن عساکر نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہ خثعم مین سے ایک عورت تھی کہ موسمونمین سے ایک موسم مین اپنے نفس کو لوگونکے سامنے پیش کیا کرتی تھی اور وہ صاحب جمال تھی اور اوسکے ساتھ ایک آدمی رہتا تھا اوسکو ساتھ لیکر پھرتی تھی گویا وہ اوسکو بیچتی تھی وہ عورت حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے پاس آئی جبکہ اوسنے انکو دیکھا اوسکو اونکے حسن سے تعجب ہوا اوس نے اپنے آپکو اونکے سامنے پیش کیا حضرت عبداللہ نے کہا جب تک مین تیرے پاس پلٹ کر آؤن تو اپنی جا ئے ٹھیری رہو حضرت عبداللہ اپنے اہل کے پاس گیے اور اپنی بی بی کیساتھ صحبت کی اونکی بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئین جبکہ حضرت عبداللہ اوس عورت کیطرف پلٹ کر آئے تو اوس عورت نے اون سے پوچھا تم کون ہو اونھون نے کہا مین وہی شخص ہون جو تجھسے مینے وعدہ کیا تھا اوسنے کہا تم وہ نہین ہو اور اگر تم وہی ہو تو مینے وہ نور جو تمہاری دونون آنکھونکے درمیان دیکھا تھا مین اس وقت اوس نور کو نہین دیکھتی ہون بیہقی اور ابو نعیم نے ابن شہاب سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ ایسے حسین مرد تھے کہ وہی دیکھے گئے کوئی مرد ایسا حسین نہ تھا ایک دن وہ قریش کی عورتونکے پاس گئے اون عورتون مین سے ایک عورت نے اپنے آپسمین پوچھا کہ تم مین سے کونسی عورت اس جوان سے نکاح کریگی کہ اوس نور کو لے گی جو اونکی دونون آنکھونکے بیچ مین ہی اسلئے کہ مین اونکی دونون آنکھونکے درمیان ایک نور دیکھتی ہون آپسے حضرت آمنہ رض نے نکاح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئین۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عروہ وغیرہ سے روایت کی ہی اون راویون نے کہا ہی کہ قتیلہ بنت نوفل ورقہ بن نوفل کی بہن آدمیونکو دیکھا کرتی تھی اور شگون لیتی تھی اوسکی طرف حضرت عبداللہ رض گذری اوسنے آپکو اس لیے بلایا کہ آپ اوس سے بضع حاصل کرین اور اوس نے آپکا کپڑا پکڑ لیا آپنے انکار کیا اور کہا کہ مین جا کر تیرے پاس آتا ہون اور دوڑتے چلے گئے یہانتک کہ حضرت آمنہ کے پاس آئے اور اون سے صحبت کی حضرت آمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئین پھر حضرت عبداللہ اوس عورت کی طرف پلٹ کر آئے اور اوسکو منتظر پایا حضرت عبداللہ نے اوس سے پوچھا کہ جس امر کو تو نے میرے سامنے پیش کیا تھا کیا تیری خواہش اوس مین ہی اوسنے کہا نہین آپ ایسے حال مین گئے تھے کہ آپکے چہرہ مین ایک نور بلند ہو رہا تھا پھر آپ ایسے

حال مین واپس آئے کہ آپ کے چہرہ مین وہ نور نہین ہے اور ایک نقطہ مین یون وارد ہے کہ آپ ایسے حال مین گئے تھے کہ آپکی دونون آنکھون کے درمیان نور کی چمک اور سفیدی ایسی تھی جیسے گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے اور آپ ایسے حال مین واپس آئے ہین کہ وہ نور اور سفیدی آپکے چہرہ مین نہین ہے ۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے اور ابو صالح نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ جس عورت نے حضرت عبد اللہ کے روبرو جو شے پیش کی تھی وہ پیش کی تھی وہ عورت ورقہ بن نوفل کی بہن تھی ابن سعد نے کہا کہ ہمکو واقدی نے خبر دی ہے کہ مجھسے علی بن یزید بن عبد اللہ بن وہب بن زمعہ نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور اونکے باپ نے اپنی پھوپی سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ یہ سنتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت آمنہ حاملہ ہوئین وہ یہ فرماتی تھین کہ مجکو یہ معلوم نہین ہوا کہ مین رسول اللہ کے ساتھ حاملہ ہوئی ہون اور مینے حمل کی گرانی جیسی عورتین پاتی ہین نہین پائی مگر یہ امر تھا کہ مین اپنے حیض کے بند ہونے کو اوپرا سمجھتی تھی اکثر حیض بند ہوجاتا تھا اور پھر جاری ہوجاتا تھا اور میرے پاس ایک آنے والا آیا مین ایسی حالت کے درمیان تھی کہ نہ سو رہی تھی اور نہ جاگ رہی تھی اوس آنے والے نے مجھسے پوچھا کیا تمکو معلوم ہوا کہ تم حاملہ ہوگئی ہو مین یہ کہتی تھی مین نہین جانتی اوس آنے والے نے مجھسے کہا کہ تم اس امت کے سردار اور نبی کے ساتھ حاملہ ہوگئی ہو وہ دن دوشنبہ کا دن تھا پھر اوسنے مجکو یہانتک مہلت دی کہ جبوقت میرے جننے کا وقت آیا وہی آنے والا میرے پاس آیا اور مجھسے کہا یہ کہو (اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد) مین اس کلمہ کو کہتی تھی مینے اس واقعہ کو اپنی عورتون سے ذکر کیا اون عورتون نے مجھسے کہا کہ اپنے بازون اور گردن مین لوہے کو باندہ لو حضرت آمنہ رضی نے فرمایا کہ مین نے لوہے کو اپنے بازون اور گردن مین باندہ لیا میرے جسم پر وہ لوہا نہین چھوڑا جاتا تھا مگر کچھہ دنون مین اوس لوہے کو خود بخود قطع کیا ہوا پاتی تھی پھر مین اوسکو اپنے جسم پر نہین باندھتی تھی ۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت آمنہ رضی نے کہا ہے کہ مین رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئی یعنے آپکے حمل سے کوئی مشقت نہین پائی یہانتک کہ یعنے آپکو جنا۔

اور ابن سعد نے ابی جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت آمنہ کو ایسے حال مین کہ رسول اللہ کے ساتھ حاملہ تہین یہ امر کیا گیا کہ تم آپکا نام احمد رکہیو۔

ابو نعیم نے بریدہ اور ابن عباس رض سے روایت کی ہے ان دولون راویون نے کہا کہ حضرت آمنہ رض نے اپنے خواب مین دیکہا اون سے کسینی نے کہا کہ تم خیر خلایق اور سید العالمین کے ساتھ حاملہ ہوئین جسوقت تم اونکو جنو تو اونکا نام احمد اور محمد رکہیو اور آپکے جسم مبارک پر یہ باندہ دیجیو خواب سے ایسے حال مین بیدار ہوئین کہ اونکے سر کے پاس ایک صحیفہ سونے کا رکہا ہوا تہا اور اوسپر یہ لکہا تہا (اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد وکل خلق راید من قایم وقاعد عن السبیل عاند علی الفساد جاہد من نافث اوعاقد وکل خلق مارد یاخذ بالمراصد فی طرق الموارد اناہم عنہ باللہ الاعلی واحوطہ منہم بالید العلیا والکف الذی لایری ید اللہ فوق ایدیہم وحجاب اللہ دون عادیہم لایطردوہ ولایضروہ فی مقعد ولامنام ولامسیر ولامقام اول اللیالی وآخر الایام

**فایدہ**۔ ابن سعد نے محمد بن کعب وغیرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد شام کو تجارت کیواسطے گئے تہے شام سے پلٹتے وقت مدینہ منورہ مین اونہون نے وفات پائی اور اوسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل تہے اور جس دن حضرت عبداللہ رض نے وفات پائی اونکی عمر پچیس سال کی تہی واقدی رح نے کہا ہے کہ جواقاویل اور روایات حضرت عبداللہ رض کی وفات اور عمر کے باب مین ہین اونمین یہ قول اثبت ہے۔

**فایدہ**۔ واقدی رح نے کہا ہے کہ ہمارے اور اہل علم کے نزدیک یہ بات معروف ہے کہ حضرت آمنہ اور حضرت عبداللہ رض دولون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی اولاد نہین جنی۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال ولادت مین اللہ تعالی نے آپکی اور اپنے شہر کی بزرگی کے سبب سے اصحاب فیل کے ساتھ کیونکر معاملہ کیا

ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل محرم کے نصف مہینہ مین آئے تھے واقعہ فیل کے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے درمیان پچاس راتین تھین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل آئے یہانتک کہ جسوقت مکہ کے قریب پہونچے عبد المطلب نے اونکا استقبال کیا اور اونکے بادشاہ سے پوچھا کہ کس غرض سے تو ہماری طرف آیا ہے تو نے کیسکو ہمارے پاس کیون نہین بہیجدیا جن چیزون کا تو ارادہ کرتا ہے ہم ہر ایک شے تیرے پاس لیکر آتے ہین اوس نے کہا کہ مجھکو اس بیت اللہ کی خبر پہونچی ہے کہ کوئی شخص اسمین داخل نہین ہوتا ہے مگر وہ امن پاتا ہے مین بیت اللہ کے رہنے والون کو ڈرانے کیواسطے آیا ہون عبد المطلب نے کہا جن چیزونکا تو ارادہ کرتا ہے ہم تیرے پاس وہ ہر ایک چیز لاتے ہین تو پلٹ کے چلا جا اوسنے اون چیزون سے انکار کیا اور بیت اللہ مین داخل ہونا چاہا اور وہ بیت اللہ کیطرف چل دیا عبد المطلب نہین گئے اور ایک پہاڑ پر کہڑے ہوگئے اور یہ کہا کہ بیت اللہ اور اہل بیت اللہ کے ہلاک کرنے والے کے حضور مین حاضر نہ ہونگا پھر اونہون نے یہ شعر پڑہا ؎

| لا یغلبن محالہم محالک | اللہم لکل الہ حلالا فامنع حلالک |
|---|---|

اے میرے اللہ تعالی ہر ایک معبود کا ایک امر حلال کیا ہوا ہے تو اپنے حلال کو منع کر اون لوگون کا مکر اور فریب تیرے عذاب اور قوت پر ہرگز غالب نہوگا۔

| اللہم فان فعلت فامر ما بدا لک |
|---|

اے میرے اللہ اگر تو کرتا ہے تو جو شے تجھکو ظاہر ہوئی ہے اوسکے ساتھ تو حکم دے ۱۲

دریا کی طرف سے مثل سحاب کے آیا یہانتک کہ طیرا ابابیل نے اونپر سایہ کرلیا ہاتی پکارنے لگے
اون سب کو عصف ماکول کی مثل کردیا یعنی جیسی کہیتی ہو کہ اوس کا دانہ کہالیا گیا ہوا در
اوسکا بہس باقی رہگیا یا گہانس باقی رہگئی ہو ایسا کردیا۔

سعید بن منصور اور بیہقی نے عکرمہ سے اللہ تعالی کے قول طیرا ابابیل مین روایت کی
ہے کہا ہے کہ بحر کی طرف سے طیرا ابابیل پیدا ہوئین اور اونکے سر درندجانورون کے سرون
کی مثل تہے اس سے پہلے اور اوسکے بعد وہ نہین دیکہے گئے اونہون نے اصحاب فیل
کی جلدون مین چیچک کی مثل اثر کیا پہلی بار چیچک وہی دیکہی گئی ہے وہ ہی نشان تہے۔

سعید بن منصور نے عبید بن عمیر اللیثی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ اللہ تعالی
نے یہ ارادہ کیا کہ اصحاب فیل کو ہلاک کرے تو اونکی طرف طیرا ابابیل کو بہیجا بحر سے وہ پیدا
ہوئے گویا وہ ابلق ابابیلین تہین ہر ایک طائر کے ساتھ تین تین پتہر تہے ایک پتہر جو چونچ مین
اور دو پتہر دونون پنجون مین تہے پہر وہ آئین اور اونہون نے اصحاب فیل کے سرون پر
صفین باندہین پہر اونہون نے شور کیا اور جو پتہر اونکے پنجون اور چونچون مین تہے ڈالدے
کوئی پتہر ایسا نہ تہا کہ کسی مرد پر گرا اگر اوسکے دوسری طرف سے نکل گیا اگر مرد کے سر پر
گرا تو اوسکے دبر سے نکل گیا اور اگر جسم مین سے کسی عضو پر گرا تو اوسکی دوسری طرف سے نکل
گیا اور اللہ تعالی نے تند ہوا کو بہیجا اور وہ ہوا طیرا ابابیل کے پاؤن پر لگی اونکے پاؤن کی
شدت اور قوت کو اوس ہوا نے اور زیادہ کردیا جمیع اصحاب فیل ہلاک کردیے گئے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل آئے یہانتک
کہ مقام صفاح مین جو حنین اور انصاب حرم کے درمیان ہے اوترے عبد المطلب اونکے پاس
آئے اور کہا کہ یہ بیت اللہ ہے اللہ تعالی نے اسپر کسی کو مسلط نہین کیا اصحاب فیل نے کہا کہ
جب تک ہم اسکو منہدم نکر ڈالینگے ہم پلٹ کے نہ جائینگے راوی نے کہا کہ وہ لوگ اپنے کسی فیل کو
آگے نہین بڑہاتے تہے مگر وہ پیچہے ہٹتا تہا اللہ تعالی نے طیرا ابابیل کو بلایا اور اونکو سیاہ پتہر

دئے کہ اونپر بھیگی مٹی تھی جبکہ طیر ابابیل اون لوگون کے مقابل آئین تو وہ پتھر اونپر پھینکے اونمین سے کوئی شخص باقی نہ رہا مگر اوسکو خارش پیدا ہوگئی اونمین سے کوئی انسان اپنی پوست کو نہین کھجلاتا تھا مگر اوسکا گوشت گرجاتا تھا۔

ابونعیم نے وہب سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل کے ساتھ ایک ہتنی تھی ایک ہاتی نے اوس ہتنی کے سبب سے جرءت کی اوسکے سنگریزہ لگا وہ ہتنی پلٹ گئی۔

## یہ باب اون آیات کے بیان مین ہی کہ جسوقت عبدالمطلب نے زمزم کو کھودا وہ آیات ظہور مین آئے تھین

ابن اسحاق اور بیہقی نے علی ابن ابی طالب رض سے روایت کی ہے کہ اوس درمیان کہ عبدالمطلب مقام حجر مین سو رہے تھے ایک شخص آیا اوسنے کہا کہ برہ کو کھودو عبدالمطلب نے پوچھا برہ کیا چیز ہے وہ کہنے والا اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا وہ اپنے اوس سونے کی جگہہ سو رہے ایک شخص آیا اور اون سے کہا کہ مضنونہ کو کھودو عبدالمطلب نے پوچھا مضنونہ کیا چیز ہے وہ شخص اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا وہ اپنے سونے کی جگہہ پر آئے اور سو رہے ایک شخص آیا اور اون سے کہا کہ طیبہ کو کھودو اونہون نے پوچھا طیبہ کیا چیز ہے وہ شخص اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا تو عبدالمطلب اپنے سونے کی جگہہ پھر آئے اور اوسمین سو رہے ایک شخص آیا اور اون سے کہا کہ زمزم کو کھودو اونہون نے پوچھا زمزم کیا چیز ہے اوس شخص نے کہا کہ اوسکا پانی کھینچنے سے کم نہوگا اور نہ اپنی جگہہ سے ہٹیگا پھر اوس نے عبدالمطلب سے زمزم کی جگہہ کی صفت بیان کی یعنی اونکو یہ بتلایا کہ زمزم فلان جگہہ ہے عبدالمطلب خواب سے اوٹھے اور جس جگہہ اوس شخص نے زمزم کی تعریف بیان کی تھی کھود رہے تھے قریش نے اون سے پوچھا اے عبدالمطلب کیا ہے اونہون نے کہا کہ زمزم کے کھودنے کے لیے مجھکو امر کیا گیا ہے جبکہ زمزم کھلا اور لوگون نے دیکھا کنوان نکل آیا تو اونہان نے کہا اے عبدالمطلب تمہارے ساتھ ہمارا بھی حق ہے اسلئے کہ زمزم ہمارے باپ اسمعیل کا پانی

بیٹے کا کنواں ہے عبد المطلب نے کہا زمزم تمہارے لئے نہین ہے تمہارے سوا مین
زمزم کے ساتھہ مخصوص کیا گیا ہون اونہون نے کہا کیا تم اس معاملہ مین ہمسے محاکمہ کرتے ہو
عبد المطلب نے کہا بیشک اونہون نے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان بنی سعد بن ہذیم کی
کاہنہ حکم رہے گی وہ فیصلہ کر دیگی وہ کاہنہ ملک شام کے قریب رہتی تہی عبد المطلب اپنے
بہائیون مین سے ایک گروہ کو لیکر سوار ہوئے اور ہر ایک بطن سے ایک ایک آدمی جو قریش
سے تہا اونکا ایک گروہ عبد المطلب کے ساتھ سوار ہوا شام اور حجاز کے درمیان جو زمین تہی
وہ بیابان تہی اون شہرون کے بیابان مین سے جبکہ وہ ایک بیابان مین تہے عبد المطلب
اور اونکے ہمراہیون کا پانی ختم ہو گیا یہانتک کہ اونہون نے ہلاکت کا یقین کر لیا پہر اونہون نے
اوس قوم کے آدمیون سے جو اونکے ساتھہ تہے پانی مانگا اونہون نے کہا ہمکو قدرت نہین ہے کہ
ہم تمکو پانی پلادین اور ہمکو اوس مصیبت کی مثل کا خوف ہے جو مصیبت تمکو پہونچی ہے عبد المطلب نے
اپنے اصحاب سے پوچہا تمہاری کیا رائے ہے اونہون نے کہا ہماری کوئی رائے نہین ہے مگر
آپکی رائے کی پیروی عبد المطلب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہر ایک مرد تم لوگون مین سے اپنا
گڑہا کہودے جسوقت تم مین سے کوئی مرد مرجاے تو اوسکے اصحاب اوسکو اوسکے گڑہے مین
ڈالدین یعنی دفن کر دین یہانتک کہ تم مین آخر جو شخص رہے اوسکو اوسکا ہمراہی دفن کر دے
ایک مرد کا ضایع ہونا تم سب کے ضایع ہونے سے آسان ہے اون سب نے اپنے اپنے گڑہے
کہودیے پہر اون لوگون نے کہا واللہ ہمارا اپنے ہاتون سے اپنے آپ کو موت مین ڈالنا ہے
ہم زمین پر نہین چلتے ہین اور پانی طلب کرتے ہین شاید اللہ تعالی بوجہ عجز کے ہمکو پانی پلادے عبد المطلب
نے اپنے اصحاب سے کہا کوچ کردو اونہون نے کوچ کر دیا اور عبد المطلب نے بہی کوچ کیا جسوقت
عبد المطلب اپنی اونٹنی پر بیٹہے اونٹنی نے اونکے لیجاتے مین سرعت کی شیرین پانی کے چشمے
اوسکے پاؤن کے نیچے جاری ہو گئے اونہون نے اپنی اونٹنی کو بٹہلا دیا اور اونکے اصحاب نے
اپنے اپنے اونٹ بٹہلا دئے اور سب نے پانی پیا اور پانی بہرا اور آدمیون اور جانورون کو پلایا پہر

اونھون نے اپنے ہمراہیون کو بلایا کہ پانی کی طرف آؤ اللہ تعالی نے ہمکو سیراب کیا ہے وہ لوگ آئے اور اونھون نے پانی بھرا اور پیا اور پلایا پھر اون لوگون نے کہا کہ اے عبد المطلب تحقیق اللہ تعالی نے تمہارے حق مین فیصلہ کر دیا جسنے تمکو اس بیابان مین پانی پلایا ہے البتہ اوسی نے تمکو زمزم کا پانی پلایا ہے تم چلو زمزم تمہارا ہے ہم تمسے جھگڑنے والے نہین ہین۔

بیہقی نے زہری سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ پہلے جو واقعہ عبد المطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ قریش اصحاب فیل سے بہاگتے ہوئے حرم سے نکلے اور اپنے گھر بار سے نکل کے عبد المطلب سے دور ہو گئے عبد المطلب نے کہا واللہ مین اللہ تعالی کے حرم سے ایسے حال مین نہین نکلونگا کہ اوسکے غیر سے عزت کی خواہش کرون عبد المطلب بیت اللہ کے پاس بیٹھ گئے اور اونھون نے یہ دعا مانگی اللھم ان المرء یمنع رحلہ فامنع حلالک اے میرے اللہ تعالی ہر ایک مرد اپنے رہنے کی جگہہ کی حفاظت کرتا ہے وہ غیر کو اپنی جگھہ سے روکتا ہے تو اپنے جلال سے غیر کو باز رکھہ عبد المطلب اسوقت تک حرم مین ثابت قدم رہے کہ اللہ تعالی نے فیل اور اصحاب فیل کو ہلاک کیا اور قریش پلٹ کر آئے عبد المطلب قریش مین اپنے صبر اور اس وجہ سے کہ اونھون نے اللہ تعالی کے محارم کی تعظیم کی عظیم مرتبہ ہوئے وہ اس حال مین رہا کرتے تھے کہ خواب مین کوئی آیا اور اون سے کہا کہ زمزم کو کھودو کہ شیخ اعظم کا چھپایا ہوا ہے عبد المطلب خواب سے بیدار ہوئے اور اونھون نے کہا اے میرے اللہ مجھسے تو ظاہر کر کہ مین کہان کھودون اونکو دوسری بار خواب مین دکھلایا گیا کہ اوس تکتم کو کھودو جو گوبر اور خون کے درمیان ہے جس جاے غراب اعصم اپنی چونچ سے زمین کریدے وہ جگہہ مقام قریۂ نمل مین ہو جا کی سرخ پتھرون کے سامنے ہے اسکے سنتے ہی عبد المطلب اوٹھکر گئے یہانتک کہ مسجد حرام مین پہونچ کے بیٹھ گئے جن نشانیون کا اونسے نام لیا گیا تھا اونکا انتظار کر رہے تھے پھر اونھون نے مقام حزورہ مین ایک گاے ذبح کی اور اوسکی تھوڑی جان رہی تھی کہ وہ گاے ذبح کرنے والے سے فوت ہو گئی اور مسجد مین زمزم کی جگہہ اوسپر موت غالب آگئی وہ گاے اوسی جاے ذبح کی گئی اور اوس کا گوشت

اوٹھالیا گیا ایک کوا آیا وہ اوپر سے نیچے اوتر رہا تھا یہانتک کہ وہ کوا گوبر پر اوترا اور تمام قریہ نمل کو
اوسنے اپنی چونچ سے کریدا عبد المطلب یہ واقعہ دیکھکر کھڑے ہو گئے اور اوسجگہہ کو انہون نے
کھودا اونکے پاس قریش کے لوگ آئے اونہون نے پوچہا یہ کیا کام ہے عبد المطلب نے کہا مین
اس کنوے کو کھودتا ہون جسوقت کنوے کے کھودنے پر قدرت پائی اور اونپر تکلیف کی شدت
ہوئی تو اونہون نے یہ نذر کی کہ اپنے بیٹون مین سے ایک کو ذبح کرونگا پہر کنوے کو کھودا یہانتک
کہ پانی پر پہونچ گئے پانی نکل آیا عبد المطلب نے اوس کنوے پر ایک حوض بنایا اوسکو
وہ بہر دیتے تہے اور اوس حوض سے حاجی لوگ پانی پیتے تہے قریش کے حاسد لوگ رات مین
اوس حوض کو توڑ ڈالتے تہے عبد المطلب جسوقت صبحکو اوٹھتے تو اوس حوض کو درست کر دیتے
تہے جبکہ قریش نے حوض کے فاسد کرنے مین زیادتی کی عبد المطلب نے اپنے رب سے دعا مانگی
خواب مین اونکو دکھایا گیا اور یہ کہا گیا کہ تم یہ دعا مانگو اللهم انی لا احلها لمغتسل ولکن هی لشارب حل
وبل ثم کفیتهم اے میرے اللہ تعالی مین زمزم کو غسل کرنے والے کو حلال نہین کرونگا ولیکن زمزم
پانی پینے والے کیواسطے حلال ہے اور تیری ہے پہر تو اونکو کفایت کریگا عبد المطلب کھڑے ہو گئے
جو امر اونکو خواب مین دکہلایا گیا تہا اوسکے ساتھ اونہون نے منادی کر دی پہر پلٹ کر چلے گئے
کوئی شخص اونکے حوض کو فاسد نہین کرتا تہا مگر اوسکے جسم مین کوئی بیماری پیدا ہو جاتی تھی آخر مین
لوگون نے اونکے حوض کو اور اوس سے پانی پلانے کو ترک کر دیا پہر عبد المطلب نے کہا اے میرے
اللہ تعالی مینے اپنی اولاد مین سے ایک کے ذبح کرنے کی تیرے لیے نذر کی ہے مین اون بیٹونکے
درمیان قرعہ ڈالتا ہون جس بیٹے کو تو چاہے اوسکے ساتھ قرعہ نکال -

عبد المطلب نے اونکے درمیان قرعہ ڈالا تو قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا عبد اللہ سب بیٹیون مین
عبد المطلب کو زیادہ دوست تہے عبد المطلب نے دعا کی اے میرے اللہ تعالی تجھکو عبد اللہ
زیادہ دوست ہے یا ایک سو اونٹ زیادہ دوست ہین پہر عبد المطلب نے عبد اللہ اور سو اونٹونکے
درمیان قرعہ ڈالا قرعہ سو اونٹون پر نکلا عبد المطلب نے عبد اللہ کی جاے اون سو اونٹون کو

ذبح کیا۔

ابن سعد نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے جبکہ عبد المطلب نے زمزم کے کہودنے مین اپنے اعانت کرنے والون کی کمی دیکھی تو یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالی مجھکو کامل دس اولاد ذکور دیگا اور مین اونکو دیکھہ لونگا تو اونمین سے ایک کو ذبح کرونگا جبکہ دسن ذکور پورے ہو گئے تو عبد المطلب نے اون سب کو جمع کیا پہر اپنی نذر سے اونکو خبر کی اونہون نے قبول کیا اور کہا آپ اپنی نذر وفا کرین اور جو آپ چاہین وہ کرین عبد المطلب نے اون سب بیٹون کے درمیان قرعہ ڈالا قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا عبد المطلب نے عبد اللہ کا ہاتہہ پکڑا اور اونکو ذبح کرنے کی جاے کیطرف کہینچکر لے جارہے تہے اور اونکے ساتھ چہری تہی عبد المطلب کی بیٹیان رونے لگین اور اونمین سے ایک نے کہا کہ اپنے بیٹے کے معاملہ مین اس طور سے عذر کرو کہ آپ کے وہ چہوٹے ہوئے اونٹ جو حرم مین چرتے ہین اونمین قرعہ ڈالو عبد المطلب نے عبد اللہ اور دس اونٹون مین قرعہ ڈالا اور اوس زمانہ مین دس اونٹ دیت کے ہوتے تہے قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا عبد المطلب ہر بار قرعہ ڈالتے تہے اور دس دس اونٹ زیادہ کرتے جاتے تہے اور ہر ایک قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلتا تہا یہانتک کہ سو اونٹ کامل ہو گئے اور قرعہ اونٹون پر نکلا عبد المطلب نے اور اونکے ساتھ آدمیون نے تکبیر کہی اور اونٹون کو آگے بڑہا کے ذبح کیا جس شخص نے اول سو اونٹ نفس کی دیت سنت کی ہے وہ عبد المطلب ہین اونکی یہ سنت قریش اور کل عرب مین جاری ہو گئی اور اس سنت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکہا

حاکم اور ابن جریر نے اور اموی نے اپنے مغازی مین صنابحی کے طریق سے معاویہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تہے ایک اعرابی آپکے پاس آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ مینے گہاس کو خشک چہوڑا ہے اور پانی خشک ہو گیا ہے عیال ہلاک ہو گئے اور مال ضائع ہو گیا اے ابن ذبیحین اللہ تعالی نے آپکو جو غنیمت دی ہے اوسمین سے مجھکو دیجئے رسول اللہ صلعم نے لفظ ابن ذبیحین کو سنکر تبسم کیا اور اوسکے اس کہنے پر

انکار نہین کیا لوگون نے معاویہ سے پوچھا اے امیرالمومنین دو ذبیح کون ہین معاویہ نے کہا
کہ جسوقت عبدالمطلب کو زمزم کھودنیکے لیئے حکم ہوا اونہون نے نذر مانی کہ اگر زمزم آسانی
سے کھد جاے گا تو اپنے بیٹون مین سے بعض کو ذبح کرون گا جبکہ عبدالمطلب زمزم کے
کھودنیسے فارغ ہوئے تو اونہون نے بیٹونکے درمیان قرعہ ڈالا عبدالمطلب کے دس بیٹے
تھے قرعہ عبداللہ کے نام پر نکلا عبدالمطلب نے عبداللہ کے ذبح کرنے کا ارادہ کیا عبدالمطلب
کو اونکی ماموُن سے جو بنی مخزوم تھے منع کیا اور اونہون نے کہا اپنے رب کو راضی کرو اور اپنے
بیٹے کا فدیہ دو عبدالمطلب نے عبداللہ کے فدیہ مین سو ناقہ دیے معاویہ نے کہا یہ ایک ذبیح
عبداللہ ہین اور دوسرے ذبیح اسمعیل علیہ السلام ہین۔

## یہ باب اون معجزون اور خصایص کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پیدا ہونے کی رات مین ظاہر ہوئے ہین

بیہقی اور ابونعیم نے حسان بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین لڑکا تھا قریب
بلوغ کے پہونچگیا تھا اور میرا سن سات یا آٹھ برس کا تھا جو چیز مین دیکھتا اور سنتا اوسکو پہچانتا تھا
یکایک مینے دیکھا کہ یثرب مین ایک یہودی صبح کے وقت اپنے حصن پر یا معشر یہود کہکے
پکار رہا تھا یہودی لوگ اوسکے پاس جمع ہوگئے اور مین سن رہا تھا اون یہودیون نے کہا تجھکو
ہلاکت ہو تجھے کیا ہوا ہے کہ پکار رہا ہے اوسنے کہا احمد کا وہ ستارا کہ اوسکے ساتھ وہ آجکی
رات پیدا ہوے ہین طلوع ہوا ہے۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی
ہے کہا ہے کہ میری مان نے مجھسے حدیث کی ہے کہ جس رات مین حضرت آمنہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا میری مان اونکے جننے کے وقت حاضر ہوئی تھی میری مان نے کہا کہ آمنہؓ
کے گھر مین کسی شے کو مین نہین دیکھتی تھی مگر نور نظر آتا تھا اور مین ستارون کی طرف دیکھتی تھی
وہ اتنے نزدیک ہو رہے تھے کہ مین یہ کہتی تھی کہ میرے اوپر گر پڑینگے جسوقت حضرت آمنہ نے

رسول اللہ صلعم کو جنا حضرت امنہ سے ایک ایسا نور نکلا کہ آمنہ کا حجرہ اور گھر اوس سے روشن ہوگیا یہانتک نور تھا کہ مین نہین دیکھتی تھی مگر نور کو۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عرباض بن ساریہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین اوس وقت عبداللہ اور خاتم النبین تھا کہ آدم اپنی اصل مٹی مین پڑے ہوئے تھے یعنی پیدا نہین ہوئے تھے اور مین تمکو اس امر سے خبر دونگا میرے باپ ابراہیم نے میرے لئے دعا کی تھی اور عیسی علیہ السلام نے میری بشارت دی تھی اور مین اپنی مان کا وہ خواب ہون کہ اونہون نے دیکھا تھا اور ایسے ہی انبیا کی مائین خواب دیکھتی ہین اور یہ امر واقع ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے جسوقت آپکو جنا تو ایسا نور دیکھا کہ شام کے مکانات اوس نور سے روشن ہو گئے تھے۔

ابن سعد اور احمد اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپکے امر کی ابتدا کیا تھی آپنے فرمایا کہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے میرے لئے دعا کی تھی اور عیسی علیہ السلام نے میری بشارت دی تھی اور میری مان جسوقت حاملہ ہوئین تو اونہون نے دیکھا کہ اون سے ایک ایسا نور نکلا کہ اوس نور سے شام کے قصور روشن ہو گئے۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے خالد بن معدان سے اور خالد نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اپنی ذات مبارک سے ہمکو خبر کیجئے آپنے فرمایا مین اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہون اور عیسی نے میری بشارت دی ہے اور میری مان جسوقت حاملہ ہوئین تو اونہون نے دیکھا گویا اون سے ایک ایسا نور نکلا کہ اوس سے شہر بصرہ جو زمین شام سے ہے روشن ہو گیا (سیوطی فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون) کہ لفظ حین حملت جو حدیث مین وارد ہے یہ وہ خواب ہے کہ حمل مین سوتے مین واقع ہوا تھا لیکن ولادت کی رات مین جو آپکی والدہ ماجدہ نے دیکھا تو وہ بچشم دید

دیکہا جیسے ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ آمنہ رض کہتی تہین کہ جسوقت وہ حاملہ ہوئین
اونکو کسی نے خبر دی اونسے کہا گیا کہ تم اس امت کے سردار کے ساتہہ حاملہ ہوئی ہو اور اسکی
نشانی یہ ہے کہ اوس مولود کے ساتہہ ایسا نور نکلے گا کہ بصری کے قصور کو جو زمین شام سے ہی بہر دیگا جسوقت وہ پیدا ہو تو اوسکا نام محمد رکہو

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ آمنہ رض نے کہا
کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئی جب تک مینے آپکو جنا کوئی مشقت
مینے نہین پائی جسوقت آپ مجہسے جدا ہوئے آپکے ساتھ ایسا نور نکلا کہ اوس سے جو شے
مشرق سے مغرب تک تہی روشن ہوگئی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونون ہاتہہ
زمین پر ٹیکے ہوئے پیدا ہوئے پہر آپنے ایک مٹہی خاک لی اور اوسکو اپنی مٹہی مین پکڑ لیا اور آسمان کیطرف اپنا سر اوٹھاکر دیکھا

ابن سعد نے ثور بن یزید کے طریق سے ابو العجفا سے روایت کی ہے اونہون نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ میری ماں نے جسوقت مجھکو جنا اونہون نے
دیکہا کہ اون سے ایک ایسا نور بلند ہوا کہ بصرے کے قصور اوس سے روشن ہوگئے۔

ابو نعیم نے عطا بن یسار سے عطا نے ام سلمہ سے ام سلمہ نے حضرت آمنہ سے روایت کی ہے اونہون نے فرمایا کہ جس
رات مینے آپکو جنا مینے ایسا نور دیکھا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہوگئے یہانتک کہ مینے اونکو دیکھا

ابو نعیم نے بریدہ سے بریدہ نے آنحضرت صلعم کی دائی سے جو بنی سعد مین سے تہین
روایت کی ہے حضرت آمنہ رض نے فرمایا کہ مینے دیکھا گویا میرے سامنے سے ایک ایسے نور
کی چمک نکلی کہ اوس سے تمام زمین روشن ہوگئی یہانتک کہ مینے شام کے قصور دیکھے۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہمکو عمرو بن عاصم الکلابی نے خبر دی عمرو نے کہا ہمسے
ہمام بن یحیی نے اسحاق بن عبد اللہ سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ جسوقت مینے آپکو جنا میرے سامنے سے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام
کے قصور روشن ہوگئے مینے آپکو پاکیزہ جنا آپکے ساتہہ کوئی آلایش اور پلیدی نہ تہی آپ
زمین پر گرے اور آپ زمین پر اپنے ہاتہون پر بیٹھے ہوئے تہے۔ اور ابن سعد نے کہا کہ ہمکو

معاذ العنبری نے خبر دی اور معاذ سے ابن عون نے ابن القبطیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے مین حدیث کی ہے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی والدہ نے فرمایا کہ مینے دیکھا گویا مجھسے نور کی ایسی چمک نکلی کہ اوس سے تمام زمین روشن ہوگئی۔

اور ابن سعد نے حسان بن عطیہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت پیدا ہوئے تو آپ اپنی دونون ہتیلیون اور دونون گھٹنون پر گرے اور آسمان کی طرف نگاہ اوٹھاے ہوئے تھے۔

اور ابن سعد نے موسی بن عبیدہ سے موسی نے اپنے بہائی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے زمین کی طرف گرے تو اپنے دونون ہاتہون پر گرے اور اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اوٹھاے ہوئے تھے اور آپنے اپنے دست مبارک مین ایک مٹھی خاک پکڑلی بنی لہب سے ایک مرد تہا اوسکو یہ خبر پہونچی جسنے اوسکو یہ خبر دی تھی اوسنے اوس سے کہا کہ اگر یہ فال صادق ہوگی تو یہ مولود ضرور اہل روے زمین پر غالب آئیگا۔

ابونعیم نے عبدالرحمن بن عوف سے اونہون نے اپنی مان شفا بنت عمرو بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا تو آپ میرے ہاتہون پر گرے اور آپنے آواز دی جیسے بچے ولادت کے وقت آواز دیتے ہین ایک کہنے والے کو مینے سنا وہ یہ کہتا تھا (رحمک اللہ ورحمک ربک) شفا نے کہا جو شے مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ مجہپر روشن ہوگئی یہانتک کہ مینے روم کے بعض قصور کو دیکھا شفا نے کہا کہ پھر مینے آپکو لباس پہنایا اور آپکو لٹا دیا مجھکو کچھہ دیر نہین ہوئی کہ مجھکو تاریکی اور رعب اور قشعریرہ نے دہنی طرف سے ڈھانپ لیا مینے سنا ایک کہنے والا کسی سے یہ کہتا تھا تو اس مولود کو کہان لے گیا تھا اوسنے کہا مین اس مولود کو مغرب کی طرف لے گیا تہا اسکے بعد میری وہ حالت بدل گئی پھر رعب اور اندھیری اور قشعریرہ نے بائین طرف سے

مجھپر عود کیا مینے سنا ایک کہنے والا کسی سے کہتا تھا تو اس مولود کو کہان لے گیا تھا اوسنے کہا مشرق کیطرف لے گیا تھا شفا نے کہا کہ ہمیشہ یہ بات مین اپنے دل سے کہا کرتی تھی یہانتک کہ اللہ تعالی نے آپکو مبعوث کیا۔ اسلام لانے مین مین اول آدمیون مین تھی۔

ابو نعیم نے عمرو بن قتیبہ سے روایت کی ہے عمرو نے کہا مینے اپنے باپ سے سنا ہے اور میرا باپ علم کا ظرف تھا (یعنی بڑا عالم تھا) میرے باپ نے کہا جبکہ حضرت آمنہ کے جنے کا وقت آموجود ہوا اللہ تعالی نے ملائکہ سے فرمایا کہ آسمان کی کل دروازے کھولدو اور بہشت کے کل دروازے کھولدو اور اللہ تعالی نے ملائکہ کو حاضر ہونے کے لیے حکم کیا اور فرشتہ اوترے اور بعض فرشتے بعض کو بشارت دیتے تھے اس خوشی سے دنیا کے پہاڑ بڑہ گئے اور دریا جوش مارنے لگے اور دریائی مخلوق کو بشارت دی کوئی فرشتہ باقی نہ رہا مگر وہ حاضر ہوا اور شیطان پکڑا گیا اور ستر طوق اوسکو پہنائے گئے اور دریاے اخضر کے قعر مین سرنگون ڈالا گیا اور دوسرے شیاطین اور دیون کو طوق پہنائے گئے اور اوسدن عظیم نور کا لباس آفتاب کو پہنایا گیا اور ستر ہزار حورین آفتاب کے سر پر ہوا مین کھڑی کی گئین وہ حورین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا انتظار کر رہی تہین اور اللہ تعالی نے اس سنہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کی وجہ سے دنیا کی کل عورتونکے لیے یہ اذن دیا تھا کہ وہ اولاد ذکور سے حاملہ ہون اور کوئی شجر باقی نہ رہا تھا مگر اوسمین پہل آیا تھا اور کسی قسم کا خوف نہ تھا مگر امن ہو گیا تھا جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے کل دنیا نور سے بہر گئی اور ملائکہ نے آپسمین بشارتین دین اور ہر ایک آسمان مین ایک ستون زبرجد کا اور ایک ستون یاقوت کا قایم کیا گیا اور آپکی ذات مبارک سے وہ ہر ایک ستون منور ہو گیا آسمان مین وہ ستون مشہور ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو شب معراج مین دیکھا ہے آپسے شب معراج مین یہ کہا گیا کہ یہ ستون قایم نہین کئے گئے ہین مگر آپکی ولادت کی خوشی کے سبب سے اور جس رات مین آپ پیدا ہوئے اللہ تعالی نے نہر کوثر کے کنارہ پر ستر ہزار درخت مشک اذفر کے اوگائے اور اون درختون کے پہلون کو اہل جنت کا بخور گردانا اور نہین شب مین کل اہل سماوات اللہ تعالی سے

سلامتی کی دعا مانگتے تھے اور کل بت اوندھے ہو گئے تھے لیکن لات اور عزی دونون
بتون کا یہ حال تھا کہ وہ دونون اپنے خزانون مین سے نکل آئے تھے اور وہ دونون یہ کہتے
تھے قریش کا بھلا ہو قریش کے پاس امین آیا ہے قریش کے پاس صدیق آیا ہے قریش نہین جانتے
ہین کہ اونکو کیا مصیبت پہونچی ہے اور بیت اللہ کی یہ حالت تھی کہ جوف بیت اللہ سے
بہت دنون تک لوگون نے آواز سنی اور بیت اللہ یہ کہتا تھا کہ اب میرا نور مجھکو پھیر دیا جائیگا اب
میرے پاس میری زیارت کرنے والے آئینگے۔ اب مین جاہلیت کی نجاستون سے پاک ہو جاونگا
اے عزی تو ہلاک ہو گیا اور تین دن اور تین راتین بیت اللہ کا زلزلہ ساکن نہوا یہ پہلی علامت
تھی کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے دیکھی تھی۔

ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ کے حمل کی دلالتون
مین سے یہ امر تھا کہ قریش کا ہر ایک چوپایہ اس رات مین گویا ہو گیا اور ہر چوپایہ نے کہا کہ رب کعبہ
کی قسم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ٹھیرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی امان اور اہل دنیا کے چراغ ہین اور
قریش مین کوئی کاہنہ اور عرب کے قبائل مین سے کسی قبیلہ مین کوئی کاہنہ باقی نہ رہی تھی مگر
اپنی صاحبہ سے چھپادی گئی تھی یعنی ایک کاہنہ کا دوسری کاہنہ کو علم اور خبر نہ رہی تھی اور ہر ایک
کاہنہ سے اوسکا علم چھین لیا گیا تہا اور دنیا کے بادشاہون مین سے کسی بادشاہ کا تخت
باقی نہ رہا تھا مگر اوندہا ہو گیا تھا اور ہر ایک بادشاہ گونگا ہو گیا تہا اور اوسدن بول نہ سکتا تہا اور مشرق
کے وحشی مغرب کے وحشیونکی طرف بشارتین لیکر گئے اور ایسے ہی دریاؤن کے رہنے والے ستے
کہ بعض کو بعض بشارت دیتا تہا۔ آپکے حمل کے مہینون سے ہر ایک مہینہ مین ایک ندا زمین مین تھی
اور ایک ندا آسمان مین یہ تھی کہ اے اہل زمین اور اہل آسمان تمکو بشارت ہو کہ ابو القاسم کا وہ وقت
آگیا کہ (وہ ایسے حال مین زمین کی طرف خروج کرے کہ میمون اور مبارک ہو) کہ ابن عباس رض نے
کہا ہے کہ آنحضرت صلعم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک مین کامل نو مہینہ رہے آپکی والدہ ماجدہ
کسی قسم کے درد اور ریح اور آنتون کے درد کی شکایت نہین کرتی تھین اور نہ اس امر کی شکایت کرتی تہین

جوام حاملہ عورتون کو واقع ہوتا ہے آپکے والد ماجد حضرت عبداللہ نے ایسے حال مین وفات پائی
کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک مین تھے فرشتون نے اسوقت جناب کبریا سے عرض کیا
اے ہمارے الہ اور اے ہمارے سید تیرا یہ نبی یتیم رہگیا اللہ تعالی نے فرشتون سے فرمایا مین اوسکا
ولی ہون اور حافظ ہون اور نصیر ہون تم اوسکے مولد سے برکت حاصل کرو اوسکا مولد میمون
اور مبارک ہے اور اللہ تعالی نے آپکے مولد کی وجہ سے اپنے آسمانون اور اپنی ہشتون کے
دروازے کہولدے تھے حضرت آمنہ اپنے نفس شریفہ سے باتین کرتی تہین اور یہ کہتی تھین
کہ جسوقت رسول اللہ صلعم کے حمل سے چھ مہینے گزرے کوئی آنیوالا آیا اور اوسنے اپنے پاؤن
سے خواب مین مجھے دبایا اور اوسنے مجھسے کہا اے آمنہ تم کل عالمین کی خیر کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو
جسوقت تم اونکو جنو تو اونکا نام محمد رکہیو حضرت آمنہ اپنے نفاس کی باتین کرتی تھین اور کہتی تھین
کہ جوامر عورتین کو لاحق ہوتا ہے مجھکو لاحق ہوا اور قوم سے کسی کو میرے ساتھ علم نہ ہوا کہ میری
کیا حالت ہے مینے زلزلہ شدید اور ایسا امر عظیم سنا جسنے مجھکو ڈرا دیا مینے دیکھا گویا ایک سفید
طاہر کا بازو میرے قلب پر ملا گیا میرا کل رعب اور کل وہ درد جو مین پاتی تہی چلا گیا پھر مینے مڑ کر
دیکھا یکایک سفید دودہ کا شربت مینے پایا مین اوسوقت پیاسی تھی مینے اوس شربت کو لے لیا
اور اوسکو پی لیا پھر مجھسے ایک بلند نور چمکا پھر مینے ایسی دراز قد کی عورتون کو دیکھا کہ مثل لمبی کھجور کے
درختونکے تہین گویا وہ عورتین عبد مناف کی بیٹیون مین سے تھین اونہون نے مجھکو گھیر لیا تھا ایسی
حالت کے درمیان کہ مین اس واقعہ سے تعجب کر رہی تہی یکایک مینے سفید دیبا دیکھا کہ آسمان اور
زمین کے درمیان پہیلایا گیا ہے اور یکایک مینے سنا ایک کہنے والا یہ کہتا ہے اسکو آدمیون کی آنکھون
سے چھپالو حضرت آمنہ نے فرمایا کہ مینے آدمیون کو دیکھا کہ ہوا مین کھڑے تھے اونکے ہاتھون مین
چاندی کی ابریقین تھین اور ایک ٹکری طایرون کی مینے دیکھی کہ وہ سامنے آئی اون طایرون
نے میری گود کو ڈھانپ لیا اون طایرون کی چونچین زمرد کی تھین اور اونکے بازو یاقوت کے
اللہ تعالی نے میری بصر سے پردے اوٹھادے تھے اس گھڑی مینے زمین کے مشارق اور اوسکے مغارب

کو دیکھا اور مین نے تین علم دیکھے کہ وہ قایم کئے گیے ہین ایک علم مشرق مین تھا اور ایک علم
مغرب مین اور ایک علم کعبہ کی پیٹھہ پر تھا مجھکو درد زہ ہوا مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا جبکہ آپ
میرے پیٹ سے باہر نکلے مین نے اونکی طرف دیکھا مینے آپکو یکایک سجدہ مین پایا آپنے اپنی
دونون انگلیون کو اس طور پر اوٹھایا تھا جیسے عاجزی اور زاری کرنے والا اوٹھاتا ہے پہر مینے
ایک سفید ابر دیکھا کہ آسمان سے آیا اور اوسنے آپکو ڈھانپ لیا اور میرے سامنے سے آپ
غائب ہو گئے اور مینے منادی کرنے والے کو سنا کہ وہ یہ منادی کرتا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو شرق اور غرب زمین کا طواف کراؤ اور آپ کو دریاؤن مین داخل کرو تاکہ اہل دریا آپ کے نام
اور آپکی صفت اور آپکی صورت سے آپکو پہچانین اور اہل دریا یہ جان لین کہ آپکا نام دریاون مین
(ماحی) رکھا گیا ہے شرک سے کوئی شے باقی نہ رہے گی مگر آپ کے زمانہ مین مٹادی جاے گی
پہر وہ ابر آپ سے بہت جلد ہٹ گیا یکایک مینے آپ کو دیکھا کہ سفید سوف کے پارچہ مین
آپ لپٹے ہوئے تہے اور آپکے نیچے سبز حریر تہا اور آبدار موتی کی تین کنجیین آپ پکڑے تہے
مینے یکایک سنا کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مفاتیح نصرت اور مفاتیح غلبہ
اور مفاتیح نبوت لے لین پہر دوسرا ابر آیا اوس ابر سے گھوڑون کے ہنہنانے کی آواز اور طایرون
کے بازؤن کی حرکت سنی جاتی تہی یہانتک کہ اوس ابر نے آپکو ڈھانپ لیا آپ میری آنکھون سے
غائب ہو گئے مینے سنا منادی کرنے والا منادی کرتا تہا کہ محمد صلعم کو شرق اور غرب اور انبیا کے
پیدا ہونے کی جگہون مین پہراؤ اور ہر ایک روحانی کے روبرو کہ وہ جن اور انس اور طیر اور درندون کی
نوع سے ہے آپکو پیش کرو اور محمد صلعم کو آدم علیہ السلام کی صفا اور نوح علیہ السلام کی رقت اور ابراہیمؑ کی خلت اور
اسمعیل علیہ السلام کی زبان اور یعقوب علیہ السلام کی بشارت اور یوسف علیہ السلام کا جمال و رداودؑ کی آواز اور ایوبؑ کا صبر اور
یحیٰ علیہ سلام کا زہد اور عیسی علیہ السلام کا کرم عطا کرو اور انبیا کے اخلاق مین آپکو ڈبا لو پہر وہ
ابر آپ سے ہٹ گیا یکایک مین نے آپکو موجود پایا آپ ایک حریر سبز پکڑے ہوے تہے کہ وہ لپٹا
ہوا تھا اور یکایک مینے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا تھا واہ واہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کل دنیا پر قبضہ

کرلیا ہے اہل دنیا مین سے کوئی مخلوق باقی نہ رہی مگر آپ کے قبضہ مین داخل ہوگئی اور ایکا یک
مینے تین شخصون کو دیکھا اونمین سے ایک کے ہاتہہ مین چاندی کی ابریق تہی اور دوسرے
شخص کے ہاتھ مین سبز زمرد کا طشت تھا اور تیسرے شخص کے ہاتہہ مین سفید حریر تہا اوسنے
اوس حریر کو کھولا اور اوسمین سے ایک ایسی انگوٹھی نکالی کہ دیکھنے والون کی نگاہون کو اوسکے
اسطرف چکاچوند ہوتی تہی آپ کو اوس ابریق سے سات بار غسل دیا پہر آپکے دونون شانونکے
بیچ مین انگوٹھی سے مہر لگائی اور آپکو حریر مین لپیٹ دیا پہر آپکو اوٹھالیا اور ایک ساعت اپنے
بازوؤن مین رکھا پہر آپکو میری طرف پلٹا دیا ـ

ابونعیم نے سند ضعیف کے ساتھ عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ حضرت
عبداللہ پیدا ہوے حضرت عبداللہ ہم بہائیون[۵۱] مین زیادہ چھوٹے تھے اونکے چہرہ مین ایسا
نور تہا کہ آفتاب کے نور کی مثل روشن ہوتا تھا حضرت عبداللہ کے والدنے کہا کہ اس لڑکے کی
البتہ بڑی شان ہوگی مینے اپنے خواب مین یہ دیکھا ہے کہ اونکے نتہنے سے ایک سپید طایر نکلا
اور وہ اوڑا اور مشرق اور مغرب مین پہونچا پہر وہ طایر پلٹ کے آیا یہانتک کہ وہ کعبہ پر اوترا اہل
قریش نے اوسکو سجدہ کیا پہر وہ طایر آسمان اور زمین کے درمیان اوڑا مین بنی مخزوم کی کاہنہ کے
پاس گیا اوس نے مجہسے کہا کہ اگر یہ تمہارا خواب سچا ہوگا تو عبداللہ کی صلب سے ایک ایسا
بیٹا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکے تابع اور پیرو ہونگے جبکہ حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلعم
کو جنا مینے آمنہ رض سے پوچھا کہ تمنے اپنی زچگی مین کیا امر دیکہا حضرت آمنہ رض نے کہا جسوقت مجھکو
دردزہ ہوا اور مجہپر امر دشوار ہوا مینے ایک ایسی آواز اور غوغا اور ایسے کلام کو سنا کہ آدمیون کے
کلام کے مشابہ نہ تھا اور مینے ایک علم سندس کا دیکھا کہ یاقوت کی شاخ پر تھا اور آسمان اور زمین کے
درمیان قایم کیا گیا تہا اور ایسے نور کو مینے دیکھا کہ اوس علم کے سر پر بلند ہو رہا تھا اور آسمان تک
پہونچ گیا تہا اور مینے ممالک شام کے کل قصور دیکھے کہ شعلۂ آتش تہے اور اپنے پاس قطا کا ایک
گروہ مینے دیکھا کہ اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اور اپنے بازو پہیلا دیے تہے

[۵۱] اہل تاریخ نے جس امر پر اجماع کیا ہے یہ اوسکے خلاف ہے اسلیے کہ عباس رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس یا تین برس چہوٹے تھے شاید حضرت عباس نے اس قصہ کو اپنے اوس بہائی سے کہ عبداللہ رض سے بڑا ہو روایت کیا ہو اور راوی نے غلط کر دیا ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ

اور مینے تابعہ سعیرہ اسدیہ کو دیکھا کہ وہ گذری اور وہ یہ کہتی تھی کہ تیرے اس فرزند سے بتون اور کاہنون نے جو امر دیکھا سعیرہ ہلاک ہوگئی اور بتون کو ہلاکت ہوجیو اور مینے ایک نوجوان کو دیکھا کہ طول قامت اور شدت سفیدی رنگ مین اتم الناس تھا اوسنے مولود کو مجھسے لیا اور اوسکے منہ مین لعاب دہن ڈالا اوسکے ساتھ سونے کا ایک طاس تھا اوسنے مولود کا پیٹ چیرنے کے طور پر چیرا پہر اوسنے اوس مولود کا دل نکالا اور چیرنے کے طور پر اوس نے اوسکو چیرا اور اوسمین سے ایک سیاہ نقطہ کے طور پر نکالا اور اوسکو پہینک دیا پہر اوسنے سبز حریر کر ایک تہیلی نکالی اور اوسکو کہولا یکایک مینے دیکھا کہ اوسمین چھڑکنے کی کچھ سفید دوا تھی اوسکو اوس مولود کے دل مین بھر دیا پہر اوس نے ایک تھیلی سفید حریر کی نکالی اور اوسکو کہولا یکایک مین نے دیکھا کہ اوس مین ایک انگوٹھی ہے اوس نے اوس مولود کے شانہ پر انڈے کی مثل وہ مہر لگادی اور اوسنے ایک قمیص پہنایا پس یہ وہ ہے جو کچھ مین نے دیکھا (امام سیوطی رح کہتے ہین مین کہتا ہون کہ یہ اثر اور اس اثر کے ماقبل جو دو حدیثین ہین ان مین شدید نکارت ہے اور مین اپنی اس کتاب مین ان تینون حدیثون سے نکارت مین اشد کوئی حدیث نہین لایا ہون - اور میرا نفس ان حدیثون کے لانے سے خوش نہ تھا لیکن مینے اس امر مین حافظ ابونعیم کی پیروی کی ہے کہ وہ ان حدیثون کو اپنی کتاب مین لائے ہین -

حافظ ابوزکریا یحیی ابن عائذ نے آپکے پیدا ہونے مین ذکر کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امنہ رض آپکے پیدا ہونے کے دن کی باتین کرتی تھین اور جو امور عجیب اونہون نے دیکھے تھے اونکو بیان فرماتی تھین کہ اس حالت کے درمیان کہ مین تعجب کر رہی تھی یکایک مینے تین آدمیون کو دیکھا مینے یہ گمان کیا گویا آفتاب اُنکے چہرون سے طلوع کر رہا ہے ایک کے ہاتھ مین چاندی کی ابریق تھی اور اوس ابریق مین مشک کی خوشبو کی

مشک خوشبو تھی اور دوسرے شخص کے ہاتھ مین سبز زمرد کا طشت تھا اور اوس طشت کے اوپر
چار جانبین تھین اور ہر ایک جانب پر ایک روشن موتی تھا اور یکایک مینے سنا کہ ایک کہنے
والا یہ کہتا تھا کہ اے اللہ تعالی کے حبیب یہ دنیا اور اوسکے مشرق اور مغرب اور صحرا اور دریا
جس طرف سے تو چاہے اپنے قبضہ مین لے لے حضرت آمنہ رضہ نے کہا کہ مین پلٹی تا کہ دیکھون طشت
کی کس جانب کو آپ نے پکڑا یکایک مینے دیکھا کہ آپنے طشت کے وسط کو پکڑ لیا مینے سنا
کہنے والا کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ پر قبضہ کیا قسم ہے رب کعبہ کی آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالی
نے کعبہ کو آپکا قبلہ کیا ہے اور مبارک مسکن کیا ہے اور مینے تیسرے شخص کے ہاتھ مین ایک
سفید حریر دیکھا کہ وہ سخت لپٹا ہوا تھا اوسنے اوس حریر کو کھولا اور پھیلایا یکایک اوسمین ایک
ایسی انگوٹھی موجود پائی گئی کہ اوسکے اسطرف مین ناظرین کی نگاہون کو چکاچوند ہوتی تھی پھر میری
طرف وہ آیا اور صاحب طشت نے آپکو لیا اور اوس ابریق سے آپکو سات بار غسل دیا پھر
آپکے دونون شانون کے بیچ مین انگوٹھی سے ایک مہر لگا دی اور آپکو ایسے حریر مین لپیٹا کہ اوسپر
مشک خالص کا ڈورہ بندھا تھا پھر اوسنے آپکو اوٹھایا اور اپنے بازون مین ایک ساعت تک
داخل رکھا۔ ابن عباس رضہ نے کہا ہے کہ وہ رضوان خازن بہشت تھا اور آپکے کان مین ایسی
بات کہی کہ حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ مینے اوسکو نہین سمجھا اور رضوان نے کہا اے محمد صلعم آپ کو
بشارت ہو کہ کسی نبی کا علم باقی نہ رہا مگر آپکو دیا گیا آپ اون بینون سے علم مین اکثر ہین اور قلب مین
اشجع ہین آپکے ساتھ نصرت کی کنجیان ہین آپکو خوف اور رعب کا لباس پہنایا گیا ہے کوئی شخص آپکا
ذکر نہ سنیگا مگر اوسکا دل مضطر ہو جائیگا اور اوسکا قلب خوف کریگا اگرچہ اوسنے آپکو اے
خلیفہ الہی نہ دیکھا ہوگا ابن دحیہ نے (تنویر) مین کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ ایک
یہودی تھا اوسنے مکہ مین سکونت اختیار کی تھی اور وہ مکہ مین تجارت کرتا تھا جبکہ وہ رات تھی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس رات مین پیدا ہوئے اوسنے قریش کی مجلس مین یہ پوچھا ای معشر

قریش کیا تم لوگون مین آجکی رات کوئی مولود پیدا ہوا قوم قریش نے کہا واللہ ہمکو معلوم نہین
اوس یہودی نے کہا مین تم سے جو بات کہتا ہون اوسکو تم یاد رکھو اس رات مین اس امت
اخیرہ کا نبی پیدا ہوا ہے اوسکے دونون شانون کے بیچ مین ایک علامت ہے اوس علامت
مین کثرت سے بال ہین گویا وہ گھوڑے کی ایال ہے وہ مولود دو راتون تک دودہ نہ پیئیگا
اوسکا سبب یہ ہے کہ جنات مین سے ایک عفریت نے اپنی ایک اونگلی اوس مولود کے منہ
مین داخل کردی ہے اور اوسکو دودہ پینے سے منع کیا ہے یہ سنکر لوگ مجلس سے متفرق ہوگئے
اور وہ لوگ اوس یہودی کے قول سے تعجب کرتے تھے جبکہ وہ لوگ اپنے مکانون کو گئے
تو اونمین سے ہر ایک آدمی نے اپنے اہل کو خبر کی اونکے اہل نے کہا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے
ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اوسکا نام محمدؐ رکھا ہے قوم کے لوگون نے آپسمین ملاقات کی یہانتک
کہ یہودی کے پاس آئے اور اوس کو خبر کی اوس یہودی نے کہا مجھکو اپنے ساتھ لے چلو تاکہ مین اوس
لڑکے کو دیکھون وہ لوگ اوس یہودی کو لے گئے یہانتک کہ حضرت آمنہ کے پاس اوسکو داخل کیا
اوسنے حضرت آمنہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو ہماری طرف نکالو اونہون نے آپکو نکالا اور لوگون نے
آپکی پشت مبارک اوسکے سامنے کھولدی اوس یہودی نے اوس علامت کو دیکھا جو پشت
مبارک پہ تھی یہودی دیکھکر بیہوش ہوگیا جبکہ اوسکو افاقہ ہوا تو لوگون نے کہا تجھپر افسوس ہے تجھکو
کیا ہوگیا ہے یہودی نے کہا واللہ بنی اسرائیل مین سے نبوت چلی گئی اے معشر قریش کیا تم اس
مولود سے خوشی کرتے ہو آگاہ ہوجاؤ واللہ یہ مولود تمپر اس طور سے غلبہ کریگا کہ اوس غلبہ کی خبر
مشرق سے مغرب تک ظاہر ہوگی۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابو الحکم التنوخی سے روایت کی ہے کہ جسوقت قریش مین کوئی
بچہ پیدا ہوتا تو صبح تک قریش کی عورتون کو دیدیا جاتا وہ اوسپر پتھر کی ایک ہانڈی ڈہانپ
دیتی تھین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو عبد المطلب نے آپکو عورتون کو دے
دیا کہ آپ پر ہانڈی ڈہانپ دین جب عورتین صبح کو اوٹھین اور آئین تو اونہون نے دیکھا کہ جو ہانڈی

آپ پر ڈہانپی گئی تہی وہ پہٹ کے دو ٹکڑے ہوگئی ہے اونہون نے آپکو ایسے حال مین پایا کہ آپکی دونون آنکہین کہلی ہوئی ہین اور آپ نگاہ اوٹہائے ہوئے آسمان کی طرف دیکہہ رہے ہین عبدالمطلب عورتون کے پاس آئے عورتون نے کہا کہ آپکی مثل ہمنے کسی مولود کو نہین دیکہا ہمنے آپکو اس طور پر پایا کہ جو ہانڈی آپ پر ڈہانپی گئی تہی وہ پہٹ گئی تہی اور ہمنے آپکو ایسے حال مین پایا کہ آپ کی دونون آنکہین کہلی تہین اور نگاہ آسمان کی طرف تہی یہ سنکر عبدالمطلب نے کہا اس مولود کی حفاظت کرو مین امید کرتا ہون کہ مولود خیر کو پہونچے گا جبکہ آپکے پیدا ہونے سے ساتوان دن تہا تو عبدالمطلب نے آپکی طرف سے ذبیحہ کیا اور قریش کو اسکے کہانے کیلئے دعوت دی جبکہ قریش نے کہانا کہا لیا تو پوچہا اے عبدالمطلب تمنے اس مولود کا کیا نام رکہا عبدالمطلب نے کہا مینے محمدؐ نام رکہا ہے قریش نے کہا کہ آپنے اپنے اہل بیت سے کیون اعراض کیا اور محمد نام رکہا عبدالمطلب نے کہا کہ مینے یہ ارادہ کیا ہے کہ آسمان مین اللہ تعالی آپکی مدح کرے اور زمین مین اللہ تعالی کی مخلوق آپکی مدح کرے۔

ابونعیم اور ابن عساکر نے میسب بن شریک کے طریق سے محمد بن شریک سے اونہون نے عمرو بن شعیب سے عمر نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ مرظہران مین ایک راہب اہل شام سے تہا اوسکا نام عیصی تہا اللہ تعالی نے اوسکو کثیر علم دیا تہا اور وہ اپنے صومعہ ہی مین ہمیشہ رہا کرتا تہا اور مکہ مین آیا کرتا اور آدمیون سے ملاقات کرتا اور وہ یہ کہتا تہا کہ اے اہل مکہ قریب مین تم لوگون مین ایک ایسا مولود پیدا ہوگا کہ عرب اوسکے مطیع ہو نگے اور وہ عجم کا مالک ہوگا اور یہ اوسکا زمانہ ہے جو شخص اوسکو پائیگا اور اوسکی پیروی کریگا اپنی حاجت کو پہونچے گا اور جو شخص اوسکو پائیگا اور اوس سے خلاف کریگا وہ شخص اپنی حاجت سے خطا کرے گا خدا کی قسم کبہی مینے عیش وعشرت اور امن کی زمین کو نہین چہوڑا اور مین مشقت اور بہوک اور خوف کی سرزمین مین داخل نہین ہوا مگر اوس مولود کی طلب مین مکہ مین کوئی مولود پیدا نہین ہوتا مگر وہ راہب اوسکو پوچہتا تہا وہ یہ کہتا تہا ابتک وہ نہین آیا جبکہ اوسدن کی صبح تہی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن پیدا ہوئے تو عبدالمطلب اپنے گھر سے نکلے اور
عیصی راہب کے پاس آئے اور اوسکے صومعہ کی جڑ مین کھڑے ہوگئے اور اوسکو پکارا اوسنے
پوچھا یہ کون ہے عبدالمطلب نے کہا مین عبدالمطلب ہون عبدالمطلب کو عیصی نے صومعہ
کے اوپر سے دیکھکر کہا تم ہی اوس مولود کے باپ ہو جس مولود کی مین تم سے باتین کیا کرتا تہا وہ مولود
دوشنبہ کو پیدا ہوگیا وہ مولود دوشنبہ کے دن نبی ہوگا۔ اور دوشنبہ کے دن وفات پائے گا
اوس مولود کا ستارا آجکی رات طلوع ہوا ہے اسکی نشانی یہ ہے کہ اس وقت وہ دردمند ہے
اور وہ تین دن علیل رہیگا پہر وہ عافیت پائیگا آپ اپنی زبان کی حفاظت کرو (اس مولود کا احوال
کسی سے نکہو) اسلیے کہ جیسے اس مولود کے ساتھ حسد کیا جائیگا اوسکی مثل کسی کے ساتھ حسد
نہین کیا گیا ہے اور جیسے اسکے ساتھ بغاوت کی جاے گی ایسی بغاوت کسی کے ساتھ
نہین کی گئی ہے عبدالمطلب نے پوچھا اوس مولود کی کتنی عمر ہوگی عیصی راہب نے کہا اگر اوسکی
عمر دراز ہوگی یا کوتاہ ہوگی وہ ستر برس کو نہ پہونچے گا ستر برس سے کم مین طاق سنون مین ساٹھ
برس مین وفات پائیگا اکسٹھ برس یا ترسٹھ برس اوسکی امت کی بڑی عمرون سے ہے راوی نے
کہا کہ رسول اللہ کا حمل یوم عاشورا و محرم مین ٹھیرا اور رمضان کی بارہ تاریخ دوشنبہ کے روز پیدا ہوئے

ابونعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ عہد جاہلیت مین یہ دستور تھا کہ جس وقت
رات مین اونکے کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اوسکو ایک برتن کے نیچے ڈالدیتے تہے جب تک صبح نہ ہوتی وہ
اوس مولود کو نہین دیکھتے تہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپکو ہانڈی کے نیچے رکھہ دیا
جس وقت لوگ صبح کو اوٹھے تو ہانڈی کے پاس آئے یکایک دیکھا کہ ہانڈی دو ٹکڑے ہوکر علیحدہ
ہوگئی تہی اور آپکی دونون آنکھین آسمان کی طرف تہین لوگون نے اس واقعہ سے تعجب کیا اور
آپ بنی بکر کی ایک عورت کے پاس دودہ بلانے کے لیے بہیجدے گئے جبکہ اوس نے آپکو دودہ
بلایا ہر ایک طرف سے اوسکو خیر آئی اوسکے پاس بکریاں تھین اللہ تعالیٰ نے اونمین برکت دی
اونمین نمو ہوا اور زیادہ ہوگئین۔

ابو نعیم نے داود بن ابی ہند سے روایت کی ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپکے پیدا ہونے سے بلند ٹیلے روشن ہوگئے (یعنی آپکے انوار اس قدر پہیلے کہ اونچے ٹیلے روشن نظر آتے تھے) جسوقت آپ زمین پر گرے تو اپنی دو ہتہلین زمین پر ٹیک دین اور آپ اپنی چشم مبارک سے آسمان مین دیکھتے تھے اور ایک موٹی ہانڈی آپ کے اوپر اوندہائی گئی تہی وہ ہانڈی ایسی پہٹی کہ اوسکے دو ٹکڑے ہوگئے اور آپ سے علیحدہ ہوگئی۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت آپ کی والدہ ماجدہ نے جنا تو آپکو ایک ہانڈی کے نیچے رکہہ دیا اور وہ ہانڈی ہپٹ کے آپکے اوپر سے علیحدہ ہوگئی حضرت آمنہ نے فرمایا کہ مینے آپکی طرف دیکھا آپنے اپنی آنکھین کہول دی تہین اور آپ آسمان کیطرف دیکھ رہے تھے۔

اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے زمین نور سے منور ہوگئی اور ابلیس لعین نے کہا کہ آجکی رات ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے کہ ہمارا امر ہمپر فاسد کر دیگا اوسکے لشکرون نے اوس سے کہا اگر تو اوس لڑکے کے پاس جائیگا تو اوسکی عقل کو فاسد کر دیگا جبکہ ابلیس لعین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گیا اللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام کو بہیجا جبریل علیہ السلام نے ایسی ٹہوکر ماری کہ لعین عدن مین جا گرا۔

زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کی ہے کہ ابلیس لعین ساتون آسمانون مین چلا جاتا تھا جبکہ عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تو تین آسمانون سے روک دیا گیا چوتھے آسمان تک نہین پہونچتا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ساتون آسمانون سے روک دیا گیا راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے دن طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے۔

بیہقی اور ابو نعیم اور خرایطی نے (ہواتف) مین اور ابن عساکر نے ابو ایوب یعلی بن عمران البجلی کے طریق سے مخزوم بن ہانی المخزومی سے اور مخزوم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اون کی

ڈیڑھ سو برس کی عمر تہی اوہون نے کہا جبکہ وہ رات تہی کہ اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ایوان کسریٰ کو زلزلہ ہوا اور اوسکے چودہ کنگورے گر گئے اور فارس کی آگ بجھ گئی اور اس سے پہلے ہزار برس سے نہین بجھی تہی اور بحیرہ ساوہ خشک ہوگیا جبکہ کسریٰ صبح کو اوٹھا تو اس واقعہ نے اوسکو بے قرار کردیا اس واقعہ پر اوس نے اپنے کو شجاع بنا کر صبر کیا جبکہ اوسکا صبرہ منقطع ہوگیا تو اوسنے یہ مناسب دیکہا کہ اس واقعہ کو اپنے وزیرون سے نہ چہپائے کسریٰ نے تاج پہنا اور اپنے تخت پر بیٹہا اور وزیرون کو اپنے پاس جمع کیا اور جو کچہہ اوس نے دیکھا تھا اوس سے اونکو خبر کی وہ سب اسی حالت مین تہے کہ کسریٰ کے پاس ایک خط آیا اوسمین لکہا تہا کہ آتشکدہ کی آگ بجھ گئی اس خبر کے سننے سے کسریٰ کو غم پر غم زیادہ ہوا کسریٰ سے موبذان نے دعا دی کہ بادشاہ کے احوال کو اللہ تعالیٰ اچہا رکہے اور یہ کہا کہ مینے آجکی رات سخت اونٹون کو دیکہا کہ وہ عربی گھوڑون کو کہنچ رہے تہے دجلہ بہنے سے رک گیا اور وہ شہرون مین منتشر ہوگئے کسریٰ نے پوچہا اے موبذان یہ کیا شے ہوگی موبذان نے کہا کہ عرب کی طرف سے کوئی امر پیدا ہوگا کسریٰ نے نعمان بن المنذر کو لکہا کہ میرے پاس ایک ایسے مرد عالم کو بہیجدے کہ جس چیز کا مین ارادہ کرتا ہون اوس سے پوچہون نعمان نے کسریٰ کے پاس عبدالمسیح بن عمرو بن حسان الغسانی کو بہیجا جبکہ عبدالمسیح کسریٰ کے پاس پہونچا تو ملک کسریٰ نے اوس سے پوچہا کیا تجہکو اوس چیز کا علم ہے جسکے پوچہنے کا مین تجہسے ارادہ کرتا ہون عبدالمسیح نے کہا بادشاہ جس بات کو مجہسے پوچہتا ہے اوسکی خبر دے اگر مجہکو اوسکا علم ہوگا مین بیان کرونگا ورنہ مین بادشاہ کو اوس شخص سے خبر دونگا کہ وہ اوسکو جانتا ہوگا کسریٰ نے عبدالمسیح کو خبر دی عبدالمسیح نے کسریٰ سے کہا کہ اسکا علم میرے مامون کے پاس ہے کہ شام کے بلند مقامون مین رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہے کسریٰ نے کہا اوسکے پاس جاؤ اور اوس سے پوچہو عبدالمسیح نکلا اور سطیح کے پاس پہونچا وہ قریب مرگ تھا اوسکو سلام کیا جسوقت سطیح نے عبدالمسیح کا سلام سنا اپنا سر اوٹھایا اور کہا عبدالمسیح قوی اور سریع اونٹ پر سطیح کی طرف ایسے حال مین آیا ہے کہ وہ قریب مرگ ہے اے عبدالمسیح تجہکو بادشاہ بنی ساسان نے ایوان کے زلزلہ کی وجہ سے اور آتشکدہ کی آگ

بجھ جانے کے سبب سے اور موبذان کے خواب دیکھنے سے بیجا ہے موبذان نے ایسے سخت اونٹون کو دیکھا ہے کہ وہ عربی گھوڑون کو چلا رہے تھے دجلہ منقطع ہوگیا ہے اور وہ اونٹ عجم کے شہرون مین منتشر ہوگیے جبوقت تلاوت کی کثرت ہوجائے گی اور صاحب عصا ظہور کریگا اور سماوہ کا وادی جاری ہو جائیگا اور ساوہ کا بحیرہ خشک ہو جائیگا اور فارس کی آگ بجھ جائیگی تو ملک شام سطیح کے لیے شام نہ رہے گا ملوک عجم مین سے بادشاہ مرد اور بادشاہ عورتین کسریٰ کے ایوان کے کنگورون کے عدد کے موافق ملک عجم کے مالک ہونگے اور ہر ایک آنے والی شے آئے گی اس کہنے کے بعد سطیح اپنی جگہہ مین مرگیا اور عبد المسیح کسریٰ کے پاس آیا اور اوسکو سطیح کے بیان سے خبر دی نوشیروان نے سنکر کہا کہ جب تک ہمارے خاندان سے چودہ ملوک ہونگے اوسوقت تک بہت سے امور ہونگے یعنی ابہی بہت زمانہ باقی ہے ہماری سلطنت بہت رہے گی کسریٰ کے خاندان مین سے دس آدمی چار برس مین بادشاہ ہوئے اور باقی لوگ حضرت عثمان رض خلیفہ سوم کے زمانہ خلافت تک بادشاہ ہوئے۔

ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے[۵۱] اسکو ہم نہین پہچانتے ہین مگر مخزوم کی حدیث سے کہ اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کے ساتھ ابو ایوب البجلی متفرد ہے ابن عساکر نے سطیح کے ترجمہ مین اپنی تاریخ مین ایسا ہی کہا ہے اور ابن عساکر نے عبد المسیح کے ترجمہ مین کہا ہے اسکے بعد کہ اس حدیث کی تخریج اس طریق سے کی ہے اور اس حدیث کو معروف بن خربود نے بشر بن تیم الملکی سے روایت کیا ہے کہا ہے جبکہ وہ رات تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس رات مین پیدا ہوئے اور باقی حدیث کو اس حدیث کے مثل ذکر کیا ہے (امام سیوطی کہتے ہین مین یہ کہتا ہون) کہ اس طریق سے اس حدیث کو عبدان نے کتاب الصحابہ مین روایت کیا ہے اور ابن حجر رح نے اصابہ مین کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

[۵۱] یہ حدیث غریب ہے ۱۲

یہ حدیث مرسل ہے ۱۲

خرایطی نے (ہواتف) مین اور ابن عساکر نے عروہ سے یون روایت کی ہے کہ ایک گروہ قریش مین سے جن مین سے ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو ابن نفیل اور عبید اللہ بن جحش

اور عثمان بن الحویرث ہے اپنے بت کے پاس تہے وہ اوسکے پاس جمع ہوا کرتے تہے ایک
رات اوس بت کے پاس گئے اور اوسکو منہ کے بل اوندہا دیکہا اونہون نے اس امر کو اوبرا سمجہا
اونہون نے بت کو لیا اور اوسکو جس حال پر پہلے تہا رکہہ دیا کچہہ دیر نہین گذری تہی کہ وہ نہایت
عنف سے منقلب ہوگیا اون لوگون نے پہر اوسکو پہلی حالت پر پہیر دیا۔ تیسری بار پہر اوندہا ہوگیا
عثمان بن الحویرث نے یہ دیکہہ کے کہا کہ تحقیق یہ کوئی ایسا امر ہے کہ حادث ہوا ہے اور یہ
واقعہ اوس رات مین ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس رات مین پیدا ہوئے
عثمان نے یہ اشعار کہے ؎

| ایا صنم العید الذی صف حولہ | صنادید وفد من بعید ومن قرب |
|---|---|

اے عید کے وہ صنم جسکے اطراف صف باندہی ہے اون سرداروں نے کہ دور اور نزدیک سے آئے ہین ؎

| تنکّس مقلوبا فما ذاک قل لنا | اذاک سفیہ ام تنکّس للعب |
|---|---|

تو اوندہا ہوگیا ہے ایسے حال مین کہ تیرا سر نیچے ہے اور پاؤن اوپر ہین تیری کیا حالت ہے تو ہمسے کہو کسی
شے نے تجہکو ایذا پہونچائی ہے یا تو لہو و لعب کی وجہ سے اوندہا ہوگیا ہے ؎

| فان کان من ذنب اسانا فاننا | نبوء باقرار و نلوی عن الذنب |
|---|---|

اگر یہ تیرا اوندہا ہوجانا ہمارے کسی گناہ کی وجہ سے ہے تو ہم اقرار کرتے ہین اور اپنے گناہ سے اعراض کرتے ہین ؎

| وان کنت مغلوبا تنکست صاغرا | فما انت فی الاوثان بالسید الرب |
|---|---|

اگر تو مغلوب ہوگیا ہے اور ذلت سے مغلوب ہوگیا ہے تو تو بتون مین سردار اور رب نہین ہے۔

عروہ نے کہا کہ اون لوگون نے بت کو لیا اور اوسکے حال پر پہیر دیا جبکہ وہ سیدہا ہوگیا
اون لوگون کو بت کے اندر سے ہاتف نے بلند آواز سے پکارا اور وہ یہ اشعار کہہ رہا تہا ؎

| تردی لمولود انارت بنورہ | جمیع فجاج الارض بالشرق والغرب |
|---|---|

گر گیا ہے اوس مولود کی وجہ سے جسکے نور سے روشن ہوگئی ہین سب راستے روی زمین کے مشرق و مغرب مین ؎

| وخرت لہ الاوثان طرا وارعدت | قلوب ملوک الارض طرا من الرعب |
|---|---|

اور اوس مولود کی وجہ سے جمیع بت گر پڑے ہین اور روے زمین کے کل بادشاہون کے دل رعب سے کانپ گئے ہین

ونار جميع الفرس باخت واظلمت … وقد بات شاه الفرس في اعظم الكرب

اور کل فارس کی آگ اوس مولود کی وجہ سے بجھ گئی اور تاریک ہو گئی ہے اور فارس کا بادشاہ اعظم سختیون مین مبتلا ہو گیا ہے

وصدت عن الكهان بالغيب جنها … فلا مخبر منهم بحق ولا كذب

کاہنون کے پاس جو اونکے جنات غیب کی خبرین لاتے تھے وہ رک گئے اون جنات مین سے کوئی سچ اور جھوٹ کا مخبر نہین ہے

فيال قصي ارجعوا عن ضلالكم … وهبوا الى الاسلام والمنزل الرحب

اے آل قصی تم اپنے گمراہیون سے پلٹو۔ اور اسلام اور وسیع منزل کی طرف چلو

خرایطی نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے عروہ نے ہشام کی دادی اسما بنت ابوبکر الصدیق رض سے روایت کی ہے اسما رض نے کہا کہ زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل دونون یہ ذکر کیا کرتے تھے کہ وہ دونون اسکے بعد کہ ابرہہ مکہ سے پلٹ کے گیا نجاشی کے پاس گئے اونہون نے کہا جبکہ ہم نجاشی کے پاس داخل ہوئے تو نجاشی نے کہا اے قریشیو تم مجھسے سچ کہو کیا کوئی ایسا مولود تم لوگون مین پیدا ہوا ہے کہ اوسکے باپ نے اوسکے ذبح کا ارادہ کیا تھا اور اوسپر قرعہ ڈالا گیا اور وہ سلامت رہا اور اوسکی طرف سے کثیر اونٹ ذبح کئے گئے ہمنے کہا بیشک ایسا ہوا ہے نجاشی نے پوچھا کیا تم دونون کو اوسکا علم ہے کہ وہ کہان گیا ہمنے نجاشی سے کہا کہ اوسنے ایک عورت سے بیاہ کیا ہے اوسکا نام آمنہ ہے اوسکو حاملہ چھوڑا ہے اور وہ مکان سے کہین گیا ہے نجاشی نے پوچھا کیا تمکو معلوم ہے کہ وہ عورت جنی یا نہین ورقہ نے کہا اے بادشاہ مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ ہمارا بت جو تھا مین ایک رات اوسکے پاس تھا اوسکے درمیان سے یکایک مینے سنا کہ ہاتف یہ شعر پڑھتا تھا ؎

ولد النبي فذلت الاملاك … ناى الضلال وادبر الاشراك

پھر وہ بت اوندھا ہو گیا اسکے بعد زید نے کہا کہ اس خبر کی مثل میرے پاس بھی خبر ہے ای بادشاہ اسی رات کی مثل ایک رات تھی کہ مین اپنے گھر سے نکلا یہانتک کہ مین جبل ابو قبیس کے قریب گیا یکایک مینے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ آسمان پر سے اوتر رہا ہے اسکے دو سبز بازو ہین وہ مرد ابو قبیس پہاڑ پر ٹھہرا پھر وہ مشرف بمکہ ہوا اور اوسنے کہا شیطان ذلیل اور خوار ہو گیا اور بت باطل

ہو گئے اور امین پیدا ہوا پہر اوسنے ایک کپڑے کو جو اوسکے پاس تھا پہیلایا اور اوس کپڑے
کو مشرق اور مغرب کی طرف جہکایا مینے اوس کپڑے کو دیکھا جو شے آسمان کے نیچے تہی اوسنے
اوسکو گہیر لیا اور ایک ایسا نور بلند ہوا قریب تہا کہ میری بینائی کو لے جائے اور جو امر مینے دیکھا
اوسنے مجہکو ڈرا دیا اور ہاتف نے اپنے دونون بازو ہلائے یہانتک کہ وہ کعبہ پر اوترا اوس سے
ایسا نور بلند ہوا کہ اوس سے تہامہ روشن ہو گیا اور اوسنے کہا زمین پاک ہو گئی اور اوسکی
روشنی غالب ہو گئی اور اوسنے اون بتون کی طرف جو کعبہ پر تہے اشارا کیا وہ کل بت گر گئے
نجاشی نے سنکر کہا تمہارا بہلا ہو مجہکو جو حادثہ اور مصیبت پہونچی مین تم دونون کو اوس سے
خبر دیتا ہون تمنے جس رات کو ذکر کیا مین اوسی رات مین اپنے قبہ مین خلوت کے وقت
تہا میرے سامنے زمین سے ایک سر اور گردن نکلی وہ سر یہ کہتا تھا کہ اصحاب فیل پر ہلاکت
نازل ہوئی اونکو طیرًا ابابیل نے ایسے پتہرون سے سنگسار کیا کہ سجیل سے ہین اثرم جو سرکش
اور مجرم تہا وہ ہلاک ہو گیا وہ نبی کہ امی اور حرمی اور مکی ہے پیدا ہوا جسنے اوسکے حکم کو مانا وہ
سعید ہوا اور جسنے اوسکے حکم سے انکار کیا وہ دشمن ہوا یہ کہکے وہ گردن اور سر زمین مین داخل ہو گیا
اور غائب ہو گیا مینے شور کرنا چاہا مجہکو کلام کرنے کی طاقت نہین ہوئی مینے کہڑے ہونے کا
ارادہ کیا مجہکو کہڑے ہونے کی طاقت نہ ہوئی میرے پاس میرے گہر کے لوگ آئے مین نے
اون سے کہا کہ حبشیون کو میرے سامنے نہ آنے دو اونہون نے میرے پاس آنے سے اون
لوگون کو روک دیا پہر میری زبان کہل گئی مین باتین کرنے پر قادر ہوا اور میرے پاؤن کہل گئے
مجہکو چلنے پہرنے پر قدرت ہو گئی۔

## یہ باب اس آیت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے

طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم اور خطیب اور ابن عساکر نے مختلف طریقون سے انس رض

سے اور انس نے نبی صلعم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میری بزرگی اللہ تعالی کے نزدیک جو ہے اوس سے یہ امر ہے کہ مین ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور میری شرمگاہ کسی نے نہین دیکھی اس حدیث کو ضیا نے (مختارہ) مین صحیح کہا ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو یونس بن عطا مکی نے خبر دی ہے یونس نے کہا مجھسے حکم بن ابان العدنی نے حدیث کی ہے حکم نے کہا ہم سے عکرمہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے۔ ابن عباس رضہ نے اپنے باپ عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے اس امر نے عبد المطلب کو تعجب مین ڈالا نبی صلعم نے عبد المطلب کے پاس خط پایا اور عبد المطلب نے کہا کہ میرے اس بیٹے کی البتہ بڑی شان ہوگی بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے۔

ابن عساکر نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے حاکم نے (مستدرک) مین کہا ہے کہ متواتر احادیث یون وارد ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے اور ابن درید کی (وشاح) مین یہ ہے کہ ابن الکلبی نے کہا ہے ہمکو کعب الاحبار سے یہ خبر پہونچی ہے اونہون نے کہا کہ ہم اپنی بعض کتابون مین یہ پاتے ہین کہ آدم علیہ السلام ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے اور اونکے بعد بارہ انبیا اونکی اولاد سے ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے اون سب انبیا سے آخر محمد صلعم ہین وہ انبیا یہ ہین حضرت[۱] شیث اور ادریس[۲] اور نوح[۳] اور سام[۴] اور لوط[۵] اور یوسف[۶] اور موسی[۷] اور سلیمان[۸] اور شعیب[۹] اور یحیی[۱۰] اور ہود[۱۱] اور صالح[۱۲] صلی اللہ علیہم اجمعین۔

طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو بکرہ سے یہ روایت کی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ اوس وقت کیا تھا جس وقت آپ کے قلب مبارک کو پاک کیا تھا۔

## یہ باب اس خصوصیت کے بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوارہ مین چاند سے باتین کرتے تھے

بیہقی نے اور صابونی نے اپنی کتاب (مائتین) مین اور خطیب اور ابن عساکر نے اپنی اپنی تاریخونمین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپکی نبوت کی امارت نے مجھکو آپکے دین مین داخل ہونے کے لئے بلایا مینے آپکو دیکھا کہ آپ اپنے گھوارہ مین چاند سے باتین کرتے تھے اور آپ اپنی انگشت مبارک سے چاند کی طرف اشارہ فرماتے تھے جس طرف آپ چاندکو اشارہ فرماتے وہ اوس طرف جھک جاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین چاند سے باتین کرتا تھا اور چاند مجھسے باتین کرتا تھا اور مجھکو رونے سے بہلاتا تھا اور جسوقت چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا مین اوسکی آواز کو سنتا تھا۔

بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ احمد بن ابراہیم الجیلی منفرد ہے اور وہ مجہول ہے اور صابونی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اور متن غریب ہے اور یہ حدیث معجزات مین حسن ہے

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوارہ مین کلام کرتے تھے

حافظ ابو الفضل بن حجر نے (شرح بخاری) مین کہا ہے کہ سیر واقدی مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اول پیدا ہونے کے وقت مین کلام کیا ہے اور ابن سبع نے (خصایص) مین یہ ذکر کیا ہے کہ آپکا جھولا ملایکہ کے جہلانے سے جھولتا تھا اور آپنے اول بار جو کلام کیا ہے وہ یہ تھا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات اور معجزات کے بیان مین ہے جو آپکے شیرخوارگی کے

## زمانہ مین ظاہر ہوئے ہین

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور ابویعلی اور طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے طریق سے روایت کی ہے کہ حلیمہ بنت الحارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس والدہ سے حدیث کی گئی ہے جسنے آپ کو دودہ بلایا تھا حلیمہ رض نے کہا کہ مین بنی سعد بن بکر کی عورتون کے گروہ مین مکہ کو آئی ہم سب عورتین شیرخوار بچون کی تلاش قحط سالی مین کرتی تہین مین اپنی گدہی پر آئی اور میرے ہمراہ میرا لڑکا تھا اور ہماری ایک اونٹنی تہی خدا کی قسم ایک قطرہ دودہ نہین دیتی تہی ہم تمام رات معہ اپنے اوس لڑکے کے نہین سوتے تہے وہ اتنا دودہ میری چھاتی مین نہین پاتا تھا کہ اوسکو بے پروا کردیتا اور نہ ہماری اونٹنی مین اتنا دودہ تھا کہ اوسکو غذا ہوتی ہم مکہ مین آئے خدا کی قسم ہماری سات والی عورتون مین سے کسی عورت کو مین نہین جانتی مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے سامنے پیش کئے گئے اور جسوقت یہ کہا گیا کہ یہ یتیم ہین اوس عورت نے آپکے دودہ پلانے سے انکار کیا خدا کی قسم میرے ہمراہ عورتون مین سے میرے سوا کوئی عورت باقی نہ رہی مگر اوسنے ایک شیرخوار بچہ لے لیا جبکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی بچہ نہ پایا مینے اپنے شوہر سے کہا خدا کی قسم مین اس امر کو مکروہ سمجھتی ہون کہ اپنی ہمراہی عورتون کے ساتھ واپس جاؤن اور میرے ساتھ کوئی شیرخوار بچہ نہو مین اوس یتیم کے پاس ضرور جاؤنگی اور اوسکو ضرور لونگی مین گئی اور مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا مینے کچھ تامل نہ کیا مگر آپکو لے ہی لیا اور آپکو اپنے کجاوہ کے پاس لائی میری چھاتی آپکے سامنے جو کچھ دودہ تھا اوتار لائی آپنے دودہ پیا اور سیراب ہوگئے اور آپکے رضاعی بہائی نے دودہ پیا وہ بہی سیراب ہوگیا اور میرا شوہر اوس اونٹنی کی طرف کہڑا ہوا یکایک اوسکو دیکہا کہ اوسکے تہنون مین دودہ بہرا ہے۔ میرے شوہر نے جتنا دودہ پیا اوتنا دوہا اور مینے دودہ پیا یہانتک کہ ہم سیراب ہوگئے اور ہم اچہی طرح رات مین رہے میرے شوہر نے مجھسے کہا اے حلیمہ خدا کی قسم مین دیکہتا ہون کہ تونے مبارک جان کو لیا ہے کیا تونے نہین دیکھا کہ ہمنے

جس وقت اس بچہ کو لیا ہم اس رات مین اوسکے سبب سے خیر اور برکت کے ساتھ رہے حلیمہ رض کہتی
ہین آپکی وجہ سے اللہ تعالی ہمیشہ ہمارے لئے خیر کو زیادہ کرتا تھا پھر ہم مکہ سے ایسے حال مین نکلے
کہ اپنے شہرون کی طرف پلٹنے والے تھے خدا کی قسم میری گدہی نے قافلہ کو پیچھے چھوڑ دیا
یہانتک کہ میری گدہی کے ساتھ کوئی گدہا نہ ہوا اور سب پیچھے رہ گئے میرے ہمراہی عورتین
مجھسے کہتی تھین تجھپر افسوس ہے کیا تیری یہ وہی گدہی ہے کہ تو ہمارے ہمراہ اوسپر سوار ہوکے
نکلی تھی مین کہتی تھی بیشک واللہ وہی گدہی ہے وہ عورتین کہتی تہین واللہ اس گدہی کی
عجیب شان ہے یہانتک کہ ہم سب عورتین سرزمین بنی سعد مین آگئین اللہ تعالی کی زمین
مین سے کسی زمین کو مین سرزمین بنی سعد سے زیادہ قحطناک نہین جانتی تھی میری بکرئین
چرنے کیلئے چھوڑ دیجاتی تہین اور شب کو ایسے حال مین آتی تھین کہ اونکا پیٹ بہرا ہوا اور دودہ
سے بہری ہوتی تھین ہم تے اور ہماری بکرین تھین کہ خوب دودہ دیتی تھین اور ہم کہاتے
پیتے تے اور ہمارے اطراف مین کوئی شخص نہ تھا کہ اوسکی بکری ایک قطرہ دودہ دیتی اون لوگون
کی بکرین رات کے وقت بہوکی آتی تھین وہ لوگ اپنے چرواہون سے کہتے تے تمہارا بہلا ہو
تم دیکھو جس جگہہ حلیمہ کی بکرین چرتی ہین اپنی بکریون کو اون بکریونکے ساتھ چرنے کو چھوڑ و جس
جگہہ میری بکرین چرتی تہین وہ چرواہے میری بکریون کے ساتھ اونکی بکریون کو چراتے تے
شب کے وقت اونکی بکرین بہوکی آجاتی تہین اونمین دودہ کی کوئی بوند نہ ہوتی تہی اور میری
بکرین رات کو ایسے حال مین آتی تہین کہ اونکا پیٹ بہرا ہوتا اور وہ دودہ سے بہری ہوتی تہین
اللہ تعالی ہمیشہ ہمکو اپنی برکت دکہاتا تھا اور ہم اوس برکت کو پہچانتے تہے یہانتک کہ رسول اللہ
صلعم دو برس کے ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شباب سے اس طور سے بڑہتے تے
کہ اور لڑکون کو ویسا شباب نہوتا تھا خدا کی قسم آپ دو برس کو نہین پہونچے تہے کہ آپ ایسے
لڑکے ہو گئے تہے کہ آپکو کہانے پینے کی خوب طاقت ہو گئی تھی ہم آپکو لیکر آپکی والدہ ماجدہ کے پاس
آئے اور ہمنے آپ مین جو برکت دیکھی تہی اوسکا ہم بخل کرتے تہے یعنی اوسکو ظاہر نہین کرتے تہے

جبکہ آپکی والدہ ماجدہ نے آپکو دیکھا ہمنے اونسے کہا اے بی بی تم ہمکو چھوڑ دو کہ اس سال اور ہم اپنے
بیٹے کو لیکر پلٹ جادین اسلئے کہ وبا ے مکہ کا ہمکو اسپر خوف ہوتا ہے خدا کی قسم ہم آپکی والدہ ماجدہ
سے بہی اصرار کرتے رہے یہانتک کہ آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا اچھا لیجاؤ اونہون نے ہمارے
ساتھ آپ کو چھوڑ دیا ہمنے آپکو دو مہینہ یا تین مہینہ ٹھیرایا آپ اسی حال مین تھے اور آپ
اپنے دودہ شریک بہائی کے ساتھ ہمارے مکانون کے پیچھے ہماری بکریون مین تھے آپکا
دودہ شریک بہائی ہمارے پاس دوڑتا ہوا آیا اوسنے کہا کہ میرے اوس بہائی قریشی یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مرد آئے اونکے جسم پر سفید لباس تھا انہون نے
آپکو لٹایا اور آپکا پیٹ چیر ڈالا یہ سنکے مین اور آپکا رضاعی باپ گھر سے نکل کر آپکی طرف
بہاگے ہمنے آپکو ایسے حال مین کہڑا پایا کہ آپکا رنگ فق تھا آپکے رضاعی باپ نے آپ کو
گلے سے لگالیا اور پوچھا اے میرے پیارے بیٹے تیرا کیا حال ہے آپنے فرمایا میرے
پاس دو مرد آئے سفید کپڑے پہنے ہوئے تہے اونہون نے مجھکو لٹایا اور میرا پیٹ
چیرا پہر اون دونون نے اوس سے کچھہ نکالا اور پہینک دیا پہر انہون نے میرے پیٹ کو
پہلی حالت پر پہیر دیا ہم آپکو لیکر پلٹ آئے آپکے رضاعی باپ نے مجھسے کہا اے حلیمہ مجھکو
یہ خوف ہے کہ میرے بیٹے کو کچھہ آسیب ہو گیا ہو تو ہمکو اپنے ہمراہ لے چل قبل اسکے کہ ہم جس چیز
کا خوف کرتے ہین وہ آپ مین ظاہر ہو ہم آپکو آپکے اہل کے پاس پہیر دین حضرت حلیمہ نے کہا ہمنے
آپکو سوار کیا اور ہم آپکو آپکی والدہ ماجدہ کے پاس لے آئے اونہون نے فرمایا کس سبب سے تم آپ کو
پلٹا کے لائے ہو تم دونون آپ پر حریص تھے ہمنے کہا ہمکو آپکے تلف ہونے اور آپ پر حوادث زمانہ
نازل ہونے کا خوف ہوا آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا وہ کیا امر ہے تم دونون اپنا واقعہ سچ کہو آپکی
والدہ ماجدہ نے ہمکو نچھوڑا یہانتک کہ ہمنے انکو خبر کی اونہون نے سننے کے بعد فرمایا کیا تم دونون
نے آپ پر شیطان کا خوف کیا شیطان ہرگز آپ پر تسلط نکریگا واللہ شیطان کو آپکی طرف راستہ
نہین ہے میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہونے والی ہے کیا مین تمکو اوسکی خبر نہ دون ہمنے کہا

بیشک آپ ہمکو خبر کرین آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ مین آپکے ساتھ حاملہ ہوئی آپ سے زیادہ خفیف حمل کے ساتھ ہرگز مین حاملہ نہین ہوئی جسوقت مین آپکے ساتھ حاملہ ہوئی تو خواب مین مجھکو دکھلایا گیا مجھسے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہوگیے پھر جبکہ مینے آپ کو جنا تو آپ اس طور پر پیدا ہوئے کہ کوئی مولود اس طور پر پیدا نہین ہوتا ہے آپ اپنے دونون ہاتھ زمین پر ٹیکے ہوئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اوٹھائے ہوئے تھے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے محمد بن ذکریا الغلابی کے طریق سے یعقوب بن جعفر بن سلیمان سے سلیمان نے علی بن عبد اللہ بن عباس سے اور علی ابن عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور اونہون نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ حلیمہ باتین کیا کرتی تھی کہ جسوقت مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ چھڑایا تو آپنے کلام کیا اور اللہ اکبر کبیرا و الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا فرمایا جبکہ آپ اوبھرے تو آپ گھر سے باہر نکلتے اور لڑکون کو کھیلتا دیکھتے تھے اون سے کنارہ اختیار فرماتے تھے ایک دن مجھسے پوچھا اے امان مجھکو کیا ہوا ہے کہ مین اپنے بھائیون کو دن مین نہین دیکھتا ہون مینے کہا میری جان آپ پر فدا ہو آپکے بھائی ہماری بکریین چراتے ہین وہ رات سے جاتے ہین اور رات تک چرانے مین رہتے ہین آپنے فرمایا اونکے ساتھ مجھکو بھیجو آپ گھر سے خوش خوش نکلتے تھے اور گھر مین خوش خوش آتے تھے میرے بیٹون کے جانے آنے کے دنون مین سے جبکہ ایک دن تھا وہ اپنے گھر سے باہر گیے جبکہ دوپہر دن ہوا یکایک مینے اپنے بیٹے ضمرہ کو دیکھا کہ وہ دوڑتا ہوا بے قرار آرہا ہے اور اوسکی پیشانی سے پسینا ٹپک رہا ہے اور وہ رو رہا ہے اور اے بابا اور اے امان پکار رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ میرے بھائی محمد کے پاس تم دونون جا پہونچو تم دونون اونکے پاس نہ پہونچو گے مگر مردہ کے پاس ہمنے اوس سے پوچھا کہو آپکا کیا قصہ ہے اوسنے کہا کہ ہم کھڑے ہوئے تھے ناگاہ ایک مرد آپکے پاس آیا اور آپکو ہمارے درمیان سے اوچک کے پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا اور ہم آپکی طرف دیکھ رہے تھے یہانتک کہ آپ کے سینہ کو ناف تک اوسنے چیر ڈالا اور مجھکو معلوم نہین کہ آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا حلیمہ رضہ نے کہا

کہ مین اور آپکا رضاعی باپ دوڑتے ہوئے گئے ناگاہ ہمنے آپکو دیکھا کہ آپ پہاڑکی چوٹی پر بیٹھے
ہین اور آپ تحیر سے آسمان کی طرف دیکھہ رہے ہین تبسم فرماتے ہین اور ہنستے ہین مین آپ پر
جھک پڑی اور آپکی دونون آنکھون کے درمیان مینے بوسہ دیا اور مینے کہا میری جان آپ پر
فدا ہو آپکو کیا صدمہ پہونچا آپنے فرمایا اے امان خیر ہے مین اس گھڑی کھڑا تھا یکایک
تین آدمی آئے ایک کے ہاتھہ مین چاندی کی ابریق تھی اور دوسرے کے ہاتھہ مین سبز زمرد کا طشت
تھا برف سے بہرا ہوا تھا اونہون نے مجھکو پکڑا اور مجھکو پہاڑکی چوٹی پر لے گئے اور مجھکو
اونہون نے پہاڑ کے اوپر پاکیزہ طور پر لٹا دیا پہر اونمین سے ایک شخص نے میرا سینہ ناف تک
چیرا اور مین اوسکی طرف دیکھہ رہا تھا سینہ چاک ہونا مجھکو محسوس نہوا اور نہ کسی قسم کا مجھکو درد معلوم
ہوا پہر اوسنے اپنا ہاتھہ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرے پیٹ مین جو آنتین اور جو چیزین
تھین وہ نکالین اور اونکو اوس برف سے دہویا جو ہمراہ تھا اور اچھے طور سے اونکو دہویا پہر اون
سب چیزون کو سینہ کے اندر ویساہی رکھہ دیا جیسی کہ تھین اور دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اوسنے
اول شخص سے کہا تم ہٹ جاؤ جو حکم خدا نے تمکو کیا تھا تمنے پورا کر دیا وہ دوسرا آدمی میرے قریب
آیا اور اوسنے اپنا ہاتھہ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرا دل نکالا اور اوسکو چاک کیا اور دل مین
سے ایک سیاہ نکتہ نکالا کہ خون سے بہرا تھا اور اوسکو پہینک دیا اور مجھسے کہا اے اللہ تعالی
کے حبیب تمہارے قلب مبارک سے یہ شیطان کا حصہ تھا پہر اوسکو اوس شے سے بہر دیا
کہ اوسکے ساتھ تھی اور میرے دل کو اوسکی جاے پر پہر رکھہ دیا پہر اوسپر نور کی مہر لگا دی مین
اس وقت اوس خاتم کی ٹھنڈک اپنے تمام رگون اور جوڑون مین پاتا ہون اسکے بعد تیسرا شخص
کھڑا ہوا اور اوسنے دونون سے کہا تم دور ہٹ جاؤ تمکو اللہ تعالی نے جو حکم آپکے معاملہ مین
دیا تھا تمنے اوسکو پورا کر دیا وہ تیسرا شخص میرے قریب آیا اور اوسنے اپنے ہاتھہ کو شروع سینہ
سے انتہاے ناف تک پہیرا اور کہا کہ آپکو آپکی امت کے دس آدمیون کے ساتھہ وزن کرو اونہون
نے مجھکو وزن کیا مین اون سے بہاری نکلا پہر اوسنے کہا آپکو چہوڑ دو اگر آپکو آپکی کل امت کیساتھ

وزن کروگے تب بہی آپ اون سے بہاری ہونگے پہر اوسنے میرا ہاتھ پکڑا اور اوسنے مجھکو نہایت پاکیزہ طور پر اوٹھایا اور مجھپر وہ سب جہک گئے اور میرے سر پر اور آنکھون کے درمیان بوسہ دیا اور مجھسے کہا اے اللہ تعالی کے حبیب آپ ہرگز خوف نہ کرین اور اگر آپ یہ جان لینگے کہ آپکے ساتھ خیر کا کیا ارادہ کیا جاتا ہے تو آپکی آنکھین ضرور ٹھنڈی ہوجائینگی اسکے بعد اونہون نے مجھکو میری اس جگہہ بیٹھا چھوڑدیا پہر وہ اوڑنے لگے اور آسمان کے مقابل پہونچ گئے حلیمہ رض نے کہا کہ مینے آپکو اوٹھا لیا اور آپکو بنی سعد کے مکانون مین لائی آدمیون نے مجھسے کہا کہ آپکو کاہن کے پاس لیجاؤ تاکہ وہ آپکو دیکھے اور آپکی دوا کرے آپنے فرمایا جو چیز تم ذکر کرتے ہو میرے ساتھ کچھہ نہین ہے یعنی کوئی بیماری اور دکھہ نہین ہے مین اپنے نفس کو سلامت دیکھتا ہون اور اپنے دل کو صحیح پاتا ہون آدمیون نے مجھسے کہا آپکو جنون ہوگیا ہے یا جن سے صدمہ پہونچا ہے وہ لوگ میری راے پر غالب آئے مین آپکو کاہن کے پاس لے گئی اور اوسکی روبرو مینے قصہ بیان کیا ہے کاہن نے کہا مجھکو چھوڑدو مین خود آپ سے سنونگا اسلیے کہ یہ لڑکا اپنے معاملہ مین تمسے زیادہ بصیرت رکھتا ہے اوس نے آپ سے کہا اے لڑکے کلام کر آپنے اپنا قصہ اول سے آخر تک کہا کاہن کود کے اپنے پیرون پر کھڑا ہوگیا اور اوس نے بلند آواز سے یون پکارا یا للعرب من شر قد اقترب اور کہا اس لڑکے کو قتل کرڈالو اور اسکے ساتھ مجھکو بہی قتل کرڈالو اگر تم اس لڑکے کو زندہ چھوڑدوگے اور یہ بڑہکر پورا مرد ہوجائیگا تو تمہاری عقلون کو سبک اور حقیر کردیگا اور تمہارے دینون کی تکذیب کریگا اور تمکو اوس رب کی طرف بلائیگا کہ تم اوسکو نہین پہچانتے ہو اور تمکو ایسے دین کی دعوت دیگا کہ تم اوسکا انکار کروگے حلیمہ رض نے کہا جبکہ مینے اوس کاہن کی یہ گفتگو سنی تو مینے آپکو اوسکے ہاتھہ سے چھین لیا اور مین نے اوس سے کہا کہ تو اس لڑکے سے زیادہ مجنون اور بے عقل ہے اگر مجھکو یہ معلوم ہوتا کہ تیری یہ باتین ہونگی جیسا تو نے کہا ہے تو مین تیرے پاس اس لڑکے کو نہ لاتی تو اپنے نفس کے واسطے اوس شخص کو بلاے جو تجھکو قتل کرڈالے ہم محمد صلعم کو قتل نہ کرینگے مینے آپکو اوٹھا لیا اور مین اپنے

گھرمین آئی بنی سعد کے مکانون مین سے کسی مکان مین آپکو مین نہ لائی مگر ہمنے آپ سے مشک کی بو سونگھی اور ایسا امر ہوا کہ ہر روز آپکے پاس دو مرد گورے رنگ کے اوترتے تھے اور آپکے کپڑون مین وہ غائب ہو جاتے تھے اور ظاہر نہین ہوتے تھے آدمیون نے مجھسے کہا اے حلیمہ رضؓ آپکو آپکے دادا کے پاس پہونچا دو اور اپنی امانت سے نکلجاؤ حلیمہ رضؓ نے کہا کہ مینے یہ ارادہ کرلیا کہ آپکو آپکے دادا کے پاس پہونچا دون مینے ایک ندا کرنے والے سے سنا وہ یہ ندا کرتا تھا

ہنیئا لک یا بطحاء مکۃ الیوم الیوم یرد علیک النور والدین والبہاء والکمال فقد امنت ان تخذلی او تحزی ابد الابدین۔ گوارا ہو تجھکو اے بطحاء مکہ آجکا دن آجکے روز تیرا نور جو پہلا تھا تیری طرف پھیر دیا جاتا ہے اور دین اور روشنی اور کمال جو تجھے تھا وہ تجھکو پھیر دیا جاتا ہے اور لوگون سے جو تجھکو چھوڑ دیا تھا اور جو خواری تجھکو تھی ہمیشہ کو تو اوس خواری سے امن مین رہے گا حلیمہ رضؓ نے کہا کہ مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کل باتین عبد المطلب سے بیان کین عبد المطلب نے سنکر کہا اے حلیمہ رضؓ میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ مین اوس زمانہ کو پاؤن جس زمانہ مین آپکی شان کا ظہور ہو۔

بیہقی نے زہری سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا عبد المطلب کے آغوش مین تھے آپکو بنی سعد کی ایک عورت نے دودہ پلایا تھا وہ عورت آپکو لیکر سوق عکاظ مین اوتری آپکو ایک کاہن نے دیکھا اور اوسنے کہا اے اہل عکاظ تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو اسلیے کہ اس لڑکے کی بڑی حکومت ہوگی آپکی وہ مان جو آپکو دودہ پلاتی تھی کاہن کے پاس سے بچا کرلے گئی اللہ تعالی نے آپکو نجات دی پھر آپ اوس عورت کے پاس بڑے ہوگئے یہانتک کہ آپ دوڑنے لگے اور آپکی دودہ شریک بہن آپکو دیہن لیا کرتی تھی آپکی وہ بہن آئی اور اوسنے کہا اے امان مینے ایک گروہ کو دیکھا اون لوگون نے میرے بھائی قرشی کو ابھی پکڑ لیا اور انھون نے اوسکا پیٹ چاک کر ڈالا آپکی رضاعی مان بے قرار ہوکے کھڑی ہوگئی یہانتک کہ آپکے پاس آئی دیکا ایک آپکو بیٹھا دیکھا آپ کے چہرے کا رنگ فق تھا آپکے پاس اوسنے اوس وقت

کسی کو نہین دیکھا اوسنے آپکو لیکر کوچ کر دیا یہانتک کہ آپکو آپکی حقیقی والدہ کے پاس لائی اور اون سے کہا کہ آپ مجھسے اپنے فرزند کو لے لو مجھکو آپ پر خوف ہے آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا تو جس چیز سے خوف کرتی ہے واللہ میرے بیٹے پر اوس کا اثر نہین ہے مینے آپکو ایسے حال مین دیکھا تھا کہ آپ میرے پیٹ مین تے آپ اس طور پر پیدا ہوئے کہ اپنے دونون ہاتھ ٹیکے ہوئے اور آسمان کی طرف اپنا سرا اوٹہائے ہوئے تہے پہر آپکی والدہ ماجدہ اور آپکے دادا عبد المطلب نے آپکی دودہ چہڑائی کی اوسکے بعد آپکی والدہ ماجدہ نے وفات پائی آپ اپنے دادا کے آغوش مین یتیم رہے آپ لڑکے تھے اور اپنے دادا کے تکیہ کے پاس آتے تہے اور اسپر آپ بیٹہہ جاتے تہے آپکے دادا مکان سے باہر آتے وہ کبیر السن ہو گئے تہے وہ کنیزک کہ آپکے دادا کا ہاتھ پکڑکے لاتی آپ سے یہ کہتی کہ اپنے دادا کے تکیہ سے اوتر جاؤ عبد المطلب فرماتے میرے بیٹے کو چہوڑ دو اسلئے کہ یہ خیر سے آگاہ ہے پہر آپ کے دادا نے وفات پائی اور آپکی پرورش کے ابوطالب متکفل ہوئے جبکہ آپ بلوغ کو پہونچے تو ابوطالب اپنے ساتھ آپکو تجارت کے واسطے شام کی طرف لے گئے جبکہ مقام تیما مین اوترے تو ایک یہودی عالم نے آپکو دیکھا ابوطالب سے پوچھا یہ لڑکا تم سے کیا قرابت رکھتا ہے ابوطالب نے کہا یہ میرے بہائی کا فرزند ہے اوسنے پوچھا کیا اس پر آپ شفیق ہین ابوطالب نے کہا بیشک مین شفیق ہون اوس یہودی عالم نے کہا خدا کی قسم اگر تم اسکو شام کو لیجاؤ گے تو ضرور یہودی لوگ اسکو قتل کر ڈالین گے یہ یہود کا عدو ہے ابوطالب یہ سنکے آپکو مکہ کی طرف پلٹ لائے۔

ابو یعلی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے شداد بن اوس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے جو بنی عامر سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپکے امر کی کیا حقیقت ہے آپ نے فرمایا میرے احوال کی ابتدا یہ ہے کہ مین ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہون اور اپنے بہائی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہون اور مین اپنی مان کا پہلا بیٹا ہون میری مان میرے ساتھ حاملہ

ہوئی جیسے عورتون کو حمل کا بوجہہ ہوتا ہے اوس سے زیادہ حمل کا بوجھ تہا میری مان اپنی ہم
صحبت عورتون سے حمل کے بوجہہ کی شکایت کرتی تھی پھر میری مان نے خواب مین دیکھا
کہ میرے پیٹ مین جو فرزند ہے وہ نور ہے میری مان نے کہا کہ مین اپنی نگاہ اوس نور کے
پیچھے دوڑاتی تہی وہ نور میری بصر سے آگے بڑہتا جاتا تھا یہانتک کہ زمین کے مشارق اور
مغارب مجھپر روشن ہوگئے پہر میری مان نے مجھکو جنا مینے نشو و نما پایا جبکہ مین بڑہ گیا تو قریش کے
بت مجھکو دشمن معلوم ہونے لگے اور شعر سے مجھکو دشمنی ہوگئی مین بنی لیث بن بکر مین شیرخوار تہا
ایک دن مین اپنے اہل سے دور ایک صحرا مین اپنے ہم سن لڑکون کے ساتھ تھا یکایک
مینے تین شخصون کو دیکہا اونکے ساتھ سونے کا ایک طشت برف سے بہرا ہوا تھا اونہون نے
میرے دوستون کے درمیان سے مجھکو پکڑ لیا لڑکے بہاگتے ہوئے سرعت سے قبیلہ کی طرف
گئے اون تین شخصون سے ایک نے ارادہ کیا اور مجھکو زمین پر آرام سے لٹا دیا پھر اونہون نے میرے
شروع سینہ سے آخر ناف تک چاک کیا اور مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا مینے اس چیرنے سے
مس تک نہ پایا پہر اوس نے میرے پیٹ مین کی کل چیزین نکالین پھر اون کو اوس برف سے
دہویا جو اونکے ساتہہ تہی اور اونکو اچھی طرح سے دہویا پہر اون کل چیزون کو اونکی جگہہ پر پہیر دیا پھر
دوسرا شخص کہڑا ہوا اور اوس نے اپنے ہمراہی سے کہا دور ہٹ جاؤ پہر اوس نے اپنا ہاتھ
میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور اوس نے میرا دل نکالا اور مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تھا اوس نے
اوس دل کو چیرا پہر اوس مین سے ایک سیاہ مضغہ نکالا اور اوسکو پہینک دیا پہر اوس نے اپنے
دہنے اور بائین ہاتھ سے کہا گویا وہ کوئی شے لیتا ہے مینے دیکہا یک ایک انگشتری نور کی اوسکے
ہاتھ مین دیکہی اوسکے ورے دیکہنے والے متحیر ہوتے تہے اوس انگشتری سے اوس نے میرے
دل پر مہر لگائی میرا دل نور سے بہر گیا وہ نور نبوت اور حکمہ کا نور تھا پہر میرے دل کو اوس نے
اوسکی جاے پر پہیر دیا مینے اوس انگشتری کی سردی ایک زمانہ تک اپنے قلب مین پائی پہر
تیسرے شخص نے اپنے ہمراہی سے کہا دور ہٹ جاؤ اور اوس نے اپنا ہاتھ میرے سینہ سے

ناف کے انتہی تک پہیرا وہ شگاف اللہ تعالی کے حکم سے مل گیا پہر اوس نے میرا ہاتہ پکڑا اور مجھکو میری جاے سے پاکیزہ طور سے اوٹھایا پہر اوس نے اول شخص سے کہا اسکو اسکی امت کے دس آدمیون کے ساتھ وزن کرو اونہون نے دس کے ساتھ مجھکو وزن کیا مین ادن سے بھاری نکلا پہر اوسنے کہا اسکو اسکی امت کے ایکسئو آدمیون کے ساتھ وزن کرو اونہون نے سئو آدمیون کے ساتھ مجھکو وزن کیا مین ادن سے بہی بھاری ہوا پہر اوس نے کہا اسکو اسکی امت کے ہزار آدمیون کے ساتھ وزن کرو اونہون نے ہزار کے ساتھ مجھکو وزن کیا مین ہزار سے بہی بھاری نکلا اوس نے کہا اسکو چہوڑ دو اگر تم اسکو اسکی کل امت کے ساتہہ وزن کروگے یہ ضرور بھاری ہوگا پہر اونہون نے مجھکو اپنے سینون سے لگایا اور میرے سر کو اور میری دونون آنکھون کے درمیان بوسہ دیا پہر اونہون نے کہا اے حبیب اللہ تو کچہہ خوف نکر تیرے ساتھ خیر کا جو ارادہ کیا جاتا ہے اگر تو اوسکو جانتا تو ضرور تیری آنکھین ٹھنڈی ہوتین پہر قبیلہ کے لوگ آگئے جنے اونکو اس واقعہ سے خبر کی بعض قوم نے کہا اسکو جنون سے صدمہ پہونچا ہی یا جن سے صدمہ پہونچا ہے اسکو ہمارے کاہن کے پاس لے چلو تاکہ وہ اسکو دیکھے اور اس کا علاج کرے مین نے کہا مجھکو نہ جنون ہے اور نہ جن سے صدمہ پہونچا ہے مین اپنے نفس کو سلیمہ دیکھتا ہون اور میرا دل صحیح ہے میری دائی کے شوہر نے کہا کیا تم لوگ نہین دیکھتے ہو کہ اسکا کلام صحیح آدمی کا کلام ہے مین اس امر کی امید رکھتا ہون کہ میرے فرزند کو کوئی خوف نہوگا مجھکو لوگ کاہن کے پاس لے گئے اوسکے سامنے میرا قصہ بیان کیا اوسنے کہا تم لوگ چپ ہو جاؤ تاکہ مین اس لڑکے سے سنون اس لیے کہ یہ تم سے اپنے واقعہ سے زیادہ عالم ہے مین نے کاہن کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا جبکہ اوس نے میرا قول سنا تو میری طرف کود کے آیا اور مجھکو اپنے سینہ سے چپٹا لیا پہر اوس نے پکار کے کہا اے اہل عرب میری فریاد کو پہونچو تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو اور اسکے ساتھ مجھکو بہی قتل کر ڈالو لات اور عزی کی قسم ہے اگر تم اسکو چہوڑ دوگے اور یہ عمر پائیگا تو تمہارے دین کو ضرور تبدیل کر دیگا اور تمہاری عقلون اور تمہارے باپون کی

عقلون کو سبک کردے گا اور تمہارے امر سے ضرور مخالفت کرے گا اور تمہارے پاس ایسا دین لائے گا کہ تمنے اوسکی مثل نہ سنا ہوگا میری دائی نے اوسکی یہ گفتگو سن کے ارادہ کیا اور اوسکی گود سے مجھکو چھین لیا اور اوس سے کہا کہ البتہ تو اوس لڑکے سے زیادہ بے عقل اور زیادہ مجنون ہے اگر مجھکو یہ علم ہوتا کہ تو ایسی باتین کرے گا تو مین اسکو تیرے پاس نہ لاتی تو اپنے نفس کے واسطے اوس شخص کو طلب کر کہ تجھکو قتل کر ڈالے مین اس لڑکے کو قتل کرنے والی نہین ہون پہر لوگ مجھکو اوٹھا کرلے آئے اور میرے اہل کے پاس مجھکو پہونچا دیا اور اوس چاک کا نشان میرے سینہ کے درمیان سے ناف کے انتہا تک ایسا ہوگیا گویا وہ ایک تسمہ ہے ابو نعیم نے اس حدیث مین یہ کہا ہے کہ آمنہ رضہ نے آپکے حمل مین گرانی پائی تہی اور باقی احادیث مین یہ وارد ہے کہ حضرت آمنہ نے حمل مین ثقل نہین پایا اس حدیث اور دوسری حدیثون مین جمع یون ہوسکتا ہے کہ حمل سے ثقل ابتدائی حمل مین تھا اور خفت اتمام حمل کے وقت مین تہی پس دونون حالون مین وہ حمل معتاد معروف سے خارج ہوگا۔

ابو نعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی سعد بن بکر مین شیر خوار تہے آپکی والدہ ماجدہ آمنہ رضہ نے آپکی دائی سے کہا تو میرے اس بیٹے کو دیکھ اور اس کے باب مین کسی سے پوچھ مینے دیکھا تھا گویا میرے سامنے سے ایک شہاب نکلا کہ اوس سے کل روے زمین منور ہوگیا تہا یہانتک کہ مین نے شام کے قصور دیکھے تہے ایک دن آپکی دائی کاہن کی پاس گئی لوگ اوس سے سوال کر رہے تہے آپکی دائی آپکو لائی جبکہ کاہن نے آپکو دیکھا آپ کی کلائی اوس نے پکڑلی اور اوس نے کہا اے قوم کے لوگو اسکو قتل کرو اسکو قتل کرڈالو آپ کی دائی نے کہا مین نے آپکی طرف جست کی اور آپکے دونون بازو مین نے پکڑ لئے اور ہمارے ساتھ جو آدمی تہے وہ آگئے وہ اس کاہن سے جھگڑتے رہے یہانتک کہ آپکو اوس کاہن سے چھین لیا اور آپکو لے گئے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے یحیی بن یزید السعدی سے روایت کی ہے کہ قبیلہ

بنی سعد بن بکر کی دس عورتین مکہ معظمہ مین آئین وہ دودہ پینے والے بچون کو تلاش کرتی تھین کل عورتون نے دودہ پینے والے بچے لے لئے مگر حلیمہ رضہ کو کوئی بچہ نہین ملا حلیمہ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کئے گئے حلیمہ کہتی تہی کہ یہ یتیم ہے اس کا کوئی مال نہین ہے اور آپکی مان سے امید نہین ہے کہ وہ مال دین حلیمہ کے شوہر نے حلیمہ سے کہا آپکو لے لے شاید اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے آپکی ذات مین خیر پیدا کردے حلیمہ نے آپکو لے لیا اور اپنی گود مین آپکو رکہا حلیمہ کی چہاتیون کے سامنے آپ آئے اونکی چہاتیون سے دودہ ٹپکنے لگا آپ نے دودہ پیا اور آپکے رضاعی بہائی نے دودہ پیا آپکا رضاعی بہائی بہوک سے نہین سوتا تہا آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا اے دائی تو اپنے بیٹے کے واقعات کسی سے پوچھہ قریب مین اسکی بڑی شان ہوگی آپکی والدہ ماجدہ نے جو کچھہ دیکہا تہا اور آپکو جس وقت جنا تہا اور آپکے باب مین جو کچھہ اون سے کہا گیا تہا حلیمہ کو اوس سے خبر کی اور آپکی والدہ نے حلیمہ سے یہ کہا کہ مجھہ سے تین رات یہ کہا گیا ہے کہ اپنے بیٹے کو بنی سعد بن بکر ال ابی ذویب مین دودہ پلواؤ حلیمہ نے کہا کہ میرا شوہر ابو ذویب ہے پہر حلیمہ اپنی گدہی پر سوار ہوئی اور حلیمہ کا شوہر اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور دونون وادی السرر مین حلیمہ کی ہمراہی عورتون کے سامنے آئے وہ عورتین کہیل اور تفریح مین تہین اور حلیمہ اور اون کا شوہر گردن اوٹہائے جلد جارہے تہے اون عورتون نے پوچہا اے حلیمہ تو نے کیا کیا یعنی تو کوئی شیر خوار بچہ لائی یا نہین لائی حلیمہ رضہ نے کہا کہ مین نے ایسے اچھے بچے کو لیا ہے کہ مین نے ہرگز برکت مین اوس سے زیادہ عظیم کوئی بچہ نہین دیکہا حلیمہ رضہ نے کہا کہ ہمنے اپنی اوس منزل سے کوچ نہین کیا تہا تک کہ مین نے اپنے قبیلہ کی بعض عورتون مین حسد دیکہا (یعنی آپکے سبب سے اون عورتون نے مجھہ سے حسد کیا)

ابو نعیم نے واحدی کے طریق سے روایت کی ہے واحدی نے کہا مجھسے عبد الصمد بن محمد السعدی نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے حدیث کی ہے کہا ہے مجھہ سے بعض اون لوگون نے حدیث کی ہے جو حلیمہ رضہ کی بکریان چراتے تہے وہ لوگ حلیمہ رضہ کی

بکریون کو دیکہتے تہے کہ وہ اپنا سر چرنے سے نہین اوٹھاتی تہین اور اونکی منہ اور مینگنیون مین سبزی دکہائی دیتی تہی اور ہماری بکریان بیٹھی رہتی تہین کوئی لکڑی تک نہین باقی تہین صبح کو جتنی بہوکی جاتی تہین اوس سے زیادہ بہوکی شام کو آتی تہین اور حلیمہ رضہ کی بکریان شام کو اتنی سیر آتی تہین کہ اونپر بدہضمی کا خوف ہوتا تہا۔

اون لوگون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سال تک حلیمہ کے پاس ٹہیرے یہانتک کہ آپ نے دودہ چہوڑ دیا اور آپ چار سالہ معلوم ہوتے تہے آپکو آپکی والدہ ماجدہ کے پاس لے گیے اور اونکے دیکہنے کو وہ لوگ گئے اور اونکو زیادہ تر حرص تہی کہ آپ حلیمہ کے پاس پہیر دیئے جاوین اس وجہ سے کہ اون لوگون نے آنحضرت کی عظیم برکت دیکہی تہی جبکہ وہ لوگ وادی السدر مین تہے حبشہ کے ایک گروہ سے حلیمہ رضا کی ملاقات ہوئی اور اونکی رفیق ہوگئی حبشہ کے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال حلیمہ سے پوچہا اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیز نظر سے دیکہا پہر اونہون نے آپکے دونون شانون کے درمیان خاتم نبوت کی طرف نظر کی اور آپکی دونون آنکہون کی سرخی دیکہی اونہون نے پوچہا کیا آپکی آنکہین آئی ہین حلیمہ نے کہا نہین ولیکن یہ سرخی ہمیشہ رہتی ہے اون لوگون نے کہا واللہ یہ نبی ہے حلیمہ رضا آپکو اپنے ساتہہ لائین پہر اپنے ساتہہ آپکو پلٹا کے لے گئی ایک دن مقام ذی المجاز مین گئی ذی المجاز مین ایک عراف تہا کہ بچون کو اوسکے پاس لوگ لیجاتے تہے وہ لڑکون کو دیکہتا تہا جبکہ اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر کی اور آپکی دونون آنکہون مین سرخی دیکہی اور خاتم نبوت کو دیکہا وہ چلایا اور اُس نے کہا اے معشر عرب اس لڑکے کو تم لوگ قتل کر ڈالو یہ لڑکا تمہارے اہل دین کو ضرور قتل کرے گا اور تمہارے بتون کو توڑے گا اور اوسکا امر تم لوگون پر ضرور غالب ہوگا یہ سنکر حلیمہ رضہ آپکو لیکر نکل گئی اور آپکو کسی آدمی کے سامنے نہین نکالتی تہی حلیمہ کے قبیلہ مین ایک عراف آکر اوترا اوسکے پاس لوگ قبیلہ کے لڑکون کو لے گئے اور حلیمہ رضہ نے آپکے نکالنے سے انکار کیا یہانتک کہ حلیمہ رضہ آپ سے غافل ہوگئی اور آپ خیمہ سے

خود نکل گئے عراف نے آپکو دیکھا اور آپکو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پاس جانے سے انکار کیا اور خیمہ مین داخل ہو گئے عراف نے لوگون سے اس امر کی کوشش کرائی کہ آپ کو خیمہ سے نکال کے اوسکے پاس لادین حلیمہ رض نے آپکے نکالنے سے انکار کیا عراف نے کہا کہ یہ نبی ہے۔

ابن سعد نے اور حسن بن الطراح نے (کتاب الشواع) مین زید بن اسلم سے یون روایت کی ہے کہ حلیمہ رض نے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا آپکی والدہ ماجدہ نے حلیمہ رض سے کہا تو اس امر کو جان لے کہ تو نے ایسے مولود کو لیا ہے کہ اوسکی بڑی شان ہے خدا کی قسم مین آپکے ساتھہ حاملہ ہوئی جو مشقت اور تکلیف عورتین حمل سے پاتی ہین حمل سے مینے اوس مشقت کو نہین پایا مین آئی اور مجھہ سے یہ کہا گیا کہ تو قریب مین ایک لڑکے کو جنے گی اوس کا نام احمد رکھیو وہ سید العالمین ہے آپ ایسے حال مین پیدا ہوئے کہ اپنے دونون ہاتھون پر ٹیکا دیے ہوئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اوٹھائے ہوئے تھے حلیمہ یہ سنکر اپنے شوہر کے پاس گئی اور اوسکو خبر کی حلیمہ کا شوہر یہ واقعہ سنکر خوش ہوا حلیمہ اور حلیمہ کا شوہر اپنے گدہی اور اونٹنی پر سوار ہو کے جانے کے واسطے نکلے اور اونکی اونٹنی کا دودہ اوتر آیا وہ اپنی اونٹنی کا دودہ صبح اور شام دوہتے تھے حلیمہ رض نے کہا کہ مین اپنے بیٹے کو پیٹ بہر کے دودہ نہین پلاتی تہی اور وہ بہوک سے ہمکو سونے نہین دیتا تھا پہر آپ اور آپکا دودہ بہائی دونون جس قدر چاہتے دودہ سے سیراب ہوجاتے تھے اور سو رہتے تھے اگر اون دونون کے ساتھہ تیسرا لڑکا ہوتا تو وہ بہی سیراب ہوجاتا ہذیل مین ایک عراف تھا حلیمہ اوسکے پاس گئی جبکہ عراف نے آپ کی طرف دیکھا یون شور کرنے لگا اے معشر عرب تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو یہ لڑکا تمہارے اہل دین کو ضرور قتل کرے گا اور تمہارے معبودون کو ضرور توڑے گا اور اوس کا امر تمپر ضرور غالب ہوگا یہ سنکر حلیمہ رض آپکو جلدے گئی۔

ابن سعد اور ابن الطراح نے عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ شیخ الہندی بن

اور اونکے معبودون سے استغاثہ کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ آپ آسمان سے کسی امر کے آنے کا انتظار کرتے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگون کو برانگیختہ کرتا تہا اوسکو کچھ زمانہ نہین گزرا کہ وہ دیوانہ ہوگیا اور اوسکی عقل جاتی رہی یہانتک وہ کافر مرگیا۔

ابن سعد اور ابن الطراح نے اسحاق بن عبداللہ سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے جبکہ آپکو بنی سعد کی اوس عورت کو دیا جسنے آپکو دودہ پلایا تھا اوس سے یہ فرمادیا کہ میرے فرزند کی توحفاظت کیجو اور جو کچھ اونہون نے دیکھا تھا اوس سے حلیمہ کو خبر کردی حلیمہ کی طرف یہودی لوگ گذرے حلیمہ نے یہود سے کہا کہ میرے اس فرزند کے حالات تم کیون نہین بیان کرتے ہین اسکے ساتھ ایسے ایسے حاملہ ہوئی اور ایسے ایسے مینے جنا اور مینے ایسا دیکھا غرض جیسے آپکی والدہ ماجدہ نے حلیمہ سے وصف کیا تہا ویسے ہی حلیمہ نے یہود سے بیان کیا یہ سنکر بعض نے بعض سے کہا کہ اس لڑکے کو قتل کرڈالو یہود نے یہ پوچھا کیا یہ یتیم ہے حلیمہ نے کہا یتیم نہین ہے یہ اس کا باپ ہے اور مین اسکی مان ہون یہود نے یہ سنکر کہا کہ اگر یہ یتیم ہوتا تو ہم اسکو ضرور قتل کرڈالتے۔

ابن سعد اور ابونعیم اور ابن عساکر اور ابن الطراح نے عطا بن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ حلیمہ نبی صلعم کو نہین چھوڑتی تہی کہ آپ دور جگہہ جاوین ایک بار حلیمہ آپ سے غافل ہوگئی آپ اپنی ہمشیرہ رضاعی شیما کے ساتھ دوپہر کو بکریون کی طرف نکل گئے حلیمہ آپکے ڈھونڈھنے کے لئے نکلی یہانتک کہ آپکو آپکی رضاعی بہن کے ساتھ پایا حلیمہ رضؓ نے کہا ایسی گرمی مین تو آپکو لائی ہے آپکی بہن نے کہا اے امان میرے بھائی کو گرمی معلوم نہین ہوئی مینے ایک ابر کو دیکھا کہ وہ آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا جسوقت آپ ٹھہر جاتے تو وہ ابر ٹھہر جاتا اور جس وقت آپ چلتے تو وہ ابر چلتا تھا یہانتک کہ آپ اس جگہہ تک آپہونچے حلیمہ نے پوچھا اے میری بیٹی یہ تو سچ کہتی ہے کہ ابر آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا اوس نے کہا واللہ سچ ہے۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ ہوازن کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اون لوگون مین آپکے رضاعی چچا تہے اون کا نام ابوثروان تھا اونہون نے کہا یا رسول اللہ مینے آپکو دودہ پیتے ہوئے دیکھا تھا مین نے کوئی دودہ پینے والا آپ سے اچھا نہین دیکھا اور مین نے آپکو ایسے حال مین دیکھا کہ آپنے دودہ چہوڑ دیا تھا مینے کسی دودہ چہوڑنے والے کو آپ سے اچھا نہین دیکھا پہر مین نے آپکو جوان دیکھا مینے کسی جوان کو آپ سے اچھا نہین دیکھا آپکی ذات مبارک مین خیر کی کل خصلتین کامل ہوگئی ہین۔

**فایدہ** ابن الطراح نے کہا ہے کہ مین نے ابوعبداللہ محمد بن المعلی الازدی کی کتاب الترقیص مین دیکھا ہے کہ حلیمہ کا وہ شعر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس شعر کے ساتھ کہلاتی تھی یہ ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| یارب اذا اعطیتہ فابقہ | | واعلہ الی العلے وارقہ | |

اے رب جبکہ تو نے اوسکو عطا کیا ہے تو اوسکو باقی رکہہ - اور اوسکو علو کی طرف بلندی دے اور بلندی پر چڑہا

| | | |
|---|---|---|
| | وادحض اباطیل العدے بحقہ | |

اور باطل کر تو دشمنون کی جہوٹی باتون کو اوسکے سچ کے ساتھ

ابن سبع نے خصایص مین یہ ذکر کیا ہے کہ حلیمہ رض نے کہا ہے کہ مین آپکو دہنی چھاتی دیتی تھی آپ اوس کا دودہ پی لیتے تہے پہر مین آپکو بائین چہاتی کی طرف پہیر دیتی آپ اوسکا دودہ پینے سے انکار کرتے تھے بعض علما نے کہا ہے کہ یہ امر آپکے عدل سے تھا اس لیے کہ آپکو یہ علم تھا کہ رضاعت مین آپکا ایک شریک ہے۔

## اون معجزات اور خصایص کا ذکر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت شریف مین تہے

## یہ باب اون احادیث کے بیان مین ہے جو خاتم نبوت کے باب مین ہین

شیخین نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کے پیچہے کہڑا ہوا مین نے آپکی مہر نبوت کو دیکھا کہ آپکے دونون شانون کے بیچ مین کبک

کے انڈے کی مثل تھی۔

مسلم اور بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو آپکے دونون شانون کے بیچ مین کبوتر کے انڈے کی مثل دیکھا اور اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے رنگ کے مشابہ تھا اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ آپکی مہر نبوت ایک سرخ غدود کبوتر کے انڈے کی مثل تھا۔

مسلم نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کی ہے کہ مینے خاتم نبوت کو دونون شانون کے بیچ مین بائین شانہ کی چپنی ہڈی کے پاس دیکھا مسون کی مثل اوسپر ایک مٹھی خال تھے۔

احمد اور بیہقی نے قرہ سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ مجھکو مہر نبوت دکھلائے آپنے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ داخل کرو یکایک مین نے دیکھا کہ مہر نبوت آپکے شانہ کی چپنی ہڈی کے اوپر انڈے کی مثل تھی۔

احمد اور ابن سعد اور بیہقی نے بہت طریقون سے ابی رمثہ سے روایت کی ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مینے آپکے دونون شانون کے بیچ مین مسہ کی مثل دیکھا اور ابن سعد کی روایت مین مثل تفاحہ کے وارد ہے یعنی مثل سیب کے اور احمد کے لفظ مین مثل بیضہ حمامہ کے وارد ہے یعنی کبوتر کے انڈے کی مثل۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور بیہقی نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ وہ مہر نبوت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے بیچ مین تھی وہ ایک ابھرا ہوا گوشت تھا اور اسکی روایت ترمذی نے اس لفظ سے کی ہے کہ آپکی پشت مبارک مین گوشت کا ایک بلند ٹکڑا تھا اور احمد نے اسکی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ آپکے دونون شانون کے بیچ مین بلند گوشت تھا۔

بیہقی نے سلمان الفارسی سے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا آپ نے اپنی چادر مبارک میری طرف ڈالدی اور آپ نے فرمایا کہ جس شے کے ساتھ

تجھکو امر کیا گیا ہے تو اوسکو دیکھہ مینے مُہر نبوت آپکے دولون شانون کے بیچ مین کبوتر کے انڈے کی مثل دیکھی۔

احمد اور بیہقی نے تنوخی ہرقل کے قاصد سے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے مجھ سے فرمایا اے تنوخ کے بہائی جس چیز کے ساتھہ تجھکو امر کیا گیا ہے تو وہ کرمین آپکی پشت مبارک کے پیچھے گیا یکایک مینے مہر نبوت کو شانہ کے غضروف کی جگہہ دیکھا کہ مثل ضخیم پچھنے کی جگہہ کے تھی ہشام نے کہا ہے کہ راوی کی یہ مراد ہے کہ پچھنے کا اثر ایسا تھا کہ گوشت کو پکڑے ہوئے اور اوپہ اہوا تھا مہر نبوت کی یہ شکل تھی

ترمذی اور بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت مین کہا ہے آپکے دولون شانون کے بیچ مین خاتم نبوت تھی۔

ترمذی نے ابوموسی سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت آپکے شانہ کے غضروف کے نیچے سیب کی مثل تھی۔

احمد اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو یعلی اور طبرانی نے علباء بن احمر کے طریق سے ابوزید سے روایت کی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک آؤ اور میری پیٹھ پر ہاتھ پہیرو مین آپکے نزدیک گیا اور آپکی پشت مبارک پر ہاتھہ پہیرا اور مینے اپنی انگلیون کو آپکی مہر نبوت پر رکھا ابوزید سے لوگون نے پوچھا کہ خاتم کیا چیز ہے ابوزید نے کہا کہ آپکے شانہ کے پاس مجتمع بال تھے۔

اور بیہقی نے سلمان رضہ سے روایت کی ہے کہ آپکے دہنے شانہ کے غضروف کے پاس خاتم نبوت انڈے کی مثل تھی اور اوسکا رنگ آپکی جلد کا رنگ تہا۔

ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اپنے پیچھے سوار کیا مین نے اپنا منھہ آپکی خاتم نبوت پر رکھدیا مجھ سے مشک کی بو مہکنے لگی۔

طبرانی اور ابن عساکر نے ابو زید بن اخطب سے روایت کی ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر خاتم کو دیکھا چھپنے کی جگہ سے اوبھری ہوئی تھی اور ایک لفظ مین یون وارد ہوا ہے کہ انسان نے اپنے ناخن سے اوسپر مہر لگادی ہے۔

ابن عساکر اور حاکم نے نیشاپور کی تاریخ مین ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر گوشت کی گولی مثل تھی اور اوس مہر نبوت مین گوشت سے محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

ابو نعیم نے سلمان رض سے روایت کی ہے کہ آپکے دونون شانون کے بیچ مین ایک انڈا کبوتر کے انڈے کی مثل تھا اوسپر مکتوب تھا باطن مین یہ لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ محمد رسول اللہ اور اوسکے ظاہر مین یہ لکھا تھا (توجہ حیث شئت فانک المنصور) جہان چاہو متوجہ ہو اسلئے کہ آپ منصور ہو۔

طبرانی اور ابو نعیم نے (معرفتہ) مین عباد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ خاتم نبوت آپکے بائین شانہ کی طرف تھی وہ خاتم نبوت گویا بھیڑ کا زانو تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت کے دکھلانے سے کراہت فرماتے تھے۔

ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ مین حضرت عایشہ سے روایت کی۔ ہے کہ مہر نبوت مثل ایک سیاہ خال کے تھی جسمین کچھہ زردی پائی جاتی تھی اور اوسکے اطراف گنجے بال تھے گویا وہ بال گھوڑے کی عیال تھے اس سے بالون کی کثرت مراد ہے علمانے کہا ہے کہ راویون کے اقوال مہر نبوت کے باب مین مختلف ہین اور یہ اختلاف نہین ہے بلکہ ہر ایک راوی کو جو شے ظاہر ہوئی ہے اوس نے اوسکے ساتھ تشبیہ دی ہے ایک راوی نے کہا ہے کہ مہر نبوت کبک کے انڈے کی مثل تھی یا یہ تشبیہ دی ہے کہ کشخانات کے انڈے کی مثل تھی اور دوسرے راوی نے تشبیہ دی ہے کہ مہر نبوت کبوتر کے انڈے کی مثل تھی کسینے تشبیہ دی ہے کہ سیب کی مثل تھی اور کسی نے کہا ہے کہ گوشت کا اوبھرا ہوا ایک ٹکڑا تھا اور کسی نے کہا ہے کہ اوبھرا ہوا گوشت

تہا اور کسی نے کہا ہے کہ پچھنے کا اثر تھا اور کسی نے کہا ہے کہ بہیڑ کے زانو کی شکل تہی یہ کل تشبیہات
وہ الفاظ ہین کہ ان کا معنی ایک ہے کہ وہ گوشت کا ایک ٹکڑا تھا اور جس شخص نے یہ کہا ہے
کہ بال تھے اوس نے اس لئے کہا ہے کہ مہر نبوت کے اطراف گنہے بال تھے جیسے کہ دوسری
روایت مین آیا ہے ۔

قرطبی نے (المفہم) مین کہا ہے کہ احادیث ثابتہ نے اس امر پر دلالت کی ہے
کہ مہر نبوت ایک سرخ شے ظاہر بائین شانہ مبارک کے پاس تہی جسوقت اوس کا چہوٹاپن بیان
کیا گیا تو کبوتر کے انڈے کی مقدار بیان کی گئی اور جس وقت اوسکا بڑاپن بیان کیا گیا
تو ایک مٹھی کی مقدار بیان کی گئی سہیلی نے کہا ہے صحیح امر یہ ہے کہ مہر نبوت بائین شانہ
کی چپنی ہڈی کے پاس تہی اسلئے کہ آپ شیطان کے وسوسے سے معصوم تہے جس جگہہ آپکی
مہر نبوت تہی وہ جگہہ آپکی جسم سے شیطان کے داخل ہونے کی تھی مہر نبوت کی وجہ سے
وہ جگہہ محفوظ ہو گئی تھی ۔ اور اس باب مین علما نے اختلاف کیا ہے کیا آپ پیدا ہوئے
تہے تو مہر نبوت آپکے ساتہہ تہی یا آپکے پیدا ہونے کے بعد رکہی گئی کہنے والون نے آخر قول
کے ساتہہ تمسک کیا ہے یعنی آپ کے پیدا ہونے کے بعد مہر نبوت رکہی گئی تہی یہ قول اوس
روایت سے ہے کہ شداد بن اوس کی حدیث مین ہے کہ رضاع کے باب مین وہ حدیث پہلے
آچکی ہے اور حدیث مین یہ وارد ہوا ہے کہ مہر نبوت آپکی وفات کے وقت اوٹھا لی گئی تہی
اس کا ذکر وفات کے بیان مین آئیگا ۔

حاکم نے اپنی مستدرک مین وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے کسی نبی
کو مبعوث نہین کیا مگر نبوت کا ایک خال اوس نبی کے سیدہے ہاتھ مین ہوتا تھا لیکن ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شان سے مبعوث نہین کیا کہ آپکے دست مبارک مین خال
ہوتا اسلئے کہ نبوت کا خال آپکے دونون شانون کے بیچ مین تھا ۔

## یہ باب معجزہ اور اون خصائص کے بیان مین کہ آپکی چشمان مبارک مین تھے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ما زاغ البصر وما طغی) ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی مین ایسا دیکھتے تھے جیسے روشنی مین دیکھتے تھے۔

بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات مین تاریکی مین ایسا دیکھتے تھے جیسے دن مین روشنی مین دیکھتے تھے۔

شیخین نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کیا تم لوگ میرے سامنے اس جگہہ دیکھتے ہو واللہ تم لوگون کا رکوع اور سجود مجھپر مخفی نہین رہتا ہے مین اپنی پیٹھ کے پیچھے سے تمکو دیکھتا ہون۔

مسلم نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا اے لوگو مین تمھارا امام ہون تم مجھسے رکوع اور سجدہ مین سبقت نہ کرو مین تم لوگون کو اپنے آگے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہون۔

عبدالرزاق نے اپنی (کتاب جامع) مین اور حاکم نے اور ابونعیم نے (یہان کچھہ عبارت اصل کتاب مین رہ گئی ہے) ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جیسے مین اپنے سامنے دیکھتا ہون ویسے ہی مین اپنے پیچھے دیکھتا ہون۔

ابونعیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین تم لوگون کو اپنی پیٹھہ کے پیچھے سے دیکھتا ہون۔

حمیدی نے اپنی (مسند) مین اور ابن المنذر نے اپنی (تفسیر) مین اور بیہقی نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول (الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین) مین روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے صفون سے اس طور سے دیکھتے تھے جیسے اپنے سامنے دیکھتے تھے

علما نے کہا ہے کہ آپکا یہ دیکھنا ادراک حقیقی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اس دیکھنے مین آپکا خرق عادت تہا۔ اور یہ بہی جایز ہے کہ یہ دیکھنا آپکا آپکی دونون آنکھون کی رویت سے ہوا اور اس دیکھنے مین بہی آپکا خرق عادت ہو آپ اپنی دونون آنکھون سے غیر مقابلہ شے کو دیکھتے تہے اسلئے کہ اہل سنت کے نزدیک حق یہ امر ہی کہ رویت کے واسطے عقلا مقابلہ شرط نہین ہے اسلئے اہل سنت نے آخرت مین اللہ تعالی کی رویت کے جواز کے ساتہہ حکم کیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آنکھ پیٹہ کے پیچھے تہی کہ آپ اوس آنکھ سے اپنے پیچھے کی شے کو ہمیشہ دیکھتے تہے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ آپ کے دونون شانون کے بیچ مین دو آنکھین سوئی کے ناکے کی مثل تہین اون دونون آنکھون سے آپ دیکھتے تہے اون آنکھون کو کپڑا اور غیر کپڑا مانع نہ تھا۔

## یہ باب آپکے دہان مبارک اور لعاب دہن مبارک اور آپکے دندان مبارک کی آیات کے بیان مین ہے

احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے وایل بن حجر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا آپنے ڈول سے پانی پیا پہر ڈول کا پانی کنوے مین آپ نے ڈال دیا یا راوی نے یہ کہا کہ آپنے کلی پانی کے کنوے مین ڈالدی اوس کنوے سے مشک کی بو مہکنے لگی۔

ابو نعیم نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے گھر کے کنوے مین لعاب دہن مبارک ڈالا اوس کنوی سے زیادہ شیرین مدینہ منورہ مین کوئی کنوان نہ تھا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے زرینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی سے یون روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کے دن اپنے شیر خوار بچون کو اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رض کے شیر خوار بچون کو بلاتے اور اونکے منہ مین لعاب دہن مبارک ڈالتے اور اونکی ماؤن سے آپ فرما دیتے تھے کہ ان کو رات تک دودہ نہ پلانا آپکا لعاب دہن مبارک

اون بچون کو تمام دن کافی ہوتا تھا۔

طبرانی نے عمیرہ بنت مسعود سے روایت کی ہے عمیرہ اور اونکی بہنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کے واسطے آئین جب وہ آئین تو اونھون نے آپکو قدید یعنی خشک گوشت کھاتے ہوئے پایا آپنے اونکے لئے قدید کا ایک ٹکڑا چبایا عمیرہ نے کہا آپنے وہ گوشت کا ٹکڑا مجھکو دے دیا میری ہر ایک بہن نے ایک ایک ٹکڑا اوس گوشت کا چبایا وہ مرگئین مگر اونکے منہ مین بدبو نہین پائی گئی۔

طبرانی نے ابو امامہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بدزبان عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ اوس وقت سوکھا گوشت کھارہے تھے اوس عورت نے کہا کیا آپ مجھکو گوشت نہین کھلائینگے آپ کے سامنے جو گوشت تھا آپنے اوسمین سے اوسکو دے دیا اوس نے اوس گوشت کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ وہ گوشت دیجئے کہ آپکے دہان مبارک مین ہے آپ نے اپنے دہن سے وہ گوشت نکالا اور اوس عورت کو دے دیا اوس نے اپنے منہ مین ڈال لیا اور اوسکو کھا گئی اوس عورت سے اسکے بعد کہ اوس نے گوشت کھایا بیہودہ گوئی اور فحش جو اوسکی عادت تھی پھر معلوم نہین ہوئی یعنی وہ عیب اوس کا جاتا رہا۔

بیہقی نے عمر بن شیبہ کے طریق سے ابو عبید النحوی سے یون روایت کی ہے کہ عامر بن کریز اپنے فرزند عبد اللہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے عبد اللہ کی عمر پانچ سال کی تھی آپ نے اوسکے منہ مین لعاب دہن مبارک ڈال دیا اوسکی ایسی برکت تھی کہ اگر وہ کسی پتھر کو مارتے تھے تو اوس پتھر سے پانی نکل آتا تھا۔

بیہقی نے محمد بن ثابت بن قیس بن شماس سے یون روایت کی ہے کہ محمد کے باپ نے جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی کو چھوڑ دیا جمیلہ محمد کے ساتھ حاملہ تھی جس وقت جمیلہ نے محمد کو جنا تو اوس نے یہ حلف کیا کہ اوسکو اپنا دودھ نہین پلاؤنگی محمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوایا اور اوسکے منہ مین اپنا لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور آپنے ثابت سے فرمایا کہ محمد کو لایا کرو لیجایا کرو

کرو اللہ تعالیٰ اسکا رازق ہے ثابت نے کہا کہ مین محمد اپنے فرزند کو اول اور دوسرے اور تیسرے روز لایا یکایک مین نے دیکھا کہ عرب کی ایک عورت ثابت بن قیس کو پوچھتی ہے ثابت نے کہا مین نے اوس عورت سے پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہے جو ثابت کو پوچھتی ہے اوس نے کہا کہ آجکی رات مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہے گویا مین ثابت کے فرزند کو دودھ پلاتی ہون کہ اوس کا نام محمد ہے ثابت نے اوس سے کہا کہ مین ثابت ہون اور یہ میرا بیٹا محمد ہے۔

ابن عساکر نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ ایسے حال مین کہ حضرت حسن رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یکایک حضرت حسن رضہ پیاسے ہوگئے اور اونکی تشنگی نہایت درجہ کو پہونچگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لئے پانی طلب فرمایا پانی نہ پایا آپ نے اپنی زبان مبارک اونکو دے دی حضرت حسن نے اوسکو چوسا یہانتک کہ وہ سیراب ہوگئے۔

طبرانی اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس وقت ہم بعض راستہ مین تھے حضرت حسن اور حضرت حسین رضہ کے رونے کی آواز سنی گئی اور وہ دونون اپنی مان کے ساتھ تھے آپنے چلنے مین جلدی کی اور دونون کے پاس آئے مین نے سنا کہ آپ دریافت فرماتے تھے کہ میرے بیٹون کا کیا حال ہے کیون روتے ہین حضرت فاطمہ رضہ نے کہا کہ پیاس ہے اسلئے روتے ہین آپنے پانی طلب فرمایا کسی نے ایک قطرہ پانی نہین پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ ان دونون مین سے ایک کو مجھے دے دو حضرت فاطمہ رضہ نے ایک صاحبزادہ کو پردہ کے نیچے سے آپکو دے دیا آپنے اونکو لے لیا اور اپنے سینہ مبارک سے چپٹا لیا اور وہ چلا رہے تھے چپتے نہ تھے آپنے اونکے لئے اپنی زبان مبارک نکال دی وہ اوسکو چوسنے لگے یہانتک کہ رونے اور چلانے سے ٹھہر گئے اور اونکو سکون ہوگیا مین نے اونکے رونے کی آواز نہین سنی اور دوسرے صاحبزادے رو رہے تھے جیسے کہ وہ روتے تھے اور چپ نہ ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضہ سے فرمایا کہ دوسرے صاحبزادے کو دے دو اونہون نے دوسرے فرزند کو

آپکو دے دیا آپ نے اونکے ساتھ ویسا ہی کیا جیسے کہ پہلے صاحبزادے کے ساتھ کیا تھا دولون صاحبزادے چپ ہو رہے دولون کی آواز مین نے نہین سنی۔

دارمی نے اور ترمذی نے (شمایل) مین اور بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانت کشادہ تھے جس وقت آپ کلام کرتے تو ایسا دیکھتا تھا گویا آپ کے اون دولون دانتون کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔

طبرانی نے ابو قرصافہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے اور میری مان اور میری خالہ نے بیعت کی جبکہ ہم بیعت کر کے پلٹے تو میری مان اور خالہ نے مجھ سے کہا اے فرزند ہمنے اس مرد کی مثل چہرہ مین احسن اور لباس مین زیادہ پاکیزہ اور کلام مین زیادہ نرمی والا نہین دیکھا گویا اس مرد کے منہ سے نور نکلتا ہے۔

## یہ باب آپ کے چہرہ مبارک کی آیت کے بیان مین ہے

ابن عساکر نے جابر رض سے جابر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے فرماتا ہے اے میرے حبیب مین نے یوسف علیہ السلام کے حسن کو کرسی کے نور سے لباس پہنایا اور آپ کے چہرہ کے حسن کو اپنے عرش کے نور سے لباس پہنایا ہے۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مین ایک مجہول راوی ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

ابن عساکر نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے حضرت عایشہ رض نے فرمایا ہے کہ مین سحر کے وقت کپڑا سی رہی تھی میری سوئی گر گئی مین نے اوسکو ڈھونڈا تاریکی کی وجہ سے وہ نہین ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرہ مبارک کے نور کی شعاع سے وہ سوئی ظاہر ہوگئی مین نے آپکو اس واقعہ سے خبر کی آپ نے فرمایا اے حمیرا افسوس ہے بہرا افسوس ہے

پھر افسوس ہے اوس شخص پر جس نے نظر کو میرے چہرہ سے حرام کیا۔

## یہ باب آپکے بغل شریف کی آیت کے بیان مین ہے

شیخین نے انس رض سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دونون ہاتھ دعا مین یہانتک اوٹھاتے تھے کہ آپکی دونون بغلون کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔

ابن سعد نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے تھے آپکی دونون بغلون کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔ آپکی دونون بغلون کی سفیدی کا ذکر اون متعدد احادیث مین وارد ہوا ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت نے اونکو روایت کیا ہے (محب طبری) نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خصایص مین سے ہے کہ آپکی بغل کا رنگ جسم کے رنگ سے متغیر نہ تھا اور کل آدمیون کی بغلونکا رنگ متغیر ہوتا ہے اور قرطبی نے اسکی مثل ذکر کیا ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ آپکی بغل شریف مین کوئی بال نہ تھا۔

## یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کی آیت کے بیان مین ہے

ابو احمد الغطریف نے اپنے (جزو) مین اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے بریدہ سے بریدہ نے حضرت عمر بن الخطاب رض سے روایت کی ہے کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ آپکو کیا ہوا ہے کہ آپ ہم سے افصح ہین اور آپ ہم لوگون کے درمیان سے کہین نہین گئے آپ نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل کے لغات پرانے ہوگئے تھے جبریل علیہ السلام اون لغتون کو لائے اور مجھکو وہ لغت حفظ کرائے اور اس حدیث کے بعض طرق مین بریدہ سے یون روایت ہے بریدہ نے کہا مین نے سنا عمر ابن الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے اور باقی حدیث وہی ہے جو اوپر لکھی گئی ابن عساکر نے اس حدیث کو بریدہ کی مسند سے گردانا ہے۔

بیہقی نے (شعب الایمان) مین اور ابن ابی الدنیا نے (کتاب المطر) مین اور ابن ابی حاتم نے اور خطیب نے (کتاب النجوم) مین اور ابن عساکر نے محمد بن ابراہیم التیمی سے روایت کی ہے کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہمنے اوس شخص کو نہین دیکھا کہ آپ سے زیادہ فصیح ہوا آپنے فرمایا کون شے مجھکو فصیح ہونے سے مانع ہوتی ہے کہ قرآن شریف میری زبان مین نازل کیا گیا ہے لسان عربی مبین مین ہے۔

ابن عساکر نے محمد بن عبد الرحمن الزہری سے روایت کی ہے محمد نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے آپکے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے آپسے پوچھا (ایدالک الرجل امراتہ) آپنے فرمایا (نعم اذا کان ملفجا) حضرت ابو بکر صدیق رض نے پوچھا یا رسول اللہ آپسے اس مرد نے کیا کہا اور آپنے اوس سے کیا فرمایا آپنے فرمایا اوس نے پوچھا کیا مرد اپنے اہل کا قرض دار ہوجاے یا اوس کا حق ادا کرنے مین درنگ کرے مین نے اوس سے کہا ہان جبکہ وہ مرد مفلس ہو۔ ابو بکر صدیق رض نے کہا یا رسول اللہ مین عرب مین پھرا ہون اور فصحاے عرب کی گفتگو مین نے سنی ہے آپ سے زیادہ فصیح مینے نہین سنا آپنے فرمایا مجھکو میرے رب نے ادب سکھلایا ہے اور مین نے بنی سعد بن بکر مین نشو ونما پایا ہے۔

ابن سعد نے یحیی بن یزید السعدی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین تم لوگون سے زیادہ فصیح ہون مین قریش مین سے ہون اور میری زبان بنی سعد بن بکر کی زبان ہے۔

طبرانی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اعرب العرب ہون مین قریش مین پیدا ہوا اور مینے بنی سعد مین نشو ونما پایا میرے کلام مین محاورہ کی غلطی کہان سے آئے گی۔

## یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## کے قلب شریف کے باب مین وارد ہے

اللہ تعالی نے فرمایا ہے (الم نشرح لک صدرک) بیہقی نے ابراہیم بن طہمان کے طریق سے روایت کی ہے کہ مینے سعد سے اللہ تعالی کے قول الم نشرح لک صدرک پوچھا سعد نے مجھ سے قتادہ سے روایت کی قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ مبارک آپکے سینہ کے پاس سے اسفل بطن تک چیرا گیا اور سینہ سے آپکا قلب مبارک نکالا گیا اور سونے کے ایک طشت مین وہ دھویا گیا پہر آپکا وہ قلب مبارک ایمان اور حکمت سے بہرا گیا پھر وہ اپنی جگہہ پہیر دیا گیا۔

احمد اور مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل ع ایکدن آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکون کے ساتھ کہیں رہے تہے اونہون نے آپ کو پکڑ لیا اور پچھاڑ ڈالا اور آپ کے قلب کی جگہہ کو چیرا اور آپکا قلب نکالا پہر آپکے قلب کو چیرا اور قلب سے علقہ نکالا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ آپکی ذات مبارک مین سے تہا پہر اوس قلب کو سونے کے ایک طشت مین زمزم کے پانی سے دہویا پہر اوسکو درست کیا اور اوسکی جگہہ مین اوسکو رکھدیا لڑکے آپکی دائی کے پاس دوڑکے گیے اور یہ کہا کہ محمد قتل کیے گئے لوگ آئے آپکے چہرہ مبارک کا رنگ اس وقت متغیر تھا انس رض نے کہا کہ سینے کا اثر مین آپ کے سینہ مبارک مین دیکھتا تہا۔

احمد اور دارمی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے عتبہ بن عبد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دائی بنی سعد بن بکر مین سے تھی مین اور اوس کا بیٹا اپنی بکریون کو لیکر گئے اور ہمنے اپنے ہمراہ کسی قسم کا توشہ نہین لیا مینے اوس سے کہا اے بہائی تو جا اور ہماری مان کے پاس سے ہمارے لئے توشہ توے آ میرا بہائی چلا گیا اور مین بکریون کے پاس ٹھہرا رہا میرے سامنے دو سفید طایر آئے گویا وہ دونون طایر نسر تہے اون دونون مین سے ایک نے اپنے ہمراہی سے

پوچھا کیا وہ وہی ہے اوس نے کہا ہان وہی ہے دولون میرے سامنے آئے اور اون دونون نے
سرعت کی اور مجھکو پکڑ لیا اور مجھکو چت لٹایا اور دولون نے میرا پیٹ چیرا پھر میرا قلب نکالا
اور اوسکو چیرا اور قلب سے دو سیاہ علقے نکالے اون دونون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مجھکو برف کا
پانی لاکر دو پھر دولون نے اس پانی سے میرے پیٹ کے اندر دھویا پھر اوس نے کہا کہ مجھکو سرد پانی لاکر
دو پھر دولون نے اوس پانی سے میرا قلب دھویا پھر کہا سکینہ لاکر دو پھر اوسکو میرے قلب مین چھڑکا پھر اون دونون مین سے
ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اسکو سی ڈالو اوس نے اوسکو سی دیا اور مہر نبوت سے اوسپر
مہر لگا دی اون دولون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اسکو ایک پلہ مین رکھو اور اوسکی
امت مین سے ہزار آدمیون کو ایک پلہ مین رکھو جس وقت مین ہزار آدمیون کو اپنے فوق
دیکھتا مین یہ خوف کرتا تھا کہ مجھ پر بعض اون مین سے گر پڑینگے (یعنی جب مین ہزار آدمیون
کے ساتھ تولا گیا تو اتنا بھاری ہو گیا کہ جس پلہ مین مین تھا وہ نیچا تھا اور وہ ہزار آدمی اتنے
ہلکے ہو گئے تھے کہ اون کا پلہ میرے پلہ سے اونچا ہو گیا تھا اور ایسی حالت نظر آتی تھی کہ اون
مین سے بعض مجھ پر گر پڑینگے وزن کرنے مین ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہلکا پلہ اوٹھ جاتا ہے
اور بھاری پلہ نیچے رہجاتا ہے) اس حالت کو دیکھکر دولون نے کہا کہ اگر اسکی کل امت
اسکے ساتھ تولی جاوے گی جب بھی یہ ضرور بھاری رہے گا پھر وہ دولون چلے گئے اور مجھکو
اونھون نے چھوڑ دیا اور مین نہایت درجہ ڈر گیا پھر مین اپنے رضاعی مان کے پاس گیا اور
جو کچھ مین نے دیکھا تھا اوس سے اوسکو خبر کی یہ سنکر اوسکو خوف ہوا کہ میری حالت مشتبہ
ہو گئی ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالی سے تیرے واسطے پناہ مانگتی ہون اور اوس نے
اپنے اونٹ پر کجاوہ رکھا اور مجھکو کجاوہ پر سوار کیا اور وہ میرے پیچھے کجاوہ پر بیٹھی یہان
تک کہ ہم اپنی حقیقی مان کے پاس پہونچے اوس نے میری مان سے کہا کہ مینے امانت
ادا کر دی اور عہد پورا کر دیا کہ آپکو سلامت پہونچا دیا جو چیز مین نے دیکھی تھی میری رضاعی مان
نے میری حقیقی مان سے اوسکو بیان کر دیا میری مان کو اس واقعہ نے خوف زدہ نہین کیا

اور اونہون نے یہ کہا کہ مین نے دیکھا تھا کہ مجھ سے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہو گئے۔

بیہقی نے یحیٰی بن جعدہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو فرشتے دو کلنگون کی صورت مین میرے پاس آئے اونکے ساتھ برف اور اولے تھے اور ٹھنڈا پانی تھا اون دونون مین سے ایک نے میرے سینہ کو کھولا اور دوسرے نے اپنی چونچ سے میرے سینہ مین کلی سے پانی ڈالا اور اوسکو دھویا اس مقام پر اصل کتاب مین کچھہ عبارت چھوٹ گئی ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

عبداللہ بن احمد نے کتاب (زوائد المسند) مین اور ابن حبان اور حاکم اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے اور ضیا نے کتاب (المختارۃ) بن معاذ بن محمد بن معاذ بن ابی بن کعب کے طریق سے تخریج کی ہے معاذ نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے اونہون نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رض نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے امر نبوت سے جس شے کی ابتدا کی وہ کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ مین صحرا مین جا رہا تھا مین دس سالہ تھا یکایک مین نے دو مردون کو اپنے سر کے اوپر دیکھا ایک اون مین سے اپنے ساتھی سے پوچھتا تھا کیا وہی ہے اوس نے کہا ہان وہی ہے اون دونون نے مجھے پکڑ لیا اور مجھکو چت لٹا دیا پھر دونون نے میرا پیٹ چیرا اون دونون مین سے ایک سونے کے طشت مین پانی لاتا تھا اور دوسرا میرا پیٹ اندر سے دھوتا تھا اون دونون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کیا اس کا سینہ پھٹ گیا یکایک مین نے اوس حال مین دیکھا کہ میرا سینہ پھٹ گیا ہے اور اوس سے کسی قسم کا درد مین نہین پاتا ہون پھر اوس نے کہا اسکے دل کو چیر و اوس نے میرا دل چیرا اوس نے کہا اسمین سے کینہ اور حسد کو نکال ڈالو اوس نے میرے قلب سے علقہ کے مشابہ نکالا اور اوسکو پھینک دیا پھر اوس نے کہا کہ اسکے قلب مین رافت اور رحمت کو داخل کرو اوس نے ایک ایسی شے اوس قلب مین داخل کی

جو چاندی کی ہیئت مین تہی پہر اوسنے وہ دوا نکالی جو زخم پر چہڑکی جاتی ہے اور وہ اسکے ساتھ تھی اوسنے اوسپر اوسکو چہڑکا پہر اوسنے میری انگشت ابہام کو بجایا پہر اوس نے کہا کہ آپ چلے جاؤ مین ایسے حال مین پلٹا کہ صغیر پر مجھکو نہایت درجہ رحمت تہی اور کبیر پر نہایت درجہ رافت - ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھہ معاذ اپنے آبا سے منفرد ہین اور آپکے سن کے ذکر کے ساتھ منفرد ہے کہ اور احادیث مین سن کا ذکر نہین ہے -

دارمی اور بزار ادر ابونعیم اور ابن عساکر نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ مینے پوچھا یا رسول اللہ آپنے کیونکر جانا کہ آپ نبی ہین اور کس چیز سے آپنے جانا یہانتک کہ آپنے اپنے نبی ہونے کا یقین کیا آپ نے فرمایا کہ دو آنے والے میرے پاس آئے اور مین اس وقت بطحا کہ بیچ مین تھا اون دولون مین سے ایک زمین پر اوترا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تہا اون دونو نمین سے ایک نے اپنی ہمراہی سے پوچھا کیا وہ وہی ہے اوس نے کہا ہان وہ وہی ہے اوس نے کہا کہ اسکو ایک مرد کے ساتھ وزن کرو اوس نے وزن کیا مین اوس سے بہاری نکلا اوس نے کہا اسکو دس آدمیونکے ساتھہ وزن کرو اوسنے مجھکو دس کیساتھہ وزن کیا مین اوس سے بھاری ہوا اوسنے کہا اسکو سو آدمیون کے ساتھہ وزن کرو اوس نے سو کے ساتھ وزن کیا مین سو سے بھاری نکلا اوس نے کہا اسکو ہزار آدمیون کے ساتھ وزن کرو اوس نے ہزار کے ساتھہ وزن کیا مین ہزار سے بھاری ہوا پہر جو لوگ کہ تولے گئے تہے ترازو کے پلہ سے میرے اوپر گرنے لگے پہر اون دولون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کا پیٹ چیرو اوس نے میرا پیٹ چیرا اور اوس سے شیطان کے دخل کی چیز اور خون کا لوتھڑا نکالا اور ان دولون کو پہینک دیا اون دولون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اسکے پیٹ کو اسطور سے دہو ڈالو جیسے برتن کو دہوتے ہین اور اسکے قلب کو اس طور سے دہو جیسے چادرون کو دہوتے ہین پہر اونمین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اسکے پیٹ کو سی دو اوس نے میرے پیٹ کو سی دیا اور میرے دولون شانون کے بیچ مین مہر لگادی جیسے کہ وہ مہر اس وقت ہے اور دولون پلٹ کے چلے گئے گویا اس واقعہ کو مین ازروے معاینہ کے دیکھہ رہا ہون -

ابونعیم نے یونس بن میسرہ بن جلیس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ سونے کا طشت لایا اور اوس نے میرا پیٹ چاک کیا اور میرے پیٹ کے اندر کی چیزین نکالین اور انکو دھویا پھر اونپر وہ دوا چھڑکی جو زخمونپر چھڑکی جاتی ہے پھر اوس نے کہا یہ قلب مضبوط ہے جو شے اسمین اوترے گی اوسکو محفوظ رکھنے والا ہے تیری دونون آنکھین دیکھتی ہین اور تیرے دونون کان سنتے ہین اور تو محمد اللہ تعالی کا رسول ہے اور تو مقفی اور حاشر ہے تیرا قلب سلیم ہے اور تیری زبان صادق ہے اور تیرا نفس مطمئنہ ہے اور تیرا خلق قیم ہے اور تو بہت بخشش والا مرد ہے۔

دارمی اور ابن عساکر نے ابن غنم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل ع نازل کیے گئے اونہون نے آپکا پیٹ چاک کیا پھر جبریل ع نے کہا کہ یہ قلب مضبوط ہے اسمین دو کان ہین کہ بہت سننے والے ہین اور دو آنکھین ہین کہ بہت دیکھنے والی ہین اے محمد آپ اللہ تعالی کے رسول اور مقفی اور حاشر ہو آپ کا خلق قیم ہے اور آپکی زبان صادق ہے اور آپکا نفس مطمئنہ ہے۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی آیا اور مین اپنے اہل مین تھا مجھکو زمزم کی طرف لے گیا اور اوس نے میرے سینہ کو کھولا پھر زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے بھرا تھا اوس سے میرا سینہ بھر دیا گیا انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہکو اپنے شق صدر کا اثر دکھاتے تھے پھر آپنے فرمایا کہ فرشتہ مجھکو آسمان دنیا کی طرف لے گیا اور معراج کی حدیث کو ذکر کیا۔

بیہقی نے کہا ہے کہ یہ احتمال ہے شق صدر چند بار ہوا ہے ایکبار آپکی دودھ پلانے والی حلیمہ کے پاس اور ایکبار مبعوث ہونے کے وقت اور ایکبار شب معراج مین (شیخ جلال الدین السیوطی فرماتے ہین) مین یہ کہتا ہون کہ رضاعت کے باب مین آپکے شق صدر کا بیان چند طریق سے آگے آچکا ہے اور احادیث بعثت اور احادیث شب معراج مین بھی اوس کا ذکر آئیگا اور تحقیق

حدیثون کے درمیان جمع مین یہ ہے کہ شق صدر کو تعدد پر حمل کیا جائے اور اس امر کا وقوع تین بار
مانا جاے اس امر کے دوبار وقوع سے جن علما نے یہ تصریح کی ہے کہ شق صدر دو بار ہوا ہے اون مین
سے سہیلی اور ابن وحیہ اور ابن المنیر ہین اور جن علما نے یہ تصریح کی ہے کہ شق صدر تین بار
واقع ہوا ہے اونمین سے ابن حجر ہین اور اس تین بار شق صدر کے واسطے ابن حجر رض نے لطیف
معنی پیدا کیا ہے وہ معنی یہ ہے کہ تطہیر کو پورا کرنے اور تین بار کی تطہیر مین مبالغہ ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی شریعت مین طہارت کے باب مین ہے کہ شے کو تین بار دہونیسے شے کی کامل طہارت
ہوجاتی ہے شق صدر کے واسطے تین اوقات مختص ہوئے تاکہ آپ کو شیطان سے عصمت کے
ساتھ عہد طفولیت سے اکمل احوال پر نشو و نما ہو اور جو شے آپکی طرف وحی کی جاے آپ قلب
قوی کے ساتھ اوسکو لین اور شب معراج مین مناجات کیواسطے آپ مستعد ہون - اور اس امر مین
اختلاف کیا گیا ہے آیا شق صدر اور اوس کا دہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص
ہے یا اور انبیا جو آپکے سوا ہین اونکے لیے بہی شق صدر واقع ہوا ہے ابن المنیر نے کہا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر اور اوس پر آپکا صبر کرنا اوس جنس سے ہے کہ حضرت
ذبیح اللہ اوسکے ساتھ آزماے گئے تہے اور اونہون نے صبر کیا تھا بلکہ آپکا یہ شق صدر اوس
آزمایش سے زیادہ مشقت رکہتا ہے اور زیادہ جلیل امر ہے اسلئے کہ وہ عارضی امور تہے
اور آپکا یہ شق صدر حقیقت ہے اور بہی یہ امر ہے کہ آپکا شق صدر مکرر ہوا اور ایسے حال
مین واقع ہوا کہ آپ شیرخوار اور یتیم تھے اور اپنے اہل سے دور تہے -

## یہ باب اس آیت کے بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمیازہ سے محفوظ تہے

بخاری رح نے اپنی تاریخ مین اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین اور ابن سعد نے
یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز جمائی نہین لی -
اور ابن ابی شیبہ نے سلمہ بن عبد الملک بن مروان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہرگز جمائی نہیں لی۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت شریف کی آیت مین ہے

ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو نعیم نے ابو ذر رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مین دیکھتا ہون تم لوگ وہ نہین دیکھتے ہو اور جو بات مین سنتا ہون وہ تم نہین سنتے ہو آسمان آواز دیتا ہے اور آسمان کے لیے یہ حق ہے کہ وہ آواز دے آسمان مین کوئی جگہہ چار انگشت کی مقدار مین نہین ہے مگر ایک فرشتہ اپنی پیشانی کو اوس جگہہ رکھے ہوئے اللہ تعالی کو سجدہ کر رہا ہے۔

ابو نعیم نے حکیم بن خرام سے روایت کی ہے کہ اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب مین تھے آپنے اصحاب سے پوچھا جو مین سنتا ہون کیا تم لوگ سنتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہم کچھہ نہین سنتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین آسمان کی آواز سنتا ہون اور آسمان کو اس باب مین ملامت نہین ہے کہ وہ آواز دے آسمان مین کوئی جگہہ بالشت برابر نہین ہے مگر اوس جگہہ پر ایک فرشتہ سجدہ کر رہا ہے یا قیام کی حالت مین ہے۔

## یہ باب آپکی آواز کی آیت مین ہے اور اس بیان مین ہے کہ آپکی آواز جس جگہہ پہونچتی تھی اوس جگہہ آپکے سوا کسیکی آواز نہین پہونچتی تھی

بیہقی اور ابو نعیم نے براء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون مین خطبہ پڑھا یہانتک کہ پردہ نشین عورتون کو اون کے پردون مین سنایا۔

ابو نعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پہ نماز سے ہٹے اور آپنے ایسی آواز سے ندا کی کہ پردہ نشین عورتون کو اونکے پردون کے درمیان اوسکو سنایا۔

ابو نعیم نے ابو برزہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی سخت گرمی مین گھر سے باہر ہماری طرف نکلے آپ نے ہم لوگون مین ایسی آواز سے خطبہ پڑھا کہ جوان پردہ نشین عورتین اپنے پردون مین سنتی تھین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے اور آپ نے آدمیون سے فرمایا بیٹھ جاؤ آپکے فرمانے کو عبداللہ بن رواحہ نے سنا وہ اوس وقت بنی غنم مین تھے وہ سنکر اوسی جگہہ مین بیٹھ گئے۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے عبدالرحمن بن معاذ الیتمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون مین منی مین خطبہ پڑھا ہمارے کان کھل گئے اور ایک لفظ مین یون وارد ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے کان یہانتک کھول دئے کہ آپ جوکچھہ فرماتے تھے ہم اوسکو سنتے تھے اور ہم اپنے مکانون مین تھے۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے ام ہانی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت ہم لوگ آدھی رات مین کعبہ کے پاس سنتے تھے اور مین اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کی آیت مین ہے

ابو نعیم نے حلیہ مین اور ابن عساکر نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ مین نے اکہتر کتابین پڑہین ان جمیع کتابون مین مینے یہ پایا کہ اللہ تعالی نے دنیا کی ابتدا سے اوسکے منقضی ہونے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کے مقابلہ مین جمیع آدمیونکو عقل نہین دی مگر دنیا کے ریتون مین سے ریت کے ایک دانہ کی مثل اور مین نے اون کتابون مین یہ پایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عقل اور رائے مین تمام آدمیون سے زیادہ ترجیح رکھتے ہین اور برتر ہین۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی آیت مین ہے

مسلم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آپنے ہمارے پاس قیلولہ کیا آپکو پسینا آگیا میری مان ایک شیشہ لائی وہ پسینہ پونچھ رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپنے پوچھا اے ام سلیم تم یہ کیا کرتی ہو میری مان نے کہا کہ یہ عرق ہے اسکو ہم اپنی خوشبو کے لئے لیتے ہین یہ عرق آپکا اطیب الطیب ہے۔

اور مسلم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت انس رضہ سے کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس آتے تھے اور اونکے پاس قیلولہ فرماتے تھے ام سلیم آپکے لیے ایک چمڑا بچھا دیتی تھین آپ اوسپر قیلولہ کرتے تھے اور آپکو کثرت سے پسینا آتا تھا ام سلیم آپکا پسینا جمع کرتی تھین اور اسکو خوشبو مین ملاتی تھین اور شیشہ مین رکھتی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ام سلیم یہ کیا ہے ام سلیم نے کہا آپکا پسینا ہے اس سے مین اپنی خوشبو کو تر کرتی ہون۔

ابونعیم نے محمد بن سیرین کے طریق سے ام سلیم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک چمڑے پر قیلولہ فرماتے تھے جسوقت آپکو پسینا آتا تو مین خوشبو دن کو لیتی اور اونکو آپکے پسینہ مین گوندہ لیتی تھی۔

دارمی اور بیہقی اور ابونعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایسی خصلتین تھین کہ آپ کسی راستہ مین نہ ہوتے اور آپکے پیچھے کوئی جاتا مگر وہ آپکے پسینہ کی خوشبو یا آپکے خوشبوئی استعمالی سے پہچان لیتا تھا کہ آپ اس راستے سے گیے ہین اور آپ کسی پتھر یا کسی درخت کے پاس سے نہین گذرتے تھے مگر وہ پتھر اور درخت آپکو سجدہ کرتا تھا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جسوقت سامنے سے آتے تہے ہم آپکی خوشبو سے آپکو پہچان لیتے تہے۔

بزار اور ابو یعلی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مدینہ کے راستون مین سے کسی راستہ مین گذرتے لوگ آپکی پاکیزہ خوشبو پاتے اور یہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ سے گذرے ہین۔

دارمی نے ابراہیم النخعی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات مین خوشبو سے پہچانے جاتے تہے۔

خطیب اور ابن عساکر اور ابونعیم اور دیلمی نے دو طریق سے محمد بن اسمعیل بخاری سے روایت کی ہے بخاری سے عمرو بن محمد بن جعفر نے اون سے ابو عبیدہ معمر بن المثنی نے اون سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ مین مٹہی سوت کات رہی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی سی رہے تہے آپکی پیشانی پر عرق آنے لگا اور عرق ایسا نور پیدا کرنے لگا کہ مین مبہوت ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے پوچہا تجہکو کیا ہوا کہ مبہوت ہوگئی مین نے کہا کہ آپکی پیشانی عرق کر رہی ہے اور آپکا پسینا ایسا نور پیدا کر رہا ہے کہ اگر آپکو ابو کبیر الہذلی دیکہتا تو اوسکو یہ علم ہوجاتا کہ اوسکے شعر کے ساتہ آپ احق ہین ابو کبیر الہذلی کہتا ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| ومبرا من کل غبر حیضتہ | | وفساد مرضعة وداء مغیل | |

آپ ایسے پاک پیدا ہوئے کہ ہر ایک باقی حیض سی مبرا ہین۔ اور دودہ پلانے والی کے فساد اور اوس بیماری سے مبرا ہین کہ جانکسا ہلاک کرتی ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| واذا نظرت الی اسرة وجہہ | | برقت بروق العارض المتہلل | |

اور جسوقت تو اوسکے چہرہ کے خطون کو دیکہے گا۔ وہ خطوط اس طور پر چمکین گے جیسے خوب برسنے والی ابر کی بجلی چمکتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ مین جو شے تہی آپنے رکہدی اور میری طرف آئے اور میری دونون آنکہون کے درمیان آپنے بوسہ دیا اور آپنے فرمایا اے عایشہ تجہکو اللہ تعالی جزائے خیر دے مجہکو یاد نہین ہے کہ تیرے اس کلام سے جیسا مین مسرور ہوا ہون

مجھکو کبھی ایسا سرور ہوا ہو ابو علی صالح بن محمد البغدادی نے کہا ہے کہ مین یہ نہین جانتا ہون کہ ابو عبیدہ نے ہشام بن عروہ سے کسی شے کو حدیث کیا ہو ابو علی نے کہا ہے لیکن یہ حدیث میرے نزدیک حسن ہے جبکہ محمد بن اسمعیل بخاری اسکی تخریج کرنے والے ہین۔

ابونعیم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مین احسن الناس تھے اور رنگ مین آدمیون سے زیادہ نورانی تھے کسی وصف کرنے والے نے آپکا وصف نہین کیا مگر آپکے چہرہ مبارک کو چودھوین رات کے چاند کیساتھ تشبیہ دی ہر اور آپکے چہرہ مبارک مین عرق موتی کی مثل تھا اور مہکنے مین مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

ابو یعلی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کیا یارسول اللہ مینے اپنی لڑکی کی تزویج کی ہے اور مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ آپ میری اعانت فرماوین آپنے فرمایا میرے پاس کچھ نہین ہے لیکن تم میرے پاس ایک ایسا شیشہ لیکر آؤ کہ اوس کا منہ فراخ ہو اور کسی درخت کی ایک لکڑی لے آؤ وہ مرد دونون چیزین آپکے پاس لے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلائیون سے عرق پونچھتے تھے یہانتک کہ شیشہ بھر گیا آپنے اوس سے فرمایا کہ اس شیشہ کو لے لو اور اپنی بیٹی سے کہدو کہ اس لکڑی کو اس شیشہ مین ڈبا کر خوشبو لگا دے جسوقت وہ لڑکی خوشبو لگاتی تو اہل مدینہ اوس خوشبو کے رائحہ کو سونگھتے تھے کمال خوشبو کے سبب سے لوگون نے اوس مکان کا نام بیت المطیبین رکھدیا تھا۔

دارمی نے ایک مرد سے جو بنی حریش سے تھا روایت کی ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک کو رجم کیا مین اوس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھا جسوقت ماعز کے پتھر لگنے لگے مجھکو رعب پیدا ہوا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چپٹا لیا آپکی بغل مبارک کا پسینا مشک کی بو کی مثل مجھہ پر بہنے لگا اور عبدان نے اس حدیث کی روایت صحابہ مین کی ہے اور کہا ہے کہ حریش سے روایت ہے۔

بزار نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا آپنے فرمایا میرے پاس آؤ مین آپکے پاس گیا مینے کسی مشک اور کسی عنبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہین سونگھا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قامت شریف کے طول کی آیت مین ہے

ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ مین اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لانبے نہ تھے اور نہ بہت چھوٹے قد کے تھے آپ میانہ قد کی طرف منسوب ہوتے تھے جسوقت تنہا چلتے تھے اور آپ ایسے حال پر نہین تھے کہ آدمیون مین سے کوئی شخص آپکے ساتھ چلتا ہوتا اور وہ دراز قد ہوتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس سے لانبے ہوجاتے تھے اور اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ آپکی دونون جانب مین لانبے قد کے دو مرد ہوتے آپ اون سے لانبے معلوم ہوتے تھے جسوقت وہ مرد آپ سے جدا ہوجاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کی طرف نسبت کئے جاتے تھے۔ ابن سبع نے اس امر کو خصائص مین ذکر کیا ہے اور اوسپر یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ جس وقت بیٹھتے تھے تو آپ کے شانے سب بیٹھنے والون سے اعلی ہوتے تھے۔

## یہ باب اس آیت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ شریف نہین دکھتا تھا

حکیم ترمذی نے ذکوان سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ دہوپ مین نہین دکھتا تھا اور نہ چاندنی مین ابن سبع نے کہا ہے کہ آپکے خصائص مین سے یہ امر ہے کہ آپ کا سایہ مبارک زمین پر نہین پڑتا تھا اور آپ نور تھے جسوقت آپ دہوپ مین یا چاندنی مین چلتے تو آپکا سایہ نظر نہین آتا تھا بعض علما نے کہا ہے کہ آپکا سایہ جو نہ تھا تو اسکی شاہد آپکے قول کی وہ حدیث ہے جو دعا کے باب مین آئی ہے آپ اللہ تعالی سے یہ دعا مانگتے تھے واجعلنی نورا۔ اے رب تو مجھکو

نورکردے۔

## باب

قاضی عیاض نے شفامین اور عزفی نے آپکے مولدمین یہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص مین سے یہ امر ہے کہ آپکے جسم مبارک پر کبھی نہین بیٹھی اور اسکو ابن سبع نے خصائص مین اس لفظ سے ذکر کیا ہے کہ آپکے کپڑون پر کبھی ہرگز نہین بیٹھتی تھی اور یہ زیادہ کیا ہے کہ آپکے خصائص مین سے یہ امر ہے کہ آپکو جون ایذا نہین دیتی تھی (یعنی آپکے کپڑون مین جون کبھی نہین پڑتی تھی کہ آپکو ایذا دیتی آپ کا لباس ہمیشہ طاہر اور پاکیزہ ہوتا تھا دوسرے عظمت شان اس سے ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے آپکو ایسی چیزون سے محفوظ رکھا تھا۔)

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موی مبارک کی آیت مین ہے

سعید بن منصور اور ابن سعد اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عبد الحمید بن جعفر سے اور اونہون نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ جنگ یرموک مین خالد بن الولید کی ٹوپی گم ہوگئی اوسکو ڈہونڈا یہانتک کہ اوسکو پالیا اور یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ لیا اور اپنا سر منڈوایا آدمیون نے آپکے بالون کے اطراف مین سرعت کی اور آگے بڑہے آپ کی پیشانی کی طرف کے بالون کے واسطے مین نے آدمیون سے سبقت کی اور مین نے وہ موی مبارک لیکر اس ٹوپی مین رکہے مین کسی جنگ مین حاضر نہین ہوا اور وہ ٹوپی میرے ساتھ رہی مگر مجھکو نصرت نصیب ہوئی۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مطہر کی آیت مین ہے

بزار اور ابو یعلی اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے

ابن الزبیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ اوس وقت پچھنے لگا رہے تھے جسوقت
آپ فارغ ہوئے آپنے فرمایا اے عبد اللہ اس خون کو لیجا ؤ اور اسکو ایسی جگہہ ڈالدو کہ تمکو
کوئی آدمی نہ دیکھے ابن الزبیر نے وہ خون پی لیا جبکہ ابن الزبیر پلٹ کے آئے آپنے اون سے
دریافت فرمایا کہ تمنے کیا کیا اونھون نے عرض کیا کہ اوس خون کو زیادہ مخفی جگہہ مین ہے مینے
رکھدیا مینے یہ جان لیا کہ وہ جگہہ آدمیون سے مخفی ہے آپنے دریافت فرمایا شاید تمنے اوسکو
پی لیا ہوگا ابن الزبیر نے کہا مینے عرض کی ہان مینے پی لیا آپنے سنکے یہ فرمایا ویل للناس منک وویل
لک من الناس لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ جو قوت کہ ابن الزبیر مین تھی وہ اوس خون ہی سے تھی

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف کی آیت مین ہے

بیہقی نے ابوہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اپنے قدم سے
چلتے پورا قدم رکھتے تھے آپکے قدم شریف کے تلوے مین غلونہ تھا۔

ابن عساکر نے ابوامامۃ الباہلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
قدم مبارک کے تلوے مین خلونہ تھا آپ پورا قدم زمین پر رکھہ کے چلتے تھے۔

بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاؤن مبارک کی خنصر اوٹھی ہوئی تھی۔

احمد نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ قریش ایک کاہنہ کے پاس آئے اور اوس
سے کہا کہ ہمکو تو یہ بتلا کہ صاحب مقام نبوت سے ہم لوگون مین ازروے مشابہت کے کون
شخص اقرب ہے اوس نے کہا کہ اگر تم لوگ اس نرم زمین پر اپنی چادر کو کھینچو پھر اوس زمین پر تم چلو تو مین
تمکو خبر دیتی ہون قریش نے اپنی چادر زمین پر کھینچی پہر اوس زمین پر چلے کاہنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے قدم مبارک کا نشان دیکھا اور کہا کہ صاحب مقام نبوت سے ازروے مشابہت کے
تم لوگون مین محمد اقرب ہین اسکے بعد لوگ بیس سال تک ٹھہرے رہے یا بیس سال کے قریب

ٹھہرے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کیے گئے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار شریف کی آیت مین ہے

ابن سعد نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ایک جنازہ مین تھا مین جسوقت چلتا تو آپ مجھسے آگے بڑھ جاتے تھے ایک مرد جو میرے پہلو کی طرف تھا مین نے اوسکی طرف التفات کرکے کہا خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے کہ آپکے واسطے زمین لپٹتی ہے۔

ابن سعد نے یزید بن مرثد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت چلتے تو سرعت فرماتے تھے یہانتک کہ مرد آپکے پیچھے دوڑتا اور آپکو نہین پاتا تھا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی آیت مین ہے

شیخین نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے حضرت عایشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ کیا وتر پڑھنے سے پہلے آپ سوجاتے ہین آپنے فرمایا اے عایشہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا۔

ابونعیم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا۔

شیخین نے انس بن مالک سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا کی آنکھین سوتی ہین اور اونکے قلوب نہین سوتے۔

ابن سعد نے عطا سے عطا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ ہم انبیا کے گروہ ہین ہماری آنکھین سوتی ہین اور ہمارے قلوب نہین سوتے ہین۔

اور ابن سعد نے حسن سے مرفوعاً روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے میری آنکھین سوتی ہین

اور میرا دل نہین سوتا۔

ابونعیم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین سوتی تہین اور آپ کا دل نہین سوتا تہا ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن ایک جماعت یہود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آپنے اون یہود سے فرمایا کہ مین تمکو اوس اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون جسنے توراۃ کو موسی علیہ السلام پر نازل کیا ہے آیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ نبی جو ہے اسکی آنکھین سوتی ہین اور اس کا دل نہین سوتا ہے اونہون نے کہا اللہم نعم آپنے فرمایا اللہم اشہد۔

حاکم نے انس رضہ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھہ سوتی تہی اور آپکا قلب نہین سوتا تھا۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قوت جماع کی آیت مین ہے

بخاری نے قتادہ کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن کی ساعت واحد مین اپنی کل بیویون کے پاس دورہ کرتے تہے وہ گیارہ بیویان تہین قتادہ نے انس رضہ سے پوچہا کیا آپ کو اسکی طاقت تہی انس نے کہا کہ ہم باتین کرتے تہے کہ آپکو تیس آدمیون کی قوت عطا کی گئی ہے۔

ابن سعد نے سلمی کنیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مین اپنی نو بیویون سے جماع کیا۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہمکو عبیداللہ بن موسی نے اسامہ بن زید سے خبر دی ہے زید نے صفوان بن سلیم سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک ہانڈی لائے مین نے اوسمین سے کہایا مجہکو جماع مین چالیس مردون کی قوت دی گئی۔

ابن عدی نے سلام بن سلیمان کے طریق سے نہشل سے اونھون نے ضحاک سے ابن عباس رضہ سے مرفوعاً اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ طریق اپنے ارسال پر جیسا ہے خلاف اس طریق کے کہ یہ واہی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو واقدی نے خبر دی اون سے موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جماع مین اقل الناس تھا یہانتک کہ اللہ تعالی نے مجھپر قوت جماعی نازل فرمائی جماع کا مین کسی ساعت مین ارادہ نہین کرتا ہون مگر اوس قوت کو پاتا ہون اللہ تعالی نے مجھپر جو شئے نازل کی تہی وہ ایک ہانڈی تہی جسمین گوشت تھا۔ اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو واقدی نے خبر دی اون سے ابن ابی سبرہ اور عبد اللہ بن جعفر نے صالح بن کیسان سے اسکی مثل حدیث کی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو واقدی نے خبر دی ہم سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مین نے دیکھا گویا مجھکو ایک ہانڈی دی گئی ہے مین نے اوس ہانڈی مین سے اس قدر کہایا کہ مین خوب سیر ہو گیا جبسے مین نے اوس ہانڈی مین سے کہایا ہے جس ساعت مین ارادہ کرتا ہون کہ عورتون کے پاس جاؤن مین اوسی وقت جماع کرتا ہون۔

ابن سعد نے مجاہد اور طاوس سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جماع مین چالیس مردون کی قوت دی گئی تہی۔

حارث بن ابی اسامہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون اونچاس مردون کی قوت دیگئی تھی جو ہر ایک مرد اہل جنت سے ہے۔

اور حارث نے ابن عمرو رضہ سے روایت کی ہے ابن عمرو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ دشمن پر حملہ کرنے اور دشمن کو سخت پکڑنے اور نکاح مین چالیس مردون کی قوت مجھکو دی گئی ہے۔

طبرانی نے اور اسمعیلی نے اپنی معجم مین اور ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو تمام آدمیون پر چار باتون سے فضیلت دیگئی ہے ایک عام بخشش دوسری شجاعت تیسرے کثرت جماع چوتھے دشمن پر سخت حملہ کرنا۔

## یہ باب اس آیت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتلام محفوظ تھے

طبرانی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے اور دینوری نے (کتاب المجالسة) مین مجاہد کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ کسی نبی کو ہرگز احتلام نہین ہوا اور احتلام نہین ہوتا ہے مگر شیطان سے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب اور پاخانہ معجزہ مین ہے

بیہقی نے حسین بن علوان کے طریق سے ہشام بن عروہ سے عروہ نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ مین جاتے تو مین آپ کے پیچھے جاتی تھی مین کچھہ نہ دیکھتی تھی مگر مین پاکیزہ بو سونگھتی تھی مین نے اس امر کا ذکر آپ سے کیا آپنے فرمایا اے عایشہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ ہم انبیا کے جسم اہل جنت کی ارواح کے اوصاف پر پیدا ہوتے ہین جو شے انبیا کے جسمون سے نکلتی ہے اوسکو زمین نگل جاتی ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن علوان کے موضوعات سے ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ مین یہ کہتا ہون کہ ہرگز ایسا نہین جیسا کہ بیہقی نے کہا ہے اسلئے کہ اس حدیث کا دوسرا طریق حضرت عایشہ رض سے ہے ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو اسمعیل بن ابان الوراق نے خبر دی اون سے عنبسہ بن عبد الرحمن القرشی نے محمد بن زاذان سے اور اون سے ام سعد نے حضرت عایشہ سے حدیث کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ بیت الخلا مین جاتے ہین آپکی کوئی شے فضلہ کی قسم سے نہین دیکھی جاتی ہے آپنے فرمایا کیا عایشہ تمکو معلوم نہین ہے کہ جو شے انبیا سے نکلتی ہے اوسکو زمین نگل جاتی ہے اور اوس سے کچھہ نہین دکھائی دیتا۔ ابو نعیم نے اس طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے

اوراس حدیث کا تیسرا طریق یہ ہے - ابو نعیم نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن ابراہیم نے اور اون سے
علی بن احمد ابن سلیمان المصری نے اون سے ذکریا بن یحییٰ البلحی نے ان سے شہاب بن
معمر العونی نے اون سے عبد الکریم الخزاز نے اون سے ابو عبد اللہ المدینی نے اون سے
لیلی کنیز حضرت عایشہ رض نے حضرت عایشہ سے حدیث کی ہے کہ مینے پوچھا یا رسول اللہ
آپ بیت الخلا مین داخل ہوتے ہین جسوقت آپ نکلتے ہین تو آپ کے پیچھے مین بیت الخلا
مین جاتی ہون مین کوئی شے نہین دیکھتی ہون مگر مین مشک کی بو پاتی ہون آپ نے
فرمایا ہم انبیا کے گروہ مین ہمارے جسم اہل جنت کے ارواح کے صفات پر پیدا ہوتے ہین
اون جسمون سے جو شے نکلتی ہے اوسکو زمین نگل جاتی ہے اوراس حدیث کا چوتھا
طریق ہے - حاکم نے (مستدرک) مین کہا ہے مجھکو مخلد بن جعفر نے ہمکو خبر دی اون سے
محمد بن جریر نے اور اون سے موسی بن عبد الرحمن المسروقی نے اور اون سے ابراہیم بن سعد
نے اور اون سے منہال بن عبید اللہ نے اور منہال سے اس حدیث کو لیلی مولاۃ حضرت
عایشہ نے حضرت عایشہ سے ذکر کیا ہے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضائے حاجت کے لئے داخل ہوئے آپکے بعد مین بہی داخل ہوئی مینے کچھہ نہین دیکھا اور
مین نے مشک کی خوشبو پائی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مین نے
کوئی شے نہین دیکھی آپنے فرمایا کہ زمین کو یہ امر کیا گیا ہے کہ ہم معاشر انبیا کے فضلہ کو چھپا دے
اوراس حدیث کا پانچوان طریق ہے دارقطنی نے افراد مین کہا ہے ہمسے محمد بن سلیمان الباہلی
نے اور اون سے محمد بن حسان الاموی نے اور اون سے عبدہ بن سلیمان نے اور اون سے
ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور اون سے حضرت عایشہ نے حدیث کی ہے کہ مین نے
کہا یا رسول اللہ مین آپکو دیکھتی ہون کہ آپ بیت الخلا مین داخل ہوتے ہین پہر بیت الخلا مین
وہ شخص جاتا ہے جو بعد آپکے جاتا ہے جو شے آپسے نکلتی ہے وہ شخص اوس کا کچھہ اثر نہین
دیکھتا آپنے فرمایا اے عایشہ کیا تمکو معلوم نہین ہے اللہ تعالی نے زمین کو یہ امر کیا ہے کہ انبیا سے

جو شے نکلے وہ اوسکو نگل جاے۔ یہ طریق حدیث کے طرق مین اقوی ہے ابن وحیہ نے خصائص
مین اس حدیث کے لانے کے بعد کہا ہے کہ یہ سند ثابت ہے محمد بن حسان البغدادی ثقہ اور
صالح مرد ہے اور عبدہ حدیث مین شیخین کے رجال سے ہے اور اس حدیث کا چھٹا طریق
ہے کہ وہ مرسل ہے حکیم ترمذی نے عبدالرحمن بن قیس الزعفرانی کے طریق سے عبدالملک
ابن عبداللہ بن الولید سے اونھون نے ذکوان سے یہ روایت کی ہے کہ دہوپ اور چاندنی مین
رسول اللہ کا سایہ نہین وکہتا تھا اور نہ آپکی قضاے حاجت کا اثر دکہتا تھا اور اس حدیث
کا ساتوان طریق ہے کہ سفیر جن کے باب مین آیگا۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب سے شفا ہوتی تہی

حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) مین اور ابو یعلی اور حاکم اور دارقطنی اور ابو نعیم نے ام ایمن رض
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹہے مکان کی ایکطرف مین مٹی کی ہانڈی
تھی آپنے اوسمین پیشاب کیا ام ایمن نے کہا مین رات مین اوٹہی مین پیاسی تھی جو کچہ اوس
ہانڈی مین تھا مین نے پی لیا جبکہ آپ صبحکو اوٹہے مین نے آپکو خبر کی آپ ہنس دئے اور آپنے
فرمایا کہ آج کے دن کے بعد تم اپنے پیٹ کی کسی بیماری کی عمر بہر ہرگز شکایت نہ کرو گی۔

عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھکو یہ خبر ہوئی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لکڑی کے ایک پیالہ مین پیشاب کرتے تہے پہر وہ پیالہ آپ کے تخت کے نیچے رکھدیا
جاتا تھا آپ آئے اور آپنے یکایک دیکھا کہ اوس پیالہ مین کچہ نہین ہے اوس عورت سے
جسکا نام برکۃ تھا اور وہ حضرت ام حبیبہ کی خدمت کرتی تہی اور اونکے ساتھ حبشہ سے آئی تھی
آپنے اوس سے پوچھا وہ پیشاب کہان ہے جو پیالہ مین تھا اوس نے کہا مین نے اوسکو پی لیا
آپ نے فرمایا اے ام یوسف ہمیشہ کے لیے تجہکو صحت ہوگئی اوس عورت کی کنیت ام یوسف تھی
وہ کبھی بیمار نہین ہوئی اوسکو وہی مرض ہوا جسمین وہ مرگئی ابن وحیہ نے کہا ہے یہ دوسرا قضیہ ہے

اور ام ایمن کے قضیے سے غیر ہے اور برکتہ ام یوسف غیر برکتہ اُم ایمن کے ہے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت کی صفت مین جامع ہے

شیخین نے براء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مین احسن الناس تھے اور خلقت مین آدمیون سے احسن تھے آپ اتنے لانبے نہین تھے کہ آپ کا قد مبارک زیادہ نکل گیا ہوا ور نہ آپ ٹھنگنے تھے۔

بخاری نے براء سے روایت کی ہے براء سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک مثل سیف کے تھا براء نے کہا سیف کی مثل نہین تھا ولیکن مثل قمر کے تھا۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے اون سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک لانبا تھا جابر نے کہا نہین بلکہ مثل سورج اور چاند کے گول تھا۔

دارمی اور بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاف چاندنی رات مین دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلہ تھا مین آپکی طرف دیکھتا تھا اور چاند کی طرف دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ مین چاند سے احسن تھے۔

بخاری نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت چلتے تو آپکا چہرہ مبارک ایسا منور ہوتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور اس امر کو ہم آپ سے پہچانتے تھے

ابو نعیم نے حضرت ابو بکر الصدیق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چاند کے دایرہ کی مثل تھا۔

بیہقی نے ابو اسحاق سے اونھون نے بنی ہمدان کی ایک عورت سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا مین نے اوس عورت سے کہا آپکو تشبیہ دو آپ کیسے تھے اوس نے کہا چودھوین رات کے چاند کی مثل تھے اور مین نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپکے مثل نہین دیکھا۔

دارمی اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابوعبیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے ربیع بنت معوذ سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مجھسے بیان کر ربیع نے کہا اگر تم آپ کو دیکھتے تو یہ ضرور کہتے کہ آفتاب نکلا ہوا ہے۔

مسلم نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے اون سے کسی نے کہا کہ ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرو ابوالطفیل نے کہا آپ گورے اور نمکین چہرہ تھے۔

شیخین نے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے لوگون مین سے میانہ قد تھے آپ بہت لانبے دبلے تھے اور نہ ٹھنگنے تھے آپکا رنگ چمکدار روشن تھا گندمی رنگ نہ تہا اور نہ بالکل سفید رنگ تھا کہ اوسمین سرخی اور چمک نہ ہوتی آپ کے بال لٹکے اور گھونگروالے بالون کے درمیان تھے نہ بالکل لٹکے تھے اور نہ بالکل نہایت گھونگروالے تھے موے مبارک ایسے تھے گویا اونمین کنگھی کی گئی ہو جس سے کچھ شکستگی آگئی ہو۔

بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گورے تھے اور آپکے رنگ مین سرخی ملی ہوئی تھی۔

ابن سعد اور ترمذی اور بیہقی نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احسن کسی شے کو نہین دیکھا گویا آپکے چہرہ مبارک مین چاند جاری ہوتا تہا اور اپنے چلنے مین مینے کسی شخص کو نہین دیکھا کہ رفتار مین وہ آپ سے زیادہ عسرت کرتا ہو گویا آپکے واسطے زمین لپٹتی تھی ہم چلنے مین کوشش کرتے تھے اور آپ بے پروائی سے تیز چلتے تھے۔

ابن سعد نے قتادہ سے اور ابن عساکر نے قتادہ کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے کسی نبی کو ہرگز مبعوث نہین کیا مگر اوسکو خوش چہرہ اور خوش آواز مبعوث فرمایا یہانتک کہ تمہارے نبی کو مبعوث کیا پس آپکو خوبصورت اور خوش آواز مبعوث کیا۔

ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے کسی نبی کو ہرگز نہین بہیجا مگر صبیح الوجہ اور کریم الحسب اور خوش آواز اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبیح الوجہ کریم الحسب خوش آواز تھے۔

دارمی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شجاع اور زیادہ جواد اور زیادہ خوبصورت کسی کو نہین دیکھا۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کا دہان مبارک وسیع تھا اور آپکی چشمان مبارک کی سفیدی مین سرخی ممزوج تہی اور آپکی ایڑیون کا گوشت کم تھا۔

بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین بڑی بڑی تہین اور آپکے پلک دراز تہے اور آپکی آنکھون مین سرخی ممزوج تہی۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی بڑی بڑی آنکھین تہین اور آپکی پلک لانبے تہی اور آپکی آنکھون مین سرخی ممزوج تہی۔

ترمذی اور بیہقی نے دوسری وجہ سے حضرت علی رض سے روایت کی ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کی ہے کہ آپ بہت لانبے دبلے اور ٹہنگنے نہ تہے قوم کے آدمیون سے میانہ قد تھے آپکے بال بہت گہونگروالے نہ تہے اور نہ بالکل ٹلکے ہوئے تہے آپکے بالونمین یہ دونون وصف متوسط طور سے تہے اور آپکے چہرہ کا گوشت نرم اور لٹکا ہوا نہ تھا اور آپکا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا بلکہ اوسمین تدویر تہی آپ گورے تہے اور رنگ مین سرخی ملی تہی اور آپکی دونون آنکھون کی تپلیان سیاہ تھین اور آپکی پلک لانبی تھی اور آپکی ہڈیون کے سر گہٹنون کلائیون مونڈہون مین بڑے بڑے تہے اور آپکے شانے چوڑے اور بڑے تہے اور آپکے جسم مبارک پر بال نہ تہے اور آپکے سینہ مبارک سے ناف تک بال تہے اور آپکے ہاتہونکی ہتیلیان اور قدم قوی اور مضبوط تہے اور اونگلیان موٹی اور کڑی تہین آپ جس وقت رفتار فرماتے تو قوت سے چلتے گویا آپ ڈہلوان زمین پہ

چل رہے ہین اور جسوقت آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے طور سے متوجہ ہوتے تھے آپ کے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت تھی -

اور ترمذی نے دوسری وجہ سے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھون کی پتلیان سیاہ تہین اور آپکی پلک لانبے تھی -

بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک چوڑی اور بڑی تھی اور آپکی پلک لانبی تھی -

طیالسی اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے حضرت علی ابن ابی طالب رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نہ لانبے تے اور نہ ٹھنگنے تے آپکا سر مبارک بڑا تھا اور آپکی ریش مبارک بڑی تھی آپکے ہاتھ اور پیرون کی اونگلیین موٹی موٹی اور کڑی تھین اور آپکی استخوانون کے جوڑ بڑے بڑے تھے آپ کے چہرہ مبارک مین سرخی تھی اور آپکے سینہ سے ناف تک بال تے جسوقت آپ چلتے تو جھکنے کے طور پر جھک کے چلتے گویا ڈھلوان جاے سے اوتر رہے ہین مینے آپکے پہلے اور بعد آپکی آپکی مثل نہین دیکھا -

طیالسی اور احمد اور بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائیین چوڑی تھین اور آپکے دونون شانون کے درمیان فاصلہ تھا اور آپکی آنکھون کی پلک لانبی تہی اور آپ بازارون مین شور وشغب نہین کرتے تے اور نہ فحش بات کہتے تے اور نہ اپنے آپکو فحش گو بتاتے تے آگے پیچھے آپ اگر متوجہ ہوتے تو پورے طور پر متوجہ ہوتے تے -

بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سیاہ تھی اور آپ کے دندان مبارک نہایت خوبصورت تے -

بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے اون سے کسی نے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہوئے تے کہا کہ اللہ تعالی نے آپکو بڑھاپے کا عیب نہین لگایا تھا آپکے سر اور ریش مبارک مین نہین تے مگر سترہ یا اٹھارہ سفید بال -

شیخین نے براء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے اور آپکے دونون شانون کے درمیان فاصلہ تھا یعنی آپ کے جسم مبارک کا بالائی حصہ چوڑا تھا اور آپکے موے مبارک کانون کی لوتک پہونچتے تھے مین نے آپ سے احسن کوئی شے نہین دیکھی۔

احمد اور بیہقی نے محرش الکعبی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات مین جعرانہ سے عمرہ لیا مین نے آپکی پشت مبارک کی طرف دیکھا گویا چاندی کا ٹکڑا تھا۔

طیالسی اور ابن سعد اور طبرانی اور ابن عساکر نے ام ہانی رض سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک نہین دیکھا مگر تہ بتہ کاغذات کو جو بعض پر بعض ہون وہ مجھے یاد آگیا۔

ترمذی اور بیہقی نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گورے تھے گویا آپ چاندی سے بنائے گئے تھے اور آپکے موے مبارک گھونگروالون اور لٹکے ہوونکے درمیان تے آپکا شکم مبارک ہموار تھا اور آپکے شانون کے جوڑ بڑے بڑے تھے آپ زمین پر پورا قدم رکھکے رفتار فرماتے تھے جسوقت آپ سامنے آتے تو پورے طور سے سامنے آتے تھے اور جسوقت پیچھے پلٹتے تو پورے طور پر پلٹتے تھے۔

بخاری نے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا اور آپکے قدم مبارک بڑے بڑے تھے اور آپکے دست مبارک کی ہتیلیان دراز تھین۔

بخاری نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک موٹے موٹے تھے اور آپکا چہرہ مبارک نہایت خوبصورت تھا مینے آپکے بعد آپکی مثل نہین دیکھا۔

طبرانی اور بیہقی نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکے قدم مبارک کی انگشت سبابہ کے طول کو مین نہین بھولی جو تمام اونگلیون سے بڑی تھی

بیہقی نے ایک صحابی مرد سے جو بلعدویہ سے تھا روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یکایک آپ مجھکو ایک مرد خوبصورت جسم اور بڑی پیشانی باریک ناک

باریک ہون کے نظر آئے اور دیکا یک مینے دیکھا کہ آپکے لبہ سے آپکی ناف تک بال ایک لمبے ڈورے کی مثل تھے ۔

بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ٹھنگنے تھے اور نہ لانبے تھے طول سے اقرب تھے اور آپکے ہاتھ اور پیرون کی اونگلیاں موٹی اور کڑی تھین اور آپکے سینہ مبارک سے ناف تک بال تھے اور گویا آپ کا پسینا موتی کی مثل تھا جس وقت رفتار فرماتے تو جھک کے چلتے تھے گویا آپ دشواری مین چلتے تھے ۔

عبداللہ ابن احمد اور بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طول مین بہت لانبے اور میانہ قد سے اونچے نہین تھے جسوقت آپ قوم کے لوگون کے ساتھ آتے تو اون سے اونچے ہوتے تھے آپ گورے تھے اور آپکا سر بڑا تھا آپکا رنگ روشن اور چمکدار تھا اور آپ کشادہ ابرو تھے اور آپکی پلک لانبی تھی اور آپکے ہاتھون اور پیرون کی اونگلیان موٹی اور کڑی تھین جس وقت آپ چلتے تو ایسی شان ہوتی کہ زمین سے اوکھڑ رہے ہین گویا آپ ڈہلوان زمین مین اوتر رہے ہین اور پسینا آپکے چہرہ مبارک پر گویا موتی تھا مین نے آپ سے پہلے اور آپکے بعد آپکی مثل نہین دیکھا ۔

مسلم نے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ روشن تھا گویا آپکا پسینا موتی تھا جسوقت آپ رفتار فرماتے تو جھک کر چلتے تھے ۔

بزار اور بیہقی نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس تھے اور آپ میانہ قد تھے اور طول سے اقرب تھے آپکے دونون شانون کے درمیان دوری تھی آپکے رخسار لانبے تھے آپکے بالون مین نہایت درجہ سیاہی تھی آپکی آنکھین سرگین تھین اور آپکی پلک لانبی تھی جسوقت آپ چلتے تو پوری طور سے قدم رکھ کے چلتے تھے آپکے پاؤن کا تلوی مین گڑھا نہ تھا جسوقت چادر کو اپنے دوش مبارک سے جدا کرتے تو یہ معلوم ہوتا کہ چاندی کے پتر ہین جسوقت آپ ہنستے تو دیوارون پر روشنی پڑتی تھی کہ آپکی مثل مین نے آپ سے پہلے اور آپکے بعد نہین دیکھا ۔

شیخین نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کف دست مبارک سے زیادہ نرم حریر اور دیباج بہی مس نہین کیا اور مینے کسی مشک اور عنبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہین سونگہا۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے میرا رخسار چہوا مین نے آپکے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو اس طور سے پائی مجھکو معلوم ہوا کہ آپنے دست مبارک کو عطار کے ڈبہ سے نکالا ہے۔

بیہقی نے یزید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مجھکو دیا ایکایک مین نے اوسکو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو مین مشک سے زیادہ خوشبودار پایا۔

طبرانی نے مستود بن شداد سے اوہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے آپکا دستِ مبارک پکڑا ایکایک مین نے اوسکو حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ ٹھنڈا پایا۔

احمد نے سعد بن وقاص سے روایت کی ہے کہ مین مکہ مین بیمار ہوگیا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف فرما ہوئے آپنے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکہا اور میرے چہرہ اور سینہ اور پیٹ پر پہیرا مجھکو ہمیشہ یہ خیال ہوتا ہے کہ مین اپنے کیدپر اس ساعت تک آپکے دستِ مبارک کی ٹھنڈک کو پاتا ہون۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گورے تہے کہ آپکے رنگ مین سرخی تہی آپکی اونگلیین کڑی اور موٹی تہین آپ نہ لانبے تہے اور نہ ٹہنگنے آپ کے بال نہ لٹکے ہوے تہے اور نہ گہونگروالے جسوقت آپ رفتار فرماتے تو آدمی آپکے پیچہے دوڑتے تہے آپکی مثل کبہی نہین دیکہا گیا۔

ابو موسیٰ المدینی نے (کتاب الصحابۃ) مین امد بن ابد الحضرمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا مینے آپ سے پہلے اور آپکے بعد آپکی مثل نہین دیکھا۔

ابن سعد نے عبداللہ بن بریدہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مین احسن البشر تھے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گورے تھے کہ آپ کے رنگ مین سرخی تھی اور آپکی آنکھین سیاہ تھین آپکے سینہ سے ناف تک بالون کا باریک خط تھا اور آپکی ناک بلند اور پتلی تھی آپکے رخسار بلند نہین تھے آپکی ریش مبارک گھنی تھی آپ کے بال کانون کی لوتک تھے گویا آپکی گردن مبارک چاندی کی ابریق تھی آپ کے لبہ سے ناف تک ایک شاخ کی مانند بال چلے گئے تھے سوا ان بالون کے آپ کے پیٹ اور سینہ پر بال نہین تھے گویا پسینا آپکے چہرہ مبارک پر موتی تھا اور آپ کے پسینہ کی خوشبو مشک اذفر سے زیادہ پاکیزہ اور خوشبودار تھی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف بھیجا مین ایک دن آدمیون مین خطبہ پڑھ رہا تھا اور یہودی علما مین سے ایک عالم کھڑا تھا اوسکے ہاتھ مین ایک کتاب تھی اوسمین وہ دیکھ رہا تھا جبکہ اوس نے مجھکو دیکھا تو مجھسے کہا کہ آپ ابوالقاسم کا وصف بیان کیجئے مین نے کہا آپ ایسے لانبے نہین ہین کہ نحیف ہون اور نہ آپ کوتاہ قد ہین اور نہ آپکے بال بہت گھونگروالے اور پیچیدہ ہین اور نہ آپکے بال بالکل لٹکے ہوئے ہین آپکے بال ان دونون قسمون کے درمیان ہین یعنی گھونگروالے اور لٹکے ہوئے ہین اور زیادہ سیاہ ہین آپکا سر مبارک بڑا ہے آپکا رنگ سرخی مایل ہے آپکے شانہ اور گھٹنے وغیرہ کے جوڑ قوی ہین آپکے ہاتون پیرون کی اونگلیان موٹی اور کڑی ہین آپکے سینہ سے ناف تک بال ہین۔ آپکی پلک لانبی ہین آپکی ابروئین پیوستہ ہین آپکی پیشانی چوڑی ہے آپکے دونون شانون کے درمیان دوری ہے جس وقت آپ چلتے ہین تو اس طور پر جھک

جاتے ہین گویا ڈہلوان زمین سے اوترتے ہین مینے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپکی
مثل نہین دیکہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس وصف کے بعد مین ساکت ہوگیا
اوس یہودی عالم نے کہا آپنے کیا وصف بیان کیا یہ تو وہ وصف ہے جو میرے پاس موجود ہے اوس
یہودی عالم نے کہا کہ آپکی دونون آنکہون مین سرخی ہے آپکی ریش مبارک خوبصورت ہے
آپکا دہان مبارک خوبصورت ہے آپکے دونون کان کامل ہین آپ سامنے پورے طور سے
متوجہ ہوتے ہین اور جب پیچہے متوجہ ہوتے ہین تو پورے طور پر متوجہ ہوتے ہین حضرت علی
نے کہا واللہ یہ آپکی صفت ہے اوس یہودی عالم نے کہا اور دوسری صفت بہی ہے
حضرت علی رض نے فرمایا مینے اوس عالم سے پوچہا وہ کیا شے ہے اوسنے کہا آپ مین کچہہ
خمیدگی ہے مین نے اوس سے کہا کہ یہ وہ وصف ہے جو مین نے تجہسے بیان کردیا کہ آپکی
شان چلنے وقت ایسی ہوتی ہے گویا آپ ڈہلوان زمین سے اوترتے ہین یعنی رفتار مین خمیدہ
ہوکر چلتے ہین قامت شریف مین خمیدگی نہین ہے اوس عالم نے کہا کہ مین اس صفت
کو اپنے باپ دادا کی کتابون مین پاتا ہون اور یہ صفت اون کتابون مین پاتا ہون کہ وہ نبی
اللہ تعالی کی حرم اور اوسکے امن اور اوسکے گہر کی جگہہ سے مبعوث کیا جائیگا پہر وہ نبی ایک
حرم کی طرف ہجرت کریگا کہ وہ اوس کو اپنی حرم ٹہیرائیگا اور اوس حرم کی حرمت اوس حرم کی
سی حرمت ہوگی جسکو اللہ تعالی نے حرم ٹہیرایا ہے اور ہم لوگ آپکا یہ وصف پاتے ہین
کہ آپکے انصار وہ لوگ ہونگے جنکی طرف وہ نبی ہجرت کریگا وہ انصار وہ قوم ہے کہ عمرو بن عامر
کی اولاد مین سے ہے وہ اہل نخل اور اہل زمین ہین اونکے قبل یہود تہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے کہا کہ وہ وہی نبی ہے یہ سنکر اوس یہودی عالم نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہے
اور وہ اللہ تعالی کا رسول ہے کہ کافۃ الناس کی طرف بہیجا گیا ہے۔

ابن عساکر نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ ایک قوم یہود کی آئی وہ لوگ حضرت علی رض
کے پاس آئے اور اوس سے کہا کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے کا وصف ہمسے بیان کیجیے حضرت علی رض نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نہ بہت لانبے تھے اور نہ بہت ٹھنگنے آپ میانہ قد سے فوق تھے آپ ایسے گورے تھے کہ رنگ مین سرخی تھی آپکے بال
گھونگروالے تھے مگر بالکل پیچیدہ نہین تھے آپ اپنے بالون کی مانگ نکالتے تھے آپکے بال دونون کانون تک تھے
آپکی پیشانی چوڑی تھی اور آپکے دونون رخسار واضح تھے آپکی دونون آنکھین سیاہ تھین آپکی دونون
ابروئین پیوستہ تھین آپکی پلک لانبی تھی آپکی ناک بیچ مین سے اونچی تھی آپکے سینہ مبارک سے
ناف تک بالون کی باریک تحریر تھی آپکے سامنے کے دانت شفاف اور چمکدار تھے آپکی ریش
مبارک گنہی تھی گویا آپکی گردن مبارک چاندی کی ابریق تھی اور آپکی ہنسلیون کی جگہہ گویا سونا
روان تھا یعنی سونے کی چمک نظر آتی تھی آپکے لبہ سے ناف تک بال تھے گویا وہ بال
مشک سیاہ کی ایک شاخ تھی اور سوا اِن بالون کے آپکے جسم اور سینہ مبارک پر بال نہ تھے
آپ کے دونون شانون کے بیچ مین چودھوین رات کے چاند کے دایرہ کی مانند تھا نور سے
دو سطرین لکھی ہوئی تھین اوپر کی سطر مین لا الہ الا اللہ تھا اور نیچے کی سطر مین محمد رسول اللہ

ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ بیت المقدس کے علما مین سے
ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؑ کے پاس آیا اور
اوس نے حضرت علی رض سے کہا کہ مجھہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان
کیجئے حضرت علی رض نے کہا آپ بہت لانبے نہین تھے اور نہ آپ ٹھنگنے تھے مردون مین
سے میانہ قد تھے ایسے گورے تھے کہ رنگ مین سرخی تھی گھونگروالے بال مانگ بنائے
ہوے تھے بال آپکے دونون کانون تک تھے آپکی پیشانی چوڑی تھی آپکے رخسار واضح
تھے آپکی ابروئین پیوستہ تھین آپکی آنکھون کی پتلیان سیاہ تھین آپکی پلک لمبی تھی
آپکی ناک بیچ مین سے بلند تھی آپ کے بال سینہ سے ناف تک باریک تحریر کے طور
پر تھے آپکے سامنے کے دانت کشادہ تھے آپکی ریش مبارک گھنی تھی گویا آپکی گردن
چاندی کی ابریق تھی آپکی ہنسلیون مین گویا سونا جاری ہوتا تھا پسینا آپکے چہرہ مبارک
پر موتی کی مانند تھا آپکے ہاتھون اور پیرون کی انگلیان کڑی اور موٹی تھین آپکے لبے

ور میان سے سینہ مبارک تک بال ایک شاخ کی مانند چلے گئے تھے آپ کے پیٹ اور پیٹھ پر سوا اون بالون کے اور بال نہین تھے آپ سے مشک کی بو مہکتی تھی جس وقت آپ کھڑے ہوتے تو آدمیون سے اونچے ہوتے جس وقت آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ بڑے بتھر سے اوکھڑ رہے ہین جس وقت آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو ہمہ تن متوجہ ہوتے تھے اور جسوقت آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ڈلہوان زمین سے اوتر رہے ہین یعنی آپ جھک کر قدم جما کے چلتے تھے یہ سنکر اوس یہودی عالم نے کہا کہ مین نے تورات مین اس صفت کو پایا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین۔

بیہقی اور ابن عساکر نے مقاتل بن حیان سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام کو وحی بھیجی کہ میرے امر مین جد کر ہزل نکر تو میرا حکم سن اور تو میری اطاعت کر اے طاہرہ بکر بتول کے بیٹے مین نے تجھکو غیر نر کے پیدا کیا ہے اور عالمین کے واسطے تجھکو آیت گردانا ہے تو خاص میری ہی عبادت کر اور تو مجھے پر توکل کر اہل سوران کی طرف تو جا اور اون سے یہ میرا پیام کہدے تحقیق مین وہ معبود ادحی اور قیوم ہون کہ ہمیشہ رہنے والا ہون تم لوگ اوس نبی امی عربی کی تصدیق کیجو کہ اونٹ پر سوار ہوگا اور کرتہ پہنے گا اور عمامہ باندہے گا (عمامہ تاج کو کہتے ہین) اور وہ نبی جوتا پہنے گا اور ہاتھ مین عصا رکھے گا اوسکے بال گھونگروالے ہونگے اوسکی پیشانی کشادہ ہوگی اوسکی ابروئین پیوستہ ہونگی اوسکی آنکھون کے کوئے فراخ ہونگے اوسکے پلک لانبی ہونگی اوسکی آنکھون کی پتلیان سیاہ ہونگی اوسکی ناک درمیان سے بلند ہوگی اوسکے رخسار واضح ہونگے اوسکی ڈاڑہی کثیر ہوگی اوس کا پسینا چہرہ پر موتی کی مانند ہوگا اور اوس سے مشک کی بو مہکے گی گویا اوسکی گردن چاندی کی ابریق ہوگی اور ہنسلی کی جگہہ مین اس طور سے چمک ہوگی گویا سونا جاری ہے اوسکے سینہ سے ناف تک بال اس طور سے ہونگے جیسی شاخ ہوتی ہے سوا ان بالون کے اوسکے سینہ اور پیٹ پر کوئی بال نہ ہوگا اوسکے ہاتھ اور پیرون کی اونگلیین کڑی اور موٹی ہونگی

جس وقت آدمیون کے ساتھہ آئیگا تو اون سے قامت مین اونچا ہوگا اور جس وقت وہ چلیگا
تو ایسا معلوم ہوگا گویا وہ بڑے پتھر سے اوکھڑ رہا ہے اور ڈہلوان زمین مین اوتر رہا ہے اوسکی
رفتار مین تھوڑی سرعت ہوگی۔

ابن سعد نے اور ترمذی نے شمایل مین اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے اور ابن السکن
نے (کتاب المعرفة) مین اور ابن عساکر نے حضرت حسن بن علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی
ہے کہ مین نے اپنے ماموں ہند ابن ابی ہالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیۂ شریف
کو پوچھا وہ بڑا وصف کرنے والے تھے اونہون نے کہا آپ خود صاحب عظمت اور لوگون کے
نزدیک مفخم تھے آپکا چہرہ مبارک چودہوین رات کے چاندکی روشنی رکھتا تھا آپ میانہ قد
سے زیادہ لانبے اور بہت لانبے قدوالے سے کوتاہ تھے آپکا سر مبارک بڑا تھا آپکے بال کچھہ
لٹکے اور کچھہ گھونگروالے تھے وہ بال اگر مانگ کے طور سے ہوتے تو اونکو آپ مانگ کے طور
پر رکھتے ورنہ ویسی ہی لٹین چھوڑ دیتے تھے اور مانگ نہین نکالتے تھے آپکے بال کان کی لو سے
متجاوز ہوتے تھے جسوقت آپ انکو وفرہ کے طور پر رکھتے تھے آپکا رنگ روشن اور چمکدار تھا
آپکی پیشانی فراخ تھی آپکی ابروئین باریک اور بڑی تھین اونمین بہت بال تھے اونمین اتصال
نہین تھا اون ابرون کے بیچ مین ایک رگ تھی کہ غضب کے وقت وہ کھڑی ہوجاتی تھی آپ کی
ناک لانبی اور بیچ مین بلند تھی اوس ناک پر ایک نور اوبہرا ہوا تھا جو شخص اوسکے دیکھنے مین تامل نکرتا
تو اونچی خیال کرتا آپکی ریش مبارک گنہی تھی آپکی آنکھونکی پتلیان سیاہ تھین آپکے رخسار بلند
نہین تھے آپکا دہان مبارک فراخ تھا آپکے دانتون مین رونق اور آبداری تھی آپکے اگلے
دانت کشادہ تھے آپکے سینہ کے بالون کی باریک تحریر تھی گویا آپکی گردن مبارک ہاتی دانت کی مورت
کی گردن تھی اور اوسمین چاندی کی صفائی تھی آپ معتدل الخلقت تھے یعنی آپکے کل اعضا
خوبصورت اور باہم متناسب تھے آپ فربہ اور قوی جسم تھے اور آپکا گوشت گٹھا ہوا تھا نرم نہ تھا آپکا پیٹ
اور سینہ ہموار تھا آپکا سینہ مبارک چوڑا اور آگے سے اوبہرا ہوا تھا آپکے دونون شانون کے

بیچ مین فاصلہ تھا آپکی استخوانون کے جوڑ قوی تھے آپکا جسم مبارک پرنور تہا اور جسم مبارک پر بال نہین تھے لبہ سے ناف تک بالون کا خط تھا آپکی دونون چہاتیون پر بال نہین تھے اسکے سوا آپکی کلائیون اور شانون پر اور سینہ کے اوبہار کی جگہہ پر بال تھے آپکی کلائیین لمبی لمبی تہین اور آپکی ہتیلیان چوڑی چوڑی تھین آپکے ہاتون اور پیرون کی اونگلیان کڑی اور موٹی تھین آپکی اونگلیین لمبی تہین آپکی استخوان لمبی تہین آپ کے دونون تلوے زمین سے اونچے نہین رہتے تھے اوسمین گڑہا تھا آپ کے دونون قدم نرم نرم اور صاف تھے اونمین شگاف وغیرہ نہ تھا جس وقت پانی ڈالا جاتا تو دونون قدمون سے جلد بہ جاتا تھا جسوقت آپ چلتے تو ایسی قوت سے چلتے گویا اوکھڑتے ہین آپ جھک کر قدم رکھتے اور بردباری اور وقار سے چلتے تھے آپکی رفتار مین سرعت تھی متکبرانہ طور سے نہین چلتے تھے جس وقت آپ رفتار فرماتے تو ایسی شان ہوتی گویا آپ ڈہلوان زمین سے اوتر رہے ہین اور جسوقت آپ کسی طرف مڑتے تو پورے طور سے مڑتے تھے آپ ہمیشہ نیچی نگاہ رکھتے تھے آپ زمین کی طرف زیادہ تر دیکھتے آسمان کی طرف کم دیکھتے تھے بڑا دیکہنا آپکا گوشہ چشم سے تھا آپ اپنے اصحاب کے پیچھے چلتے اور جو شخص آپ سے ملاقات کرتا آپ اوس سے سلام علیک کرنے مین تقدیم کرتے تھے حضرت حسن رضہ نے کہا کہ مین نے اپنے مامون سے کہا کہ مجھہ سے آپکی گفتگو کا وصف بیان کیجئے اونہون نے کہا آپکے اندوہ کا سلسلہ کبھی منقطع نہین ہوتا تھا آپ دایم الفکر تھے آپکو راحت نہین تہی غیر حاجت کے کلام نہین کرتے تھے آپکا سکوت دراز تھا آپ کلام کو خوش تقریری سے شروع فرماتے اور خوش تقریری کے ساتھہ اسکو ختم کرتے اور جوامع الکلم کے ساتھہ آپ کلام کرتے تھے اور آپکے کلام مین فصل ہوتا تہا اور اوسمین کوئی بات زیادہ نہین ہوتی تہی اور نہ کلام مین نرمی کی وجہ سے کمی ہوتی تہی کہ آدمی سمجھنے سے عاجز رہتا آپ سختی سے کلام نہین کرتے تھے اور نہ آپ کسی کی اہانت کرتے تھے نعمت کی تعظیم کرتے تھے اگرچہ تہوڑی ہوتی نعمت مین سے کسی شئے کی مذمت نہین کرتے تھے آپ کہانے کی چیزون کی نہ بُرائی کرتے اور نہ اونکی مدح جس وقت

آپ کسی شے کے ساتھہ حق کے لیے غضبناک ہوتے تو کوئی آپکے مقابل نہو سکتا تھا یہانتک کہ آپ حق کی نصرت کرتے آپ اپنے نفس کے واسطے غضبناک نہین ہوتے تھے اور نہ اپنے نفس کے واسطے داد لیتے جسوقت آپ اشارا فرماتے تو اپنے کل ہاتھہ سے اشارا فرماتے اور جس وقت آپ تعجب کرتے تو اپنے ہاتھ کو پلٹا دیتے تھے اور جسوقت آپ باتین کرتے تو اپنے ہاتھ کو متصل کر لیتے اور اپنے داہنے ہاتھ کی نر انگشت کو بائین ہاتھہ کی ہتیلی پر مارتے تھے اور جس وقت آپ غضبناک ہوتے تو اعراض فرماتے اور منقبض ہوجاتے تھے اور جس وقت آپ خوش ہوتے تو اپنی آنکھہ نیچی کر لیتے تھے بڑا ہنسنا آپکا تبسم تھا اور تبسم مین آپکے دندانِ مبارک اولے کی مثل تازہ اور شفاف معلوم ہوتے تھے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون اسما کی کثرت کے اختصاص مین ہے کہ مسمی کی شرف پر دلالت کرتے ہین

بعض علما نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار نام ہین بعض اسماء قرآن شریف اور حدیث مین ہین اور بعض اسما قدیم کتابون مین ہین۔

شیخین نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بہت نام ہین مین محمد ہون مین احمد ہون مین وہ ماحی ہون کہ میرے سبب سے اللہ تعالی کفر کو مٹا دیگا۔ اور مین وہ حاشر ہون کہ میرے قدم پر کل آدمی حشر کئے جائینگے اور مین عاقب ہون عاقب وہ شخص ہے کہ اوسکے بعد کوئی نبی نہین ہے۔

احمد اور طیالسی دونون نے اپنی اپنی سند مین روایت کی ہے اور ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے جبیر سے روایت کی ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین حاشر ہون اور مین ماحی ہون اور مین خاتم ہون اور مین عاقب ہون۔

طبرانی نے (اوسط) مین اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین حاشر ہون اور مین ماحی ہون

احمد اور مسلم نے ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذات مقدس کے بہت سے نام ہمسے بیان کئے اون نامون مین سے وہ نام ہین کہ ہمنے اونکو یاد رکھا ہے اور اونمین سے وہ نام ہین کہ ہمنے یاد نہین رکھے آپنے فرمایا مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی توبہ ہون اور نبی ملحمہ ہون اور نبی رحمت ہون۔

احمد اور ابن ابو شیبہ نے اور ترمذی نے (شمایل) مین حذیفہ سے روایت کی ہے کہ مینے مدینہ منورہ کے بعض راستون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی آپنے فرمایا مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین نبی رحمت ہون اور نبی توبہ ہون اور مین مقفی ہون اور مین حاشر ہون اور نبی ملاحم ہون۔

ابونعیم نے اور ابن مردویہ نے اپنی (تفسیر) مین اور دیلمی نے (مسند الفردوس) مین ابو الطفیل سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ربکے پاس میرے دس نام ہین مین محمد ہون مین احمد ہون اور مین فاتح ہون اور خاتم ہون اور ابو القاسم ہون اور حاشر ہون اور عاقب ہون اور ماحی ہون اور یس ہون اور طہ ہون۔

ابن سعد نے مجاہد سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا ہے مین محمد ہون اور احمد ہون اور مین رسول رحمت ہون اور مین رسول ملحمہ ہون مین مقفی ہون اور حاشر ہون مین جہاد کے ساتھ بہیجا گیا ہون کہیتی کے ساتھ نہین بہیجا گیا۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام قرآن شریف مین محمد ہے اور انجیل مین احمد ہے اور تورات مین احید ہے میرا نام احید اس لئے رکھا گیا ہے کہ مین اپنی امت کو نار جہنم سے بچاؤن گا۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے یون روایت کی ہے کہ قدیم کتابون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام مبارک احمد اور محمد اور ماحی اور مقفی اور نبی ملاحم اور حمطایا اور فار قلیطا اور ماذ ماذ رکھا
گیا ہے ابن فارس نے ابن عباس رضہ سے یون روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ میرا نام توراۃ مین احمد الضحوک القتال ہے اور میرا یہ وصف ہے کہ اونٹ
پر سوار ہوگا اور شملہ باندہے گا اور سوکہے ٹکڑون پر قناعت کریگا اوسکی تلوار اوسکے دوش
پر رہے گی شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ آپکے اسماے شریفہ
کی شرح مین مینے ایک کتاب تالیف کی ہے مین اوس کتاب مین وہ تین سو چالیس نام
لایا ہون کہ قرآن اور احادیث اور قدیم کتابون سے اخذ کئے گئے ہین۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اختصاص مین ہے کہ اللہ تعالی کے بعض اسماے مبارک سے آپکا نام رکھا گیا ہے

قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کے
ساتھ مخصوص کیا ہے کہ قریب تیس نامون کے اپنے اسماے مبارک سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام رکھا ہے اور وہ اسما یہ ہین اکرم[1]۔ امین[2]۔ اول[3]۔ آخر[4]۔ بشیر[5] جبار[6]۔ حق[7]۔ خبیر[8] ذو القوۃ[9]۔ رؤف[10]
رحیم[11]۔ شہید[12]۔ شکور[13]۔ صادق[14]۔ عظیم[15]۔ عفو[16]۔ عالم[17]۔ عزیز[18]۔ فاتح[19]۔ کریم[20]۔ مبین[21]۔ مومن[22] مہیمن[23]۔ مقدس[24]
مولے[25]۔ ولی[26]۔ نور[27]۔ ہادی[28]۔ طہ[29]۔ یس[30] مین یہ کہتا ہون کہ ہمکو متعدد اسما دوسرے ملے ہین ان اسما
پر وہ زیادہ ہین وہ اسما یہ ہین احد۔ اصدق۔ احسن۔ اجود اعلی۔ آمر۔ ناہی باطن بر برہان حاشر
حافظ حفیظ حسیب حکیم حلیم حی خلیفہ داعی رافع واضع رفیع الدرجات سلام
سید شاکر صابر صاحب طیب طاہر عدل علے غالب غفور غنی قایم قریب
ماجد معطی ناسخ ناشر ولی حرم

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے

## کہ آپکا مشہور اسم شریف اللہ تعالیٰ کی اسم مبارک سے مشتق ہی

حسان بن ثابت نے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے ہین ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| اغر علیہ للنبوۃ خاتم | | من اللہ من نور یلوح ویشہد | |

آپ ایسے واضح النسب ہین کہ خاتم نبوت اللہ تعالیٰ کے نور کی آپ پر ظاہر ہوتی ہے اور گواہی دیتی ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ | | اذا قال فی الخمس المؤذن اشہد | |

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھہ نبی کا نام ملایا ہے جبوقت موذن نماز کی پانچ وقتون مین اشہدان لا الہ الا اللہ کہتا ہی تو اسکے ساتھہ اشہدان محمد رسول اللہ کہتا ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| وشق لہ من اسمہ لیجلہ | | فذو العرش محمود و ہذا محمد | |

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپکا نام نکالا ہے تاکہ آپکو جلیل کرے پس صاحب عرش محمود ہی اور یہ نبی محمد ہے

بیہقی اور ابن عساکر نے سفیان بن علینیہ کے طریق سے علی بن زید بن جدعان سے روایت کی ہے کہ لوگ جمع ہوئے اور آپسمین مذاکرہ کیا کہ عرب نے جو اشعار کہے ہین اونمین کونسی بیت احسن ہے لوگون نے کہا حسان رض کا یہ قول احسن ہے (وشق لہ من اسمہ)

ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہا ہے کہ جبوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپ کا عقیقہ عبد المطلب نے ایک دنبہ سے کیا اور آپکا نام محمد رکھا عبد المطلب سے کسی نے پوچھا اے ابو الحارث تمکو کس شے نے اس امر پر برانگیختہ کیا کہ تمنے آپکا نام محمد رکھا اور آپکا نام آپکے باپ دادا کے نامون کے ساتھہ نہین رکھا عبد المطلب نے کہا کہ مینے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالےٰ آسمان مین آپکی حمد کرے اور زمین پر آدمی آپکی حمد کرین۔

## یہ باب اون آیات کے بیان مین ہی کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھہ مدینہ مین اپنی ماموںکی زیارت کیواسطے آئے تھے اوسوقت ظاہر ہوئی تھین

ابن سعد نے ابن عباس اور زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے اس روایت مین بعض کی حدیث بعض مین داخل ہو گئی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ

چھہ برس کو پہونچے تو آپکی والدہ ماجدہ آپکو لیکر آپکے ماموں بنی عدی بن النجار کی طرف مدینہ منورہ
مین زیارت کے لیے گئین اور آپکے ساتھہ ام ایمن تھین آپکو نابغہ کے مکان مین اوتارا اور آپکے
ساتھہ ایک مہینہ اونکے پاس قیام کیا جو امور کہ اوس مقام مین ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون امور کو ذکر فرماتے تھے اور آپنے اوس مکان کو دیکھا آپنے فرمایا کہ اس جگہہ میری والدہ میرے
ساتھہ اوتری تھین اور مین نے بنی عدی بن النجار کے کنوے مین اچھے طور سے پیرنا سیکھا تھا
اور ایک قوم یہود سے تھی وہ لوگ آتے جاتے تھے اور آپکو دیکھتے تھے ام ایمن نے کہا مین نے
سنا اون یہودیوں مین سے کوئی کہتا تھا کہ آپ اس امت کے نبی ہین اور یہ مقام یعنی مدینہ منورہ
آپکی ہجرت کا گھر ہے مین نے اونکے کلام سے اس کل تقریر کو یاد رکھا ہے پھر آپکی والدہ ماجدہ آپکو
ہمراہ لیکر مکہ کی طرف پلٹین جبکہ مقام ابوا مین پہونچی تھین تو اونہون نے وفات پائی ابو نعیم نے
واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس
حدیث پر یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یہودی مرد کو مین نے دیکھا
کہ وہ آتا جاتا تھا اور مجھکو دیکھتا تھا اوس نے مجھسے کہا اے لڑکے تیرا کیا نام ہے مین نے کہا احمد
ہے اور اوسنے میری پشت کو دیکھا مین اوس سے سن رہا تھا وہ یہ کہتا تھا یہ اس امت کا نبی
ہے پھر وہ یہودی میرے ماموں کے پاس گیا اور اونکو اس امر سے خبر کی میرے ماموں نے میری
ماں کو خبر کی میری ماں نے خوف کیا اور ہم مدینہ سے نکل آئے اور ام ایمن باتین کرتی تھی یہ کہتی
تھی کہ ایک دن دوپہر کو یہودیوں مین سے دو مرد مدینہ منورہ مین میرے پاس آئے اور اونہون نے
مجھہ سے کہا کہ احمد کو ہمارے پاس نکالکر لاؤ مین نے آپکو اونکے سامنے نکالا اون دونوں نے
آپکی طرف دیکھا اور آپکو پھیرا یعنی کبھی پیٹھہ دیکھی اور کبھی پیٹ دیکھا اون دونون مین سے ایک نے
دوسرے سے کہا یہ اس امت کا نبی ہے اور یہ مقام اس کا دار ہجرت ہے اور اس شہر مین قتل
اور بردہ بنانے سے بہت قریب مین امر عظیم ہوگا ام ایمن نے کہا کہ مین نے اون دونون یہودیون
کی باتون مین سے اس کل تقریر کو یاد رکھا۔

کہ قریش کو بی در پے ایسی قحط سالی ہوئی کہ اوس نے پوست خشک کرڈالے اور ہڈیان گہس ڈالین اُس وقت کہ مین سو رہی تہی یا مین غنودگی مین تہی یکایک مین نے سنا کہ ایک ہاتف بہاری آواز سے شور کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا اے معشر قریش یہ نبی تم لوگون مین سے بہیجا گیا ہے اوسکے دن آگئے ہین اور یہ اوسکے خروج کا وقت ہے تم لوگ بارش اور فراخ سالی کیون نہین چاہتے تم سنو اور ایسے مرد کو اپنے لوگون مین سے دیکہو کہ وہ نسب مین قوم مین متوسط ہے اور تمسے رتبہ مین بڑا ہے اور عظیم اور جسیم ہے گورا ہے اور باریک اور نازک پوست والا ہے اوسکے پلک کثرت سے ہین اور اوسکے رخسار کشیدہ ہین اوسکی ناک اونچی ہے اوسکو وہ فخر ہے کہ اوسپر مخلوق کی حاجت رد کدی گئی ہے اور اوس کا ایک راستہ ہے کہ وہ اوسکی طرف رہنمائی کرے گا چاہیئے کہ خاص وہ اور اوسکے بیٹے اور اوسکے بیٹے کا بیٹا اس کام کے لئے خاص ہوجاوین اور عرب کے ہر ایک بطن سے ایک مرد اوسکے پاس اوترے اور سب لوگ پانی سے غسل کرین اور خوشبو ملین پہر رکن کو بوسہ دین اور بیت اللہ شریف مین سات سات بار طواف کرین پہر سب لوگ ابوقبیس پہاڑ پر چڑہ جاوین وہ مرد جسکے اوصاف بیان کئے گئے ہین یعنی عبد المطلب اللہ تعالی سے پانی کے لئے دعا مانگے اور قوم آمین کہے اوس وقت جو تم چاہو گے فریادرسی کئے جاؤگے رقیقہ نے کہا کہ مین صبح کو خوف زدہ اوٹہی اور میرا رونگٹا کہڑا تھا اور میری عقل زائل ہوگئی تہی مین نے اپنے خواب کو بیان کیا مین شعاب مکہ مین آئی شعاب مکہ مین کوئی ابطحی باقی نہ رہا مگر لوگون نے کہا کہ یہ مرد جسکو تو کہتی ہے شیبۃ الحمد ہے عبد المطلب کے پاس قریش کے کل مرد لوگ گئے اور عرب کے ہر ایک بطن سے اونکے پاس ایک ایک آدمی آیا اونہون نے پانی سے غسل کیا اور خوشبو لگائی اور رکن کو بوسہ دیا اور بیت اللہ کا طواف کیا پہر وہ سب ابوقبیس پر چڑہے جسوقت پہاڑ کی چوٹی پر اونہون نے قرار پکڑا عبد المطلب کہڑے ہوگئے اونکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لڑکے تہے کہ کدراے ہوئے تہے یا قریب کدراے ہونے کے تہے عبد المطلب نے

یہ دعا مانگی اللہم ساد الخلۃ وکاشف الکربۃ انت عالم غیر معلم ومسئول غیر مبخل وہذہ عبداؤک واماؤک بعذرات حرمک یشکون الیک سنتہم اذہبت الخفہ والظلف اللہم فامطرن غیثا مغدقا ومریعا ان لوگوں نے قصد نہیں کیا یہانتک کہ آسمان نے اپنا پانی بہایا اور جنگل میں پانی بہنے لگا۔

مین نے قریش کے دو بوڑہوں سے سنا عبد المطلب سے وہ یہ کہتے تھے گوارا ہو آپکو ای ابو البطحی آپکے سبب سے اہل بطحا زندہ ہو گئے اس باب مین رقیقہ نے اشعار کہے ہین وہ یہ ہین ؎

| | |
|---|---|
| بشیبۃ الحمد اسقی اللہ بلدتنا | لما فقدنا الحیا واجلوذ المطر |

شیبۃ الحمد کے سبب سے اللہ تعالی نے ہمارے شہر کو سیراب کیا جبکہ ہمنے ابر کو گم کیا اور بارش نے اپنا دامن کہینچ لیا

| | |
|---|---|
| فجاد بالماء جونی لہ سبل | سحا فعاشت بہ الانعام والشجر |

شیبۃ الحمد کے سبب سے اوس سیاہ ابر نے پانی کیساتھہ بخشش کی کہ اوسکے لیے بارش زور کی بہنے کو ہو اوس ابر سے حیوانات اور درخت زندہ ہو گئے

| | |
|---|---|
| منا من اللہ بالمیمون طایرہ | وخیر من بشرت یوما بہ مضر |

سیاہ ابر کی بارش اور حیوانات اور اشجار کا زندہ ہو جانا اللہ تعالی کی منت سے ہے اور منت اوس شخص کے سبب سے ہے کہ اوس کا طایر مبارک ہے اور وہ اون لوگوں سے اچھا ہے جن کی بشارت ایک دن مضر نے دی ہے

| | |
|---|---|
| مبارک الاسم یستسقی الغمام بہ | ما فی الانام لہ عدل ولا خطر |

وہ ایسا مبارک نام ہے کہ اوسکے سبب سے ابر سے پانی مانگا جاتا ہے وہ ایسا ہے کہ مخلوق مین اوسکی مثل اور اوسکے ہم قدر و منزلت کوئی نہیں ہے

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دادا کی جس حاجت مین جاتے وہ حاجت روا ہو جاتی تہی

بخاری نے اپنی (تاریخ) مین اور ابن سعد اور ابو یعلی اور طبرانی اور ابن عدی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن مندہ نے کندیر بن سعید کے طریق سے اور کندیر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مین نے زمانہ جاہلیت مین

حج کیا ایک مرد کو مینے دیکھا کہ وہ طواف کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا ردوالی راکبی محمدا یارب ردہ واصطنع عندی یدا پھیر دے میرے راکب محمد کو اے رب پھیر دے اور میرے ساتھ بخشش اور بہلائی کر مین نے لوگون سے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا یہ عبدالمطلب ہین انہون نے اپنے ایک بیٹے کو اپنے اونٹ کی تلاش مین بہیجا ہے اور انہون نے اپنے اوس بیٹے کو کسی حاجت مین نہین بہیجا مگر حاجت روائی ہوئی اوسکو دیر ہو گئی ہے اسواسطے یہ دعا مانگ رہے ہین کچھہ دیر نہین ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے اور اونٹ آ گیا۔

بیہقی اور ابن عدی نے بہز بن حکیم سے اونہون نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا معاویہ بن حیدہ سے روایت کی ہے کہ حیدہ بن معاویہ جاہلیت مین عمرہ کیواسطے نکلا یکا یک اوس نے ایک بوڈہے شخص کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا ردوالی راکبی محمدا یارب ردہ واصطنع عندی یدا حیدہ نے کہا مین نے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا کہ یہ قریش کے سردار عبدالمطلب ہین ان کے بہت سے اونٹ ہین جسوقت اون اونٹون مین سے کوئی اونٹ گم ہو جاتا ہے تو وہ اپنے بیٹون کو بہیجتے ہین وہ اوسکو ڈہونڈتے ہین جس وقت اونکے بیٹے ڈہونڈنے سے تہک جاتے ہین تو عبدالمطلب اپنے پوتے کو بہیجتے ہین اونہون نے انہی گم ہوئے اونٹ کی تلاش مین انہی پوتے کو بہیجا ہے اوسکے ڈہونڈنے سے اونکے بیٹے تہک گئے ہین اور اونکو دیر ہو گئی ہے مین کہڑا ہی تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے اور اپنے ساتھ اونٹ کو لائے۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ عبدالمطلب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی معرفت تہی

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھہ سے عباس بن عبداللہ بن معبد نے بعض اپنے اہل سے حدیث کی ہے کہ عبدالمطلب کے واسطے ظل کعبہ مین فرش بچھایا جاتا تھا اور عبدالمطلب کے بیٹون مین سے کوئی بیٹا اوس فرش پر اونکے

اجلال کی وجہ سے نہین بیٹہتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اوس فرش پر بیٹہہ جاتے تھے آپکے چچا جاتے اور آپکو وہان سے ہٹاتے آپکے دادا کہتے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ بیٹہا رہے اور وہ آپکی پیٹہہ پر ہاتھ پہیرتے اور یہ کہتے کہ میرے اس بیٹے کی البتہ بڑی شان ہو گی عبد المطلب نے ایسے حال مین وفات پائی کہ ہنوز نبی صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ برس کے تھے وفات کے وقت عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ابو طالب سے وصیت کی اور ابو نعیم نے عطا کے طریق سے ابن عباس رضہ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اسپر یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد المطلب اپنے بیٹون سے یہ کہتے تھے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ فرش پر بیٹھے یہ اپنے نفس سے کسی شے کو حس کرتا ہے اور مین اس امر کی امید کرتا ہون کہ وہ ایسے شرف کو پہونچے گا کہ کوئی عربی اوس سے قبل اوس شرف کو نہین پہونچا اور نہ اوسکے بعد اوس شرف کو کوئی پہونچے -

ابن سعد اور ابن عساکر نے زہری اور مجاہد اور نافع بن جبیر سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا کے بچھونے پر بیٹھے تھے آپکے چچا جاتے کہ آپ کو وہان سے ہٹا دین عبد المطلب فرماتے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ وہ ملک کو دیکھتا ہے اور بنی مدلج کے ایک گروہ نے عبد المطلب سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیجیے اس لیے کہ ہمنے اوس قدم سے کہ مقام ابراہیم مین ہے آپکے قدم سے کوئی قدم اشبہ نہین دیکھا اور عبد المطلب نے ام ایمن سے کہا اے برکت تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غافل نہ رہیو اس لیے کہ اہل کتاب یہ زعم کرتے ہین کہ میرا بیٹا اس امت کا نبی ہے ۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے واقدی نے شیوخ سے روایت کی ہے اون شیوخ نے کہا ہے کہ ایسے حال ہین کہ عبد المطلب ایک دن حجر کے پاس تھے اور اونکے پاس نجران کا اسقف تھا اور وہ اونکا دوست تھا اور اون سے باتین کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا کہ ہم اوس نبی کی صفت پاتے ہین کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے باقی رہ گیا ہے یہ شہر اوسکے پیدا ہونے کی جگہہ ہے

اوس نبی کی ایسی ایسی صفت ہے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اوس نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور آپکی آنکھون اور پشت اور قدمون کو دیکھا اور یہ
کہا کہ وہ نبی یہی ہے اے عبد المطلب یہ تمہارا رشتہ مین کون ہے عبد المطلب نے کہا یہ میرا بیٹا
ہے اسقف نے کہا آپکا بیٹا نہین ہے ہم اسکے باپ کو زندہ نہین پاتے ہین عبد المطلب نے
کہا ہے کہ میرے بیٹے کا بیٹا ہے اور اس کا باپ ایسے حال مین مرگیا ہے -
کہ اسکی مان اسکے ساتھ حاملہ تھی اسقف نے کہا آپنے سچ کہا عبد المطلب نے اپنے بیٹون سے
کہا کہ تم لوگ اپنے بہائی کے بیٹے کی حفاظت کرو جو بات کہ اسکے حق مین کہی جاتی ہے کیا
تم اوسکو نہین سنتے ہو -

بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عفیر بن ذرعہ بن سیف بن ذی یزن سے عفیر نے اپنے
باپ سے روایت کی ہے کہ جسوقت سیف بن ذی یزن نے حبشہ مین غلبہ کیا اوس کا یہ غلبہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے دو برس بعد ہوا سیف بن ذی یزن کے پاس مبارکباد کے لیے
عرب کے سفیر آئے اور قریش کے سفیر آئے اونمین سے عبد المطلب تھے سیف نے عبد المطلب
سے کہا کہ مین اپنے سر علمی سے آپکو ایک امر پہونچانے والا ہون اگر آپکے سوا کوئی شخص ہوتا تو مین
وہ امر اوس سے ظاہر نکرتا لیکن مین نے آپکو اوس امر کا معدن دیکھا تو اوس سے آپکو مطلع کرتا
ہون چاہیے کہ وہ امر آپکے پاس اوسوقت تک مخفی رہے کہ اللہ تعالی اوسمین اذن دے مین
کتاب مکنون اور اوس علم مخزون مین جسکو ہمنے اپنے نفوس کے لیے ذخیرہ کیا ہے اور ہمنے
اوسکو اپنے غیر سے چھپایا ہے خیر عظیم اور امر جسیم کو پاتا ہون اوسمین عام مخلوق کے لیے حیات
کا شرف ہے اور وفات کی فضیلت ہے اور آپکے کل گروہ کے لیے اور آپ کے لیے
خاصتہ شرف اور فضیلت ہے عبد المطلب نے پوچھا وہ کیا ہے سیف نے کہا جس وقت
تہامہ مین ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ اوسکے دونون شانون کے بیچ مین ایک خال ہوگا اوسکے
لیے امامت ہوگی اور تمہارے لیے اوسکے سبب سے قیامت تک سرداری ہوگی پھر سیف نے

کہا کہ یہ اوسکا وہ وقت ہے کہ وہ اسمین پیدا ہویا وہ پیدا ہو گیا ہے اوسکا نام محمد ہے اوسکا باپ اور
مان دونون مرجاوینگے اور اوسکی کفالت اوسکا دادا اور چچا کرے گا اور اللہ تعالی اوسکو ظاہر
بہیجے گا اور ہم لوگون مین سے اوسکے انصار بناے گا اللہ تعالی اون انصار سے اوس کے
دوستون کو عزت دیگا اور اونکے سبب سے اوسکے دشمنون کو ذلیل کریگا اور اللہ تعالی اونکے
سبب سے آدمیونکو کنارہ ہلاکت سے پہیر دیگا۔ ابرہت پہیرے گا اور اللہ تعالی اونکے سبب سے
کرایم اہل زمین کی مدد چاہیگا رحمن کی عبادت کی جائیگی اور شیطان دفع کیا جائیگا اور
آتشکدے بجہہ جاوینگے اور بت توڑدے جاوینگے اوس نبی کا قول حق اور باطل کے درمیان
فاصل ہوگا اور اوسکا حکم عدل ہوگا وہ نہی امر معروف کے ساتھہ حکم دیگا اور امر معروف کو کریگا
اور امر منکر سے نہی کریگا اور اوسکو باطل کریگا اور بیت اللہ کی یہ شان ہوگی کہ اوسپر پردے ڈالے
جاوینگے یا مشرکین اوس سے روک دے جاوینگے اے عبد المطلب آپ اوس نبی کے دادا ہو اسمین
جہوٹ نہین ہے مین نے جو امور آپ سے ذکر کئے ہین آیا اونمین سے کچہہ آپکو معلوم ہوا ہے عبد المطلب
نے کہا اے بادشاہ بیشک مجھکو معلوم ہوا ہے میرا ایک بیٹا تہا اور مین اوس سے تعجب کرتا تھا اور
اوسکے ساتھہ مین نرمی کرتا تہا اور مین نے اوسکے تزویج اپنی قوم کی شریف عورتون مین سے ایک کریمہ
کے ساتھہ کی تہی جس کا نام آمنہ بنت وہب تہا اوس کریمہ نے ایک لڑکا جنا ہے مین نے اوسکا
نام محمد رکہا ہے اوسکا باپ اور مان مرگئے ہین اوسکا تکفل مین اور اوسکا چچا کرتا ہے جیسا مینے
آپ سے کہا ہے یہ وہی ہے جو مین نے آپ سے کہا ہے یہ سنکے سیف نے کہا کہ آپ اوسکی حفاظت
کرو اور یہود سے اوسکے اوپر خوف رکہو اسلیے کہ یہود اوسکے دشمن ہین اور اللہ تعالی یہود کو اوسپر
ہرگز راہ نہ دیگا مجھکو یہ علم ہے کہ اوسکے مبعوث ہونے سے پہلے میری موت مقدر ہے اگر یہ نہوتا
تو مین اپنے پیادون اور سوارون کے ساتھہ جاتا اور یثرب کو مین اپنا دار الملک گردانتا مین کتاب
ناطق اور علم سابق مین یہ امر پاتا ہون کہ یثرب مین اوسکا امر کامستحکم ہوگا اور اوسکے اہل نصرت
یثرب مین ہونگے اور اوسکی قبر کی جگہہ یثرب مین ہوگی۔

ابونعیم اورخرائطی اورابن عساکرنے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے اونہون نے ابن عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے کچھہ کمی وزیادتی نہین ہے یہ دونون روایتین برابر ہین۔

واقدی اورابونعیم نے عبیدان بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ مجھہ سے میرے قوم مین کے شیوخ نے حدیث کی ہے وہ لوگ عمرہ لینے کے لیے اپنے مقامات سے نکلے اور عبدالمطلب اون دنون مین مکہ مین زندہ تھے اور اون لوگون کے ساتھ یہودیتماء مین سے ایک مرد تھا تجارت کے واسطے اونکے ساتھ ہوگیا تھا وہ مکہ کا ارادہ رکھتا تھا یا یمن کا اوس نے عبدالمطلب کو دیکھا اور کہا کہ ہم اپنی اوس کتاب مین جو تبدیل نہین ہوئی ہے یہ امر پاتے ہین کہ اس شخص کی نسل سے ایک نبی ظہور کریگا وہ اور اوسکی قوم ہمکو قوم عاد کی مثل قتل کریگی۔

ابن سعد نے ابی عازم سے روایت کی ہے کہ ایک کاہن مکہ معظمہ مین اوسوقت آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سال کے تھے کاہن نے آپکو عبدالمطلب کے ساتھ دیکھا اور کہا کہ اے گروہ قریش تم اس لڑکے کو قتل کرڈالو اسلئے کہ یہ لڑکا تم لوگون کو قتل کریگا اور پریشان کرڈالے گا جب سے قریش کو کاہن نے ڈرایا تھا وہ آپکے امر سے ہمیشہ خوف کرتے تھے۔

## یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے چچا ابوطالب کی کفالت مین تھے اوسوقت ظاہر ہوئے

ابن سعد اورابونعیم اورابن عساکر نے عطاء بن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ ابوطالب کے بیٹے صبح کے وقت ایسے حال مین اوٹھتے تھے کہ اونکی آنکھون سے چیپڑ بہتے اور آنکھون مین چیپڑ لگے رہتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین اوٹھتے تھے کہ پاک صاف اور چکنے ہوتے تھے ابن عباس رض نے کہا کہ ابوطالب اپنے لڑکون کے سامنے اونکی رکابیان رکھدیتے وہ لڑکے بیٹھہ جاتے اور کھانے کو چھین جھپٹ کرکے کھاجاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک روک لیتے اور اونکے ساتھ چھین جھپٹ نہین کرتے تھے جبکہ آپکے چچا نے یہ امر دیکھا

تو آپکا کہانا اونہون نے علیحدہ کردیا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطاء کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے اور مجاہد وغیرہ کے طریق سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ جسوقت ابو طالب کی عیال جمع ہوکر کہانا کہاتے یا تنہا ایک ایک کہاتا اونکا پیٹ نہین بہرتا اور جسوقت اونکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہانا کہاتے توسب سیر ہوجاتے جسوقت ابو طالب اونکو صبح کا کہانا کہلانا چاہتے یا شام کا کہانا تو اپنے لڑکون سے یہ کہتے کہ جیسے تم بیٹھے ہو جب تک بیٹھے رہو کہ میرا بیٹا آجاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور اونکے ساتھ کہانا کہاتے وہ لڑکے اپنے کہانے مین سے چہوڑ دیتے تہے اور اگر آپ اونکے ساتھ نہ ہوتے تو اون کا پیٹ نہین بہرتا اور اگر دودہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے اول پیتے پہر ابو طالب کے عیال دودہ کی قعب پیتے اور اوس قعب مین سے دودہ پیتے اور ایک قعب دودہ سے سب سیراب ہوجاتے تہے اور اگر ابو طالب کے عیال مین سے ایک بچہ ہوتا تو وہ تنہا ایک قعب دودہ پی جاتا ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے کہ آپ مبارک ہین اور لڑکے صبح کے وقت ایسے حال مین اوٹھتے تہے کہ اونکی آنکھون سے چیپڑ بہتے ہوتے اور بال بکہرے ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین صبح کو اوٹھتے کہ آپکے بالون مین تیل اور آنکھون مین سرمہ ہوتا تھا۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے کہا ہے کہ مجھسے محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنی اہل سے اور اونکے اہل نے ام ایمن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز نہین دیکہا کہ آپنے بہوک اور پیاس کی شکایت کی ہو آپ جسوقت صبح کو اوٹھتے تو زمزم کا تہوڑا پانی پی لیتے اکثر آپکے سامنے ہم صبح کا کہانا پیش کرتے آپ فرماتے میرا ارادہ کہانا کہانے کا نہین ہے میرا پیٹ بہرا ہے اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے دوسری وجہ سے ام ایمن سے کی ہے اور اس حدیث مین یہ لفظ لا صغیرا ولا کبیرا وارد ہوا ہے۔

ابن سعد نے ابن القبطیہ سے روایت کی ہے کہ ابو طالب کے واسطے بطحا مین دوہرا تکیہ رکھا جاتا تھا ابو طالب اوسپر ٹیکا لگاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپنے اوس تکیہ کو کھولا اور بچھا دیا پھر آپ اوسپر چیت لیٹ گئے پھر ابو طالب آئے اور اونکو خبر کی گئی ابو طالب نے کہا قسم ہے حل لبطحا کی کہ میرا یہ بھتیجا تن آسانی اور نعمت کو حس کرتا ہے اور ابن سعد نے اسی حدیث کی مثل عمرو بن سعید سے روایت کی ہے۔

طبرانی نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابو طالب اہل مکہ کے واسطے کھانا پکواتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت آتے جب تک کوئی چیز نہ لے لیتے نہین بیٹھتے تھے ابو طالب شی کو اپنے نیچے رکھدیتے تھے ابو طالب یہ کہتے تھے کہ میرا بھتیجا کرامت سے معلوم کرلیتا ہے۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کا سفر کیا اور اس سفر مین جو آیات ظاہر ہوئے اور بحیرا نے آپکی نبوت کی خبر دی اوسکا بیان

ابن ابی شیبہ نے اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم اور خرائطی نے ہواتف مین ابو موسی الاشعری سے روایت کی ہے کہ ابو طالب شام کی طرف گئے اونکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے اشیاخ مین گئے جسوقت یہ لوگ راہب کے سامنے پہونچے وہان اوترے اور اونہون نے اپنے کجاوے کھول دئے وہ راہب اونکی طرف آیا اور قبل اسکے وہ لوگ اوسکی طرف سے گذرتے تھے وہ اونکے طرف نہین آتا تھا اور اون سے التفات نہین کرتا تھا وہ راہب انکو ڈھونڈنے لگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑلیا اور کہا یہ سید العالمین ہے یہ رسول رب العالمین ہے یہ وہ ہے کہ اسکو اللہ تعالی نے رحمت للعالمین

کر کے بہیجا ہے اوس راہب سے اشیاخ قریش نے پوچھا تجھکو کیونکر علم ہوا راہب نے کہا جس وقت
تم لوگ گہاٹی سے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت اور کسی پتہر کے پاس سے نہین
گذرے مگر وہ سجدہ مین گرا اور درخت اور پتہر دونون سجدہ نہین کرتے ہین مگر نبی کو اور مین آپکو
خاتم نبوت سے پہچانتا ہون کہ آپکے شانہ کے غضروف کے نیچے اور سیب کی مثل ہے پہر وہ
راہب پلٹ کے گیا اور ان لوگون کے لئے کہانا پکوایا جبکہ اونکے پاس کہانا لایا اوسوقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹون کی چرائی مین تہے راہب نے کہا کہ آپکے پاس کسیکو بہیجو آپ
ایسے حال مین تشریف لائے کہ آپ پر ایک ابر سایہ گستر تھا راہب نے اِن لوگون سے کہا
آپکی طرف دیکھو کہ آپ پر ابر سایہ کئے ہوئے ہے جبکہ آپ قوم کے نزدیک گئے تو اون لوگون کو
آپنے ایسے حال مین پایا کہ وہ ایک درخت کے سایہ کی طرف آپ سے پہلے چلے گئے تہے جب
آپ بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ پر جہک گیا راہب نے کہا دیکھو درخت کا سایہ آپ پر جہک گیا
ہے اوس درمیان کہ راہب اونکے پاس کہڑا ہوا تھا اور اونکو قسم دے رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو روم کی طرف نہ لے جاؤ اسلیے کہ روم کے لوگ جسوقت آپکو دیکھینگے تو آپ کو
آپکی صفت سے پہچان لینگے اور قتل کر ڈالینگے اوس راہب نے مڑکر دیکھا کہ ایک تو آدمی
روم کے دیکھے کہ سامنے سے آرہے تہے وہ راہب اونکے آگے گیا اور اون سے پوچھا تم یہان
کس لیے آئے ہو رومیون نے کہا کہ ہم اس نبی کی طرف آئے ہین کہ وہ اس مہینہ مین خروج کرنے
والا ہے کوئی راستہ باقی نہ رہا مگر اوسکی طرف آدمی بہیجے گئے ہین اور ہمکو اس کی خبر ملی ہے ہم تیرے
راستہ کی طرف بہیجے گئے ہین۔ راہب نے رومیون سے پوچہا کیا تمنے کوئی ایسا امر دیکھا ہے کہ
اللہ تعالی نے اوسکے جاری کرنے کا ارادہ کیا ہو کیا کوئی شخص مخلوق سے اوسکے رد کرنے کی قدرت
رکہتا ہے رومیون نے کہا کوئی قدرت نہین رکہتا راہب نے کہا تم لوگ اوس نبی سے بیعت کرلو
اور اوسکے ساتھ رہو وہ راہب قریش کے پاس آیا اور اون سے پوچہا تم لوگون مین کون شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی ہے قریش نے کہا ابوطالب وہ راہب ابوطالب کو قسمین

دیتا رہا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہیر دیا اور ابو بکر الصدیق نے آپکے ساتھ بلال
کو بہیجا اور راہب نے کعک اور روغن زیتون آپکو توشہ راہ دیا بیہقی نے کہا ہے کہ یہ قصہ
اہل مغازی کے نزدیک مشہور ہے شیخ جلال الدین رح فرماتے ہین - مین یہ کہتا ہون کہ اس قصہ
کے متعدد شواہد ہین قریب ہین اون شواہد کو مین لاتا ہون کہ وہ شواہد اسکی صحت کے ساتھ
حکم کرینگے مگر یہ امر ہے کہ ذہبی نے اس حدیث کو اس قول کی وجہ سے کہ حدیث کے آخر مین ہے
ضعیف کہا ہے (کہ آپکے ساتھ ابو بکر الصدیق نے بلال کو بہیجا) ضعیف یون ہے کہ اس وقت
ابو بکر الصدیق رض متاہل نہ تھے اور نہ اونہون نے بلال کو اوسوقت مین خرید کیا تھا اور ابن حجر
نے (کتاب الاصابتہ) مین کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہین اور اس حدیث مین
سوا اس لفظ کے کوئی لفظ منکر نہین (کہ ابو بکر الصدیق نے آپکے ساتھ بلال کو بہیجا) پس یہ لفظ
اس امر پر حمل کیا جائیگا کہ اس حدیث مین یہ لفظ مدرج ہے اور دوسری حدیث سے یہ لفظ لیا
گیا ہے یہ مقتطعہ ہے یہ دولون راوی حدیث کے ایک راویون مین سے ہین -

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ابوطالب وہ شخص تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے امر کے آپکے دادا کے بعد ولی تہے ابوطالب ایک جماعت مین شام کی طرف گیے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتہہ لے گئے جسوقت وہ لوگ بصرے مین اوترے
اور اس مقام مین ایک راہب تھا کہ اوسکا بحیرا نام تھا وہ اپنے صومعہ مین تھا اور اہل نصرانیت
مین بڑا عالم تھا اور ہمیشہ اس صومعہ مین وہ راہب رہا کرتا تھا نصرانیون کو یہ زعم تہا کہ جو کتاب
ہم وراثت مین پاتے آرہے ہین اس کتاب کا علم ہم لوگون ہی مین ہمارے اکابر سے چلا آرہا ہے
وہ علم اوس راہب تک منتہی ہوتا تہا - جبکہ قریش اس سال مین بحیرا کے پاس اوترے اور قبل
اسکے اکثر اوقات مین وہ لوگ اوس راہب کی طرف سے گذرتے تہے وہ اون سے کلام نہین
کرتا تہا اور اونکے پاس وہ نہین آتا تہا اس سال اوسکے پاس صومعہ کے قریب یہ لوگ اوترے
اوس راہب نے اونکے واسطے بہت سا کہانا پکوایا اور اوسکا کنیہ کہانا پکوانا اوس امر سے تہا کہ وہ

لوگ زعم کرتے تھے کہ نبوت کی علامات کو ہم پہچانتے ہین اور اوسی علم کی وجہ سے بحیرا راہب نے
جبکہ اپنے صومعہ مین تھا اور سامنے سے قافلہ آرہا تھا اور سفید ابر قوم کے درمیان رسول اللہ صلعم
پر سایہ گستر تھا اوسنے دیکھا تھا قافلہ کے لوگ آئے اور اوس راہب کے قریب ایک درخت کے
سایہ مین اوتر گئے جسوقت ابر نے درخت پر سایہ کیا درخت کی شاخین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر جھک گئین آپنے اوس درخت کے نیچے سایہ لیا بحیرا نے اس واقعہ کو دیکھا وہ اپنے صومعہ سے اوترا اور اوس
کھانے کے واسطے اوسنے امر کیا وہ پکایا گیا پھر اوسنے اون لوگون کی طرف کسی کو بھیجا اور
یہ کہلا بھیجا کہ اے معشر قریش مینے تمھارے واسطے کھانا پکوایا ہے اور مین اس امر کو دوست
رکھتا ہون کہ تم کل لوگ چھوٹے بڑے اور تمھارے حر اور غلام اس کھانے پر حاضر ہون ان لوگون
مین سے ایک مرد نے کہا کہ اے بحیرا آج کے دن تیری عجیب شان ہے گذشتہ زمانہ مین تو یہ کھانا
نہین پکواتا تھا اور ہم لوگ تیری طرف سے اکثر گذرتے تھے آج کے دن تیرا کیا حال ہے بحیرا نے
اوس مرد سے کہا تو نے سچ کہا تو جو بات کہتا ہے وہی ہے ولیکن تم لوگ میرے مہمان ہوا ور
مینے اس امر کو دوست رکھا ہے کہ تمھارا اکرام کرون اور تمھارے واسطے کھانا پکواؤن تم کل لوگ
اوس کھانے کو کھاؤ کل لوگ اوسکے پاس جمع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ حداثت
سن کے قوم کے درمیان نہین آئے اور درخت کے نیچے قوم کے کجاؤن مین رہ گئے جبکہ بحیرا
نے قوم کے لوگون مین دیکھا تو جس صفت کو وہ پہچانتا تھا اور اپنے نزدیک پاتا تھا اوسکو نہین
دیکھا اوسنے کہا کہ اے معشر قریش تم لوگون مین سے میرے اس کھانے سے کوئی شخص تخلف
نہ کرے لوگون نے کہا اے بحیرا کسی نے تجھسے تخلف نہین کیا ہر ایک شخص کو یہ سزاوار ہے کہ وہ
تیرے پاس آئے مگر ایک لڑکا نہین آیا ہے وہ قوم کے لوگون مین کم سن ہے وہ لوگون کے کجاوون
کے پاس رہگیا ہے بحیرا نے کہا ایسا نہ کرو کہ وہ شریک نہو اوسکو بلالو کہ تمھارے ساتھ اس کھانے پر وہ
ضرور حاضر ہو ایک قریش مرد نے جو قوم کے ساتھ تھا لات اور عزیٰ کی قسم کھا کے کہا کہ ابن عبد اللہ
ابن عبد المطلب ہمارے درمیان ہون وہ کھانے پر نہ آوین اور ہم کھاوین یہ امر ہمارے واسطے

شومی ہے راوی نے کہا وہ مرد آپکی طرف گیا اور آپکو اوسنے گود مین لیا پہر وہ آپکو لایا یہانتک کہ آپکو
قوم کے ساتھ بٹہلایا جبکہ بحیرا نے آپکو دیکہا تو تیز نگاہ سے دیکہنے لگا اور آپکے جسم مبارک مین کی اون
اشیا کو دیکہتا رہا جو اپنے پاس آپکی صفت مین پاتا تہا جسوقت قوم کہانا کہانے سے فارغ ہوگئی
اور لوگ متفرق ہوگئے تو بحیرا اوٹہا اور اوسنے آپ سے کہا اے لڑکے مین تجہسے لات اور عزی کی
قسم دیکر پوچہتا ہون جس چیز کو مین تجہ سے سوال کرتا ہون تو مجہکو اوس سے خبر دے بحیرا نے
لات اور عزی کی قسم آپکو اسواسطے دی تہی کہ اوسنے سنا تہا کہ آپکی قوم کے لوگ لات اور عزی کے
ساتہہ حلف کرتے ہین قوم کے لوگون نے یہ زعم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیرا سے کہا
کہ لات اور عزی کی قسم دیکر مجہ سے تو کچہہ نہ پوچہہ اللہ تعالی کی قسم ہے کہ جس قدر مجہکو لات اور عزی
سے بغض ہے ہرگز کسی چیز سے بغض نہین ہے بحیرا نے یہ سنکر کہا کہ مین آپکو اللہ تعالی کی قسم دیکر
جس چیز کو پوچہتا ہون آپ اوس سے مجہکو خبر دیجئے آپنے اوسوقت اس سے فرمایا جو تو چاہے پوچہہ
بحیرا آپکے حالات سے بہت سی چیزین آپ سے پوچہنے پر آمادہ ہوا آپکے خواب اور آپکی ہیئت اور آپکے
کل امور کو پوچہتا جاتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو خبر دیتے جاتے تے بحیرا کے پاس آپکے
جو صفت تہی وہ واقعات جو آپنے بیان کئے اوسکے موافق ہوئے پہر بحیرا نے آپکی پشت مبارک کو
دیکہا اور اوسنے خاتم نبوت کو دونون شانون کے بیچ مین اوسکی جگہہ پر دیکہا تو آپکی صفت مین بحیرا
کے پاس تہی راوی نے کہا کہ بحیرا جسوقت اس امر سے فارغ ہوگیا تو آپکے چچا ابو طالب کے پاس آیا
اور اوسنے پوچہا کہ یہ لڑکا آپکا کون ہے ابو طالب نے کہا کہ یہ میرا فرزند ہے بحیرا نے کہا کہ یہ لڑکا آپ کا
بیٹا نہین ہے اور اس لڑکے کیواسطے یہ امر سزاوار نہین ہے کہ اس کا باپ زندہ ہو یہ سنکر ابو طالب نے
کہا کہ یہ میرے بہائی کا لڑکا ہے بحیرا نے پوچہا اس لڑکے کا باپ کہان گیا ابو طالب نے کہا کہ ایسے
حال مین مرگیا اسکی ماں اسکے ساتھ حاملہ تہی بحیرا نے یہ سنکر کہا کہ تمنے سچ کہا تم اپنے بہتیجے کو اوسکے
شہر کو پلٹا دو اور یہود سے تم اسپر ڈرتے رہو اللہ تعالی کی قسم ہے اگر یہود اسکو دیکہین گے اور جس صفت
اونہون نے پہچانا ہے اگر یہود اس سے اس صفت کو پہچانینگے تو وہ شر کرینگے اسلئے کہ تمہارے اس بہتیجے

کی بڑی شان ہونے والی ہے اسکو جلد اسکے شہرون کی طرف لیجاؤ بحیرا سے یہ سنکر آپکے چچا ابو طالب
آپکو ساتھ لیکر وہان سے جلد نکلے یہانتک کہ آپکو مکہ مین لے آئے جس وقت کہ شام مین تجارت سے
فارغ ہوگئے اوس امر مین کہ آدمی باتین کرتے تھے لوگون نے یہ گمان کیا ہے کہ زبیرا ور تمام اور دریس
جو اہل کتاب سے ایک گروہ تھا اُنہون نے اوس سفر مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا
ابو طالب کے ساتھ تھے بہت سی چیزین دیکھی تھین اور آپکے ساتھ برا ارادہ کیا تھا بحیرا نے ان
اہل کتاب کو آپکی طرف سے پھیر دیا اور خدا سے ڈرایا اور آپکا ذکر اور آپکی صفت جو وہ کتاب مین
پاتے تھے اوسکو یاد دلایا اور یہ کہا کہ تم لوگ جس امر کا ارادہ کرتے ہو اگر اوس پر سب متفق ہو جاؤ گے
آپ پر تمکو قدرت نہو گی بحیرا نے یہانتک اونکو نصیحت کی کہ جو کچھہ بحیرا نے اون سے کہا اونہون نے
اوسکو پہچان لیا اور جو کچھہ بحیرا نے کہا اوسکی تصدیق اونہون نے کی ان لوگون نے رسول اللہ صلعم کو
چھوڑ دیا اور پلٹ کے چلے گئے اس باب مین ابو طالب نے ابیات کہی ہین اونمین سے یہ ابیات
ہین ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| فما رجعوا حتی راؤمن محمد | | احادیث تجلو غم کل فواد | |

زبیرا اور تمام اور دریس پلٹ کر نہین گئے یہانتک کہ اونہون نے محمد صلعم سے وہ باتین دیکھین جو ہر ایک
دل کے غم کو زایل کرتی تھین۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| وحتی راؤ احبار کل مدینة | | سجودا لہ من عصبتہ وفراد | |

اور اونہون نے یہانتک دیکھا کہ ہر ایک شہر کے علما اکٹھے اور تنہا آپکو سجدہ کرتے ہین

| | | | |
|---|---|---|---|
| زبیرا وتماما وقد کان شاہدا | | دریسا وہموا کلہم بفساد | |

زبیرا اور تمام کو اور دریس کو کہ موجود تھا اور ان کل نے فساد کا ارادہ کیا تھا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| فقال لہم قولا بحیرا وایقنوا | | لہ بعد تکذیب وطول بعاد | |

بحیرا نے ان لوگون سے ایک بات کہی اور اونہون نے بعد تکذیب اور طول بعد خیالات
کے اوسکی بات کا یقین کرلیا۔

| وجاہدہم فی اللہ کل جہاد | کما قال للرہط الذین تہوّدوا |
|---|---|

جیسے کہ اوس گروہ سے کہا کہ یہودی ہوگئے تھے پس انکے ساتھ اللہ تعالی کے رستہ مین کوشش کا جو حق تھا بحیرا نے کوشش کی

| فثان لہ ارصاد کل مصاد | فقال ولم یترک لہ النصح ردہ |
|---|---|

بحیرا نے کہا اور آپکے واسطے اوسنے کوئی نصیحت نچھوڑی اور آپکو پھیر دیا اسلیے کہ آپکے واسطے ہر ایک شکار کی جگہہ مین گہات تہی یعنی لوگ آپکے مخالف تھے اور ضرر پہونچانے کی فکر مین تھے۔

| لفی الکتب مکتوب بکل مداد | فانی اخاف الحاسدین وانہ |
|---|---|

بحیرا نے یہ کہا کہ آپکے ساتھ جو لوگ حسد کرتے ہین مین اونسے خوف کرتا ہون اور حسد اسلیے کرتے ہین کہ آپکی شان اور صفت کتابون مین ہر ایک سیاہی سے لکھی ہوئی ہے۔

ابونعیم نے واقدی سے واقدی نے اپنے شیوخ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور واقدی کی روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون آنکھون کی سرخی کو بحیرا دیکھنے لگا پھر اوسنے آپکی قوم سے کہا کہ مجھکو خبر کرو کہ یہ سرخی آتی جاتی ہے یا آپ سے مفارقت نہین کرتی ہے آپکی قوم نے کہا کہ ہمنے ہرگز نہین دیکھا کہ اس سرخی نے آپ سے مفارقت کی ہو اور بحیرا نے آپسے آپکے سونے کو پوچھا آپنے فرمایا کہ میری آنکھین سوتی ہین اور میرا قلب نہین سوتا اور اس حدیث مین بحیرا کے اس قول کے بعد جو ابوطالب سے کہا (کہ آپکے اس بھتیجے کی بڑی شان ہونے والی ہے) یہ وارد ہے کہ آپ کے اوصاف ہم اپنی کتابون مین اور اس علم مین پاتے ہین کہ ہمنے اپنے باپ دادا سے میراث مین پایا ہے اور ہمسے اس امر مین عہد لئے گئے ہین یہ سنکر ابوطالب نے بحیرا سے پوچھا کہ تمسے کس نے عہد لئے ہین بحیرا نے کہا اللہ تعالی نے ہمسے عہد لئے ہین وہ عہد عیسی بن مریم علیہ السلام لائے ہین اور اس حدیث کو ابن سعد نے اسکی مثل طوالت کے ساتھ داود بن الحصین سے روایت کی ہے اور ابن سعد کی اس حدیث مین یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برس کے تھے۔

ابونعیم نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ ابوطالب شام کی طرف تجارت کے واسطے

قریش کے ایک گروہ کے ساتھ گئے اور اپنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا جبکہ گرمی اور حرارت کے
وقت بحیرا راہب کے قریب پہونچے تو بحیرا راہب نے اپنی نگاہ اوٹھائی اور یکایک ایک ابر کو
دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اون لوگون کے درمیان جو آپکے ساتھ ہین دہوپ سے سایہ گستر
ہے بحیرا نے کہانا پکوایا اور اون لوگون کو اپنے صومعہ مین بلایا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صومعہ
مین داخل ہوئے تو صومعہ نور سے منور ہوگیا بحیرا نے دیکھکے کہا کہ یہ وہ نبی ہے کہ اللہ تعالی اسکو
عرب مین سے کل مخلوق کی طرف بہیجے گا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کی ہے کہ ابو طالب شام
کی طرف گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتھ تھے صاحب دیر کے پاس اوترے صاحب
دیر نے ابو طالب سے پوچھا یہ لڑکا آپکا کون ہے ابو طالب نے کہا میرا بیٹا ہے صاحب
دیر نے کہا یہ آپکا بیٹا نہین ہے اور اس لڑکے کیواسطے یہ سزاوار نہین ہے کہ اس کا باپ زندہ
رہے ابو طالب نے اوس سے پوچھا یہ کسواسطے ہے کہ اسکا باپ زندہ نہ رہے گا راہب نے
کہا اسلئے کہ اس کا چہرہ نبی کا چہرہ ہے اور اسکی آنکھین نبی کی آنکھین ہین ابو طالب نے پوچھا نبی کیا
ہے۔ راہب نے کہا نبی وہ ہے کہ اوسکی طرف آسمان سے وحی آتی ہے وہ نبی اوس وحی سے
اہل زمین کو خبر دیتا ہے ابو طالب نے کہا تو جو بات کہتا ہے اللہ تعالی اوس سے زیادہ بزرگ ہے
راہب نے کہا یہود سے اسکو بچاؤ اور اون سے ڈرتے رہو راوی نے کہا کہ ابو طالب پہر وہان سے
نکلے اور دوسرے راہب کے پاس اوترے وہ بہی صاحب دیر تہا اوس راہب نے پوچھا یہ لڑکا
آپکا کون ہے ابو طالب نے کہا میرا بیٹا ہے راہب نے کہا کہ یہ آپکا بیٹا نہین ہے اور اس
لڑکے کیواسطے یہ سزاوار نہین ہے کہ اسکا باپ زندہ رہے ابو طالب نے پوچھا کسواسطے اسکا باپ
زندہ نہ رہے گا راہب نے کہا اسلئے کہ اسکا چہرہ نبی کا چہرہ ہے اور اسکی آنکھین نبی کی آنکھین ہین
ابو طالب نے یہ سنکر سبحان اللہ کہا اور یہ کہا کہ تو جو بات کہتا ہے اللہ تعالی اوس سے زیادہ بزرگ
ہے ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے میرے بھتیجے جو بات یہ لوگ کہتے ہین

کیا تو اوسکو نہین سنتا ہے آپنے فرمایا اے چچا اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار نہ کرو۔

ابن سعد نے سعید بن عبد الرحمن بن ابنری سے روایت کی ہے کہ راہب نے ابوطالب سے کہا کہ آپ اپنے بھتیجے کو اس جگہہ تک ہرگز نہ نکالو اسلیے کہ یہود اہل عداوت ہین اور یہ اس امت کا نبی ہے یہ عرب مین سے ہے اور یہود اس سے حسد رکھتے ہین یہود یہ ارادہ رکھتے ہین کہ نبی بنی اسرائیل سے ہو اپنے بھتیجے کی حفاظت کرو۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابی مجلز سے یہ روایت کی ہے کہ ابوطالب نے شام کی طرف سفر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لیا ایک منزل مین اوترے آپکے پاس اوس جگہہ مین ایک راہب آیا اور اوسنے کہا کہ تم لوگون مین ایک صالح مرد ہے پھر اوس راہب نے یہ پوچھا کہ اس لڑکے کا ولی کہان ہے ابوطالب نے کہا مین ہون راہب نے کہا کہ اس لڑکے کی حفاظت کرو اور اسکو شام کی طرف نہ لیجاؤ یہود حاسد ہین اور مجھکو اسپر یہود سے خوف ہے راہب نے آپکو وہان سے پھیر دیا۔

ابن مندہ نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رض اٹھارہ برس کے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیس برس کے تھے ابوبکر الصدیق اوسوقت آپکے ہمراہ ہوئے قریش کے لوگ تجارت کے لیے شام کی طرف ارادہ کرتے تھے یہانتک گئے کہ جسوقت آپ اوس جگہہ اوترے جس جگہہ بیری کا ایک درخت تھا آپ اوسکے سایہ مین بیٹھ گئے اور ابوبکر الصدیق رض ایک راہب کے پاس گیے کہ اوسکا نام بحیرا تھا اوس سے کچھہ پوچھتے تھے اوس راہب نے حضرت ابوبکر الصدیق رض سے پوچھا وہ کون مرد ہے جو درخت کے سایہ مین بیٹھا ہے ابوبکر الصدیق نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہین راہب نے کہا واللہ یہ شخص نبی ہے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بعد سے کوئی شخص اس درخت کے سایہ مین نہین بیٹھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکی محبت حضرت ابوبکر الصدیق رض کے دل مین بیٹھ گئی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رسالت پر مبعوث ہوئے ابوبکر الصدیق رض نے آپکا اتباع کیا ابن حجر نے اپنی کتاب اصابہ مین کہا ہے

کہ اگر یہ قصہ صحیح ہوگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سفر دوسرا ہے اور ابوطالب کے سفر کے بعد ہے۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ ابوطالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استسقا کیا تھا

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین جلہمہ بن عرفطہ سے روایت کی ہے جلہمہ نے کہا ہے کہ مین مکہ معظمہ مین ایسے حال مین آیا کہ اہل مکہ قحط مین مبتلا تھے قریش نے کہا اے ابوطالب صحرا قحط ناک ہوگیا اور عیال قحط زدہ ہوگئے آپ آؤ اور پانی کے لیے دعا مانگو ابوطالب استسقا کے واسطے نکلے اور اونکے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا وہ تاریکی کا ایسا آفتاب تھا کہ اوس سے غبار کا سیاہ ابر ہٹ گیا تھا اور اوس لڑکے کے اطراف مین بہت سے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے ابوطالب نے اوس لڑکے کو لیا اور اپنی پیٹھ کو کعبہ سے چپٹایا اور اوس لڑکے نے اونکی اونگلی پکڑلی اوسوقت مین ابر کا ایک ٹکڑا نہ تھا ادہر ادہر سے ابر آیا اور مینہ قطرون سے بھر گیا اور خوب برسا اور اوس سے جنگل بہ نکلے جنگل اور شہر مین غلہ کی ارزانی ہوگئی اس باب مین ابوطالب نے یہ اشعار کہے ہین ؎

| | |
|---|---|
| وابیض یستسقی الغمام بوجہہ | ثمال الیتامے عصمۃ للارامل |

آپ ایسے گورے اور ایسے واضح النسب ہین کہ ابر آپکے چہرہ مبارک یا آپکی ذات اقدس کے ساتھ پانی چاہتا ہے اور آپ یتیمون کی پناہ ہین اور بیوہ عورتون کے نگاہبانی ہین۔

| | |
|---|---|
| یلوذ بہ الہلاک من آل ہاشم | فہم عندہ فی نعمۃ وفواضل |

آپکے ساتھ وہ لوگ جو آل ہاشم سے ہین اور ہلاک ہونے والے ہین پناہ چاہتے ہین سو وہ آپکے پاس نعمت اور عظیم نعمتون مین ہین۔

## باب

ابونعیم نے ابن عون کے طریق سے عمرو بن سعید سے روایت کی ہے کہ یہ وہ ابوطالب کے

پاس آئے ابوطالب سے سامان مول لیتے تھے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگئے آپ اوسوقت لڑکے تھے جبکہ یہود نے آپکو دیکھا توجس کام مین وہ مشغول تھے اوسکو چھوڑ دیا اور بہاگتے ہوئے نکلے ابوطالب نے ایک مرد سے جو اونکے پاس تھا کہا کہ توجا اور اون اون استون سے اونکے آگے پہونچ جا جسوقت وہ یہود تجھکو ملجاوین تو تو اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار اور اون سے کہو کہ مینے نہایت تعجب خیز امر دیکھا اور تو دیکھہ کہ وہ تجھکو کیا جواب دیتے ہین وہ مرد اون راستون سے جن جن راستون سے ابوطالب نے اوس سے کہا تھا گیا اور جو کچہہ کہا تھا اوس نے یہود کے ساتھ ویسا ہی کیا یہود نے اوس مرد سے پوچھا تو نے کونسی عجیب بات دیکھی تو نے جو کچہہ دیکھا ہے ہمنے اوس سے زیادہ تعجب خیز امر دیکھا ہے اوس مرد نے پوچھا تمنے کیا شے دیکھی اونہون نے کہا کہ ہمنے اسی وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ زمین پر پہر رہے تھے۔

# باب

ابن عساکر نے ابی الزناد سے روایت کی ہے کہ ابوطالب اور ابولہب نے کشتی لڑی ابولہب نے ابوطالب کو پچھاڑ ڈالا اور ابوطالب کے سینہ پر چڑہ کے بیٹھہ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوسدن لڑکے تھے آپنے ابولہب کی زلفون کے بال پکڑکے کھینچے ابولہب نے آپ سے کہا کہ مین آپکا چچا ہون اور ابوطالب بہی آپکے چچا ہین آپنے کسواسطے اونکی اہانت کی اور میری اہانت نہ کی آپنے ابولہب سے کہا ابوطالب مجھکو تجھہ سے زیادہ دوست ہین یہ سنکر اسی روز سے ابولہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی اور اپنے دلمین اس بات کو اوسنے چہپا رکھا۔

# باب

ابن سعد نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر العذری سے یہ روایت کی ہے کہ جبکہ ابوطالب کی دفات کا وقت آگیا تو اونہون نے بنی عبدالمطلب کو بلایا اور کہا کہ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے

جب تک تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنو گے اور جب تک اونکا اتباع کرو گے تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو اور آپکی اعانت کرو تم ہدایت پاؤ گے مسلم نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے پوچھا یا رسول اللہ آپنے ابوطالب کو کچھہ نفع پہونچایا ابوطالب آپکی خبر گیری کرتے تہے اور آپکے واسطے لوگون پر غصہ کرتے تھے آپنے فرمایا بیشک مینے ابوطالب کو نفع پہونچایا ہے وہ دوزخ مین مقام ضحضاح مین ہین اور اگر مین نہ ہوتا تو ابوطالب دوزخ کے درک اسفل مین ہوتے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو عفان بن مسلم نے خبر دی اور اون سے حماد بن سلمہ نے ثابت البنانی سے اور اون سے اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ عباس رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ ابوطالب کے واسطے خیر کی امید رکہتے ہین آپنے فرمایا کہ ہر ایک خیر کی امید مین اپنے رب سے رکھتا ہون اس حدیث کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ میرے نزدیک ابوطالب کیواسطے ضرور رحم ہے جو حق صلہ رحمی کا ہے مین اوسکو ادا کرونگا تمام نے اپنے فوایدین اور ابن عساکر نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت قیامت کا دن ہوگا تو مین اپنے باپ اور اپنی مان اور اپنے چچا ابوطالب اور اپنے رضاعی بہائی کے لیے کہ جاہلیت مین تھا شفاعت کرونگا تمام نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مین ولید بن سلمہ منکر الحدیث ہے۔

خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تہے کہ مین نے اس گروہ کے باب مین شفاعت کی ہے یعنی اپنے باپ اور اپنے چچا ابوطالب اور اپنے دودہ شریک بہائی حلیمہ سعدیہ کے فرزند کے لیے کہ یہ لوگ بعث یعنی اوٹھنے کے بعد پراگندہ ہونگے جیسے غبار پراگندہ ہوتا ہے خطیب نے

کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد مین خطاب بن عبد الدایم الارسوقی ہے وہ ضعیف ہے
یحیی بن المبارک الصنعانی سے مناکیر احادیث کی روایت کرنے مین معروف ہے اور یحیی
مجہول ہے وہ منصور بن المعتمر سے اور منصور لیث بن ابی سلیم سے روایت کرتا ہے منصور نے لیث
سے کوئی روایت نہین کی لیث مین ضعف ہے۔

# باب

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے بن عمارہ نے اون رجال سے جنکے نام بیان
کئے ہین یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالبؓ ابو طالب کی قبر پر گئے
تا کہ ابو طالب کے واسطے دعاے مغفرت کرین اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی ماکان للنبی والذین
امنوا ان یستغفروا للمشرکین آخر آیت تک نبی اور اہل ایمان کو یہ حق نہین ہے کہ مشرکون کے
لیے دعاے مغفرت کرین ابو طالب کی موت کفر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت ہوئی اللہ تعالی
نے یہ آیت نازل فرمائی انک لاتھدی من احببت۔ اے محمد جن لوگون کو آپ دوست رکھتے ہین
اونکی ہدایت آپ نہین کر سکتے یعنی ابو طالب کی ہدایت نہین کر سکتے ولکن اللہ یہدی من یشاء
ولیکن اللہ تعالی جن لوگون کو چاہتا ہے اونکی ہدایت کرتا ہے اس سے عباس بن عبد المطلب
مراد ہین عباس بن عبد المطلب ابو طالب کے عوض مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابو طالب کی
جگہہ ہین عباس ابو طالب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب چچاؤن سے
زیادہ دوست تھے۔

# باب

ابن عساکر نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ جبوقت ابو طالب مر گئے قریش کے
سفہا مین سے ایک سفیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اوسنے آپ پر مٹی ڈالدی
آپکی لڑکیون مین سے ایک عورت آئی اوسنے آپکے چہرہ مبارک سے وہ مٹی پونچھہ ڈالی اور وہ روتی

تھی آپنے فرمایا اے میری بیٹی تو نہ رو اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو مانع ہے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص مین ہی کہ جو چیزین اہل جاہلیت مین تہین اللہ تعالیٰ نے شباب کے زمانہ مین آپکو اون سے محفوظ رکھا تھا

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے واسطے پتہر اوٹھا کے لیجا رہے تہے اور آپ کے جسم مبارک پر ایک تہمد تھا آپکے چچا عباس رض نے آپ سے کہا اے بہتیجے اگر تو اپنا تہمد کہول کے اپنے کاندہون پر رکہہ لیتا تو تجھکو پتہر کی رگڑ وغیرہ سے بچاتا آپنے تہمد کو کہولکر اپنے دونون کہاندہون پر رکہہ لیا آپ بیہوش ہو کے گر پڑے اوس دن کے بعد کسی نے آپکو برہنہ نہین دیکھا۔

شیخین نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ جبکہ کعبہ معظمہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عباس رض گئے پتہر اوٹھا رہے تہے عباس رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہمد اپنے کاندہے پر رکہہ لو پتہر کی رگڑ وغیرہ سے تہمد تمکو بچائیگا آپنے اپنا تہمد کاندہے پر رکہہ لیا آپ زمین پر گر پڑے اور آپکی آنکھین آسمان کو لگ گئین پہر آپ اوٹھے اور پوچھا کہ میرا تہمد کہان ہے اور تہمد لیکر اپنے جسم پر باندہ لیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اور میرا بھتیجا اپنے گردنون پر پتہر اوٹھا رہے تہے اور ہمارے تہمد پتہرون کے نیچے رکہے تہے جبوقت آدمیون کا ہجوم ہوتا ہم اپنے تہمد باندہ لیتے تہے اوس درمیان کہ مین جا رہا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے آگے جا رہے تہے آپ گر پڑے مین آپکے ڈہونڈہنے کو آیا مینے دیکھا کہ آپ آسمان کی طرف دیکھہ رہے ہین مینے پوچھا آپکا کیا حال ہے آپ کہڑے ہو گئے اور اپنا تہمد لے لیا اور آپنے فرمایا کہ مجھکو برہنہ چلنے پہرنے سے ممانعت کی گئی ہے مین اس قصہ کو آدمیون سے اس خوف سے

چھپاتا تھا کہ لوگ سنکر آپکو مجنون کہین گے۔

حاکم نے روایت کی ہے اوراس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ جسوقت قریش نے کعبہ کی بنا ڈالی تو اجیاد الضواحی سے پتھر اوٹھائے اوس حال مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پتھر اوٹھا رہے تھے آپکی شرمگاہ کھل گئی آپکو ندا کی گئی اے محمد اپنی شرمگاہ کو چھپاؤ یہ اول ندا تھی جو آپکو کی گئی آپکی شرمگاہ اسکے بعد اور اسکے قبل نہین دیکھی گئی۔

ابن سعد اور ابن عدی اور حاکم نے روایت کی ہے اوراس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابونعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابوطالب زمزم کی درستی کر رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پتھر اوٹھا رہے تھے آپ اوسوقت لڑکے تھے آپنے اپنا تہمد لیکر پتھر سے حفاظت کی آپ بیہوش ہوگیے جبکہ آپکو بیہوشی سے افاقہ ہوا ابوطالب نے آپسے پوچھا آپنے فرمایا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا اوسنے مجھسے کہا اپنے ستر کی جاے چھپاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی یہ پہلی چیز دیکھی کہ آپسے ستر پوشی کے لئے کہا گیا اور آپ اوسوقت لڑکے تھے راوی نے کہا اوس دن سے آپکی شرمگاہ کسی نے نہین دیکھی۔

ابن سعد نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے حضرت عایشہ نے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہین دیکھی۔

ابن راہویہ نے اپنی (مسند) مین اور ابن اسحاق اور بزار اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب رض سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اہل جاہلیت جن چیزون کا قصد عورتون سے کرتے تھے مینے کسی شے کے ساتھ قصد نہین کیا مگر دو راتون مین اور اون دونون راتون مین اللہ تعالی نے مجھکو اہل جاہلیت کے شغل سے بچایا ہم اپنے گھر کی بکریان چرانے مین تھے ایک رات مین نے

اپنے ساتھی سے جو مکہ کا تھا کہا کہ میری بکریان تو دیکھتا رہیو تا کہ مین مکہ مین جاؤن اور جیسے جوان لوگ
قصہ کہانی سنتے ہین مین بھی سنون اوسنے کہا بہتر مین مکہ مین داخل ہوا یہانتک کہ مکہ کے
مکانون مین سے مین پہلے مکان کو آیا مینے کھیل کو دھپڑے اور مزامیر کے ساتھ سنا مین نے
پوچھا یہ کیا ہے مجھسے کہا کہ فلان نے فلانی عورت کے ساتھ بیاہ کیا ہے مین دیکھنے کے لیے بیٹھہ
گیا مجھکو اللہ تعالی نے سلا دیا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ مجھکو بیدار نہین کیا مگر وہ دھوپ لگنے نے
پھر مین اپنے ساتھی کی طرف پلٹ کے گیا اوسنے مجھسے پوچھا تمنے کیا کیا مینے کہا مینے کچھہ نہین
کیا پھر مینے جو امر دیکھا تھا اوس سے اوسکو خبر کی پھر مینے اپنے ساتھی سے دوسری رات کو کہا کہ میری
بکریان تو دیکھتے رہنا تا کہ مین مکہ مین قصہ کہانی سنون وہ میری بکریان دیکھتا رہا جبکہ مین مکہ مین
داخل ہوا مین نے اوس رات مین جو سنا تھا اوسکی مثل اس رات مین بھی سنا مین دیکھنے کے لئے
بیٹھہ گیا اللہ تعالی نے مجھکو سلا دیا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ مجھکو بیدار نہین کیا مگر دھوپ لگنے نے
پھر مین اپنے ساتھی کے پاس پلٹ کے گیا اوس نے مجھسے پوچھا تمنے کیا کیا مینے اوس سے
کہا مین نے کچھہ نہین کیا پھر مینے اوسکو جو خبر تھی اوس سے خبر کی اللہ تعالی کی قسم ہے کہ مین نے
ان دو راتون کے بعد تماشے اور کھیل سے کسی شئے کا قصد اور اعادہ نہین کیا یہانتک
کہ اللہ تعالی نے مجھکو اپنی نبوت سے مکرم کیا۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن
او رمتصل ہے اور اس حدیث کے رجال ثقہ ہین۔

طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے اصحاب نے پوچھا
یارسول اللہ جاہلیت مین عورتون کے کھیل تماشے مین کیا آپ گئے تھے آپنے فرمایا نہین
مجھکو دو وقت اتفاق ہوا ایک وقت تو مین سو گیا اور دوسرے وقت میرے اور اون آدمیون
کے درمیان قوم کا قصہ گو حایل ہو گیا۔

---

شیخین نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت یہ آیت وانذر عشیرتک
الاقربین نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مین ہر ایک بطن مین پکارا اور اون سے

پوچھا کیا تم لوگ یہ یقین کرتے ہو کہ اگر مین تمسے کہون کہ اس پہاڑ کے نیچے سوار ہین کیا تم لوگ میری تصدیق کروگے قریش نے کہا بیشک ہم آپکے اس قول کی تصدیق کرینگے ہمنے آپ سے جھوٹ کو ہرگز نہین آزمایا آپنے فرمایا کہ مین تم لوگون کو ڈرانے والا ہون میرے سامنے عذاب شدید ہے یہ سنکر ابو لہب نے کہا آپکو ہلاکت ہو کیا اسواسطے آپنے ہمکو جمع کیا ہے اللہ تعالی نے سورہ تبت یدا ابی لہب کو نازل فرمایا۔

ابو نعیم نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے سنا ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل اوس ذبیحہ کے کھانے کی برائی کرتا ہے کہ غیر اللہ ذبح کیا گیا ہو تھا اون پر جو جانور ذبح کئے جاتے ہین مینے اونمین سے کچھہ نہ چکھا یہان تک کہ اللہ تعالی نے اپنی رسالت کیساتھ مجھکو بزرگی دی۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا آپنے کبھی بتون کی پوجا کی ہے آپنے فرمایا ہرگز نہین اصحاب نے پوچھا کیا آپنے کبھی شراب پی ہے آپنے فرمایا ہرگز نہین اور ہمیشہ مین اس امر کو پہچانتا تھا کہ جو شخص بت پرستی اور شراب پینے کا قصد کریگا کافر ہوگا اور مین نہین جانتا تھا کہ کتاب کیا شے ہے اور نہ مین ایمان کو پہچانتا تھا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھسے ام ایمن نے حدیث کی ہے کہ بوانہ ایک بت تھا کہ اوسکے پاس سال مین ایکدن قریش حاضر ہوتے تھے اور ابو طالب اوس بت کے پاس اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوتے تھے اور ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے تھے کہ اس عید مین قوم کیساتھ حاضر ہو آپ انکار کرتے تھے یہانتک کہ مینے دیکھا کہ ابو طالب نے آپ پر غصہ کیا اور آپکی پھوپیون نے اوسدن سخت غصہ کیا اور آپکی پھوپیین یہ کہنے لگین کہ آپ ہمارے معبودون سے جو اجتناب کرتے ہو ہمکو آپ پر خوف ہوتا ہے یعنی (آپکو کچھہ ضرر نہ پہونچے اور یہ کہتے لگین اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپکا کیا ارادہ ہے کہ اپنی قوم مین عیدین آپ حاضر نہون اور اونکی جماعت کو زیادہ نکرو وہ یہی کہتی رہین یہانتک کہ آپ چلے گئے اور لوگون سے اوتنی دیر تک غائب رہے جتنی دیر تک اللہ تعالی نے چاہا ام ایمن نے کہا کہ پہر آپ ایسے حال مین ہماری طرف پلٹ کے آئے کہ آپ پر رعب اور خوف تہا آپکی پہوپیون نے پوچہا آپکو کیا صدمہ پہونچا ہے آپنے فرمایا مجھکو یہ خوف ہے کہ مجھکو جنون نہو جاے آپکی پہوپیون نے کہا اللہ تعالی ایسا نکریگا کہ آپکو شیطان کے ساتھ مبتلا کرے اور آپ مین خیر کی وہ خصلتین ہین جو آپ ہی مین ہین آپنے کیا دیکہا ہے آپ نے فرمایا کہ جسوقت مین بتون مین سے ایک بت کے پاس گیا مجھکو ایک مرد گورا دراز قد نظر آیا اور اوس نے مجھکو زور سے آواز دی اے محمد اس بت سے علیحدہ رہو اور اس کو نچہو ؤ ام ایمن نے کہا کہ پہر اون لوگون کی عیدین آپ نہین گئے یہانتک کہ آپ نبی ہو گئے۔

ابو نعیم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل اور میکائیل میرے پاس سے گذرے اور مین ایسی حالت مین تہا کہ کوئی سو رہا ہو اور بیدار بہی ہو مین اسوقت رکن اور زمزم کے درمیان تہا ایک نے دوسرے سے پوچہا کیا وہ وہی ہے دوسرے نے کہا ہان وہ وہی ہے اور وہ اچہا مرد ہے اگر بتون کو نچہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے بتون کو نچہوا یہانتک کہ اللہ تعالی نے مجھکو نبوت کیساتھ بزرگی دی۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطا ابن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچازاد بہائیون کے ساتھ (اساف بت) کے پاس کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کعبہ کی طرف اپنی نگہہ ایک ساعت تک اوٹہائے رہے پہر آپ پلٹ کے چلے آئے آپکے چچازاد بہائیون نے آپ سے پوچہا اے محمد آپکو کیا ہو گیا ہے آپنے فرمایا مجھکو اس بت کے پاس کہڑے ہونے سے ممانعت کی گئی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم اور بیہقی نے زید بن حارثہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک بت تانبے کا تہا اوسکا نام (اساف) تہا یا (نایلہ)

جس وقت مشرکین کعبہ کا طواف کرتے تو اوس بت کو چہوتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کیا اور آپکے ساتھ مینے بہی طواف کیا جسوقت مین اوس بت کی طرف سے گذرا تو مینے اوسکو چہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اس بت کو تم نچہوؤ زید نے کہا کہ ہمنے آپکے ساتھ طواف کیا پہر مینے اپنے دلمین کہا کہ مین اس بت کو ضرور چہونگا تاکہ دیکھون مین کیا ہوتا ہے مین نے اوسکو چہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو مینے منع نہین کیا تھا زید نے کہا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ اوسنے آپکو بزرگی دی ہے اور آپ پر کتاب نازل کی ہے مینے بت کو بوسہ نہین دیا یہانتک کہ اللہ تعالی نے آپکو جس امر کیساتھ بزرگی دی اوس امر کیساتھ بزرگی دی اور آپ پر اس امر کو نازل کیا۔

احمد نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھسے خدیجہ بنت خویلد کے ایک پڑوسی نے حدیث کی اوسنے کہا کہ مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ سے فرماتے تہے اے خدیجہ واللہ مین لات کو کبہی نہ پوجون گا واللہ مین عزے کو کبہی نہ پوجونگا۔

ابو یعلی اور ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے حاضر ہونے کی جگہون مین حاضر ہوتے تہے دو فرشتہ آپکے پیچہے تہے آپنے سنا ایک اونمین سے اپنے ساتہی سے کہتا تہا ہمارے ساتھ چلو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے کہڑے ہون اوسنے کہا ہم آپکے پیچہے کیونکر کہڑے ہون کہ آپ کا عہد استلام اصنام کیساتھ آپکے آگے ہے آپنے یہ سنکر اسکے بعد اعادہ نہین کیا کہ مشرکین کے ساتھ اونکے مشاہد مین حاضر ہوتے۔

**طبرانی** اور بیہقی نے کہا ہے کہ یہ قول کہ (آپکا عہد استلام اصنام کے ساتھ ہے) اس سے یہ مراد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگون کے ساتھ حاضر ہوئے تہے جنہون نے بتون کو بوسہ دیا تہا یہ مراد نہین ہے کہ آپنے بتون کو بوسہ دیا تھا اور مشاہد مشرکین سے مراد وہ مشاہد ہین جو مشاہد حلف ہین اور وہ مشاہد مراد ہین جو مشاہد حلف کی مثل ہین مشاہد سے یہان پر

استلام اصنام کے مشاہد مراد نہین ہین اور ابن حجر نے (مطالب عالیہ) مین کہا ہے کہ یہ حدیث جو ہے علما نے اسکا انکار عثمان بن ابی شیبہ سے کیا ہے اور اسکے منکر ہونے مین مبالغہ کیا ہے اور عثمان سے جو لفظ منکر روایت کیا گیا ہے وہ یہ لفظ ہے کہ فرشتہ کے قول کو بیان کرتا ہے کہ (آپ کا عہد استلام اصنام کے ساتھ) ہے اسلئے یہ لفظ منکر ہے کہ ظاہر اس قول کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استلام اصنام کی مباشرت کی ہے یہ مراد ہی نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ مشرکین نے جہان استلام اصنام کی مباشرت کی تھی آپ وہان حاضر ہوئے تھے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد جاہلیت مین دیکھا آپ عرفات مین قوم کے درمیان اپنے اونٹ پر سوار ہو کے کھڑے ہوئے تھے یہانتک آپ ٹھیرنے کا ارادہ کرتے تھے کہ آپکی قوم کے لوگ عرفات سے چلے جاتے اور آپکو وہ لیجاتے تھے آپکا وہان پر قیام یہ امر اللہ تعالیٰ کی اوس توفیق سے تھا جو آپکو دی گئی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قریش اور وہ لوگ کہ قریش کے دین کے مطیع تھے وہ لوگ قبیلہ حمس کے تھے مزدلفہ مین ٹھیرتے تھے اور یہ دعوی کرتے تھے کہ ہم لوگ اہل حرم ہین۔

حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) مین اور بغوی نے اپنی (معجم) مین اور باوردی نے (صحابہ) مین ربیعۃ الجرشی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد جاہلیت مین دیکھا کہ عرفات مین کھڑے تھے مینے یہ پہچانا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کی توفیق آپکو دی ہے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت مین ہے کہ آپکی قوم آپکے شباب کے زمانہ مین آپکی تعظیم کرتی اور آپکو حکم ٹھیراتی اور آپ سے دعا کی التماس کرتی تھی اور قوم نے آپکا نام امین رکھا تھا

یعقوب بن سفیان اور بیہقی نے ابن شہاب سے یہ روایت کی ہے کہ قریش نے جسوقت کعبہ کو بنا کیا

وہ بناتے بناتے رکن کی جگہ تک پہونچ گئے اونہون نے آپسمین مقام رکن مین یہ جھگڑا کیا کہ قبائل
مین کون قبیلہ اسکو اوٹھاے اونہون نے آپسمین کہا کہ آؤ اول جو شخص ہمارے آگے سے آوے ہم
اوسکو حکم ٹہیراوین گے اونکے آگے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور آپ اوسوقت لڑکے
تھے قریش نے آپکو حکم ٹہیرایا آپنے رکن کے واسطے امر فرمایا وہ ایک کپڑے مین رکھا گیا پہر ہر ایک
قبیلہ سے ایک ایک سردار کو نکالا اور اوسکو کپڑے کی ایک ایک طرف دی کہ وہ پکڑلے پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چڑہے اور اون سردارون نے رکن کو آپکی طرف اوٹھایا پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو رکہدیا اون لوگون کی زبانون پر کوئی لفظ زیادہ نہوتا تھا مگر آپکی جانب سے خوشنودی
یا یہ کہ آپکا سن مبارک جتنا بڑہتا جاتا تھا وہ لوگ آپسے خوشنود ہوتے جاتے تھے
یہانتک وہ لوگ آپکی تعظیم کرتے تھے کہ وحی نازل ہونے سے قبل اونہون نے آپکا نام امین رکھدیا
اور لوگون نے یہ ارادہ کرلیا کہ کسی اونٹ کو وہ ذبح نہین کرتے مگر اوسمین دعاے برکت کیلئے آپسے
التماس کرتے تھے۔

ابو نعیم اور ابن سعد نے ابن عباس رض سے اور محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے ان
دونون راویون نے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن کو رکھا تو ایک
مرد اہل نجد سے گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پتہر دے تاکہ اوس پتہر کے ساتھ رکن کو آپ مضبوط
کردین حضرت عباس رض نے اوس نجدی کو پتہر دینے سے منع کیا اور خود حضرت عباس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پتہر سے رکن کو مضبوط جما دیا
اس امر سے مرد وہ نجدی غضبناک ہوا اور اوسنے کہا بڑا تعجب اوس قوم سے ہے کہ اہل شرف اور
اہل عقول اور اہل سن اور اہل اموال ہوا در وہ قوم ایسے شخص کی اطاعت کا قصد کرے جو
اونسے سن مین اصغر ہو اور مال مین اقل ہو ان لوگون نے اس شخص کی اس درجہ تکریم کی ہے
اور اپنی نگاہ مین اسکو رکھا ہے کہ اپنا رئیس بنا لیا ہے اور یہ گویا اوسکے خادم ہین آگاہ ہو جاؤ واللہ
یہ لڑکا ان سے ایسی سبقت کریگا کہ سب سے بڑہ جائیگا اور ان لوگون کے درمیان انکے حصے

اور نصیبے تقسیم کریگا یہ مرد نجدی مخالف گفتگو کرنے والا کہا جاتا ہے کہ ابلیس لعین تھا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے داود بن الحصین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شان سے جوان ہوئے کہ مروت مین اپنی قوم سے افضل تھے اور خلق مین اون سے احسن تھے اور مخالطت مین اون سے اکرم تھے اور ہمسایگی مین اون سے احسن تھے اور حلم اور امانت مین اون سے اعظم تھے اور بات مین اونسے زیادہ صادق تھے اور فحش اور بری بات کہنے مین اونسے زیادہ بعید تھے اور ایسی حالت مین کبھی نہین دیکھے گئے کہ کسی کیساتھ جنگ وجدال اور خصومت اور دشنام دہی کی ہو یہانتک کہ آپکی قوم نے آپکا نام امین رکہا۔

ابو نعیم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھسے میرے مولی عبداللہ بن السائب نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ مین جاہلیت کے زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک تہا جبکہ مین مدینہ مین آیا تو آپنے مجھ سے پوچہا تم مجھکو پہچانتے ہو مین نے عرض کیا بیشک مین پہچانتا ہون آپ میرے شریک تھے آپ بہت اچھے شریک تھے۔

ابوداؤد اور ابویعلی اور ابن مندہ نے (کتاب المعرفۃ) مین اور خرائطی نے (مکارم الاخلاق) مین عبداللہ بن ابی الحما سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے مبعوث ہونے سے پہلے ایک قسم کی بیع کی میرے ذمہ آپکی کچھہ شے رہ گئی مینے آپ سے یہ وعدہ کیا کہ آپکی جگہہ پر مین اوس شے کو لیکر آتا ہون مین چلا گیا اور مینے جسدن کا وعدہ کیا تھا اوسدن کو اور اوسکے دوسرے دن کو مین بہول گیا مین آپکے پاس تیسرے دن آیا اور آپکو مینے آپکی اوسی جاے مین پایا جس جگہہ آپکو مین چہوڑ کے گیا تھا آپنے مجھسے فرمایا کہ تمنے مجھکو تکلیف دی مین اسجگہہ تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہون۔

ابن سعد نے ربیع بن خثیم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عہد جاہلیت مین اسلام کے قبل محاکمہ کیا جاتا تھا (یعنی جب آدمیون مین کسی معاملہ کی نسبت

جہگڑا ہوتا تو آپ اوسکا فیصلہ فرماتے تھے)

## یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رض کے واسطے میسرہ کے ہمراہ سفر کیا تھا اور اوس سفر مین وہ نشانیین ظاہر ہوئی تہین

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو یہ امر پیش کیا کہ آپ اونکا مال لیکر تجارت کے واسطے شام کی طرف جاوین آپ شام کی طرف نکلے اور آپ کے ہمراہ میسرہ حضرت خدیجہ رض کا غلام تھا یہانتک کہ آپ شام مین آئے اور ایک درخت کے سایہ مین جو ایک راہب کے صومعہ کے قریب تھا آپ اوترے راہب نے میسرہ کو اوپر سے دیکھا اور اوسنے پوچھا کہ یہ مرد کون ہے جو اس درخت کے سایہ کے نیچے اوترا ہے میسرہ نے کہا کہ یہ مرد قریش مین سے اہل حرم سے ہے یہ سنکر راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے ہرگز کوئی شخص نہین اوترا مگر نبی لوگ جس امر مین زعم کرتے تھے یعنی آپکے نبی ہونے کا لوگون کو زعم تھا میسرہ جسوقت دوپہر کا وقت ہوتا اور گرمی کی شدت ہوتی تھی تو دو فرشتون کو دیکھتا تھا کہ دہوپ سے آپ پر وہ سایہ کرتے تھے اور آپ اپنے اونٹ پر سوار جاتے تھے جبکہ رسول اللہ صلعم شام سے حضرت خدیجہ رض کا مال لیکر آئے آپ جو کچھہ لائے تھے حضرت خدیجہ رض نے اوسکو فروخت کیا دوگنا نفع ہوا اور میسرہ نے راہب کا قول حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور اوسنے دو فرشتون کو سایہ کرتے ہوئے دیکھا تھا وہ بیان کیا کہ حضرت خدیجہ رض نے میسرہ سے یہ سنکر آپکے ساتھ نکاح کرنے مین رغبت کی بیہقی نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے نفیسہ بنت منیہ یعلی بن منیہ کی بہن سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچیس سال کی عمر کو پہونچے اور آپکا نام مبارک مکہ مین نہ تھا مگر امین آپ حضرت خدیجہ رضہ کی تجارت کے واسطے شام کی طرف گئے اور آپکے ساتھ حضرت خدیجہ رض کا

غلام میسرہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میسرہ بصریٰ مین آئے اور ایک درخت کے سایہ
مین اوترے آپکو دیکھکر نسطور الراہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے ہرگز نہین اوترا اگر نبی پھر
راہب نے میسرہ سے پوچھا کیا آپکی دونون آنکھون مین سرخی ہے میسرہ نے کہا ہان سرخی ہے
وہ جدا نہین ہوتی راہب نے یہ سنکر کہا آپ نبی ہین اور آپ آخر انبیا ہین پھر آپنے اپنا سامان
فروخت کیا آپکے اور ایک مرد کے درمیان خصومت واقع ہوئی اوسنے آپسے کہا کہ آپ لات
اور عزیٰ کے ساتھ حلف یہ کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرد سے فرمایا کہ مین نے
لات اور عزیٰ کے ساتھ ہرگز حلف نہین کیا ہے اور مین تجھکو امر کرتا ہون توان دونون یعنی
لات اور عزیٰ سے اعراض کر یہ سنکر اوس مرد نے کہا کہ بات آپ ہی کی بات ہے یعنی آپ سچ فرماتے
ہین اور حق پر ہین پھر اوس مرد نے میسرہ سے کہا کہ واللہ یہ شخص نبی ہے کہ ہمارے احبار اپنی کتابون
مین آپکو موصوف پاتے ہین میسرہ جبکہ دوپہر کا وقت ہوتا اور حرارت کی شدت ہوجاتی تو دو فرشتونکو
دیکھتا تھا کہ دھوپ سے آپ پر سایہ کرتے تھے میسرہ نے ان سب باتون کو محفوظ رکھا پھر آپ
اور سب لوگ جو آپکے ساتھ تھے شام سے مکہ کی طرف پلٹے اور مکہ مین دوپہر کے وقت داخل ہوئے
اوسوقت خدیجہ رضہ اپنے بالاخانہ پر تھین اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
اپنے اونٹ پر سوار ہین اور دو فرشتے آپ پر سایہ کئے ہوئے ہین حضرت خدیجہ رضہ نے اپنی
قرابتی یا اپنے پاس کی عورتون کو آپکو دکھلایا اون عورتون نے اس امر سے تعجب کیا اور حضرت
خدیجہ رضہ نے اس واقعہ سے میسرہ کو خبر کی میسرہ نے کہا کہ مینے اوسوقت سے یہ امر دیکھا ہے کہ ہم
مکہ سے شام کو گئے تھے اور میسرہ نے حضرت خدیجہ رضہ کو اس بات سے خبر کی جو راہب نے کہی تھی
اور دوسرے اوس شخص نے جو کچھ کہا تھا اور آپکو بیع مین حلف دیا تھا اوس سے خبر کی۔

## یہ باب اس آیت کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

ابن سعد نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ اہل مکہ کی

عورتون نے اپنی عیدین جو رجب مین ہوتی تہی اختلاف کیا اس درمیان کہ وہ عورتین ایک بت کے پاس ٹہیری ہوئی تہین اونکو ایک مرد کی مثل نظر آیا یہانتک کہ وہ اون سے وہ قریب ہوگیا پہر اوسنے بلند آواز سے پکارا (اے تیما کی عورتو) قریب ہے کہ تمہارے شہر مین ایک نبی ہوگا اوسکا نام احمد ہوگا اور وہ اللہ تعالی کی رسالت کے ساتھ مبعوث ہوگا جو کوئی عورت اس امر کی قدرت رکہتی ہو کہ اوسکی زوجہ بن سکے اوسکو چاہیئے کہ اوسکی زوجہ ہوجاے یہ سنکر عورتون نے اوسکے کنکریان مارین اور اوسکو برا کہا اور سختی کی اور حضرت خدیجہ رض نے اوسکے قول سے چشم پوشی کی اور عورتین جس امر مین اوسکے ساتھ جس طور پر پیش آئین حضرت خدیجہ رض اوسکے ساتھ اس امر مین اوس طور پر پیش نہین آئین -

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزات اور خصوصیات کے بیان مین ہی کہ مبعوث ہونیکے وقت ظہور مین آئے

شیخین نے حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول جس چیز کیساتہہ وحی کی ابتدا کی گئی وہ رویاے صالحہ خواب مین تھا آپ کوئی خواب نہین دیکہتے تہے مگر سپیدہ صبح کی مثل ظہور مین آتا تھا پہر آپکو خلوت سے محبت ہوگئی آپ حرا مین جاتے اور وہان پر چند راتون مین عبادت کرتے تہے اور اس عبادت کے واسطے توشہ لیجاتے تہے عبادت کرنے کے بعد پہر آپ حضرت خدیجہ کے پاس واپس آتے تہے اور وہ آپکو پہلے کی مثل توشہ دیتی تھین یہانتک کہ آپکے پاس یکایک حق آگیا اسوقت آپ غار حرا مین تشریف رکہتے تہے آپکے پاس ایک فرشتہ آیا اور اوسنے آپسے کہا پڑہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے اوس فرشتہ سے کہا مجہکو پڑہنا نہین آتا اوس فرشتہ نے مجہکو پکڑا اور مجہکو دبوچا یہانتک دبایا کہ مجہہ مین طاقت نہ رہی پہر اوس فرشتہ نے مجہکو چہوڑ دیا اور کہا پڑہو مینے کہا مجہکو پڑہنا نہین آتا اوس فرشتہ نے مجہکو پکڑا اور بار ثانی دبوچا یہانتک دبایا کہ مجہہ مین طاقت

نہ رہی پہر اوسنے مجہکو چہوڑ دیا اور کہا پڑہو مینے کہا مجہکو پڑہنا نہین آتا پہر اوس فرشتہ نے مجہکو پکڑا اور تیسری بار دبوچا یہانتک دبایا کہ مین بے طاقت ہو گیا پہر اوسنے مجہکو چہوڑ دیا اور کہا پڑہو اقرا باسم ربک الذی خلق یہانتک کہ وہ فرشتہ مالم یعلم تک پہونچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورۃ کے ساتھ پلٹ کر آئے اوسوقت آپکا دل کانپ رہا تھا یہانتک کہ آپ حضرت خدیجہ رض کے پاس آئے اور اپنے زملونی۔ زملونی فرمایا یہانتک آپ کو کپڑے اوڑہا سے گئے کہ آپ کا خوف دفع ہو گیا آپنے حضرت خدیجہ رض کو اس واقعہ سے خبر کی اور اون سے فرمایا کہ مجہکو اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے حضرت خدیجہ رض نے کہا ہرگز آپکی جان کا خوف نہین ہے واللہ آپکو اللہ تعالی کبہی خوار نکرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہین اور سچی بات کہتے ہین اور سختی کی برداشت کرتے ہین اور معدوم شے کو کسب کرتے ہین اور مہمان کو کہانا کہلاتے ہین اور جو شخص حق پر ہوتا ہے اور مصیبت مین مبتلا ہوتا ہے اوسکی آپ اعانت کرتے ہین یہ کہکر حضرت خدیجہ آپکو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لائین ورقہ ایک ایسا مرد تھا کہ عہد جاہلیت مین نصرانی ہو گیا تہا اور وہ عربی کتاب کو لکہتا تہا اور اللہ تعالی نے جو کچہہ چاہا تھا کہ وہ لکہے وہ انجیل سے عربی مین لکہتا تھا حضرت خدیجہ نے ورقہ سے کہا اے میرے ابن عم تو اپنے بہتیجے سے سن یہ کیا کہتا ہے ورقہ نے آپ سے پوچہا آپ کیا دیکہتے ہین جو شے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہی تہی اوس سے ورقہ کو خبر کی ورقہ نے سنکر کہا یہ وہ ناموس ہے کہ موسی علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی کاشکے مین اوس وقت مین جوان ہوتا کاش مین زندہ رہتا جسوقت آپکی قوم کے لوگ آپکو نکالتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ورقہ سے پوچہا کیا میری قوم کے لوگ مجہکو نکالنے والے ہین ورقہ نے کہا بیشک نکالین گے جو شے آپ لائے ہین اوسکی مثل کوئی مرد نہین لایا مگر اوس سے لوگون نے عداوت کی سب اگر آپکی نبوت کے دن مین رہون گا تو آپکی پورے طور سے نصرت کرون گا پہر اسکے بعد ورقہ زیادہ زندہ نہ رہا مر گیا۔

احمد اور بیہقی نے زہری کے طریق سے عروہ رض سے اونہون نے حضرت عایشہ رض سے

اسکی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث کے آخر مین یہ زیادہ کیا ہے کہ وحی آنے مین سستی کے
طور پر سُستی ہوگئی راوی نے کہا ہے کہ ہمکو یہ خبر ہوئی ہے کہ وحی کی سستی سے آپکو کمال درجہ
حزن ہوا آپنے بارہا یہ ارادہ کیا کہ بلند پہاڑون کی چوٹیون سے اپنے آپکو گرا دین جسوقت آپ
پہاڑ کی بلندی پر پہونچتے کہ اپنے آپکو گرا دین جبریل علیہ السلام آپکو ظاہر ہوجاتے اور یہ کہتے
تھے اے محمد آپ تحقیق اللہ تعالیٰ کے رسول حق ہین اس بات سے آپکے قلب مبارک کو
تسکین ہوجاتی اور آپکا نفس شریف قرار پکڑ لیتا اور آپ اپنے دولت خانہ کو پلٹ کے چلے
جاتے تھے جسوقت وحی کے آنے مین زیادہ سستی ہوجاتی تو آپ اسکی مثل ارادہ کرتے اور جبریلؑ
ظاہر ہو کے ایسے ہی کہتے جیسے کہ پہلے آپ سے کہا تھا (کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول حق ہین)
حافظ ابن حجر نے (بخاری شریف کی شرح) مین کہا ہے کہ بعض علمانے ذکر کیا ہے کہ وہ دبوچنا
جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ابتداء وحی مین واقع ہوا ہے وہ آپکے خصایص مین سے ہے اسلئے
کہ انبیا مین سے کسی نبی سے یہ نقل نہین کیا گیا کہ ابتداء وحی مین اسکی مثل جاری ہوا ہو اور اس
دبوچنے مین یہ حکمت آلہی تھی کہ آپ دوسری شے کی التفات سے فارغ رہین اور اس امر مین
شدت اور کوشش کا اظہار اس امر کی تنبیہ کے واسطے تھا کہ وہ قول ثقیل جو آپکو آیندہ القا کیا جائیگا
آپ اوسکے متحمل ہوسکین اور یہ کہا گیا ہے کہ ابتداے وحی مین جو آپ کی ایسی حالت ہوتی تھی
کہ آپ دبوچے جاتے تھے یہ امر اس سبب سے تھا کہ تخیل اور وسوسہ کے ظن کو دور کرنا تھا
اسلیے کہ تخیل اور وسوسہ دونون جسم کے صفات سے نہین ہین جبکہ آپ دبوچ لئے جاتے
اور آپ کے جسم مبارک پر وحی کی وہ کیفیت طاری ہوتی تھی تو اُس کیفیت سے آپ نے یہ
جان لیا کہ یہ حالت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فترت وحی سے حدیث فرماتے تھے آپنے کلام کرنے مین فرمایا کہ اس
درمیان کہ مین جارہا تھا مینے آسمان سے ایک آواز سنی مین نے اپنا سر اوٹھا کے دیکھا یکایک مینے

دیکھا کہ وہ فرشتہ جو میرے پاس حرا مین آیا تہا وہ ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے درمیان بیٹھا ہے
مین اوسکو دیکھکر ڈر گیا مین اپنے مکان کو پلٹ کے آیا مینے اپنے اہل سے کہا زملونی زملونی مجھکو
میرے اہل نے کپڑے اوڑہا دیے اور دبوچ لیا پس اللہ تعالی نے سورۃ یا ایہا المدثر قم فانذر
فاہجر تک نازل فرمائی پہر تو وحی پے در پے نازل ہونے لگی۔

احمد بن حنبل اور لیعقوب بن سفیان نے اپنی اپنی تاریخون مین اور ابن سعد اور بیہقی نے
شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ایسے حال مین نازل ہوئی
کہ آپ چالیس سال کے تہے آپکی نبوت کے ساتھ اسرافیل علیہ السلام تین سال تک رہے اوس وقت
مین قرآن شریف نازل نہین ہوتا تہا اسرافیل ع آپکو کلمہ اور کسی شے کی تعلیم دیتے تہے جبکہ تین سال
گزر گئے تو جبرئیل علیہ السلام آپکی نبوت کیساتھ ہوئے جبریل علیہ السلام کی زبان سے بیس سال
تک قرآن شریف نازل ہوتا رہا دس سال مکہ مین اور دس سال مدینہ مین۔

ابو نعیم نے علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ پہلی شے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئی وہ رویاے صالحہ تہا آپ خواب مین کوئی شے نہین دیکھتے تہے مگر ویسے ہی ہوتی
تہی جیسے آپ دیکھتے تہے۔

ابو نعیم نے علقمہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ انبیا علیہم السلام کو اول جو شے دی جاتی
وہ خواب مین دی جاتی تہی خواب دیکھتے دیکھتے اونکے قلوب ٹہیر جاتے اور اونکو سکون ہو جاتا اوسکے
بعد پہر انبیا علیہم السلام پر وحی نازل ہوتی تہی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے
کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ اول بار جو شے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یہ تہا کہ اللہ تعالی نے آپکو
سونے مین ایک رویا دکھلایا وہ رویا آپ پر دشوار ہوا آپنے اوس رویا کا ذکر حضرت خدیجہ رض
سے کیا حضرت خدیجہ رض نے کہا آپکو بشارت ہو اسلیے کہ اللہ تعالی آپکے ساتھ ہرگز نہ کریگا مگر بہلائی
پہر رسول اللہ حضرت خدیجہ رض کے پاس سے نکلکر باہر تشریف لے گئے پہر اونکے پاس پلٹ کر

اور دولون پسلیین جو نکالی تہین اونکو اونکی جاے پر پہر دیا پہر وہ اوپر چلے گئے اور اُنہون نے اپنی سیڑہی کو اوٹھا لیا مین بیدار ہو گیا اور مینے مکان کی چہت کو اوسکی جاے پر پہر ویسے ہی دیکھا جیسے پہلے تہی اس قصہ کو حضرت خدیجہ رضہ سے ذکر کیا حضرت خدیجہ رضہ نے سنکر کہا اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ نہین کریگا مگر بہلائی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے پاس سے نکلے اور پہر پلٹ کر آئے اور حضرت خدیجہ رضہ کو خبر کی کہ میرا پیٹ چیرا گیا پہر وہ پاک کیا گیا اور دہویا گیا اور دل پہر اپنی جاے پر رکہدیا گیا جو واقعات اوپر کی حدیث مین ذکر کئے گیے وہ سب آپنے حضرت خدیجہ رضہ سے کہے راوی نے اس حدیث مین یہ زیادہ کیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے پانی کا ایک چشمہ کہولا اور وضو کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکی طرف دیکہ رہے تہے جبریل نے اپنا منہ دہویا اور دونون ہاتھ کلائیون تک دہوئے اور اپنے سر پر مسح کیا اور دونون پیر ٹخنون تک دہوے پہر اونہون نے اپنی شرمگاہ کو دہویا اور کعبہ کے مواجہہ مین دو سجدے کئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو جو عمل کرتے دیکہا وہ عمل کیا اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت تیسری وجہ پہر سنہری ذی عروہ نے حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی ہے یہ بطریق موصول ہے اور اس حدیث مین زیادتی اخیر ہے بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین شق بطن کا جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے یہ احتمال رکہتا ہے کہ اس شق بطن کی حکایت ہو جو زمانہ لڑکپن مین شق بطن مبارک ہوا تھا اور یہ احتمال رکہتا ہے کہ دوسری بار شق بطن ہوا ہو پہر تیسری بار شق بطن معراج مین آسمان پر جاتے وقت ہوا ہو۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجہسے عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سفیان بن العلاء بن جاریۃ الثقفی نے بعض اہل علم سے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت کا جسوقت ارادہ کیا اور آپکی نبوت کی ابتدا کی آپ کسی درخت اور کسی پتہر کے پاس نہین جاتے تہے مگر وہ درخت اور پتہر آپکو سلام کرتا تہا اور آپ اوس سلام کو سنکر اپنے پیچہے اور داہنے اور بائین طرف مڑکر دیکہتے تہے اور نہین دیکہتے تہے مگر درخت کو یا درخت کے اطراف پتہر کو درخت اور پتہر نبوت کے تحیہ کیساتھ یون تحیہ بہیجتے تہے السلام علیک

یارسول اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف ہر سال ایک مہینہ کے لیے عبادت کرنے
کے واسطے جایا کرتے تھے اور غار حرا مین عبادت کرتے تھے یہانتک کہ جبوقت وہ مہینہ آیا جسمین
اللہ تعالی نے آپکے ساتھ جو ارادہ کیا وہ ارادہ کیا اور وہ مہینہ اوس سال سے تھا جسمین آپ
مبعوث ہوئے وہ مہینہ رمضان کا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ جیسے مکان سے نکلا کرتے تھے
نکلے یہانتک کہ جبوقت وہ رات آئی جسمین اللہ تعالی نے آپکو اپنی رسالت سے بزرگی دی
اور آپکے سبب اپنے بندون پر رحم کیا جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کے امر کے ساتھ آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ایسے حال مین آئے کہ مین سو رہا تھا
جبریلؑ نے مجھ سے کہا پڑھو مینے اون سے پوچھا کیا پڑھون اونہون نے مجھکو دبوچا اور اتنا دبوچا کہ
مین نے اوسکو موت گمان کیا پھر وہ مجھ سے الگ ہوگئے اور مجھسے کہا پڑھو مینے اون سے پوچھا کیا
پڑھون جس طور سے اونہون نے مجھکو دبوچا تھا پھر ویسا ہی دبوچا پھر الگ ہوگئے کہا پڑھو مین نے
پوچھا کیا پڑھون اونہون نے کہا پڑھو اقرا باسم ربک الذی خلق مالم یعلم تک پڑھایا پھر انتہی کی اور
میرے پاس سے پلٹ کے چلے گئے اور مین اپنی نیند سے بیدار ہوا گویا میرے دل مین کتاب کا
نقش بندہ گیا تھا اور میرے نزدیک اللہ تعالی کی مخلوق مین سبسے زیادہ دشمن شاعر اور مجنون سے کوئی
شخص نہ تھا مجھکو یہ طاقت نہ تھی کہ شاعر اور مجنون کی طرف دیکھ سکتا مینے اپنے دل سے کہا کہ خدا کی
راہ سے تو زیادہ دور ہے تو ضرور شاعر ہے یا مجنون ہے پھر مینے اپنے دل مین کہا کہ قریش میرے
اس واقعہ کا کبھی ذکر نہ کرین مین ضرور ایک بلند پہاڑ کا ارادہ کرون گا اور اوسکے اوپر سے اپنے آپ کو
ضرور گرا دون گا اور اپنے نفس کو ضرور ہلاک کر ڈالون گا اور مین آرام پالون گا مین اپنے مکان سے
نکلا اور اس ارادہ کے سوا مینے کوئی ارادہ نہین کیا اس درمیان کے اپنے ہلاک کرنے کا قصد
کرنے والا تھا یکایک مین نے سنا کہ ایک ندا کرنے والا آسمان سے پکار رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے
اے محمدؐ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور مین جبریل ہون مینے اپنا سر آسمان کی طرف اوٹھایا اور مین
دیکھتا تھا یکایک مین نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام ایک صاف مرد کی صورت مین ہین اور اونکے

دونون پانون آسمان کے کنارے مین ہین اور وہ یہ کہہ رہے ہین اے محمد آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور مین جبریل ہون اونکے اس کہنے نے مجھکو اوس امر سے جسکا مین ارادہ کرتا تھا غافل کر دیا یہ سنکر مین اپنی جگہہ ٹھہر گیا اور مجھکو یہ قدرت نہ رہی کہ آگے بڑہون یا پیچھے ہٹون آسمان کی کسی طرف مین مینے اپنا مُنہ نہین پہیرا مگر مین نے جبریل کو اوس طرف مین دیکھا مین کہڑا ہوا دیکھتا ہی رہا یہان تک کہ قریب تھا کہ دن گذر جائے پہر جبریل میری طرف سے پلٹ کے چلے گئے اور مین اپنے اہل کی طرف پلٹ کر آ گیا مین حضرت خدیجہ رضہ کے پاس بیٹھا اونہون نے مجھسے پوچھا آپ کہان تھے مینے کہا مین خدا کے راستہ سے دور ہون اور ضرور شاعر ہون یا مجنون ہون یہ سنکر خدیجہ رضہ نے کہا اللہ تعالی سے آپکے واسطے اس امر سے مین پناہ مانگتی ہون اللہ تعالی ایسا نہین ہے کہ آپکے ساتھ ایسا معاملہ کرے گا مجھکو یہ علم ہے کہ آپ سچی بات کہتے ہین اور بڑے امانت دار ہین اور آپ مین حسن خلق ہے اور آپ صلہ رحمی کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خدیجہ رضہ کو اس خبر سے خبر کی اونہون نے سنکر کہا اے ابن عم آپکو بشارت ہو اور آپ اس امر پر ثابت قدم رہین مین یہ امید کرتی ہون کہ اس امت کے آپ نبی ہونگے پہر خدیجہ رضہ ورقہ کے پاس گئین اور ورقہ کو خبر کی ورقہ نے خدیجہ رضہ سے کہا کہ اگر تم مجھکو سچا سمجھتی ہو تو مین یہ کہتا ہون کہ آپ اس امت کے نبی ہین اور آپکے پاس وہ ناموس اکبر آتا ہے جو حضرت موسی کے پاس آتا تھا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے اسمعیل بن ابی حکیم مولی الزبیر نے حدیث کی ہے اونہون نے حضرت خدیجہ رضہ سے حدیث کی ہے کہ حضرت خدیجہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے ابن عم جس شے کو آپ ثابت کرتے ہین کیا آپکو یہ قدرت ہے کہ اپنے اوس صاحب سے کہ آپکے پاس آتا ہے جسوقت وہ آوے آپ مجھکو خبر کر سکتے ہین آپنے فرمایا ہان خبر کر سکتا ہون حضرت خدیجہ رضہ نے کہا جسوقت وہ آوے تو مجھکو آپ خبر کر دیجئے اوس درمیان کہ آپ حضرت خدیجہ رضہ کے پاس تھے یکایک جبریل علیہ السلام

آ گئے آپنے فرمایا اے خدیجہ یہ جبریل ہین حضرت خدیجہ نے پوچھا آپ اسوقت اونکو دیکھہ رہے ہین
آپنے فرمایا بیشک مین دیکھہ رہا ہون حضرت خدیجہ نے کہا میرے سیدہی جانب آپ بیٹھہ جاوین
آپ اوسطرف کو پہر گئے اور بیٹھہ گئے حضرت خدیجہ نے پوچھا کیا اسوقت آپ جبریل کو دیکھہ رہے
ہین آپ نے فرمایا ہان مین دیکھہ رہا ہون حضرت خدیجہ نے کہا آپ میری آغوش مین بیٹھہ
جاوین آپ پہر کے اونکی آغوش مین بیٹھہ گئے حضرت خدیجہ نے پوچھا کیا اسوقت آپ
جبریل کو دیکھتے ہین آپنے فرمایا ہان دیکھتا ہون حضرت خدیجہ نے اپنا سر کہول دیا اور اپنا خمار
علیحدہ کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی آغوش مین بیٹھے ہوئے تہے حضرت
خدیجہ رضہ نے پوچھا کیا اسوقت جبریلؑ کو آپ دیکھتے ہین آپنے فرمایا نہین دیکھتا ہون حضرت
خدیجہ نے یہ سنکر کہا یہ شیطان نہین ہے یہ فرشتہ ہے اے ابن عم آپ ثابت قدم رہین اور آپکو
بشارت ہو پہر حضرت خدیجہ آپ پر ایمان لائین اور یہ گواہی دی جو امر کہ آپ کے پاس آیا ہے
وہ ضرور حق ہے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ عبد اللہ بن الحسین سے مینے
حدیث کی اونہون نے کہا کہ مینے فاطمہ بنت الحسین سے سنا ہے وہ خدیجہ سے حدیث کرتی تہین
فاطمہ نے کہا مگر یہ امر ہے مین نے خدیجہؓ سے سنا ہے وہ یہ کہتی تہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اپنے کرتے اور اپنے درمیان داخل کیا اسوقت جبریل علیہ السلام چلے گئے اور اس
حدیث کو طبرانی نے اپنی اوسط مین اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے اسمعیل بن ابی حکیم سے
اسمعیل نے عمر بن عبد العزیز سے اونہون نے ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام سے
اور اونہون نے ام سلمہ سے اور اونہون نے حضرت خدیجہ سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے ابو میسرہ عمرو بن شرجبیل سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضہ سے کہا کہ جسوقت مین تنہا خلوت مین ہوتا ہون مین
ایک ندا سنتا ہون واللہ مین ڈرتا ہون کہ یہ کوئی برا امر ہو یہ سنکر حضرت خدیجہ رضہ نے آپ سے کہا
معاذ اللہ اللہ تعالی ایسا نہین ہے کہ آپکے ساتھ برا معاملہ کرے خدا کی قسم ہے آپ امانت

ادا کرتے ہین اور صلہ رحمی فرماتے ہین اور سچی بات کہتے ہین جسوقت حضرت ابوبکر الصدیق آئے
اون سے حضرت خدیجہ نے آپکی بات کا ذکر کیا اور اون سے کہا کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ
ورقہ کے پاس جاوٗ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق ورقہ کے پاس گئے اور ورقہ
سے قصہ بیان کیا اور آپ نے فرمایا کہ جسوقت مین تنہا خلوت مین ہوتا ہون اپنے پیچھے یا محمد
یا محمد کی ندا سنتا ہون مین زمین پر بھاگتا ہوا چلا جاتا ہون ورقہ نے کہا ایسا آپ نکرین جسوقت
آپکے پاس کوئی آوے آپ اپنی جگہہ ثابت قدم رہین اور آپ سنین کہ وہ کیا کہتا ہے پہر آپ میرے
پاس آوین اور مجھکو خبر کرین ورقہ کی اس گفتگو کے بعد جسوقت آپ خلوت مین گئے آپکو یا محمد کہہ کے
ندا کی اور کہا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ پہر آپسے کہا پڑہو بسم اللہ الرحمن
الرحیم الحمد للہ رب العالمین یہانتک کہ آپ ولا الضالین تک پہونچے پہر آپ سے کہا لا الہ
الا اللہ کہو آپ اسکے بعد ورقہ کے پاس آئے اور ورقہ سے اسکا ذکر کیا ورقہ نے آپ سے کہا
آپکو بشارت ہو پہر آپکو بشارت ہو مین گواہی دیتا ہون آپ وہی ہین جنکی بشارت ابن مریم علیہما السلام
نے دی ہے اور آپ موسیٰ علیہ السلام کی ناموس کی مثل پر ہین اور آپ نبی ہین اور آپکو آپ کے
آج کے دن کے بعد قریب مین جہاد کے واسطے امر کیا جائیگا اور اگر وہ دن مجھکو پائیگا اور مین موجود
ہونگا مین آپکے ساتھ رہکر جہاد ضرور کرونگا جسوقت ورقہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مینے قس کو دیکھا کہ حریر کے کپڑے پہنے تہا اسلیئے کہ وہ قس مجھپر ایمان لایا تھا اور اوسنے
میری نبوت کی تصدیق کی تہی (قس سے ورقہ مراد ہے قس ترسا اونکا سردار اور اونکا عالم) ہے
بیہقی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے ابی میسرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت باہر نکلتے تو اوس شخص کے پکارنے کو سنتے تہے جو شخص آپکو یا محمد کہکے ندا کرتا تہا جسوقت
آپ یہ آواز سنتے تو بھاگتے چلے جاتے آپ نے اس راز کو حضرت ابوبکرؓ سے بیان کیا ابوبکرؓ
جاہلیت کے زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ندیم تہے اور ابونعیم نے اس حدیث کی
مثل بریدہ سے سند موصول کے ساتھ روایت کی ہے۔

ابونعیم نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ورقہ نے حضرت خدیجہ سے پوچھا کیا تمہارے شوہر نے اپنے صاحب کو سبز لباس مین دیکھا ہے حضرت خدیجہ رضہ نے کہا ہان دیکھا ہے ورقہ نے کہا کہ تمہارا شوہر نبی ہے اور اوسکو اوسکی امت سے بلا پہونچے گی۔

ابونعیم نے عروہ کے طریق سے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہ جس وقت حضرت خدیجہ رضہ نے ورقہ سے ذکر کیا تو ورقہ نے حضرت خدیجہ سے جبریل علیہ السلام کا ذکر کیا اور کہا جبریل سبوح سبوح ہے اور یہ کہا جبریل کی ایسی شان نہین ہے کہ اس زمین پر کہ اسمین بتون کی عبادت کیجاتی ہے اونکا ذکر کیا جائے جبریل اللہ تعالی اور اوسکے رسولون کے درمیان اللہ تعالی کا امین ہے اے خدیجہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس جاے پر لیجاو جس جاے آپنے جو کچھہ کہ دیکھا ہے وہ دیکھا ہے جسوقت آپ اوسکو دیکھین تو تم اپنا سر کہول دیجیو اگر اللہ تعالی کے پاس سے بہیجا ہوا ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو نہ دیکھین گے ورقہ نے جس طور پر کہا تہا حضرت خدیجہ نے ویسی ہی کیا حضرت خدیجہ نے کہا جس وقت مینے اپنا سر کہولدیا جبریل علیہ السلام غائب ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو نہین دیکھا حضرت خدیجہ (پلٹ کے گئین اور) اس واقعہ کے ورقہ کو خبر کی ورقہ نے سنکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناموس اکبر آتا ہے پہر ورقہ ٹہیرا رہا اور اظہار دعوت کا انتظار کرتا رہا اور اس باب مین ورقہ نے اشعار کہے وہ یہ ہین ؎

لججت وکنت فی الذی لجوجا
لہم طال ما بلغ النشیجا

وو صف من خدیجۃ بعد وصف
فقد طال انتظاری یا خدیجا

ببطن المکتین علی رجائی
حدیثک ان اری منہ خروجا

بما اخبرتنا من قول قس
من الرہبان اکرہ ان یعوجا

بان محمدا سیسود قوما
ویخصم من یکون لہ حجیجا

جہگڑا کیا مینے اور مین ذکر مین بڑا جہگڑالو تہا وہ جہگڑا اوس غم کے سبب کیا تہا کہ وہ گلا گہٹنے کی حد تک

پہونچ گیا تھا اور اوس وصف کے سبب سے مین نے جھگڑا کیا تھا جو خدیجہ نے ایک وصف کے بعد کیا تھا اے خدیجہ تمہارے اوس وصف کی وجہ سے میرا انتظار دراز ہو گیا اے خدیجہ میرا انتظار بطن مکتین مین میری اوس امید پر ہے جو تمہاری بات کے واسطے ہے مین اوس سے نکل جانا چاہتا ہون یعنی تمنے جو بات کہی ہے اوسکا ظہور ہو جاوے اور میری امید بر آوے مکتین اعلیٰ اور اسفل مکہ کو کہتے ہین اور مکہ کی دونون جانبون کو کہتے ہین اسلئے مکہ کا تثنیہ کیا ہے خدیجہ تمہاری وہ بات اوس واقعہ کے متعلق تھی کہ تمنے ایک نصرانی عالم کے قول سے خبر دی تھی وہ عالم رہبان سے ہے مین اس امر کو مکروہ سمجھتا ہون کہ وہ عالم کجی پر ہو یعنی وہ راست گفتار ہے اوس عالم نے یہ خبر دی ہے کہ محمد صلعم قوم کے سردار ہونگے اور اونکی طرف جو شخص قصد کریگا اوس سے لوگ خصومت کرینگے ۵

| | |
|---|---|
| ویظہر فی البلاد ضیاء نور | تقام بہ البریۃ ان تعوجا |

محمد صلعم کے سبب سے شہرون مین ضیائے نور ظاہر ہوگی - اور مخلوق کجی سے سیدہی ہو جائیگی -

| | |
|---|---|
| فیلقی من یحاربہ خسارا | ویلقی من یسالمہ فلوجا |

جو شخص محمد صلعم سے جنگ کریگا وہ نقصان پائیگا - اور جو شخص آپ سے صلح کرے گا وہ فتحمندی پائیگا

| | |
|---|---|
| فیا لیتی اذا ما کان ذاکم | شہدت وکنت اولہم ولوجا |

کاش جب وہ زمانہ ہوتا کہ محمد صلعم سے لوگ جنگ کرتے مین حاضر ہوتا اور جو لوگ آپکی نصرت کرین گے اونمین پہلے مین داخل ہوتا -

| | |
|---|---|
| ولوجا فی الذی کرہت قریش | ولو عجّت بمکتہا عجیجا |

میرا داخل ہونا اوس امر مین جسکو قریش مکروہ سمجھتی - اگرچہ قوم قریش اپنے مکہ مین چیخنے کے طور پر چیختی مین اپنے ارادہ کو پورا کرتا

| | |
|---|---|
| ارجی بالذی کرہوا جمیعا | الی ذی العرش ان سلفوا عروجا |

مین اوس امر کیساتھ امید رکھتا ہون جسکو سب نے مکروہ سمجھا ہی وہ امید ذی العرش سے ہے اگرچہ وہ لوگ عروج مین گزر جاوین

| | | |
|---|---|---|
| واہل امر السفاہتہ غیہ کفر | یمین بجنتار من سمک البروجا | |

اور سفاہت کا امر سوا کفر کے نہین ہے - اوس شخص کیواسطے جسنے اوس ذات کو اختیار کیا ہے جسنے بروج کو بلند کیا ہے یعنی اوس خدا کو اختیار کیا ہے جسنے بروج فلک کو بلند کیا ہے

| | | |
|---|---|---|
| فان یبقوا وابق تکن امور | یفیج الکافرون لہا ضجیجا | |

اگر وہ لوگ زندہ ہونگے اور مین زندہ رہون گا تو بہت ایسے امور ہونگے کہ کافر اون امور سے فریاد کرینگے

| | | |
|---|---|---|
| وان اہلک فکل فتی سیلقی | من الاقدار متلفتہ خروجا | |

اور اگر مین ہلاک ہوجاؤنگا اور وہ وقت مجھکو میسر نہ آئیگا جس کا مینے ذکر کیا ہے میرے بعد ہر ایک جوان اون اقدار کو پائیگا جو خروج کو تلف کرنے والے ہین یعنی جو امور ہونے کے ہین وہ ہو کر رہین گے کسی کو قضا و قدر کے خلاف قدرت نہین ہے -

طیالسی اور حارث بن ابی اسامہ اور ابو نعیم نے یزید بن بانبوس کے طریق سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نذر کی تہی کہ ایک مہینہ آپ اور حضرت خدیجہ حرا مین اعتکاف کرینگے آپکی یہ نذر رمضان کے مہینہ کے مطابق آئی آپ ایک رات باہر نکلے آپنے السلام علیک کی آواز سنی آپنے فرمایا مینے اوس سلام علیک کو سنکر یہ گمان کیا کہ جن نے سلام علیک کی ہے مین دوڑکر حضرت خدیجہ کے پاس آیا اونہون نے پوچہا آپکا کیا حال ہے مین نے اونکو واقعہ سے خبر کی خدیجہ رض نے کہا آپکو بشارت ہو اس لیے کہ سلام خیر ہے پہر مین دوسری بار گہر سے نکلا یکایک مین نے جبریل ع کو آفتاب کے اوپر دیکہا ایک بازو اونکا مشرق مین تہا اور ایک بازو مغرب مین مین اون سے ڈر گیا اور مین جلدی سے آیا یکایک مین نے جبریل کو دیکہا کہ وہ میرے اور دروازہ کے درمیان ہین اونہون نے مجہ سے کلام کیا یہانتک کہ مجہکو اونکے ساتہہ انس پیدا ہو گیا پہر جبریل علیہ السلام نے مجہسے ایک جگہہ ملنے کا وعدہ کیا مین اوس جگہہ جبریل کے واسطے گیا اونہون نے مجہ سے ملنے مین دیر کی مینے ارادہ کیا کہ پلٹ جاؤن یکایک مین نے جبریل ع اور میکائیل علیہما السلام کو ایسی شان مین دیکہا کہ اونہون نے آسمان کے کنارے کو گہیر لیا تہا جبریل علیہ السلام اوترے اور میکائیل علیہ السلام

آسمان اور زمین کے درمیان رہے جبریل ع نے مجھکو پکڑا اور مجھکو چیت لٹایا پھر اونہون نے دل کی جگہہ کو چیرا اور دلکو نکالا پھر دل مین سے اونہون نے اوس شے کو نکالا جس شے کو اللہ تعالی نے چاہا تھا کہ نکلے پھر اونہون نے دل کو سونے کے طشت مین زمزم کے پانی سے دہویا پھر اوسکو اوسکی جاے پر پہیر دیا اور زخم کی اصلاح کردی پھر مجھکو اس طور سے جہکایا جیسے برتن جہکایا جاتا ہے پھر میری پیٹھہ پر مہر لگائی یہانتک کہ مین نے مہر کے لگنے کا اثر اپنے دل مین پایا پھر میرا حلق پکڑا یہانتک کہ مینے رونے کے واسطے بلند آواز نکالی پھر مجھ سے کہا پڑہو مین نے ہرگز کوئی کتاب نہین پڑہی تہی مجھکو پڑہنے کی قدرت نہ ہوئی پھر مجھسے کہا پڑہو مین نے پوچھا کیا پڑہون کہا پڑہو اقراء باسم ربک یہانتک کہ پانچ آیتون تک انتہی کی پھر مجھکو ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا مین اوس سے بھاری نکلا پھر دوسرے آدمی کیساتھ مجھکو وزن کیا مین اوس سے بھی بھاری نکلا پھر مین سو آدمیون کے ساتھ وزن کیا گیا اور اون سے بھی بھاری ہوا میکائیل نے دیکھکر کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ اسکی امت نے اسکی پیروی کرلی کوئی پتھر اور کوئی درخت مجھے نہین ملتا مگر وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابونعیم نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رض سے کہا کہ مین ایک آواز سنتا ہون اور ضوکو دیکھتا ہون حضرت خدیجہ نے اسکو ورقہ سے ذکر کیا ورقہ نے سنکر کہا یہ ناموس موسی علیہ السلام ہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونگے اور مین زندہ رہون گا تو مین انکو قوت اور نصرت دونگا اور آپکی اعانت کرونگا۔

ابونعیم نے معتمر بن سلیمان کے طریق سے روایت کی ہے معتمر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا اور ایک ایسے بساط پر بٹہلایا کہ درنوک کی ہیئت مین تھا اوس بساط مین موتی اور یاقوت تھے اور آپ سے کہا پڑہو اقرا باسم ربک الذی خلق اللہ تعالی کے قول مالم یعلم تک پڑہا پھر آپ سے کہا اے محمد آپ خوف نکرین آپ اللہ تعالی کے رسول ہین آپ جبریل کے پاس سے پلٹکر ایسے حال مین آئے کہ آپ کسی درخت اور کسی پتھر

کے پاس سے نہین گذرتے تھے مگر وہ سجدہ کرتا تہا اور وہ درخت اور پتہر السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تہا آپکا نفس شریف مطمئن ہو گیا اور اللہ تعالی کی خاص کرامت جو آپ کے ساتھہ ہوئی آپنے اوسکو پہچان لیا۔

طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ورقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ آپکے پاس جبریل کیونکر آتے ہین آپنے فرمایا میرے پاس آسمان سے آتے ہین اونکے دونون بازو موتی کے ہین اور اونکے دونون قدمون کے تلوے سبز ہین۔

ابن رستہ نے (کتاب المصاحف) مین زہری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرا مین تھے آپکے پاس ایک فرشتہ ایک کپڑا دیباج کا لایا اوسمین اقرا باسم ربک الذی خلق اللہ تعالی کے قول مالم یعلم تک لکھا تھا۔

اور ابن رستہ نے عبید بن عمیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا لاے اور آپ سے کہا پڑہو آپنے فرمایا مین قاری نہین ہون جبریل ع نے کہا اقرا باسم ربک پڑہو۔

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ رسول اللہ صلعم اس حالت پر تہے اور آپ مقام اجیاد مین تشریف فرماتے یکایک آپنے ایک فرشتہ کو ایسے حال مین دیکہا کہ وہ آسمان کے کنارہ مین اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکہے ہوئے ہے اور وہ پکار رہا ہے اے محمد مین جبریل ع ہون اس واقعہ کو دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈر گئے جسوقت آپ اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اوٹہاتے جبریل کو دیکھتے رہتے آپ جلدی سے حضرت خدیجہ کی طرف پلٹ گئے اور آپنے اس خبر سے اونکو مطلع کیا اور فرمایا واللہ اے خدیجہ مجھکو کسی شے سے ہرگز ایسا بغض نہین ہوا جیسے مینے ان بتون اور کاہنون سے بغض کیا ہے اور مین اس امر سے خوف کرتا ہون کہ مین کاہن ہون حضرت خدیجہ نے کہا ہرگز ایسا نہوگا کہ آپ کاہن ہون آپ یہ نکہیں اللہ تعالی آپکے ساتھہ ایسا امر ہرگز نہ کرے گا اسلئے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہین اور سچی بات کہتے ہین

اور امانت ادا کرتے ہین اور آپکا خلق کریم ہے پہر حضرت خدیجہ ورقہ بن نوفل کے پاس گئین
اور یہ اول بار ہے جو حضرت خدیجہ ورقہ کے پاس گئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
خدیجہ کو جو خبر دی تہی اونہون نے ورقہ کو اوس سے خبر دی ورقہ نے سنکر کہا واللہ رسول اللہ
صلعم صادق ہین اور یہ امر نبوت کی ابتدا ہے اور آپکے پاس ناموس اکبر آتا ہے اے خدیجہ تم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہدو کہ وہ اپنے دل مین کوئی بات خیر کے سوا نہ لاوین۔

ابن سعد نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر حرا مین جسوقت وحی نازل ہوئی آپ بہت دن ٹہیرے رہے کہ جبریل ع کو نہین دیکہتے تہے
آپکو نہایت درجہ حزن ہوا یہانتک کہ آپ ایک مرتبہ شبیر پہاڑ کیطرف جاتے اور دوسری مرتبہ حرا
کی طرف جاتے اور یہ ارادہ کرتے تہے کہ اپنے آپ کو ان پہاڑون پر سے گرادین آپ ایسے حال
مین تہے کہ ان دونون پہاڑون مین سے بعض پہاڑ کا ارادہ کر رہے تہے یکایک آپنے آسمان
سے ایک آواز سنی آپنے اپنا سر اوٹھایا یکایک آپنے جبریل کو آسمان اور زمین کے درمیان
کرسی پر مربع بیٹھا دیکہا اور وہ کہہ رہے ہین اے محمد آپ اللہ تعالی کے رسول برحق ہین اور مین جبریل ہون
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلٹ آئے اور آپکی آنکھین ٹھنڈی ہوگئین اور آپکے قلب مبارک
کو سکون ہوا پہر وحی کے بعد وحی آنے لگی۔

حاکم نے ابن اسحاق کے طریق سے ابن اسحاق سے ابن اسحاق نے کہا مجھسے عبد الملک
بن عبد اللہ بن ابی سفیان الثقفی نے حدیث کی ہے وہ بڑی یاد والے تہے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو ورقہ بن نوفل سے جو ذکر کرتی تہین اوس باب مین ورقہ
نے یہ اشعار کہے ہین ۵

| یا للرجال وصرف الدہر والقدر | وما لشی ء قضاہ اللہ من غیر |
|---|---|

مردون کا کیا حال ہے اور حوادث زمانہ کا کیا حال ہے اور قدر کا کیا حال ہے کہ مرد حوادث دہر اور قدر
مین کلام کرتے ہین جس چیز کا اللہ تعالی نے حکم کیا ہے اوس حکم کو تغیر نہین ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| حتی خدیجہ تدعونی لاخبرھا | | ومالھا بخفی الغیب من خبر | |

یہانتک کہ خدیجہ مجھکو بلاتی ہے کہ مین اوسکو خبر دون خدیجہ کو غیب مخفی سے خبر نہین ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| جاءت لتسألنی عنہ لاخبرہا | | امرا اراہ سیاتی الناس من اخر | |

خدیجہ میرے پاس محمد صلعم کا احوال پوچھنے کے لئے آئی تاکہ مین خدیجہ کو خبر دون اوس امر کی جسکو مین دیکھتا ہون کہ وہ آدمیون کے پاس آخر زمانہ مین آئے گا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| وخبرتنی بامر قد سمعت بہ | | فیما مضی من قدیم الدہر والعصر | |

اور خدیجہ نے مجھکو ایسے امر سے خبر دی ہے کہ جسکو مین قدیم زمانہ سے سنتا ہون

| | | | |
|---|---|---|---|
| بان احمد یاتیہ ویخبرہ | | جبریل انک مبعوث الی البشر | |

خدیجہ نے مجھکو جس امر کی خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ احمد کے پاس جبریل علیہ السلام آتے ہین اور یہ خبر دیتے ہین کہ آپ آدمیون کی طرف بھیجے گئے ہین

| | | | |
|---|---|---|---|
| فقلت عل الذی ترجین ینجزہ | | لک الالہ فرجی الخیر وانتظری | |

سو مینے خدیجہ سے کہا یقین ہے وہ امر جسکی تو امید رکہتی ہے اللہ تعالی اوسکو تیرے واسطے پورا کرے گا تو خیر کی امید رکھہ اور منتظر رہو

| | | | |
|---|---|---|---|
| وارسلتہ الینا کے نسایلہ | | عن امرہ مایری فی النوم والسہر | |

اور خدیجہ نے احمد کو ہمارے پاس بھیجا تاکہ ہم احمد سے اونکے اوس امر کو پوچھین جسکو خواب اور بیداری مین وہ دیکھتے ہین۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| فقال حین اتانا منطقا عجبا | | یقف منہ اعالی الجلد والشعر | |

احمد جسوقت ہمارے پاس آئے اونہون نے ہمسے ایسی تعجب خیز گفتگو کی جس سے پوست اور بدن کے بال کہڑے ہوجاتے ہین

| | | | |
|---|---|---|---|
| انی رایت امین اللہ واجہنی | | فی صورۃ اکملت من اہیب الصور | |

مینے امین اللہ کو دیکھا جو میرے روبرو آئے ایسی شکل مین تہے جو ہیبت ناک صورتون مین کامل تہی

| ثم استمر فكان الخوف يذعرني | مما يسلم ما حولي من الشجر |
|---|---|

پھر ہمیشہ رہے امین اللہ یعنی مین اونکو دیکھتا تھا اور خوف مجھکو ڈراتا تھا اوس درخت سے جو میرے اطراف مین ہوتا اور مجھکو سلام کرتا تھا

| فقلت ظني وما ادري ليصدقني | ان سوف تبعث تتلو منزل السور |
|---|---|

مین نے احمد سے کہا میرا گمان ہے جو شے مین جانتا ہون وہ میری یہ تصدیق کرتی ہے کہ آپ قریب مین مبعوث ہونگے اور جو سورتین نازل ہونگی وہ آپ پڑہینگے

| وسوف آتيك ان اعلنت دعوتهم | من الجهاد بلا مس ولا كدر |
|---|---|

اور مینے یہ کہا کہ قریب مین آپ کے پاس مین آؤن گا اگر آپ کفار کو دعوت اسلام کا اعلان جہاد سے کرین گے میرا آپکے پاس آنا بلا مسنت اور بلا کدورت کے ہوگا۔

طیالسی اور ترمذی اور بیہقی نے جابر بن سمرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکہ معظمہ مین ایک پتھر ہے مین جن راتون مین مبعوث ہوا وہ پتھر مجھکو سلام کرتا تھا جسوقت مین اوسکے پاس سے گذرتا ہون اوسکو پہچانتا ہون اور اسی حدیث کی مسلم نے اس لفظ سے روایت کی ہے کہ مین مکہ مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون کہ قبل اسکے کہ مین مبعوث ہون وہ مجھکو سلام کرتا تھا اور مین اوس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہون۔

دارمی نے اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اسکو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور طبرانی اور ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مین تھے آپ مکہ کے بعض اطراف مین گئے آپکے سامنے کوئی درخت اور کوئی ڈھیلا اور کوئی پہاڑ نہ آیا مگر اوسنے آپسے السلام علیک یا رسول اللہ کہا اور مین اوسکو سنتا تھا اور اسی حدیث کی روایت بیہقی نے دوسری وجہ سے اس لفظ سے کی ہے مین نے دیکھا مین آپکے ساتھ جنگل کو گیا آپ کسی پتھر اور کسی درخت کے پاس سے نہین گزرتے تھے مگر وہ یہ کہتا تھا السلام علیک

یارسول اللہ اور مین اوسکو سنتا تہا۔

بزار اور ابونعیم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی نے میری طرف وحی بہیجی مین کسی تہر اور کسی درخت کی طرف سے نہین گذرتا مگر وہ السلام علیک یارسول اللہ کہتا تھا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے برہ بنت ابی تجراۃ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت کا ارادہ کیا اور آپکی ابتدا نبوت سے کی جسوقت آپ حاجت کے واسطے نکلتے تو آپ اتنے دور چلے جاتے تہے کہ کوئی مکان دکھلائی نہ دیتا تھا آپ پہاڑون کی گہاٹیون اور صحرا کے نشیب مین پہونچ جاتے تہے آپ کسی تہر اور کسی درخت کے پاس سے نہین گذرتے مگر وہ تہر اور درخت السلام علیک یارسول اللہ کہتا تھا آپ اپنی دہنی اور بائین جانب اور اپنے پیچہے دیکہتے کسی کو نہین پاتے تہے اور اسی حدیث کی روایت ابونعیم نے دوسری وجہ سے اس کی مثل کی ہے اور اسکے آخر مین یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب یون دیتے تہے وعلیہم وعلیک السلام اور جبریل علیہ السلام آپکو تحیۃ تعلیم کرتے تہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا ہے کہ مین بصرے کے بازار مین حاضر ہوا ایکایک ایک راہب کو مینے اوسکے صومعہ مین دیکہا وہ یہ کہتا تہا کہ اس موسم کے لوگون سے پوچہو کیا اون لوگون مین کوئی شخص اہل حرم مین سے ہے طلحہ نے کہا مینے کہا ہان اہل حرم سے مین ہون راہب نے مجہ سے پوچہا کیا احمد نے ظہور کیا مین نے پوچہا کون احمد اوسنے کہا ابن عبداللہ بن عبدالمطلب جس مہینہ مین وہ ظہور کرے گا اوسکا وہی مہینہ ہے اور وہ آخر انبیا ہے اوسکے ظہور کی جگہہ حرم ہے اور اوسکی ہجرت کی جگہہ نخل اور پتہریلی اور شورہ زار زمین ہے تم کو چاہیئے کہ اوسپر ایمان لانے مین تم سبقت کرو طلحہ نے کہا کہ اوس راہب نے جو بات کہی وہ میرے دل مین بیٹھ گئی مین جلدی سے نکلا یہانتک کہ مین مکہ مین آیا اور مینے لوگون سے پوچہا کیا کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے لوگون نے کہا ہان محمد بن عبداللہ امین نبی ہو گئے ہین اور ان کا اتباع

ابن ابی قحافہ نے کیا ہے مین نکلا اور ابو بکر رضؓ کے پاس گیا اور راہب نے مجھ سے جو کچھ کہا تھا مین نے اوس سے ابو بکر رضؓ کو خبر کی یہ سنکر ابو بکر رضؓ اپنی جا سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو خبر کی آپ سنکر مسرور ہوئے اور طلحہ نے اسلام اختیار کیا نوفل بن العدویہ نے ابو بکر رضؓ اور طلحہ کو پکڑا اور دونون کو ایک رسی مین باندہ دیا اسواسطے ابو بکر الصدیق اور طلحہ کا نام قرینین کہا گیا۔

ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عباس رضؓ نے کہا ہے کہ مین تجارت کیواسطے یمن کی طرف اوس جماعت مین گیا جسمین ابو سفیان بن حرب تھے ایک خط حنظلہ بن ابی سفیان کا پہونچا اوسمین یہ لکہا تہا کہ محمد ابطح مین کہڑے ہوئے اور یہ کہا کہ مین رسول اللہ ہون اور تم لوگون کو خدا کی طرف بلاتا ہون یہ واقعہ یمن کے مجالس مین فاش ہو گیا ہمارے پاس ایک یہودی عالم آیا اور اوس نے کہا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تم لوگون مین اوس مرد کا چچا ہے جس نے کہا ہے جو کچھ کہا ہے (یعنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے) عباس رضؓ نے کہا مین نے اوس سے کہا ہان مین اوس مرد کا چچا ہون اوس یہودی نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون کیا آپکے بھتیجے مین جوانی کی نادانی یا عقل کی سبکی ہے عباس نے کہا مین نے کہا عبد المطلب کے الہ کی قسم نہین ہے اور اوسنے کبھی جھوٹ نہین کہا اور کبھی خیانت نہین کی اور اوسکا نام قریش کے پاس امین ہے اوس یہودی عالم نے پوچھا کیا اوسنے اپنے ہاتھ سے لکہا ہے عباس رضؓ نے کہا کہ اوسکے اس پوچھنے سے مین نے گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اپنے ہاتھ سے لکہنا اچھا ہوگا مینے یہ ارادہ کیا کہ اوس یہودی سے کہون ہان اپنے ہاتھ سے لکھتے ہین مین ابو سفیان سے ڈرا کہ کہین مجھکو نہ جھٹلا دین اور میری بات کو رد کر دین مینے اوس سے کہدیا وہ نہین لکھتے وہ یہ سنکر اپنی جگہہ سے اوچھلا اور اپنی چادر کو چھوڑ کر چلا گیا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ یہود ذبح کر ڈالے گئے یہود قتل کر ڈالے گئے عباس رضؓ نے کہا کہ جسوقت ہم اپنے اوترنے کی جگہہ مین پلٹ کر آئے تو ابو سفیان نے کہا اے ابو الفضل تمہارے بھتیجے سے یہود خوف کرتے ہین مینے ابو سفیان سے کہا کہ تمنے بھی دیکھا جو کچھ کہ دیکھا کیا ابو سفیان تمکو خواہش ہے کہ تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اگر امر نبوت حق ہے تو تم حق کی طرف سبقت کروگے اور اگر یہ امر
باطل ہوگا تو تمہارے ساتھ جو لوگ تمہارے سوا تمہارے ہمسرون سے ہین وہ شریک ہونگے جو حال
اون کا ہوگا وہ تمہارا ہوگا ابوسفیان نے کہا کہ آپ پر مین جب تک ایمان نہ لاؤنگا کہ سوار ون کو مقام
کدا مین نہ دیکہہ لون گا مینے ابوسفیان سے کہا تم کیا کہتے ہو ابوسفیان نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہے
جو میرے منہ پر آگیا ہے مگر مین جانتا ہون کہ اللہ تعالی سوارون کو نچہوڑے گا کہ وہ کدا مین ظہور
کرین عباس رض نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا اور ہمنے دیکہا کہ سوارون
نے کدا سے ظہور کیا ہے مینے ابوسفیان سے پوچہا کیا تمکو وہ کلمہ یاد ہے ابوسفیان نے کہا
واللہ مین اوس کلمہ کو یاد کررہا ہون -

ابونعیم نے محمد بن ہشام بن سلم المخزومی کے طریق سے معاویہ بن ابوسفیان سے اونہون
نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اور امیہ بن ابی الصلت شام کی طرف تجارت
کے واسطے گئے امیہ نے مجہسے پوچہا کیا تمکو علماے نصاری مین سے اوس عالم سے ملنے کی
خواہش ہے کہ علم الکتاب اوس تک منتہی ہوتا ہے اوس سے ہم کچہہ پوچہین گے ابوسفیان نے
کہا مینے امیہ سے کہا مجہکو اوس سے پوچہنے کی کوئی حاجت نہین ہے امیہ گیا اور پہر پلٹ کر آیا اور مجہسے
کہا کہ مین اوس عالم کے پاس گیا اور مینے اوس سے بہت چیزون کو پوچہا پہر مینے اوس سے کہا کہ
مجہکو اوس نبی کی خبر دو کہ اسکا انتظار کیا جاتا ہے اوس عالم نے کہا کہ وہ نبی عرب مین سے ایک
مرد ہے مینے پوچہا کون سے عرب مین سے ہے اوسنے کہا اوس اہل بیت اللہ مین سے ہے جسکا
عرب حج کرتے ہین اور وہ تمہارے بہائیون مین قریش سے ہے مین نے اوس سے کہا اوسکی
تعریف کرو اوس نے کہا وہ مرد جوان ہے جسوقت وہ کہولت کو پہونچے گا تو اوسکا امر ظاہر ہوگا وہ مرد
مظالم اور محارم سے اجتناب کریگا اور صلہ رحمی کریگا اور صلہ رحمی کے واسطے امر کریگا -
کریم الطرفین ہے اور قبیلہ مین متوسط ہے اکثر لشکر اوسکا ملائکہ ہونگے مین نے پوچہا اسکی کیا نشانی
ہے اوس نے کہا جبسے عیسی علیہ السلام نے وفات پائی ہے شام مین تیس زلزلے آئے ہین ہر ایک

زلزلہ اوس کا ایک مصیبت تھا ایک زلزلہ باقی رہ گیا ہے کہ وہ عام طور سے ہوگا اوسمین بہت سے
مصائب ہونگے ابوسفیان نے کہا مینے کہا واللہ یہ امر باطل ہے امیہ نے کہا قسم ہے اوس ذات
کی کہ اوسکے ساتھ مین حلف کرتا ہون یہ ویسے ہی ہے جیسے مین نے کہا ہے ابوسفیان نے کہا پھر ہم شام سے نکلے یکایک
ہمنے سنا کہ ایک شتر سوار ہمارے پیچھے سے کہتا تہا کہ تمہارے بعد اہل شام مین ایک ایسا زلزلہ آیا
کہ اہل شام ہلاک ہوگئے اور اوس زلزلہ سے اہل شام کو عام مصیبتین پہونچی ہین ابوسفیان نے
کہا کہ امیہ میرے روبرو آیا اور اوس نے مجھسے کہا کہ نصرانی کے قول کو تم کیونکر دیکھتے ہو مین نے کہا
واللہ وہ قول حق ہے اسکے بعد مین مکہ مین آیا جو سامان میرے ساتھ تہا مینے اوسکو ادا کیا پھر مین
یمن کو تجارت کے واسطے گیا اور یمن مین پانچ مہینے ٹھیرا رہا پھر مین مکہ مین آیا لوگ میرے پاس آئے
مجھسے سلام علیک کرتے اور اپنے مال کو پوچھتے تہے پھر میرے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور مجھ سے سلام علیک کی اور مرحبا کہا اور مجھسے میرے سفر کا احوال اور میرے قیام کی
جگہہ کو پوچھا کہ تم کہان تہے اور اپنے مال کو مجھسے نہ پوچھا پھر آپ کھڑے ہوگئے مین نے ہند سے
کہا واللہ مجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعجب ہوتا ہے قریش مین سے کوئی شخص نہین ہے مگر
اوسکا مال میرے پاس ہے اور ہر ایک نے اپنے مال کو مجھ سے پوچھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے مال کو مجھہ سے نہ پوچھا ہند نے کہا تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو نہین جانا ہے
وہ زعم کرتے ہین کہ مین رسول اللہ ہون ہند گفتگو مین مجھپر غالب ہوگئی اوس وقت مین نے
نصرانی کے قول کو یاد کیا اور مین نے ہند سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہونے کا زعم جو کرتے
ہین وہ اس سے زیادہ عاقل ہین کہ یہ کہین کہ مین رسول اللہ ہون ہند نے کہا بیشک ایسا ہی ہے
واللہ وہ یہ کہتے ہین کہ مین رسول اللہ ہون۔

طبرانی اور ابونعیم نے عروہ بن الزبیر کے طریق سے معاویہ بن ابی سفیان سے اونہون نے
اپنے باپ ابوسفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم غزہ مین تہے یا ایلیا مین تہے مجھ سے
امیہ بن ابی الصلت نے کہا اے ابوسفیان عتبہ بن ربیعہ کا حال بیان کر و مینے امیہ سے کہا تم

عتبہ بن ربیعہ کا حال بیان کرو امیہ نے کہا عتبہ کریم الطرفین ہے اور مظالم اور محارم سے اجتناب کرتا ہے مینے کہا بیشک ایسا ہی ہے اور مین نے کہا عتبہ اس نے شرف کو زیادہ کیا شریف اور سن ہے امیہ نے کہا سن عتبہ کو عیب لگاتا ہے مین نے امیہ سے کہا تم نے جھوٹ کہا بلکہ یہ بات ہے کہ جتنا سن زیادہ ہوا اوس نے شرف کو زیادہ کیا امیہ نے کہا تم گفتگو مین مجھسے جلدی نہ کرو مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مین اپنی کتابون مین ایک نبی کو پاتا ہون کہ وہ ہمارے اس حرہ سے مبعوث ہوگا مین یہ گمان کرتا تہا کہ وہ نبی مین ہی ہون جبکہ اہل علم سے مینے سبق پڑہا تو مجھکو معلوم ہوا کہ وہ نبی بنی عبد مناف مین سے ہے مین نے بنی عبد مناف مین غور کیا سوا عتبہ بن ربیعہ کے کسیکو نہین پایا کہ وہ نبی ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو جبکہ تمنے مجھکو عتبہ کے سن سے خبر کی تو مینے یہ پہچانا کہ عتبہ وہ نبی نہین ہے جبکہ اوسکا سن چالیس سے متجاوز ہوگیا ہے اور اوسکی طرف کوئی وحی نہین بہیجی گئی ہے ابو سفیان نے کہا مین سفر سے ایسے حال مین پلٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بہیجی گئی تھی مین تاجرون کی ایک جماعت مین تجارت کے واسطے نکلا اور امیہ کی طرف گیا اور مین نے امیہ سے ٹھٹھا کرنے والے کے طور پر کہا جس نبی کی تم صفت بیان کرتے تہے اوس نے خروج کیا ہے امیہ نے کہا آگاہ ہوجاؤ وہ نبی برحق ہے تم اوسکا اتباع کرو اور تم یہ یقین کرو مین بہی تمہارے ساتھ اوسکا متبع ہوتا ہون اے ابو سفیان اگر تم اوس نبی سے خلاف کروگے تو اس طور سے باندہے جاؤگے جیسے بہیڑ کا بچہ باندہا جاتا ہے یہانتک کہ تم اوس نبی کے پاس لائے جاؤگے اور وہ جو ارادہ کریگا تمہارے باب مین حکم دے گا۔

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) مین عکرمہ بن خالد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت قریش مین سے کچھ لوگ دریا مین سوار ہوئے انکو ہوا نے سمندر کے جزیرون مین سے کسی جزیرہ مین ڈال دیا یکایک اونہون نے اوس جزیرہ مین ایک مرد کو دیکھا اوسنے ان لوگون سے پوچہا تم کون لوگ ہو اُنہون نے کہا ہم لوگ قریش مین سے ہین اوس مرد نے پوچہا قریش کون لوگ ہین اُنہون نے کہا قریش

اہل حرم ہین اور ایسے ایسے امور کے اہل ہین جسوقت اوس نے پہچانا تو اوس نے کہا ہم لوگ
اہل حرم ہین نہ تم لوگ اونکو یہ معلوم ہوا کہ وہ مرد جرہم مین سے ہے اوس مرد نے اون سے پوچھا کیا تم
جانتے ہو کہ گھوڑون کا نام جیاد کیون رکھا گیا ہمارے گھوڑے تیز رفتار تے اسکے بعد قریش کے
لوگون نے اوس مرد سے کہا کہ ہم لوگون مین ایک مرد ظاہر ہوا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ نبی ہے
اور آنحضرت کے امر کو اس مرد سے ذکر کیا اوس مرد نے سنکر کہا اوس نبی کا تم لوگ اتباع کرو جس حال
پر مین ہون اگر میرا وہ حال نہوتا تو مین تمہارے ساتھ اوس نبی کے پاس پہونچتا۔

ابن عساکر نے عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف کے طریق سے روایت کی ہے
عبد الرحمن نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے ایکسال یمن کیطرف سفر کیا مین عسکلان بن عواکن الحمیری کے پاس اوترا
عسکلان شیخ کبیر السن تہا اور مین ہمیشہ جسوقت یمن کی طرف جاتا تو اوسکے پاس اوترا کرتا تہا
وہ مجھسے مکہ اور کعبہ اور زمزم کا احوال پوچھتا تھا اور یہ پوچھتا تھا کیا تم لوگون مین کوئی مرد ظاہر
ہوا ہے کہ اوسکے واسطے ایک خبر ہے اوسکے واسطے ایک کتاب ہے کیا تم لوگون مین سے کسی نے
تمہارے دین مین تم سے خلاف کیا ہے مین اوس سے کہدیتا تھا ابتک ایسا امر نہین ہوا یہانتک
کہ مین اوسکے پاس اوس آنے مین آیا میرے جس آنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث
ہوئے تہے مین اوس کے پاس گیا وہ اوس وقت مین ضعیف ہوگیا تھا اور اوسکو ثقل سماعت
ہوگیا تہا مین اوسکے پاس اوترا اوسکے پاس اوسکے بیٹے اور پوتے اکٹھے ہوئے اور اونہون نے اوسکو
میری جگہہ سے خبر کی اوسنے آنکھون پر ایک پٹی باندہی اور تکیہ رگا یا اور بیٹھا اور اوس نے مجھسے کہا اے
قریش کے بہائی تو اپنا نسب بیان کر مینے کہا مین عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف ابن عبد الحارث بن
زہرہ ہون اوسنے کہا تجھکو یہ نسب کافی ہے اے زہرہ کے بہائی کیا تجھکو مین ایک ایسی بشارت سے خوش
نکرون کہ وہ تیرے واسطے تجارت سے اچھی ہے مین نے کہا بیشک وہ بشارت دیجیے اوسنے
کہا تجھکو مین ایک عجیب امر سے خبر دیتا ہون اور ایک خواہش کی چیز سے بشارت دیتا ہون وہ یہ ہے

کہ اللہ تعالی نے پہلے مہینہ مین تیری قوم مین سے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے اوسکو برگزیدہ اور اپنا خالص دوست کیا ہے اور اللہ تعالی نے اوسپر اپنی ایک کتاب نازل کی ہے اور اوسکے واسطے ثواب گردانا ہے وہ نبی بتون کی عبادت سے منع کرتا ہے اور اسلام کی طرف بلاتا ہے وہ حق کے ساتھ امر کرتا ہے اور امر حق کرتا ہے اور امر باطل سے نہی کرتا ہے اور اوسکو باطل کرتا ہے مین نے اوس سے پوچھا وہ نبی کن لوگون مین سے ہے اوسنے کہا نہ ازد سے ہے اور نہ ثمالہ سے نہ سمروسے ہے اور نہ بتالہ سے وہ بنی ہاشم سے ہے اور تم لوگ اوسکے ننھیال ہوا سے عبد الرحمن کم قیام کرو اور جلد پلٹ کر چلے جاؤ پھر تم جاؤ اور اوسکی مدد کرو اور اوسکی تصدیق کرو اور اوس نبی کے پاس یہ ابیات لے جاؤ ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| اشہد باللہ ذی المعالی | | دفالق اللیل والصباح | |

گواہی دیتا ہون مین اللہ تعالی کیساتھ کہ وہ صاحب بلندیون کا ہے اور نکالنے والا رات اور صبح کا ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| انک فی السرو من قریش | | یا ابن المقدی من الذباح | |

آپ شرف اور جوانمردی مین قریش سے ہین ای فرزند اوس شخص کے کہ ذبح سے جس کا فدیہ دیا گیا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ارسلت تدعو الی یقین | | ترشد للحق والفلاح | |

آپ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہین مخلوق کو یقین کی طرف بلاتے ہین اور حق اور فلاح کے واسطے رہنمائی کرتے ہین

| | | | |
|---|---|---|---|
| اشہد باللہ رب موسیٰ | | انک ارسلت بالبطاح | |

مین اوس اللہ کیساتھ گواہی دیتا ہون کہ وہ موسیٰ کا رب ہے تحقیق آپ بطحا مین بھیجے گئے ہین۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| فکن شفیعی الی ملیک | | یدعو البرایا الی الفلاح | |

آپ ملیک یعنی اللہ تعالی کے پاس میری شفاعت فرماوین کہ وہ اللہ تعالی اپنی مخلوق کو فلاح کیطرف بلاتا ہے

عبد الرحمن نے کہا مینے ان ابیات کو حفظ کرلیا اور مینے اپنی حاجت روائی مین سرعت کی اور مین پلٹا اور مکہ معظمہ مین آیا اور ابوبکر الصدیق رض سے ملاقات کی اور اس خبر سے اونکو خبر کی حضرت ابوبکر الصدیق رض نے کہا کہ یہ محمد بن عبد اللہ ہین اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کی طرف اپنا

رسول کرکے آپکو بھیجا ہے تم آپکے پاس چلو مین آپکے پاس گیا آپ اوس وقت حضرت خدیجہ رضہ
کے مکان مین تھے جسوقت آپنے مجھکو دیکھا آپ ہنسے اور آپنے فرمایا کہ مین ایک چکنا ر دلق دار
چہرہ دیکھتا ہون مین اوسکے واسطے خیر کی امید رکھتا ہون کیا خبر ہے کہو مین نے کہا وہ کیا بات ہے
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کہ تم میری طرف کوئی امانت لاے ہو یا کسی بھیجنے والے
نے تمکو میری طرف رسالت کیساتھ بھیجا ہے جو کچھہ ہے اوسکو بیان کرو مین نے اوس مرد کے
اشعار پڑھے اور آپکو خبر کی اور مینے اسلام قبول کیا آپنے فرمایا آگاہ ہوجاؤ کہ حمیر کا بھائی خواص
مومنین سے ہے پہر آپنے یہ فرمایا کہ بہت سے لوگ مجھپر ایمان لاتے ہین اور اونہون نے
مجھکو نہین دیکھا ہے اور وہ میری نبوت کی تصدیق کرتے ہین اور وہ میرے پاس حاضر نہین
ہوئے ہین وہ لوگ میرے سچے بھائی ہین۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت کاہنون سے آپکے ظہور کے باب مین سنا گیا اور آوازین غیب سے آئین

بخاری رح نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے اونکی طرف سے ایک خوبصورت
مرد گذرا اوس سے حضرت عمر رضہ نے اوسکا احوال پوچھا اوس نے کہا مین عہد جاہلیت مین عرب کا
کاہن تھا حضرت عمر رضہ نے اوس سے پوچھا کہ تمہاری جنیہ جو شی تمہارے پاس لائی تھی اوسمین زیادہ تعجب خیز
کیا شے ہے تم بیان کرو اوسنے کہا اس حال مین کہ ایک روز مین بازار مین تہا وہ جنیہ آئی اوسکے
آنے سے جو گھبراہٹ مجھکو ہوئی مین پہچانتا ہون اوس جنیہ نے یہ اشعار پڑھے ؎

الم تر الجن و ابلاسہا　ویاسہا من بعد انکاسہا　ولحوقہا بالقلاص واحلاسہا

کیا تو نے جن کو اور اوسکے بے خبر ہونے کو نہین دیکھا اور اوسکی اوندھا ہونے کے بعد اوسکے یاس کو نہین دیکھا
اور جن کا اونٹون اور اونٹونکے پالان کیساتھ لاحق ہونا نہین دیکھا یعنی وہ مایوسی کیحالت مین آمادہ سفر ہوئی ہین ب وہ جا رہی ہین

عمر رضی نے سن کر فرمایا سچ کہا اِس درمیان کہ عرب کے معبودون کے پاس مین سورہا تھا یکایک مینے دیکھا کہ ایک مرد گاے کا بچہ لایا اور اسکو اوس نے ذبح کیا اوس گاے کے بچہ مین سے ایک شور کرنیوالے نے ایسا شور کیا کہ مینے کسی شور کرنیوالے کی ویسی شدید آواز نہین سنی تہی وہ شور کرنے والا یہ کہتا تہا یا جلیح امر نجیح رجل نصیح یقول لا الہ الا اللہ اے جلیح یہ امر نجات دینے والا ہے مرد نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے یہ سن کر لوگ کود کے بہاگے مین نے کہا مین نہ جاؤنگا یہان تک کہ مجہکو علم ہوجائے کہ اس کا انجام کیا ہے۔ پہر اوس نے اسی طرح دوسری بار اور تیسری بار شور کیا مین اپنی جگہہ سے اوٹہا ہمکو کچہہ زمانہ نہین گذرا ہم نے سُنا لوگون نے کہا کہ یہ نبی ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہمنے سنی۔

ابن سعد اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی غفار نے گاے کے ایک بچہ کی نذر کی کہ اپنے پوجا کے پتہرون مین سے ایک پتہر کے پاس اس کو ذبح کرین گے اِس درمیان کہ وہ گاے کا بچہ کہڑا تہا یکایک اوس نے پکارا اور کہا یا الذریح امر نجیح صایح یصیح بلسان فصیح یدعو بمکہ ان لا الہ الا اللہ یہ آواز سن کر لوگ اوس کے ذبح کرنے سے باز رہے اور چلے گئے وہ دیکہہ رہے تہے یکایک اون کو یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے ہین۔

احمد اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم سے ایک ایسے بوڑہے شخص نے حدیث کی ہے جس نے جاہلیت کے زمانہ کو پایا تہا اوس نے کہا کہ مین اپنی ایک گاے کو جو میری آل کے واسطے تہی ہانک رہا تہا مینے اوس کے پیٹ مین سے یہ آواز سنی یا الذریح قول فصیح رجل یصیح ان لا الہ الا اللہ ہم مکہ مین آئے ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین ایسے حال مین پایا کہ آپ نے ظہور فرمایا تہا۔

بیہقی نے براء سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض نے سواد ابن قارب سے کہا کہ اپنے ابتدائی اسلام کی بات کہو سواد ابن قارب نے کہا کہ جنات مین سے میرا ایک جن تہا اس درمیان کہ مین ایک رات سو رہا تہا یکایک میرے پاس وہ آیا اور اوس نے مجہہ سے کہا اوٹہو اور سمجہو اور

جان لو اگر تم جانتے ہو لوئی ابن غالب مین سے ایک رسول مبعوث کیا گیا ہے پھر اوس نے یہ اشعار پڑہے ؎

عجبت للجن وانجاسہا　　وشدہا العیس باحلاسہا

جنات سے مین تعجب کرتا ہون اور جنات کے نجس لوگون سے تعجب کرتا ہون اور اس امر سے تعجب کرتا ہون کہ وہ اپنے اونٹ پر کجاوے باندہتے ہین ؎

تہوے الے مکۃ تبغی الہدی　　ما مومنوہا مثل ارجاسہا

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہین اور ہدایت کی خواہش کرتے ہین اون جنات مین جو مومن ہین وہ اونکے نجس جنات کی مثل نہین ہین ؎

فانہض الے الصفوۃ من ہاشم　　واسم بعینیک الے راسہا

تو اوس خلاصہ کی طرف جا جو ہاشم سے ہے اور اپنی آنکھون کو نور وہ ہاشم کی طرف اوٹھا کے دیکھ یعنی نبی صلعم کو اپنی آنکھون سے دیکھہ کہ بنی ہاشم کے راس ہین اور اس قبیلہ کا ذرہ وہ ہین پھر اوس نے مجھکو بیدار کیا اور ڈرا کر کہا اے سواد ابن قارب اللہ تعالی نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے تو اوس کے پاس جا تو ہدایت پائے گا اور تجھکو بزرگی حاصل ہوگی جبکہ دوسری رات آئی وہ میرے پاس آیا اور اوس نے مجھکو بیدار کیا اور یہ اشعار پڑہے ؎

عجبت للجن وتطلابہا　　وشدہا العیس باقتابہا

مین جنات سے اور اون کی طلب سے تعجب کرتا ہون اور جنات اونٹون پر اون کے کجاوے باندہتی ہین اس سے تعجب کرتا ہون یعنی آمادہ سفر ہین ؎

تہوے الے مکۃ تبغی الہدی　　ما صادقوا الجن ککذابہا

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہین اور ہدایت کی خواہش کرتے ہین جنات مین کے صادق لوگ اون کے کذابون کی مثل نہین ہین ؎

فارحل الی الصفوۃ من ہاشم　　لیس قدامہا کاذنابہا

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے اوس کی طرف تو کوچ کر دے جنات کے اگلے لوگ اون کے بعد کے لوگون اور اتباع کی مثل نہین ہین جبکہ تیسری رات آئی وہی جن میرے پاس آیا اور اوس نے مجھکو بیدار کیا پھر یہ اشعار پڑھے ؎

| عجبت للجن و تجسارہا | وشدہا العیس باکوارہا |
| --- | --- |

جنات سے مین تعجب کرتا ہون اور اونکی دلیری سے تعجب کرتا ہون اور اس امر سے تعجب کرتا ہون کہ وہ اپنے اونٹون پر کجاوے باندھتے ہین یعنی آمادہ سفر ہین ؎

| تہوی الی مکۃ تبغی الہدی | لیس ذو و الشر کاخیارہا |
| --- | --- |

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہین اور ہدایت کی خواہش کرتے ہین جو جنات شر والے ہین وہ جنات کے اخیار کی مثل نہین ہین ؎

| فانہض الی الصفوۃ من ہاشم | ما مومنوا الجن ککفارہا |
| --- | --- |

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے تو اوس کی طرف کوچ کر دے جو جنات ایمان والے ہین وہ اون جنات کی مثل نہین جو کافر ہین۔

سواد ابن قارب نے کہا جبکہ مینے اوس جن سے سنا کہ وہ ایک رات کے بعد دوسری رات مین مجھ سے کہتا ہے میرے دل مین اسلام کی محبت بیٹھہ گئی مین گیا یہان تک کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا مجھہ سے فرمایا مرحبا اے سواد ابن قارب جو تجھے تجھہ کو لائی ہے ہم کو اوس کا علم ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے اشعار کہے ہین آپ وہ اشعار مجھہ سے سنئے ؎

| اتانی رئیی بعد لیل و ہجعۃ | ولم یک فیما قد بلوت بکاذب |
| --- | --- |

میرے پاس ایک اچھی صورت والا سو جانے اور رات کے بعد آیا جس امر مین مینے اوسکو آزمایا ہے وہ جھوٹا نہین ہے ؎

| ثلاث لیال قولہ کل لیلۃ | اتاک رسول من لوی ابن غالب |
| --- | --- |

وہ اچھی صورت والا تین رات آیا اور اوس کا قول ہر ایک رات یہ تہا کہ تیرے پاس ایک رسول آیا ہے جو لوئی ابن غالب کی اولاد سے ہے۔

| | |
|---|---|
| فشمرت عن ساقی الازار ووسطت | بی الذعلب الوجناء عند اسباسیب |

مین نے اپنی پنڈلی سے اپنے تہمد کو باندہا یعنی مین آمادہ سفر ہوا اور تیز رفتار اونٹنی جو بڑے چہرہ والی ہے اوس نے میدانون کے قطع کرنے کے وقت مجہ کو بیچ مین لا پہونچا دیا ہ

| | |
|---|---|
| فاشہد ان اللہ لا رب غیرہ | وانک مامون علی کل غالب |

مین یہ گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالی رب ہے اور اوس کے سوا کوئی رب نہین ہے اور آپ ہر ایک غالب پر مامون ہین یعنی ہر ایک غالب آپ پر بہروسا کیئے ہوئے ہے ہ

| | |
|---|---|
| وانک ادنی المرسلین شفاعۃ | الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطایب |

اور مین یہ گواہی دیتا ہون کہ آپ ازروے شفاعت کے اللہ تعالی کے پاس مرسلون سے زیادہ قریب ہین اے اکرمین اور پاکون کے بیٹے ہ

| | |
|---|---|
| فمرنا بما یاتیک یا خیر من مشی | وان کان فیما جاء شیب الذوایب |

جو شے آپ کے پاس آئی ہے اے خیر مخلوق کے اوس کے ساتھ ہمکو امر فرمائیے جو چیز کہ آئی ہے اگرچہ اوس مین ایسی محنت اور دشواری ہے کہ آدمی بوڑہا ہو جاوے ہ

| | |
|---|---|
| وکن لی شفیعا یوم لاذو شفاعۃ | سواک بمغن عن سواد ابن قارب |

اور آپ میری شفاعت اوس دن فرماوین کہ کوئی صاحب شفاعت اوس دن آپ کے سوا سواد ابن قارب کو بے نیاز کرنے والا نہین ہے۔ اس حدیث کے متعدد طرق مین اسکی روایت ابن شاہین نے (صحابہ) مین فضل بن عیسی القرشی کے طریق سے علاء بن زید سے اور علاء نے انس بن مالک سے کی ہے کہا ہے کہ سواد ابن قارب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس قصہ کو ابن شاہین نے طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور اس حدیث کی روایت حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) مین حسین بن عمارہ کے طریق سے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے

کی ہے کہا ہے کہ سواد ابن قارب حضرت عمر رضہ کے پاس آئے حسن نے اِس حدیث کو طول کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اِس حدیث کی روایت بخاری نے اپنی (تاریخ) مین اور بغوی اور طبرانی نے عباد بن عبد الصمد کے طریق سے کی ہے کہا مین نے سعید بن جبیر سے سنا سعید نے کہا مجھکو سواد ابن قارب نے خبر کی اور کہا مین سو رہا تہا اِس حدیث کو طول کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اِس حدیث کی روایت حسن بن سفیان اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے عثمان بن عبد الرحمن الوقاصی کے طریق سے محمد بن کعب القرظی سے کی ہے کہا سواد ابن قارب حضرت عمر رضہ کے پاس آئے اِس حدیث کو طول کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اِس حدیث کی روایت ابن ابی خیثمہ اور رویانی نے اپنی (مسند) مین اور خرائطی نے ابو جعفر الباقر کے طریق سے کی ہے کہا سواد ابن قارب حضرت عمر رضہ کے پاس آئے اور اِس حدیث کو ذکر کیا۔

بیہقی نے ہشام بن محمد الکلبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی طی کے شیوخ مین سے بہت سے شیوخ نے مجھہ سے یہ حدیث کی ہے کہ مازن الطائی سرزمین عمان مین تہا اور اپنے اہل کے بتون کی خدمت کیا کرتا تہا اوس کا ایک بت تہا کہ اوس کا نام ناجر تھا مازن نے کہا مین نے ایک دن ایک ذبیحہ کیا بت کے اندر سے مین نے سُنا وہ یہ کہتا تہا اے مازن تو میرے پاس آ تو میرے پاس آ تو وہ بات سنے گا کہ مخفی رہنے کے قابل نہین ہے تو سن لے یہ نبی مرسل ہے وہ ایسے حق کو لایا ہے کہ خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو اوس نبی پر ایمان لا تا کہ اوس آگ کی حرارت سے بچے کہ وہ بھڑکتی ہے اور اوس آگ کا ایندہن پتھر ہین مازن نے کہا مین نے یہ سن کر اپنے دل مین کہا واللہ یہ عجب امر ہے پھر کچہ دنون کے بعد مینے دوسرا ذبیحہ کیا مینے ایک ایسی آواز سنی کہ اول کی آواز سے زیادہ ظاہر تہی اور وہ بت یہ کہتا تہا اے مازن تو سُن لے تو خوش ہو گا وہ یہ امر ہے کہ خیر ظاہر ہوئی ہے اور شر پوشیدہ ہو گیا ہے ایک نبی مضر مین سے خداے اکبر کے دین کے ساتھہ مبعوث ہوا ہے وہ بت کہ پتھر سے تراشے جاتے ہین تو اون کو ترک کردے اور دوزخ کی حرارت سے سلامت رہو مازن نے کہا مین نے یہ سُن کر اپنے دل مین کہا واللہ یہ

عجیب امر ہے اور یہ ضرور وہ خبر ہے جس کا میرے واسطے ارادہ کیا جاتا ہے۔ اسی حال مین ہمارے پاس حجاز سے ایک مرد آیا ہم نے اوس سے پوچھا تمہارے اوس طرف کیا خبر ہے اوس نے کہا کہ ایک مرد نے تہامہ مین ظہور کیا ہے جو لوگ اوس کے پاس آتے ہین اون سے وہ یہ کہتا ہے کہ تم لوگ اللہ تعالی کی دعوت کرنے والے کی بات قبول کرو اوس کا نام احمد ہے مین نے اپنے دل مین کہا واللہ یہ وہی خبر ہے جس کو مین نے سُنا ہے مینے کوچ کر دیا یہانتک کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے اسلام کی شرح فرمائی مینے اسلام قبول کیا مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین ایسا مرد ہون کہ مجھکو طرب اور شراب کے ساتھہ فریفتگی ہے اور عورتون کی محبت مین مین ہلاک ہون۔ قحط سالیون نے ہم پر غلبہ کیا ہے وہ قحط سالیان مال کو لے گئین اور اونھون نے ہمارے بچون اور عورتون اور مردون کو دُبلا کر دیا اور میرا کوئی بیٹا نہین ہے آپ اللہ تعالی سے دعا فرماوین کہ اللہ تعالی اوس مصیبت کو دفع کر دے جس کو مین پاتا ہون اللہ تعالی مینہہ برساوے اور مجھکو کوئی بیٹا بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم ابدلہ بالطرب قراۃ القرآن و بالحرام الحلال واتہ بالحیاء وہب لہ ولدا مازن نے کہا جس شے کو مین پاتا تھا اللہ تعالی نے آپ کی دعا کی برکت سے مجھ سے اوس کو دفع کر دیا اور عمان سرسبز ہو گیا اور مین نے چار بیبیون سے نکاح کیا اور اللہ تعالی نے مجھکو حیان بن مازن عطا فرمایا اور اسی حدیث کی تخریج طبرانی اور ابو نعیم نے ہشام بن الکلبی کے طریق سے کی ہے ہشام نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے عبد اللہ العمانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگون مین سے ایک مرد تھا اوس کا نام مازن تھا وہ ایک بت کی خدمت کیا کرتا تھا اوس نے کہا کہ مین نے ایک ذبیحہ کیا اسکے بعد اِس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

ابن سعد اور احمد (فی) اور طبرانی (فی اوسط) مین اور بیہقی نے اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وہ خبر جو مدینہ مین آئی یہ تھی کہ ایک عورت اہل مدینہ سے تھی ایک جن اوس کا تابع تھا وہ جن ایک طایر کی صورت مین آیا یہان تک کہ وہ اوس کے

مکان کی دیوار پر بیٹھ گیا اوس عورت نے اوس جن سے کہا اوتر آؤ اوس نے کہا نہین اُترتا اس لئے کہ مکہ مین ایک ایسا نبی مبعوث ہوا ہی جس نے ہم لوگون کے ٹھیرنے کو منع کیا ہے اور زنا کو ہم پر حرام کیا ہے اور اسی حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے دوسری وجہ سے علی بن الحسین رضہ سے مرسل طور پر کی ہے۔

ابو نعیم نے ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے ضمرہ سے سُنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ مدینہ مین ایک عورت تھی کہ اوس سے ایک جن جماع کیا کرتا تھا وہ جن غایب ہو گیا اور اوس نے دیر کی جس قدر کہ دیر کی اور اوس عورت کے پاس وہ نہین آتا تھا پھر وہ جن ایک سوراخ مین سے ظاہر ہوا اوس عورت نے اوس سے کہا کہ تیری یہ عادت نہ تھی کہ تو سوراخ سے نکلتا اوس نے کہا کہ ایک نبی مکہ مین ظاہر ہوا ہے اور جو کچھ وہ نبی لایا ہے مین نے اوس کو سُنا ہے وہ زنا کو حرام کرتا ہے فعلیک السلام کہہ کے چلا گیا۔

ابو نعیم نے حضرت عثمان بن عفان رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم ایک قافلہ مین شام کی طرف اس کے قبل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہون گئے جبکہ ہم ابواب شام مین تھے اور وہان ایک کاہنہ تھی وہ ہمارے سامنے آئی اور اوس نے کہا کہ میرا صاحب میرے پاس آیا اور میرے دروازہ پر وہ کھڑا ہو گیا مین نے اُس سے کہا تو مکان مین نہین آئے گا اُس نے کہا اس کی طرف مجھکو راستہ نہین ہے احمد نے ظہور کیا ہے ایک ایسا امر آیا ہے کہ اُس کی برداشت نہین ہو سکتی ہے یہ کہہ کے وہ کاہنہ پلٹ کے چلی گئی حضرت عثمان رضہ نے کہا کہ مین مکہ کی طرف پلٹ کر آیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال مین پایا کہ آپ نے مکہ مین ظہور کیا ہے اور آپ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہین۔

ابن شاہین نے (صحابہ) مین اور ابن مندہ نے (دلائل النبوۃ) مین اور معافی (ذی جلیس) مین ابو خیثمہ سے ابو خیثمہ نے عبد الرحمن ابن ابی سبرہ سے روایت ہے کہا ہے کہ مجھ سے ذیاب بن الحارث الصحابی رضی اللہ عنہ نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ ابن وقشہ کا ایک اچھی صورت والا

اچھی صورت والا جن تھا کہ جو شے ہوتی تھی وہ اوس کی خبر دیتا تھا وہ ایک دن اوس کے پاس آیا اور اوس نے اوس کو کسی شے کی خبر دی اور اوس کی طرف دیکھا اور کہا یا ذیاب تو عجب العجاب کو سُن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہین مکہ مین وہ لوگون کو اپنی طرف بلاتے ہین مگر لوگ قبول نہین کرتے مین نے اوس سے پوچھا یہ کیا بات ہے اوس نے کہا مین نہین جانتا ایسا ہی لوگون نے کہا ہے تھوڑا ہی زمانہ گزرا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو سُنا مین مسلمان ہوگیا۔

عمر بن شیبہ نے جموح بن عثمان الغفاری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ زمانہ جاہلیت مین ہم اپنے مکانون مین تھے یکایک ہم نے سنا ایک شور کرنے والا رات مین شور کر رہا تھا اور اوس نے اشعار ذکر کئے پھر وہ دوسری رات اور تیسری رات کو پکار رہا تھا ہم کچھ زمانہ نہین ٹھیرے کہ یکایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر ہمارے پاس آئی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عثمان بن عفان اور طلحہ بن عبداللہ رض اپنے گھرون سے نکلے اور رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے اور دونون اسلام لے آئے اور عثمان رض نے کہا یا رسول اللہ مین شام سے نیا آیا ہون جبکہ ہم لوگ مقام معان اور زرقا کے درمیان تھے اور ہم سوئے ہوئے کی مثل تھے یکایک مین نے سُنا کہ ہمکو ایک منادی کرنے والا یون پکار رہا تھا اے سونے والو بیدار ہو جاؤ احمد نے مکہ مین ظہور کیا ہے ہم مکہ مین آئے اور ہم نے آپ کا حال سُنا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سفیان الھذلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم اپنے قافلہ مین شام کی طرف گئے جبکہ ہم مقام زرقا اور معان کے درمیان تھے ہم رات کو اُتر پڑے یکایک ہم نے سُنا ایک سوار یون کہتا تھا اے سونے والو بیدار ہو جاؤ یہ وقت سونے کا نہین ہے اس وقت مین احمد نے ظہور کیا ہے اور جنات ہنکال دینے کے طور پر ہنکال دئے گئے ہین۔ یہ سُن کر ہم ڈر گئے اور ہم کل رفیق قوی جوان تھے ہر ایک نے یہ سُنا ہم اپنے اہل کی طرف پلٹکے آئے

آئے اور یکایک ہم نے اپنے اہل سے سُنا وہ یہ ذکر کرتے تھے کہ قریش کے درمیان مکہ مین اوس
نبی کے ساتھ جس نے ظہور کیا ہے اور وہ بنی عبد المطلب سے ھے اور اوس کا نام احمد ہے
اختلاف ہے۔

ابو نعیم نے یعقوب بن یزید بن طلحہ التیمی سے یون روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عمرؓ
کی طرف سے گذرا اونہون نے اوس مرد سے پوچھا کیا تو کاہن ہے تیرا زمانہ تیری صاحبہ کے
ساتھ کب سے ہے اوس نے کہا قبل اسلام کے وہ میرے پاس آئی اور یا سلام یا سلام
کہہ کر اوس نے پکارا اور کہا الحق المبین والخیر الدایم غیر حلم النایم اللہ اکبر یہ سُن کر قوم کے لوگون
مین سے ایک مرد نے کہا اے امیر المومنین اس واقعہ کی مثل کیا آپ سے مین بیان نکرون
واللہ ہم ایک بیابان شفاف اور چمکدار مین جارہے تھے ہم اوس بیابان مین کچھ نہین سُنتے تھے
مگر ایک آواز یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک شتر سوار سامنے سے آرہا ہے اوس نے یہ کہا یا احمد یا احمد
اللہ اعلیٰ وامجد اتاک ما وعدک من الخیر یا احمد یہ کہکر وہ چلا گیا یہ سُن کر انصار مین سے ایک مرد نے
کہا اے امیر المومنین اس کی مثل مین آپ سے کہتا ہون مین شام کی طرف گیا جبکہ ہم ایک چٹیل
زمین مین تھے یکایک ہم نے سُنا کہ غیب سے آواز دینے والا ہمارے پیچھے یہ اشعار کہہ رہا ہے ؎

| | |
|---|---|
| قد لاح نجم فاضاء مشرقہ | یخرج من ظلماء عسوف موبقہ |

ایک ستارہ ظاہر ہوا ہے اوس نے اپنے مشرق کو روشن کر دیا ہے اور وہ ستارہ مخلوق کو سخت
ظلمت ہلاک کرنے والی سے نکالتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| ذاک رسول مفلح من صدقہ | اللہ اعلیٰ امرہ وحققہ |

وہ وہ رسول ہے جس نے اوس کی تصدیق کی وہ فلاحیت پانے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسکے
امر کو بلند کیا ہے اور ثابت کیا ہے۔

ابو نعیم نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جنات مین سے ایک آواز دینے
والے نے مکہ مین ابو قبیس پہاڑ پر یہ آواز دی اور یہ اشعار پڑھے ہے۔

| قبح اللہ راے کعب بن فہر | ما ارق العقول والاحلام |
|---|---|

برا کرے اللہ تعالی راے کعب بن فہر کو یہ لوگ کتنے سُبک عقل ہین ہ

| دینھا انھا الغیف فیھا | دین ابا یسا الحماۃ الکرام |
|---|---|

بنی کعب کا دین اون کے آبا سے کرام حمایت کرنے والون کا دین ہے وہ اوس دین مین ملامت کئے جاتے ہین ہ

| حالف الجن حین یقضی علیکم | ورجال النخیل والاطام |
|---|---|

تمہارا ساتھ جنات دین سگے جس وقت تم پر حکم کیا جاے گا اور وہ مرد تمہارا ساتھ دین سگے جو نخیل اور اطام کے ہین ہ

| یوشک الخیل ان تراہا تھادی | تقتل القوم فی البلاد العظام |
|---|---|

قریب ہے کہ تو سوارون کو دیکھے گا کہ وہ خرام کرین گے ایسی حالت مین کہ قوم کو بڑے بڑے شہرون مین قتل کرین گے ہ

| ہل کریم منکم لہ نفس حر | ماجد الوالدین والاعمام |
|---|---|

کیا تم لوگون مین کوئی ایسا کریم ہے کہ اوس کا نفس آزاد ہے اور اُسکے ماں باپ اور چچے شریف ہین۔

| ضارب ضربۃ تکون نکالا | ورواحا من کربۃ واغتمام |
|---|---|

وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ ضرب عذاب اور خوشی ہو سختی اور غم سے۔

یہ حدیث مکہ مین شائع ہوگئی اور مشرکین ان اشعار کو آپس مین پڑہتے تھے اور اُنھون نے مومنین کا قصد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شیطان ہے کہ بتون کے اندر سے آدمیون سے کلام کرتا ہے اوس کا نام مسعر ہے اللہ تعالی اوس شیطان کو ذلیل کرے گا تین دن تک لوگ ٹھیرے رہے یکا یک سُنا گیا کہ ایک ہاتف پہاڑ پر یہ اشعار پڑھ رہا ہے ہ

| نحن قتلنا مسعرا | لما طغی واستکبرا |
|---|---|

ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر ڈالا جبکہ اوس نے سرکشی اور تکبر کیا ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| وسفہ الحق وسن المنکرا | | قنعتہ سیفا جروفا متبرا | |

اور مسعر شیطان نے حق کو سبک سمجھا اور امر منکر کو سنت ٹھیرایا مینے مسعر کا قناع اوس تلوار سے بنایا کہ وہ بنیاد ہستی کھودنے والی اور قاطع ہے ؎

| | | |
|---|---|---|
| | بشتمہ نبینا المطھرا | |

اوس شیطان کو اس سبب سے مینے قتل کیا کہ اوس نے ہمارے نبی مطہر کو برا کہا تھا۔

یہ اشعار سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنات مین سے یہ وہ عفریت ہے کہ اسکا نام سمحج ہے مینے اسکا نام عبداللہ کہا ہے یہ مجھپر ایمان لایا ہے اس نے مجھکو خبر کی ہے کہ وہ اوس شیطان کی تلاش مین چندروز سے ہے۔

فاکہی نے مکہ کے اخبار مین ابن عباس رضی کی حدیث سے روایت کی ہے عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ابتداے اسلام مین ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مین تھے یکایک ہم نے سنا کہ ہاتف نے مکہ کے بعض پہاڑ پر آواز دی اور اوس نے مسلمانون مین فساد ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے کسی نبی کے ساتھ فساد کرنے کے واسطے اعلان نہین کیا مگر اللہ تعالی نے اوس کو قتل کرڈالا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اوس شیطان کو جنات مین سے اوس مرد کے ہاتھ سے قتل کرا ڈالا جسکا نام سمحج ہے اور مین نے اوس کا نام عبداللہ رکھا ہے جبکہ رات ہوئی مین نے ایک ہاتف کو اوس جگہ مین سنا کہ وہ یہ اشعار پڑہتا تھا ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| نحن قتلنا مسعرا<br>وسغر الحق وسن المنکرا | | لما طغے واستکبرا<br>بشتمہ نبینا المطھرا | |

ابو نعیم نے اور فاکہی نے (اخبار مکہ) مین عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ظاہر ہوا ایک مرد جنات مین سے جسکا نام مسعر ہے ابو قبیس پہاڑ پر کھڑا ہوا اوس نے یہ اشعار پڑہے قبح اللہ راے کعب ابن فہر یہ اشعار اوس نے کہ

لئی گئی مین یہ اشعار سن کر قریش آپس مین کہنے لگے کہ تم لوگون نے یہان تک سستی کی کہ تم کو جن نے برانگیختہ کیا جبکہ آنے والی رات آئی تو ایک مرد جنات مین سے جس کا نام سمج ہے مقام پر کھڑا ہوا اور اوس نے یہ اشعار پڑھے ؎

| | |
|---|---|
| نحن قتلنا مسعرا | لما طغے واستکبرا |

ہم نے قتل کیا مسعر کو جبکہ اوس نے سرکشی کی اور تکبر کیا۔

| | |
|---|---|
| بشتمہ نبینا المطہرا | اوردتہ سیفا جردفا متبرا |

اور ہم نے مسعر کو اس سبب سے قتل کیا کہ اوسنے ہمارے نبی مطہر کو برا کہا مین اوسکو ایسی تلوار کے پاس لایا کہ وہ سیلاب کی مثل فنا کرنے والی ہے اور قاطع ہے۔

| |
|---|
| انا نذہ ومن اراد البطرا |

ہم اون لوگون کو دفع کرتے ہین جو لوگ اوس چیز کو مکروہ سمجھتے ہین جو مکروہ سمجھنے کی لایق نہین ہے ابو سعد نے کتاب (شرف المصطفیٰ) مین جندل بن نضلہ سے یون روایت کی ہے کہ نضلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میرا ایک دوست جنات مین سے تہا وہ یکایک میری پاس آیا اور اوس نے کہا ؎

| | |
|---|---|
| ھب فقد لاح سراج الدین | بصادق مہذب امین |

اوٹھہ تحقیق دین کا چراغ روشن ہوا ایسے پیغمبر کے سبب سے جو صادق اور مہذب اور امین ہے۔

| | |
|---|---|
| فارحل علی ناجیۃ امون | تمشی علی الصحصح والحزون |

سو ایسی اوٹنی پر کوچ کر جو نجات دینے والی اور خلقت مین مضبوط ہے اور وہ نرم زمین اور سخت زمین دونون پر چلتی ہے۔

مین ایسے حال مین بیدار ہوا کہ خوف زدہ تہا مینے پوچہا کیا واقعہ ہے اوس نے کہا وساطح

الارض وفارض الفرض لقد بعث محمد فی الطول والعرض نشا فی الحرمات العظام وہاجر الی طیبۃ امینہ

قسم ہے زمین کے مسطح کرنیوالے اور فرض کے فرض کرنے والے کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تمام روے زمین مین مبعوث کئے گئے ہین محمد نے عظیم حرمات یعنی مکہ مین نشو ونما پایا ہے اور طیبہ
اینہ کی طرف ہجرت کی ہے یہ سُن کر مین روانہ ہوگیا یکایک مین نے سُنا کہ ایک ہاتف یہ شعر پڑہ رہا تہا ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| یا ایہا الراکب المزجی مطیتہ | | نحو الرسول لقد وفقت للرشد | |

اے وہ شتر سوار جو اپنی اونٹنی کو رسول اللہ صلعم کی طرف لیجانے والا ہے تحقیق تو نے ہدایت
کی توفیق پائی ہے۔

ابن الکلبی نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی کلب مین سے میرا ایک
غلام یا ایک مزدور تہا اوس کا نام حابس بن دغنہ تہا اِس درمیان کہ مین ایک دن اپنے مکان
کے صحن مین تہا یکایک مین نے اوس کو خوف زدہ دیکہا اوس نے مجہہ سے کہا آپ اپنے اونٹ
لے لو مین نے اوس سے کہا تو کیون غضبناک ہوا ہے اوس نے کہا اِس درمیان کہ مین جنگل مین
تہا یکایک مین نے ایک بوڑہے شخص کو پہاڑ کی گہاٹی مین سے اپنے مقابل دیکہا گویا اوس مرد کا
سر رخمہ کے سر کی مثل تہا۔

وہ اوس جگہہ سے نیچے اوترا کہ وہان سے عقاب پہسل جائے وہ اپنی جگہہ سے لٹک رہا تہا
اور ہٹتا نہ تہا یہان تک کہ اوسکے دونون قدم زمین پر ٹہیر گئے جو کچہہ مین نے دیکہا اوس سے اوسکو مین
عظیم جانتا ہون یعنی وہ نہایت درجہ عظیم تہا اوس نے مجہہ سے کہا ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| یا حابس بن دغنۃ یا حابس | | لا تعرضن الیک الوساوس | |

اے حابس بن دغنۃ اے حابس تو وسواس نہ کر ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہذا سنا النور بکف قابس | | فاجنح الی الحق ولا توالس | |

یہ روشنی نور کی آگ لینے والے کے ہاتھ مین ہے تو حق کی طرف میل کر اور فریب نہ کر۔

حابس نے کہا کہ وہ بوڑہا یہ کہہ کر غایب ہوگیا مین اپنے اونٹ پہیر لے گیا اور اون کو دوسرے
جنگل مین چرایا اور اوس جنگل مین مینے تہین چرایا پہر مین سو گیا یکایک ایک شتر سوار نے
میرے ٹہوکر ماری مین بیدار ہوگیا یکایک مینے دیکہا کہ میرا وہی صاحب ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے۔

| لیس ضلول حایر کمہتدی | یا حابس اسمع ما اقول ترشد |
|---|---|

اے حابس جو بات مین کہتا ہون تو اوسکو سُن لے تو ہدایت پائے گا جو شخص گمراہ اور متحیر ہے وہ اوس شخص کی مثل نہین جو ہدایت پائے ہوئے ہے ۵

| قد نسخ الدین بدین احمد | لا تترکن نہج الطریق الاقصد |
|---|---|

تو میانہ روی سے راستہ وہرگز نہ چھوڑ اسلیئے کہ کل دین احمد کے دین کرساتھہ منسوخ کئے گئے ہین حابس نے کہا مین یہ اشعار سُن کر بے ہوش ہوگیا پہر مجہہ کو زمانون کے بعد افاقہ ہوا اور اللہ تعالی نے اسلام کے واسطے میرے قلب کا امتحان کیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے عمرو بن مرۃ الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین حج کے واسطے نکلا مین مکہ معظمہ مین تہا مین نے خواب مین ایسا نور دیکھا کہ وہ کعبہ سے بلند ہو رہا تھا یہان تک کہ یثرب کے پہاڑ مجہہ پر روشن ہوگئے مین نے اوس نور مین ایک آواز سُنی کہنے والا یہ کہتا تہا انقشعت الظلما وسطع الضیا وبعث خاتم الانبیا۔ تاریکی ہٹ گئی اور نور بلند ہوگیا اور خاتم الانبیا مبعوث ہوگئے۔ پھر وہ نور دوسری بار روشن ہونے کے طور پر روشن ہوا یہانتک کہ مین نے حیرہ کے قصور اور ابیض المداین کو دیکھا مین نے اوس نور مین ایک آواز سُنی کہنے والا یہ کہتا تہا ظہر الاسلام وکسرت الاصنام ووصلت الارحام۔ اسلام ظاہر ہوا اور بت توڑ ڈالے گئے اور صلہ رحمی کیا گیا۔ مین ایسے حال مین بیدار ہوا کہ خوف زدہ تہا مین نے اپنی قوم سے کہا واللہ قریش کے اس قبیلہ سے کوئی نیا امر ضرور حادث ہوگا اور جو کچہہ مینے دیکھا تہا اپنے لوگون کو اوس سے مین نے خبر کی جبکہ ہم اپنے شہرون کو پہونچ گئے تو ہمارے پاس یہ خبر آئی کہ ایک مرد جس کا نام احمد ہے وہ مبعوث کیا گیا ہے مین آپ کے پاس آیا اور جو کچہہ مین نے دیکھا تہا اوس سے آپ کو خبر کی پہر مین مسلمان ہوگیا اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجہہ کو میری قوم کی طرف بہیجئے آپ نے مجہہ کو میری قوم کی طرف بھیجا مین نے اون لوگون کو اسلام کی طرف بُلایا اونہون نے اسلام قبول کرلیا مگر انمین سے ایک مرد کہڑا ہوگیا اور

اوس نے کہا اے عمرو بن مرہ تیری زندگی کو اللہ تعالیٰ تلخ کردے کیا تو ہم کو یہ امر کرتا ہے کہ ہم اپنے معبودون کو چھوڑ دین اور تو ہمارے باپ دادا کے دین سے خلاف کرے پھر اوس مرد نے یہ اشعار کہے ؎

| ان ابن مرۃ قد اتی بمقالۃ | لیست مقالۃ من یرید صلاحاً |
|---|---|

ابن مرہ ایسی باتین کرتا ہے کہ وہ باتین اوس شخص کی باتین نہین ہین جو صلاح کا ارادہ کرتا ہے ؎

| انی لاحسب قولہ و فعالہ | یوما وان طال الزمان ریاحا |
|---|---|

مین ابن مرہ کے قول اور فعل کو ایک دن ہوا خیال کرون گا اگرچہ زمانہ دراز ہو جائے ؎

| ایسفہ الاشیاخ ممن قد مضی | من رام ذلک لا اصاب فلاحا |
|---|---|

جو شیوخ گزر چکے ہین کیا وہ بیوقوف قرار دیئے جاوین جو شخص اس امر کا قصد کرتا ہے وہ فلاح کو نہین پہونچتا۔

عمرو بن مرہ نے اوس مرد سے کہا مجھہ اور تجھہ مین جو شخص کاذب ہے اللہ تعالیٰ اوس کے عیش کو تلخ کردے اور اوس کی زبان گونگی کردے اور اوس کی بصر کو اندھا کردے واللہ وہ مرد نہین مرا یہان تک کہ اوسکا موبنھہ گر گیا وہ کھانے کا مزا نہین پاتا تہا اور وہ اندہا اور گونگا ہو گیا۔

ابو نعیم اور خرائطی اور ابن عساکر نے ابن خربوذ المکی کی طریق سے ایک مرد سے جو بنی خثعم مین سے تہا روایت کی ہے کہا ہے کہ عرب لوگ حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہین کرتے تہے وہ لوگ بتون کی عبادت کرتے تہے اور بتون سے حکم چاہتے تھے اوس درمیان کہ ہم لوگ ایک رات اپنے ایک بت کے پاس بیٹھے تہے اور ایک شے مین اوس بت سے ہم تقاضا کر رہے تہے یکایک ایک ہاتف نے آواز دی وہ یہ کہتا تہا ؎

| یا ایہا الناس ذووا الاجسام | و مسندوا الحکم الی الاصنام |
|---|---|

تم لوگ صاحب اجسام ہو اور بتون کی طرف احکام کی سند کرتے ہو ؎

| ما انتم طایش الاحلام | ہذا نبی سید الانام |
|---|---|

تم لوگ سبک عقل نہین ہو تم سنو یہ نبی سید الانام ہے ؎

| اعدل ذوی حکم من الحکام | | یصدع بالنور وبالاسلام | |
|---|---|---|---|
| یہ نبی اون حاکمون مین سے جو صاحب حکم ہے زیادہ عادل ہے یہ نبی نور اور اسلام کو ظاہر کرتا ہے۔ | | | |
| ویردع الناس من الاثام | | مستعلن فی البلد الحرام | |

یہ نبی آدمیون کو تبون سے روکتا ہے اور منع کرتا ہے اور بلد حرام مین کہ مکہ معظمہ ہے اظہار حق کرتا ہے
راوی نے کہا یہ اشعار سُن کر ہم ڈر گئے اور اوس بت کے پاس سے متفرق ہو گئے اور یہ اشعار بڑی بات ہو گئے کہ لوگ اس کا چرچا کرنے لگے یہان تک کہ ہمکو یہ خبر پہونچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین ظہور کیا ہے پھر آپ مدینہ مین آ گئے مین مدینہ مین آیا اور مین مسلمان ہو گیا۔

ابن سعد اور بزار اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مہینہ قبل اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہون ہم لوگ ایک بت کے پاس بوانہ مین بیٹھے تھے اور ہم نے اونٹ ذبح کئے تھے یکایک ہم نے سُنا کہ ایک آواز کرنیوالا بت کے پیٹ مین سے آواز کر رہا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے الا اسمعوا الی العجب ذہب استراق السمع للوحی ویرمی بالشہب لنبی بمکۃ اسمہ احمد مہاجرہ الی یثرب۔ تم لوگ سنو تعجب کی بات ہے وحی کے واسطے جو استراق سمع تھا یعنی شیاطین آسمان پر پہونچکر وحی کو سنتے تھے وہ امر جاتا رہا جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہین اوس نبی کے سبب سے جو مکہ مین ہے اوس کا نام احمد ہے اوس کی ہجرت کی جگہہ یثرب کی طرف ہے۔ جبیر نے کہا یہ سُن کر ہم لوگ رُکے رہے اور ہم تعجب کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا۔

ابو نعیم نے تمیم الداری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین شام مین تھا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے مین اپنی بعض حاجتون کی طرف گیا اور مجھکو رات ہو گئی مینے دل مین کہا کہ مین اس عظیم جنگل کے جوار مین ہون جبکہ مین اپنی جگہہ پر لیٹا یکایک مین نے سُنا کہ ایک ندا کرنے والا ندا کر رہا ہے مین اوس کو نہین دیکھتا تھا اوس نے کہا اللہ تعالی کے ساتھہ پناہ ڈہونڈو اس لئے کہ جن کسی شخص کو اللہ تعالی سے نجات نہین دلا سکتا ہے مین نے کہا تجھہ کو خدا کی

قسم ہے کہو تو کیا کہتا ہے اوس نے کہا کہ رسول امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا ہے اور ہم نے مقام حجون مین آپ کے پیچھے نماز پڑہی ہے ہم مسلمان ہو گئے ہین اور آپ کا ہم نے اتباع کیا ہے اور جنات کا مکر چلا گیا اور جنات آگ کے شعلونسے مارے جاتے ہین تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول رب العالمین کی طرف جا اور مسلمان ہو جا۔ تمیم نے کہا جبکہ مین صبح کو اوٹھا مین ایک راہب کے پاس گیا اور اوس کو اس خبر سے مینے خبر کی اوس نے کہا تجھ سے جنات نے سچ کہا ہے وہ نبی حرم سے ظہور کرے گا اور اوس کی ہجرت کی جگہہ حرم ہو گی اور وہ خیر الانبیا ہے تو آپ کی طرف کیون نہین جاتا۔

ابو نعیم نے خویلد الضمری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ہم نے اوس بت کے اندر سے ایک آواز کرنے والے کی آواز سنی وہ یہ کہتا تھا

ذہب اشتراق السمع للوحی ورمے بالشہب لنبی بمکۃ اسمہ احمد ومہاجرہ الی یثرب یامر بالصلوۃ و الصیام والبر والصلات للارحام۔ یہ سن کر ہم اوس بت کے پاس سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور ہم نے لوگون سے پوچھا اونہون نے کہا کہ اوس نبی نے مکہ مین ظہور کیا ہے جسکا نام احمد ہے۔

ابو نعیم اور ابن جریر اور معافی بن زکریا نے اور ابن الطراح نے (کتاب الشواعر) مین اپنے اپنے اسناد کے ساتھ اس حدیث کی روایت عباس بن مرداس سے کی ہے کہا ہے کہ میرے اول اسلام کا یہ امر تہا کہ میرے باپ کے مرنے کا جب وقت آیا اوس نے مجہ سے ایک بت کے واسطے وصیت کی اوس کا نام ضمار تھا مین نے اوس بت کو مکان مین رکہہ لیا اور اوس کے پاس مین ہر روز آیا کرتا تہا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا مینے اوس بت کے اندر سے ایک آواز رات مین سنی وہ یہ کہتا تھا ؎

| | |
|---|---|
| قل للقبایل من سلیم کلہا | ہلک الانیس وعاش اہل المسجد |

سلیم کے کل قبیلون سے کہدو کہ انیس ہلاک ہو گیا اور اہل مسجد زندہ ہو گئے ؎

| | |
|---|---|
| اودی ضمار وکان یعبد مرۃ | قبل الکتاب الی النبی محمد |

شمار ہلاک ہوا شمار عبادت کیا جاتا تھا ایک مرتبہ قبل نازل ہونے اوس کتاب کے جو نبی محمد صلعم کی طرف نازل کی گئی ہے ٥

| ان الذی ورث النبوۃ والہدی | بعد ابن مریم من قریش مہتدی |
|---|---|

تحقیق جو شخص قریش سے ہے اوس نے ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت میراث پائی ہے وہ ہدایت یافتہ ہے۔

عباس نے کہا کہ مین نے اس امر کو آدمیون سے چھپایا اور کسی سے اس کا ذکر نہین کیا جبکہ آدمی غزوہ احزاب سے پلٹ کے آئے اس درمیان کہ مین اپنے اونٹون مین مقام عقیق کی طرف جو ذات عرق سے ہے تھا مین نے ایک شدید آواز سنی مینے اپنا سر اوٹھایا یکایک مینے ایک مرد کو شتر مرغ کے دونون بازون پر سوار دیکھا وہ یہ کہتا تھا۔ النور الذی وقع یوم الاثنین ولیلۃ الثلثاء مع صاحب الناقۃ الغضباء فی دیار بنی اخی العنقاء اوس کہنے والے کو ایک ہاتف نے اوسکے شمالی جانب سے جواب دیا۔ مین اوس کو نہین دیکھتا تھا اوسنے کہا

| بشر الجن وابلا سہا | ان وضعت المطی احلا سہا |
|---|---|

بشارت دے جنات کو اور اون کے نا امید لوگون کو کہ سواری نے اپنے کجاوون کو رکھدیا۔

| وبنیت السماء احرا سہا |
|---|

ظاہر کردیا آسمان نے اپنے نگاہبانون کو۔ عباس نے کہا کہ مین خوف سے اوچہل پڑا اور مینے یہ جان لیا کہ محمد مرسل ہین۔

خرائطی اور طبرانی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے عباس بن مرداس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اپنی اونٹنیون مین دوپہر کے وقت پہر رہا تھا مجھکو ایک سفید شتر مرغ جو روئی کی مثل تھا نظر آیا اوس پر ایک شخص سوار تھا اور اوس سوار کے جسم پر سفید کپڑے روئی کی مثل تھے اوس نے کہا اے عباس بن مرداس الم تران السماء قد حفت احراسہا وان الحرب جرعت انفاسہا وان الخیل وضعت احلاسہا وان الذی جاء بالبر ولد یوم الاثنین فی لیلۃ الثلثاء صاحب الناقۃ

القصواء- آسمان کو اوس کے نگاہبانون نے گھیر لیا ہے اور لڑائی اپنی سان سون کو نگل گئی ہے یعنی اب لڑائی موقوف ہو گئی اور گھوڑون نے اپنے پالانون کو رکھدیا ہے اور وہ شخص کہ نیکی کو لایا ہے وہ دوشنبہ کے دن منگل کی رات مین پیدا ہو گیا ہے وہ صاحب ناقہ قصوا ہے۔

عباس نے کہا کہ مین یہ واقعہ دیکھکر خوف زدہ اپنی جگہہ سے نکلا یہان تک کہ مین ایک بت کے پاس جسکا نام ضمار تہا گیا یکایک مین نے سُنا کہ ایک آواز کرنے والا اوس کے درمیان سے آواز کر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے قل للقبائل یعنے جو اشعار اوپر لکھے گئے وہ اُن اشعار کو پڑہ رہا تھا۔

ابو نعیم نے تیسری وجہ سے عباس بن مرواس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اثنا درمیان کہ دوپہر کے وقت مین ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا تھا یکایک میرے روبرو ایک سفید شتر مرغ نمودار ہوا اوس شتر مرغ پر ایک گورا آدمی سوار تہا اوس کے جسم پر سفید کپڑے تھے

اوس نے مجھہ سے خطاب کر کے یون کہا- عباس یا عباسہا یا ابن قبیل مرداسہا الم تر الی الجن و ابلاسہا والحرب قد رجعت انفاسہا وان السماء منعت احراسہا- اے عباس اے بیٹے سردار کے جس کا نام مرواس ہے کیا تو نے جنات کو اور اون لوگون کو نہین دیکھا جو خیر سے مایوس ہین لڑائی نے اپنے انفاس نگل لئے ہین اور آسمان کو اوس کے حارسون نے منع کیا ہے۔

عباس بن مرواس نے کہا مین وہان سے پلٹا اور مین ہمیشہ آدمیون سے پوچہتا رہتا تھا یہانتک کہ میرے پاس میرے چچا کا بیٹا آیا اور اوس نے مجھکو یہ خبر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمیون کو ایسے حال مین اللہ تعالی کی طرف بلاتے ہین کہ چھپے ہوئے ہین۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے سعید بن عمرو الہذلی سے سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے ایک ذبیحہ ایک بت پر ذبح کیا مین نے اوس کے درمیان سے یون آواز سنی العجیب کل العجب خرج نبی من بنی عبد المطلب یحرم الزنا و یحرم الذبح للاصنام و حرست السماء و رمینا بالشہب- بڑے تعجب کا امر ہے بنی عبد المطلب مین سے ایک نبی نے ظہور کیا ہے وہ زنا کو حرام کرتا ہے اور بتون کے واسطے جو ذبیحہ ہے اوس کو وہ حرام کرتا ہے آسمانون

کی نگاہبانی کی گئی ہے اور ہم جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہین۔ سعید کے باپ نے کہا کہ یہ سُن کر ہم لوگ متفرق ہوگئے اور مکہ معظمہ مین آئے ہم نے کسی شخص کو نہین پایا کہ ہم کو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر دیتا یہان تک کہ ہم نے حضرت ابو بکر الصدیق رض سے ملاقات کی اور ہم نے اون سے پوچھا اے ابو بکر کیا مکہ مین کسی نے ظہور کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے طرف بُلاتا ہے اوس کا نام احمد ہے ابو بکر رض نے ہم سے پوچھا وہ کیا واقعہ ہے مینے اونکو اس واقعہ سے خبر کی اُنھون نے کہا بیشک محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہین اور وہ رسول اللہ ہین اور ابن سعد اور ابو نعیم دونون نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عبد اللہ بن ساعدۃ الھذلی سے کی ہے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارا ایک بت تہا مین اوس کے پاس تہا مین نے اوس بت کے درمیان سے سنا ایک پکارنے والا پکار رہا تھا۔

قد ذھب کید الجن ورمینا بالشھب لنبی اسمہ احمد تحقیق جنات کا مکر جاتا رہا اور ہم جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہین اوس نبی کے سبب سے کہ اوسکا نام احمد ہے۔ مین یہ سُن کر پلٹا اور مین نے ایک مرد سے ملاقات کی اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے مجھکو خبر کی۔

ابن مندہ نے بکر بن جبلہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارا ایک بت تہا ہم نے اوسکے پاس ایک ذبیحہ کیا مین نے ایک آواز سُنی وہ یہ کہتا تھا اے بکر بن جبلہ کیا تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مین عہد جاہلیت مین اپنے اونٹ کے ڈہونڈنے کے واسطے نکلا جو بہاگ گیا تہا صبح کے وقت ایک ہاتف نے مجھکو آواز دی وہ یہ کہتا تہا ؎

| | |
|---|---|
| یا ایہا الراقد فی اللیل الاحم | قد بعث اللہ نبیا فی الحرم |
| اے سونے والو تاریک رات مین | اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو حرم مین مبعوث کیا ہے۔ |
| من ہاشم اہل الوفاء | یجلو دجنات الدیاجی والظلم |

وہ نبی بنی ہاشم سے ہے جو اہل وفا اور کرم سے ہین وہ نبی تاریکیون اور ظلمت کو روشن کر دیتا ہے۔
مین نے اپنی آنکھہ پھیری مین نے اوس کہنے والے کا جسم نہین دیکھا مینے یہ اشعار کہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| | اہلا وسہلا بک من طیف الم | | یا ایہا الہاتف فی داجی الظلم |

اے آواز دینے والے اندہیری راتون مین تو اہل کے پاس آیا ہے اور نرم زمین کو تو نے طے
کیا ہے تو وہ خیال ہے جو آپہونچا ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ماذا الذی تدعو الیہ یغتنم | | بین ہداک اللہ فی لحن الکلم |

تجھہ کو اللہ تعالی ہدایت کرے بیان کر خوش بیانی سے وہ کیا چیز ہے جس کی طرف تو بلاتا ہے
کہ وہ غنیمت جانی جاے۔

یکایک مینے سُنا کہ کوئی اپنا گلا صاف کر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے ظہر النور وبطل الزور وبعث اللہ
محمد ابالخیور نور ظاہر ہوا اور مکر باطل ہو گیا اور اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائیون کے
ساتھہ بھیجا۔ پھر اوس نے یہ اشعار کہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ارسل نبینا احمد خیر نبی قد بعث | | الحمد للہ الذی لم یخلق الخلق عبث |

سب تعریف اللہ تعالی کے واسطے ہے وہ اللہ کہ اوس نے مخلوق کو عبث پیدا نہین کیا۔
ہم لوگون مین اللہ تعالی نے احمد کو بھیجا آپ اچھے نبی ہین کہ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہین ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| | حج لہ رکب و حث | | صلی علیہ اللہ ما |

احمد پر اللہ تعالی درود بھیجے جب تک اللہ تعالی کے واسطے ایک جماعت حج کرے اور برانگیختہ ہو۔
پھر صبح ظاہر ہو گئی اور میرا اونٹ مجھے مل گیا۔

ابو سعید نے کتاب (شرف المصطفی) مین جعد بن قیس المرادی سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ ہم چار آدمی جاہلیت مین حج کے ارادہ سے نکلے یمن کے جنگلون مین سے ایک
جنگل مین ہم گذرے جبکہ رات آئی ہم نے ایک بڑے صحرا کے ساتھہ پناہ لی اور ہم نے اپنے
اونٹون کو باندہ دیا جبکہ رات کو سکون ہوا اور میرے ہمراہی سو گئے یکایک مین نے سُنا کہ

صحرا کے بعض اطراف سے آواز آرہی ہے ایک ہاتف یہ اشعار پڑھ رہا ہے ؎

| الا یا ایہا الرکب المعرس بلغوا | اذا ما وقفتم بالحطیم وزمزما |
|---|---|

اے رات مین مقام کرنے والے لوگو جسوقت تم حطیم اور زمزم مین ٹھہیر و پہونچا دو ؎

| محمد المبعوث منا تحیۃ | تشیعہ من حیث سار دیما |
|---|---|

محمد صلعم کو جو مبعوث ہوے ہین ہمارا تحیہ پہونچا دو محمد صلعم جس جگہہ بھی جاوین اور قصد کرین وہ تحیہ انکی مشایعت کرے

| وقولوا لہ انا لدینک شیعۃ | بذلک اوصانا المسیح بن مریما |
|---|---|

اور محمد صلعم سے یہ کہدو کہ ہم لوگ آپکے دین کا گروہ ہین اسبات کے ساتھہ ہمکو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے وصیت کی ہے

ابو سعد نے شرف المصطفیٰ مین ضعیف سند سے یہ روایت کی ہے کہ جندع بن الضمیل کے پاس کوئی آنے والا آیا اور اون سے کہا۔ یا جندع بن الضمیل اسلم تسلم وتغنم من حر نار تضرم اے جندع بن الضمیل تو مسلمان ہوجا سلامتی پائیگا اوس آگ کی حرارت سے جو بھڑکائی جائے گی اور غنیمت پائے گا یعنی کامیاب ہوگا۔ جندع نے اوس سے پوچھا اسلام کیا شے ہے اوس نے کہا اسلام یہ ہے کہ تو بتون سے بری ہوجائے اور ملک علام کے ساتھہ اخلاص رکھے جندع نے اوس سے پوچھا اسلام کی طرف راستہ کیونکر ہے اوس نے جواب دیا کہ ایک روشن ستارہ کا ظہور عرب سے قریب آگیا ہے وہ کریم النسب ہے اوس کا نسب مجہول نہین ہے وہ حرم سے ظہور کریگا عرب اور عجم اوس کے مطیع ہون گے جندع نے اپنے چچازاد بھائی رافع بن خداش کو اوس واقعہ سے خبر کی جبکہ اون کو یہ خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین ہجرت کی ہے تو وہ آئے اور مسلمان ہوگئے۔

## یہ باب اس بیانمین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکے وقت بت اوندہے ہوگئے اور ان واقعات کے بیانمین جو کسریٰ پر گذرے

ابن اسحاق اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو مبعوث کیا کسریٰ صبح کو ایسے حال مین اوٹھا کہ اوس کے ملک کا طاق شکستہ ہو گیا تھا
اور دجلہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا جبکہ کسریٰ نے یہ واقعہ دیکھا اوس کو اس واقعہ نے اندوہگین کیا
اور اپنے دل مین اوس نے کہا کہ میرے ملک کا طاق بغیر کسی بوجہہ کے شکستہ ہو گیا اور دجلہ ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا میرا یہ ملک شکستہ ہو گیا پھر کسریٰ نے کاہنون اور نجومیون اور ساحرون کو بلایا اور اُن
سے کہا اس امر مین تم لوگ غور کرو اون لوگون نے غور کیا تو اون پر آسمان کے اطراف بند کردیے
گئے تھے اور زمین تاریک ہو گئی تھی اور وہ اپنے علم مین ذلیل اور خوار ہو گئے کسی جادوگر کا جادو نہین
چلتا تھا اور کسی کاہن کی کہانت اور کسی نجومی کا علم نجوم کام نہ دیتا تھا اور سایب نامی نے اندھیری
رات مین زمین کے ایک ٹیلہ پر رات گذاری وہ ایک بجلی کو دیکھتا تھا کہ حجاز کی جانب سے پیدا
ہوئی پھر وہ بجلی پھیل گئی یہان تک کہ مشرق مین پہونچ گئی جبکہ وہ صبح کو اوٹھا تو اپنے دونون
قدمون کے نیچے دیکھنے لگا یکایک اوس نے ایک سرسبز باغ دیکھا جو امر خلاف طبیعت تھا
اوس کے باب مین اوس نے کہا کہ جو شے مین دیکھتا ہون اگر وہ صادق ہوئی تو حجاز سے ایک
ایسا سلطان ظہور کرے گا کہ مشرق کو پہونچے گا اور اوس سے قبل جو بادشاہ تھا اور اوس کے عہد
مین زمین سرسبز اور آباد تھی اوس سے زیادہ بہتر اوس بادشاہ کے عہد مین سرسبز ہو جائے گی
جبکہ بعض کاہن اور نجومیون نے بعض سے تخلیہ کیا تو بعض نے بعض سے یہ کہا تم جانتے ہو کہ
تمہارے اور تمہارے علم کے درمیان کوئی شے حائل نہین ہوئی ہے مگر ایک ایسا امر حائل ہوا ہے
کہ آسمان سے آیا ہے اور وہ امر ایک نبی ہے کہ مبعوث کیا گیا ہے وہ اس ملک کو سلب کرلے گا
اور اس کو شکستہ کردے گا۔

واقدی اور ابونعیم نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین مدائن کسریٰ مین ۳۶ھ
مین داخل ہوا مین نے کسریٰ کی عمارت کی طرف دیکھا تعجب کیا مجوس مین سے ایک بوڑھا شخص
تھا اوس نے مجھہ سے کہا کہ کسریٰ نے اپنے امر سے جس شے کو اول بار منکر سمجھا وہ یہ شے تھی
کہ جس رات مین اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی او سکے دجلہ مین

رخنہ پیدا ہو گیا اور اوس کے ملک کا طاق پھٹ گیا واقدی نے اوپر کی حدیث کے مثل واقعہ کو بیان کیا ہے۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہر ایک بت صبح کو اوندہا ہو گیا تھا شیاطین ابلیس لعین کے پاس گئے اور اوس کو خبر کی اوس ملعون نے کہا کہ یہ امر ایک نبی ہے جو مبعوث ہوا ہے تم اوس کو ڈہونڈو انھون نے کہا ہم نے اوس کو نہین پایا ابلیس نے کہا مین اوس نبی کو ڈہونڈہتا ہون وہ اپنی جگہہ سے نکلا اور ڈہونڈ رہا تھا اوس نے آپ کو مکہ مین پایا پہر شیاطین کی طرف گیا اور اون سے کہا کہ مین نے اوس نبی کو پالیا اوس کے ساتہہ جبریل علیہ السلام ہین۔

ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابلیس لعین نے چار بار فریاد کی ہی جس وقت ملعون ہوا اوس وقت فریاد کی اور جس وقت زمین پر اوتارا گیا اوس وقت فریاد کی اور جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے اوس وقت فریاد کی اور جس وقت سورہ الحمد للہ رب العالمین نازل کی گئی اوسوقت فریاد کی۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت شریف کے سبب سے آسمان کی حراست کیگئی تا کہ شیاطین آسمانونکی باتونکا سرقہ نکرین

اللہ تعالی نے جنات کے احوال سے جو خبر دی ہے اوس باب مین فرمایا ہے کہ وانا لمسنا السماء فوجدناہا ملئت حرسا شدیدا وشہبا وانا کنا نقعد منہا مقاعد للسمع فمن یستمع الآن یجد لہ شہابا رصدا ہم نے آسمان کو چہوا ہے ہم نے آسمان کو ایسا پایا ہے کہ وہ سخت نگاہبانون اور آگ کی شعلون سے بہرا ہوا ہے اور ہم جنات لوگ سننے کی جگہہ آسمان مین بیٹہا کرتے تہے اب جو شخص ہم لوگون مین سے آسمان کی بات سنتا ہے وہ اپنے لئے آگ کے شعلہ کو منتظر پاتا ہے۔

احمد اور بیہقی نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
شیاطین آسمان کی طرف چڑہتے تہے وحی کے کلمے سنتے تھے اور زمین کی طرف اوترتے تہے اور جو
کلمے وہ سنتے اوس پر زیادہ کر دیتے تھے وہ ہمیشہ یہی کیا کرتے تہے یہان تک کہ اللہ تعالی نے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا جن جگہون مین شیاطین جاتے تہے اون جگہون سے روک دیئے
گئے اس واقعہ کو شیاطین نے ابلیس لعین سے ذکر کیا اوس ملعون نے سن کر کہا کہ زمین پر
کوئی عظیم حادثہ پیدا ہوا ہے اوس نے شیاطین کو دریافت کے واسطے بہیجا اونہون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال مین پایا کہ آپ قرآن شریف پڑہ رہے تھے اور شیاطین نے قرآن
کو پایا اونہون نے دیکہکر کہا واللہ وہ حادثہ یہی ہے اور شیاطین انگارون سے مارے جاتے
ہین جس وقت کوئی ستارہ تم سے چہپ جائے تو یہ جان لو کہ اوس نے شیطان کو پالیا وہ ستارا
کبہی خطا نہ کرے گا ولیکن وہ ستارہ اس کو قتل نہ کرے گا اوس کے چہرہ اور پسلی اور ہاتھ کو جلا دیگا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے سعید سے سعید نے ابن عباس رض سے روایت
کی ہے کہا ہے کہ جنات مین سے ہر ایک گروہ کے لئے بیٹھنے کی ایک جگہہ آسمان مین تہی وہ لوگ
اوس جگہہ سے وحی کو سنتے تھے اور اوس سے کاہنون کو خبر کرتے تھے جبکہ اللہ تعالی نے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا شیاطین دفع کر دیئے گئے جس وقت جنات نے عرب لوگون کو
خبر نہین پہونچائی تو اونہون نے کہا جو لوگ آسمان پر تہے وہ ہلاک ہو گئے اونہون نے یہ طریق اختیار
کیا کہ جس کے پاس اونٹ تہے وہ ہر روز ایک اونٹ ذبح کرتا اور جس کے پاس گائین تہین وہ
گائے ذبح کرتا اور جس کے پاس بکریان تہین وہ بکری ذبح کرتا تہا اور ابلیس لعین نے کہا کہ زمین
پر کوئی بڑا حادثہ پیدا ہوا ہے اوس نے شیاطین سے کہا ہر ایک زمین کی مٹی میرے پاس لاؤ
شیاطین مٹی لائے وہ ہر ایک زمین کی مٹی سونگہتا تہا جبکہ لعین نے مکہ معظمہ کی مٹی سونگہی تو یہ
کہا کہ اس جگہہ سے حادثہ آیا ہے وہ شیاطین نہایت سرعت سے مکہ کو گئے یکایک اونہون نے
دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہین۔

بیہقی نے عوفی کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے درمیان موقوفی وحی کا جو زمانہ تھا اوس زمانہ مین آسمان
کی حراست نہین کی جاتی تھی شیاطین سننے کی جگہون مین آسمان مین بیٹھا کرتے تھے جبکہ اللہ
تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو آسمان کی حراست شدید حراست کے طور پر کی گئی
اور شیاطین سنگسار کئے گئے۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اوس دن مین نبی ہوئے شیاطین آسمان پر جانے سے منع کئے گئے اور اون پر آگ کے شعلے
مارے گئے شیاطین نے اس واقعہ کو ابلیس لعین سے ذکر کیا اوس نے کہا کہ تم لوگون پر ایک
نئی زمین مقدسہ مین مبعوث کیا گیا ہے۔ شیاطین گئے اور پھر پلٹ کے آئے اور اونہون نے کہا
کہ اوس سرزمین مین کوئی شخص نہین ہے یہ سن کر ابلیس آپ کی جستجو مین مکہ کو گیا یکایک اوس
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حرا سے نیچے اوتر رہے تھے اور آپ کے ساتھ
جبرئیل علیہ السلام تھے ابلیس لعین اپنے اصحاب کے پاس پلٹ کے آیا اور کہا کہ احمد مبعوث
کئے گئے ہین اور اون کے ساتھ جبرئیل ہین۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے جب عیسیٰ علیہ السلام اوٹھائے
گئے کوئی ستارا نہین پھینکا گیا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے تو ستارے پھینکے
گئے قریش نے ستارون کے پھینکے جانے سے ایک ایسے امر کو دیکھا کہ اوس کو وہ نہین دیکھتے تھے
عرب اپنے چارپایون کو چھوڑنے اور غلامون کو آزاد کرنے لگے وہ اس امر سے یہ گمان کرتے تھے
کہ اب فنا کا وقت آگیا ہے پھر اس کے بعد بنی ثقیف نے اپنے چارپایون اور غلامون کو آزاد کرنا
شروع کیا یہ خبر عبد یا لیل کو پہونچی اوس نے کہا تم لوگ اس کام مین جلدی نہ کرو اور تم دیکھو جو ستارہ
پھینکے جاتے ہین اگر وہ ستارے پہچانے جاتے ہین تو یہ امر آدمیون کی فنا کا وقت ہوگا اور اگر ستاری
نہین پہچانے جاتے ہین تو یہ واقعہ ایک ایسے امر کی وجہ سے ہے کہ جو حادث ہوا ہے عرب نے

یہ سن کر غور کیا تو دیکھا کہ اونہون نے دیکھا کہ جو ستارے پہینکے جاتے ہین وہ نہین پہچانے جاتے
عرب نے عبدیالیل کو خبر کی اوس نے سُن کر کہا کہ یہ امر ایک نبی کے ظہور کے وقت ہوا ہے
عرب لوگ نہین ٹھیرے مگر تھوڑے زمانہ تک یہان تک کہ ابوسفیان بن حرب طایف کو گئے
اور یہ کہا کہ محمد بن عبد اللہ نے ظہور کیا ہے اور وہ یہ دعوی کرتے ہین کہ مین نبی مرسل ہون یہ سُن کر
عبدیالیل نے کہا کہ آپ کی نبوت کے وقت ستارے پہینکے جاتے ہین۔

سعید بن منصور اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ستارے نہین پہینکے جاتے
تھے یہان تک کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ستارے پہینکے گئے عرب نے
اس کے معاینہ سے اپنے چارپایون کو چھوڑنا اور اپنے غلامون کو آزاد کرنا شروع کیا پس اس واقعہ سے
عبدیالیل نے عرب سے کہا تم ستارون مین غور کرو اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے

ابن سعد نے یعقوب بن عتبہ بن المغیرہ بن اخنس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عرب
مین پہلے جو لوگ ستارون کے ٹوٹنے کو دیکھکر ڈرے تھے وہ بنی ثقیف تھے بنی ثقیف عمرو
بن امیہ کے پاس گئے اور اوس سے کہا جو شئے نئی حادث ہوئی ہے کیا تو نے نہین دیکھی اُس
نے کہا ہان مین نے دیکھی ہے تم لوگ غور سے دیکھو اگر وہ بڑے بڑے ستارے ہین جن سے
راہبری ہوتی تھی اور اون سے گرمی اور جاڑون کے موسم پہچانے جاتے تھے اگر وہ بکھرتے ہین
تو یہ امر دنیا کے تلے ہونے اور اس خلق کے گذر جانے کا ہے اور اگر اون مشہور ستارون کے سوا
اور ستارے ٹوٹتے ہین تو یہ وہ امر ہے جس کا اللہ تعالی نے ارادہ کیا ہے اور ایک نبی ہے کہ
عرب مین مبعوث ہوگا اُس نبی کے پیدا ہونے کی وجہ سے یہ امور حادث ہوتے ہین۔

خرایطی نے (ہواتف) مین اور ابن عساکر نے مرواس بن قیس الدوسی سے روایت کی
ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے پاس مین نے
کہانت اور کہانت مین آپ کے ظہور کے وقت جو کچھ تغیر ہوگیا تھا اوس کو ذکر کیا مین نے آپ
سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس کہانت سے ایک شے تھی مین آپ کو خبر

دیتا ہون وہ یہ ہے کہ ہم لوگون مین سے ایک جاریہ تہی اوس کا نام خلصہ تہا ہم کو کوئی امر برا سوا خیر کے اوس سے معلوم نہ تہا یکایک وہ جاریہ ہمارے پاس آئی اور اوس نے کہا اے معشر دوس تم نے مجہہ سے کوئی شے نہین معلوم کی ہے مگر خیر ہم نے اوس سے پوچہا وہ کیا امر ہے اوس نے کہا جسکی وجہہ سے تو ایسا کہتی ہے اوس نے کہا کہ مین اپنی بکریون مین تہی یکایک مجہہ کو ایک تاریکی نے ڈہانپ لیا اور مین نے ایسی حالت پائی جیسے مرد کا مس عورت کے ساتھ ہوتا ہے (یعنی جماع کی کیفیت مجہہ کو محسوس ہوئی) مین نے یہ خوف کیا کہ مین حاملہ ہوگئی ہون یہان تک کہ جب اوس کے جننے کا وقت قریب ہوا تو اوس نے ایک ایسا لڑکا جنا کہ اوسکے کان لٹک رہے تہے اور اوس کے دونون کان کتّے کے کانون کی مثل تہے وہ لڑکا ہم لوگون مین ٹہیرا رہا یہان تک کہ وہ لڑکا لڑکون کے ساتہہ کہیل رہا تہا یکایک اوس نے جست کرنے کے طور پر جست کی اور اپنا تہمد پہینک دیا اور اپنی بلند آواز سے اوس نے یا ویلہ یا ویلہ کہہ کر یہ کہا واللہ پہاڑ کی اس گہاٹی کے اوس طرف سوار ہین اون سوار دن مین حسین نجیب جوان ہین ہم لوگ یہ سن کر سوار ہوئے اور اون کو ہم نے پالیا ہم نے اون کو بہگا دیا اور اون کا مال ہم نے لوٹ لیا اور وہ لڑکا ہم سے کوئی بات نہ کہتا تہا مگر جیسا وہ کہتا ویسا ہی ہوتا تہا یہان تک کہ جس وقت یا رسول اللہ آپ کے مبعوث ہونے کا وقت تہا وہ ہم کو خبر دیا کرتا تہا اور جہوٹ کہتا تہا ہم نے اوس سے کہا تجہکو ہلاکت ہو یہ کیا بات ہے کہ تو جو کچہہ کہتا ہے وہ جہوٹ ہوتا ہے اوس نے کہا مین نہین جانتا ہون مجہہ کو جس نے سچا کیا تہا اوسی نے جہوٹا کیا ہے تم لوگ مجہہ کو میرے گہر مین تین دن تک قید کرکے رکہو پہر تم لوگ میرے پاس آؤ ہم نے اوس کے مکان مین اوس کو قید کر دیا پہر ہم لوگ تین دن کے بعد آئے اور ہم نے اوس کے مکان کو کہولا یکایک ہم نے اوس کو ایسا پایا گویا وہ آگ کا انگارا تہا اوس نے کہا اے معشر دوس آسمان کی حراست کی گئی ہے اور خیر الانبیاء نے ظہور کیا ہے ہم نے اوس سے پوچہا کہان ظہور کیا ہے اوس نے کہا مکہ مین ظہور کیا ہے اور مین اب مردہ ہون تم لوگ مجہکو ایک پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دیجیو اس لئے کہ مین آگ

کو بھڑ کاؤں گا۔ جس وقت تم لوگ میرے آگ بھڑکانے کو دیکھو تو مجھپر تین پتھر مارو اور ہر ایک پتھر کے ساتھ باسمک اللھم کہو میں بھڑکنے سے ساکن ہوجاؤں گا اور مجھپر چھاؤ نکا ہم لوگوں نے ویسی کیا اور ہم اس انتظار میں رہے کہ اوس نے جس نبی کی خبر دی ہے اوس کا ظہور اب ہوتا ہے یہاں تک کہ ہمارے پاس حاجی لوگ آئے اور انہوں نے یا رسول اللہ آپ کے مبعوث ہونے کی ہمکو خبر دی۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وحی سنی جاتی تھی جبکہ اسلام آیا تو جنات روک دئے گئے بنی اسد میں سے ایک عورت تھی اوس کا نام سعیرہ تھا جنات میں سے ایک اوس کا تابع تھا جبکہ جن نے دیکھا کہ وحی کی مجھکو قدرت نہیں ہے تو وہ جن سعیرہ کے پاس آیا اور اوس کے سینے میں داخل ہوگیا اور پکارنے لگا ونضع العناق ورفع الرقاق وجاء امر لایطاق احمد حرم الزنا۔ باہم معانقہ موقوف ہوگیا یعنی رسم اتحاد جاتی رہی اور تلواریں بلند کی گئی ہیں یعنی جنگ کا وقت آگیا ہے اور ایسا امر آیا ہے کہ اوس کی کسی کو طاقت نہیں ہے احمد نے زنا کو حرام کردیا ہے۔

بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے شیاطین کو وحی کے سننے سے ان ستاروں سے روکدیا کہانت منقطع ہوگئی کاہن اور کہانت اب نہیں ہے۔

واقدی اور ابو نعیم نے نافع بن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیاطین زمانہ فترت میں وحی کو سنتے تھے اور آگ کے شعلوں سے نہیں مارے جاتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے تو شیاطین پر آگ کے شعلہ مارے گئے۔

واقدی اور ابو نعیم نے عطا کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیاطین وحی کو سنتے تھے جبکہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو شیاطین وحی کے سننے سے روک دئے گئے شیاطین نے اس کی شکایت ابلیس سے کی اُس ملعون نے یہ سنکر کہا کہ کوئی بڑا امر حادث ہوا ہے وہ ملعون ابو قبیس پر چڑہا اور اوس نے دیکھا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مقام کے پیچھے نماز پڑہ رہے ہین اوس نے کہا مین جاتا ہون اور آپ کی گردن توڑے ڈالتا ہون ماورہ وہ اسیی حال مین آیا کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تھے جبریل علیہ السلام نے ملعون کے ایک ایسی ٹھوکر ماری کہ اوس کو ایسی ایسی جگہہ پھینک دیا اور واقدی اور ابونعیم نے اسی حدیث کی مثل مجاہد سے روایت کی ہے۔

ابونعیم حجاج صواف کے طریق سے ثابت بنانی سے ثابت نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو ابلیس آپ کے پاس آیا اپنا مکر کرہا تھا جبریل علیہ السلام اوس پر ٹوٹ پڑے اور اپنے شانہ سے اوس کو اس طور پر دفع کیا کہ اوس ملعون کو وادی اردن مین ڈال دیا۔

ابوالشیخ نے کتاب (عظمت) مین اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابونعیم نے عثمان بن مطر کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین سجدہ کی حالت مین تھے ابلیس لعین آیا اور اوس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن مبارک کچل دے جبریل علیہ السلام نے ایک ایسی پھونک ماری کہ ملعون کے قدم نہین ٹھہری یہان تک کہ اردن مین پہونچ گیا۔

## یہ باب قرآن شریف کے اعجاز اور اس بیان مین ہے کہ مشرکین قریش نے قرآن کے اعجاز کا اعتراف کیا اور قرآن کلام بشر سے کچھہ مشابہ نہین ہے اور ان لوگونکا بیان کہ قرآن کے سبب سے مسلمان ہوے

اللہ تعالی جلشانہ نے فرمایا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا۔ اگر انسان اور جنات اس امر پر متفق ہوجاوین کہ وہ اس قرآن کی مثل لاوین وہ اسکی مثل نہ لا مین گے اگرچہ بعض اونکے بعض کو مدد کرین۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار۔ اگر تم لوگ شک کرو اوس چیز سے جس کو ہم نے اپنے بندہ محمد صلعم پر نازل کی ہے تم ایک سورۃ اوسکی مثل لاؤ اور اپنے گواہون کو اللہ تعالیٰ کے سوا بلاؤ اگر تم لوگ سچے ہو اگر تم نہ کروگے اور ہرگز ایسا نہ کروگے کہ اوسکی مثل کوئی لاؤ تو آتش دوزخ سے ڈرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صادقین۔ چاہیئے کہ وہ لوگ اس حدیث کی مثل لاوین اگر وہ اپنے دعوی مین سچے ہین۔

اور بخاری رح نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا مین سے کوئی نبی نہین ہے مگر اوس نبی کو وہ شے دی گئی ہے کہ اوسکی مثل ہے اوس پر بشر ایمان لائے ہین اور مجھہ کو جو شے دی گئی ہے وہ وہ وحی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف بہیجی ہے مین یہ امید کرتا ہون کہ کل انبیا سے میرے تابع اکثر ہون علما نے کہا ہے کہ آپ کے اس قول کے یہ معنی ہین کہ انبیا علیہم السلام کے معجزات اون کے زمانے گذر جانے کے بعد باقی نہ رہے اون معجزات کا مشاہدہ نہین کیا ہے مگر اون لوگون نے جو اون معجزات کے وقت موجود تھے اور قرآن شریف کا معجزہ قیامت تک مستمرہ ہے اور قرآن شریف اپنے اسلوب کلام اور بلاغت اور امور مغیبات کی خبر دینے مین خرق عادت ہے زمانون مین سے کوئی زمانہ نہین گذرتا ہے مگر اوس زمانہ مین اون اشیا مین سے کوئی شے ظاہر ہوتی ہے جس کی قرآن نے خبر دی ہے کہ آیندہ زمانہ مین وہ شے ہونے والی ہے اور وہ شے قرآن کے صحیح دعوے پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے قول شریف کے یہ معنی ہین کہ معجزات ماضیہ حسیہ تھے وہ نگاہون سے مشاہدہ کئے جاتے تھے جیسے صالح علیہ السلام کا ناقہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہے اور قرآن شریف کے معجزات بصیرت سے مشاہدہ ہوتے ہین پس جو لوگ قرآن شریف کا اتباع بصیرت سے کرتے ہین

بوجہ بصیرت کے دوسرون سے اکثر ہون گے اس لئے کہ وہ امر کہ سر کی آنکھہ سے مشاہدہ کیا جاتا ہی تو وہ مشاہدہ کرنے والے کے گذر جانے سے گذر جاتا ہے اور وہ امر کہ عقل کی آنکھہ سے مشاہدہ کیا جاتا ہے تو وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ جو لوگ کہ اول مشاہدہ کرنے والے کے بعد آتے ہین اوس کا مشاہدہ استمرارہ کرتے ہین حافظ ابن حجر رحمہ نے کہا ہے کہ اِن دونون قولون کا انتظام کلام واحد مین ممکن ہے اِس لئے کہ اِن دونون قولون کا جو محصل ہے اوسکا بعض بعض کا منافی نہین ہے۔

حاکم اور بیہقی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس کے سامنے قرآن شریف پڑہا اوس کو اوس سے رقت ہوئی یہ خبر ابو جہل کو پہونچی ابو جہل اوس کے پاس گیا اور کہا اے چچا تیری قوم یہ ارادہ کرتی ہے کہ تیرے واسطے مال جمع کرے ولید نے پوچھا یہ کس واسطے ہے ابو جہل نے کہا اِس واسطے جمع کرتے ہین کہ تجہہ کو وہ مال دین اِس لئے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تہا جو شئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہے اوس سے تو تعرض کرتا ہے ولید نے یہ سن کر کہا کہ قریش کو علم ہے کہ مین مال مین اون سے اکثر ہون ابو جہل نے کہا کہ تو کوئی ایسی بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین کہو کہ تیری قوم کو یہ خبر پہونچے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے یا اون سے کراہت کرتا ہے ولید نے ابو جہل سے کہا مین کیا بات کہون واللہ تم لوگون مین کوئی مرد اشعار مین اور رجز اور قصیدہ مین مجہہ سے زیادہ عالم نہین ہے اور نہ اشعار جن مین جو بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین واللہ وہ اشعار سے کچہہ مشابہ نہین ہے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو قول کہتے ہین اوس کی بڑی حلاوت ہے اور اوس مین بڑی خوبی ہے اور خوش دلی ہے اور اوس کا اعلیٰ ثمر دار ہے اور اوس کا اسفل پہلون سے بہرا ہوا ہے اور وہ قول سب اقوال پر فوق ہے اور اوس پر کوئی قول فوق نہین کرتا اور اپنے ماتحت قول کو ضعیف اور پامال کرتا ہے۔ ابو جہل نے یہ سنکر کہا کہ تیری قوم تجہہ سے راضی نہ ہوگی

یہان تک کہ تو محمد صلعم کے باب مین کچہہ کہو ولید نے کہا مجہہ کو تو مہلت دے تاکہ مین اوسکے
باب مین فکر کرون جبکہ ولید نے فکر کی تو یہ کہا کہ یہ قول وہ سحر ہے کہ نقل کیا جاتا ہے اور
محمد صلعم اِس سحر کو اپنے غیر سے نقل کرتے ہین یعنی یہ سحر آپ کا ذاتی ساحری سے نہین ہے
پس یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ذرنی ومن خلقت وحیدا چھوڑ تو مجہہ کو اور اوس شخص کو جس کو
مین نے پیدا کیا ہے اکیلا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے عکرمہ یا سعید کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی
ہے کہ ولید بن مغیرہ اور قریش کا ایک گروہ جمع ہوا اور ولید اون لوگون مین مسن تہا اور حج کا
زمانہ آموجود ہوا ولید نے کہا کہ عرب کے قاصد تم لوگون کے پاس حج مین آئینگے اور اون
لوگون نے تمہارے اِس صاحب کا امر سُنا ہے (یعنی محمد صلعم کی نبوت کا امر سُنا ہے۔ اِس امر مین
تم سب لوگ متفق الراے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو اختلاف مین بعض کی بعض تکذیب کریگا۔
اور بعض کا قول بعض رد کرے گا سب نے سُن کر یہ کہا اے ابو عبد شمس توہی کہو اور ہمارے
لئے کوئی ایسی راے قایم کر کہ ہم اوس کے ساتھہ قایم رہین ولید نے کہا بلکہ تم لوگ کہو تاکہ مین
سنون تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا ہم یہ کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاہن ہین ولید نے کہا
آپ کاہن نہین ہین مین نے کاہنون کو دیکہا ہے وہ قول کاہنون کے زمزمہ سے نہین ہے
اور نہ کاہن کے سحر کی قسم سے ہے۔ لوگون نے کہا ہم کہینگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون
ہین ولید نے کہا آپ مجنون نہین ہین ہم نے جنون کو دیکہا ہے اور اوس کو پہچانا ہے مجنون
غصہ کی شدت اور دل کی کہٹک اور وسوسہ سے بات کرتا ہے۔ آپ کی بات ایسی نہین
ہے لوگون نے کہا ہم کہینگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہین ولید نے کہا آپ شاعر نہین
ہین ہم نے شعر کو اوس کے رجز اور ہزج اور قریض اور مقبوض اور مبسوط سے پہچان لیا ہے
آپ کا قول شعر نہین ہے لوگون نے کہا ہم کہینگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہین ولید
نے کہا آپ ساحر نہین ہین ہم نے ساحرون اور اون کے سحر کو دیکہا ہے وہ قول ایسا نہین

ہے جیسے ساحر ہو نکتے ہین اور دم کرتے ہین اور اون کے سحر کے عقدے ہوتے ہین یہ جواب سن کر لوگون نے ولید سے کہا اے ابا عبد شمس تو کیا کہتا ہے ولید نے کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی عجیب حلاوت ہے اور اوس قول کی جڑ پہلون سے بہری ہے اور اس کی شاخ تر و تازہ ثمردار ہے تم نے جو یہ باتین کی ہین انمین سے کوئی بات نہ کہو گے مگر یہ پہچانا جائے گا کہ وہ بات باطل ہے اور اقرب قول یہ ہے اگر تم لوگ یہ کہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہین پس تم یہ کہو کہ یہ وہ ساحر ہے کہ مرد اور اوس کے باپ کے درمیان اور مرد اور اوس کے بہائی کے درمیان اور مرد اور اوس کی زوجہ کے درمیان اور مرد اور اوس کے قبیلہ کے درمیان تفریق پیدا کرتا ہے اور آپس سے جدا کرتا ہے یہ بات سُن کر سب لوگ متفرق ہو گئے جس وقت حج کے لئے آدمی آئے ان لوگون نے اُن آدمیون کے بہکانے کے واسطے بیٹہنا اختیار کیا اون کی طرف سے کوئی شخص نہین گذرتا مگر اوس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ڈراتے اور اون سے آپ کا ذکر کرتے تہے اللہ تعالی نے ولید بن مغیرہ کے باب مین ذرنی ومن خلقت وحیدا ساصلیہ سقر تک نازل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے پاس سے جو شے لائے تہے اور ولید اوس شے مین آپ کے باب مین باتین کرتا تہا اور وہ لوگ اوس کے قول کی تعریف کیا کرتے تہے۔ اوس گروہ کے باب مین اللہ تعالی نے یہ نازل کیا الذین جعلوا القرآن عضین فوربک لنسألنهم اجمعین۔ یعنی جن لوگون نے قرآن شریف کو اقسام گردانا ہے کوئی کچہہ کہتا ہے اور کوئی کچہہ کہتا ہے تیرے رب کی قسم ہے ہم اون سب لوگون سے پوچہین گے یہ گروہ وہ لوگ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین اون آدمیون سے جو ان سے ملتے تہے باتین کہتے تہے راوی نے کہا ہے کہ عرب کے لوگ اس حج سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کے ساتھ اپنے مقامات کو پلٹ کر گئے اور کل بلاد عرب مین آپ کا ذکر منتشر ہو گیا۔

ابو نعیم نے عوفی کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ولید

بن مغیرہ حضرت ابوبکر الصدیق رضہ کے پاس آیا قرآن شریف کے احوال اون سے پوچھتا تھا جبکہ ابوبکر الصدیق نے ولید کو خبر کی تو قریش کے پاس گیا اور کہا جو بات ابن ابی کبشہ کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے واللہ وہ قول نہ شعر ہے اور نہ سحر ہے اور نہ مثل جنون کے بیہودہ بات ہے تحقیق اوس کا قول کلام الٰہی سے ہے۔

ابو نعیم نے سدی صغیر کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے اور اونہون نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ ولید نے اپنی قوم سے کہا کہ حج مین کل کے دن آدمی جمع ہون گے اور اس مرد کا قول آدمیون مین فاش ہو گیا ہے اور آدمی تم لوگون سے کل کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال دریافت کرین گے تم لوگ اون کو کیا جواب دو گے ولید کے قوم نے کہا ہم کہین گے کہ مجنون ہے اور غصہ کی شدت سے کلام کرتا ہے ولید نے کہا وہ لوگ محمد صلعم کے پاس آئین گے اور آپ سے کلام کرین گے اور وہ آپ کو فصیح اور عاقل پائین گے اور تم کو جھوٹا ٹھیرائین گے ولید نے قوم سے کہا ہم کہین گے کہ شاعر ہے ولید نے کہا وہ لوگ عرب ہین اُنھون نے شعر کی روایت کی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول شعر نہین ہے وہ لوگ تم کو جھوٹا ٹھیرائین گے ولید کی قوم نے کہا ہم کہین گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاہن ہین جو شئے کل کے دن ہونے والی ہے اوس کی ہم کو خبر دیتا ہے ولید نے کہا اون لوگون نے کاہنون سے ملاقات کی ہے جس وقت وہ لوگ آپ کا قول سنین گے اور اوسکو کہانت کے مشابہ نہ پاوین گے تو تمکو جھوٹا ٹھیرائین گے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نضر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی کھڑا ہوا اور اوس نے کہا اے گروہ قریش واللہ تم پر ایسا امر نازل ہوا ہے کہ تم اوس کی مثل کے ساتھ مبتلا نہین ہوئے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگون مین کم سن لڑکے تھے تم لوگون مین زیادہ پسندیدہ تھے اور بات مین تم سے زیادہ سچے اور امانت مین تم سے اعظم تھے یہان تک کہ جس وقت تم لوگون نے آپ کی کنپٹیون

مین سفیدی دیکھی یعنی بڑھاپے کے آثار دیکھے اور جو شے تمہارے پاس لائے وہ شے لائے تم
لوگون نے آپ کو ساحر کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر نہین ہین ہم نے جادوگرون کو اور اُن
کے سحر اور عقدون کو دیکھا ہے اور تم لوگون نے کہا آپ کاہن ہین واللہ آپ کاہن نہین ہین
ہم نے کاہنون اور اون کے حال کو دیکھا ہے اور ہم نے اون کا سجع سنا ہے کہ وہ مسجع عبارت
مین مطالب کو ادا کرتے ہین اور تم لوگون نے کہا آپ شاعر ہین واللہ آپ شاعر نہین ہین ہمنے
شعر کی روایت کی ہے اور شعر کے کل اقسام اوس کے رجز اور اوس کے ہزج کو سُنا ہے۔
اور تم نے کہا آپ مجنون ہین واللہ آپ مجنون نہین ہین ہم نے جنون کو دیکھا اور مجنون کی شدت
غصہ اور اوس کے وسوسہ اور کلام مخلوط کو سُنا ہے کہ مجنون ایک بات مین دوسری بات ملا
دیتا ہے ای معشر قریش تم اپنے احوال مین غور سے نظر کرو واللہ تم پر ایک امر عظیم نازل ہوا ہے۔
ابن ابی شیبہ نے اپنی (مسند) مین اور بیہقی اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی
ہے کہا ہے کہ ابوجہل اور قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ہم لوگون مین
پہیل گیا ہے کاش تم لوگ ایک ایسے مرد کو ڈہونڈہتے کہ وہ سحر اور کہانت اور شعر مین عالم ہوتا
اور وہ آپ سے کلام کرتا اور پہر ہمارے پاس آکر آپ کے امر کو بیان کرتا یہ سن کر عتبہ نے کہا
کہ قول سحر اور کہانت اور شعر کو مین نے سُنا ہے اور اِن چیزون کا مجھ کو بڑا علم حاصل ہے اگر
ایسا امر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہین یا کاہن ہین یا شاعر ہین تو مجھ پر مخفی نہ رہے گا عتبہ
آپ کے پاس آیا جبکہ عتبہ آپ کے پاس آیا تو عتبہ نے آپ سے پوچھا اے محمد آپ خیر ہین یا
ہاشم آپ خیر ہین یا عبدالمطلب آپ خیر ہین یا عبداللہ آپ نے عتبہ کو جواب نہین دیا عتبہ نے
کہا پہر کس سبب سے آپ ہمارے معبودون کو بُرا کہتے ہین اور ہمارے باپ دادون کو گمراہ ٹھیراتے
ہین اگر آپ کو ریاست کی خواہش ہے تو ہم لوگ اپنے جھنڈے آپ کے واسطے کھڑی کردینگے
جب تک آپ زندہ رہین گے آپ ہمارے سردار رہین گے اگر آپ کو باہ ہے تو قریش
مین کی جن لڑکیون مین سے آپ چنکر چاہین گے ہم دس لڑکیان آپ کے ساتھ بیاہ دینگے

اور اگر آپ کو مال کی خواہش ہے تو ہم اپنے مالون مین سے اتنا مال آپ کے واسطے جمع کر دینگے
کہ آپ اور آپ کے پس ماندے آپ کے بعد اوس سے استغنا پا سکین گے عتبہ یہ باتین
کہہ رہا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساکت تہے کلام نہین کرتے تہے جبکہ عتبہ نے کلام
کرنے سے فراغت پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل من
الرحمن الرحیم فصلت آیاتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون پڑہا اور فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل
صاعقۃ عاد و ثمود تک پہونچے عتبہ نے اپنا مونہہ روک لیا اور آپ کو قسم دی کہ آپ رحم کرین
اور مجہہ سے باز رہین ایسا نہو کہ مجہہ پر عذاب نازل ہو جاے عتبہ اپنے اہل کی طرف نہین گیا اور
اون کے پاس جانے سے رک رہا ابو جہل نے کہا کہ ای معشر قریش ہم عتبہ کو نہین دیکہتے ہین تا
واللہ مگر عتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہو گیا ہے اور آپ کا طعام اوس کو پسند آگیا ہے
اور یہ امر نہین ہے مگر کسی حاجت کے سبب سے ہے کہ عتبہ کو وہ حاجت درپیش ہوئی ہے
ہمارے ساتہہ عتبہ کی طرف چلو قریش کے لوگ عتبہ کے پاس آئے ابو جہل نے کہا اے
عتبہ واللہ ہم نے تیری نسبت گمان نہین کیا مگر یہ کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہو گیا ہی
اور تجہہ کو آپ کا امر بہلا معلوم ہوا ہے اگر تجہہ کو کوئی حاجت ہے تو ہم اپنے مالون مین سے تیری
واسطے اوتنا جمع کر دیتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام سے تجہہ کو بے نیاز کر دے گا عتبہ
ابو جہل کے کلام کو سن کر غضب مین آیا اور اللہ تعالی کی قسم کہا کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
مین کبہی کلام نہ کرون گا اور یہ کہا کہ تم لوگون کو معلوم ہے کہ مین قریش مین زیادہ مالدار ہون ولیکن
مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے مجہکو ایسی شے کے ساتہہ جواب دیا کہ واللہ
وہ شے واللہ نہ سحر ہے نہ شعر ہے اور نہ کہانت ہے آپ نے میرے سامنے بسم اللہ الرحمن الرحیم
حم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ کو پڑہا یہان تک کہ آپ فقل انذرتکم صاعقۃ
مثل صاعقۃ عاد و ثمود تک پہونچے مین نے اپنا منہ روک لیا اور مین نے آپ کو قسم دی
کہ آپ رحم فرماوین اور مجہہ سے باز رہین تم لوگون کو علم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت

کچھہ کہا ہے توجھوٹ نہین کہا ہے مجھہ کو یہ خوف ہوا ایسا نہ ہو کہ تم لوگونپر عذاب نازل ہو جائے
ابن اسحاق اور بیہقی نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے یہ حدیث
کی گئی ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے ایک دن قریش سے اوسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تشریف رکھتے تھے یہ کہا اے معشر قریش سنو مین رسول اللہ کے پاس جاتا ہون
اور آپ سے کلام کرتا ہون اور بہت سے امور آپ کے روبرو پیش کرتا ہون شاید آپ اون امور
مین سے بعض کو قبول فرماوین اور ہمسے باز رہین قریش نے کہا اے ابو الولید تو بیشک جا اور کلام کر عتبہ کھڑا ہو گیا
یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھہ گیا عتبہ نے جس بابمین آپسے کہا اور مال اور ملک وغیرہ جو
آپکے حضور مین پیش کرنیکو کہا اس حدیث کو محمد بن کعب نے ذکر کیا ہے یہانتک کہ جسوقت عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہو گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے دریافت فرمایا اے ابو الولید کیا تو فارغ ہو گیا عتبہ نے
کہا ہان فارغ ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اب مجھسے سُن عتبہ نے کہا فرمایئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ
قرانا عربیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے چلے گئے اور اس سورۃ کو عتبہ کے سامنے پڑہا جبکہ
عتبہ نے اس سورۃ کو سنا تو اوس کے لئے چپ رہا اور اوس نے اپنے دونون ہاتھہ اپنی پیٹھہ
کے پیچھے ڈال کے اون پر ٹیکا لگا لیا اور آپ سے سنتا رہا یہان تک کہ رسول اللہ صلعم آیت
سجدہ تک پہونچے اور آپ نے سجدہ کیا پہر آپ نے عتبہ سے پوچھا اے ابو الولید کیا تو نے سنا
عتبہ نے کہا مین نے سنا آپ نے فرمایا تو ہے اور یہ امر ہے تو جو چاہے [illegible] پھر عتبہ اوٹھکر اپنے
اصحاب کی طرف گیا بعض نے بعض سے کہا کہ ہم اللہ تعالی کی [illegible] قسم کہاتے ہین کہ عتبہ
جس منہہ سے گیا تہا بغیر اوس کے آیا ہے جبکہ عتبہ اپنے اصحاب کے پاس آ بیٹھا اونہون نے پوچھا
اے ابو الولید کیا خبر ہے اوس نے کہا یہ خبر ہے واللہ مین نے ایسا قول سنا ہے کہ اوس کی
مثل ہرگز نہین سنا واللہ وہ قول نہ شعر ہے اور نہ سحر ہے اور نہ کہانت ہے اے گروہ قریش مین
تم سے جو کچھہ کہتا ہون تم لوگ اوس مین میرے مطیع رہو اس مرد کے درمیان اور جس شے مین

یہ مرد ہے اِس کے درمیان تم لوگ مجھہ کو چھوڑ دو اور اوس کو یکسو رہنے دو۔ وہ قول کہ مین نے
اِس مرد سے سنا ہے واللہ اوس قول کی ضرور کوئی عظیم خبر ہونے والی ہے اگر عرب لوگ اِس
مرد کو کوئی صدمہ پہونچائین گے تو تم لوگ اپنے غیر کے ساتھہ اِس مرد کو کفایت کروگے اور اگر
یہ مرد عرب پر غلبہ کرے گا تو اوس کا ملک تمہارا ملک ہوگا اور اوس کی عزت تمہاری عزت ہوگی
اور اوس کے سبب سے تم سب لوگ اسعد الناس ہوگے ولید کی یہ راے سُن کر لوگون نے
کہا واللہ اے ابو الولید اِس مرد نے اپنی زبان سے تجہپر جادو کیا ہے ابو الولید نے کہا تمہارے
حق مین میری یہ رای ہے اب جو امر تمکو ظاہر ہوا ہے تم وہ کرو۔
بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے عتبہ بن ربیعہ کے سامنے حم تنزیل من الرحمن الرحیم کو پڑہا عتبہ اپنے اصحاب کے پاس
آیا اور اون سے کہا اے قوم آج کے دن تم میری اطاعت کرو اور اِس کے بعد میری نافرمانی
کرو واللہ مین نے اِس مرد سے ایسا کلام سُنا ہے کہ میرے کانون نے اوس کی مثل ہرگز کوئی
کلام نہین سُنا اور مین یہ نہین جانتا کہ اوس کی کیا تردید کرون۔
ابن اسحاق اور بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے یہ حدیث کی گئی
ہے کہ ابو جہل اور ابو سفیان اور اخنس بن شریق ایک رات مین اِس لئے نکلے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ سنین اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین رات
مین نماز پڑہ رہے تھے اِن مردون مین سے ہر ایک مرد اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھہ گیا تاکہ آپکے پڑہنے
کو سنے اور کسی کو انمین سے یہ علم نہ تہا کہ فلان کہان بیٹہا ہے اور فلان کہان بیٹہا ہے یہ سب لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑہنے کو رات مین سنتے رہے یہان تک کہ جسوقت اونہون
نے صبح کی اور فجر طلوع ہوئی اپنی اپنی جگہون سے چلے گئے اور ایک راستہ مین سب اکٹھے ہوگئے
جبکہ ایک نے دوسرے کو دیکھا تو آپس مین ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا اور بعض نے
بعض سے کہا کہ پہر عود نہ کیجو اگر تمہارے کم عقل لوگون مین سے بعض شخص تم کو دیکھہ لیگا تو اسکی

کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو رسالت پر بھیجا ہے مینے انسے پوچھا کہ آدمی کیا کہتے ہین اوس نے کہا کہ آدمی کہتے ہین کہ وہ شاعر ہے اور ساحر ہے اور کاہن ہے اور انیس شعرا مین ایک شاعر تھا اوس نے کہا کہ مین نے کاہنون کا قول سنا ہے جو قول اوس مرد کا ہے وہ کاہنون کا سا قول نہین ہے مینے اوس کے قول کو شعر کی بحور اور اوزان سے آزمایا واللہ وہ قول کسی کی زبان سے مناسبت نہین رکھتا ہے کہ وہ شعر ہو واللہ وہ مرد صادق ہے اور وہ لوگ جھوٹے ہین جو شاعر کہتے ہین ابوذر نے کہا مین نے کوچ کر دیا اور مین مکہ مین آیا اور مین تیس دن اور تیس راتون تک ٹھیرا رہا اور میرے لئے کسی قسم کا کھانا نہ تھا مگر زمزم کا پانی مین اوس پانی سے اتنا موٹا ہو گیا کہ فربہی سے میرے پیٹ کی بٹون مین شکنین پیدا ہو گئین اور مین نے بھوک سے ضعف اور لاغری اپنے جگر مین نہین پائی۔

ابونعیم نے زہری سے یہ روایت کی ہے کہ اسعد بن زرارہ نے یوم العقبہ مین عباس سے کہا کہ ہم نے قریب اور بعید اور ذوی رحم سے قطع تعلق کر لیا اور ہم یہ گواہی دیتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہین اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس سے آپ کو بھیجا ہے آپ جھوٹے نہین ہین اور جو شے آپ لائے ہین وہ بشر کے کلام سے مشابہت نہین رکھتی ہے۔

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے اسحاق بن یسار نے ایک ایسے مرد سے حدیث کی ہے جو بنی سلمہ سے تھا اوس نے کہا جبکہ بنی سلمہ کے جوان مسلمان ہو گئے تو عمرو بن الجموح نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تو نے اس مرد یعنی محمد صلعم کا جو کلام سنا ہے اوس سے مجھ کو خبر دے اوس نے عمرو کے روبرو الحمد للہ رب العالمین کو صراط المستقیم تک پڑھا عمرو نے سن کر کہا یہ کس قدر احسن اور اجمل کلام ہے اور پوچھا کیا کل کلام اس مرد کا اسکی مثل ہے اوس نے کہا اے بابا اس کلام سے بھی احسن ہے۔

ابن سعد نے یزید بن رومان اور محمد بن کعب اور شعبی اور زہری وغیرہم سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ بنی سلیم مین سے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اوس کا نام قیس بن نسیبہ تھا اوس نے آپ کا کلام سنا اور بہت سی چیزین آپ سے پوچھین آپ نے

اوس کو جواب دیا وہ مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گیا اور اوس نے اپنی قوم سے کہا
کہ مین نے روم کی باتین اور فارس کی نرم باتین اور اشعار عرب اور کاہن کی کہانت اور حمیر کی
بڑی باتین کرنے والون کا کلام سنا ہے اِن لوگون کے کلام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کچہہ
مشابہت نہین رکہتا تم لوگ میری اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حصہ
حاصل کرو بنی سلیم کے لوگ فتح مکہ کی سال مین آئے اور مسلمان ہوگئے وہ کل سات سو تھے
اور یہہ بہی کہا گیا ہی کہ وہ لوگ ایکہزار تھے۔

**فصل** ۔ کل عقلا نے اِس امر پر اجماع کیا ہے کہ اللہ تعالی کی کتاب وہ معجزہ ہے کہ کوئی
شخص اوسکے معارضہ پر قادر نہ ہوسکا باوصفیکہ فصحاے عرب سے اوس کی برابری کرنے کے
واسطے کہا گیا اور اوس کا جواب چاہا گیا اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان احد من المشرکین استجارک
فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ اگر کوئی شخص مشرکین سے آپ کا جوار چاہے تو اوس کو اپنے جوار مین
اجازت دو تاکہ وہ اللہ تعالی کے کلام کو سنے اگر کلام اللہ شریف کا سننا اوسپر حجت نہ ہوتا تو امر
دین کلام اللہ شریف کے سننے پر موقوف نہ ہوتا اور حجت نہ ہوگی مگر معجزہ اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی
لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اولم یکفیھم انا انزلنا علیک الکتاب
یتلی علیھم پس اللہ تعالی نے یہ خبر دی ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالی کی آیات مین سے ایک
بڑی آیت ہے دلالت مین کافی ہے وہ معجزات کہ غیر قرآن سے ظہور مین آئے ہین اور وہ آیات
کہ اوس کے سوا جو انبیا مین اون سے ظاہر ہوئے ہین یہ کتاب اُن کل معجزات اور آیات کی
قایم مقام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کتاب کو اہل عرب کے پاس لائے ہین اہل
عرب افصح الفصحی اور خوش تقریر خطبا تھے اون سے اِس کتاب کی برابری کرنے اور اسکی مثل
لانے کے واسطے کہا گیا اور اس کے لئے اون کو برسون کی مہلت دی گئی اون کو اِس کی مثل
لانے پر قدرت نہ ہوئی اور اون لوگون کا ایسا حال تہا کہ کتاب اللہ کے نور
کے بجہانے اور اوس کے امر کے چہپانے مین وہ بڑے حریص تھے اگر اون کی قدرت

کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو رسالت پر بھیجا ہے مینے انسیں سی پوچھا کہ آدمی کیا کہتے ہین اوس نے کہا کہ آدمی کہتے ہین کہ وہ شاعر ہے اور ساحر ہے اور کاہن ہے اور انیس شعرا مین ایک شاعر تہا اوس نے کہا کہ مین نے کاہنون کا قول سنا ہے جو قول اوس مرد کا ہے وہ کاہنون کا سا قول نہین ہے مینے اوس کے قول کو شعر کے بحور اور اعراض سے آزمایا واللہ وہ قول کسی کی زبان سے مناسبت نہین رکھتا ہے کہ وہ شعر ہو واللہ وہ مرد صادق ہے اور وہ لوگ جہوٹے ہین جو شاعر کہتے ہین ابو ذر نے کہا مین نے کوچ کر دیا اور مین مکہ مین آیا اور ٹہرا مین تیس دن اور تیس راتون تک ٹہیرا رہا اور میرے لئے کسی قسم کا کہانا نہ تہا مگر زمزم کا پانی مین اوس پانی سے اتنا موٹا ہو گیا کہ فربہی سے میرے پیٹ کی بٹون مین شکنین پیدا ہو گئین اور مین نے بہوک سی ضعف اور لاغری اپنے جگر مین نہین پائی۔

ابو نعیم نے زہری سی یہ روایت کی ہے کہ اسعد بن زرارہ نے یوم العقبہ مین عباس سے کہا کہ ہم نے قریب اور بعید اور ذی رحم سے قطع تعلق کر لیا اور ہم یہ گواہی دیتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہین اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس سی آپ کو بہیجا ہی آپ جہوٹے نہین ہین اور جو شے آپ لائے ہین وہ بشر کے کلام سے شباہت نہین رکہتی ہے۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجہ سے اسحاق بن یسار نے ایک ایسے مرد سے حدیث کی ہے جو بنی سلمہ سے تہا اوس نے کہا جبکہ بنی سلمہ کے جوان مسلمان لوٹ ہو گئے تو عمرو بن الجموح نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تو نے اس مرد یعنی محمد صلعم کا جو کلام سنا ہے اوس سے مجہ کو خبر دے اوس نے عمرو کے روبرو الحمد للہ رب العالمین کو صراط المستقیم تک پڑہا عمرو نے سن کر کہا یہ کس قدر احسن اور اجمل کلام ہے اور پوچہا کیا کل کلام اس مرد کا اسکی مثل ہے اوس نے کہا اے بابا اس کلام سے بہی احسن ہے۔

ابن سعد نے یزید بن رومان اور محمد بن کعب اور شعبی اور زہری وغیرہم سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ بنی سلیم مین سے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اوس کا نام قیس بن نسیبہ تہا اوس نے آپ کا کلام سنا اور بہت سی چیزین آپ سے پوچہین آپ نے

اوس کو جواب دیا وہ مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گیا اور اوس نے اپنی قوم سے کہا
کہ مین نے روم کی باتین اور فارس کی نرم باتین اور اشعار عرب اور کاہن کی کہانت اور حمیر کی
بڑی باتین کرنے والون کا کلام سنا ہے اِن لوگون کے کلام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کچہہ
مشابہت نہین رکہتا تم لوگ میری اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حصہ
حاصل کرو بنی سلیم کے لوگ فتح مکہ کی سال مین آئے اور مسلمان ہو گئے وہ کُل سات سو تھے
اور یہ بہی کہا گیا ہی کہ وہ لوگ ایکہزار تھے۔

**فصل**۔ کل عقلا نے اِس امر پر اجماع کیا ہے کہ اللہ تعالی کی کتاب وہ معجزہ ہے کہ کوئی
شخص اوسکے معارضہ پر قادر نہ ہو سکا باوصفیکہ فصحاے عرب سے اوس کی برابری کرنے کے
واسطے کہا گیا اور اوس کا جواب چاہا گیا اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان احد من المشرکین استجارک
فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ اگر کوئی شخص مشرکین سے آپ کا جوار چاہے تو اوس کو اپنے جوار مین
اجازت دو تاکہ وہ اللہ تعالی کے کلام کو سنے اگر کلام اللہ شریف کا سننا اوسپر حجت نہ ہوتا تو امر
دین کلام اللہ شریف کے سننے پر موقوف نہ ہوتا اور حجت نہ ہو گی مگر معجزہ اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی
لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب
یتلی علیہم پس اللہ تعالی نے یہ خبر دی ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالی کی آیات مین سے ایک
بڑی آیت ہے دلالت مین کافی ہے وہ معجزات کہ غیر قرآن سے ظہور مین آئے ہین اور وہ آیات
کہ اوس کے سوا جو انبیا مین اون سے ظاہر ہوئے ہین یہ کتاب اُن کل معجزات اور آیات کی
قایم مقام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کتاب کو اہل عرب کے پاس لائے ہین اہل
عرب افصح الفصحی اور خوش تقریر خطبا تھے اون سے اِس کتاب کی برابری کرنے اور اسکی مثل
لانے کے واسطے کہا گیا اور اس کے لئے اون کو برسون کی مہلت دی گئی اون کو اِس کی مثل
لانے پر قدرت نہ ہوئی اور اون لوگون کا ایسا حال تہا کہ کتاب اللہ کے نور
کے بجہانے اور اوس کے امر کے چہپانے مین وہ بڑے حریص تھے اگر اون کی قدرت

مین کتاب اللہ کا معارضہ ہوتا تو معارضہ کی طرف متوجہ ہوکر قطع بحث کردیتے اون لوگون مین سے
کسی سے یہ بات نقل نہین کیگئی کہ کسی کے نفس نے کتاب اللہ کا معارضہ کرنے کے واسطے اوس
سے بات کی ہو اور نہ کسی نے معارضہ کا قصد کیا بلکہ کبھی اُنہون نے عناد کی طرف میل کیا اور کبھی
استہزا کی طرف جھک گئے کبھی اُنہون نے کہا جادو ہے اور کبھی اُنہون نے کہا شعر ہے اور
کبھی اونہون نے کہا پہلے لوگون کے افسانے ہین یہ اون کی کل باتین تحیر اور لاجواب ہونے
سے تھین پھر وہ لوگ اس امر پر راضی ہوگئے کہ اون کی گردنون پر تلوار حاکم بنائی جاے اور
اون کی اولادین اور اون کی بیبیان قیدی ہون اور اون کے مال مباح ہوجاوین اور وہ لوگ
بڑے غیرت مند اور صاحب حمیت تھے اگر اون کو یہ علم ہوتا کہ کتاب اللہ کی مثل لانا اون کی قدرت
مین ہے تو وہ ضرور اس امر کی طرف مبادرت کرتے اس لئے کہ مثل کا لانا بحالت قدرت اونپر
آسان تھا۔

حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا عرب کی یہ حالت
تھی کہ وہ اکثر شاعر تھے اور خطیب تھے اور زیادہ لغت دان تھے اون کے پاس اس کا بڑا سامان
تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دور اور نزدیک والون کو معارضہ کے واسطے بلایا پھر معارضہ کے
بعد اون کے واسطے جنگ قایم کی باوجودیکہ عرب کثیر الکلام تھے اور اونکے لغات محال تھے اور اُن
پر لغات کا استحالہ سہل امر تھا اور اون کے شاعر کثرت سے تھے اور خطیب کثرت سے تھے معارضہ
کے بعد آپ نے اہل عرب کے واسطے جنگ قایم کی یہ امر عاقل کے نزدیک قوم عرب کے عاجز
ہونے پر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ اگر اہل عرب کو معارضہ کی قدرت ہوتی تو وہ ایک سورۃ اور
تھوڑی آیتین معارضہ مین پیش کردیتے وہ ایک سورۃ اور تھوڑی آیتین بمقابل اس کے کہ عرب
لوگ اپنی جانین دیتے اور اپنے وطنون سے نکلتے اور اپنے اموال خرچ کرتے آپ کے قول
کے واسطے زیادہ ناقص اور آپ کے امر کے واسطے زیادہ فاسد اور آپ کے پیرون کے پراگندہ
کرنے مین زیادہ سرعت کرتین (عرب نے کل نقصانات اختیار کئے مگر معارضہ مین کوئی

سورۃ اور تھوڑی آیتین پیش نہ کرسکے اس سے ثابت ہوا کہ قرآن شریف بشر کا قول نہین ہے
اور کسی کو اوس کے معارضہ کی قدرت نہین ہے ) شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ جس وجہ
کے ساتھ قرآن شریف کا اعجاز واقع ہوا ہے اوس وجہ مین آدمیون نے اختلاف کیا ہے اور
اوس مین بہت سے اقوال ہین مین نے اون اقوال کو ( کتاب الاتقان ) مین بسط کے ساتھ
بیان کیا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا اعجاز متعدد وجہون سے واقع ہوا ہے اون
وجہون مین سے ایک وجہ اعجاز یہ ہے کہ قرآن شریف کا حسن تالیف اور اوس کے کلمات کی باہم
تناسب اور اوس کی فصاحت ہے اور اوس کے اعجاز کی وجہین اور اوس کی بلاغت اون
عربون کی عادت کے خلاف ہے جو میدان کلام کے شہسوار ہین اور اس شان کے وہ صاحب
ہین اور اعجاز کی اُن وجہون مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی نظم کی صورت عجیب اور اُس
کا اسلوب غریب کلام عرب کے اسلوبون سے مخالف ہے اور قرآن کی نظم اور نثر کا راستہ جس پر
قرآن آیا ہے اور اوس پر قرآن شریف کے مقاطع آیات موقوف ہین اور اوس راستہ کی طرف فواصل
کلمات قرآن منتہی ہوتے ہین ( عرب کے کلام مین ایسے مقاطع اور فواصل واقع نہین ہوئے ) اور
اوس کی نظیر اوس سے پہلے اور اوس کے بعد نہین پائی گئی اُن وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ
یہ ہے کہ امور غیب کی خبر سے خبر دینا اور جو شے موجود نہین ہوئی تھی اوس کی خبر قرآن شریف مین
دی گئی تھی جیسے قرآن شریف مین وارد ہوا تھا وہ شے ویسی پائی گئی اور اون وجوہ اعجاز مین سے
ایک وجہ یہ ہے کہ قرون ماضیہ اور شرایع سابقہ کی خبرین اوس قبیل سے تہین کہ اون خبرون مین
سے ایک خبر کوئی نہین جانتا تھا مگر اکیلا شخص اون کتابی علما مین سے کہ اپنی عمر اون اخبار اور
شرایع کے سیکھنے مین قطع کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون اخبار اور شرایع کو جس وجہ پر
وہ تھے اون کی وجہ اور نص پر لاتے تھے اور آپ امی تہے کہ نہ پڑہتے تھے اور نہ لکھتے تھے اور
اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف اخبار اور لوگون کے دلون کی باتون کو
متضمن ہے جیسے اللہ تعالی کا قول ( اذ ہمت طایفتان منکم ان تفشلا ) ہے اور اللہ تعالی

کا یہ قول (ویقولون فی انفسہم لولا یعذبنا اللہ بما نقول) ہے اور اون وجوہ اعجاز مین سے ایک
وجہ یہ ہے کہ بہت سی آئتین ہین کہ قوم کے عاجز کرنے مین قضایا مین اور اونکے آگاہ کرنے مین ہین
کہ وہ اُن امور کو نہ کرین گے سو اون لوگون نے اون امور کو نہین کیا اور اون کو اون امور کی قدرت
نہ ہوئی جیسے اللہ تعالیٰ کا قول یہود کے باب مین (ولن یتمنوہ ابدا) ہے اور اون وجوہ اعجاز مین
سے ایک وجہ یہ ہے کہ اہلِ عرب کی خواہشین وافر تہین اور اون کو شدت حاجت تہی باوجود
اِس کے اُنہون نے قرآن شریف کا معارضہ ترک کیا اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے
کہ قرآن شریف سننے والون کے دلون کو قرآن شریف کے سننے کے وقت خوف دلاتا ہے اور
قرآن شریف کی تلاوت کے سننے کے وقت ہیبت طاری ہوتی ہے جیسے کہ جبیر ابن مطعم کیواسطے
واقع ہوا تہا کہ جبیر نے سُنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے وقت سورۂ طور پڑہ رہے تہے
جبیر نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس آیت پر پہونچے ام خلقوا من غیر شئی ام ہم
الخالقون مسیطرون تک یہ سُن کر قریب تہا کہ میرا دل اوڑ جاے جبیر نے کہا یہ اول مرتبہ تھا کہ
اسلام کا وقار میرے دل مین پیدا ہوا - اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف
کا پڑہنے والا اوس کے پڑہنے سے ملول نہین ہوتا اور اوس کا سننے والا اوس کو ناگوار نہین سمجہتا
ہے بلکہ قرآن شریف کی تلاوت پر جہک جانا حلاوت کو زیادہ کرتا ہے اور اوس کا بار بار پلٹا کے
پڑہنا قرآن کی محبت کو واجب کرتا ہے اور قرآن شریف کے سوا جو کلام ہوتا ہے جس وقت
اوس کا اعادہ کرتے ہین تو وہ ناگوار ہوتا ہے اور بار بار پلٹا کے پڑہنے سے پڑہنے والا ملول ہوجاتا ہی
اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کا یہ وصف فرمایا ہے کہ قرآن شریف
بار بار پلٹا کے پڑہنے سے پُرانا نہین ہوتا ہے اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف
باقی رہنے والی ایک ایسی آیت ہے کہ جب تک دُنیا باقی رہے گی قرآن شریف معدوم نہ ہوگا
اللہ تعالیٰ نے اوس کے حفظ کی کفالت فرمائی ہے اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ
قرآن شریف اون علوم اور معارف کا جامع ہے جن علوم اور معارف کو کتابون مین سے کسی

کتاب نے جمع نہین کیا اور اُن علوم اور معارف کا احاطہ کسی نے تھوڑے کلمات اور معدودہ حروف مین نہین کیا ہے (قرآن شریف کے کلمات قلیل ہین اور حروف تعدادی ہین یہ جمیع علوم اور معارف کا احاطہ کئے ہوئے ہے اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف جزالت اور عذوبت کی دونون صفتون کا جامع ہے جزالت اور عذوبت یہ دونون ایسی متضاد صفتین ہین کہ بشر کے کلام مین غالباً جمع نہین ہوتی ہین اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف آخر کتاب گردانا گیا ہے اور اپنے غیر سے غنی ہے اور قرآن شریف کے سوا جو قدیم کتابین ہین وہ اکثر ایسے بیان کی محتاج ہین کہ قرآن شریف کی طرف اوس بیان مین رجوع کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ان ہذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ہم فیہ یختلفون)

قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اول چار وجہین قرآن شریف کی اعجاز مین معتمد علیہا ہین اور باقی وجہین جو ہین وہ قرآن شریف کے خصایص مین ہین اون کا ذکر آگے آچکا ہے اور قرآن شریف کے خصایص مین سے یہ امر باقی رہ گیا ہے کہ قرآن شریف سات لغات پر نازل ہوا ہے اور قرآن شریف کے خصایص مین سے یہ ہے کہ قرآن شریف متفرق اور پارہ پارہ نازل ہوا ہے اور قرآن کے خصایص مین سے یہ ہے کہ حفظ کے واسطے قرآن مین آسانی ہے اور باقی کتابین ان تین امور مین قرآن کی خلاف ہین۔ شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہین کہ مینے کتاب الاتقان مین اول کی دو خصوصیتون کے بیان مین کلام کو بسط دیا ہے وہ دو خصوصیتین یہ ہین کہ قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے اور متفرق پارہ پارہ نازل ہوا ہے اون خصایص کے باب مین جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیا علیہم السلام سے ممتاز ہین قرآن کے خصایص کو بیان کرون گا۔

فصل قاضی عیاض رح نے کہا ہے کہ اعجاز قرآن کی جو وجہین ذکر کی گئی ہین اون کو جبکہ تم نے پہچان لیا تو تم نے اس امر کو ضرور پہچان لیا کہ قرآن شریف کے معجزات کی تعداد ہزار

اور دو ہزار یا اس سے اکثر ہین احصا نکی جاے گی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قرآن کی ایک سورۃ کے واسطے اہل عرب سے مقابلہ چاہا وہ لوگ اوس سورۃ سے عاجز ہو گئے
اہل علم نے کہا ہے کہ سورتون مین زیادہ چھوٹی سورۃ انا اعطیناک الکوثر ہے ہر ایک آیت یا زیادہ
آیتین قرآن شریف کی جو اس سورۃ کے عدد اور مقدار مین ہین وہ معجزہ ہین پہر یہ جان لو کہ
اس سورۃ کوثر مین نفس آیات معجزات ہین اوس طریق پر کہ سابق مین اس کا بیان ہو چکا ہی
شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین - مین یہ کہتا ہون کہ جس وقت سورہ الکوثر کے کلمات
شمار کروگے تو دس سے بھی کم کلمات پاؤگے علماے نے قرآن شریف کے کلمات کو گنا ہے
ستر ہزار نو سو چونتیس کلمات ہین پس وہ مقدار کہ معجزہ ہے شمار مین تقریباً سات ہزار ہونگی
اور ان سات ہزار کو آٹھ وجہون مین ضرب دوگے ان آٹھ وجہونمین اول کی دو وجہون اور تو
ساتوین اور آٹھوین اور نوین اور دسوین اور گیارہوین اور بارہوین وجہ ہین تو چھپن ہزار معجزات ہون گے پہر
ان چھپن ہزار کے ساتھ اگر وجہ ثالث اور رابع اور خامس اور سادس جملہ وافرہ کے طور پر منضم
کردی جاوین تو معجزات قرآن ساٹھ ہزار کو پہونچین گے یا ساٹھ ہزار سے اکثر ہون گے اور
جو شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ اول دو وجہون کی حیثیت سے معجزات قرآن سے واقف ہو تو وہ
ہماری کتاب اتقان کو معاینہ کرے پہر ہماری دوسری کتاب اسرار التنزیل کو غور سے دیکھے
وہ شخص وہ شے پائے گا جس سے اوس کی پیاس بجھ جائے گی اور مجھ کو اتفاق ہوا ہے کہ
مینے ایک آیت سے انواع بلاغت ایک سو بیس استخراج کئے ہین وہ آیت اللہ تعالی کا یہ
قول (و اللہ ولی الذین امنوا) آخر آیت تک ہے اور مین نے اس آیت شریفہ کو اپنی تالیف
مین جدا طور سے لکھا ہے تم اوسکی طرف رجوع کرو اور دیکھو -

**فصل** احمد وغیرہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر قرآن شریف چمڑے مین ہوگا تو اوس چمڑے کو آگ نہ جلائے گی اور طبرانی
نے اس حدیث کو سہل بن سعد سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہا ہے کہ اوس چمڑے کو

آگ مس نہ کرے گی اور طبرانی نے اس حدیث کو عصمت بن مالک کی حدیث سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ اگر قرآن شریف کسی چمڑے مین جمع کیا جاے گا تو اوس کو آگ نہ جلائے گی ابن اثیر نے کتاب (نہایۃ الغریب) مین کہا ہے کہ بعض علمانے یہ ذکر کیا ہے کہ قرآن شریف کا یہ معجزہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھا۔

## یہ باب اُن آیات کے بیانمین ہی کہ وحی کے وقت ظاہر ہوتی تھین

ابن ابو داؤد نے (کتاب المصاحف) مین ابو جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راز کی جو باتین کرتے اون کو حضرت ابو بکر الصدیق رضہ سنتے تھے اور اون کو نہین دیکھتے تھے۔

احمد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جید سند سے عمر بن الخطاب رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہم ایسی آواز سنتے تھے جیسے شہد کی مکھیون کی بھن بھناہٹ ہوتی ہے اور ایک لفظ مین یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے پاس شہد کی مکھیون کی بھن بھناہٹ سنی جاتی تھی۔

شیخین نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے پاس وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کہ کبھی وحی میرے پاس جرس کی آواز کی مثل آتی ہے اور وہ وحی مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے اور پھر منقطع ہوجاتی ہے اور جو کچھ مجھ سے فرشتہ کہتا ہے مین اوس کو محفوظ رکھتا ہون اور کبھی وحی اس طور سے آتی ہے کہ فرشتہ ایک مرد کی صورت مین متمثل ہو کر میرے پاس آتا ہے اور وہ مجھ سے کلام کرتا ہے وہ جو کچھ مجھ سے کہتا ہے مین اوس کو محفوظ رکھتا ہون اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہے کہ مینے آپ کو دیکھا ہے کہ سخت جاڑے کے دن مین آپ پر وحی نازل ہوتی ہے اور پھر منقطع ہوجاتی ہے اور آپ کی پیشانی سے پسینا جاری رہتا ہے۔

ابن سعد نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے ابو سلمہ کو یہ خبر ہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے پاس وحی دو طریق پر آتی تھی ایک طریق یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس وحی لاتے تھے اور اوس کا القا مجھ پر اس طور سے کرتے تھے جیسے کوئی مرد کسی مرد کو القا کرتا ہے وہ وحی فوت ہو جاتی تھی اور دوسرے طریق سے وحی جرس کے آواز کی شکل آتی تھی یہانتک کہ میرے قلب سے مخالطت کرتی تھی یہ وہ وحی ہے کہ مجھ سے فوت نہین ہوتی تھی۔

مسلم نے عبادہ ابن الصامت سے روایت کی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ پر اوس سے سختی ہوتی تھی اور چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔

ابو نعیم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ ثقل پاتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا ہے انا سنلقی علیک قولا ثقیلا قول ثقیل اسی وحی سے مراد ہے۔

ابو نعیم نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اسکی وجہ سے آپ کے جسم مبارک پر گرانی ہو جاتی تھی اور آپ کی پیشانی مبارک سے پسینا بہتا تھا اگرچہ وحی سردی کے موسم مین نازل ہوتی گویا پسینے کے قطرے چھوٹے چھوٹے موتی ہوتے تھے۔

طبرانی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھتا تھا جس وقت آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کو شدید تپ کی سختی ہوتی تھی اور آپ کو نہایت درجہ پسینا آتا تھا اور اوس کے قطرے چھوٹے چھوٹے موتیون کی شکل ہوتے تھے پھر وہ حالت زایل ہو جاتی تھی اور مین وحی کو لکھتا اور آپ مجھ سے اوس کا املا فرماتے تھے مین وحی کے لکھنے سے ابھی فارغ نہین ہوتا یہان تک کہ قرآن شریف کے ثقل سے میرے پاون کی یہ حالت ہو جاتی کہ وہ ٹوٹ جاوینگے اوس حالت سے مین اپنے دل مین کہتا کہ مین

اپنے پاؤن سے کبھی چل نہ سکونگا۔

احمد نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو لوگ اس امر کو آپ کے جسم مبارک کے پوست کے متغیر ہونے سے پہچان لیتے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اوس کے سبب سے آپ کا چہرہ مبارک اور آپ کا جسم شریف متغیر اللون ہوجاتا اور آپ کے اصحاب آپ سے رک جاتے اور اونمین سے کوئی شخص آپ سے اوسوقت کلام نہین کرتا تھا۔

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ کو وحی محسوس ہوتی ہے آپ نے فرمایا بیشک محسوس ہوتی ہے مین آواز سنتا ہون اوسوقت مین استقلال اختیار کرتا ہون کوئی مرتبہ وحی نازل نہین ہوتی مگر مین یہ گمان کرتا ہون کہ اوس سے میری روح قبض ہوجائیگی۔

ابو نعیم نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت وحی نازل کیجاتی تو آپ کی نگاہ اور آپ کی دونون آنکھین کھلی رہتی تھین اور جو شے اللہ تعالی کی جانب سے آتی اوس کے واسطے آپ کے کان اور آپ کا دل فارغ رہتا تھا (یعنی آپ کسی کی بات اوس وقت نہین سنتے تھے اور کسی شئے کا خیال آپکے قلب مبارک مین نہین رہتا تھا)

شیخین اور ابو نعیم نے یعلی بن امیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسے حال مین نظر کی کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ کے خراٹے اونٹ کے خراٹون کی مثل تھے اور آپ کی دونون آنکھین اور پیشانی سرخ تھین۔

ابن سعد نے ابو اروی الدوسی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے وحی کو دیکھا ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہی تھی اور آپ اپنے شتر پر سوار تھے وہ شتر بلبلا رہا تھا اور اوس کی کلائیین دوہری ہو جاتی تھین مین نے یہ دیکھکر گمان کیا کہ اونٹ کی کلائیان ٹوٹ جائین گی وہ اونٹ اکثر بار بیٹھ گیا اور اکثر بار ایسے حال مین کھڑا ہوا کہ وحی کے ثقل کی وجہ سے اپنے دونون ہاتھون کو میخ کی طرح تان دیتا تھا یہان تک کہ وحی کی حالت آپ سے کھل گئی اور آپ سے پسینا موتی کی مثل بہ رہا تھا۔

احمد اور بیہقی نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل کی جاتی آپ اپنی اونٹنی پر سوار رہتے تھے آپ کی طرف وحی جو بھیجی جاتی اوس کے ثقل سے اونٹنی اپنی گردن کو زمین پر رکھدیتی اور سردی کے دن مین آپ کی پیشانی مبارک سے پسینا بہتا تھا جسوقت آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی تھی۔

ابن سعد نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ اپنے سر مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے اور آپ کے چہرہ مبارک مین تغیر پیدا ہو جاتا تھا اور آپ اپنے آگے کے دانتون مین سردی پاتے تھے اور آپ کو پسینا آجاتا یہانتک کہ آپ سے پسینا موتیون کی مثل بہتا تھا۔

طبرانی نے اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی قریب ہوتا کہ آپ بیہوش ہو جاوین۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے (کتاب الشعب) مین اور ابونعیم نے اسما بنت یزید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کی مہار پکڑے ہوئی تھی جسوقت سورۃ مائدہ آپ پر نازل کی گئی قریب تھا کہ اوس اونٹنی کا بازو سورۃ کے بوجھ سے ٹوٹ جاوے۔

ابونعیم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی آپ کے سر مبارک مین درد پیدا ہو جاتا آپ اپنے سر مبارک پر مہندی لگاتے تھے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل کی جاتی تو ایک ساعت تک اوس وحی کا غلبہ آپ پر ایسا ہوتا تھا جیسے نشہ والے پر نشہ کا غلبہ ہوتا ہے۔

مسلم نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کی جاتی ہم لوگون مین سے کسیکو یہ طاقت نہوتی تھی کہ آپ کی طرف نگاہ اوٹھا کر دیکھتا یہان تک کہ وحی گذر جاتی تھی۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جبریل علیہ السلام جس صورت پر پیدا کئے گئے ہین آپنے اون کو اوس صورت پر دیکھا ہے

احمد اور ابن ابوحاتم نے اور ابوالشیخ نے (کتاب العظمۃ) مین ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اون کی اصلی صورت مین نہین دیکھا ہے مگر دو بار ایک بار آپ نے یون دیکھا کہ آپ نے جبریل ع سے یہ سوال کیا کہ اپنے آپ کو دکھلاؤ جبریل علیہ السلام نے اپنی اصلی صورت آپ کو دکھائی جبریل علیہ السلام اتنے عظیم تھے کہ آسمان کے افق کو گھیر لیا تھا اور دوسری بار یون دیکھا کہ آپ شب معراج مین تشریف لے گئے اور آپ نے اون کو سدرۃ المنتہی کے پاس اصلی صورت مین دیکھا۔

احمد نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اون کی صورت اصلی پر دیکھا ہے جبریل علیہ السلام کے چھ سو بازو تھے اون بازوؤن مین سے ہر ایک بازو ایسا تھا کہ اوس نے افق کو گھیر لیا تھا اور اون کے بازو سے وہ مختلف رنگ کی چیزین اور موتی اور یاقوت جھڑتے تھے جنکو اللہ تعالی جانتا ہے۔

احمد اور طبرانی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ وہ اپنی اصلی صورت مین آپ کو دکھلاوین حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ اپنے رب سے دعا فرمایئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے استدعا کی مشرق کی جانب سے ایسی سیاہی آپ پر ظاہر ہوئی کہ بلند ہوتی اور منتشر ہوتی جاتی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اون کی اوس صورت مین جس صورت پر وہ پیدا کیے گئے ہین نہین دیکھا مگر دو بار ایسے حال مین آپ نے اون کو دیکھا ہے کہ وہ آسمان سے زمین کی طرف اوتر رہے تھے اونکی خلقت عظیم نے آسمان اور زمین کو گھیر لیا تھا۔

احمد نے حضرت عائشہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے جبریل علیہ السلام کو ایسے حال مین دیکھا ہے کہ وہ آسمان سے اوتر رہے تھے آسمان اور زمین اونسے بھر گیا تھا اور اون کے جسم پر سندس کے کپڑے تھے اون مین موتی اور یاقوت لٹک رہے تھے۔

ابو الشیخ نے (کتاب العظمۃ) مین حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ آپ کو آپ کی صورت اصلی مین دیکھون جبریل علیہ السلام نے اپنے بازو مین سے ایک بازو کو پھیلایا کہ اوسنے افق آسمان کو گھیر لیا یہانتک کہ آسمان سے کچھ نہین دکھتا تھا۔

ابو الشیخ نے ابن عباس رض سے ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مین نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے اون کے چھ سو بازو موتی کے تھے اونھون نے اون بازوؤن کو طاؤسون کے پرون کی مثل پھیلایا تھا۔

ابو الشیخ نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت جبریل علیہ السلام کو سبز حلہ مین دیکھا ہے وہ اتنے عظیم الخلقت تھے کہ آسمان اور زمین بھر گئے تھے۔

ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو ایسے حال مین دیکھا ہے کہ اون کے دونون پاؤن سدرہ پر معلق تھے اور سدرہ پر ایسے طور سے موتی تھے جیسے بقولات پر مینہ کے قطرے ہوتے ہین۔

ابو الشیخ نے شریح بن عبید سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آسمان پر تشریف لے گئے جبریل علیہ السلام کو اون کی خلقت اصلی پر دیکھا اون کے بازؤن مین زبرجد اور موتی اور یاقوت پروے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو یہ نظر آیا کہ جبریل علیہ السلام کی دونون آنکھون کے درمیان جو فاصلہ ہے اوسنے افق آسمان کو گھیر لیا ہے اور اس سے پہلے مین جبریل علیہ السلام کو مختلف صورتون مین دیکھا کرتا تھا اور اکثر دیکھنے کا اتفاق جو ہوتا تو مین جبریل علیہ السلام کو دحیۃ الکلبی کی صورت مین دیکھا کرتا تھا اور کبھی مین اون کو اس طور سے دیکھا کرتا تھا جیسے کوئی مرد اپنے ہم صحبت کو چھلنی کی اوس طرف سے دیکھتا ہو۔

ابن سعد اور نسائی نے صحیح سند سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام دحیۃ الکلبی کی صورت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے۔

طبرانی نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس دحیۃ الکلبی کی صورت مین آتے تھے دحیۃ الکلبی ایک جمیل مرد تھے۔

عجلی نے اپنی تاریخ مین عوانۃ بن الحکم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اجمل الناس وہ شخص ہے کہ جبریل علیہ السلام اوسکی صورت مین نازل ہوتے تھے۔

## یہ اُن خصائص اور معجزات کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے اور ہجرت کے درمیان مکہ مین واقع ہوئی ہین

### یہ باب اِس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کیطرف درخت دوڑکر آیا تھا

ابن ابو شیبہ اور ابو یعلی اور دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم نے اعمش کے طریق سی ابو سفیان سے ابو سفیان نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آئے کہ آپ مکہ سے باہر گئے ہوئے تھے اہل مکہ نے آپ کو خون آلود کر دیا تھا مالک نے کہا کہ آپ نے جبریل ع سے فرمایا کہ اون لوگون نے مجھہ کو خون آلود کر دیا ہی اور جو کچھہ آپ کے ساتھہ اہل مکہ نے کیا تھا آپ نے جبریل سے کہا جبریل علیہ السلام نے آپ سے پوچھا کیا آپ ارادہ کرتے ہین کہ مین آپ کو کوئی آیت دکھلاؤن آپ نے فرمایا ہان دکھلاؤ جبریل ع نے کہا کہ اوس درخت کو آپ بلاؤ آپ نے درخت کو بُلایا وہ درخت زمین پر چلتا ہوا آیا اور آپ کے روبرو کھڑا ہوگیا جبریل ع نے آپ سے کہا کہ آپ اس درخت کو امر کرو تاکہ پلٹ جاے آپ نے اوس درخت سے فرمایا اپنی جاے پلٹ جا وہ درخت اپنی جاے پلٹ کر چلا گیا آپنے فرمایا مجھکو یہ کافی ہے۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بعض گھاٹیون کی طرف تشریف لے گئے آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی تھی اوس سے آپ اوس قدر غمگین تھے جس قدر اللہ تعالی نے چاہا تھا آپ نے اللہ تعالی سے عرض کی ای رب مجھکو وہ شے دکھلا جس سے مجھہ کو اطمینان ہو اور میرا یہ غم چلا جاے اللہ تعالی نے آپ کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اِس درخت کی شاخون مین سے جس شاخ کو آپ چاہین بُلائین آپ نے ایک شاخ کو بُلایا وہ شاخ اپنی جگہہ سے جدا ہوگئی اور اِس طور پر چل رہی تھی کہ اوسکی

رفتار سے زمین مین شق پیدا ہوتا تھا وہ شاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شاخ سے فرمایا کہ اپنی جاے پر پلٹ جا وہ شاخ پلٹ گئی اور اوسنے زمین مین شق پیدا کر دیا اور جیسے پہلے تھی پھر درخت مین مل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور آپ کا نفس مبارک خوش ہو گیا اور آپ پلٹ کر اپنے مکان کو آ گئے۔

ابن سعد اور ابو یعلی اور بزار اور بیہقی اور ابو نعیم نے سند حسن سے حضرت عمر ابن الخطاب رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجون مین غمگین تھے اسکا سبب یہ تھا کہ مشرکین نے آپ کو ایذا دی تھی آپ نے دعا مانگی اے میرے اللہ آج کے دن تو مجھ کو کوئی ایسی آیت دکھلا کہ اس کے بعد جو شخص میری تکذیب کرے مین اوس کی پرواہ نہ کرون آپ کو امر کیا گیا آپ نے ایک درخت کو جنگل کی جانب سے بلایا وہ اس طور پر آیا کہ زمین کو چیرنے کے طور پر چیرتا تھا یہان تک کہ وہ درخت آکر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ کو سلام کیا پھر آپ نے اوس کو امر کیا وہ درخت اپنی جگہ کی طرف پلٹ کر چلا گیا آپ نے فرمایا کہ میری قوم مین سے جو شخص اس کے بعد میری تکذیب کرے گا مین پرواہ نہ کرون گا اور ایک نسخہ مین یون ہے کہ آپ نے دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی آیت دکھلا حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا جس درخت کو آپ چاہین بلائین درختون مین سے آپ نے ایک درخت کو بلایا وہ آیا یہان تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اسکے بعد اوپر کی حدیث کی مثل آخر حدیث مین ہے کہ تکذیب کرنے والے کی پرواہ نہ کرونگا

ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچائی جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ کو ایسے صحرا کے کنارہ کی طرف لے گئے جس مین بہت سے درخت تھے اور آپ سے کہا کہ جس درخت کو آپ چاہین بلائین آپ نے ان درختون مین سے ایک درخت کو بلایا وہ آپ کے سامنے سے آیا اور آپ کے روبرو کھڑا ہو گیا جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ تحقیق آپ حق پر ہین۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوعمر بکری کا دودہ دوہا تھا

طیالسی اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین ایسا لڑکا تہا کہ قریب بلوغ کے تہا اور عقبہ ابن ابی معیط کی بکریان مکہ مین مین چراتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر الصدیق رضہ مشرکین سے بہاگ کر میرے پاس آئے آپ نے اور حضرت ابوبکر صدیق نے مجہ سے پوچہا اے لڑکے کیا تیرے پاس دودہ ہے تو ہمکو پلائیگا مین نے کہا کہ مین امانت دار ہون آپ نے اور حضرت ابوبکر الصدیق رضہ نے مجہ سے پوچہا کیا تیرے پاس کوئی ایسی نئی عمر والی بکری ہے کہ نر نے جس سے ابتک جفتی نہین کی ہے مین نے کہا ہان ہے مین اوس بکری کو دونون حضرات کے پاس لایا حضرت ابوبکر الصدیق نے اوس کو باندہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے تہنون کو پکڑا اور اون کو ملنے لگے اور دعا کی سو اوسکے تہن دودہ سے بہر گئے حضرت ابوبکر الصدیق آپ کے پاس ایک ایسا پتہر لائے جس مین گڑہا تہا آپ نے اوس پتہر مین دودہ دوہا پہر آپ نے اور حضرت ابوبکر الصدیق نے دودہ پیا اور مجہ کو پلایا پہر آپ نے بکری کے تہنون سے فرمایا سکڑ جاؤ وہ سکڑ گئے اور جیسے پہلے تہے ویسے ہی ہو گئے۔

## یہ باب خالد بن سعید بن العاص کے خواب دیکہنے کے بیان مین ہی

ابن سعد اور بیہقی نے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن سعید بن العاص کا اسلام قدیمی تہا اور خالد اپنے اون بہائیون مین اول تہے جو اسلام لائے تہے اور خالد کے اسلام کی ابتدا یہ تہی کہ خالد نے خواب مین دیکہا کہ مین دوزخ کے کنارہ

کھڑا کیا گیا ہون اور خالد نے دوزخ کی اتنی وسعت کو بیان کیا کہ اللہ تعالی اوس کو جانتا ہے اور خواب مین خالد نے دیکھا کہ اون کا باپ اون کو دوزخ مین ڈھکیلتا ہے اور یہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد کے دونون کولے پکڑے ہوئے ہین تاکہ دوزخ مین نہ گرے خالد اپنے خواب سے ڈر گئے اور کہا کہ مین اللہ تعالی کے ساتھ حلف کرتا ہون کہ یہ رویا حق ہے خالد حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور اس خواب کو حضرت ابوبکر الصدیق رضہ سے ذکر کیا حضرت ابوبکر رضہ نے خالد سے کہا کہ مین تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہون یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین تم آپ کا اتباع کرو خالد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا اے محمد صلعم آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہین آپ نے فرمایا مین اوس اللہ تعالی کی طرف بلاتا ہون کہ وہ ایک ہے اوس کا کوئی شریک نہین ہے اور محمد اللہ تعالی کا بندہ اور اوسکا رسول ہے تو جو پتھرون کی عبادت کرتا ہے اوسکو چھوڑ دے کہ وہ نہ سنتے ہین اور نہ دیکھتے ہین اور نہ ضرر پہونچا سکتے ہین اور نہ نفع اور وہ یہ نہین جانتے ہین کہ اون کی عبادت کرنے والے کون ہین اور عبادت نہ کرنے والے کون ہین یہ سن کر خالد مسلمان ہو گئے اور اون کے باپ کو اسلام کی خبر کی گئی اون کے باپ نے کسیکو اون کے ڈھونڈھنے کے واسطے بھیجا اور اون کو زجر کیا اور مارا اور کہا واللہ مین تیرا قوت موقوف کر دونگا خالد نے اپنے باپ سے کہا اگر تم میرا قوت موقوف کر دو گے تو مضایقہ نہین۔ اللہ تعالی مجھہ کو اتنا رزق دے گا کہ مین اپنی زندگی اوس سے بسر کر لونگا۔

ابن سعد نے صالح بن کیسان سے روایت کی ہے کہ خالد بن سعید نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل خواب مین ایسی تاریکی دیکھی کہ اوس نے مکہ معظمہ کو ڈھانپ لیا تھا مین نہ پہاڑ کو دیکھتا تھا اور نہ نرم زمین کو پھر مین نے ایک ایسا نور دیکھا کہ وہ نور چراغ کی ضو کی شکل زمزم سے نکلا جس وقت وہ بلند ہوتا عظیم ہوتا جاتا تھا وہ بلند ہوا یہان تک کہ وہ نہایت بلند ہو گیا جو شے کہ مجھہ کو اول بار روشن نظر آئی وہ

بیت اللہ تہا یہ ضو اتنی عظیم ہوگئی کہ کوئی نرم زمین اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہا مگر مین اوسکو دیکہتا تہا
پہر وہ نور آسمان مین بلند ہوا پہر وہ نور نیچے اُترا یہان تک کہ یثرب کے وہ نخل مجہہ پر روشن
ہوگئے کہ اون مین بسر تہے (یعنی خام کہجورین تہین ابہی پختہ نہین ہوئی تہین) اور مینے
سنا کہ ایک کہنے والا اوس ضوء مین یہ کہتا تہا سبحانہ سبحانہ تمت الکلمۃ وہلک ابن مارو ہضبۃ
الحصا بین اذرح والاکمہ سعدت ہذہ الامۃ جاء نبی الامیین وبلغ الکتاب اجلہ کذبتہ ہذہ القریۃ
تعذب مرتین تتوب فی الثالثۃ ثلث بقیت ثنتان بالمشرق وواحدۃ بالمغرب پاک ہے
وہ پاک ہے وہ کلمہ پورا ہوگیا اور ابن مارو ہضبۃ الحصا مین اذرح اور اکمہ کے درمیان ہلاک
ہوگیا یہ امت سعید ہوگئی نبی اُمیون کا آیا اور کتاب اپنی مدت کو پہنچ گئی اوس نبی کی تکذیب
اس قریہ کے لوگون نے کی اس قریہ کے لوگون کو دوبار عذاب دیا جائے گا اور تیسری بار اس
قریہ کے لوگ توبہ کرین گے وہ تین عذاب باقی رہ گئے ہین دو عذاب مشرق مین ہون گے
اور ایک عذاب مغرب مین - خالد نے اس قصہ کو اپنے بہائی عمرو بن سعید سے بیان کیا اُس
نے سن کر کہا کہ تم نے عجیب امر دیکہا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ یہ امر بنی مطلب مین ہوگا
اس لئے کہ تم نے دیکہا ہے کہ نور زمزم سے نکلا ہے اور اسی حدیث کی روایت دارقطنی نے
(افراد) مین اور ابن عساکر نے واقدی کے طریق سے کی ہے کہا ہے کہ مجہہ سے اسمٰعیل بن
ابراہیم ابن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے حدیث کی ہے اُنہون نے کہا ہے کہ مین نے ام
خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے سنا ہے وہ کہتی تہین اور اس حدیث کو ذکر کیا اس روایت
مین اس حدیث کے آخر یہ ہے کہ خالد نے کہا کہ یہ امر اوس قسم سے ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ
نے مجہہ کو اوس کے سبب سے اسلام کی ہدایت کی ہے ام خالد نے کہا کہ جو شخص اول مسلمان
ہوا وہ میرا باپ ہے اور پہلے اسلام لانا اون کا یون ہوا کہ میرے باپ نے اپنے خواب کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے سنکر فرمایا اے خالد واللہ وہ نور مین ہون اور مین اللہ تعالیٰ کا
رسول ہون پس خالد مسلمان ہوگئے۔

## یہ باب سعد بن وقاص کے خواب دیکھنے کی بیان مین ہے

ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے سعد رضہ نے کہا کہ تین سال قبل اس کے کہ مین مسلمان ہوجاؤن مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایسی تاریکی مین ہون کہ مین کسی شے کو نہین دیکھتا تھا پھر مجھکو ایک چاند روشن نظر آیا مین اوسکے پیچھے گیا گویا مین ان لوگون کو دیکھ رہا تھا جو کہ اوس چاند کی طرف مجھ سے آگے جا رہے تھے مین زید بن حارثہ اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر الصدیق کی طرف دیکھ رہا تھا اور گویا مین ان صاحبون سے پوچھ رہا تھا کہ تم لوگ اس طرف کب آئے ہو ان صاحبون نے مجھ کو جواب دیا کہ ہم اسی گھڑی آئے ہین پھر مجھ کو یہ خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی طرف پوشیدہ بُلاتے ہین مینے آپسے اجیاد کی گھاٹیون مین ملاقات کی مینے آپسے پوچھا آپ کس چیز کی طرف بُلاتے ہین آپنے مجھسے فرمایا تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ مین نے اسکی شہادت دی کہ کوئی معبود نہین ہے مگر اللہ تعالی اور آپ اللہ تعالی کے رسول ہین۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ مین ہے کہ آپنے ایک بڑے پیالہ مین اپنی قوم کے چالیس آدمیون کو کھانا کھلایا وہ سیر ہوگئے

ابن اسحاق نے اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے اس شخص نے حدیث کی ہے جس نے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل سے سنا ہے اور عبد اللہ نے ابن عباس رض سے اور انھون نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت شریفہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو آپنے فرمایا اے علی بکری کے پاے اور ایک صاع غلہ لیکر تم کھانا تیار کرو اور ایک بڑا پیالہ دودھ کا ہمارے واسطے مہیا رکھو پھر بنی عبد المطلب کو جمع کر دو مینے آپ کے ارشاد کے موافق سب تیار کیا اور

بنی عبد المطلب جمع ہوئے بنی عبد المطلب اوسدن چالیس مرد تہے یا چالیس پر ایک زیادہ
ہوگا یا ایک کم ہوگا اون مین آپ کے چچا ابو طالب اور حمزہ او رعباس تہے اور ابو لہب تہا مین کہانے
کا وہ بڑا پیالہ اون کے آگے لے گیا آپنے اوس پیالہ مین سے گوشت کا ایک لمبا ٹکڑا لیا اور
اپنے دندان مبارک سے اوس کو چیرا اور اوس کو پیالہ کے اطراف مین ڈالدیا اور آپ نے اونسے
فرمایا بسم اللہ کہاؤ لوگون نے کہانا کہایا یہان تک کہ وہ سیر ہوگئے ہم نہین دیکہتے تہے مگر اُن لوگون
کی انگلیون کے نشان (یعنی جب اونہون نے کہانا کہالیا اور وہ سیر ہوگئے پیالہ مین اتنا کہانا
باقی رہ گیا تہا کہ اوسکے دیکہنے سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ فقط اونگلیون کے نشان لگے ہین کہانا ویسے
ہی علی حالہ ہے) اور وہ کہانا واللہ اتنا تہا کہ اگر اون مین کا ایک مرد ہوتا تو اوس کی مثل کہا جاتا
پہر آپ نے فرمایا اے علی تم ان لوگون کو دودہ پلاؤ جس پیالہ مین دودہ تہا اوس پیالہ کو مین اُن
کے پاس لے گیا اونہون نے اوس دودہ مین سے پیا یہان تک کہ وہ سب سیراب ہوگئے
خدا کی قسم ہے اگر ایک مرد اون مین کا ہوتا تو اوس دودہ کی مثل تنہا پی جاتا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون لوگون سے یہ ارادہ کیا کہ کلام کرین تو ابو لہب نے کلام کرنے مین ابتدا کی اور
اون لوگون سے کہا کہ تمہارے صاحب نے تمپر جادو کیا ہے یہ سُن کر وہ سب لوگ متفرق ہوگئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کلام نہین کیا جبکہ دوسرا دن تہا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا اے علی کل کے دن کی مثل کہانا اور پینا تیار کر و مینے تیار کیا پہر مین نے اون لوگون کو آپ
کے واسطے جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے گذشتہ دن کیا تہا ویسے ہی کیا اون
سب لوگون نے کہانا کہایا اور دودہ پیا یہان تک کہ وہ سب سیر ہوگئے پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد المطلب واللہ سب مین سے مین کسی نوجوان کو نہین جانتا ہون
کہ جو شے مین تمہارے واسطے لایا ہون وہ جوان اوس سے افضل اپنی قوم کے واسطے لایا ہو
مین تمہارے واسطے دنیا اور آخرت کے امر کو لایا ہون۔ ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے
عبد الغفار بن القاسم سے اونہون نے منہال بن عمرو سے اور اونہون نے عبد اللہ بن الحارث

بن نوفل سے اِس حدیث کی روایت کی ہے۔
ابن سعد نے نافع کے طریق سے سالم سے اونہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا اُنہون نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ بنی مطلب کو میرے پاس دعوت دو مینے چالیس مردون کو دعوت دی جب وہ لوگ آگئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنا کھانا لاؤ مین اون کے پاس اوس قدر ثرید لایا کہ اگر اونمین کا ایک آدمی ہوتا تو اُسکی مثل کھا جاتا سب آدمیون نے اوس ثرید مین سے کھایا یہان تک کہ وہ کھانے سے رُک رہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اون کو دودھ پلاؤ مینے اون کو اوس برتن سے دودھ پلایا جو ایک آدمی کی سیرابی اون لوگون مین سے ہوتی اون سب نے اوس دودھ مین سے پیا یہان تک کہ پینے سے ہٹ گئے ابولہب نے لوگون سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سحر کیا ہے یہ سُن کر سب لوگ چلے گئے اور اون کو آپ نے دعوت نہین دی کچھ دنون وہ لوگ ٹھیرے رہے پھر آپ نے اون لوگون کے واسطے پہلے کھانے کی مثل پکوایا پھر مجھ کو امر کیا مینے سب کو جمع کیا سب نے کھانا کھایا پھر آپ نے اون سے فرمایا کہ جس امر پر مین ہون اوس پر کون شخص مجھ کو مدد دے سکتا ہے مینے عرض کی یا رسول اللہ مین مدد دے سکتا ہون اور مین اُن لوگون مین کم سن تھا اور سب لوگ چپ رہے پھر اونہون نے کہا اے ابوطالب کیا تم اپنے بیٹے کو نہین دیکھتے ہو وہ کیا کہتا ہے ابوطالب نے کہا اوسکو چھوڑ دو اوس کا ابن عم خیر مین ہرگز تقصیر نہ کرے گا۔ اور ابونعیم نے اِس حدیث کی مثل ربیعہ بن ناجد کے طریق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے اور میسرۃ العبدی کے طریق سے حضرت علی سے روایت کی ہے اور اِس روایت مین یہ لفظ ہے کہ ایک مد غلہ تھا اور اوپر کی حدیث مین ایک صاع غلہ وارد ہوا ہے۔
ابونعیم نے اعمش کے طریق سے منہال بن عمرو سے اُنہون نے عباد بن عبد اللہ الاسدی سے اور اونہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وانذر عشیر تک

الاقربین نازل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت مین سے چالیس آدمیون کو
دعوت دی اون مین سے ہر ایک مرد ایک فرق دودہ پینے والا اور ایک جوان بکری کہانے والا تہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے سامنے بکری کے پاے رکہے اونہون نے کہانا کہایا
یہان تک کہ وہ سیر ہو گئے پہر مین ایک پیالا دودہ کا لایا اون سب نے دودہ پیا یہان تک کہ
وہ سب سیراب ہو گئے ابولہب نے کہا جیسا سحر ہمنے آج کے دن دیکہا ہے کبہی نہین دیکہا پہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی جو کہانا تم نے پکوایا تہا اوس کی مثل کل کے دن
پکواؤ کہانا پکوایا گیا اور آدمیون نے جیسے پہلی بار کہایا تہا ویسے ہی کہایا اور جیسے پہلی بار دودہ پیا تہا
ویسے ہی دودہ پیا پہر آپ نے اون کے روبرو جو امر کہ پیش کیا وہ پیش کیا۔

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے براء ابن عازب سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ
یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عبدالمطلب کو
جمع کیا وہ لوگ اوس دن چالیس مرد تہے اون مین سے وہ لوگ تہے کہ ایک جوان بکری کہالیتے
تہے اور بڑا قدح دودہ کا پی لیتے تہے آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بکری کے پایون
کے واسطے فرمایا حضرت علی نے اون کو پکایا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ
نے اون مین سے ایک ٹکڑا لیا اور اوس مین سے کہایا اور پہر اوس ٹکڑے مین سے پیالہ کے
اطراف کہانے مین ڈالدیا پہر آپ نے فرمایا کہ دس آدمی کہانے کے قریب آجاوین قوم کے دس
دس مرد قریب آئے اور کہانا کہایا یہان تک کہ کہا کر اوٹہہ گئے پہر دودہ کی قعب منگائی اور آپ
نے اوس مین سے ایک گہونٹ پیا اور اون کو دے دیا اور فرمایا بسم اللہ پیو سب نے وہ دودہ
پی لیا اور سب سیراب ہو گئے ابولہب نے کہا کہ اِس مرد کی مثل تم لوگون کو کسی نے سحر نہین
کیا پہر دوسرے دن اون کو مثل اوس کہانے اور دودہ کے واسطے دعوت دی پہر اونکے
ساتھ آپ نے کلام کی ابتدا کی۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے زمین سے پانی نکلا

ابن سعد نے کہا کہ اسحاق بن یوسف الازرق نے ہمکو خبر دی اور اسحاق سے عبداللہ بن عوف نے اور اونسے عمر بن سعید نے یہ حدیث کی ہے کہ ابوطالب نے کہا کہ مین مقام ذی المجاز مین اپنے بھتیجے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مجھکو تشنگی معلوم ہوئی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اور مینے کہا اے بھتیجے مین پیاسا ہون اور مینے آپ سے اپنی تشنگی کو نہین کہا اور مین گمان کرتا تھا کہ آپ کے پاس کوئی شے ہے مگر ایک جستر ع ابوطالب نے کہا کہ آپ نے اپنے پاؤن کو پھیرا پھر آپ اونٹ پر سے اوترے اور مجھہ سے پوچھا اے چچا کیا آپ پیاسے ہوگئے مینے کہا ہان پیاسا ہون آپ اپنے پیچھے زمین کی طرف جھکے یکایک مینے پانی موجود دیکھا آپ نے فرمایا اے چچا پانی پیو ابوطالب نے کہا مینے پانی پیا اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے کی ہے اور اس حدیث کا دوسرا طریق ہے خطیب اور ابن عساکر نے ابن جریر الطبری کے طریق سے یون روایت کی ہے ہمسے سفیان بن وکیع نے اونسے ازہر بن سعد السمان نے اون سے ابن عوف نے عمرو بن سعید سے روایت کی ہے۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی شفا کے واسطے دعا مانگی تھی

ابن عدی اور بیہقی اور ابونعیم نے ہیثم بن حماد کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ ابوطالب بیمار ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی عیادت کی ابوطالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے اوس سے تو دعا کر کہ وہ مجھکو عافیت دے آپ نے فرمایا اللھم اشف عمی ابوطالب اوسی وقت وہ کھڑے ہوگئے گویا رسی مین بند ہے تھے اوس سے کھل گئے اور آپ سے ابوطالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے

وہ تیرا مطیع ہے آپ نے فرمایا اے چچا اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروگے اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری اعانت کریگا اس حدیث کے روایت کرنے مین ہیثم متفرد ہے اور ہیثم ضعیف الروایت ہے۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی کے لئے دعا مانگی تھی

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین جلہمہ بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ مین مسجد حرام کو گیا یکایک مینے قریش کو دیکھا اون کا شور و غوغا بلند ہو رہا تھا پانی مانگ رہے تھے اون مین سے ایک کہنے والا یہ کہتا تھا کہ لات اور عزیٰ کا ارادہ کرو اور اوس سے پانی مانگو اور اون مین سے دوسرا کہنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ منات جو تیسرا بت ہے اوس کی طرف قصد کرو اور اوس سے پانی مانگو اون مین سے ایک بڈھے نے جو صاحب جمال خوبصورت جید رائے والے نے کہا کیون ایسی ضعیف رائے دیتے ہو ہم لوگون مین ابراہیم علیہ السلام کے باقیات مین سے اور سلالہ اسمعیل علیہ السلام موجود ہے اس بوڑھے سے لوگون نے پوچھا گویا تیری مراد ابو طالب ہین اون سے مدد لینے کو کہتا ہے اوس بوڑھی نے کہا ہان یہ سن کر سب لوگ کھڑے ہو گئے اور اونکے ساتھ مین بھی اوٹھا ہم نے ابو طالب کے دروازہ پر دستک دی ہماری طرف ایک خوبرو مرد نکلا اور اوس کے جسم پر زرد تہمد تھا جسکو اوس نے ہار کے طور پر اپنے گلے مین ڈال لیا تھا سب لوگ اوس مرد کے پاس گئے اور اوس سے کہا اے ابو طالب جنگل قحط ناک ہو گیا اور عیال قحط زدہ ہو گئے استسقا کے واسطے آؤ ابو طالب نے کہا زوال آفتاب اور ہوا چلنے تک ٹہیرو جبکہ آفتاب کو زوال ہوا تو ابو طالب نکلے اور اونکے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا وہ تاریکی کا آفتاب تھا سیاہ ابر اوس سے ہٹ گیا تھا اور اوس لڑکے کے اطراف چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے ابو طالب نے اوس لڑکے کو پکڑا اور اپنی پیٹھ کعبہ شریفہ سے لگائی اور لڑکے نے ابو طالب کی اونگلی پکڑی اور اوسکے اطراف لڑکون نے چاپلوسی سے اوسکو گھیر لیا اوسوقت آسمان مین ابر کا کوئی ٹکڑا نہ تھا ابر یہان سے اور وہان سے آیا اور پانی

ست بھر گیا اور اوس سے جنگل بننے لگے اور شہر اور صحرا سرسبز ہو گئے ابو طالب نے اس باب میں یہ اشعار کہے ہیں ؎

| وابیض یستسقی الغمام بوجہہ | ثمال الیتامی عصمۃ للاراملِ |
|---|---|

آپ ایسے پاک ناموس ہین کہ ابر آپ کے چہرہ مبارک کے سبب پانی چاہتا ہے اور آپ یتیموں کے فریادرس ہین اور بیوہ عورتوں کی عصمت ہین ؎

| تطیف بہ الہلاک من آل ہاشم | فہم عندہ فی نعمۃ وفضائل |
|---|---|

آل ہاشم کے ہلاک لوگ آپ کو گھیرے رہتے ہین وہ آپکے پاس نعمت اور فضائل میں ہین ؎

| ومیزان عدل لایخیس شعیرۃ | ووزان صدق وزنہ غیر مائل |
|---|---|

اور آپ عدل کی ترازو ہین جو ایک جو برابر کم نہین ہوتی ہے اور آپ سچائی کے وزن کرنے والے ہین جسکا وزن غیر مائل ہے ۱۲

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ آنحضرت صلعم نے حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت جبرئیل کو دکھلایا تھا

ابن سعد اور بیہقی نے عمار بن ابی عمار سے یون روایت کی ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یارسول اللہ مجھے جبرئیل علیہ السلام کو اون کی اصلی صورت مین دکھلاؤ آپ نے فرمایا تم کو جبرئیل کے دیکھنے کی طاقت نہین ہے حضرت حمزہ نے کہا ضرور آپ مجھہ کو دکھلاؤ آپ نے حمزہ سے کہا بیٹھہ جاؤ وہ بیٹھہ گئے جبرئیل علیہ السلام اوس لکڑی پر اترے جس لکڑی پر مشرکین کعبہ کی طواف کے وقت اپنے کپڑے ڈالتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ سے کہا اپنی آنکھہ اٹھاکر دیکھو حضرت حمزہ نے اپنی آنکھہ اوٹھائی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دونون قدم دیکھے سبز زبرجد کی مثل تھے حضرت حمزہ دیکھکر بیہوش ہو گئے یہ حدیث مرسل ہے۔

## یہ باب قمر کے شق ہونیکے بیان مین ہے

اللہ تعالی نے فرمایا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر شیخین نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ آپ اون کو کوئی آیت دکھلاوین آپ نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔

شیخین نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین چاند دو ٹکڑے ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔

شیخین نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے ایسے حال مین چاند پہٹکر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اوسکا پہاڑ کے پیچھے تھا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔

شیخین نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین چاند شق ہوکر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔

بیہقی نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے چاند کو شق ہوکر دو ٹکڑے دو بار دیکھا ہے مکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج سے قبل چاند کا ایک ٹکڑا جبل ابو قبیس پر تھا اور ایک ٹکڑا سویدا پر تھا مشرکین نے دیکھکر کہا کہ چاند کو جادو کیا گیا ہے پس یہ آیت شریفہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر نازل ہوئی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ چاند مکہ مین ایسا شق ہوا کہ دو ٹکڑے ہو گیا یہ دیکھکر کفار اہل مکہ نے کہا کہ یہ وہ سحر ہے کہ ابن ابی کبشہ اوس سے تم پر سحر کرتا ہے تم مسافر لوگون کو دیکھو اور اون سے پوچھو جیسا تم نے دیکھا ہے اگر اونھون نے بہی دیکھا ہے تو سچ ہے اور اگر جو تم نے دیکھا ہے مسافرون نے نہین دیکھا تو وہ سحر ہے کہ تم لوگون پر اس سے

سحر کیا ہے مسافرون سے پوچہا گیا اور وہ ہر طرف سے آئے اونہون نے کہا کہ ہم نے شق قمر دیکہا ہے۔

شیخین نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چاند شق ہو گیا تہا۔

مسلم نے ابن عمر رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ چاند شق ہوا اور اوس کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا اوس کا پہاڑ کے سامنے تہا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچہے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم اشہد۔

بیہقی اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ مکہ مین تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین چاند شق ہوا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر تہا اور دوسرا ٹکڑا اوس پہاڑ پر تہا کفار لوگون نے دیکہکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگونپر جادو کیا ہے یہ سن کر ایک مرد نے کہا کہ اگر تم پر سحر کیا ہے تو کل آدمیون پر تو سحر نہین کیا ہی (یعنی اورون نے کیون کر دیکہا کہ چاند شق ہو گیا ہے)

ابو نعیم نے عطا اور ضحاک کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور آپ سے کہا کہ اگر آپ صادق ہین تو ہمارے واسطے چاند کو ایسا شق کر دین کہ دو ٹکڑے ہو جائے آدہا ابو قبیس پر رہے اور آدہا قعیقعان پر رہے وہ رات چودہوین تہی چاند پورا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جو شے ان لوگون نے چاہی ہے وہ آپ کو عطا کرے سو چاند دو نصف ہو گیا ایک نصف ابو قبیس پر تہا اور دوسرا نصف قعیقعان پر تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ تم لوگ گواہ رہو

ابو نعیم نے دوسری وجہ سے ضحاک نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا صفا پر تہا اور دوسرا ٹکڑا مروہ پر تہا اور اتنی دیر تک شق رہا جتنی دیر وقت عصر سے رات تک ہوتی ہے لوگ اوس کی طرف دیکہتے تہے پہر غائب ہو گیا علما نے

کہا ہے کہ چاند کا شق ہونا ایک عظیم آیت ہے کہ انبیا کی جو آیتین تھین وہ اِس آیت کے ساتھ برابر نہین ہو سکتین اِس لئے کہ چاند کا شق ہونا ملکوت سما مین ظاہر ہوا ہے اِس عالم مرکب مین جتنی طبیعتین ہین اون جملہ طبیعتون سے عالم ملکوت خارج ہے وہ عالم اوس قسم سے نہین ہی کہ کسی حیلہ سے اوس کی طرف پہونچنے کے واسطے طمع کیا جائے اِس واسطے شق قمر سے اظہر برہان ہو گئی ہے۔

## یہ باب اُس خصوصیت کے بیان مین ہی کہ اللہ تعالی نے آدمیونکے شر سے آپ کو محفوظ رکھنے کیواسطے خاص آپسے وعدہ فرمایا ہی

ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کی جاتی تھی یہانتک کہ یہ آیت شریفہ واللہ یعصمک من الناس نازل ہوئی آپ نے اپنا سر مبارک قبہ سے نکالا اور حارسین سے فرمایا اے لوگو تم چلے جاؤ اللہ تعالی نے میری نگاہبانی کرلی ہے (یعنے مجھکو اونکے شر سے بچایا ہے)

احمد اور طبرانی اور ابونعیم نے جعدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ایک مرد لایا گیا اور آپ سے کہا گیا کہ اس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کو قتل کرے آپنے فرمایا تو ہرگز نہ ڈر ہرگز نہ ڈر اگر تو یہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی تجھکو مجھپر مسلط نہ کرتا۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل کی شر سے محفوظ رکھا اور جو معجزات اوس موقع پر آپ سے ظاہر ہوئے اون کا بیان

مسلم نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوجہل نے لوگون سے پوچھا کیا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگون کے سامنے اپنا چہرہ گرد آلود کرتے ہین یعنی نماز مین سجدہ کرتے ہین لوگون سنے کہا ہان ہمارے سامنے آپ سجدہ کرتے ہوتے ہین ابو جہل سنے سن کر کہا لات اور عزیٰ کی قسم ہے اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھون گا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہین مین اون کی گردن کچل دونگا یا اون کے چہرہ کو خاک سے گرد آلود کر دونگا ابو جہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور اوس سنے یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن کو کچل ڈالے ابو جہل کی کوئی خبر لوگون کے پاس نہ آئی مگر خود ابو جہل پیچھے ہٹتا چلا آتا تھا اور اپنے آپ کو اپنے دونون ہاتھون سے بچا رہا تھا لوگون سنے ابو جہل سے پوچھا تجھ کو کیا ہو گیا ہے اوس سنے کہا کہ میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آگ کا ایک ہولناک خندق ہے اور طایرون کے بازو ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو ملایکہ اوس کے ایک ایک عضو کو اچک کر لے جاتے اوسوقت مین اللہ تعالیٰ سنے کلا ان الانسان لیطغی آخر سورت تک نازل فرمایا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم سنے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو جہل سنے کہا اے گروہ قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شے لائے ہین تم لوگ دیکھتے ہو کہ ہمارے دین کا عیب کرتے ہین اور ہمارے باپ دادا کو برا کہتے ہین اور ہماری عقلون کو سبک ٹھیراتے ہین اور ہمارے معبودون کو گالیان دیتے ہین مین اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہون کہ ضرور کل کے دن ایک پتھر لیکر ضرور بیٹھون گا جس وقت محمد اپنی نماز مین بیٹھین گے اوس پتھر سے اونکا سر کچل ڈالون گا اس کے بعد بنو عبد مناف کو جو امر ظاہر ہو وہ کرین جس وقت ابو جہل صبح کو اوٹھا اوس سنے ایک پتھر لیا پھر وہ بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کیلیے کھڑے ہو گئے اور قریش صبح کو اوٹھے اور اپنی اپنی مجلسون مین بیٹھ گئے اور وہ دیکھ رہے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنے سجدہ کیا ابو جہل سنے پتھر اوٹھایا پھر وہ آپ کی طرف آیا یہان تک کہ جس وقت وہ آپ کے قریب آیا تو بھونچکا ہو کر ایسے حال مین پلٹا کہ اوس کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا تھا

اور خوف زدہ تہا اور اوس کے دونون ہاتھ پتہر پر خشک ہوگئے تہے اوس نے پتہر کو ہاتھ سے ڈالدیا اور قریش کے مرد اوٹھکر ابوجہل کی طرف گئے اور اوس سے پوچہا تجہکو کیا ہوگیا ابوجہل نے کہا جبکہ پتہر لیکر مین آپ کی طرف اوٹھا تو آپ کے اس طرف ایک نر اونٹ میرے آگے آیا واللہ مینے اوس اونٹ کی کہوپری اور اوس کی گردنکی جڑ اور اوس کے دانتون کی مثل کسی نر اونٹ کی کہوپری اور گردن کی جڑ اور دانت ہرگز نہین دیکہے اوس اونٹ نے یہ قصد کیا کہ مجہکو کہا جاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تہے اگر ابوجہل میرے قریب آتا تو وہ اوس کو پکڑ لیتے۔

بخاری نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس نماز پڑہتے دیکہونگا تو آپ کی گردن کچل ڈالونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی آپ نے فرمایا کہ اگر ابوجہل ایسا فعل کریگا تو اوسکو ملائکہ ظاہر مین پکڑ لین گے۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رض کے طریق سے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک دن مین مسجد مین تہا ابوجہل نے کہا کہ اللہ تعالی کا حق میرے ذمہ یہ ہے کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ مین دیکہونگا تو آپ کی گردن کچل ڈالونگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو مین نے خبر کی کہ ابوجہل ایسا کہتا ہے آپ غضب کی حالت مین مکان سے باہر نکلے یہانتک کہ مسجد مین آئے آپ مسجد مین دروازہ سے جلد داخل ہونا چاہتے تہے مگر آپ مسجد کی دیوار سے بے اندیشہ داخل ہونے لگے مینے دیکہکر کہا کہ یہ برا دن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ اقرا باسم ربک پڑہنے لگے جبکہ آپ ابوجہل کے احوال تک پہونچے اور اوسکا احوال کلا ان الانسان لیطغی ہے ایک انسان نے ابوجہل سے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ابوجہل نے لوگون سے کہا جو شے مین دیکہتا ہون کیا تم لوگ اوسکو نہین دیکہتے ہو واللہ آسمان کا کنارہ مجہپر گہیر لیا گیا ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجہہ سے

عبدالملک بن ابوسفیان ثقفی نے حدیث کی ہے کہ ایک مرد صحرائی اپنا ایک اونٹ لیکر مکہ مین آیا۔ ابوجہل بن ہشام نے اوس مرد سے اونٹ خرید کیا اور اوسکی قیمت دینے مین حیلہ حوالہ کرنا شروع کیا وہ مرد قریش کی مجلس مین آکر ٹھیر گیا اور اوس نے کہا کون مرد ہے کہ ابوجہل کے مقابل میری مدد کریگا مین مسافر ہون غیر ملک کا رہنے والا ہون ابوجہل نے میرے حق پر غلبہ کیا ہے مجھکو نہین دیتا اہل مجلس نے سُن کر اوس سے کہا کہ تو اوس مرد کو دیکھتا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے اوسوقت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جارہے تے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی ایک طرف مین تھے اور وہ لوگ جنہون نے اوس مرد سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل کے درمیان جو عداوت تھی اوس کو جانتے تے اوس مرد سے اونہون نے کہا تو آپ کے پاس جا وہ مرد یعنی رسول اللہ صلعم تجھکو ابوجہل سے مقابل مدد دین گے وہ مرد آپ کے پاس آیا اور آپ سے اپنے واقعہ کو بیان کیا آپ سنکر اوس کے ساتھ کھڑے ہوگئے یہان تک کہ ابوجہل کے پاس گئے اور ابوجہل کا دروازہ مارا ابوجہل نے پوچھا یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا مین محمد ہون ابوجہل سُن کر آپ کی طرف نکل کے آیا اوسوقت اوسکے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا تھا آپ نے ابوجہل سے فرمایا کہ اس مرد کا حق دے دو ابوجہل نے آپ سے کہا بہتر ابوجہل مکان مین گیا اور اوس کا حق لے کر آپ کے پاس آیا آپ نے اوس مرد کو اوس کا حق دیدیا پھر آپ اپنی جائے پلٹ کے چلے آئے لوگون نے ابوجہل سے کہا اے ابوالحکم تو نے بڑی تعجب کا کام کیا ابوجہل نے کہا تمہارا بھلا ہو واللہ واقعہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ مارتے ہی مین رعب سے بھر گیا پھر مین مکان سے نکل کے آپ کے پاس آیا اور میرے سر کے اوپر اونٹون مین سے ایک نر اونٹ تھا مین نے اوس اونٹ کی مثل کسی اونٹ کی کھوپری اور گردن کی جڑ اور دانت ہرگز نہین دیکھے واللہ اگر مین حق سے انکار کرتا تو وہ اونٹ مجھکو کھا جاتا۔

ابونعیم نے سلام بن مسکین کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے ابو یزید المدنی اور ابوقزعۃ الباہلی نے یہ حدیث کی ہے کہ ایک مرد کا قرض ابوجہل کے ذمہ تھا ابوجہل نے اوس کو نہین دیا تہا اوس سے لوگون نے کہا ہم تجھہ کو ایسے شخص کی طرف رہبری نہ کرین کہ تیرا حق ابوجہل سے نکال کر دیدے اوس نے کہا کیا بیشک آپ لوگ بتاؤ وہ کون شخص ہے لوگون نے کہا کہ تو محمد بن عبد اللہ کو نہ چہوڑ او نہین سے کامیاب ہوگا وہ مرد آپکے پاس آیا آپ اُسکے ساتھہ ابوجہل کے پاس تشریف لیگئے اور اُس سے کہا کہ اسکا حق دیدے ابوجہل نے کہا بہتر اور ابوجہل اپنے مکان مین گیا اور اوس کے دراہم نکالے اور اوس کو دیدئے لوگون نے ابوجہل سے کہا تو محمد صلعم سے بالکل ڈر گیا ابوجہل نے کہا قسم ہے اوس کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایسے مردون کو دیکھا کہ اون کے پاس ایک دار حربے تہے اگر مین اوس کا حق نہ دیتا تو مجھکو یہ خوف تہا کہ ان حربون سے میرا پیٹ چیر ڈالا جاتا۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ اللہ تعالی نے عوراء بنت حرب کی آنکھون سے رسول اللہ علیہ وسلم کو چھپا دیا تھا

اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا قرات القران جعلنا بینک وبین الذین لایومنون بالآخرۃ حجابا مستورا اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشیناہم فہم لایبصرون ابویعلی اور ابن ابی حاتم اور بیہقی اور ابونعیم نے اسما بنت ابوبکر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو عوراء بنت حرب ولولہ کی حالت مین آئی اور اوس کے ہاتھہ مین ایک پتھر تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تہے اور آپ کے ساتھہ حضرت ابوبکر الصدیق رض تھے جسوقت حضرت ابوبکر نے عوراء کو دیکھا تو کہا یا رسول اللہ عوراء آگئی مجھہ کو یہ خوف ہے کہ آپ کو دیکھہ لے گی آپ نے حضرت ابوبکر

صدیق سے فرمایا وہ مجھہ کو ہرگز نہ دیکھے گی آپ نے قرآن شریف پڑہا اور اوس سے اعتصام کیا عورا ابوبکر الصدیق کے پاس کھڑی ہوگئی اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا عورا نے حضرت ابوبکر الصدیق سے کہا کہ مجھکو یہ خبر ہوئی ہے کہ تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے حضرت ابوبکر الصدیق نے کہا قسم ہے رب البیت کی تیری ہجو نہین کی ہے یہ سن کر وہ پلٹ گئی اور اسی حدیث کی بیہقی نے دوسری وجہ سے اسی کی مثل اسما سے روایت کی ہے اور اس مین یہ وارد ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے عورا سے کہا واللہ میرا صاحب شاعر نہین ہے اور وہ نہین جانتا کہ شعر کیا شے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رض سے فرمایا کہ تم عورا سے پوچھو تو میرے پاس کسی شخص کو دیکھتی ہے وہ مجھہ کو ہرگز نہ دیکھے گی میرے اور اوس کے درمیان حجاب کیا گیا ہے ابوبکر الصدیق نے عورا سے پوچھا عورا نے کہا کیا آپ مجھہ سے ٹھٹا کرتے ہین واللہ مین تمہارے پاس کسی شخص کو نہین دیکھتی ہون۔

ابن ابی شیبہ اور ابونعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت آئی ابوبکر الصدیق رض نے عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ اوس کے سامنے سے ہٹ جاتے تو بہتر ہوتا اس لئے کہ یہ عورت بدزبان ہے آپ نے ابوبکر الصدیق سے فرمایا کہ میرے اور اوسکے درمیان حجاب حائل ہوجائے گا اوس نے آپ کو نہین دیکھا اور اوس نے ابوبکر الصدیق سے کہا کہ تمہارے صاحب نے ہماری ہجو کی ہے ابوبکر الصدیق نے اوس سے کہا واللہ آپ شعر نہین کہتے اور نہ شعر پڑہتے ہین اوس نے سن کر کہا کہ تم ضرور تصدیق کرنے والے ہو وہ پلٹ کر چلی گئی ابوبکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ اوس نے آپ کو نہین دیکھا آپ نے فرمایا کہ میرے اور اوسکے درمیان ایک فرشتہ تھا کہ مجھہ کو اپنے بازو سے چھپا رہا تھا یہانتک کہ وہ چلی گئی۔

## یہ باب اس بیان میں ہی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخزومیین کے شر سے بچایا تھا

بیہقی نے سدی صغیر کے طریق سے کلبی سے اونے ابو صالح سے اونے ابن عباس رض سے اللہ تعالیٰ کے قول وجعلنا من بین ایدیہم سدا کے باب مین روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ لوگ کفار قریش ہین جن کے درمیان اللہ تعالیٰ نے پردہ کردیا تھا فاغشیناہم یعنی ہم نے اون کی بصروت کو چھپا دیا ہے وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھتے ہین کہ آپ کو ایذا پہونچاوین واقعہ یہ ہے کہ بنی مخزوم مین سے کچھ آدمیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شوری کیا تاکہ آپ کو قتل کرین اون آدمیون مین سے ابوجہل اور ولید بن مغیرہ تھا ایسے حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے ان لوگون نے آپ کی قراءت سنی اور ولید کو آپ کی طرف بھیجا تاکہ آپ کو قتل کرڈالے ولید گیا یہان تک کہ جس جگہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آیا ولید آپ کی قراءت سن رہا تھا اور آپ کو نہین دیکھتا تھا پھروہ پلٹ کرچلا گیا اور اون لوگون کو اس واقعہ سے آگاہ کیا وہ لوگ آپ کے پاس آئے جبکہ وہ لوگ اوس جگہہ تک پہونچے جس مین آپ نماز پڑھ رہے تھے اونہون نے آپ کی قررت سُنی وہ آواز کی طرف جاتے تھے یکایک وہ آواز کو اپنے پیچھے سنتے تھے سو وہ اوس طرف کو جاتے تھے پھربھی پیچھے سُنتے تھے یہ واقعہ دیکھکر پلٹ کے چلے گئے اور آپ کی طرف اونہون نے راستہ نہین پایا پس اللہ تعالیٰ کا قول وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشیناہم یہ ہے بیہقی نے کہا ہے کہ عکرمہ سے جو روایت کیا گیا ہے وہ اِس کا موید ہے شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ بیہقی اوس روایت کی طرف اشارا کرتے ہین کہ ابن جریر نے اوسکی تخریج اپنی تفسیر مین عکرمہ سے کی ہے عکرمہ نے کہا ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا تو ضرور ایسا کرونگا اور ایسا کرونگا پس یہ آیت شریفہ

انا جعلنا فی اعناقهم اغلالا الاللہ تعالی کے آخر قول لا یبصرون تک نازل ہوئی لوگ بتلاتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہین اور ابوجہل اون سے کہتا تھا کہ آپ کہان ہین آپ کہان ہین اور آپ کو نہین دیکھتا تھا۔

ابونعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پڑھتے اور قرارت مین جہر کرتے تھے یہان تک کہ قریش کے لوگون نے آپ کو ایذا دی اور آپکے پکڑنے کے واسطے کھڑے ہوگئے یکایک اون کے ہاتھ اونکی گردنون مین طوق ہوگئے اور وہ ایسے اندہے ہوگئے کہ نہین دیکھتے تھے جب اون کی یہ حالت ہوئی تو وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہون نے کہا کہ ہم آپ کو اللہ تعالی کی قسم دیتے ہین آپ رحم فرماوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے دعا کی وہ حالت اون کی جاتی رہی پس یٰس والقران الحکیم آخر آیات تک نازل ہوئی۔

ابونعیم نے معتمر بن سلیمان کے طریق سے روایت کی ہے معتمر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی مخزوم مین سے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف کھڑا ہوا اوسکے ہاتھ مین ایک پتھر تھا تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارے جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سجدہ مین تھے اوس نے اپنا ہاتھ اوٹھایا اوس کا ہاتھ پتھر پر خشک ہوگیا اوس کو اپنے ہاتھ سے پتھر چھوڑنے کی قدرت نہ ہوئی وہ اپنے اصحاب کی طرف پلٹ کے چلا گیا اوسکے اصحاب نے کہا کہ تو نے اس مرد سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامردی کی اوس نے کہا مین نے نامردی نہین کی ولیکن یہ پتھر میرے ہاتھ مین ہے مین اس کے چھوڑنے کی قدرت نہین رکھتا ہون لوگون نے اس واقعہ سے تعجب کیا اور اوس کی اونگلیون کو پتھر پر خشک پایا اونہون نے اوسکی اونگلیون کا علاج کیا یہانتک کہ اوسکی انگلیون کو پتھر سے چھڑایا اور اون لوگون نے کہا یہ وہ شے ہے جس کا اللہ تعالی نے ارادہ کیا تھا

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر کے شر سے بچے تھے

واقدی اور ابو نعیم نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نضر بن الحارث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیا کرتا تہا اور آپ سے متعرض ہوتا تہا ایک دن دوپہر کے
وقت شدید گرمی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے ارادہ سے مکان سے نکلے
ثنیۃ الحجون کے اسفل تک پہونچ گئے اور آپ کی عادت شریف یہ تہی کہ جس وقت
حاجت کے واسطے جاتے تو دور چلے جاتے تہے آپ کو اوسوقت نضر نے دیکہا نضر نے
اپنے دل سے کہا کہ جیسے اس گہڑی آپ تنہا ہین کبہی مین آپ کو ایسا تنہا اچانک
قتل کرنے کے لئے نہ پاؤنگا نضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا پہر ایسے حال
مین اپنے مکان کو پلٹا کہ خوف زدہ تہا۔ ابوجہل سے اوس نے ملاقات کی ابوجہل نے پوچہا
کہان سے آتا ہے نضر نے کہا کہ مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچہا کیا تہا مجہ کو یہ امید تہی کہ
اچانک قتل کر ڈالونگا اوس وقت آپ تنہا تہے یکایک مین نے شیرون کو دیکہا کہ وہ
اپنے مُنہ کہولے ہوئے تہے اور میرے سر پر دانت مار رہے تہے مین اون شیرون سے ڈر گیا
اور مین پیٹہہ پہیر کر پلٹ آیا یہ سُنکر ابوجہل نے کہا یہ امر آپ کا بعض جادو ہے۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کے شر سے محفوظ رہے تہے

طبرانی نے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے قیس بن جتر کے طریق سے روایت کی ہے کہا
ہے کہ حکم کی بیٹی نے کہا کہ میرے دادا حکم نے مجہ سے کہا اے میری پیاری بیٹی مین نے
اپنی ان دونون آنکہون سے جو امر دیکہا ہے مین تجہ سے کہتا ہون کہ ایک دن ہمنے آپسمین
عہد کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لین گے ہم آپ کی طرف آئے ہم نے ایک

ایسی مہیب آواز سُنی ہم نے یہ گمان کیا کہ تہامہ مین کوئی پہاڑ باقی رہا ہو مگر وہ ریزہ ریزہ نہ ہو گیا ہو
ہم وہ آواز سُن کر بے ہوش ہو گئے اور ہماری عقل برجا نہ رہی یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی نماز پڑھ لی اور آپ اپنے اہل کی طرف پلٹ کر چلے گئے پھر ہم نے آپس مین
آپ کے واسطے دوسری رات مین عہد کیا جبکہ آپ آئے تو ہم لوگ آپ کی طرف اوٹھہ کر
گئے ہم نے دیکھا کہ صفا اور مروہ دونون پہاڑ آئے یہان تک ایک دوسرے کے ساتھ
مل گیا اور ہمارے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان وہ دونون حائل ہو گئی
واللہ ہم کو اس ارادہ نے کچھہ نفع نہین دیا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسلام نصیب کیا
اور اسلام مین داخل ہونے کو اذن دیا۔

## یہ باب اس آیت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ پہلوان کو کشتی مین پچھاڑا تھا

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے باپ اسحاق
بن یسار نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ ابن عبد یزید سے فرمایا کہ
تو مسلمان ہو جا رکانہ نے کہا کہ اگر مجھہ کو یہ علم ہو جاے کہ آپ جو بات کہتے ہین وہ حق ہے تو مین
مسلمان ہو جاؤنگا رکانہ آدمیون مین نہایت شدید تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس سے کہا کہ اگر مین تجھہ کو پچھاڑ ڈالون تو کیا تو اس امر کو حق جانے گا اوس نے کہا بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اوس کو پچھاڑ ڈالا رکانہ نے کہا اے محمد پھر لڑو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوس سے پھر لڑے اور اوس کو دوسری بار پکڑ کے زمین پر پچھاڑ ڈالا رکانہ
چلا گیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ شخص ساحر ہے اور اسکے سحر کی مثل مینے ہرگز سحر نہین دیکھا جس
وقت مین زمین پر گرا واللہ مجھکو اپنے نفس پر کچھہ اختیار نہ رہا۔
بیہقی نے رکانہ بن عبد یزید سے روایت کی ہے رکانہ اشد الناس تھا رکانہ نے کہا کہ

مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی بکریون مین تہے اون کو ہم چرا رہے تہے اول بار
جو امر دیکہا گیا یہ تہا کہ مجہہ سے ایک دن آپ نے کہا کیا تجہکو مجہہ سے کشتی لڑنے کی خواہش
ہے مین نے آپ سے پوچہا کیا آپ مجہہ سے لڑین گے آپ نے فرمایا مین لڑونگا مینے
آپ سے پوچہا کس شرط پر آپ لڑینگے آپ نے فرمایا ان بکریون مین سے ایک بکری پر
مین نے آپ سے کشتی لڑی آپ نے مجہہ کو پچہاڑ ڈالا اور آپ نے مجہہ سے ایک بکری
لے لی پہر آپ نے مجہہ سے پوچہا کیا دوسری بار تجہہ کو لڑنے کی خواہش ہے مینے کہا ہان
لڑتا ہون مین آپ سے لڑا آپ نے مجہہ کو پچہاڑ ڈالا اور مجہہ سے ایک بکری لے لی مین ادہر
اودہر دیکہنے لگا کہ مجہہ کو کوئی انسان دیکہہ رہا ہوگا آپ نے مجہہ سے فرمایا تجہہ کو کیا ہوا ہے
کہ تو اِدہر اُدہر دیکہہ رہا ہے مینے کہا کہ مین بعض چرواہون کو دیکہہ رہا ہون کہ وہ مجہکو نہ
دیکہ لین پہر وہ میری ساتہہ جرأت کرین گے اور مین اپنی قوم مین اشد ہون آپ نے مجہسے
پوچہا کیا تجہہ کو تیسری بار لڑنے کی خواہش ہے تیرے لئے ایک بکری ہے مین نے کہا
ہان لڑتا ہون مین آپ سے لڑا آپ نے مجہہ کو پچہاڑ ڈالا اور مجہہ سے ایک بکری لے لی
رکانہ نے کہا کہ مین غم اور حزن کی حالت مین بیٹہہ گیا آپ نے مجہہ سے پوچہا تجہہ کو کیا ہو گیا
ہے مین نے کہا کہ مین عبد یزید کے پاس پلٹ کے جاتا ہون مین نے اوس کی بکریون
مین سے تین بکریان دے دی ہین مین گمان کرتا تہا کہ مین قریش مین شدید قوت دار
ہون آپ نے مجہہ سے پوچہا کیا تجہہ کو چوتہی بار لڑنے کی خواہش ہے مین نے کہا تین بار
کے بعد خواہش نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا کہ بکریون کی باب
مین جو تو نے کہا مین تیری بکرین پہیر دیتا ہون آپ نے میری بکرین مجہہ کو پہیر دین آپ
کچہہ مدت نہین ٹہیرے کہ آپ کا امر ظاہر ہو گیا مین آپ کے پاس آیا اور مین مسلمان ہو گیا
جن چیزون کی اللہ تعالیٰ نے مجہہ کو ہدایت کی اون مین سے ایک یہ امر تہا کہ مینے یہ جان لیا
کہ آپ نے اوس دن مجہکو اپنی قوت سے نہین پچہاڑا اور آپ نے مجہکو اوسدن نہین پچہاڑا

مگر آپ نے غیر کی قوت سے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی ہاشم مین سے ایک مرد تھا کہ اوس کا نام رکانہ تھا اور رکانہ اشد الناس تھا اور آدمی کو اچانک مار ڈالتا تھا اور وہ مشرک تھا اور وہ اپنی بکریان اوس جنگل مین جسکا نام اضم تھا چرایا کرتا تھا ایک دن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکلے اور اوس جنگل کی طرف متوجہ ہوئے آپ کو رکانہ مل گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس وقت کوئی شخص نہ تھا رکانہ آپ کی طرف کھڑا ہوا اور آپ سے کہا اے محمد آپ ہی وہ شخص ہین کہ ہمارے معبودون لات اور عزیٰ کو بُرا کہتے ہین اور آپ اپنے اوس الہ کی طرف بُلاتے ہین کہ وہ عزیز اور حکیم ہے اگر آپ کے اور میری درمیان صلہ رحمی نہ ہوتا تو مین آپ کو قتل کر ڈالتا اور آپ سے کلام نہ کرتا ولیکن آپ اپنے الہ عزیز اور حکیم سے آج کے دن دعا مانگین کہ وہ مجھ سے آپ کو نجات دلائے مین آپ کے روبرو ایک امر پیش کرتا ہون کیا آپ کی یہ خواہش ہے کہ مین آپ سے کشتی لڑون اور آپ اپنے الہ عزیز اور حکیم سے دعا کرین کہ وہ آپ کو میرے مقابلہ مین مدد دے اور مین لات اور عزیٰ سے دعا مانگتا ہون اگر آپ مجھ کو پچھاڑ ڈالین گے تو میری ان بکریون مین سے دس بکریان آپ کے واسطے ہین آپ ان کو چن کر لے لین اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان مین کشتی لڑتا ہون اگر تو چاہتا ہے ایک نے دوسرے کو پکڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الہ عزیز و حکیم سے دعا مانگی کہ آپ کی اعانت رکانہ کے مقابلہ مین کرے اور رکانہ نے لات اور عزیٰ سے دعا کی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین اوس کی اعانت کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پکڑا اور پچھاڑ ڈالا اور اوس کے سینہ پر بیٹھ گئے رکانہ نے آپ سے کہا آپ میرے سینہ سے اوٹھ جاؤ آپ وہ نہین ہین کہ آپ نے میرے ساتھ یہ امر کیا ہے یعنی مجھکو پچھاڑا ہے مجھکو آپ کے الہ عزیز اور حکیم نے پچھاڑا ہے اور لات و عزیٰ نے میری یاری چھوڑ دی آپ سے پہلے کسی نے میرا پہلو زمین پر

ہرگز نہین لگا یا پہر رکانہ نے آپ سے کہا پہر لڑو اگر آپ مجہہ کو پچہاڑ ڈالین گے تو دس
بکریان دوسری آپ کے واسطے ہین اون کو چن کر لے لینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دوسری بار اوس کو پکڑا اور جیسے پہلی بار ہر ایک نے مدد کے واسطے اپنے اپنے معبودون
سے دعا کی تہی دعا کی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پچہاڑا اور اس کے سینہ پر بیٹہہ گئے
رکانہ نے آپ سے کہا میری سینہ پر سے اُٹھو آپ وہ نہین ہین کہ آپ نے میرے ساتہہ یہ
امر کیا ہے بلکہ یہ آپ کے اوس اللہ نے کیا ہے جو عزیز اور حکیم ہے اور لات اور عزیٰ نے
میری یاری چہوڑ دی ہے اور آپ سے پہلے کسی نے ہرگز میرے پہلو کو زمین سے نہین
لگایا پہر رکانہ نے آپ سے کہا پہر لڑو اگر آپ مجہہ کو پچہاڑ ڈالین گے تو دوسری دس
بکریان آپ کے واسطے ہین اون کو چُن کر لے لینا نبی اللہ نے رکانہ کو پکڑا اور تیسری بار
پچہاڑا رکانہ نے کہا آپ وہ نہین ہین کہ آپ نے میرے ساتہہ یہ امر کیا ہے آپ کے
اوس اللہ نے یہ امر کیا ہے کہ وہ عزیز اور حکیم ہے اور میری یاری لات اور عزیٰ نے چہوڑ دی
ہے۔ میری بکریون مین سے آپ تیس بکریان لے لین اور اون کو چُن لین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ مین بکریان لینے کا ارادہ نہین کرتا ہون ولیکن مین تجہہ کو
اے رکانہ اسلام کی طرف بُلاتا ہون مین تیرے واسطے دریغ کرتا ہون کہ تو دوزخ کی
طرف جائے اگر تو اسلام قبول کرے گا تو دوزخ سے سلامت رہے گا رکانہ نے آپ سے
کہا مین اسلام قبول نہین کرتا مگر آپ مجہہ کو کوئی آیت دکہلا دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکانہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجہہ پر گواہ ہے اگر مین اپنے رب سے دعا کرون اور تجہہ کو کوئی نشانی
دکہلاؤن جس شے کی طرف مین تجہہ کو بلاتا ہون کیا تو اوس کو قبول کرے گا اوس نے کہا
بیشک قبول کرون گا ایک درخت سمرہ کا آپ کے قریب تہا اور اوس مین شاخین اور پتے
تہے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت کی طرف اشارا کیا اور اوس سے کہا اللہ تعالیٰ
کے حکم سے آ گے آ جا وہ چر کر دو ٹکڑے ہو گیا اور نصف اوس کا شاخون اور پتے کے ساتہہ آ گے

کو آگیا یہان تک آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور رکانہ کے درمیان تہا رکانہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے امر عظیم مجھکو دکھلایا آپ اس کو امر کرین
کہ پھر پلٹ کے چلا جاے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی تجھہ پر
گواہ ہے اگر مین اپنے رب سے دعا مانگون اور یہ درخت پلٹ کر چلا جاے اور جس شے
کی طرف مین تجھہ کو بلاتا ہون کیا تو اوس کو قبول کرے گا رکانہ نے کہا بیشک قبول کرون گا
وہ درخت اپنے پتون اور شاخون کے ساتھہ پلٹ کے چلا گیا یہان تک کہ وہ اپنے دوسری
حصے سے مل گیا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ مسلمان ہوجا تو سلامت رہیگا
رکانہ نے آپ سے کہا نہین ہے میرے واسطے کوئی امر مگر یہ کہ مینے ایک امر عظیم کو دیکھا
ولیکن مین گمان کرتا ہون کہ مدینہ کی عورتین اور لڑکے یہ باتین کرین گے کہ آپ کا رعب میری
دل مین داخل ہوا ہے اوس کے سبب سے مین آپ کے دین مین آیا ہون اور مین ایسا
ہون کہ مدینہ کی عورتون اور لڑکون نے یہ امر جان لیا ہے کہ کسی شخص نے میرے پہلو کو زمین
سے ہرگز نہین لگایا ہے اور ہرگز کسی گھڑی رات اور دن مین میرے دل مین رعب
داخل نہین ہوا ہے ولیکن آپ اپنی بکریان چھن کرلےلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رکانہ سے فرمایا جبکہ تو نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو مجھہ کو تیری بکریونکی حاجت
نہین ہے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس سے پلٹ کے چلے آئے حضرت
ابوبکر الصدیق اور حضرت عمر فاروق دونون آپ کے سامنے آئے آپ کو ڈہونڈہ رہے تھے اور
ان دونون حضرات کو لوگون نے یہ خبر دی تہی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی اضم کیطرف
متوجہ ہوئے ہین ان دونون حضرات نے یہ پہچان لیا کہ وہ جنگل رکانہ کا جنگل ہے ایسا
نہ ہوگا کہ آپ کو رکانہ نہ ملے اس لئے آپ کے ڈہونڈہنے کے واسطے دونون حضرات نکلے
تھے اور دونون حضرات اس امر سے ڈرتے تھے کہ رکانہ آپ کو مل جاے اور قتل کرڈالے
یہ دونون حضرات ہر ایک ٹیلہ پر چڑہ کر دیکھتے تھے اور آپ کے نکلنے کی جگہہ کو دیکھتے تھے

یکایک دونون حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کہ آپ سامنے سے آرہے ہین دونون حضرات نے کہا اے نبی اللہ آپ تنہا اِس جنگل کی طرف کیونکر نکل کے آتے ہین اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ جنگل رکانہ کی جہت ہے رکانہ بڑا خونریز ہے اور آپ کی تکذیب مین اشد الناس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونون حضرات کی طرف دیکھکر ہنسنے لگے اور یہ فرمایا کیا یہ امر نہین ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس وہ مجھہ تک نہین پہونچ سکتا اللہ تعالی میرے ساتھہ ہے اور آپ نے اون سے اوس کے ساتھہ کشتی جو لڑی تہی اور اوسکو پچھاڑا تہا اور آپ نے درخت کو اوس کے روبرو بُلایا تہا اِن کل امور کو کہنا شروع کیا دونون حضرات نے اِن واقعات سے تعجب کیا اور پوچہا کیا رسول اللہ آپ نے رکانہ کو پچھاڑ ڈالا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ بھیجا ہے ہم کو یہ علم نہین ہے کہ ہرگز کسی انسان نے رکانہ کے پہلو کو زمین سے لگایا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے دعا مانگی میرے رب نے میری اعانت کی اور میرے رب نے اونیس فرشتون کے ساتھہ میری اعانت کی اور مجھکو دس کی قوت دی۔

## یہ باب اوس شی کے بیان مین ہی کہ عثمان بن عفان کے اسلام لانے مین واقع ہوئی تھی

ابن عساکر نے حضرت عثمان بن عفان رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین عورتون کے ساتھہ فریفتہ تہا ایک رات مین قریش کے ایک گروہ مین کعبہ کے صحن مین بیٹہا ہوا تہا یکایک ہمارے پاس یہ خبر آئی کسی نے ہم سے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ اپنی صاحبزادی کا نکاح عتبہ بن ابولہب کے ساتھہ کردیا اور حضرت رقیہ ایسی صاحب جمال تہین کہ دیکھنے والون کو اچنبہا ہوتا تہا یہ سُن کر مجھکو اِس سبب سے حسرت ہوئی کہ مین نے اِس امر کی طرف سبقت نہین کی کچہہ دیر نہین گذری کہ مین اپنے مکان کی طرف پلٹ کے گیا اور مین

اپنی خالہ کے پاس پہونچا وہ بیٹھی ہوئی تھی اور میری خالہ اپنی قوم کے نزدیک کاہنہ تھی جبکہ اوسنے مجھکو دیکھا یہ شعر پڑھے ؎

| | | |
|---|---|---|
| ابشر وحییت ثلثا تتری | ثم ثلثا وثلثا اخری | |

بشارت ہو تمکو ای عثمان اور اکرام کئے جاؤ تم تین بار پے در پے پھر تین بار اور دوسری تین بار ؎

| | |
|---|---|
| ثم باخری کے تتم عشرا | اتاک خیر ووقیت شرا |

پھر تمہارا اکرام کیا جائے دوسری تحیۃ کے ساتھہ تاکہ دس تحیہ پورے ہو جاوین تمہاری بھلائی آئی ہے اور تم شر سے بچائے گئے ہو ؎

| | |
|---|---|
| انکحت واللہ حصانا زہرا | انت بکر ولقیت بکرا |

تمہارا نکاح واللہ اوس اچھی عورت سے ہوگا جو صاحب حسن وجمال ہے تم بکر ہو یعنی ناکتخدا ہو اور ناکتخدا سے ملوگے یعنی ناکتخدا کے ساتھہ تمہاری شادی ہوگی۔

| |
|---|
| وافیتہا بنت عظیم قدرا |

پایا تم نے اوس عورت کو ایسی شان مین کہ وہ عظیم القدر کی بیٹی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے اپنی خالہ کے قول سے تعجب کیا اور مین نے اوس سے پوچھا اے خالہ تم کیا کہتی ہو میری خالہ نے کہا اے عثمان تو صاحب جمال اور صاحب لسان ہے اور اس نبی کے ساتھہ برہان ہے دیان نے اپنے حق کے ساتھہ اس نبی کو بھیجا ہے اور اس نبی کے پاس تنزیل اور فرقان آیا ہے تو اس نبی کی پیروی کر ایسا نہو کہ تجھہ کو یہ بت دہوکے سے ہلاک کر ڈالین مینے کہا اے خالہ تم اوس شئے کو ذکر کرتی ہو کہ اوس کا ذکر ہمارے شہر مین واقع نہین ہوا تم مجھہ سے اوس کو بیان کرو میری خالہ نے مجھہ سے کہا کہ محمد بن عبداللہ اللہ تعالی کے رسول ہین اور اللہ تعالی کی تنزیل کو لائے ہین اور اوس تنزیل کے ساتھہ اللہ تعالی کی طرف مخلوق کو بلاتے ہین پھر میری خالہ نے کہا کہ محمد کا چراغ چراغ ہے اور آپ کا دین فلاح ہے اور آپ کا امر فتحمندی ہے اور

آپ کا زمانہ لڑائی اور سختی کا ہے اور بطاح آپ کی مطیع ہے یعنی یہ کل سرزمین آپ کی فرمانبردار ہے اگر زیادہ واقع ہوگا یعنی جہاد مین کفار قتل کئے جاوینگے اور تلوارین کھینچی جاوینگی اور نیزے دراز کئے جاوینگے یعنی تلوارون اور نیزون سے لڑائی ہوگی تو اوس وقت چلانا اور فریاد کرنا نفع نہ دیگا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ سنکر مین پھرا اور میری خالہ کا وہ کلام میرے دل مین بیٹھ گیا اور مین اوس مین فکر کرنے لگا اور میری نشست گاہ حضرت ابوبکر الصدیق رضہ کے پاس تھی مین اون کے پاس گیا اور مینے اپنی خالہ سے جو کچھ سُنا تھا اوس ست اونکو خبر کی حضرت ابوبکر الصدیق نے مجسے کہا ای عثمان تیرا بھلا ہو تو صاحب حزم مرد ہے تو حق اور باطل کو جانتا ہے وہ تجھہ سے پوشیدہ نہین ہے یہ بت کیا شے ہین کہ ہماری قوم ان کو پوجتی ہے کیا یہ بت ٹھوس پتھر کے نہین ہین نہ وہ سنتے ہین اور نہ وہ دیکھتے ہین اور نہ ضرر دیتے ہین اور نہ نفع دیتے ہین مینے حضرت ابوبکر الصدیق رضہ سے کہا بیشک واللہ بت ایسے ہی ہین حضرت ابوبکر الصدیق رضہ نے کہا واللہ اے عثمان تم سے تمہاری خالہ نے سچ کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ ہین اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کے ساتھہ اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہے کیا عثمان تم کو یہ خواہش ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کا کلام سنو مین نے کہا بیشک مجھہ کو اس کی خواہش ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ تم کو جنت کی طرف بلاتا ہے تم فرمانبرداری کرو اور مین اللہ تعالیٰ کا رسول ہون اللہ تعالیٰ نے مجھہ کو تمہاری طرف اور اپنی مخلوق کی طرف ہدایت کے واسطے بھیجا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جس وقت مین نے آپ کا کلام سنا مین بے اختیار ہوگیا اور مین مسلمان ہوگیا پھر مجھہ کو کچھہ زمانہ نہین گذرا کہ مین نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھہ شادی کی لوگ میری شادی کی بابت کہتے تھے کہ رقیہ اور عثمان نہایت اچھا جوڑا ہین۔

## یہ باب اون آیات کے بیان مین ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام لانے مین واقع ہوئین

ابن سعد اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عمر رضہ ایسے حال مین مکان سے نکلے کہ تلوار پرتلے مین تھی بنی زہرہ مین سے ایک مرد نے اونسے ملاقات کی اور اوس نے پوچھا اے عمر کہان کا قصد کیا ہے عمر رضہ نے کہا یہ ارادہ رکھتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرون اوس مرد نے پوچھا کہ بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کیونکر امن مین رہوگے عمر رضہ نے اوس مرد سے کہا کہ مین تجھکو گمان نہین کرتا ہون مگر یہ کہ تو صابی ہوگیا ہے یعنی بد دین ہوگیا ہے اور تو نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اوس مرد نے عمر رضی اللہ سے کہا کیا تم کو ایک تعجب خیز امر کی طرف رہبری نہ کرون وہ یہ ہے کہ تمہاری بہن اور بہنوئی دونون صابی ہوگئے ہین اور دونون نے تمہارا دین چھوڑ دیا ہے یہ سنکر عمر رضہ غضب کی حالت مین چلے گئے یہان تک کہ دونون کے پاس آئے اور اون دونون کے پاس خباب تھے جسوقت عمر رضہ کی آہٹ خباب نے سنی تو وہ مکان مین چھپ گئے عمر رضہ دونون کے پاس داخل ہوئے اور اون سے پوچھا کہ یہ آہستہ باتین تمہارے پاس کیا تھین جنکو مینے سنا ہے اور خباب اور عمر رضہ کی بہن اور بہنوئی سورہ (طٰہٰ) کو اوسوقت پڑھ رہے تھے اونھون نے کہا کہ ہم باتین کر رہے تھے باتون کے سوا اور کچھہ نہ تھا عمر رضہ نے دونون سے پوچھا شاید تم دونون صابی ہوگئے ہو عمر رضہ کے بہنوئی نے کہا اے عمر رضہ اگر حق تمہارے دین کے غیر مین ہو تب کیا کہوگے عمر رضہ اپنی بہنوئی کی یہ بات سنکر اون پر حملہ آور ہوئے اور اون کو کچلنے کے طور پر پیلا حضرت عمر کی بہن آئین تاکہ اون کو اپنے شوہر سے باز رکھین عمر رضہ نے اپنے ہاتھہ سے ایسا مارا کہ اون کی بہن کا چہرہ خون آلود ہوگیا پھر اون سے کہا کہ وہ کتاب کہ تمہارے پاس ہے وہ مجھے دو مین اوس کو پڑھتا ہون عمر رضہ کی بہن نے کہا کہ آپ بے طہارت ہین اور

کتاب کو کوئی نہین چہوتا ہے مگر طاہر لوگ اوٹہو اور وضو کرو حضرت عمر رضہ اوٹہے اور وضو کیا پہر کتاب لی اور سورہ (طٰہٰ) پڑہی یہان تک کہ اس آیت تک پہونچے انّنی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری اس کے بعد عمر رضہ نے کہا کہ مجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو جبکہ خباب رضہ نے حضرت عمر رضہ کی بات سنی وہ گہر مین سے باہر نکل آئی اور کہا اے عمر تم کو بشارت ہو مین امید کرتا ہون کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا ہون کہ اپنے شب پنجشنبہ کو آپ کے لیئے مانگی تہی وہ دعا یہ ہے اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمرو بن ہشام یہ سنکر حضرت عمر مکان سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے

بزار اور بیہقی اور طبرانی نے اور ابو نعیم نے (حلیہ) مین حضرت عمر بن الخطاب سی روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ اشد الناس تہا ایک دن نہایت گرمی کی شدت تہی دوپہر کے وقت مین مکہ کے بعض راستون مین تہا اس حال مین ایک قریشی مرد مجہہ سے ملا اور اوس نے مجہہ سے پوچہا اے ابن الخطاب کہان کا ارادہ رکہتے ہو مینے کہا کہ اپنے معبودون کی نصرت کا ارادہ رکہتا ہون اوس نے سنکر مجہہ سے کہا ای ابن الخطاب تم سے یہ عجب ہے تم یہ زعم کرتے ہو کہ مین ایسا ہون کہ اپنے معبودون کی نصرت کرتا ہون اور تمہارے گہر ہی مین تم پر ایک امر داخل ہوا ہے عمر بن الخطاب رضہ نے کہا مین نے اوس مرد سے پوچہا وہ کیا امر ہے اوس نے کہا کہ تمہاری بہن مسلمان ہو گئی عمر رضہ نے کہا یہ سنکر مین غضب کی حالت مین پلٹا اور مین نے دروازہ مارا اور اوس وقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تہا کہ جن لوگون کے پاس کچہہ نہ ہوتا جب اون مین سے ایک یا دو مرد مسلمان ہو جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونون کو اوس شخص کے ساتہہ شریک فرما دیتے تہے جس کو فراخ دستی ہوتی تہی وہ دونون آدمی اوسکا بچا ہوا کہانا لے لیا کرتے تہے اور کہا لیتے تہے میرے بہنوئی کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیون کو شریک کر دیا تہا

جسوقت مین سنے دروازہ مارا تو مجہہ سے پوچہا گیا یہ کون ہے مینے کہا عمر ہے اونہون نے
جلدی کی اور مجہہ سے چہپ گئے اور وہ اوس وقت ایک صحیفہ پڑہ رہے تہے جو اونکے سامنے
رکہا تہا اوس کو اونہون نے چہوڑ دیا یا وہ اوسکو بہول گئے میری بہن دروازہ کہولنے کے
واسطے اوٹہی مین نے اوس سے کہا اے اپنے نفس کی دشمن تو صابیہ ہو گئی میرے ہاتھ
مین جو شئے تہی مینے اوس کے سر پر اوسے مارا اوس کے سر سے خون بہنے لگا جسوقت
اوس نے خون کو دیکہا وہ رونے لگی اور اوس نے کہا اے ابن الخطاب تو جو کچہہ کرنے والا
ہے کر مین تو دوسرے دین مین ہو گئی عمر رضہ نے کہا کہ مین مکان مین داخل ہوا اور تخت پر
بیٹہہ گیا مینے صحیفہ کو دیکہا مکان کے وسط مین رکہا ہوا تہا مینے اپنی بہن سے پوچہا یہ کیا
شئے ہے مجہکو دو میری بہن نے کہا تم اس کے اہل سے نہین ہو تم جنابت سے طہارت
نہین کرتے ہو اور یہ وہ کتاب ہے کہ اِس کو نہین چہوتے ہین مگر طاہر لوگ مین صحیفہ کے
واسطے اصرار کرتا رہا یہان تک کہ میری بہن نے مجہہ کو دیدیا مینے اوس کو کہولا ایکایک مین
نے دیکہا کہ اوس مین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا ہے جبکہ مین اللہ تعالی کے اسما مین سے
ایک اسم پر گذرا تو مین اوس سے ڈر گیا مینے صحیفہ کو رکہہ دیا پہر مین نے اپنے آپ کو سنبہالا
اور مینے اوس صحیفہ کو لیا یکایک مینے دیکہا کہ اوس مین سبح للہ ما فی السموات والارض لکہا
ہوا ہے جبکہ مین اسماے الہی مین سے ایک اسم پر گذرا مین ڈر گیا پہر مین نے اپنے آپ
کو سنبہالا اور مینے اوس صحیفہ کو پڑہا یہان تک کہ آمنوا باللہ ورسولہ آخر آیت تک مین
پہونچا مین نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ وہ لوگ جو چہپ گئے
تہے جلدی سے میری طرف نکل کے آئے اور اُنہون نے تکبیر کہی اور مجہہ سے کہا اے
ابن الخطاب آپ کو یہ بشارت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوشنبہ کے دن یہ
دعا کی تہی اللہم اعز دینک باحب الرجلین الیک اما ابو جہل بن ہشام واما عمر بن الخطاب
اور ہم یہ امید کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاے مبارک آپ کے واسطے

قبول ہوئی ہے۔

احمد نے عمر ابن الخطاب رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قبل اس کے کہ مین اسلام قبول کرتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درپے تہا مین نے آپ کو ایسے حال مین پایا کہ آپ مجہ سے آگے مسجد کی طرف چلے گئے مین آپ کے پیچہے کہڑا ہو گیا آپنے سورہ الحاقہ کو شروع فرمایا مین سنکر قرآن شریف کی تالیف سے تعجب کرتا تہا مینے کہا جیسے قریش نے کہا ہے واللہ یہ شخص شاعر ہے آپ نے یہ پڑہا انہ لقول رسول کریم وما ہو بقول شاعر قلیلا ما تومنون مینے کہا آپ کاہن ہین آپ نے پڑہا و لا بقول کاہن قلیلا ما تذکرون تنزیل من رب العالمین آخر سورہ تک یہ سنکر اسلام میرے قلب مین جیسا چاہیئے تہا واقع ہو گیا

ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند مین جابر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ رات مین میری بہن کو درد زہ ہوا مین اپنے مکان سے نکلا یہان تک کہ مین کعبہ شریفہ مین آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑہی مینے ایسی شے سنی کہ اس کی مثل نہین سنی تہی پھر آپ پلٹ کے چلے گئے مین آپ کے پیچہے ہو لیا آپ نے مجہسے فرمایا اے عمر تم نہ رات مین مجہکو چہوڑتے ہو اور نہ دن مین ہر وقت میری فکر مین رہتے ہو مین یہ سنکر ڈر گیا کہ آپ مجہپر بد دعا کرین مینے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ۔

ابو نعیم نے حضرت عمر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین ابو جہل اور شیبہ بن ربیعہ کے ساتھ بیٹہا ہوا تہا ابو جہل نے یہ کہا اے گروہ قریش محمد صلعم نے تمہارے معبودون کو برا کہا ہے اور تمہاری عقلون کو سبک ٹہیرایا ہے اور یہ زعم کیا ہے کہ تمہارے وہ باپ دادا جو گذر چکے ہین وہ دوزخ مین گر پڑے ہین آگاہ ہو جاؤ جو شخص محمد صلعم کو قتل کرے گا اوسکے واسطے میرے ذمہ سو ناقہ سرخ اور سیاہ رنگ کے واجب ہون گے اور ایک ہزار اوقیہ چاندی عمر رضؓ نے کہا کہ مین اپنی تلوار پر تلہ مین ڈالے ہوئے اور تیر دان کو اوندہا کئے ہوئے محمد صلعم کے قتل کے ارادہ سے نکلا اور مین گائے کے ایک بچہڑے کی طرف سے گذرا کہ

اوس کو لوگ ذبح کر رہے تھے مین کھڑا ہو کر اون لوگون کی طرف دیکھنے لگا یکایک مینے
سنا کہ ایک پکارنے والا اوس بچھڑے کے اندر سے پکار رہا ہے اور یہ کہتا ہے یا ال ذرع
امر نجیح رجل یصیح بلسان فصیح یدعوالی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ۔ عمر رضہ
نے کہا کہ مین نے اوس کی آواز سن کر یہ جانا کہ اوس نے میرے سنانے کا ارادہ کیا ہے
پھر مین ایک بکری کے پاس سے گذرا یکایک مین نے سنا کہ ہاتف آواز دے رہا ہے
اور وہ یہ اشعار پڑھ رہا ہے ؎

| | |
|---|---|
| یا ایہا الناس ذوالاجسام | ما انتمو اطائیش الاحلام |

اے جسم والے لوگو تم مین اور سبک عقل لوگون مین کچھ فرق نہین ہے۔

| | |
|---|---|
| ومسندو الحکم الی الاصنام | فکلکم اورہ کالنعام |

اور تم لوگ بتون کی طرف حکم کی نسبت کرنے والے ہو اور تم لوگون مین کل شتر مرغ کی طرح بیوقوف ہین

| | |
|---|---|
| اما ترون ما ارے امامی | من ساطع یجلو دجی الظلام |

کیا تم لوگ وہ شے نہین دیکھتے ہو جس شے کو مین اپنے آگے دیکھتا ہون وہ شے اُس بلند ہونیوالی
نور سے ہے کہ ظلمتون کی تاریکی کو دفع کر دیتا ہے۔

| | |
|---|---|
| قد لاح لناظر من تہام | اکرم بہ للہ من امام |

وہ نور دیکھنے والے کے واسطے تہامہ سے ظاہر ہوا ہے کتنا بزرگ ہے وہ امام اللہ تعالی
کے واسطے اوس امام کی نیکی ہے۔

| | |
|---|---|
| قد جاء بعد الکفر بالاسلام | والبر والصلات للارحام |

وہ امام کفر کے بعد اسلام اور نیکی اور صلہ رحمی کو لایا ہے۔
عمر رضہ نے کہا کہ مینے اپنے دل مین کہا کہ اِس کو مین گمان نہین کرونگا مگر یہ کہ اسنے میرے
سنانے کا ارادہ کیا ہے پھر مین ضماریت کی طرف گیا یکایک مینے سنا کہ ایک ہاتف اوس
کے پیٹ کے اندر سے یہ اشعار کہہ رہا ہے۔

ترک الضمار وکان یعبد وحده | بعد الصلوة مع النبی محمد

چھوڑ دیا گیا ضمار بت اور وہ تنہا عبادت کیا جاتا تھا بعد نماز کے جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئی ہے ۵

ان الذی ورث النبوة والہدیٰ | بعد ابن مریم من قریش مہتدی

وہ شخص کہ نبوت اور ہدایت کا ابن مریم کے بعد وارث ہوا ہے وہ قریش سے ہے اور ہدایت یافتہ ہے۔

سیقول من عبد الضمار ومثلہ | لیت الضمار ومثلہ لم یعبد

قریب ہے وہ شخص کہ ضمار اور مثل ضمار کی عبادت کرتا تھا یہ کہے گا کاش ضمار اور مثل ضمار کی عبادت نہ کیا جاتا ۵

فاصبر اباحفص فانک آمن | یاتیک عز غیر عز بنی عدی

صبر کر تو اے ابو حفص تو ایمان لانیوالا ہے تجھہ کو وہ عزت آئے گی جو بنی عدی کی عزت کے سوا ہے۔

لا تعجلن فانت ناصر دینہ | حقا یقینا باللسان وبالید

تو جلدی نہ کر تو اوس نبی کے دین کی نصرت کرنیوالا ہے زبان اور ہاتھ سے یہ بات حق اور یقین ہے۔

عمر رض نے کہا واللہ مینے یہ جانا کہ اوس نے میرے سنانے کا ارادہ کیا ہے مین اپنی بہن کے پاس آیا یکایک مینے دیکھا کہ خباب بن الارث اور اوس کا شوہر اوسکے پاس ہے خباب نے مجھہ سے کہا ای عمر تمہارا بھلا ہو تم مسلمان ہوجاؤ مینے پانی مانگا اور وضو کیا اور مین مکان سے نکل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا آپ نے مجھسے فرمایا اے عمر تمہارے حق مین میری دعا قبول کی گئی تم مسلمان ہوجاؤ مین مسلمان ہوگیا جو لوگ مسلمان ہوئے تھے اون مین سے مین چالیسوان مرد تھا مجھہ سے چالیس مرد پورے ہوگئے اور اوسوقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین۔

ابن سعد اور احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے

اور ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تہی اللھم اعز الاسلام باحب ہذین الرجلین الیک بابی جہل ابن ہشام او عمر بن الخطاب۔ اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل اوس حدیث سے روایت کی ہے جو حضرت عمر نے خود اور انس رضہ نے اوسکی روایت کی ہے۔

ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عایشہ رضہ سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اعز الاسلام بعمر خاصۃ اور حاکم نے اس حدیث کی مثل ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے۔

طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود رضہ سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اعز الاسلام بعمر او بابی جہل اللہ تعالی نے اپنے رسول کی دعا حضرت عمر کے حق مین قبول کی اور حضرت عمر سے ملک اسلام کا بنا کیا گیا۔

بخاری نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہ جب سے عمر رضہ مسلمان ہوئے ہم لوگ ہمیشہ معزز رہے۔

ابن سعد اور حاکم نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ واللہ ہم کو یہ قدرت نہ تھی کہ ہم کعبہ کے پاس ظاہر مین نماز پڑہتے یہانتک کہ حضرت عمر رضہ مسلمان ہوئے۔

حاکم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر رضہ کے زمانہ مین اسلام اوس مرد کی مثل تہا کہ روبرو سے آرہا ہو اور اوسکا قرب زیادہ ہوتا جاتا ہو جبکہ حضرت عمر رضہ شہید ہوئے تو اسلام اوس مرد کی مثل ہو گیا کہ پیچہے ہٹتا جاتا ہو اور اُسکی دوری زیادہ ہوتی جاتی ہو

ابن سعد نے عثمان بن الارقم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اعز الاسلام باحب الرجلین الیک عمر بن الخطاب او عمرو بن ہشام دوسرے دن حضرت عمر رضہ اول صبح آئے اور مسلمان ہو گئے۔

طبرانی نے (اوسط) مین انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

شب پنجشنبہ کو یہ دعا کی اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او عمرو بن ہشام حضرت عمر رضہ جمعہ کے دن صبح کو آئے اور مسلمان ہو گئے۔

ابن سعد نے صہیب بن سنان سے روایت کی ہے جبکہ حضرت عمر رضہ مسلمان ہوئے تو اسلام ظاہر ہو گیا اور اسلام کی طرف لوگون کو علانیہ طور سے بلایا اور بیت اللہ شریف کے اطراف مین ہم لوگ حلقہ باندہ کر بیٹھے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور جس شخص نے ہمارے ساتھ خلاف اور کینہ کیا ہم نے اوس سے انتقام لیا اور جس نے ہمارے ساتھ جیسا کیا ہمنے بہی اوسکے ساتھ ویسا ہی کیا۔

ابن سعد نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر رضہ چالیس مردون اور دس عورتون کے بعد مسلمان ہوئے حضرت عمر رضہ کے مسلمان ہونے کے ساتھ ہی اسلام مکہ معظمہ مین ظاہر ہو گیا۔

حاکم اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت عمر رضہ مسلمان ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ کہا اے محمد حضرت عمر رضہ کے اسلام سے اہل آسمان خوش ہوئے ہین۔

## یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہی کہ ضماد کے اسلام لانے مین واقع ہوئی

احمد اور مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ضماد مکہ شریفہ مین آیا اور وہ ازد شنوءہ مین سے ایک مرد تہا اور وہ جن اور آسیب کے لئے منتر پڑہا کرتا تہا اوس نے بیوقوف کمینہ لوگون سے یہ سنا تہا وہ کہتے تہے کہ محمد صلعم مجنون ہین ضماد نے کہا مین آپ کے پاس جاؤن گا شاید اللہ تعالی آپ کو میرے ہاتھ سے شفا دے ضماد نے کہا کہ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور مینے آپ سے کہا کہ مین اس ہوا یعنی جنات کے لئے منتر پڑہتا ہون اور اللہ تعالی میرے ہاتھ سے جسکو

چاہتا ہے شفا دیتا ہے آپ میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر
فرمایا الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن
سیآت اعمال من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہدان لا الہ الا اللہ
وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ ضماد نے سن کر کہا آپ اِن کلمات کو پہر پڑہین
آپنے پہران کا اعادہ کیا ضماد نے سنکر کہا واللہ مینے کاہنون کا قول اور ساحرون کا قول
اور شاعرون کا قول سنا ہے ان کلمات کی مثل مین نے نہین سنا یہ کلمات دریا کی منجدہار
کو پہونچ گئے ہین آپ اپنا ہاتھہ دیجے مین آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہون ضماد نے
آپ سے بیعت کی۔

## یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہی کہ عمرو بن عبدالقیس کے اسلام مین واقع ہوئی

ابن شاہین نے حسین بن محمد کے طریق سے روایت کی ہے حسین نے کہا مجہہ سے
میرے باپ نے اون سے جعفر بن الحکم العبدی نے اون سے صحار بن العباس اور فریدۃ
ابن مالک نے عبدالقیس کے ایک گروہ مین یہ حدیث کی ہے اونہون نے کہا ہے کہ
اشبح عبدالقیس ایک راہب کا دوست تہا اور دارین مین وہ اترا کرتا تہا ایک سال اشبح
نے اوس راہب سے ملاقات کی راہب نے اوس کو یہ خبر دی کہ ایک ایسا نبی مکہ مین
ظہور کرے گا کہ وہ ہدیہ کہائے گا اور صدقہ نہ کہائے گا اوسکے دونون شانون کے بیچ مین ایک
علامت ہوگی اور وہ نبی کل ادیان پر غالب آئے گا پہر وہ راہب مرگیا اشبح نے اپنے بہانجے
عمرو بن عبدالقیس کو بہیجا عمروا مامہ بنت الاشبح کا شوہر تہا عمرو سال ہجرت مین مکہ مین آیا
اور اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اوس نے صحیح نشانی دیکہی سو مسلمان
ہوگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو سورہ الحمد للہ اور سورہ اقرا باسم ربک پڑہائی اور

اوس سے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے ماموں کو اسلام کی طرف بُلا وہ پلٹ کے گیا اور اشج کو
اس خبر سے خبر کی اشج مسلمان ہوگیا اور اوس نے اپنے اسلام کو ایک زمانہ تک چھپایا
پھر اشج سولہ مردون کے ساتھ نکلا اور مدینہ منورہ مین آیا جس رات کی صبح کو یہ لوگ مدینہ
مین آئے اوسی رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر آئے اور آپ نے فرمایا کہ مشرق
کی جانب سے ایک قافلہ ضرور آئے گا اہل قافلہ اسلام سے کراہت نہ کرینگے اور صاحب
قافلہ کی ایک علامت ہوگی وہ لوگ آئے ان لوگون کا آنا سال فتح مکہ مین تھا۔ اور اس
حدیث کو ابن سعد نے اپنے طبقات مین بلا اسناد کے ذکر کیا ہے۔

## یہ باب اون آیتونکے بیان مین ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی کے اسلام مین واقع ہوئی ہین

بخاری نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ بنی دوس نے نافرمانی کی ہے اور اسلام
سے انکار کیا ہے آپ اونپہ بددعا کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر روبقبلہ ہوگئے
اور آپ نے اپنے ہاتھ اوٹھائے اور یہ دعا مانگی اللھم اھد دوسا وآت بھم۔
بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی یہ باتین
کرتے تھے کہ مین مکہ مین ایسے حال مین آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تھے قریش
کے لوگ طفیل کے پاس گئے طفیل مرد شریف اور شاعر اور عقلمند تھا قریش کے مردون
نے طفیل سے کہا کہ تم ہمارے شہر مین آئے ہو اور یہ مرد جو ہمارے درمیان مین ہے اِسنے
ہماری جماعت کو متفرق کردیا ہے اور ہمارے امر کو پریشان کردیا ہے اور اِس مرد کا قول
مثل ایسے جادو کے ہے کہ مرد اور مرد کے باپ کے درمیان اور مرد کے بھائی کے درمیان
اور مرد اور اوس کی زوجہ کے درمیان جدائی ڈالتا ہے جو مصیبت ہم پر ہے ہم ڈرتے ہین کہ

تم پر اور تمہاری قوم پر نہ آئے تم ہرگز اس مرد سے کلام نہ کیجیو اور اوس کی بات نہ سنیو طفیل نے کہا واللہ قریش کے لوگ مجھ سے یہی کہتے رہے یہانتک کہ مین نے یہ قصد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ سنون اور آپ سے بات نہ کرون یہان تک کہ جسوقت مین مسجد کی طرف گیا تو مینے اپنے کانون مین کپڑے بھر لیئے کہ آپ کی کوئی بات میرے کانون مین نہ پہونچے مین مسجد کی طرف گیا یکایک مینے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہین مین آپ کے قریب کھڑا ہو گیا اللہ تعالی نے یہ نہ چاہا کہ مین نہ سنون مگر یہی چاہا کہ مجھ کو آپ کا بعض قول سنائے مینے کلام حسن سنا اور سننے کے بعد مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین عقلمند اور شاعر مرد ہون کلام قبیح کلام حسن سے مجھپر مخفی نہین ہے جو بات یہ مرد کہتا ہے مین اوس کو سنون اِس امر سے کون شے مجھکو مانع ہے جو بات کہ یہ مرد کہتا ہے اگر وہ حسن ہے تو مین اوس کو قبول کرون گا اور اگر وہ قبیح ہے تو اوس کو ترک کرون گا مین اتنی دیر ٹھیرا رہا کہ آپ اپنے مکان کیطرف چلے مین آپ کے پیچھے ہو لیا اور مین نے آپ سے کہا کہ آپ کی قوم کے لوگون نے مجھسے ایسا ایسا کہا آپ اپنے امر کو مجھپر ظاہر فرمایئے آپ نے اسلام کو پیش کیا اور میرے سامنے قرآن شریف پڑھا واللہ مینے قرآن سے احسن کوئی قول ہرگز نہین سنا اور کوئی امر اسلام سے اعدل نہین سنا مین مسلمان ہو گیا اور مینے آپ سے عرض کی اے نبی اللہ مین اپنی قوم مین ایک ایسا مرد ہون کہ سب میری اطاعت کرتے ہین اور مین اپنی قوم کی طرف پلٹ کے جانے والا ہون اور انکو اسلام کی طرف بلانے والا ہون آپ میرے واسطے اللہ تعالی سے ایسی دعا فرماوین کہ میرے لئے اللہ تعالی کوئی ایسی نشانی پیدا کر دے کہ میری قوم کے مقابلہ مین وہ مددہو سکے آپ نے میرے واسطے یہ دعا فرمائی اللھم اجعل لہ آیۃ مین اپنی قوم کی طرف گیا یہان تک کہ جسوقت مین ثنیہ کدا مین تہامیری دونون آنکھون کے بیچ مین ایک نور چراغ کی مثل واقع ہوا مینے اللہ تعالی سے دعا کی ای

میرے اللہ یہ نور میرے چہرہ مین نہ رہے بلکہ غیر جگہہ رہے مین اِس امر سے ڈرتا ہون کہ لوگ یہ گمان کرینگے کہ وہ مثلہ ہے جو میرے چہرہ مین واقع ہوا ہے وہ نور میرے چہرہ سے میرے کوڑے کے سرے کی طرف پہر کر مثل ایک قندیل معلق کے ہوگیا پہر مینے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اونہون نے اسلام قبول کرنے مین تاخیر کی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مین نے عرض کی کہ بنی دوس نے مجہہ پر غلبہ کیا ہے آپ اُن پر بددعا کرین آپ نے یہ دعا فرمائی اللهم اهد دوسا اور مجہہ سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی قوم کی طرف پلٹ جاؤ اور اون کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اون کے ساتہہ نرمی کرو مین پلٹ کر گیا اور مین دوس کی سرزمین مین مقیم رہا اور اون کو اسلام کی طرف بلاتا رہا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی پہر مین اون لوگون مین سے جو میری قوم مین سے تہے ستر یا اسی گہرانے دوس کے اپنے ساتہہ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر مین آیا۔ اِس حدیث کی روایت ابونعیم نے واقدی کے طریق سے کی ہے کہا ہے کہ مجہہ سے عبداللہ بن جعفر نے عبدالواحد بن ابی عون الدوسی سے اِس حدیث کی ساتہہ حدیث کی ہے اور ابن اسحاق نے مغازی کے بعض نسخون مین صالح بن کیسان کے طریق سے طفیل بن عمرو الدوسی سے اسی اسناد کے ساتہہ موصول روایت کی ہے اور یہ حدیث باقی نسخون مین بلا اسناد کے ہے۔

ابوالفرج اصفہانی نے کتاب (اغانی) مین کہا ہے کہ میرے چچا نے مجھکو خبر دی ہے کہ ہم سے خرنبل بن عمرو بن ابی عمرو نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور لفظ اُسی کے ہین اور ابوالفرج نے کہا ہے مجھکو محمد بن الحسن بن درید نے خبر کی ہے کہ میرے چچا نے مجہہ سے عباس بن ہشام سے اونہون نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی اپنے مکان سے نکلے یہان تک کہ مکہ معظمہ مین ایسے حال مین آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تہے اور مدینہ کی طرف آپ نے ہجرت فرمائی تہی طفیل کو قریش نے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا اور اون سے کہا کہ تم ہمارے واسطے اس مرد کو اور جو شئے اسکے پاس ہے اوس کو جانچو اور غور کرو طفیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اسلام کو پیش کیا طفیل نے کہا کہ مین مرد شاعر ہون مین جو کچہہ کہتا ہون آپ سنئے آپ نے ارشاد فرمایا پڑہو طفیل نے اشعار پڑہے طفیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہی پڑہتا ہون تم سنو پہر آپ نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہکر قل ہو اللہ احد اللہ الصمد کو آخر سورۃ تک پڑہا پہر قل اعوذ برب الفلق کو پڑہا اور طفیل کو اسلام کی طرف بلایا طفیل مسلمان ہو گئے اور اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گئے اور ایسے حال مین قوم کے پاس آئے کہ اندہیری رات تہی پانی برس رہا تہا طفیل نے نہین دیکہا کہ کدہر کو جا رہا ہون اوس وقت اُن کے کوڑے کی جانب مین ایک نور روشن ہو گیا طفیل اپنی قوم کے لوگون کے پاس آئے لوگ اون کو لپٹ گئے اور اون کے کوڑی کو پکڑنے لگے وہ نور اون لوگون کی انگلیون کے درمیان سے نکل رہا تہا طفیل نے اپنے مان باپ کو اسلام کی طرف بلایا طفیل کا باپ مسلمان ہو گیا اور مان مسلمان نہ ہوئی پہر طفیل نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی کسی نے قبول نہین کیا مگر ابو ہریرہ رضہ نے اسلام قبول کیا۔

ابن جریر نے ابن الکلبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ طفیل کو ذی النور جو کہتے ہین اون کے اس نام کا سبب یہ ہے کہ طفیل جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون کی قوم کے واسطے دعا کی طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجہہ کو میری قوم کی طرف آپ بہیجئے اور مجہہ کو کوئی نشانی دیجئے آپ نے یہ دعا فرمائی (اللہم نور لہ) طفیل کی دونون آنکہون کے درمیان ایک نور بلند ہو گیا طفیل نے کہا اے رب مجہہ کو خوف ہوتا ہے کہ لوگ اس نور کو دیکہکر یہ نہ کہین کہ یہ مثلہ ہے پس وہ نور طفیل کے کوڑے کی طرف پہر گیا اور وہ نور اندہیری رات مین طفیل کیواسطے

چمکتا تہا اور روشن ہوتا تہا۔

ابو الفرج اصفہانی نے (کتاب اغانی) مین ابن الکلبی سے یہ روایت کی ہے کہ طفیل جسوقت مکہ معظمہ مین آئے تو قریش کے آدمیون نے اون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو ذکر کیا طفیل آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور آپ کے سامنے اپنے اشعار پڑہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طفیل کے روبرو سورہ اخلاص اور معوذتین پڑہی طفیل سنکر اوسی وقت مسلمان ہوگئے اور اپنی قوم کی طرف عود کیا راوی نے طفیل کے کوڑے اور اون کے نور کے قصہ کو ذکر کیا ہی اور کہا ہے کہ طفیل نے اپنے باپ اور مان کو اسلام کی طرف بُلایا طفیل کا باپ مسلمان ہوگیا اور اون کی مان مسلمان نہ ہوئی اور طفیل نے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بُلایا اونہون نے اسلام قبول نہین کیا پہر طفیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی جبکہ آنحضرت صلعم نے طفیل کی قوم کی ہدایت کے واسطے دعا فرمائی تو طفیل نے آپ سے کہا کہ مین اس امر کو دوست نہین رکہتا تہا کہ آپ اونکے لئے بہتری کی دعا فرمادین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اون لوگون مین تمہاری مثل بہت لوگ ہین۔

## یہ باب عثمان بن مظعون کے اسلام لانے مین جو امر واقع ہوا اوس کے بیان مین ہے

احمد اور ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین اپنے مکان کے صحن مین بیٹہے ہوئے تہے آپ کی طرف عثمان بن مظعون گذرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکہکر تبسم کیا آپ نے عثمان سے فرمایا کیا تم نہین بیٹہو گے عثمان نے کہا ہان بیٹہون گا عثمان آپ کے پاس بیٹہہ گئے اس درمیان کہ آپ عثمان سے باتین کررہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان

کی طرف نگاہ اوٹھائی اور آپ نے ایک ساعت آسمان کی طرف دیکھا پہر آپ نے اپنی نگاہ مبارک کو آسمان سے زمین کی طرف لانا شروع کیا یہان تک کہ آپ نے اپنی نگاہ کو اپنی دہنی طرف زمین پر اوتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس نشست سے جو عثمان کیطرف بیٹھے ہوئے تھے اوس طرف کو پہر گئے جس طرف آپ نے اپنی نگاہ مبارک اوتاری تہی آپ اپنے سر مبارک کو ہلا رہے تھے گویا آپ سے کوئی کچھہ کہہ رہا ہے اور آپ اوس کو سمجھہ رہے ہین اور ابن مظعون دیکھہ رہے تھے جبکہ آپ نے اپنی حاجت کو پورا کر لیا جیسے پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اوٹھی تہی آپ کی نگاہ آسمان کی طرف اوٹھی اور آپ کی نگاہ اوس فرشتہ کے پیچھے تہی یہان تک کہ وہ آسمان مین چھپ گیا اور آپ پہلی نشست کے موافق عثمان کی طرف متوجہ ہوئے عثمان نے کہا اے محمد آپ نے جو فعل صبح کے وقت کیا مین نے آپ کا ایسا فعل نہین دیکھا آپ نے عثمان سے پوچھا تم نے مجھہ کو کیا فعل کرتے دیکھا عثمان نے آپ کو آپ کی اوس حالت سے خبر کی آپ نے عثمان سے پوچھا کیا تم اوس کو سمجھہ گئے عثمان نے کہا ہان مین سمجھہ گیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ابہی آئے عثمان نے آپ سے پوچھا جبریل نے آپ سے کیا کہا آپ نے فرمایا جبریل نے کہا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون عثمان نے کہا کہ یہ وہ وقت تہا کہ اسلام نے میرے دل مین قرار پکڑا اور مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکہا۔

## یہ باب جنات کے اسلام لانے اور اون آیتون کے بیان مین ہے کہ جنات کے اسلام مین واقع ہوئین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن آخر آیات تک

اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن آخر آیات تک
شیخین نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے اون اصحاب کے گروہ مین جو شوق عکاظ کا قصد کر کے جانے والے تھے تشریف
لے گئے یہ وہ وقت تہا کہ شیاطین اور آسمان کی خبر کے درمیان ایک امر حائل ہو گیا تہا
اور شیاطین پر آگ کے شعلے مارے جاتے تھے شیاطین اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گئے
تھے شیاطین کی قوم نے اون سے پوچہا تہا تم کو کیا ہو گیا ہے کہ آسمان کی خبر نہین لاتے
ہو شیاطین نے کہا کہ ہمارے درمیان اور آسمان کی خبر کے درمیان ایک امر حائل ہو گیا
ہے ہم پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہین اون کی قوم نے کہا کہ تمہارے اور آسمان
کی خبر کے درمیان کوئی امر حائل نہین ہوا ہے مگر وہ شئے کہ نئی ظہور مین آئی ہے تم
لوگ زمین کے مشرقون اور مغربون مین جاؤ اور تم دیکھو کہ وہ کیا شئے ہے جو تمہارے اور
آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوئی ہے شیاطین گئے اور مشارق اور مغارب روئے
زمین مین پھر رہے تھے وہ گروہ جو تہامہ کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
گیا تہا اور آپ اوس وقت مقام نخلہ مین تشریف رکہتے تھے اور اپنے اصحاب کو فجر
کی نماز پڑہا رہے تھے جبکہ اوس گروہ نے قرآن شریف آپ سے سنا تو اوس پر کان
لگا دئے اور شیاطین نے آپسمین کہا کہ واللہ یہ وہ امر ہے جو تمہارے درمیان اور
آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوا ہے اس جگہہ سے جس وقت وہ شیاطین اپنی
قوم کی طرف پلٹ کر گئے تو اپنی قوم سے انہون نے یہ کہا یا قومنا انا سمعنا قرانا عجبا یہدی
الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا۔

شیخین نے مسروق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے ابن مسعود رضہ سے
سوال کیا کہ جس رات مین جنات نے قرآن شریف سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کس نے جنات کی خبر دی تہی ابن مسعود رضہ نے کہا کہ ایک درخت نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کی خبر دی تہی۔
مسلم اور احمد اور ترمذی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے ابن مسعود رضہ سے پوچہا کیا تم لوگون مین سے کوئی شخص لیلۃ الجن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا تہا ابن مسعود رضہ نے کہا کہ ہم لوگون مین سے کوئی شخص آپ کی صحبت مین نہین رہا ولیکن ایک رات کو مکہ معظمہ مین ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم کیا ہم نے کہا آپ کو کسی نے دہوکہ سے قتل کرڈالا یا کوئی اوڑا کر لے گیا آپ کہان گئے ابن مسعود رضہ نے کہا کہ ہم نے بُری رات مین شب باشی کی جس رات مین قوم نے شب باشی کی یعنی وہ رات بہت بُری تہی جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے چلے گئے تہے جبکہ اول صبح ہوئی یکایک ہم نے آپ کو دیکہا کہ آپ حراء کی طرف سے آرہے ہین ہم نے اپنی پریشانی سے جو آپ کی وجہ سے شب بہر رہی تہی آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کی طرف سے ایک بُلانے والا آیا تہا مین جنات کے پاس گیا اور مینے اون کے روبرو قرآن شریف پڑہا اسکے بعد آپ تشریف لے گئے اور ہم کو جنات کے قدمون کے نشانات اور جنات نے جو آگ جلائی تہی اسکے آثار دکہلائے۔
ابن جریر اور حاکم نے اِس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو عثمان الخزاعی کے طریق سے ابن مسعود رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اور آپ اوس وقت مکہ معظمہ مین تہے کہ تم لوگون مین جو شخص اِس امر کو دوست رکہتا ہے کہ آج کی رات جنات کے امر مین حاضر رہے اوس کو چاہیئے کہ وہ حاضر رہے ابن مسعود رضہ نے کہا کہ اصحاب مین سے کوئی شخص میرے سوا حاضر نہوا ہم گئے یہانتک کہ جس وقت ہم اعلی مکہ مین پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاے مبارک سے میرے واسطے ایک خط کہینچا پہر آپ نے مجہہ سے اوس خط کے درمیان بیٹہنے کے لئے فرمایا پہر

آپ چلے گئے یہان تک کہ آپ پہونچکر کہڑے ہو گئے اور آپ نے قرآن شریف شروع فرمایا اور آپ کو کثیر جماعتون نے گہیر لیا۔ یہانتک کہ وہ لوگ میرے اور آپ کے درمیان حائل ہو گئے اور مین آپ کی آواز نہین سُنتا تہا پہر وہ چلے گئے اور جیسے ابر کے ٹکڑے ہوتے ہین ٹکڑے ٹکڑے ہوکر جارہے تہے یہان تک کہ اون مین سے ایک گروہ باقی رہ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے ساتھہ فارغ ہو گئے پہر آپ آئے اور ظاہر ہو گئے اور میرے پاس تشریف لائے اور مجہہ سے دریافت فرمایا کہ وہ گروہ کہان گیا مینے بتلایا یارسول اللہ وہ لوگ وہ ہین پہر آپ نے ہڈی اور گوبر لیا اور ہڈی اور گوبر اون کو دیا پہر آپ نے ہڈی اور گوبر سے تہارت کرنے کے واسطے ممانعت فرمائی (یعنی ڈہیلے کی جاے آدمی ہڈی اور گوبر استعمال نہ کرین)۔

بیہقی اور ابونعیم نے علی بن رباح کے طریق سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جانے کے لئے خواہش کی آپ نے فرمایا کہ جنات کا گروہ پندرہ برادرزادے اور بنی عم ہین آج کی رات میرے پاس وہ آئین گے مین اون کے سامنے قرآن شریف پڑہون گا آپ نے جس جگہہ کا ارادہ فرمایا تہا مین آپ کے ہمراہ وہان گیا آپ نے میرے واسطے ایک خط کہینچا اور مجہہ کو اوس کے بیچ مین بٹہلادیا اور آپ نے مجہہ سے فرمایا کہ اِس خط سے باہر نہ نکلیو مین اوس خط مین رات بہر رہا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے ساتہہ ہی میرے پاس تشریف لائے جبکہ صبح ہو گئی تو مین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہہ تشریف فرما تہے مین ضرور اوس کو معلوم کرون گا مین گیا اور مین نے ستر اونٹون کے بیٹہنے کی جگہہ دیکہی۔

بیہقی نے ابوالجوزاء کے طریق سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لیلۃ الجن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مین گیا یہان تک کہ آپ مقام حجون

مین تشریف لائے اور آپ نے میرے اطراف مین ایک خط کھینچا پھر آپ جنات کیطرف تشریف لے گئے جنات نے آپ کی اطراف ہجوم کیا جنات کا ایک سردار جسکا نام وردان تھا اوس نے آپ سے عرض کیا کہ مین اِن جنات کو آپ کے پاس سے کوچ کرا دیتا ہون آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مجھکو کوئی شخص نجات نہ دلائے گا۔

بیہقی نے ابو عثمان النہدی سے یہ روایت کی ہے کہ ابن مسعود رض نے بعض راستون مین ایک حبٹ کو دیکھا اور پوچھا یہ لوگ کون ہین کسی نے کہا کہ یہ حبٹ لوگ ہین ابن مسعود رض نے کہا کہ ان کی مشابہ مینے نہین دیکھا مگر جنات کو لیلۃ الجن مین کہ وہ بھاگ رہے تھے اور بعض کے پیچھے بعض جا رہا تھا۔

ابو نعیم نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے جس رات جنات مین سے ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تھا مین آپ کے ساتھ تھا جنات مین سے ایک مرد آگ کا ایک شعلہ لئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد سنو آپ کو مین وہ کلمات سکھلاتا ہون کہ جس وقت اون کلمات کو آپ پڑہین گے تو جن کا شعلہ بجھ جائے گا اور وہ اپنے مُنہ کے بل اوندھا گر پڑے گا آپ یہ پڑہین

اعوذ بوجہ اللہ الکریم وکلمات اللہ التامۃ التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما ینزل من السماء وما یعرج فیہا ومن شر ما ذرا فی الارض وما یخرج منہا ومن شر فتن اللیل ومن شر طوارق اللیل والنہار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو التیاح سے یہ روایت کی ہے کہ عبد الرحمٰن بن خنبش سے کسی نے پوچھا کہ جس وقت شیاطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر عمل کیا عبد الرحمٰن نے کہا کہ شیاطین پہاڑون اور صحراؤن سے آپ کے پاس اوترے اور وہ شیاطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کرتے تھے اور اُن شیطانون مین ایک شیطان تھا جس کے ہاتھ مین آگ کا ایک شعلہ تھا وہ یہ ارادہ کرتا

تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس سے جلادے جبرئیل علیہ السلام آپ کے
پاس آئے اور آپ سے کہا اے محمد پڑہو اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزہن
بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرا وبرا ومن شر فتن اللیل والنہار ومن شر کل طارق الا طارقا
یطرق بخیر یا رحمن آپ نے ان کلمات کو پڑہا شیاطین کی آگ بجہہ گئی اور اللہ تعالی نے
اون کو بہگا دیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابو زید کے طریق سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مکہ مین تہے
اور آپ اپنے اصحاب کے ایک گروہ مین تہے اوسوقت آپ نے فرمایا کہ میرے ساتہہ تم
لوگون مین سے ایک مرد چلے اور میرے ساتہہ وہ مرد نہ چلے جس کے دل مین بمقدار
ذرہ آلودگی ہو مین آپ کے ساتہہ کہڑا ہو گیا اور مینے ایک چہاگل لے لی اور مین اوسکو
گمان نہین کرتا تہا مگر پانی مین آپ کے ہمراہ نکلا یہان تک کہ جسوقت ہم اعلی مکہ مین
پہونچے مینے کثیر جماعتون کو مجتمع دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے
ایک خط کہینچا پہر آپ نے مجہہ سے فرمایا کہ اس جگہہ ٹہیرے رہو یہان تک کہ مین
تمہارے پاس آؤن مین ٹہیر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف تشریف
لے گئے مینے جنات کو دیکہا کہ جنات آپ کے پاس ہجوم کر رہے تہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اون کے ساتہہ رات بہر باتین کرتے رہے یہان تک کہ میرے پاس صبح
کے وقت تشریف لائے اور مجہہ سے دریافت فرمایا کیا تم اے ابن مسعود رض اپنی
جگہہ بیٹہے رہے مین نے عرض کیا کیا آپ نے مجہہ سے یہ نہین فرمایا تہا کہ میرے آنے
تک تم نہین بیٹہے رہو پہر آپ نے مجہسے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس وضو کا پانی ہے
مینے کہا ہان ہے مین نے آفتابہ کو کہولا لیکن مینے دیکہا کہ وہ نبیذ تہی مین نے کہا واللہ
مینے آفتابہ کو لیا تہا اور مین اوسکو گمان نہین کرتا تہا مگر پانی وہ نبیذ نکلی آپ نے فرمایا

تمرۃ طیبۃ وماء طہور پہر آپ نے اوس سے وضو کیا جبکہ آپ نماز پڑہنے کہڑے ہو گئے جنات
مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے اور دونون نے کہا یا رسول اللہ ہم اِس امر کو دوست
رکہتے ہین کہ نماز مین آپ ہماری امامت کرین آپ نے اون کو اپنے پیچہے صف بستہ کیا
پہر آپ نے ہمکو نماز پڑہائی پہر آپ وہان سے پہرے مینے آپ سے پوچہا یہ کون لوگ
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نصیبین کے جنات ہین بہت سے ایسے
امور ان کے آپس مین تہے کہ جن مین جہگڑا تہا یہ میرے پاس فصل خصومت کیواسطے
آئے تہے اور اونہون نے مجہہ سے زاد راہ کے باب مین سوال کیا مینے اون کو توشہ دیا
مینے آپ سے پوچہا آپ نے اون کو کیا توشہ دیا آپ نے فرمایا گوبر اور جو شے گوبر کی قسم
سے ہو اوس کو وہ پاوین اوس کو تمر پاوین گے اور جو شے ہڈی کی قسم سے پاوین گے اُسکو
گوشت دار ہڈی پاوین گے اون چیزون کے بیان کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے گوبر اور ہڈی سے طہارت کرنے کے واسطے ممانعت فرمائی۔

ابو نعیم نے ابو معلی کے طریق سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہجرت کے مکہ کے نواحی کی طرف تشریف لے گئے میرے واسطے
ایک خط کہینچا اور مجہہ سے فرمایا یہان تک کہ مین آؤن کچہہ بات نہ کیجو پہر آپ نے فرمایا کہ
جس شے کو تم دیکہو اوس سے ہرگز نہ ڈریو پہر آپ آگے کو تہوڑے بڑہے پہر بیٹہہ گئے
یکایک مینے دیکہا کہ کالی صورت والے مرد گویا وہ جٹ تہے موجود تہے اور وہ ویسے تہے
جیسے اللہ تعالی نے فرمایا ہے (کادوا یکونون علیہ لبدا) مینے یہ ارادہ کیا کہ مین قریب
جاؤن اور آپ سے اون کو دفع کرون اور وہان تک پہونچ جاؤن جہان تک مین
پہونچ سکون پہر مجہہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عہد لینا یاد آیا کہ آپ نے اپنے
آنے تلک مجہہ سے ٹہیرنے کے واسطے فرمایا تہا اِس وجہ سے مین اپنی جاے پر ٹہیر ارہا
پہر مینے دیکہا وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے متفرق ہو کر چلے گئے

مین نے سنا وہ لوگ یہ کہتے تھے یا رسول اللہ ہمارا سفر دور و دراز ہے اور ہم جانیوالے
ہین آپ ہم کو زاد راہ دین آپ نے اون سے فرمایا کہ تمہارے واسطے گوبر ہے اور وہ ہڈی
ہے جس کے پاس تم لوگ پہونچو گے تمہارے لئے اوس پر گوشت موجود ہو جائیگا۔
اور وہ گوبر تمہارے لئے ہے جسکو تم پاؤ وہ تمہارے واسطے تر ہو جائے گا جس وقت
اونہون نے پیٹھہ پہیری مین نے آپ سے پوچھا یہ کون لوگ ہین آپ نے فرمایا کہ یہ
لوگ نصیبین کے جنات ہین۔

ابو نعیم نے ابو ظبیان کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور اپنے ساتھہ مجھہ کو لے گئے یہان تک کہ آپ کشادہ
میدان مین آئے پھر آپ نے میرے واسطے ایک خط کھینچا پھر آپ نے فرمایا کہ جبتک
مین تمہارے پاس پلٹ کر آؤن تم یہین ٹھیرے رہو آپ سحر تک نہین آئے جب آپ
آئے تو آپ نے فرمایا مین جنات کی طرف بھیجا گیا تھا مین نے آپ سے دریافت کیا
کہ کیا آوازین ہین جن کو مین سنتا ہون آپ نے فرمایا کہ جس وقت اونہون نے مجھہ کو
رخصت کیا اور مجھہ سے سلام علیک کی تھی اون کی یہ آوازین تھین۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابو عبد اللہ الجدلی کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی
ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن مین مجھکو اپنے ہمراہ لے گئے مین
آپ کے ساتھہ گیا یہان تک کہ ہم اعلی مکہ مین پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے واسطے ایک خط کھینچا اور مجھہ سے فرمایا تم یہین ٹھیرے رہو کہین نہ جاؤ پھر آپ
جلدی سے پہاڑون مین چلے گئے مین نے دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی پر سے مرد آپ کے
پاس اوترتے تھے اتنے آدمی اوترے کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
درمیان حائل ہو گئے مینے تلوار نیام سے نکالی اور مینے کہا کہ ان کو یہان تک مارون گا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے چھڑا لون گا پھر مینے آپ کے اوس ارشاد

کو یاد کیا کہ آپ نے جاتے وقت مجھ سے فرمایا تھا کہ مین جب تک آؤن تم اسی جگھ ٹھیرے رہو مین اسی حالت مین رہا یہان تک کہ فجر روشن ہوگئی اور آپ تشریف لائے اور مین اپنی جگھہ ٹھیرے ہوا تھا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم اسی حالت پر رات بھر رہے مینے کہا اگر مین ایک مہینہ ٹھیرتا تب بھی یہین رہتا یہان تک کہ آپ تشریف لاتے پھر مین نے جس امر کے کرنے کا ارادہ کیا تھا آپ کو اُس سے خبر کی آپ نے فرمایا کہ اگر تم اوس خط سے نکلتے تو روز قیامت تک نہ مین تم سے ملتا اور نہ تم مجھ سے ملتے پھر آپ نے اپنے دستِ مبارک کی اُنگلیان میری اونگلیون مین ڈالین اور مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جن اور انس مجھ پر ایمان لاوین لیکن انسان جو ہین وہ تو ایمان لے آئے لیکن جنات جو ہین اون کو تم نے دیکھ لیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے عمرو البکالی کے طریق سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اپنے ہمراہ لیا ہم گئے یہان تک کہ ہم ایسی ایسی جگھہ مین پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور آپ نے فرمایا کہ اِس خط کے درمیان رہیو اور اِس سے باہر نہ نکلیو اگر تم اِس خط سے باہر نکلو گے تو ہلاک ہو جاؤگے مین اوس خط مین رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قسم کی چال سے چلے گئے پھر ابن مسعود رض نے اون اشخاص کو ذکر کیا گویا وہ جٹ تھے نہ اُن کے جسم پر کوئی کپڑا تھا اور نہ اون کی شرمگاہ وغیرہ دکھتی تھی لانبے قد کے لوگ تھے اون کے جسم پر قلیل گوشت تھا وہ لوگ اِس طور پر واللہ جمع ہو کر آئے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہوئے جاتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے سامنے قرآن شریف پڑہنے لگے اور جنات میرے پاس آتے اور میرے اطراف بیٹھتے اور میرے سامنے آتے تھے مین اون سے نہایت درجہ ڈرا جس وقت صبح کا عمود شق ہوا وہ لوگ جانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک

میری آغوش مین رکھا پھر ایسے تھوڑے اشخاص آئے جن کے جسمون پر سفید کپڑے تھے اور وہ لمبے قد والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پہلی بار مین جیسے ڈرا تھا اوس سے زیادہ اِن لوگون سے ڈرا بعض نے بعض سے کہا کہ ہم آپ کے واسطے ایک مثال بیان کرتے ہین بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اِ تم مثل کہو ہم اوس مثل کی تاویل کرین گے یا ہم مثل کہتے ہین تم لوگ اوس کی تاویل کرو اون مین سے بعض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ایسی ہے جیسے کہ ایک سردار مرد نے ایک مضبوط بنا قایم کی پھر اوس سردار نے ایک شخص کو آدمیون کے پاس کہانا کہانے کی دعوت دینے کے واسطے بھیجا آدمیون مین سے جو شخص اوس سردار کے کہانے پر نہین آیا تو وہ سردار اوس کو نہایت عذاب دیگا یہ مثل سُن کر دوسرے لوگون نے کہا کہ سید رب العالمین ہے اور بنا اسلام ہے اور کہانا جنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے ہین جو شخص آپ کا اتباع کرے گا وہ جنت مین ہوگا اور جو شخص آپ کا اتباع نہ کرے گا اوس کو عذاب دیا جائیگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور آپ نے دریافت فرمایا اے ابن ام عبد تم نے کیا دیکھا مینے آپ سے بیان کیا کہ ایسا دیکھا ایسا دیکھا آپ نے فرمایا جو جو باتین انھون نے کین مجھ سے پوشیدہ نہین رہین وہ باتین کرنیوالے ملائکہ کا ایک گروہ تہا۔

ابو نعیم نے ابو رجا کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم سفر مین تھے یہانتک کہ ہم ایک پانی پر اترے ہم نے اپنے ڈیرے کھڑے کئے اور مین قیلولہ کرنے کے واسطے گیا یکایک مینے ایک سانپ کو دیکھا کہ وہ ڈیرے مین داخل ہوا اور وہ سانپ تڑپ رہا تھا مینے اپنا لوٹا لیا اور اوس سانپ پر پانی چھڑکا جس وقت مینے اوسپر پانی چھڑکا اوسکو سکون ہو گیا جبکہ مینے پانی روک لیا وہ تڑپنے لگا جبکہ مینے عصر کی نماز پڑھی وہ سانپ مر گیا مینے اپنی جامہ دانی کا قصد کیا اور اوس مین سے ایک سفید کپڑا نکالا اور اوس سانپ کو

لپیٹا اور کفن پہنایا اور اوسکے واسطے ایک گڑھا کھودا اور اوس کو مینے دفن کردیا پھر ہم اپنے
اوس دن اور رات چلتے رہے یہان تک کہ جسوقت مینے صبح کی اور ایک پانی پر ہم
سب لوگ اُترے اور ہم نے اپنے ڈیرے لگائے مین قیلولہ کرنے کو گیا یکایک مینے
یہ آوازین سُنین تم پر سلام دوبارہ ایک بار اور نہ دس بار اور نہ سو بار اور نہ ہزار بار اس تعداد
سے زیادہ سلام تمپر ہے مینے پوچھا تم کون لوگ ہو اونھون نے جواب دیا کہ ہم جن لوگ
ہین بارک اللہ علیک تو نے ہمارے ساتھ ایسا احسان اور نیکی کی ہے کہ ہمکو طاقت
نہین ہے کہ ہم اوس کا بدل دے سکین مینے پوچھا مین نے کیا احسان کیا ہے اُنھون
نے کہا کہ وہ سانپ کہ تمہارے پاس مرگیا جن جنات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی تہی اور اونھین سے جو باقی رہ گئے تھے اونکا آخر وہ شخص تھا۔

ابو نُعیم نے معاذ بن عبد اللہ بن معمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین حضرت
عثمان ابن عفان رضہ کے پاس بیٹھا تھا ایک مرد آیا اور اوس نے کہا اے امیر المومنین
ایسے حال مین کہ مین ایک جنگل مین تھا یکایک مینے دیکھا دو بگولے سامنے سے آئے
ایک ایک مکان سے آیا اور دوسرا ایک مکان سے آیا دونون بھڑ گئے اور لڑنے لگے
پھر وہ دونون جدا ہو گئے اور اون دونون مین کا ایک جسوقت آیا دوسرے سے کم تھا
مین گیا یہان تک کہ اون دونون کے لڑنے کی جگہہ آیا یکایک مینے سانپون کی قسم
سے کچھہ شئے دیکھی مینے اوسکی مثل ہرگز کوئی شئے نہین دیکھی مشک کی بو کو مینے اوسکے
بعض سے پایا یعنی نہایت درجہ اوس مین خوشبو تھی مین اون سانپون کو پلٹنے لگا کہ
دیکھون کون سے سانپ کی یہ خوشبو ہے یکایک مجھکو معلوم ہوا کہ وہ خوشبو اوس زرد
سانپ کی تہی جو باریک تھا مین نے یہ گمان کیا کہ یہ خوشبو اوس خیر کی وجہ سے ہے جو
اس سانپ مین ہے مینے اوس سانپ کو اپنے عمامہ مین لپیٹا پھر مینے اوس کو دفن
کردیا اس درمیان کہ مین جا رہا تھا یکایک ایک منادی کرنے والے نے مجھکو ندا کی

اور مین اوسکو نہین دیکہتا تہا اوس ندا کرنے والے نے مجہہ سے پوچہا اے عبد اللہ یہ کیا
کام ہے جو تو نے کیا مینے جو امر دیکہا تہا اوس سے اوس کو خبر کی اوس نے کہا کہ تحقیق
تو نے ہدایت پائی یہ دو سانپ اون جنات مین سے تہے جو بنی شعیبان اور بنی اقیس
سے ہین یہ دونون آپس مین لڑے اور مقتولین سے وہ تہا جس کو تو نے دیکہا اور
جس کو تو نے لیا وہ شہید ہو گیا تہا اور وہ شہید اون جنات مین سے تہا جنہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی سنی تہی۔

ابو نعیم نے ابراہیم النخعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عبد اللہ کے اصحاب مین
سے ایک گروہ نکلا وہ لوگ حج کا ارادہ رکہتے تہے جسوقت وہ بعض راستہ مین تہے
یکایک وہ ایک ایسے سانپ کے پاس موجود ہوگئے کہ وہ راستہ مین بل کہا رہا تہا
اور سفید تہا اور مشک کی بو اوس سے مہک رہی تہی مینے اپنے ہمراہی دوستون سے
کہا کہ تم چلے جاؤ مین نہ جاؤنگا یہان تک کہ مین دیکہونگا کہ اس سانپ کا کیا انجام
ہوتا ہے مجہہ کو دیر نہین گذری کہ وہ سانپ مر گیا مینے ایک سفید کپڑے کا قصد کیا اور
اوس کو اوس کپڑے مین لپیٹا پہر مین نے راستہ سے اوس کو علیحدہ کیا اور دفن کر دیا
اور مین اپنے دوستون سے جا ملا واللہ ہم لوگ بیٹہے ہوئے تہے یکایک چار عورتین
مغرب کی طرف سے آئین اور اون مین سے ایک عورت نے پوچہا کہ تم لوگون مین
سے کس شخص نے عمرو کو دفن کیا ہم نے پوچہا کون عمرو اوس نے کہا تم لوگون مین
سے کس نے سانپ کو دفن کیا مینے کہا مینے دفن کیا اوس عورت نے کہا سنو تمنے
ایسے شخص کو دفن کیا کہ وہ بہت روزہ رکہنے والا اور بڑا نماز پڑہنے والا تہا اور جو شے
کہ اللہ تعالی نے نازل فرمائی ہے اوسکے ساتھ وہ امر کرتا تہا اور وہ تمہارے نبی پر
ایمان لایا تہا اور چار سو برس قبل اسکے کہ تمہارے نبی مبعوث ہون اوس نے تمہارے
نبی کی صفت آسمان مین سنی تہی ہم نے سن کر اللہ تعالی کی حمد کی پہر ہم نے اپنا حج

اداکیا پہر مین مدینہ منورہ مین حضرت عمر ابن الخطاب رضؓ کی خدمت مین گیا اور اُس سانپ کے واقعہ سے آپ کو خبر کی حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ اوس عورت نے سچ کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ چار سو برس پہلے اِس سے کہ مین مبعوث ہون وہ مجہہ پر ایمان لایا تہا۔

حاکم اور طبرانی اور ابن مردویہ نے صفوان بن المعطل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم حج کے واسطے اپنے مقام سے نکلے جبکہ ہم مقام عرج مین تہے یکایک ہمنے ایک سانپ کو موجود پایا کہ وہ تڑپ رہا تہا ہم کو دیر نہین گذری کہ وہ مر گیا ایک مرد نے اوس کو ایک پارچہ مین لپیٹا اور دفن کر دیا پہر ہم لوگ مکہ معظمہ مین آئے اور ہم مسجد الحرام مین تہے یکایک ہم نے دیکہا کہ ایک شخص ہمارے پاس آکر کہڑا ہو گیا اور اوس نے پوچہا کہ تم لوگون مین سے کون شخص عمرو ابن جابر کا صاحب ہے ہم نے کہا کہ ہم عمرو کو نہین پہچانتے اوس نے پوچہا تم لوگون مین کون شخص سانپ کا صاحب ہی لوگون نے کہا یہ شخص ہے اوس نے کہا آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات مین سے نو اشخاص جو آئے تہے اور آپ سے قرآن شریف سنتے تہے اُن نو مین سے یہ آخر مرنے والا شخص تہا۔

ابو نعیم اور ابن مردویہ نے ثابت بن قطبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن مسعودؓ کے پاس ایک مرد آیا اور اوس نے کہا کہ ہم لوگ سفر مین تہے ایک ایسی سانپ کے پاس سے گذرے کہ مقتول اور خون آلود تہا ہم نے اوس کو دفن کر دیا جس وقت ہمارے ساتھی اوترے اون کے پاس عورتین یا مرد آئے اور اونہون نے پوچہا کہ عمرو کا صاحب تم لوگون مین کون ہے ہم نے پوچہا کون عمرو اُنہون نے کہا عمرو وہ سانپ ہے جس کو تم نے کل کے دن دفن کیا تہا یہ سانپ اُن لوگون کے گروہ مین سے تہا جنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف سنا تہا ہم نے اون سے پوچہا کہ

اوس کا کیا واقعہ ہے اونہون نے کہا کہ جنات کے دو قبیلون مین جو ایک مسلمان ہے اور دوسرا مشرک جنگ تہی وہ اوس جنگ مین مارا گیا اونہون نے ہم سے کہا اگر تم لوگ چاہتے ہو تو ہم اِس کا عوض تم کو دیتے ہین ہم نے کہا ہم عوض نہین چاہتے

ابونعیم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک قوم حج کے ارادہ سے نکلی وہ راستہ بہول گئی جبکہ اون لوگون نے موت کو دیکھہ لیا یا یہ کہ قریب مرنے کے تہے اونہون نے اپنے کفن پہن لئے اور موت کے واسطے لیٹ گئے ایک جِن نکل کے اون کے پاس آیا جو ایک درخت کے درمیان آ رہا تہا اور اوس نے کہا کہ مین اوس گروہ مین کا باقی رہا ہوا ہون جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قرآن شریف سُنا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے المومن اخو المومن عینہ و دلیلہ لا یخذلہ یعنی مومن مومن کا بہائی ہے اوس کا دیدبان اور رہبر ہے اوس کو خوار نہین چہوڑتا دیکہو یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے پہر اُس جن نے پانی کی طرف رہبری کی اور اون کو راستہ تبلا دیا۔

عقیلی اور بیہقی اور ابونعیم نے ابو معشر المدنی کے طریق سے نافع سے نافع نے ابن عمر رضہ سے ابن عمر نے حضرت عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اِس درمیان کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہامہ کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر بیٹہے ہوئے تہے یکایک ہم نے دیکہا کہ ایک بوڑہا شخص سامنے سے آیا اوس کے ہاتہہ مین عصا تہا اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام علیک کی آپ نے اوسکے سلام کا جواب دیا پہر آپ نے فرمایا جنات کی آواز اور اون کا لہجہ ہے تو کون ہے اوس نے کہا مین ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تیرے اور ابلیس کے درمیان نہین ہین مگر دو باپ کہ تو ہیم کا بیٹا ہے اور ہیم لاقیس کا بیٹا تجہکو کتنا زمانہ دنیا مین گذرا ہامہ نے کہا کہ دنیا

کی تمام عمر کو مینے فنا کیا ہے مگر وہ تھوڑا زمانہ جس مین قابیل نے ہابیل کو قتل کیا مین
اوسوقت چند سالہ لڑکا تھا مین باتون کو سمجھتا تھا اور ٹیلیون پر جاتا تھا اور لوگون کا کھانا
فاسد کرنے اور قطع ارحام کرنے کے واسطے مین امر کرتا تھا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو بوڑھا ایسی بری امور کے کھوج مین رہتا ہے اوس کا یہ عمل بد
ہے اور جو جوان ایسے امور مین قیام کرنے والا ہے اوس کا یہ عمل بد ہے ہامہ نے کہا
مجھہ کو چھوڑ دیجے ملامت نہ کیجے مین نے ایسے اعمال سے خدا سے توبہ کی ہے نوح علیہ السلام
کی قوم سے جو لوگ اون پر ایمان لائے تھے مین اون کے ساتھہ نوح علیہ السلام کی
مسجد مین تھا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے واسطے جو بددعا کی تھی مین ہمیشہ اونپر
عتاب کرتا تھا یہانتک کہ نوح علیہ السلام روئے اور انھون نے مجھہ کو رولایا اور
نوح علیہ السلام نے فرمایا مین اس امر سے کہ مین نے قوم کے واسطے بد دعا کی ہے
مین ضرور نادمین سے ہون اور مین اللہ تعالی سے پناہ مانگتا ہون کہ مین جاہلین
سے ہون نوح علیہ السلام سے مینے کہا کہ جو لوگ سعید شہید ہابیل ابن آدم علیہ السلام
کے خون مین شریک تھے مین اون مین سے ہون کیا آپ اپنے رب کے پاس میری
واسطے توبہ کو پاتے ہین (یعنی مین اللہ تعالی سے توبہ کرون اور اللہ تعالی میری توبہ کو
قبول فرمائے) حضرت نوح علیہ السلام نے مجھہ سے فرمایا اے ہامہ تو خیر کا قصد
کر اور خیر کو اختیار کر قبل اس کے کہ تو حسرت کرے اور تجھہ کو ندامت ہو جو شئے
اللہ تعالی نے مجھہ پر نازل فرمائی ہے مین نے اوس مین یہ پڑھا ہے کہ جس بندہ نے
انتہا درجہ کا گناہ کیا ہے اور اوس نے اللہ تعالی سے توبہ کی ہے مگر اللہ تعالی نے
اوس کی توبہ کو قبول فرمایا ہے تو اوٹھہ اور وضو کر اور دو سجدے کر نوح علیہ السلام نے
جو کچھہ مجھہ سے فرمایا مینے اوسی وقت کیا نوح علیہ السلام نے مجھہ کو پکارا کہ تو اپنا
سر سجدہ سے اوٹھا تیری توبہ آسمان سے نازل ہوگئی مین ایک سال تک اللہ تعالی

کے واسطے سجدہ مین پڑا رہا اور جو لوگ کہ ہود علیہ السلام کی قوم سے کے ہود علیہ السلام پر ایمان
لائے تہے اون کے ساتھہ مین ہود علیہ السلام کی مسجد مین تہا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم
پر جو بددعا کی تہی مین ہمیشہ اون پر عتاب کرتا تہا یہان تک کہ ہود علیہ السلام اپنی قوم پر
روئے اور اونہون نے مجھکو رولایا اور مین یعقوب علیہ السلام کی زیارت کو بہت جایا
کرتا تہا اور مین یوسف علیہ السلام کے ساتھہ مکان امین مین تہا اور مین الیاس علیہ السلام
سے جنگلون مین ملاقات کیا کرتا تہا اور مین الیاس علیہ السلام سے اب بہی ملتا ہون
اور مین نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو دیکھا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھکو
توراۃ کی تعلیم دی اور مجہہ سے فرمایا کہ اگر تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے ملاقات کرے
تو میرا سلام اون کو پہونچا دیجو اور مینے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے ملاقات کی اور
موسیٰ علیہ السلام کا سلام اون کو پہونچایا اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے مجہہ سے کہا ہی
کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ السلام سے ملاقات کرے تو میرا سلام آپ کو پہونچا دیجو راوی
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھون سے آنسو جاری فرمائے اور آپ
روئے اور آپ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام پر سلام پہونچتا رہے جب تک کہ دنیا قایم
رہے اور اے ہامہ تجہہ پر سلام ہے کہ تونے امانت ادا کی ہے ہامہ نے کہا یا رسول اللہ
جیسے موسیٰ علیہ السلام نے میرے ساتھہ معاملہ کیا تہا کہ مجھکو توراۃ سکہلائی تہی آپ
بہی ویسا ہی کیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہامہ کو سورہ اذا وقعت الواقعہ اور
مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد تعلیم
فرمائین اور فرمایا کہ اے ہامہ جب تجہہ کو کوئی حاجت ہو ہمارے پاس پیش کیجو اور ہماری
زیارت کو نہ چہوڑیو حضرت عمر رضی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی
اور ہامہ کے مرنے کی خبر ہمکو نہین پہونچی مین نہین جانتا کہ ہامہ زندہ ہے یا مر گیا ہے بیہقی
نے کہا ہے کہ ابو معشر راوی حدیث وہ شخص ہے کہ کبار محدثین نے اوس سے روایت

کی ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ ضعیف ہے بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث دوسری وجہ سے
بھی روایت کی گئی ہے یہ طریق اور طریق سے اقوی ہے (شیخ جلال الدین رح فرماتے ہین )
مین یہ کہتا ہون کہ ابو نعیم نے محمد بن برکتہ الحلبی کے طریق سے عبد العزیز بن سلیمان الموصلی سے
اُنہون نے یعقوب ابن کعب سے اونہون نے عبد اللہ بن نوح البغدادی سے اُنہون نے
عیسیٰ بن سوادہ سے اونہون نے عطار خراسانی سے اونہون نے ابن عباس رضہ سے
اونہون نے حضرت عمر رضہ سے اس کے ساتھہ روایت کی ہے اور یہی ابو نعیم نے اس
حدیث کی روایت ابو سلمہ بن عبد اللہ الانصاری کے طریق سے کی ہے اونہون نے
مالک بن دینار سے اونہون نے انس سے روایت کی ہے اور ابو نعیم نے زید بن ابو الزرقاء
موصلی کے طریق سے عیسیٰ بن طہمان سے اونہون نے انس رضہ سے طول کے ساتھہ اس
کی روایت کی ہے۔ اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین اس حدیث کی روایت کی
ہے کہا ہے کہ مجھہ سے محمد ابن صالح مولی بنی ہاشم البصری نے حدیث کی ہے اور انسے
ابو سلمہ محمد بن عبد اللہ الانصاری نے حدیث کی ہے اون سے مالک بن دینار نے انس
سے اس کے ساتھہ حدیث کی ہے۔

بیہقی نے اسیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ عمر ابن عبد العزیز
مکہ معظمہ کو جا رہے تھے اور زمین کے کسی صحرا مین تھے یکایک آپ نے ایک مردہ سانپ
دیکھا عمر ابن العزیز نے کہا کہ گڑھا کھودنے کا آلہ لاؤ اوس کے واسطے گڑھا کھودا اور اوس کو
ایک پارچہ مین لپیٹا اور دفن کر دیا یکایک ایک ہاتف نے جس کو لوگ نہین دیکھتے تھے
یہ کہا خدا کی رحمت ہو تجھہ پر اے سرق مین گواہی دیتا ہون مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو روے زمین کے کسی صحرا مین مرے گا اور
میری امت کا خیر تجھہ کو دفن کرے گا یہ سن کر عمر ابن عبد العزیز نے اوس سے پوچھا تو
کون شخص ہے خدا تجھہ پر رحم کرے اوس نے جواب دیا کہ جنات مین سے مین ایک

مردہون اور یہ سانپ سرق ہے اون جنات مین سے ہے جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تہی اسکے اور میرے سوا اب کوئی نہین رہا تہا اور مین گواہی دیتا ہون کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے اے سرق تو روی زمین کے کسی صحرا مین مرے گا اور میری امت کا خیر تجہکو دفن کریگا۔

بیہقی نے ابو راشد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عمر ابن عبد العزیز ہمارے پاس اُترے جس وقت اونہون نے کوچ کیا تو میرے مولی نے مجہہ سے کہا تم عمر ابن عبد العزیز کے ساتہہ سوار ہو جاؤ اور اُن کی مشایعت کرو مین اون کے ساتہہ سوار ہو گیا ہم ایک صحرا مین گئے یکایک ہم نے ایک ایسے مردہ سانپ کو دیکہا جو راستہ پر پڑا تہا عمر ابن عبد العزیز اترے اور اوس کو راستہ سے دور ہٹا دیا اور اوس کو دفن کر دیا پہر سوار ہو گئے اس درمیان کہ ہم جا رہے تہے یکایک ہم نے سنا کہ ایک ہاتف آواز دے رہا ہے اور یا خرقاء یا خرقاء کہہ رہا ہے ہم نے دائین بائین دیکہا ہم نے کسی کو نہین دیکہا عمر ابن عبد العزیز نے کہا اے ہاتف مین تجہکو اللہ تعالی کی قسم دے کر پوچہتا ہون اگر تو اون لوگون مین سے ہے کہ ظاہر ہوتے ہین تو تو ظاہر ہو جا اور اگر تو اون لوگون مین سے ہے کہ ظاہر نہین ہوتے مین تو تو ہم کو خبر دے کہ خرقاء کون ہے ہاتف نے کہا کہ خرقاء وہ سانپ ہے جسکو آپ نے فلان مقام مین دفن کیا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ خرقا سے فرماتے تہے اے خرقاء تو روے زمین کے ایک بیابان مین مرے گی اور تجہہ کو روے زمین کے ایک مومنون مین سے جو نیک ہے اوسدن دفن کرے گا عمر رض نے اوس سے پوچہا تو کون ہے تجہپر خدا اے تعالی رحم کرے اوس نے کہا کہ نو شخصون نے اس جگہہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیعت کی تہی مین اون مین سے ہون عمر رض نے اوس سے کہا تجہکو اللہ تعالی کی قسم ہے کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے اوسنے کہا بیشک مین نے یہ سنا ہے یہ سُن کر عمر رض کی آنکہون مین آنسو بہر آئے اور ہم لوگ

وہان سے پھرے۔

## یہ باب اہل روم کے قصہ اور اُن آیات کے بیان مین ہی جو اسمین ظاہر ہوئی ہین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الم غلبت الروم آخر آیات تک۔ احمد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسلمان اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ اہل روم فارس پر غالب ہوجاوین اس لئے کہ اہل روم اہل کتاب تھے اور مشرکین اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ اہل فارس روم پر غالب ہوجاوین اسلئے کہ اہل فارس بت پرست تھے اس امر کو مسلمانون نے حضرت ابوبکر الصدیق رضہ سے ذکر کیا ابوبکر الصدیق رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق رضہ سے فرمایا تم سنو اہل روم قریب مین فارس پر غالب ہوجاوین گے ابوبکر الصدیق نے مشرکین سے اسی ذکر کیا اونھون نے ابوبکر الصدیق رضہ سے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت معین کیجے اگر اہل روم فارس پر غالب ہوجائین گے تو آپ کو اتنا اتنا ہم دین گے اور اگر ہم لوگ غالب ہوجائین گے تو ہم کو آپ اتنا اتنا دیجئے ابوبکر الصدیق نے اون کے درمیان پانچ سال کی مدت معین کی اس مدت مین اہل روم فارس پر غالب نہین ہوئے ابوبکر الصدیق رضہ نے اس امر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے جو مدت معین کی تھی دس سال سے کم کیون مدت معین نہین کی اس کے بعد اہل روم اہل فارس پر یوم بدر مین غالب ہوگئے۔

بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین مسلمانون سے مجادلہ کرتے تھے اور وہ مکہ مین تھے یہ کہتے تھے کہ اہل روم اہل کتاب ہین اور اونپر فارس کے لوگ غالب ہوگئے ہین اور تم مسلمان لوگ یہ زعم کرتے ہو کہ وہ کتاب کہ تمہارے نبی پر نازل ہوئی ہے اوس کے سبب سے تم ہم پر غالب ہوجاوگے ہم لوگ تم پر ایسے

غالب ہوجائین گے جیسے اہل فارس اہل روم پر غالب ہوگئے ہین اللہ تعالیٰ نے

الم غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین کو نازل فرمایا۔

ابن شہاب نے کہا ہے کہ عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضہ نے مجھکو یہ خبر دی ہے کہ جسوقت یہ دو آئتین نازل ہوئین ابو بکر الصدیق رضہ نے بعض مشرکین سے قبل اسکے کہ قمار حرام کیا جاے کچھ شے معین کرکے یہ شرط باندہی کہ اہل فارس ساتھ برس مین غالب نہون گے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر تم نے ایسا کیون کیا کہ سات برس پر شرط باندہی جو عدد کہ دس سے کم ہے وہ بضع ہے فارس کا غلبہ روم پر نو برس مین ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کو فارس پر حدیبیہ کے زمانہ مین غلبہ دیا اہل کتاب کے غلبہ سے مسلمان خوش ہوئے۔

بیہقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے ان آیتون کو نازل فرمایا تو مسلمانون نے اپنے رب کی تصدیق کی اور یہ پہچان لیا کہ اہل روم اہل فارس پر غالب ہوجائین گے مسلمانون نے مشرکین سے قمار کیا اور مشرکین نے پانچ اونٹ ٹھیراے اور اوسکے واسطے آپس مین پانچ سال کی مدت مقرر کی مسلمانون کے قمار کے حضرت ابو بکر الصدیق مختار ہوئے اور مشرکین کے قمار کا ابی ابن خلف والی ہوا اور یہ قمار اس سے قبل تھا کہ شرع شریف مین اوس سے نہی کی جاے جو وقت ٹھیرایا گیا تھا وہ آگیا اور اہل روم اور اہل فارس پر غالب نہین ہوئے مشرکین نے مسلمانون سے اپنے قمار کا مطالبہ کیا اس واقعہ کو اصحاب رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ لوگ اسکے مستحق نہ تھے کہ دس سال سے کم مدت کو وقت معین قرار دیتے اس لئے کہ لفظ (بضع) تین عدد سے دس تک ہے تم لوگ مدت قمار مشرکین کو زیادہ کردو اور اونکے وقت معینہ کو بڑہادو اصحاب نے مدت معینہ مین زیادتی کردی اللہ تعالیٰ نے نوین سال کے آغاز مین روم کو فارس پر اول قمار مین غلبہ دیا روم کا یہ غلبہ اوسوقت واقع ہوا کہ مسلمان حدیبیہ

سے واپس آرہے تھے اہل کتاب جو مجوس پر غالب ہوئے اس سے مسلمانون کو فرحت ہوئی اہل کتاب کا یہ غلبہ اوس قبیل سے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس سے اسلام کو مضبوط اور محکم کر دیا۔

بیہقی نے زبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے دیکھا کہ فارس روم پر غالب ہو گیا پھر مین نے دیکھا کہ روم فارس پر غالب ہو گیا پھر مین نے دیکھا کہ مسلمان روم اور فارس دونون پر غالب ہو گئے اور مسلمانون نے شام اور عراق پر غلبہ کیا یہ کل واقعات پندرہ سال کی مدت مین ہوئے۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ مشرکین قریش نے نضر بن الحارث اور عقبہ بن المعیط کو اون احبار یہود کے پاس جو مدینہ مین تھے بھیجا اور اون دونون سے یہ کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اون یہودی علما سے پوچھو اور آپ کی صفت اون سے بیان کرو اور اون کو آپ کی گفتگو سے خبر کرو کہ ایسا ایسا فرماتے ہین اس لئے کہ یہود اہل کتاب اول ہین اور علماے یہود کے پاس انبیا علیہم السلام کا جو کچھہ علم ہے وہ ہمارے پاس نہین ہے وہ دونون اپنے مقام سے نکلے یہان تک کہ مدینہ منورہ مین آئے اور اون دونون نے علماے یہود سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین پوچھا اور اون علما سے آپ کے امر کا وصف کیا علماے یہود نے نضر اور عقبہ دونون سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتین پوچھو اگر تم کو وہ تین باتون سے خبر دینگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہین اور اگر تین باتین نہ بتلائین گے تو یہ جان لیجو کہ ایک باتین بنانے والا مرد ہے نبی نہین ہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اون جوانون کے باب مین پوچھو کہ اول زمانہ مین وہ گذر گئے ہین اون کا امر کیا ہے
اس لئے کہ اون جوانون کا عجیب قصہ ہے اور تم آپ سے اوس مرد کا احوال پوچھو جو
بہت پہرنے والا تھا اور وہ مشارق اور مغارب زمین مین پہونچا تھا اور جو خبر اوس کی ہے
اوس کو پوچھو یعنی ذوالقرنین کا احوال دریافت کرو اور تم آپ سے روح کو پوچھو کہ روح
کیا شے ہے نضر اور عقبہ دونون آئے یہان تک کہ مکہ مین قریش کے پاس آئے اور
دونون نے کہا اے معشر قریش ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہین کہ تمہارے اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو امر ہے اوس کا فیصلہ کردین پہر نضر اور عقبہ نے
اون باتون کو جنکے ساتھ علماے یہود نے امر کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس سورۂ کہف کو اور اون جوانون کی خبر کو جسکو نضر
اور عقبہ نے آپ سے پوچھا تھا اور اوس مرد کی خبر کو جو دنیا مین پہرا تھا یعنی ذوالقرنین کی
خبر کو اور اللہ تعالی کے اس قول ویسالونک عن الروح قل الروح من امر ربی کو
آپ کے پاس لائے۔

احمد اور نسائی اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
قریش نے یہود سے کہا کہ ہمکو کوئی شے عطا کرو کہ ہم اس مرد سے یعنی رسول اللہ صلعم سے
اوس کو پوچھین یہود نے قریش سے کہا کہ آپ سے روح کو پوچھو پس یہ آیت نازل ہوئی
ویسالونک عن الروح قل الروح من امر ربی آخر آیت تک۔

ابونعیم نے سدی صغیر کے طریق سے کلبی سے نے ابوصالح سے ابوصالح نے
ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قریش نے ایک گروہ کو مدینہ کی طرف بہیجا
کہ یہود سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین اور آپ کے امر اور آپ کی صفت
اور آپ کے مبعوث ہونے کی جگہہ کو اون سے پوچہیو اور آپ کی تعریف یہود سے صدق
سے کہیو اون لوگون نے یہود سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ زعم کرتے ہین کہ وہ

نبی مرسل ہین اور اون کا نام احمد ہے اور آپ یتیم اور محتاج ہین اور آپ کے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت ہے اون لوگون نے یہود سے آپ کے باب مین پوچھا اور اون سے آپ کی صفت بیان کی یہود نے سن کر کہا کہ آپ کی تعریف اور صفت اور مبعوث ہونے کی جاے کو ہم توراۃ مین پاتے ہین اور خاتم نبوت آپ کے دونون شانون کی بیچ مین ہوگی جیسا تم نے ہمارے سامنے آپ کا وصف کیا ہے اگر آپ ویسے ہی ہین تو وہ نبی مرسل ہین اور آپ کا امر حق ہے ولیکن تم لوگ امتحان کے طور پر آپ سے تین چیزون کو پوچھو اگر وہ نبی ہونگے تو تم لوگون کو دو خصلتون سے خبر دین گے اور تیسری کو بیان نہ کرین گے وہ تین چیزین یہ ہین ذوالقرنین اور روح اور اصحاب کہف وہ لوگ مکہ معظمہ کی طرف پھرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تینون چیزون کو اونہون نے پوچھا آپ نے ذوالقرنین اور اصحاب کہف کے احوال سے اون کو خبر کی اور اون سے فرمایا کہ روح امر رب سے ہے روح کا علم مجھکو نہین ہے جبکہ یہود کا قول اسباب مین موافق ہوا کہ تیسری چیز کی خبر آپ نہ دین گے تو اون لوگون نے کہا کہ آپ ساحر ہین توراۃ اور قرآن شریف دونون نے اس باب مین آپ کو مدد دی ہے اور اونہون نے کہا کہ ہم توراۃ اور قرآن ہر ایک سے منکر ہین۔

طبرانی اور ابو نعیم نے محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبداللہ بن سلام سے محمد نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام نے علمائے یہود سے کہا کہ مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے باپ ابراہیم کی مسجد مین ایک عہد کو بیان کرون عبداللہ بن سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے عبداللہ بن سلام آپ سے ایسے حال مین ملے کہ آدمی آپ کے اطراف منیٰ مین تھے عبداللہ بن سلام آدمیون کے ساتھ کھڑے ہوگئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کی طرف دیکھا اون سے پوچھا کیا تم عبداللہ بن سلام ہو اونہون نے کہا ہان مین عبداللہ

بن سلام ہون آپ نے اون سے فرمایا نزدیک آؤ وہ آپ کے نزدیک گئے آپ نے
عبداللہ سے فرمایا کہ مین تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کیا تم مجھہ کو تورات مین اللہ تعالیٰ
کا رسول نہین پاتے ہو عبداللہ نے کہا ہم سے آپ اپنے رب کی تعریف بیان کیجئے
اتنے مین جبریل علیہ السلام آگئے اور آپ سے کہا کہو قل ہو اللہ احد اللہ الصمد آخر سورت
تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ قل ہو اللہ کو پڑھا ابن سلام نے سن کر کہا
اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ پھر عبداللہ ابن سلام مدینہ کی طرف پلٹ کے
چلے گئے اور اپنے اسلام کو اونہون نے چھپایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت
فرمائی اور مدینہ مین آئے ابن سلام نے کہا کہ مین اوس وقت اپنے کہجور کے درخت پر تھا
خرمے توڑ رہا تھا مین نے اپنے نفس کو درخت پر سے گرادیا میری مان نے مجھہ سے کہا کہ
تیری بہلائی خدا کے واسطے ہے اگر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہوتے تو ہم یہ گمان
نہین کرتے کہ تو درخت پر سے اپنے آپ کو گرا دیتا مینے اپنی مان سے کہا واللہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے موسیٰ بن عمران سے زیادہ مسرور ہون اسلئے کہ
آپ رسالت پر مبعوث کئے گئے ہین۔

## یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ مشرکین کی ایذا رسانی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوئی تھین

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے عبداللہ
بن عمرو بن العاص سے پوچھا کہ اکثر تم نے قریش کو دیکھا کہ وہ عداوت ظاہر کرتے تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچاتے تھے عبداللہ بن عمرو نے کہا مین نے
قریش کو دیکھا ہے ایک دن اشراف قریش مقام حجر مین جمع ہوئے اور اونہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم نے جیسا صبر رسول اللہ کے سبب سے

کیا ہے ہم نے اپنے صبر کی مثل نہین دیکھا ہمارے عقلون کو سبک کر دیا اور ہماری باپ
دادا کو گالیان دین اور ہمارے دین کو عیب لگایا اور ہماری جماعت پراگندہ کر دی ہے
اور ہمارے معبودون کو دشنام دی گئی ہے اور ہم نے عظیم امر پر آپ سے صبر کیا ہے وہ
لوگ آپس مین ان باتون مین تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے آپ
سامنے سے آرہے تھے یہان تک کہ اپنے رکن کو بوسہ دیا پھر اون لوگون کے پاس سی
بیت اللہ کا طواف کرتے گذرے اون لوگون نے بعض قول سے آپ پر طعنہ کیا مینے
آپ کے چہرہ مبارک سے اس قول کے ناگوار ہونے کو پہچانا آپ طواف کرتے ہوئے
چلے گئے جبکہ آپ دوسری بار طواف کرتے اون کے پاس سے گذرے پہلی بار کی
مثل اون لوگون نے آپ پر طعنہ کیا مینے آپ کے چہرہ مبارک سے اوس بات کی ناگوار
ہونے کو پہچانا آپ طواف کرتے ہوئے چلے گئے پھر آپ تیسری بار اون لوگون کیطرف
سے طواف کرتے ہوئے گذرے اون لوگون نے مثل پہلے کے طعنہ کیا آپ تیسری بار
ٹھہر گئے اور آپ نے فرمایا اے گروہ قریش آگاہ ہو جاؤ قسم ہے اوس ذات کی کہ میری
جان اوس کے ہاتھ مین ہے تحقیق مین تمہارے واسطے ذبح کو لایا ہون آپ کے کلمہ
نے قوم کے لوگون مین یہ اثر کیا کہ اون مین سے کوئی مرد نہ تھا مگر اوس کی حالت ایسی
تھی گویا اوسکے سر پر ایک طائر بیٹھا ہے وہ اوسکے سبب سے سر نہین اوٹھا سکتا ہی
یہان تک کہ اون لوگون مین جو زیادہ شان دار آدمی تھا اوس نے آپ کی اس بات
کو قبول کر لیا تا وہ جو قول احسن پائے آپ کے ساتھ کلام مین نرمی اختیار کرے
یہان تک اوس نے صلاحیت اختیار کی کہ اوس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا ای
ابو القاسم آپ رشد کی حالت مین پلٹ جاوین آپ جہالت کرنے والے نہین
ہین اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے دوسری وجہ سے عبد اللہ بن عمرو سے کی
ہے - اور بھی ابو نعیم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عمرو بن العاص

سے کی ہے اور اس روایت مین آپ کے قول کے بعد یہ ہے مین تمہاری طرف نہین
بھیجا گیا ہون مگر ذبح کے ساتھ یہ سُن کر ابوجہل نے کہا اے محمد آپ جہول نہین ہین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل سے فرمایا تو اونہین جاہل لوگومین سے ہے۔
ابونعیم نے عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے عمرو بن عثمان
بن عفان نے عثمان بن عفان سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو قریش نے جو کچھہ ناگوار باتین سُنائین اور ایذائین اور نقصان پہونچایا مین نے آپ
کو ایک دن دیکھا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور مقام حجر مین تین آدمی
بیٹھے تھے عقبہ بن معیط اور ابوجہل اور امیہ بن خلف جس وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان لوگون کے مقابل آئے تو اونہون نے بعض مکروہ بات آپ کو سنائی اس
کی ناگواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پہچانی گئی اور اس کی
مثل دوسری بار اور تیسری بار کے طواف مین اون لوگون نے وہی مکروہ بات سُنائی
آپ سنکر ٹہیر گئے اور آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ واللہ تم لوگ متنبہ نہ ہوگے یہان
تک کہ اللہ تعالی اپنا عذاب فوراً نازل کرے عثمان نے کہا واللہ اون لوگون مین
سے کوئی آدمی نہ تھا مگر اوس کو لرزہ نے پکڑا وہ کانپ رہا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے مکان کو پلٹ کے چلے گئے اور ہم آپ کے پیچھے ہو لئے آپ نے ہم سے فرمایا
کہ تم لوگون کو بشارت ہو کہ اللہ تعالی اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے اور اپنے
کلمہ حق کو پورا کرنے والا ہے اور اپنے دین کو نصرت دینے والا ہے اور اون لوگون کو
جو تم دیکھتے ہو یہ اون لوگون مین سے ہین کہ اللہ تعالی تمہارے ہاتون سے جلد اون کو
ذبح کرائے گا عثمان رضی نے کہا کہ اللہ تعالی کی قسم ہے کہ مینے دیکھا کہ اللہ تعالی نے
ہمارے ہاتون سے اُن لوگون کو ذبح کرایا۔
ابونعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوجہل نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ زعم کرتے ہین کہ اگر تم لوگ اون کی اطاعت نہ کروگے تو تم لوگ اون کے ہاتون سے ذبح کیئے جاؤگے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین وہ بات کہتا ہون اور تو اے ابو جہل اونہین ذبح ہونے والون مین سے ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین ایسے حال مین ابو جہل کی طرف دیکھا کہ وہ مقتول تہا تو آپ نے فرمایا اے میرے اللہ تعالی تو نے جو وعدہ مجہہ سے کیا تہا اوسکو وفا کیا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس کے طریق سے فاطمہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین قریش مقام حجر مین جمع ہوئے اور آپس مین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تم لوگون کے پاس سے گذرین تو ہر ایک آدمی ایک اچہی ضرب آپ پر لگا دے مینے اس بات کو سنا اور مین اپنے باپ کے پاس آئی اور مینے اس بات کو آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اے میری بیٹی تو چپ رہو پہر آپ مکان سے نکلے اور اون لوگون کے پاس مسجد مین گئے جسوقت اون لوگون نے آپ کو دیکہا تو آپس مین پوچہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہین اور اپنی نگاہین نیچی کر لین اور اون کی ٹہوڑیین اون کے سینون پر لگ گئین اور اپنے بیٹہنے کی جگہون مین ایسی ہو گئے کہ اون کی کوکہین کاٹ دی گئین اور آپ کی طرف انہون نے اپنی نگاہ نہ اوٹہائی اور کوئی مرد اون مین سے آپ کی طرف نہ اوٹہا آپ آگے بڑہے یہان تک کہ آپ اون کے سرون پر آکر کہڑے ہو گئے اور آپ نے ایک مٹہی خاک لی اور اوس کو اون لوگون کی طرف پہینکا پہر آپ نے شاہت الوجوہ فرمایا آپ نے جو کنکریان اون کیطرف پہینکی تہین اون مین سے کوئی کنکری کسی مرد کو نہین لگی مگر وہ جنگ بدر مین بحالت کفر قتل کیا گیا۔

شیخین نے جناب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آیا کہ آپ ظل کعبہ مین اپنی چادر مبارک کا تکیہ لگائے ہوئے

کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے اونھون نے مجھسے
پوچھا کیا تم اوس نبی کی صفت کو دیکھتے ہو مینے کہا ہان دیکھتا ہون اونھون نے مجھہ سے پوچھا
کیا وہ یہ ہے اور اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کی طرف اشارا کیا مینے کہا
اے میرے اللہ بیشک مین گواہی دیتا ہون کہ وہ وہی ہین اونھون نے مجھہ سے پوچھا
کیا تم اوس شخص کو پہچانتے ہو جو آپ کے پیچھے کھڑا ہے مینے کہا ہان پہچانتا ہون اون
نصاریٰ نے مجھہ سے کہا کہ ہم شہادت دیتے کہ یہ تمھارا صاحب ہے اور یہ شخص اوسکا اوس
کے بعد خلیفہ ہے۔

طبرانی اور ابو نعیم نے دوسری وجہہ سے جبیر ابن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ایذا دیتے تھے مین اس کو مکروہ سمجھتا تھا جبکہ مینے
یہ گمان کر لیا کہ قریش آپ کو قتل کر ڈالینگے مین اپنی جاے سے چلا گیا یہان تک کہ دیرون
مین سے ایک دیر مین پہونچا اہل دیر اپنے سردار کے پاس گئے اور اوس کو خبر کی پہر وہ
مجھہ کو اپنے صاحب کے پاس لے گئے جبیر نے صورت کے قصہ کو ذکر کیا اور کہا جبکہ مینے
آنحضرت صلعم کی صورت مبارک دیکھی مینے کہا کہ مینے کوئی شے کسی شے کے ساتھہ
اشبہ اس صورت سے نہین دیکھی گویا آپ کے قد مبارک کا طول اور دونون شانون کے
درمیان جو فاصلہ تہا وہ دیکہا اوسنے مجھہ سے پوچھا کیا تم یہ خوف کرتے ہو کہ لوگ آپ کو قتل
کر ڈالین گے مین نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ وہ آپ کے قتل سے فارغ ہو گئے ہونگے
اوس نے کہا واللہ وہ لوگ اوس نبی کو قتل نہ کرین گے اور جو شخص اوس کے قتل کا
ارادہ کرے گا وہ قتل کیا جاے گا اور آپ نبی ہین اور اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور غلبہ دیگا۔

طبرانی نے تیسری وجہ سے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین تجارت
کے واسطے شام کی طرف گیا جبکہ مین شام کے قریب تھا ایک مرد اہل کتاب سے مجھسے
ملا اور اوس نے مجھہ سے پوچھا کیا تمھارے پاس کوئی ایسا مرد ہے جس نے نبوت کا

دعوی کیا ہے مین نے کہا ہان ہے اوس نے مجہہ سے پوچہا جس وقت تم اوس نبی کی صورت دیکہو گے کیا تم اوس کو پہچان لوگے مینے کہا بیشک مین پہچان لون گا اس مرد نے مجہہ کو اوس گہر مین داخل کیا جس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت تہی ہم وہ صورت دیکہہ رہے تہے کہ یکایک ایک مرد اونہین لوگون مین سے ہمارے پاس آیا اور اوس نے ہم سے پوچہا کس شغل مین تم لوگ ہو ہم نے اوس کو خبر کی وہ مرد ہمکو اپنے مکان کی طرف لے گیا جس گہڑی مین اوس کے مکان مین داخل ہوا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دیکہی اور یکایک مین نے دیکہا کہ ایک مرد آپکے پیچہے کہڑا ہے مینے پوچہا یہ کون مرد ہے کہ آنحضرت صلعم کے پیچہے کہڑا ہے اوس نے کہا کہ یہ نبی نہین ہے اگر آنحضرت کے بعد کوئی نبی ہوتا تو یہی شخص نبی ہوتا اس لئے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہین ہے اور یہ شخص آپ کے بعد آپ کا خلیفہ ہے دیکا یک مینے حضرت ابو بکر الصدیق رضہ کی صفت دیکہی۔

## یہ باب اس آیت کی بیان مین ہے کہ اللہ تعالی نے مشرکین کی گالیون کو آپ سے پہیر دیا تہا

بخاری نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم تعجب نہ کروگے کہ کیونکر اللہ تعالی قریش کی گالیون اور لعنت کو مجہہ سے پہیر دیتا ہے وہ لوگ اوس شخص کو گالیان دیتے ہین جو برائی کے لایق ہوا اور وہ لوگ اوس کو لعنت کرتے ہین جو مذموم ہوا اور مین محمد ہون۔

## یہ باب اللہ تعالی کے اس قول کفیناک المستہزئین کے بیانمین ہی اور اُن آیات کی بیانمین ہی کہ اِس باب مین ظاہر ہوئی ہین

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالی کے قول کفیناک من المستہزئین مین روایت کی ہے کہا ہے کہ استہزا کرنے والے لوگون مین ولید بن مغیرہ اور اسود ابن عبد یغوث اور اسود بن المطلب اور حارث بن عیطل السہمی اور عاص بن وائل تہا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے آپ نے اون سے شکایت کی اور ولید کو بتلایا جبریل علیہ السلام نے ولید کی شاہ رگ کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا تمنے کیا کیا اونہون نے آپ سے کہا کہ مین نے اوسکو کفایت کی پہر آپ نے اسود بن المطلب کو جبریل علیہ السلام کو دکہلایا جبریل علیہ السلام نے اسود بن المطلب کی آنکہون کی طرف اشارہ کیا آپ نے اون سے پوچہا تم نے کیا کیا جبریل علیہ السلام نے کہا مینے اُسکو کفایت کی پہر آپ نے اسود ابن عبد یغوث کو جبریل علیہ السلام کو دکہلایا جبریل علیہ السلام نے اوس کے سر کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا تم نے کیا کیا اونہون نے کہا مینے اوس کو کفایت کی پہر آپ نے حارث کو جبریل علیہ السلام کو دکہلایا جبریل علیہ السلام نے اوس کے پیٹ کی طرف اشارا کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا تم نے کیا کیا اونہون نے کہا مینے اوس کو کفایت کی اور عاص آپ کے پاس سے گذرا جبریل علیہ السلام نے اُس کے پاؤن کے تلوے کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا تم نے کیا کیا اونہون نے کہا مین نے اوسکو کفایت کی ان لوگون کا یہ واقعہ ہوا کہ ولید کی طرف سے بنی خزاعہ کا ایک مرد گذرا وہ اپنے تیر کو پر لگا رہا تہا وہ تیر ولید کی شاہ رگ مین لگا اوسکی شاہ رگ کو تیر نے قطع کر ڈالا اور اسود بن المطلب درخت سمرہ کے نیچے اُترا اور یہ کہنے لگا اے میری بیٹو کیا مجہ سے تم دفع نہ کرو گے اُس کے

بیٹون نے پوچہا ہم کس شئے کو دفع کرین ہم کچہہ شئے نہین دیکہتے ہین وہ یہ کہتا تہا کہ مین
ہلاک ہوگیا وہ شئے یہ ہے میری آنکہون مین کانٹا چبہہ گیا وہ یہی کہتا تہا یہان تک کہ
اوس کی دونون آنکہین اندہی ہوگئین اور اسود بن عبد یغوث کے سر مین زخم پیدا
ہوگئے وہ اون زخمون سے مرگیا حارث کے پیٹ مین زرد پانی پیدا ہوگیا یہان تک
کہ اوسکے منہہ سے وہ پانی نکلا وہ اوس سے مرگیا عاص طایف کی طرف گدہے پر سوار
ہوکر گیا اور شبرقہ جو قسم نبات خاردار سے ہے اور اوس کو ملک حجاز مین کہاتے ہین اوس
مین وہ اُترا اوس کے تلوے مین شبرقہ کا ایک کانٹا چبہہ گیا اور اوس کانٹے نے اوس کو
مارڈالا (شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین کہ) اِس حدیث کے ابن عباس اور
اون کے سوا اورون سے بہت طرق ہین مین اون طرق کو (تفسیر مسند) مین لایا ہون

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولہب کے بیٹے پر بددعا کی تہی اور وہ ہلاک ہوگیا

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو نوفل بن ابو عقرب کے طریق سے ابو نوفل نے اپنے باپ
سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لہب بن ابی لہب سامنے سے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو گالی دے رہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا اللہم سلط علیہ کلبک راوی
نے کہا کہ ابولہب شام کی طرف پارچہ بیچا کرتا اور اپنے بیٹے کو اپنے وکیلون اور اپنے
غلامون کے ساتہہ بہیجا کرتا تہا اور ابولہب یہ کہتا تہا کہ مین اپنے اِس بیٹے پر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بددعا سے خوف کرتا ہون اون لوگون نے ابولہب کے ساتہہ معاہدہ کیا کہ
ہم اوس کی حفاظت کرین گے جس وقت وہ منزل پر اُترتے تو ابولہب کے بیٹے کو
ٹہیرنے کے مکان کی دیوار سے چپٹا دیتے اور اوس پر کپڑے اور سامان ڈہانپ دیتے
تہے اون ہمراہیون نے ابولہب کے بیٹے کے ساتہ ایک زمانہ تک ایسا عمل کیا ایک درندہ

آیا اور اوس نے اوسکو پھاڑا اور قتل کر ڈالا یہ خبر ابو لہب کو پہونچی تو اوس نے لوگون سے کہا کیا مین نے تم سے نہین کہا تھا کہ مجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اوس پر خوف ہے۔

بیہقی نے قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ عتبہ بن ابی لہب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلبہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی اپنے ایک درندہ کو اوس پر مسلط کرے عتبہ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلا یہانتک کہ شام کے ایک مکان مین جس کا نام زرقاء تھا رات کو سب اُترے ایک شیر اون لوگون کی طرف پھرتا ہوا آیا عتبہ نے یاویل امی کہکر کہا واللہ وہ شیر مجھ کو کھانے والا ہے جیسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بد دعا کی ہے محمد نے مجھ کو قتل کر ڈالا اور وہ مکہ مین ہین اور مین ملک شام مین ہون شیر اوس پر قوم کے درمیان دوڑا اور عتبہ کے سر کو پکڑ لیا اور دانتون سے جیسا پکڑنا چاہیے تھا پکڑ لیا اور اُسکو مار ڈالا

بیہقی نے عروہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ شیر جسوقت اون لوگون کے پاس گردش کرنے لگا اوس رات کو اون لوگون کے پاس سے پلٹ کے چلا گیا وہ لوگ کھڑے ہوئے اور اونہون نے عتبہ کو اپنے بیچ مین کر لیا پھر شیر سامنے سے آیا اور اُن لوگون پر قدم رکھتا ہوا آیا یہان تک کہ عتبہ کا سر اوس نے پکڑ لیا اور چاب ڈالا

ابو نعیم اور ابن عساکر نے عروہ رض کے طریق سے ہبار بن الاسود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو لہب اور اوس کے بیٹے عتبہ نے ملک شام کی طرف سامان لیجانے کی تیاری کی اور مین نے بھی اون دونون کے ساتھ سامان لیجانے کی تیاری کی ابو لہب کے بیٹے نے کہا کہ مین محمد صلعم کے پاس ضرور جاؤنگا اور اوس کے رب کے معاملہ مین ضرور ایذا پہونچاؤنگا وہ گیا یہان تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد ہو یکفر بالذی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے سن کر یہ دعا مانگی اللھم ابعث علیہ کلبا من کلابک پہر وہ پلٹ کر چلا گیا اوس کے
باپ نے اوس سے پوچہا اے میرے بیٹے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہا اور
اونہون نے تجہہ سے کیا کہا اوس نے اپنے باپ کو خبر کی ابو لہب نے سن کر کہا اے
میرے بیٹے محمد صلعم نے تجہہ پر جو بد دعا کی ہے مجہہ کو اون کی دعا سے تجہہ پر خوف ہوتا ہی
راوی نے کہا ہم چلے گئے یہان تک کہ ہم مقام سراۃ مین اُترے سراۃ شیرون کی جگہہ
ہے ہم سے ابو لہب نے کہا کہ تم لوگون نے میرے سن کو اور میرے حق کو پہچان لیا ہے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بیٹے پر بد دعا کی ہے مین اوس دعا سے اوس پر خوفناک
ہون تم لوگ اپنے سامان کو اِس صومعہ مین جمع کر لو پہر میرے بیٹے کے واسطے اوس پر
فرش بچہا دو پہر اوس کے اطراف مین تم لوگ اپنے بستر بچہا دو ہم نے ویسے ہی کیا اور
سامان پر رات کو ابو لہب کا بیٹا رہا اور ہم اوس کے اطراف مین تہے رات مین شیر آیا
اور اوس نے ہمارے مُنہ سونگہے جبکہ شیر نے اوس شئے کو نہ پایا جس کے پکڑنے کا
وہ ارادہ کرتا تہا اوس نے جست کی یکایک وہ شیر سامان کے اوپر تہا اوس نے
عتبہ کا مُنہ سونگہا پہر اوس نے اوس کو چبانے کے طور پر چاب ڈالا اور اوس کا سر ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا شیر چلا گیا ابو لہب نے کہا واللہ مینے پہچانا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا
فوت نہ ہوگی اور اسی حدیث کی ابن اسحاق اور ابو نعیم نے دوسرے طرق سے مرسل طور پر محمد
بن کعب القرظی وغیرہ سے روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہی کہ حسان ابن ثابت نے اس باب مین یہ اشعار کہے ہین ؎

سائل بنی الاشقر ان جئتہم — ما کان ابناء ابی واسع

پوچہہ تو بنی الاشقر سے اگر تو اونکے پاس آوے یہ پوچہہ کہ ابی واسع کی کیا خبر ہے ؎

لا وسع اللہ لہ قبرہ — بل ضیق اللہ علی القاطع

رسم بنی جدہ ثابت — یدعوا الی نورلہ ساطع

اللہ تعالیٰ ابو واسع کی قبر کو فراخ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ اوس کی قبر کو تنگ کردے کہ وہ اوس بنی کے جرم

کا قاطع تھا جس نبی کی کوشش امر دین مین ثابت ہے اور وہ نبی اپنے ایسے نور کی طرف بلاتا ہے جو بلند ہو رہا ہے ٥

| | | | |
|---|---|---|---|
| اسبل بالحجر بتکذیبہ | | دون قریش نہزۃ القادع | |

مقام حجر مین ابو واسع نے اوس نبی کی تکذیب مین کلام کی کثرت کی ٥

| | | | |
|---|---|---|---|
| فاستوجب الدعوۃ منہ بما | | بین للناظر والسامع | |

سو اوس نبی کی طرف سے دعا کرنا واجب ہوا اوس شی کے ساتھ کہ وہ دیکھنے والے اور سننے والے کیواسطے ظاہر ہوئی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ان سلط اللہ بہ کلبہ | | یمشی ہوینا مشیۃ الخادع | |

وہ دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ابو واسع پر اپنے ایک درندہ کو مسلط کردے وہ درندہ آہستہ آہستہ اس طور پر چلتا تھا جیسے دہوکہ دینے والا چلتا ہے ٥

| | | | |
|---|---|---|---|
| حتی اتاہ وسط اصحابہ | | وقد علتہم سنۃ الہاجع | |

یہان تک کہ وہ درندہ ابو واسع کے پاس اوسکے اصحاب کے درمیان آیا ابو واسع کے اصحاب پر اوس وقت نیند غالب ہو گئی تھی ٥

| | | | |
|---|---|---|---|
| فالتقم الراس بیافوخہ | | والنحر منہ فغرۃ الجایع | |

اوس درندہ نے ابو واسع کے سر کو مع تالو کے لقمہ کر لیا اور اوسکے گلے کو ایسی حالت مین کہ وہ درندہ بھوکہ کی مثل منہ کھولے ہوئے تھا۔

ابو نعیم نے طاوس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ والنجم اذا ہوی پڑھی عتبہ بن ابو لہب نے کہا کفرت برب النجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے درندون مین سے ایک درندہ کو تجھپر مسلط کرے گا عتبہ اپنے اصحاب کے ساتھ شام کی طرف گیا شیر نے آواز دی ڈر سے عتبہ کے شانے کانپنے لگے لوگون نے اوس سے پوچھا کس شے سے تو کانپتا ہے واللہ ہم اور تو نہین ہین مگر برابر عتبہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھپر بددعا کی ہے واللہ محمد صلعم سے زیادہ صادق کسی صاحب لہجہ پر اس آسمان نے سایہ نہین ڈالا ہے (یعنی

آسمان کے نیچے جتنے باتین کرنے والے اشخاص ہین اون سب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ صادق ہین پہر لوگون نے عشا کا کہانا رکہا عتبہ نے اپنا ہاتھہ کہانے مین نہین ڈالا جبکہ نیند آئی تو اون لوگون نے اطراف مین اپنے سامان سے احاطہ کیا اور عتبہ کو اپنے درمیان لیا اور سو گئے شیر آیا آہستہ چلتا تہا اور ہر ایک مرد کے سر کو سونگہتا تہا یہان تک کہ عتبہ کے پاس پہونچا اور اوس کے سر کو پکڑنے کے طور پر دانتون سے پکڑ لیا عتبہ خواب سے چونک پڑا اور وہ آخر زمین مین تہا اور وہ یہ کہتا تہا کیا مین نے تم لوگون سے نہین کہا تہا کہ محمد صلعم اصدق الناس ہین اور مرگیا۔

ابو نعیم نے ابو الضحی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو لہب کے بیٹے نے کہا کہ جس نے والنجم اذا ہوی کہا ہے مین اوس سے منکر ہون (یعنی اللہ تعالی سے مجہہ کو انکار ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب مین اللہ تعالی اپنے درندون مین سے ایک درندہ عتبہ کی طرف بہیجیگا یہ خبر عتبہ کے باپ کو پہونچی تو اوس نے اپنے اصحاب کو وصیت کی کہ جس وقت تم لوگ کسی منزل پر اُترو تو عتبہ کو اپنے بیچ مین رکہیو اونہون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ جسوقت ایک رات تہی تو اللہ تعالی نے اونکے پاس ایک درندہ بہیجدیا اوسنے اوسکو قتل کر ڈالا۔

## یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کیواسطے قحط سالی کی دعا کی تہی

شیخین نے ابن مسعود رضہ سے یہ روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور اسلام کے قبول کرنے سے دیر کی تو آپ نے یہ دعا مانگی اللہم اعنی علیہم بسبع کسبع یوسف وہ قحط سالی مین مبتلا ہوگئے وہ قحط سالی قریش کی ہر ایک شئے کو نلے گئی اور وہ خوار ہوگئے یہان تک کہ اونہون نے مردار اور مردہ جانورون کو کہایا یہان تک اون کی قحط سالی کی نوبت پہونچی کہ اونمین کا ہر ایک آدمی اپنے اور آسمان کے درمیان بہوک سے دہوئین

کی ہئیت کی شکل دیکھتا تھا پہر اونہون نے یہ دعا کی ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اگر ہم عذاب کو اون سے دفع کردین گے تو وہ پہر ویسے ہی ہوجاوینگے اور کفر کرینگے وہ عذاب اون کا دفع کیا گیا پہر وہ ویسے ہی کافر ہوگئے جیسے پہلے کافر تھے پہر اونسے جنگ بدر مین انتقام لیا گیا اللہ تعالی کا وہ قول اونکے حق مین یہ ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین اللہ تعالی کے قول یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون تک۔

بیہقی نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے ادبار کو ملاحظہ فرمایا تو آپ نے یہ دعا کی اللہم سبع کسبع یوسف اونکو قحط سالی نے لے لیا یہان تک اون کی نوبت پہونچی کہ اونہون نے مردہ جانورون اور چمڑے اور ہڈیون تک کو کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوسفیان اور دوسرے آدمی مکہ کے آئے اور اونہون نے کہا اے محمد آپ یہ زعم کرتے ہین کہ مین رحمت کرکے مبعوث کیا گیا ہون اور آپ کی قوم ہلاک ہوگئی آپ اون کی بہتری کے واسطے اللہ تعالی سے دعا فرماوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی وہ بارش سے سیراب کئے گئے اور سات برس تک برابر پانی برسا لوگون نے مینہ کی کثرت کی شکایت کی آنحضرت صلعم نے یہ دعا کی اللہم حوالینا لا علینا ابر آپ کے سر پر سے چلا گیا اور اطراف کے لوگ سیراب ہوئے راوی نے کہا کہ دخان کی آیت گذر گئی کہ وہ بہوک تہی کہ اوس سے قریش کو مصیبت پہونچی تہی اور روم کی آیت اور بطش کبری اور انشقاق قمر کی آیت بہی گذر چکی ہے۔

شیخین نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ پانچ چیزین گذر چکی ہین لزام اور روم اور دخان اور بطشۃ اور قمر بیہقی نے کہا ہے کہ ان چیزون کے ساتھ مراد یہ ہے کہ یہ آیات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پائی گئی ہین جیسے کہ آپ نے ان آیتون کے وجود سے پہلے ان کی خبر دی تہی۔

نسائی اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوسفیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد مین آپ کو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون
آپ رحم فرماوین ہم نے علہز تک کہایا ہے اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولقد اخذناہم بالعذاب
فما استکانوا لربہم وما یتضرعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یہان تک کہ اللہ تعالی نے
اون سے عذاب کو دفع کردیا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ ابوسفیان کے قصہ مین وہ امر روایت کیا گیا
ہے جو اوس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ہجرت سے بعد تہا اور شاید یہ امر دو بار واقع ہوا ہو کہ دو بار
عذاب قحط نازل ہوا ہو۔

## یہ باب اوس عورت کے بیان مین ہے کہ مسلمان عورتون مین سے تہی اور نابینا ہو گئی تہی اور اوسکی بینائی اُسکو پہیر دیگئی تہی

بیہقی نے عروہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رض نے اون آدمیون مین سے سات
کو آزاد کیا تہا جو اللہ تعالی کے معاملہ مین کفار کے ہاتھ سے عذاب دئے جاتے تہے اونمین سے
ایک عورت زنیرہ تہی کہ اوس کی بینائی جاتی رہی تہی اور اون لوگون مین سے تہی کہ اللہ تعالی کے
معاملہ مین عذاب دئے جاتے تہے اوس نے مشرکین کی ہر ایک بات سے انکار کیا مگر اسلام
کو نہ چہوڑا مشرکین نے کہا کہ اس عورت کی بینائی کو صدمہ نہین پہونچا یا مگر لات اور عزا نے اس
عورت نے مشرکین سے کہا واللہ ہرگز ایسا نہین ہے اللہ تعالی نے اُسکی بینائی اُسکو پہیر دی

## یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ ملک حبشہ کی ہجرت مین واقع ہوئی ہین

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جعفر بن ابوطالب مسلمانون کے ایک
گروہ مین اپنے دین کے ساتہ بہاگ کے سرزمین حبشہ کو اسواسطے گئے کہ اپنے دین سے فتنہ
مین نہ پڑین اور قریش نے عمرو بن العاص اور عمارہ ابن الولید بن مغیرہ کو بہیجا اور قریش نے
ان دونون کو یہ امر کیا کہ جانے مین سرعت کرین وہ دونون جلد گئے اور قریش نے نجاشی حبشہ

له علہز ایک قسم کہانا ہے جو اونٹ کے اون اور خون سے بنایا جاتا ہے ۱۲

کے واسطے ایک گھوڑا اور ایک جبہ دیباج کا بھیجا اور عظماے حبشہ کے واسطے ہدیئے بھیجے جبکہ
یہ دونون نجاشی کے پاس آئے تو نجاشی نے قریش کے ہدیون کو قبول کیا اور اوس نے عمرو
بن العاص کو اپنے تخت پر بٹھلایا عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم لوگون مین سے کم عقل جو لوگ
ہین وہ آپ کی سرزمین مین ہین وہ آپ کے دین پر نہین ہین اور نہ وہ ہمارے دین پر ہین اون
کو ہمارے حوالہ کر دیجئے عظماے حبشہ نے کہا کہ سچ کہتے ہین وہ لوگ حبشہ مین ہین اون کو
انہین دے دیجئے نجاشی نے کہا نہین واللہ مین اون کو نہ دونگا یہان تک کہ مین اون سے
باتین کرونگا اور مین یہ جان لونگا کہ وہ کس شے پر ہین یہ سنکر عمرو بن العاص نے کہا کہ وہ لوگ
اوس مرد کے اصحاب ہین کہ اوس نے ہم لوگون مین خروج کیا ہے مین آپ کو ایسی چیزون سے
خبر دونگا کہ اون سے اون لوگون کی سفاہت کو آپ پہچان لینگے اور یہ پہچان لینگے کہ وہ
خلاف حق پر ہین وہ لوگ اس امر کی شہادت نہین دیتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے فرزند
ہین اور جسوقت آپ کے پاس وہ آئینگے تو آپ کو سجدہ نہ کرینگے جیسے کہ لوگ آپ کی
سلطنت مین آتے ہین اور وہ آپ کو سجدہ کرتے ہین یہ سُنکر نجاشی نے کسی کو جعفر رضی سے اور
اون کے اصحاب کے پاس بھیجا اور نجاشی نے اسوقت عمرو بن العاص کو اپنے تخت پر بٹھلایا
تھا جعفر رضی اور اون کے اصحاب نے نجاشی کو سجدہ نہین کیا اور سلام کے ساتھ اوس کی تعظیم
کی عمرو بن العاص اور عمارہ دونون نے کہا کیا ہم نے آپ کو اِس قوم کی خبر نہین دی تھی نجاشی
نے کہا اے گروہ کیا تم مجھہ سے باتین نہ کروگے تمکو کیا ہوا ہے کہ تم میری تعظیم جیسے میرے پاس
تمہاری قوم کے آنے والے کرتے ہین کیون نہین کرتے ہو تم لوگ مجھہ کو خبر کرو کہ تم حضرت عیسیٰ
بن مریم علیہما السلام کے حق مین کیا کہتے ہو اور تمہارا دین کیا ہے کیا تم لوگ نصاریٰ ہو انہون نے
کہا ہم نصاریٰ نہین ہین نجاشی نے پوچھا کیا تم لوگ یہود ہو اونہون نے کہا ہم یہود نہین ہین
نجاشی نے پوچھا کیا تم لوگ اپنی قوم کے دین پر ہو اونہون نے کہا ہم اپنی قوم کے دین پر بھی
نہین ہین نجاشی نے پوچھا تمہارا کیا دین ہے اونہون نے کہا ہمارا دین اسلام ہے نجاشی نے

پوچھا اسلام کیا شے ہے اونہون نے کہا کہ ہم اوس اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہین جو ایک ہے
اور اوس کا کوئی شریک نہین ہے اور اوسکے ساتھہ کسی شے کو ہم شریک نہین کرتے نجاشی نے
پوچھا یہ اسلام کون شخص تمھارے پاس لایا ہے اونہون نے کہا کہ اس دین کو ایک ایسا مرد لایا
ہے کہ وہ ہماری ذات مین سے ہے ہم نے اوس مرد کی ذات اور نسب کو پہچان لیا ہے اللہ تعالی
نے اوس کو ہماری طرف اوس شان سے بہیجا ہے جیسے رسولون کو اللہ تعالی نے اون لوگون
کی طرف بہیجا تھا جو ہم سے پہلے تھے ہکو اوس نے والدین کے ساتھہ نیکی کرنے اور صدقہ دینے اور
وفاے عہد اور اداے امانت کیواسطے امر کیا ہے اور ہم کو اس امر سے ممانعت کی ہے کہ ہم بتون کی
عبادت کرین اور ہم کو یہ امر کیا ہے کہ ہم اللہ تعالی واحد کی عبادت کرین اور اللہ تعالی کے ساتھہ کسی
شے کو شریک نہ کرین ہم نے اوس رسول کی تصدیق کی ہے اور ہم نے اللہ تعالی کے کلام کو پہچانا
ہے اور ہمکو یہ علم ہو گیا ہے کہ جو شے وہ رسول لایا ہے وہ اللہ تعالی کے پاس سے لایا ہے جبکہ ہمنے
یہ امور کئے تو ہماری قوم نے ہم سے عداوت کی اور اوس نبی صادق سے عداوت کی اور اوسکی
تکذیب کی اور اوس کے قتل کا ارادہ کیا اور ہم سے بتون کی عبادت کے واسطے ارادہ کیا ہم اپنے
دین اور خونون کے ساتھہ اپنی قوم سے بہاگ کے آپ کے پاس آئے ہین نجاشی نے سن کر کہا
واللہ اگر یہ امر ظاہر ہوا ہے تو اوس چراغ سے ہوا ہے جس سے موسی علیہ السلام کا امر ظاہر ہوا ہے
جعفر رض نے کہا کہ تحیہ اور تعظیم جو ہے ہمارے رسول علیہ الصلواۃ والسلام نے اوس کی ہمکو خبر دی
ہے کہ اہل جنت کا تحیہ السلام ہے ہمکو اس کے ساتھہ امر کیا ہے ہم نے آپ کا تحیہ اوس شے سے
کیا جو ہم لوگون مین کا بعض بعض کے واسطے کرتا ہے لیکن عیسی علیہ السلام جو ہین وہ اللہ تعالی
کے بندے اور رسول ہین اور اللہ تعالی کا وہ کلمہ ہین کہ مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا گیا تھا اور
عیسی علیہ السلام روح اللہ ہین اور عذرا بتول کے فرزند ہین یہ سن کر نجاشی نے اپنا ہاتھہ زمین
کی طرف جھکایا اور زمین پر سے ایک لکڑی لی اور کہا کہ واللہ ابن مریم ع نے اس امر پر اس لکڑی کی
وزن کو زیادہ نہین کیا عظماے حبشہ نے سن کر کہا واللہ اگر اہل حبشہ یہ بات سن لین گے تو آپ کو

سلطنت سے معزول کردینگے نجاشی نے کہا واللہ غیر اس بات کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین مین کبھی نہ کہونگا پھر نجاشی نے کہا کہ عمرو بن العاص کا ہدیہ اسکی طرف پلٹا دو واللہ اگر اس باب مین وہ لوگ مجھ کو سونے کا پہاڑ رشوت دینگے تو مین اوس کو قبول نہ کرونگا نجاشی نے جعفر اور اون کے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ ٹھیرے رہو تم کو امن ہے اور جو شئے قسم رزق سے اون کے احوال کی اصلاح کرتی اوس کے واسطے نجاشی نے امر کیا اور یہ کہا کہ جو شخص اس گروہ کی طرف ایذا رسانی کی نظر سے نظر کریگا وہ میری نافرمانی کریگا اور اللہ تعالیٰ نے عمرو بن العاص اور عمارہ کے درمیان قبل اس کے کہ وہ دونون نجاشی کے پاس جاوین سفر مین عداوت ڈالدی تھی پھر اون دونون نے آپس مین جسوقت وہ نجاشی کے پاس آئے تھے صلح کر لی تھی تاکہ جس حاجت کے واسطے وہ نکلے ہین اوس کو پاوین اون کی حاجت مسلمانون کا طلب کرنا تھا جبکہ اون دونون کو یہ بات حاصل نہ ہوئی تو وہ دونون جس عداوت پر تھے اوس سے سخت عداوت کے ساتھہ نجاشی کے پاس سے نکلے عمرو بن العاص نے عمارہ کے ساتھہ مکر کیا اور اوس سے کہا اے عمارہ تو خوبصورت مرد ہے تو نجاشی کی عورت کے پاس جا جس وقت اوس کا شوہر اوسکے پاس سے چلا جاوے تو تو اوس سے باتین کر تیرا اوس سے باتین کرنا ہماری حاجت کے واسطے عون ہوگا یعنی اوس سے نفع پہونچیگا یا وہ مسلمانون کے سپرد کرانے مین سعی کریگی عمارہ نے نجاشی کی عورت سے خط وکتابت کی یہانتک کہ اوسکے پاس داخل ہوگیا جبکہ عمارہ اوسکے پاس داخل ہوا عمرو نجاشی کے پاس گیا اور اوس سے اوس نے کہا کہ میرا ہمراہی عورتون کے ساتھہ مصاحبت رکھتا ہے اور وہ تیری عورت کا ارادہ رکھتا ہے مجھکو اس بات کا علم ہے یہ سُن کر نجاشی نے کسی کو دیکھنے کی واسطے بھیجا اوس نے یکا یک عمارہ کو نجاشی کی عورت کے پاس موجود دیکھا نجاشی نے عمارہ کے واسطے حکم دیا اوس کے احلیل مین ہوا بھر دی گئی پھر عمارہ دریا کے ایک جزیرہ مین ڈالدیا گیا وہ مجنون ہوگیا اور وحشیون کے ساتھہ وحشی بن گیا اور عمرو مکہ کی طرف پلٹ کے آیا اللہ تعالیٰ نے اوس کے ہمراہی کو ہلاک

کیا اور اوس کے سفر کو تباہ کیا اور اوس کی حاجت کو منع کیا اور اسی حدیث کی مثل طرق موصولہ سے ابن مسعود اور ابو موسیٰ اور ام سلمہ رض سے وارد ہوا ہے۔

## یہ باب اُن آیات کے بیان میں ہے جو صحیفہ کے قصہ مین واقع ہوئی ہین

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین جس شدت پر تھے اوس سے زیادہ اونھون نے مسلمانون پر شدت کی یہان تک کہ مسلمانون کو نہایت مشقت اور سختی پہونچی اور اون پر سخت بلا آئی یہ اوس وقت ہوا کہ مسلمان لوگ ہجرت کر کے نجاشی کے پاس گئے تھے اور مشرکین کو یہ خبر پہونچی تھی کہ نجاشی نے مسلمانون کا اکرام کیا تھا قریش لوگ اِس امر پر متفق ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ طور سے قتل کر ڈالین جبکہ ابو طالب نے قوم کے عمل کو دیکھا تو بنی عبد المطلب کو جمع کیا اور اون کو امر کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شعب مین داخل کر لین اور جن لوگون نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے آپ کو اون سے بچاوین اِس امر پر مسلمان اور کافر اون کے متفق ہو گئے جبکہ قریش نے یہ امر پہچان لیا کہ قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ہے تو وہ جمع ہو گئے اور اپنے امر مین یہ اتفاق کر لیا کہ اون کو اپنے پاس نہ بٹھلاوین اور اون سے بیع وغیرہ نہ کرین اور اون کو اپنے مکانون مین نہ آنے دین یہان تک کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کے واسطے حوالہ کر دین اور قریش نے اون کے ساتھ مکر کرنے مین ایک صحیفہ لکھا اور عہد اور مواثیق لکھے کہ بنی ہاشم سے کبھی صلح کو قبول نہ کرین گے یہان تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ قتل کے واسطے کر دین گے بنو ہاشم اپنے شعب مین تین سال تک ٹھیرے رہے اور بنی ہاشم پر سخت بلا اور مشقت رہی اور اون لوگون نے بنی ہاشم سے بازار قطع کر دئے وہ لوگ غلہ کو نہین چھوڑتے تھے کہ مکہ مین آوے اور کوئی ربیع کی شئے نہین ہوتی تھی مگر وہ اوس کی طرف پہلے پہونچ جاتے اور اوس کو خرید کر لیتے تھے جبکہ تیسرے

سلطنت سے معزول کردین گے نجاشی نے کہا واللہ غیر اس بات کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے حق مین مین کبھی نہ کہون گا پہر نجاشی نے کہا کہ عمرو بن العاص کا ہدیہ اِس کی طرف پلٹا دو واللہ
اگر اِس باب مین وہ لوگ مجہہ کو سونے کا پہاڑ رشوت دین گے تو مین اوس کو قبول نہ کرون گا
نجاشی نے جعفر اور اون کے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ ٹھیرے رہو تم کو امن ہے اور جو شئے قسم
رزق سے اون کے احوال کی اصلاح کرتی اوس کے واسطے نجاشی نے امر کیا اور یہ کہا کہ جو شخص
اِس گروہ کی طرف ایذا رسانی کی نظر سے نظر کرے گا وہ میری نافرمانی کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے
عمرو بن العاص اور عمارہ کے درمیان قبل اِس کے کہ وہ دونون نجاشی کے پاس جاوین سفر
مین عداوت ڈالدی تہی پہر اون دونون نے آپس مین جسوقت وہ نجاشی کے پاس آئے تہے
صلح کرلی تہی تاکہ جس حاجت کے واسطے وہ نکلے ہین اوس کو پاوین اون کی حاجت مسلمانون
کا طلب کرنا تہا جبکہ اون دونون کو یہ بات حاصل نہ ہوئی تو وہ دونون جس عداوت پر تہے اوس
سے سخت عداوت کے ساتہہ نجاشی کے پاس سے نکلے عمرو بن العاص نے عمارہ کے ساتھ
مکر کیا اور اوس سے کہا اے عمارہ تو خوبصورت مرد ہے تو نجاشی کی عورت کے پاس جا جس
وقت اوس کا شوہر اوسکے پاس سے چلا جاوے تو تو اوس سے باتین کر تیرا اوس سے باتین
کرنا ہماری حاجت کے واسطے عون ہوگا یعنی اوس سے نفع پہونچے گا یا وہ مسلمانون کے سپرد
کرانے مین سعی کرے گی عمارہ نے نجاشی کی عورت سے خط وکتابت کی یہان تک کہ اوسکے
پاس داخل ہوگیا جبکہ عمارہ اوسکے پاس داخل ہوا عمرو نجاشی کے پاس گیا اور اوس سے اوس
نے کہا کہ میرا ہمراہی عورتون کے ساتہہ مصاحبت رکھتا ہے اور وہ تیری عورت کا ارادہ رکھتا
ہے مجھکو اِس بات کا علم ہے یہ سُن کر نجاشی نے کسی کو دیکھنے کی واسطے بہیجا اوس نے یکایک
عمارہ کو نجاشی کی عورت کے پاس موجود دیکھا نجاشی نے عمارہ کے واسطے حکم دیا اوس کے
احلیل مین ہوا بہر دی گئی پہر عمارہ دریا کے ایک جزیرہ مین ڈالدیا گیا وہ مجنون ہوگیا اور وحشیون
کے ساتہہ وحشی بن گیا اور عمرو مکہ کی طرف پلٹ کے آیا اللہ تعالیٰ نے اوس کے ہمراہی کو ہلاک

کیا اور اوس کے سفر کو تباہ کیا اور اوس کی حاجت کو منع کیا اور اسی حدیث کی مثل طرق موصولہ سے ابن مسعود اور ابو موسیٰ اور ام سلمہ رضہ سے وارد ہوا ہے۔

## یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے جو صحیفہ کے قصہ مین واقع ہوئی ہین

بیہقی اور ابونعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین جس شدت پر تھے اوس سے زیادہ اونہون نے مسلمانون پر شدت کی یہان تک کہ مسلمانون کو نہایت مشقت اور سختی پہونچی اور اون پر سخت بلا آئی یہ اوس وقت ہوا کہ مسلمان لوگ ہجرت کرکے نجاشی کے پاس گئے تھے اور مشرکین کو یہ خبر پہونچی تھی کہ نجاشی نے مسلمانون کا اکرام کیا تھا قریش لوگ اس امر پر متفق ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ طور سے قتل کر ڈالین جبکہ ابو طالب نے قوم کے عمل کو دیکھا تو بنی عبد المطلب کو جمع کیا اور اون کو امر کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شعب مین داخل کرلین اور جن لوگون نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے آپ کو اون سے بچاوین اس امر پر مسلمان اور کافر اون کے متفق ہوگئے جبکہ قریش نے یہ امر پہچان لیا کہ قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ہے تو وہ جمع ہوگئے اور اپنے امر مین یہ اتفاق کرلیا کہ اون کو اپنے پاس نہ بٹھلاوین اور اون سے بیع وغیرہ نہ کرین اور اون کو اپنے مکانون مین نہ آنے دین یہان تک کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کے واسطے حوالہ کردین اور قریش نے اون کے ساتھہ مکر کرنے مین ایک صحیفہ لکھا اور عہد اور مواثیق لکھے کہ بنی ہاشم سے کبھی صلح کو قبول نہ کرین گے یہان تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ قتل کے واسطے کردین گے بنو ہاشم اپنے شعب مین تین سال تک ٹھیرے رہے اور بنی ہاشم پر سخت بلا اور مشقت رہی اور اون لوگون نے بنی ہاشم سے بازار قطع کردئے وہ لوگ غلہ کو نہین چھوڑتے تھے کہ مکہ مین آوے اور کوئی ربیع کی شے نہین ہوتی تھی مگر وہ اوس کی طرف پہلے پہونچ جاتے اور اوس کو خرید کرلیتے تھے جبکہ تیسرے

سال کا آغاز تہا تو بنی عبد مناف اور بنی قصی اور اون کے سوا جو مرد قریش مین سے تہے اور اون کو بنی ہاشم کی عورتون نے جنا تہا اونہون نے آپس مین ایک دوسرے کو ملامت کی اور اونہون نے اِس امر کو دیکہا کہ اون لوگون نے قطع رحم کیا اور حق کو حقیر سمجہا اون لوگون نے غدر اور برائت سے جو عہد کیا تہا اوس عہد کے توڑنے پر اِن لوگون نے رات مین اتفاق کیا۔ اور جو صحیفہ کہ قریش نے لکہا تہا اللہ تعالیٰ نے اوس پر دیمک کو بہیجدیا جو کچہہ عہد اور میثاق اُس صحیفہ مین تہا اوس کو دیمک نے چاٹ لیا وہ صحیفہ مکان کی چہت مین لٹک رہا تہا دیمک نے اوس صحیفہ مین اللہ تعالیٰ کا کوئی نام نہ چہوڑا مگر اسماے حسنہ چہوڑ دئے اور شرک اور ظلم اور قطع رحم کی قسم سے جو باتین لکہی تہین وہ باقی رہ گئین اور اللہ تعالیٰ نے جو امر اوس صحیفہ کے ساتہہ کیا تہا اوس سے اپنے رسول کو مطلع فرما دیا اِس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے ذکر کیا ابو طالب نے سن کر کہا قسم ہے ثاقب کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے جہوٹ نہین کہا ابو طالب بنی عبد المطلب کی ایک جماعت کو لے کر گئے یہان تک کہ مسجد مین آئے اور مسجد اوسوقت قریش سے بہری ہوئی تہی جبکہ قریش نے اون کو جماعت کے ساتہہ قصد کرنے والا دیکہا اونہون نے اس امر کو منکر سمجہا اور یہ گمان کیا کہ وہ لوگ شدت بلا کی وجہہ سے نکل کے ہمارے پاس آئے ہین اور وہ اسواسطے آئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ کردین آنے کے بعد ابو طالب نے گفتگو کی اور کہا کہ بہت سے امور تمہارے درمیان پیدا ہوئے ہین ہم اون امور کو تم سے ذکر نہین کرتے ہین جس صحیفہ مین تم نے معاہدہ کیا ہے اوس کو لیکر آؤ شاید وہ صحیفہ ہمارے اور تمہارے درمیان صلح کا سبب ہوجائے ابو طالب نے یہ اون سے خوف سے اسواسطے کہا تہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ صحیفہ کے لانے سے پہلے صحیفہ کو دیکہہ لین وہ لوگ اپنا صحیفہ لے آئے اور اوس پر اون کو فخر تہا اور اون کو اِس باب مین کچہہ شک نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے حوالہ کردئے گئے ہین اونہون نے اوس صحیفہ کو اون کے درمیان مین رکہدیا

ابو طالب نے کہا کہ مین تمہارے پاس اس لئے آیا ہون تا کہ تم کو ایک ایسے امر کی خبر دون کہ
اوس مین تمہارے لئے انصاف ہے تحقیق میرے بھتیجے نے مجھہ کو خبر دی ہے اور اوس نے
مجھہ سے جھوٹ نہین کہا ہے اللہ تعالیٰ اس صحیفہ سے جو تمہارے ہاتھہ مین ہے بری ہے اور
اللہ تعالیٰ نے اپنا ہر ایک اسم جو صحیفہ مین تھا اوس کو مٹا ڈالا ہے اور اوس مین تمہاری بیوفائی
اور قطع رحم جو تم نے ہمارے ساتھہ کیا ہے اور ظلم سے تم نے ہمپر غلبہ کرنا چاہا ہے اوسکو چھوڑ دیا
ہے جیسے میرے بھتیجے نے کہا ہے اگر وہی بات ہے تو تم لوگ ہوش مین آجاؤ واللہ وہ
کبھی تمہارے حوالہ نہ کیا جائے گا یہان تک کہ ہم سب لوگ مر جاوین گے اور اگر وہ بات جو
میرے بھتیجے نے کہی ہے وہ باطل ہوگی تو ہم اوس کو تمہارے حوالہ کر دین گے تم اوس کو قتل
کر ڈالیو یا اوس کو زندہ رکھیو تم کو اختیار ہے ابو طالب کی یہ گفتگو سنکر اونہون نے کہا کہ ہم اوس
بات پر راضی ہین جو تم نے کہی ہے اونہون نے صحیفہ کو کھولا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
صادق و مصدوق پایا کہ صحیفہ کی خبر آپ نے دی تھی جبکہ قریش نے اوس صحیفہ کو دیکھا اور
ویسے ہی پایا جیسا کہ کہا تھا تو یہ کہا واللہ یہ ہرگز نہین ہے مگر تمہارے صاحب کا سحر جو گروہ کہ
بنی عبد المطلب سے تھا اوس نے کہا کہ کذب اور سحر کے ساتھہ سزاوار ہمارا غیر ہے ہم یہ
خوب جانتے ہین کہ جس امر پر تمنے اتفاق کیا ہے کہ ہمارے ساتھہ تم قطع رحم کرو وہ امر سحر اور فال گوئی
سے زیادہ قریب ہے اور اگر یہ امر نہ ہوتا کہ تم لوگ سحر پر اجتماع نہ کرتے تو تمہارا صحیفہ فاسد نہ ہوتا صحیفہ
تمہارے ہاتھون مین رہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نام مبارک کو اوس مین سے مٹا دیا اور جو شے
تمہاری بغاوت کی تھی اوسکو چھوڑ دیا آیا ہم لوگ جادوگر ہین یا تم لوگ جادوگر ہو اس وقت مین
بنی عبد مناف کے ایک گروہ اور بنی قصی کے گروہ نے کہا کہ ہم سب لوگ اس صحیفہ سے بری
ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے نکلے اور آپ کا گروہ نکلا اور چلے گئے اور آدمیون سے
مخالطت کی ابن سعد نے کہا ہے کہ محمد بن عمر نے ہمکو خبر دی محمد سے حکم بن القاسم نے زکریا
بن عمرو سے زکریا نے قریش کے ایک شیخ سے یہ حدیث کی ہے جبکہ قریش نے صحیفہ کو لکھا

اور تین سال گذر گئے اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اونکے صحیفہ کے امر سے اور اِس امر سے اطلاع
دی کہ صحیفہ مین جو کچھہ جور اور ظلم کی قسم سے تہا اوس کو دیمک نے کہا لیا اور اوس مین اللہ تعالی
کا جو کچھہ ذکر تہا وہ باقی رہ گیا ہے اِس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے
ذکر کیا ابو طالب نے سُن کر کہا واللہ میرے بھتیجے نے مجہہ سے ہرگز جہوٹ نہین کہا پہر ابو طالب
قریش کی طرف گئے اور اون کو خبر کی وہ صحیفہ لایا گیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تہا ویسا ہی پایا گیا وہ صحیفہ آدمیون کے ہاتہون مین گرا اور اونہون نے اپنے سر نیچے کر لئے
اوسوقت ابو طالب نے کہا اے معشر قریش کس بات پر ہم روکے جاتے ہین اور بند کئے جاتے
ہین تحقیق جو امر تہا وہ ظاہر ہو گیا اور یہ ظاہر ہوا کہ تم لوگ قطع رحم اور ظلم اور برائی کے ساتھہ
سزاوار ہو۔

ابن سعد نے ابن عباس اور عاصم بن عمر بن قتادہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث
بن ہشام اور عثمان بن ابو سلیمان ابن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے اِس حدیث شریف
مین بعض کی حدیث بعض کی حدیث مین داخل ہو گئی ہے اِن راویون نے کہا ہے کہ
جبکہ قریش کو نجاشی کے فعل کی خبر پہونچی کہ جعفر رض اور اونکے اصحاب کے ساتھہ وہ خوبی سے
پیش آیا اور اون کا اکرام کیا ہے یہ امر قریش پر ناگوار گذرا اونہون نے بنی ہاشم کے نقصان
پہچانے کے واسطے ایک تحریر کی جسکا یہ مضمون تہا کہ اون کے ساتہہ قریش نکاح نہ کرین یعنی
قریش اور بنی ہاشم مین جو شادی بیاہ ہوتے تہے وہ آیندہ نہون اور اونسے بیع نہ کی جاے
اور اون سے مخالطت نہ کیجاے اور جس شخص نے صحیفہ لکہا تہا وہ منصور ابن عکرمۃ العبدری
تہا اوس صحیفہ کے لکہنے کے بعد اوس کا ہاتہہ شل ہو گیا اور قریش نے اوس صحیفہ کو جوف
کعبہ مین لٹکا دیا اور بنی ہاشم کو شعب ابو طالب مین غرہ محرم کی رات مین رسول اللہ صلعم
کے نبی ہونے کے ساتوین سال مین روک دیا اور آنے جانے والون اور تجارت کو قطع کر دیا
بنی ہاشم نہین نکلتے تہے مگر ایک موسم سے دوسرے موسم تک یعنی حج کے زمانہ مین باہر نکلتے

تھے اوسکے بعد نہین نکلتے تھے پہر جب دوسرے حج کا زمانہ آتا تو وہ نکلتے تھے یہان تک کہ اونکو مشقت نہایت درجہ پہونچی قریش مین سے جن لوگون کو یہ امر برا معلوم ہوا اونہون نے کہا کہ دیکہو کہ منصور بن عکرمہ کو کیا مصیبت پہونچی ہے بنی ہاشم اپنے شعب مین تین سال مقیم رہے پہر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اون کے صحیفہ کے امر پر اطلاع دی اور یہ خبر دی کہ دیمک نے جو شے کہ جور اور ظلم کی قسم سے اوس مین تہی اوسکو کہا لیا اور اللہ تعالیٰ کا جو ذکر اوس مین تہا وہ باقی رہ گیا ہے۔

ابن سعد نے عکرمہ اور محمد بن علی سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحیفہ پر ایک کیڑے کو بہیجدیا جو شے اوس صحیفہ مین تہی اوس کیڑے نے اوس کو کہا لیا مگر اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک نہین کہایا اور ایک روایت مین یہ وارد ہے کہ مگر لفظ (باسمک اللہم) کو نہ کہایا۔

ابن عساکر نے زبیر بن بکار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو طالب نے صحیفہ کے باب مین کہا ہے ؎

| وان کل مالم یرضہ اللہ یفسد | الم یاتکم ان الصحیفۃ مزقت |
| --- | --- |

یہ شعر ابو طالب کا آخر ابیات مین واقع ہوا ہے۔

ابو نعیم نے عثمان بن ابو سلیمان بن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ صحیفہ کا کاتب منصور بن عکرمۃ العبدری تہا اوس کا ہاتہہ شل ہو گیا یہان تک کہ خشک ہو گیا وہ اپنے اوس ہاتہہ سے انتفاع نہین پاتا تہا قریش کے لوگ اپنے آپس مین کہتے تہے کہ جو معاملہ ہم نے بنی ہاشم کے ساتہہ کیا البتہ وہ ظلم ہے تم لوگ دیکہو کہ منصور بن عکرمہ کو کیا صدمہ پہونچا۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے ساتھ مخصوص تھی اور آپنے اپنے رب کی آیات کبری کو شب معراج مین دیکھا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر۔ جان لو کہ شب معراج کے واقعات مطول اور مختصر وارد ہوئے ہین اور شب معراج مین جو حدیثین کہ اصحاب اور صحابیات نے روایت کی ہین وہ انس[1] اور ابی[2] بن کعب۔ اور بریدہ[3]۔ اور جابر[4] بن عبد اللہ۔ اور حذیفہ[5] بن الیمان۔ اور سمرہ[6] بن جندب اور سہل[7] بن سعد۔ اور شداد[8] بن اوس۔ اور صہیب[9]۔ اور ابن[10] عباس۔ اور ابن[11] عمر اور ابن[12] عمرو۔ اور ابن[13] مسعود اور عبد اللہ[14] بن اسعد بن زرارہ۔ اور عبد الرحمن[15] بن قرط۔ اور علی[16] بن ابی طالب اور عمر[17] بن الخطاب اور مالک[18] بن صعصعہ۔ اور ابو[19] امامہ۔ اور ابو[20] ایوب الانصاری اور ابو[21] حبہ اور ابو[22] الحمراء۔ اور ابو[23] ذر۔ اور ابو[24] سعید الخدری۔ اور ابو[25] سفیان بن حرب۔ اور ابو[26] لیلی الانصاری۔ اور ابو[27] ہریرہ۔ اور حضرت عائشہ[28] رض۔ اور اسماء[29] دختران حضرت ابوبکر الصدیق اور ام[30] ہانی اور ام[31] سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مین ہم ترتیب مذکور سے ان اصحاب کی احادیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بیان مین لکھتے ہین۔

### حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسلم نے ثابت کے طریق سے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک براق لایا گیا براق ایک چارپایہ سفید رنگ لانبا گدہے سے اونچا اور خچر سے نیچا وہ براق اپنا قدم جہان اوس کی نگاہ کی انتہا ہوتی رکھتا تھا مین اوسپر سوار ہوا یہان تک کہ مین بیت المقدس مین آیا مینے اوس براق کو اوس حلقہ سے باندھ دیا جس حلقہ سے انبیا علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندہتے تھے پہر مین مسجد مین داخل ہوا مین نے

دو رکعت نماز پڑہی پہر مین مسجد سے نکلا جبریل علیہ السلام دو برتن لائے ایک مین شراب تہی
اور دوسرے مین دودہ تہا مینے دودہ کو اختیار کیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے
فطرت کو اختیار کیا پہر ہمکو دنیا کے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے آسمان کا
دروازہ کہولنے کو کہا اون سے پوچہا گیا کہ تم کون ہو اونہون نے کہا مین جبریل ہون اون سے
پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد صلعم ہین اون سے پوچہا گیا کیا آپ
کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے جبریل ع نے کہا آپ کے پاس بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان
کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے آدم علیہ السلام کو دیکہا آدم ع نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے
واسطے خیر کی دعا کی پہر ہم کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ
کہولنے کے واسطے کہا اون سے پوچہا گیا تم کون ہو اونہون نے کہا مین جبریل ہون اون
سے پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے اونہون نے کہا محمد صلعم ہین اونسے پوچہا گیا
کیا کوئی آپ کے پاس بہیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے
آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے دو خالہ زاد بہائیون عیسی ع اور یحیی بن زکریا علیہما السلام
کو دیکہا اون دونون نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پہر ہم کو تیسرے
آسمان کی طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کہلوانا چاہا اون سے پوچہا گیا تم
کون ہو اونہون نے کہا مین جبریل ہون اون سے پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے
اونہون نے کہا محمد صلعم ہین اون سے پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے جبریل ع
نے کہا کہ بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مین نے حضرت
یوسف علیہ السلام کو دیکہا اور یکایک مینے دیکہا کہ اون کو حسن کا ایک حصہ دیا گیا ہے
اونہون نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پہر ہمکو چوتہے آسمان کی طرف
لے گئے جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کہولنے کے واسطے کہا اون سے پوچہا گیا
کون ہے اونہون نے کہا جبریل ہے اون سے پوچہا گیا کہ تمہارے ساتہہ کون شخص ہے

اونہون نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اون سے پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا
ہے اونہون نے کہا بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے
ادریس ع کو دیکہا اونہون نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پہر ہمکو پانچوین
آسمان کی طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کہولنے کو کہا اُن سے پوچہا گیا
کون ہے اونہون نے کہا جبریل ہے اون سے پوچہا گیا کہ تمہارے ساتہہ کون شخص ہے
اونہون نے کہا محمد صلعم ہین اون سے پوچہا گیا کیا کوئی آپ کے پاس بہیجا گیا ہے اُنہون نے
کہا بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مین نے ہارون ع
کو دیکہا اونہون نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے دعاے خیر کی پہر ہمکو چہٹے آسمان کی
طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کہولنے کو کہا اون سے پوچہا گیا کون ہے
اونہون نے کہا جبریل ہے اون سے پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے اُنہون نے
کہا محمد صلعم ہین اون سے پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے اونہون نے کہا بہیجا
گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے موسیٰ ع کو دیکہا اُنہون نے
مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے دعاے خیر کی پہر ہم کو ساتوین آسمان کی طرف لے گئے
جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کہُلوانا چاہا اونسے پوچہا گیا کون ہے اونہون نے کہا جبریل
ہے اون سے پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے اونہون نے کہا محمد صلعم ہین اون
سے پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے اونہون نے کہا بہیجا گیا ہے ہماری واسطے
آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکہا کہ وہ بیت المعمور سے
پیٹہہ لگائے ہوئے تہے بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین اور وہ پہر
اوس کی طرف عود نہین کرتے پہر جبریل ع مجہہ کو سدرة المنتہی کیطرف لے گئے یکایک
مین نے دیکہا کہ سدرة المنتہی کا پتہ ہاتی کے کانون کی مثل تہا اور یکایک اوس کے پہل
کو مین نے دیکہا کہ پہاڑ کی چوٹی کی مثل تہا سدرة المنتہی کو اللہ تعالیٰ کے امر سے جب

شے نے ڈہانپا ہے اوس نے ڈہانپا ہے مخلوق الہی مین سے کوئی شخص یہ طاقت نہین رکہتا ہے کہ سدرۃ المنتہی کے حسن کی تعریف کرسکے اللہ تعالی نے مجہکو وحی بہیجی جو کچہہ کہ وحی بہیجی ہر دن اور رات مین مجہہ پر پچاس نمازین فرض کی گئین مین وہان سے نیچے اوترا یہان تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس مین آیا اونہون نے مجہہ سے پوچہا آپ کے رب نے آپ پر کیا فرض کیا اور آپ کی امت پر کیا فرض کیا مینے کہا پچاس نمازین فرض کی ہین۔ موسیٰ علیہ السلام نے مجہہ سے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائے اور رب سے تخفیف نماز چاہیئے اس لئے کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہین رکہتی ہے کہ پچاس نمازین رات اور دن مین پڑہے مین نے بنی اسرائیل کو آزما لیا ہے اور اون کا امتحان کرلیا ہے مین موسیٰ علیہ السلام کے کہنے سے اپنے رب کی طرف پلٹ کر گیا اور مینے کہا اے میرے رب میری امت سے نماز کی تخفیف فرما میرے ذمہ سے پانچ نمازین کم کردین گئین مین موسیٰ کی طرف پلٹ کر آیا اور مین نے اون سے کہا کہ مجہہ سے پانچ نمازین کم کردی گئین موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا کہ آپ کی امت کے لوگ اسکی طاقت نہین رکہتے ہین آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاوین اور تخفیف چاہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاتا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتا تہا یہان تک کہ میرے رب نے فرمایا اے محمد ہر ایک رات دن کی پانچ نمازین ہین اور ہر ایک نماز دس نمازین ہین سو وہ سب پانچ نمازین پچاس نمازین ہین اور جو شخص آپ کی امت مین سے اگر ایک حسنہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کرے گا تو اوسکے واسطے ایک حسنہ لکہا جائے گا اور اگر وہ شخص اوس حسنہ کو کرے گا تو اوسکے واسطے دس حسنات لکہے جائین گے اور جو کوئی شخص سیئہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کرے گا تو اوسکے واسطے کچہہ نہ لکہا جائے گا اور اگر وہ اوس سیئہ کو کرے گا تو ایک سیئہ لکہا جائے گا مین اوترا آیا یہان تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور مین نے اون کو خبر کی موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا کہ آپ اپنے رب کے

پاس پلٹ کر جاوین اور تخفیف نماز کے واسطے سوال کرین مینے کہا کہ مین یہان تک اپنے
رب کے پاس پلٹ کے گیا کہ مجھہ کو اوس سے حیا آگئی۔

بخاری اور ابن جریر نے شریک بن عبداللہ بن ابونمر کے طریق سے انس رضہ سے
روایت کی ہے کہا ہے جس رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی مسجد کعبہ
سے آپ کو لے گئے تین شخص آپ کے پاس قبل اِسکے کہ آپ کی طرف وحی بھیجی جاے
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام مین استراحت فرما رہے تھے اون تین
شخصون مین جو شخص اول تھا اوس نے اپنے ہمراہی سے پوچھا کہ اِن لوگون مین وہ کون
شخص ہے کہا کہ اِن لوگون مین جو اوسط ہے وہ خیر ہے اون مین سے ایک نے کہا کہ جو
خیر ہے اوس کو لے لو جسوقت وہ تین فرشتے آئے تھے رات تھی آنحضرت صلعم نے اون
کو نہین دیکھا یہان تک کہ وہی فرشتے دوسری رات کو آپ کے پاس آئے آپ کا قلب
مبارک دیکھہ رہا تھا اور آپ کی چشمان مبارک سو رہی تھین اور آپ کا قلب نہین سوتا تھا
اور ایسی ہی کل انبیا کی شان ہے کہ اون کی آنکھین سوتی ہین اور اون کے قلوب نہین
سوتے ہین اون فرشتون نے آنحضرت صلعم سے کلام نہین کیا یہان تک کہ اُنھون نے
آپ کو اوٹھا لیا اور آپ کو چاہ زمزم کے پاس رکھا اون مین سے حضرت جبریل آپکے
معاملہ کے والی ہوئے جبریل علیہ السلام نے آپ کے سینہ مبارک سے ہنسلی تک شق
کیا یہان تک کہ آپ کے سینہ مبارک اور اندرون شکم مبارک سے فارغ ہو گئے اور
جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھہ سے زمزم کے پانی سے آپ کے قلب مبارک اور
جوف کو دھویا یہان تک کہ آپ کے جوف کو پاک صاف کر دیا پھر ایک طشت سونے کا
لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے بھرا تھا آنحضرت صلعم کا سینہ مبارک اُس سے بھر اگیا
اور آپ کے حلق مبارک کی رگین اوس سے بھر دین پھر اوس کو برابر کر دیا پھر جبریل آپ
کو آسمانِ دُنیا کی طرف لے گئے اور آسمان کے دروازون مین سے ایک دروازہ کو

کھٹکھٹایا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل ؑ
نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام
نے کہا ہان بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے مرحبا اور اہلا کہا اور دنیا کے آسمان مین حضرت
آدم علیہ السلام پائے گئے جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ
آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہین آپ نے آدم علیہ السلام کو سلام کیا آدم علیہ السلام نے
آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا و اہلا یا بنی اور کہا اے میرے پیارے بیٹے تو اچھا بیٹا
ہے آنحضرت صلعم نے یکایک دو نہرین دیکھین وہ دونون نہرین جاری تھین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ دونون نہرین کیا ہین جبریل ؑ نے
کہا یہ دونون نیل اور فرات کے عنصر ہین پھر جبریل علیہ السلام آپ کو آسمان مین لیگئے
یکایک آپ نے ایک دوسری نہر موجود پائی اوسکے اوپر لولو اور زبرجد کا ایک قصر تھا آپ
نے اپنا دست مبارک اوس نہر پر مارا یکایک اوس کو مشک اذفر پایا - آپ نے پوچھا
اے جبریل یہ کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ آپ کے رب نے آپکے
واسطے اس کو چھپا رکھا ہے پھر جبریل علیہ السلام آپ کو دوسرے آسمان کی طرف لیگئے
پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے یہ پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل ؑ نے کہا ہان
بھیجا گیا ہے اہل آسمان ثانی نے مرحبا اور اہلا کہا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو تیسرے آسمان
کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام سے ویسے ہی پوچھا گیا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر
پوچھا گیا تھا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو چوتھے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام سے
اوس کی مثل پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو پانچوین آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکی
مثل جبریل ؑ سے پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور
ان سے اوس کی مثل پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آنحضرت صلعم کو ساتوین آسمان کی

طرف لے گئے اون سے اوس کی مثل پوچھا گیا ہر ایک آسمان مین انبیاء علیہم السلام ہین
اون کے نام جبریل ع نے آپ سے بیان کئے پہر جبریل علیہ السلام آنحضرت صلعم کو
اوس سے اتنے فوق پر لے گئے کہ سوا اللہ تعالی کے اوس کو کوئی نہین جانتا ہے یہان
تک کہ مقام سدرۃ المنتہی مین آپ آئے پہر نماز کی فرضیت کو راوی نے اوس طریق پر
بیان کیا کہ اوپر کی حدیث مین گزر چکا ہے۔

نسائی نے یزید بن ابی مالک کے طریق سے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسا چارپایہ لایا گیا کہ وہ گدہے سے اونچا اور
خچر سے نیچا تہا اوس کا قدم اوس کی منتہی نظر پر پڑتا تہا مین اوس پر سوار ہوا اور جبریل ع
میرے ساتھ تہے مین گیا مجہ سے جبریل ع نے کہا اوتریئے اور نماز پڑہیے مینے اوتر کے
نماز پڑہی جبریل ع نے پوچہا کیا آپ جانتے ہین کہ آپ نے کہان نماز پڑہی ہے آپ نے
طیبہ مین نماز پڑہی ہے طیبہ کی طرف آپ کی ہجرت ہوگی پہر جبریل علیہ السلام نے مجہسے
کہا اوتریئے اور نماز پڑہیے مینے اوتر کے نماز پڑہی جبریل ع نے مجہ سے پوچہا کیا آپ جانتے
ہین آپ نے کہان نماز پڑہی ہے آپ نے طور سینا مین نماز پڑہی ہے جس جگہہ اللہ تعالی
نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا تہا پہر جبریل علیہ السلام نے کہا اوتریئے اور
نماز پڑہیے مینے اوترکر نماز پڑہی جبریل ع نے مجہ سے پوچہا کیا آپ جانتے ہین آپ نے
کہان نماز پڑہی ہے آپ نے بیت لحم مین نماز پڑہی ہے جس جگہہ حضرت عیسی علیہ السلام
پیدا ہوئے تہے پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا جبریل نے انبیا علیہم السلام کو میری
واسطے جمع کیا جبریل ع نے مجہ کو مقدم کیا یہانتک کہ مینے انبیا کی امامت کی پہر جبریل ع مجہکو
آسمان دنیا کی طرف لے گئے یکایک مینے حضرت آدم علیہ السلام کو اوس مین دیکھا پہر جبریل ع
مجہ کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے یکایک مینے اوسمین دو خالہ زاد بہائی دیکہے حضرت عیسی
اور حضرت یحیی علیہما السلام پہر جبریل علیہ السلام مجہ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے یکایک

مینے یوسف علیہ السلام کو دیکہا پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو چوتہے آسمان کی طرف لیگئے یکایک
مین سے ہارون علیہ السلام کو اوس مین دیکہا پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو پانچوین آسمان کی
طرف لے گئے یکایک مینے ادریس علیہ السلام کو وہان دیکہا پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو چہٹے
آسمان کی طرف لیگئے یکایک مینے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس مین دیکہا پہر جبریل عم
مجہکو ساتوین آسمان کی طرف لے گئے یکایک مینے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسمین دیکہا
پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو ساتون آسمانون کے اوپر لے گئے اور مین سدرۃ المنتہیٰ کے پاس
آیا وہان پر مجہہ کو رقیق ابر نے ڈہانپ لیا مین سجدہ مین گرا مجہہ سے کہا گیا کہ مینے جسدن آسمانون
اور زمین کو پیدا کیا مین نے آپ پر اور آپ کی اُمت پر پچاس نمازین فرض کی ہین آپ اور
آپ کی اُمت اون نمازون کو قایم رکہین مین موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ کے آیا اُنہون نے
مجہہ سے پوچہا کہ آپ کے ربنے آپ پر اور آپ کی امت پر کیا فرض کیا مینے کہا پچاس نمازین
فرض کی ہین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اور آپ کی اُمت یہ طاقت نہین رکہتے
ہین کہ پچاس نمازون کو قایم رکہین اس لئے کہ بنی اسرائیل پر دو نمازین فرض کی گئی تہین۔
اوتہون نے اون دو نمازون کو قایم نہ رکہا آپ اپنے رب کی طرف پلٹ کے جاوین اور تخفیف
چاہین مین پلٹ کے گیا مجہہ سے دس اور پہر دس اسی طور پر تخفیف کی گئین یہان تک کہ
میرے ربنے فرمایا کہ وہ پانچ نمازین پچاس نمازون کی برابر ہین مینے یہ جان لیا کہ وہ نمازین
اللہ تعالیٰ و تبارک کی طرف سے حتمی ہین پہر مین تخفیف کے لئے پلٹ کے نہ گیا۔

ابن ابو حاتم نے دوسری وجہ سے یزید بن مالک سے یزید نے انس رضہ سے روایت کی ہی
کہا ہے جبکہ وہ رات تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جبریل علیہ السلام آپکے
پاس ایک چوپایہ لائے کہ گدہے سے اونچا اور خچر سے نیچا تہا جبریل علیہ السلام نے آپ کو اوسپر
سوار کرایا اوس کا قدم وہان پڑتا تہا جہان اوس کی نگاہ کی انتہی ہوتی تہی جبکہ آپ بیت المقدس
مین پہونچے تو اوس پتہر کے پاس آئے کہ اوس جگہہ تہا جبریل علیہ السلام نے اپنی اونگلی

اوس پتہر مین گاڑہی اوس مین سوراخ ہوگیا پہر اوس چارپایہ کو اوس سے باندہ دیا پہر اسکے
بعد اوپر چڑہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام نے صحن مسجد مین قرار پکڑا جبریل علیہ السلام
سنے پوچہا اے محمد کیا آپ نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ آپ کو حور عین دکہلاے آپنے فرمایا
ہان مین نے یہ سوال کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اون عورتون کی طرف چلئے
اور اون سے سلام علیک کیجے وہ عورتین صحرا کی بائین جانب بیٹہی ہوئی تہین مین اونکے
پاس گیا اور اون سے سلام علیک کی اونہون نے میرے سلام کا جواب دیا مینے اُن عورتون
سے پوچہا تم کون ہو اونہون نے کہا ہم خیرات حسان ہین ہم ابرار قوم کی بیبیان ہین کہ وہ
پاک ہین اور آلودہ نہین ہوئے ہین اور وہ ہمیشہ ٹہیراے جائین گے کہین کوچ نہ کرین گے اور
ہمیشہ زندہ رہین گے اور نہ مرین گے پہر مین وہان سے پلٹا مین نہین ٹہیرا مگر تہوڑی دیر
یہانتک کہ کثیر آدمی جمع ہوگئے پہر موذن نے اذان دی اور صلوۃ قایم کی گئی ہم صفین باندہکر
کہڑے ہوگئے یہ انتظار کرتے تہے کہ کون شخص ہماری امامت کریگا جبریل علیہ السلام نے
میرا ہاتہہ پکڑا اور مجہہ کو آگے کیا مینے اون سب کو نماز پڑہائی جبکہ مین نماز پڑہکر پہرا تو جبریل علیہ السلام
نے مجہہ سے پوچہا اے محمد کیا آپ جانتے ہین کہ آپ کے پیچہے کن لوگون نے نماز پڑہی ہے مینے
کہا نہین جانتا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہر ایک نبی نے جسکو اللہ تعالی نے مبعوث
کیا ہے آپ کے پیچہے نماز پڑہی پہر جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتہہ پکڑا اور مجہکو آسمان کیطرف
لے گئے جبکہ ہم آسمان کے دروازہ تک پہونچے تو جبریل عم نے دروازہ کہولنے کے واسطے
کہا اہل آسمان نے پوچہا تم کون ہو کہا جبریل ہے اونہون نے پوچہا تمہارے ساتہہ کون شخص
ہے جبریل عم نے کہا محمد صلعم ہین اونہون نے پوچہا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہی جبریل عم
نے کہا ہان بہیجا گیا ہے اونہون نے اون کے واسطے دروازہ آسمان کا کہولدیا اور انہون نے
جبریل سے کہا کہ تم کو اور تمہارے ساتہہ جو شخص ہے اوسکو مرحبا ہے جبکہ آسمان کی پیٹہہ پر
جبریل نے قرار پکڑا ایکایک اوس آسمان مین آدم علیہ السلام موجود تہے جبریل علیہ السلام

سے مجہہ سے کہا کیا اپنے باپ آدم علیہ السلام کو آپ سلام نہ کرین گے مینے کہا بیشک مین
سلام کرون گا مین آدم علیہ السلام کے پاس گیا اور اون کو سلام کیا آدم ع نے میرے سلام
کا جواب دیا اور کہا مرحبا اے میرے فرزند اور نبی صالح پہر جبریل علیہ السلام مجہکو دوسرے
آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کہولنے کو کہا اور مثل پہلے کے پوچہا گیا یکایک
دوسرے آسمان مین حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام موجود تہے پہر جبریل علیہ السلام
مجہکو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا اون سے پہلے کی مثل پوچہا
گیا یکایک مینے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکہا پہر جبریل علیہ السلام مجہکو چوتہے آسمان
کی طرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا اون سے اوس کی مثل پوچہا گیا یکایک مینے
حضرت ادریس کو موجود پایا پہر مجہکو پانچوین آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے
اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا اون سے ویسے ہی پوچہا گیا یکایک اوسمین حضرت ہارون موجود
تہے پہر مجہکو چہٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کہولنے کے واسطے کہا اور اونسے
ویسے ہی پوچہا گیا یکایک مینے دیکہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہین پہر جبریل علیہ السلام مجہکو
ساتوین آسمان کی طرف لیگئے اور اوسکا دروازہ کہولنے کو کہا اون سے ویسے ہی پوچہا گیا یکایک
مینے دیکہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہان موجود ہین پہر جبریل علیہ السلام مجہکو ساتوین آسمان
کی پشت پر لے گئے یہان تک کہ مین اوس نہر تک پہونچ گیا جسپہ یاقوت اور لولوا اور زبرجد
کے خیمے تہے اور اوسپر سبز پرند تہے مینے جو جانور دیکہے تہے وہ اون سے بہتر جانور تہے مینے
جبریل ع سے کہا کہ یہ جانور البتہ نازک اور پروردۂ نعمت ہین اور ان کی خوش زندگی ہے جبریل ع
نے کہا اے محمد ان جانورون کا کہانے والا ان سے زیادہ خوش عیش اور خوش زندگانی والا ہے
پہر جبریل علیہ السلام نے مجہہ سے پوچہا کیا آپ جانتے ہین کہ یہ نہر کون سی ہے مین نے کہا
مجہکو علم نہین ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص اسکو
عطا فرمایا ہے یکایک مینے دیکہا کہ اوس نہر مین سونے اور چاندی کے ظروف ہین وہ نہر

یاقوت اور زمرد کے ریزون پر بہتی ہے اور اوس کا پانی سفیدی مین دودہ سے زیادہ سفید ہے
مینے اوس نہر کے ظروف مین سے ایک ظرف لیا اور اوس پانی سے پانی لیا پہر اوس کو مین نے
پی لیا مینے اوسکو شہد سے زیادہ شیرین اور مشک سے زیادہ خوشبودار پایا پہر جبریل علیہ السلام
مجہہ کو لے گئے اور شجرہ تک پہونچ گئے ایک ابر نے مجہکو ڈہانپ لیا اوس ابر مین ہر ایک قسم کا
رنگ تہا وہان پر مجہکو جبریل نے چہوڑ دیا مین اللہ تعالی کے واسطے سجدہ مین گرا اللہ تعالی نے
مجہہ سے فرمایا اے محمد جسدن مین نے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اوس دن سے آپ پر اور
آپ کی امت پر پچاس نمازین فرض کی ہین آپ اور آپ کی امت اون نمازون کو قایم رکہین پہر
وہ ابر مجہہ سے ہٹ گیا اور جبریل نے میرا ہاتہہ پکڑ لیا مین جلدی سے پلٹا مین ابراہیم علیہ السلام
کے پاس آیا اونہون نے مجہہ سے کچہہ نہ کہا پہر مین موسی علیہ السلام کے پاس آیا موسی علیہ السلام
نے مجہہ سے پوچہا اے محمد آپ نے کیا کیا مینے کہا میرے رب نے مجہپر اور میری امت پر پچاس
نمازین فرض کی ہین موسی علیہ السلام نے کہا کہ نہ آپ طاقت رکہتے ہین کہ پچاس نمازین ادا
کرین اور نہ آپ کی امت یہ طاقت رکہتی ہے آپ اپنے رب کی طرف پلٹ کے جائیے اور سوال
کیجئے کہ آپ سے نمازون کی تخفیف کرے مین سرعت سے پلٹا یہانتک کہ مین اوس شجرہ تک پہونچا
مجہکو ایک ابر نے ڈہانپ لیا اور مین اللہ تعالی کے واسطے سجدہ مین گرا اور مینے کہا اے رب ہم
سے نماز کی تخفیف کر اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم سے یعنی آپ اور آپ کی امت سے دس دس
نمازین مینے معاف کر دین پہر وہ ابر مجہہ سے ہٹ گیا اور مین حضرت موسی ع کی طرف پلٹ کر آیا
اور مینے اونسے کہا کہ مجہہ کو دس نمازین معاف کی گئین یہ سنکر حضرت موسی ع نے مجہسے کہا کہ آپ
اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور آپ سوال کیجئے کہ آپ کا رب آپ اور آپ کی امت
سے نمازون کی تخفیف کرے پہر اس حدیث کو یہان تک ذکر کیا کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ پانچ
نمازین پچاس نمازون کی برابر ہین پہر آپ آسمان پر سے نیچے اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ مجہہ کو کیا ہوا کہ مین اہل آسمان کے پاس نہین آیا مگر انہون نے

مجھہ سے مرحبا کہا اور مجھکو دیکھکر ہنسے مگر ایک مرد تھا کہ مین نے اوس سے سلام علیک کی اوس
نے میری سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا اور میری طرف دیکھکر نہ ہنسا جبریل علیہ السلام نے
فرمایا کہ وہ مالک ہے کہ جہنم کا خازن ہے جب سے جہنم پیدا ہوا ہے وہ نہین ہنسا ہے اور اگر وہ
کسی کی طرف دیکھکر ہنستا تو آپ کی طرف دیکھکر ضرور ہنستا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مین پلٹ آنے کے واسطے سوار ہوا اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض
راستہ مین تھے کہ قریش کے اونٹون کے قافلہ کے پاس سے آپ گذرے وہ اونٹ غلہ لادے
ہوئے تھے اوس قافلہ مین سے ایک اونٹ تھا کہ اوس پر دو گونین تھین ایک گون سیاہ
تھی اور ایک گون سفید جبکہ آپ اوس قافلہ کے مقابل ہوئے تو وہ اونٹ آپ سے بھاگے
اور چکر مارنے لگے اور جس اونٹ پر وہ گونین لدی تھین گر پڑا اور اوسکے ہاتھہ پیر ٹوٹ گئے پہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے چلے گئے جب آپ صبح کو اوٹھے جو کچھہ واقعہ تھا اوس سے
خبر کی جبکہ مشرکین نے آپ کے قول کو سنا تو ابوبکر صدیق رضہ کے پاس آئے اور اون سے کہا ای
ابوبکر کیا تمکو اپنے صاحب کے باب مین کچھہ شک ہے وہ خبر دیتے ہین کہ وہ اپنی اس رات مین
ایک مہینہ کے راستہ کو گئے اور پہر اوسی رات مین پلٹ کے آ گئے مشرکین سے ابوبکر رضہ نے کہا کہ
اگر آپنے یہ کہا ہے تو سچ کہا ہے اور مین آپ کے قول کی تصدیق اوس سفر مین کرتا ہون جو اس
سے زیادہ دور ہو ہم آپ کی تصدیق آسمان کی خبر مین کرتے ہین مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا آپ جو بات کہتے ہین اوسکی علامت کیا ہے آپنے فرمایا کہ قریش کے اونٹون
کے قافلہ کے پاس سے مین گذرا وہ قافلہ ایسے ایسے مکان مین تھا اوسکے اونٹ ہم سے ڈر کے
بھاگے اور وہ چکر مارنے لگے اور اوسی قافلہ مین ایک اونٹ تھا کہ اوس پر دو گونین تھین ایک
سیاہ گون تھی اور ایک سفید گون وہ گر پڑا اور اوس کے ہاتھہ پیر ٹوٹ گئے جبکہ اونٹون کا قافلہ
قریش کا آیا اور اہل قافلہ سے مشرکین نے پوچھا تو اونہون نے اوس طریق پر اون کو خبر دی جیسے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے باتین کی تھین اس تصدیق کے سبب سے ابوبکر کا نام

صدیق رکھا گیا اور لوگون نے آپ سے پوچھا کہ جو انبیا آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے کیا اون مین حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے آپنے فرمایا ہان تھے لوگون نے کہا کہ آپ اُن دونون پیغمبرون کا وصف بیان کرین آپنے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گون مرد ہین گویا وہ ازد عمان کے مردون مین سے ہین لیکن عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد ہین اون کے بال لٹکے ہوئے ہین اون کے رنگ پر سرخی غالب ہے گویا عیسیٰ علیہ السلام کی ڈاڑھی سے موتی جھڑتے ہین۔

ابن جریر اور ابن مردویہ دونون نے اپنی اپنی تفسیرون مین اور بیہقی نے عبد الرحمن بن ہاشم بن عتبہ کے طریق سے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق کو لائے تو اوس نے اپنے کان کھڑے کئے جبریل علیہ السلام نے کہا اے براق ٹھیر جا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل تجھپر کوئی سوار نہین ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر روانہ ہوئے یکایک آپنے ایک بڑھیا کو راستہ کی ایک جانب موجود پایا آپنے پوچھا اے جبریل یہ بڑھیا کون ہے جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد آپ چلئے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ جاوین آپ گئے یکایک ایک شخص موجود ہوئی وہ بآواز گریہ آپ کو راستہ سے پکارتی تھی وہ یہ کہتی تھی اے محمد آو جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا اے محمد آپ چلئے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ جاوین آپ گئے آپ سے ایک خلق مخلوق الٰہی مین سے ملی اوس خلق نے کہا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ آپ سلام علیک کا جواب دیجئے آپنے جواب دیا پھر آپ سے دوسری مخلوق ملی جیسے پہلی مخلوق نے آپ کو سلام کیا تھا ویسے ہی سلام کیا پھر تیسری مخلوق ملی اونھون نے بھی ویسے ہی سلام علیک کی یہان تک کہ آپ بیت المقدس تک پہونچے وہان شراب اور پانی اور دودھ موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ لے لیا آپ سے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کو فطرت کی اصابت ہوئی اگر آپ پانی پی لیتے تو آپ کی کل امت غرق ہوجاتی اور اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی کل امت گمراہ ہوجاتی پھر آپ کے واسطے آدم عم اور آدم عم کے سوا جو انبیا علیہم السلام ہین وہ مبعوث کئے گئے

اوس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون انبیا کی امامت کی پھر جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ وہ بڑھیا جو آپنے راستہ کی جانب دیکھی تھی وہ دنیا سے کچھ باقی نہین رہا ہے مگر اوس قدر کہ اوس بڑھیا کی عمر سے باقی رہا ہے اور وہ شخص جس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ اوس کی طرف میل کرین تھی وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس لعین تھا اوس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ اوس کی طرف میل کرین اور جن لوگون نے آپ کو سلام کیا تھا وہ ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام تھے۔

احمد اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ترمذی اور بیہقی اور ابن مردویہ اور ابو نعیم نے قتادہ کے طریق سے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ جس شب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ایک براق آپکے پاس لایا گیا اوس پر زین کسا ہوا تھا اور اوس کے لگام لگی ہوئی تھی تاکہ آپ اوس پر سوار ہون براق نے شوخی کی اور آپ کو سوار نہ ہونے دیا جبریل علیہ السلام نے براق سے کہا اے براق کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اکرم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق مین سے تجھپر ہرگز کوئی سوار نہین ہوا اس بات کے سنتے ہی براق کو پسینا آگیا۔

احمد اور ابو داؤد نے عبد الرحمن بن جبیر کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جبریل مجھکو معراج کو لے گئے مین ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرا کہ جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے سینون اور چہرون کو اون ناخنون سے چھیلتے تھے مینے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہین جبریل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ آدمیونکا گوشت کہاتے تھے یعنی اون کی غیبت کرتے تھے اور لوگون کی بے آبروئی کرتے تھے۔

مسلم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب معراج مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہوکر مین گذرا وہ اپنی قبر مین کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

ابو یعلی اور بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب

نے مجھ سے یہ حدیث کی ہے کہ جس رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرے وہ اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے انس نے کہا مجھ سے صحابی نے ذکر کیا کہ آپ کو براق پر سوار کیا گیا آپ نے فرمایا کہ مین نے گھوڑے کو یا فرمایا چارپایہ کو حرابہ سے باندہ دیا ابوبکرؓ نے کہا یارسول اللہ حرابہ کی تعریف فرمایئے کہ وہ کیسا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسکی اور اس کی مثل ہے صحابی نے کہا کہ ابوبکر الصدیق نے اوس حرابہ کو دیکھا تھا اس واسطے اوس کا وصف پوچھا۔

ابن مردویہ نے قتادہ اور سلیمان التیمی اور ثمامہ اور علی بن زید کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی مین ایسے آدمیون کیطرف سے گذرا جن کے ہونٹ آتش کی مقراضون سے کاٹے جاتے تھے جس وقت اون کے ہونٹ کاٹے جاتے پھر ویسے ہی ہو جاتے جیسے کاٹنے سے پہلے تھے مین نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہین آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب ہین جو بات یہ لوگ کہتے تھے خود نہین کرتے تھے۔

ابن مردویہ نے قتادہ کے طریق سے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اوس رات کو آپ پر نماز فرض کی گئی۔

ابن ماجہ نے اور حکیم ترمذی نے (نوادر الاصول) مین اور ابن ابوحاتم اور ابن مردویہ نے یزید بن ابی مالک کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی مین نے جنت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ ایک صدقہ درجہ مین دس حصہ نیکیون کے ہے اور قرض اٹھارہ حصہ درجہ مین ہے مین نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ قرض کا کیا حال ہے کہ صدقہ سے افضل ہے جبریل عم نے کہا قرض صدقہ سے ثواب مین اس لئے افضل ہے کہ سائل سوال کرتا ہے اور اوس کے پاس ہوتا ہے اور قرض لینے والا قرض نہین لیتا ہے مگر حاجت کے وقت۔

ابن مردویہ نے محمد کے طریق سے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ سدرۃ المنتہی کو پہونچے تو آپنے سونے کے پتنگے دیکھے کہ اوسکو لپیٹ رہے تھے۔

ابن مردویہ نے ابو ہاشم کے طریق سے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے معراج ہوئی تو آپ کی خوشبو دولہن کی خوشبو کی سی تھی اور عروس کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ تھی۔

بزار نے قتادہ کے طریق سے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

ابن سعد نے اور سعید بن منصور نے اپنی سنن مین اور بزار اور بیہقی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حارث ابن عبید کے طریق سے ابو عمران الجونی سے اونہون نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان کہ مین سو رہا تھا یکایک جبریل علیہ السلام آئے اور اونہون نے میرے دونون شانون کے بیچ مین دبایا مین ایک درخت کی طرف اوٹھکر آیا اوس مین طایر کے دو آشیانون کی مثل جگہہ تھی ایک آشیانہ مین جبریل علیہ السلام بیٹھے اور دوسرے مین مین بیٹھہ گیا مین بلندی پر گیا اور اونچا ہوا یہان تک کہ مینے آسمان اور زمین کے کنارون کو گھیر لیا اور مین اپنی نگاہ چارون طرف پھیرتا تھا اور دیکھتا تھا اور اگر مین یہ چاہتا کہ آسمان کو چھولون تو مین چھولیتا مین نے جبریل کو دیکھا وہ چمٹے ہوئے اور دبے ہوئے بیٹھے تھے جو علم کہ جبریل علیہ السلام کو اللہ تعالی کے ساتھہ تھا اون کی اوس حالت سے اوسکے فضل کو مین نے پہچانا اور میرے واسطے آسمان کے دروازون مین سے ایک دروازہ کھول دیا گیا مین نے اعظم نور کو دیکھا اور یکایک مینے حجاب کے اس طرف مین موتی اور یاقوت کے رفرف کو دیکھا اور جو شئے اللہ تعالی نے میری طرف وحی کرنی چاہی وہ وحی کی گئی بیہقی نے کہا ہے ایسے ہی حارث بن عبید نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے ابو عمران الجونی سے انہون نے محمد بن عمیر بن عطارد سے اس حدیث کو یون روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک گروہ مین تھے جبریل علیہ السلام آئے اور اونہون نے آپ کی پشت مبارک مین انگلی لگائی

اور آپ کو ایک شجرہ تک لے گئے اوس شجرہ مین طائر کے آشیانہ کی مثل دو آشیانے تھے آپنے
فرمایا مین ایک مین بیٹھہ گیا اور جبرئیل دوسرے مین بیٹھہ گئے وہ درخت ہم کو لیکر دوڑا یہان تک
کہ آسمان کے کنارے تک پہونچ گیا اگر مین اپنا ہاتھہ بڑہاتا تو آسمان کو پکڑ لیتا ایک رسی لٹکائی گئی
اور نور نیچے اترا جبرئیل علیہ السلام بیہوش ہو کر گر گئے گویا وہ اوسی جگہہ مین جمع ہوئے تھے کچھہ حس و
حرکت نہین کرتے تھے مجھہ کو اللہ تعالی کا جو کچھہ خوف تھا مینے جبرئیل علیہ السلام کے خوف کی فضیلت
اوس پر پہچانی اللہ تعالی نے میری طرف وحی بھیجی مجھہ کو نبی بادشاہ خطاب کیا یا نبی عبد والی
جنت خطاب فرمایا جبرئیل علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے اونہون نے اوس وقت میری طرف اشارا
کیا کہ آپ تواضع اختیار کرین مین نے عرض کی بلکہ مین نبی عبد ہونا چاہتا ہون حافظ عماد الدین ابن
کثیر نے کہا ہے کہ یہ دوسرا واقعہ ہے اور شب معراج کے قصہ سے غیر ہے۔

## یہ ابی ابن کعب کی حدیث معراج کے بیان مین ہے ابوذر کی حدیث کے بعد اس حدیث کی طرف اشارا کیا جائیگا

ابن مردویہ نے عبید بن عمیر کے طریق سے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شب مجھکو معراج ہوئی مین نے جنت کو دیکھا کہ درہ بیضا سے تھی مین نے
جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ لوگ مجھہ سے جنت کا احوال پوچھین گے جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ ان
لوگون کو خبر کر دین کہ اوس کی زمین وسیع میدان ہے اور اوسکی مٹی مشک ہے۔

ابن مردویہ نے قتادہ کے طریق سے مجاہد سے مجاہد نے ابن عباس سے اور اونہون نے ابی
ابن کعب سے ابی ابن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ جس شب
مجھکو معراج ہوئی مین نے پاکیزہ خوشبو پائی مینے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا خوشبو ہے کہا کہ
یہ کنگھی کرنے والی ہے اور اوسکا شوہر اور اوس کی بیٹی ہے اوس درمیان کہ وہ ماشطہ فرعون کی بیٹی
کے کنگھی کر رہی تھی اتفاق سے کنگھی اوس کے ہاتھہ سے چھوٹ کر گر پڑی اوس کنگھی کرنیوالی

نے کہا کہ فرعون کو ہلاکت ہو فرعون کی بیٹی نے اپنے باپ کو خبر کر دی فرعون نے اوس ماشطہ کو قتل کر ڈالا۔

## بریدہ رضہ کی حدیث معراج کے بیان مین

ترمذی نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اِس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم اور ابن مردویہ اور بزار نے بریدہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ وہ رات تھی کہ مجھہ کو معراج ہوئی جبریل علیہ السلام اوس صخرہ کے پاس آئے جو بیت المقدس مین ہے اور اپنی اونگلی اوس پر رکھی اور اوسکو شق کر دیا اور اوس سے براق کو باندہا۔

## جابر رضہ کی حدیث معراج کے بیان مین

شیخین نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ قریش نے میری تکذیب کی جسوقت کہ معراج مین مجھہ کو بیت المقدس کی طرف لے گئے مین مقام حجر مین کھڑا ہوا اللہ تعالی نے بیت المقدس کے حجاب کو مجھہ پر کہول دیا مین قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سے خبر دیتا تھا اور مین بیت المقدس کی طرف دیکھہ رہا تھا۔

ابن مردویہ نے اور طبرانی نے (اوسط) مین صحیح سند سے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھکو معراج ہوئی ملاء اعلی کو گیا یکایک مین نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کے خوف سے اُس پرانے کمل کی مثل تھے جو اونٹ کے کجاوہ کے نیچے پشت پر چسپیدہ رہتا ہے (یعنی بالکل بے حس وحرکت تھے۔

## حذیفہ بن الیمان کی حدیث معراج کے بیانمین

احمد نے اور ابن ابی شیبہ نے اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور ان دونون علما نے اِس

حدیث کو صحیح کہا ہے اور نسائی اور ابن جریر اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حذیفہ رضہ سے روایت کی ہے اونہون نے جس رات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اوس سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براق پر تہے یہان تک کہ آپ کے واسطے آسمانون کے دروازے کہولے گئے آپنے جنت اور دوزخ کو دیکھا اور کُل آخرت کا وعدہ آپسے کیا گیا اور اوسکی خوشخبری آپ کو دی گئی پہر آپ پلٹکے آگئے اور اِس حدیث مین ابن مردویہ کا لفظ یہ ہے کہ جو شے آسمانون مین ہے اور جو شے زمین مین ہے وہ آپ کو دکہائی گئی آپسے پوچہا گیا کون سا چوپایہ براق ہے آپنے فرمایا کہ ایک چوپایہ لانبا سفید رنگ ہے اُس کا قدم مدبصر ہے یعنی جہان نگاہ پہونچتی ہے وہان پر براق کا قدم پڑتا ہے۔

## سمرہ رضہ کی حدیث معراج کے بیانمین

ابن مردویہ نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجہہ کو معراج ہوئی مین نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ ایک نہر مین پیر رہا تھا اور پتہرون کو لقمہ کرتا تہا مینے پوچہا یہ کون شخص ہے مجہہ سے کہا گیا کہ یہ سودخوار ہے۔

## سہل بن سعد کی حدیث معراج کے بیانمین

ابن عساکر نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات جبریل ع مجہکو معراج کو لے گئے مینے سماوات علی مین تسبیح سنی میرا دل دہڑکنے لگا جبریل ع نے مجہہ سے کہا اے محمد آگے بڑہیے اور خوف نہ کیجیے اِس لیے کہ آپ کا اسم مبارک عرش پر لکہا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

# شداد بن اوس کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن ابو حاتم نے اور بیہقی نے روایت کی ہے اور اِس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بزار اور طبرانی
اور ابن مردویہ نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کیونکر
آپ کو معراج ہوئی آپنے فرمایا کہ عشا کی نماز مین نے اصحاب کو مکہ مین پڑہائی مین عمامہ باندہے
ہوئے تہا میرے پاس جبریل علیہ السلام ایک چوپایہ سفید رنگ لائے گدہے سے اونچا خچر سے
نیچا تہا مجہہ سے کہا کہ آپ سوار ہو جاوین اوس نے شوخی کی مجہہ کو سوار نہ ہونے دیا جبریلؑ نے اوسکا
کان پکڑ کے اصلاح کی پہر جبریل نے مجہہ کو اوس پر سوار کرایا وہ چلنے لگا سم کو وہ اوپر لیجا رہا تہا
جس جگہہ اوس کی آنکہہ پڑتی تہی اوس کا سم وہان پڑتا تہا یہان تک کہ ہم ایسی سرزمین مین
پہونچے کہ وہان نخل تہے جبریل نے مجہہ کو براق سے اوتارا اور کہا کہ نماز پڑہیے مینے نماز پڑہی پہر ہم
سوار ہوئے جبریل علیہ السلام نے مجہہ سے پوچہا کیا آپ جانتے ہین آپنے کہان نماز پڑہی مینے
کہا مین نہین جانتا کہا کہ آپ نے یثرب مین نماز پڑہی آپنے طیبہ مین نماز پڑہی براق ہمکو آسمان
پر لیجا رہا تہا پہر ہم ایک زمین مین پہونچے جبریل نے مجہہ سے کہا کہ اوترئیے مین براق سے اوتر پڑا
پہر مجہہ سے کہا نماز پڑہیے مین نے نماز پڑہی پہر ہم سوار ہو گئے جبریلؑ نے پوچہا کیا آپ جانتے
ہین آپنے کہان نماز پڑہی مین نے کہا مین نہین جانتا جبریلؑ نے کہا آپنے شجرہ موسیٰؑ کے
پاس نماز پڑہی پہر ہم ایک زمین مین پہونچے وہان قصور ہمکو ظاہر ہوئے جبریلؑ نے مجہہ سے کہا
اوتریئے مین اوترا مجہہ سے کہا نماز پڑہیے مین نے نماز پڑہی پہر ہم سوار ہو گئے جبریل علیہ السلام
نے مجہہ سے پوچہا کیا آپ جانتے ہین آپنے کہان نماز پڑہی مینے کہا مین نہین جانتا جبریلؑ
نے کہا آپنے بیت لحم مین نماز پڑہی جس جگہہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہین پہر جبریل علیہ السلام
مجہہ کو لے گئے یہان تک کہ ہم ایک شہر مین اوسکے دوسرے دروازہ سے داخل ہوئے جبریل
مسجد کے سامنے آئے اور وہان براق کو باندہ دیا اور ہم مسجد مین اوس دروازہ سے داخل ہوئے

جس مین سورج اور چاند جہک جاتا ہے مین نے مسجد مین اوس جگہہ نماز پڑہی جس جگہہ
اللہ تعالی نے چاہا مجہہ کو ایسی شدت سے پیاس معلوم ہوئی کہ ہرگز ایسی پیاس معلوم نہین ہوئی
تہی میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک مین دودہ تہا اور دوسرے مین شہد تہا میرے پاس
وہ دونون بہیجے گئے تہے مین نے اون دونون کو برابر ٹہیرایا پہر اللہ تعالی نے مجہہ کو ہدایت کی
مینے دودہ کو لے لیا اور پیا یہان تک کہ اوس ظرف سے میری پیشانی لگ گئی (یہ وہ حالت
ہے کہ جب آدمی پانی یا شربت وغیرہ پیالہ سے پیتا ہے تو آخر مین پیالہ آدمی کی پیشانی سے
لگ جاتا ہے اور پیالہ مین کچہہ باقی نہین رہتا) اور میرے سامنے ایک بوڑہا شخص تہا کہ وہ
اپنے منبر سے تکیہ لگائے ہوئے تہا اوس نے کہا اے جبریل تمہارے صاحب نے فطرت کو لیا
وہ مخلوق کو ضرور ہدایت کرے گا پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو لے گئے یہان تک کہ ہم اوس صحرا
مین آئے جس مین ایک شہر تہا یکایک مینے جہنم کو دیکہا کہ وہ مثل کہلے ہوئے فرش کے
منکشف ہو گئی تہی راوی نے کہا مین نے پوچہا یا رسول اللہ آپنے جہنم کو کس طور پر پایا آپنے
فرمایا کہ کہولتے ہوئے چشمہ کی مثل تہی پہر جبریل نے مجہہ کو پلٹایا ہم قریش کے اونٹون کے
قافلہ کے پاس سے گذرے وہ قافلہ ایسی ایسی جگہہ مین تہا اہل قریش کا ایک اونٹ گم
ہو گیا تہا فلان شخص نے اوس کو جمع کیا مینے اون لوگون سے سلام علیک کی اون مین سے
بعض نے کہا یہ تو محمد کی آواز ہے پہر مین اپنے اصحاب کے پاس مکہ مین صبح کے قبل آگیا میرے
پاس ابو بکر آئے مجہہ سے پوچہا یا رسول اللہ آج کی رات آپ کہان تہے جس جگہہ آپ کے
ہونے کا گمان تہا مین نے وہان آپ کو ڈہونڈا آپنے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ آج کی رات
مین بیت المقدس کو گیا تہا ابو بکر رضہ نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس ایک مہینہ کا راستہ ہے
آپ مجہہ سے اوس کی صفت بیان فرما دین آپنے فرمایا کہ میرے واسطے راستہ کہولدیا گیا گویا
مین اوس کو دیکہہ رہا تہا مجہہ سے ابو بکر کسی چیز کو نہین پوچہتے تہے مگر مین اون کو اوس سے خبر
دیتا تہا ابو بکر رضہ نے سنکر کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین مشرکین نے سنکر

کہاکہ ابن ابی کبشہ کو دیکھو کہ وہ زعم کرتا ہے کہ مین آج کی رات بیت المقدس کو گیا تہا آپ نے
مشرکین سے فرمایا کہ جو کچھ مین کہتا ہون اوس کی نشانی سے یہ ہے کہ مین تمہارے اونٹون کے
قافلہ کے پاس سے گذرا وہ فلان فلان جگہہ مین تہا اون قافلہ والون کا ایک اونٹ گم ہوگیا تہا
اوس کو فلان شخص نے جمع کیا اور اون قافلہ والون کا سفر اور اون کا اترنا ایسی ایسی جگہہ مین
ہے اور وہ لوگ تمہارے پاس فلان روز مین آوین گے اون سے آگے ایک اونٹ گندم گون
ہوگا اوس پر ایک سیاہ کمبل اور دو سیاہ گونین ہون گی جبکہ وہ دن تہا آدمی دیکھنے کے واسطے
بلندیون پر چڑہے یہان تک کہ دوپہر دن تک قریب تھا کہ اونٹون کا قافلہ آیا اور جس اونٹ کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف فرمایا تہا وہ اون سب سے آگے تھا۔

## صہیب کی حدیث معراج کے بیان مین

طبرانی اور ابن مردویہ نے صہیب بن سنان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ شب معراج مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی پیش کیا گیا پھر شراب پھر دودہ آپنے دودہ لے لیا
جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپنے اچھا قصد کیا فطرت کو لیا دودہ کے ساتھ ہر ایک جاندار کی
غذا ہے اگر آپ خمر کو لے لیتے تو آپ اور آپ کی امت گمراہ ہوجاتی اور جبرئیل نے ایک صحرا کی
طرف اشارا کرکے کہا جس مین جہنم تہا کہ آپ اسکے اہل سے ہوجاتے آپنے جہنم کی طرف دیکھا کہ
وہ ایک ایسی آگ تھی کہ بھڑک رہی تھی۔

## ابن عباسؓ کی حدیث معراج کے بیان مین

احمد اور ابو نعیم اور ابن مردویہ نے صحیح سند سے قابوس کے طریق سے قابوس نے اپنے باپ سے
اونہون نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
ہوئی آپ جنت مین داخل ہوئے آپنے جنت کی ایک طرف مین ایک خفیف آواز سنی آپنے

جبرئیل سے پوچھا یہ کیا آواز ہے جبرئیل ع نے کہا کہ یہ بلال موذن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آدمیون کی طرف آئے تو آپنے فرمایا کہ بلال نے فلاحیت پائی مین نے بلال کے واسطے ایسا اور ایسا دیکھا آپسے موسیٰ علیہ السلام نے ملاقات کی اونہون نے کہا مرحبا بالنبی الامی آپنے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک لانبے قد کے گندم گون مرد ہین اون کے بال لٹکتے ہوئی کانون تک تھے یا کانون سے اونچے تھے آپنے پوچھا اے جبرئیل یہ کون شخص ہی جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہین آپ چلے گئے آپسے ایک بوڑھا جلیل الشان صاحب ہیبت ملا اوس نے آپسے مرحبا کہا آپسے سلام علیک کی جبرئیل علیہ السلام سے آپنے پوچھا یہ کون شخص ہے جبرئیل نے کہا یہ آپکے باپ ابراہیم علیہ السلام ہین راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ پر نظر کی یکایک ایک قوم کو دیکھا کہ وہ مردار کہا رہے تھے آپنے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہین جبرئیل ع نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ آدمیون کا گوشت کہاتے تہے (یعنی غیبت کرتے تھے) اور آپنے ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ ہے اور اوس کی نیلی آنکھین ہین آپنے پوچھا اے جبرئیل یہ کون شخص ہے جبرئیل ع نے کہا کہ یہ حضرت صالح علیہ السلام کے ناقہ کا کونچے کاٹنے والا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ کے پاس آئے آپ نماز پڑہنے کے واسطے کھڑے ہوگئے یکایک کل انبیا جمع ہو گئے اور آپکے ساتھ نماز پڑہنے لگے جبکہ آپ نماز سے پھرے تو دو پیالے لائے گئے ایک پیالہ دہنی طرف سے اور دوسرا پیالہ بائین طرف سے لایا گیا ایک پیالہ مین دودھ تھا اور دوسرے مین شہد تھا آپنے دودہ لے لیا اور اوس مین سے پی لیا جس شخص کے پاس پیالہ تہا اوس نے کہا کہ آپ فطرت کو پہونچ گئے۔

احمد اور ابو یعلی اور ابو نعیم اور ابن مردویہ نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین بیت المقدس تک سیر کرائی گئی آپ اوسی رات کو آگئے اور لوگون سے آپنے اپنے جانے کے باب مین حدیث کی اور بیت المقدس کی علامت اور انکے قافلہ کو بیان فرمایا آدمیون نے سن کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچہہ کہتے ہین ہم اس

کی تصدیق نہین کرتے وہ مرتد ہوگے کافر ہوگئے اللہ تعالی نے ابوجہل کے ساتھ اُن کا فرون کی گردنین مارین اور ابوجہل نے کہا کہ محمد صلعم ہمکو زقوم سے ڈراتے ہین تم لوگ تمر اور مسکہ لاؤ اور کثرت سے کہاؤ اور آپنے دجال کو اوس کی یقینی صورت مین رویت عینی سے دیکھا خواب کی رویت سے نہین دیکھا اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے پوچھا آپنے فرمایا مین نے دجال کو دیکھا نہایت عظیم الجثہ تھا اور اوس کی خباثت اور برائی ظاہر تھی اوس کی ایک آنکھ قایم ہی گویا وہ ایک روشن ستارا تھا اور اوس کے بال گویا درخت کی شاخین تھین اور مینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اون کا رنگ گورا گھنگروالے بال تھے تیز نظر تھے بڑا پیٹ تھا اور مین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اونکے بال سیاہ تھے گندم گون کثیر بال قوی خلقت تھے اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ شکل وشمائل مین مجھ سے اقرب تھے گویا ابراہیم علیہ السلام تمہارے صاحب ہین یعنی میری مثل تھے جبریل نے مجھ سے کہا اپنے باپ کو سلام کیجئے مینے اون کو سلام کیا۔

بخاری نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ تعالی کی قول وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس کی معنی ہین روایت کی ہی ابن عباس نے کہا ہی کہ وہ رویا ہین مشاہدہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین ہوا۔

شیخین نے قتادہ کے طریق سے ابو العالیہ سے اونہون نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس رات مجھکو معراج ہوئی مین موسیٰ بن عمران کو دیکھا دراز قد مرد ہین گھنگروالے بال ہین گویا وہ شنوءہ کے مردون مین سے ہین اور عیسیٰ بن مریمؑ کو مین نے دیکھا میانہ قد رنگ مائل بسرخی وسپیدی ہے اون کے سر کے بال لٹکے ہوئے ہین اور مالک خازن جہنم کو مین نے دیکھا اور دجال کو دیکھا ان کا دیکھنا ان آیات مین تھا کہ اللہ تعالی نے اون آیات کو مجھے دکھایا آپنے فرمایا فلا تکن فی مریۃ من لقائہ قتادہ اس آیت کی تفسیر یہ کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰؑ کو دیکھا ہے۔

احمد اور نسائی اور بزار اور طبرانی اور بیہقی اور ابن مردویہ نے صحیح سند سے سعید بن جبیر کی طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھکو معراج ہوئی میرے پاس ایک پاکیزہ خوشبو آئی مینے پوچھا یہ کیا خوشبو ہے مجھسے کہنے والون نے کہا کہ فرعون کی بیٹی کی ماشطہ اور اوسکی اولاد کی خوشبو ہی اور اوسکی کنگھی اوسکے ہاتھ سے گر پڑی تھی اوسنے بسم اللہ کہا فرعون کی بیٹی نے پوچھا کیا میرا باپ اللہ ہے اوس ماشطہ نے کہا میرا رب تیرا اور تیرے باپ کا رب ہے فرعون کی بیٹی نے اوس سے پوچھا کیا تیرا رب میرے باپکے سوا ہے اوس نے کہا بیشک فرعون نے اوس کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تیرا رب میرے سوا بھی ہے اوسنے کہا بیشک میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالی ہے فرعون نے تانبے کی ایک گاے کے واسطے امر کیا کہ وہ سرخ کی گئی پھر اوس ماشطہ کے واسطہ فرعون نے امر کیا کہ اوس مین ڈالی جاے اور اوسکی اولاد بھی ڈالی جاے لوگون نے ایک ایک کو ڈالنا شروع کیا یہان تک کہ اون مین شیر خوار بچے کی نوبت آئی اوس نے کہا اے اماں اس مین اُترآ اور پیچھے نہ ہٹ اس لئے کہ تو حق پر ہے فرمایا کہ چار شخصون نے باتین کی ہین وہ چارون صغیر تھے ایک یہ بچہ ماشطہ کا اور دوسرا یوسف علیہ السلام کا گواہ اور تیسرا صاحب جریج اور چوتھا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا شاہد۔

احمد اور ابن ابو شیبہ اور نسائی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے صحیح سند سے زرارہ بن ابو اوفی کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ جس رات مین مجھہ کو معراج ہوئی مینے مکہ مین صبح کی مین نے گمان کیا اور پہچانا کہ آدمی میری تکذیب کرین گے آپ سب سے علیحدہ حزن کی حالت مین بیٹھہ گئے آپ کی طرف سے اللہ تعالی کا دشمن ابو جہل گذرا اور آپکے پاس آیا یہان تک کہ آپکے پاس وہ بیٹھہ گیا اور آپ سے اوس نے ٹھٹھا کرنے والے کے طور پر کہا کیا کوئی شے ہے آپنے فرمایا ہان ہی ابو جہل نے پوچھا وہ کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ آج کی رات مجھکو معراج ہوئی ابو جہل نے پوچھا آپ کو کہان تک سیر کرائی گئی آپنے فرمایا بیت المقدس تک ابو جہل نے کہا کہ آپ رات

مین بیت المقدس تک گئے پھر آپ نے ہمارے پاس صبح کی آپنے فرمایا بیشک ابوجہل نے
اِس خوف سے آپ کی تکذیب مناسب نہ دیکھی کہ اگر قوم کے لوگون کو وہ بلاے تو آپ اپنی اِس
بات سے کہین انکار نہ فرمائین ابوجہل نے آپ سے کہا کیا آپ یہ مناسب نمیال کرتے ہین
کہ اگر مین آپ کی قوم کے لوگون کو بلاؤن تو جو بات کہ آپنے مجھ سے کہی ہے اون لوگون سے
آپ کہہ دینگے آپ نے فرمایا بیشک مین کہون گا ابوجہل نے کہا اے گروہ بنی کعب بن لوی آؤ
اوس کی طرف مجلسین ٹوٹ پڑین اور کثرت سے لوگ آئے یہان تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابوجہل کے پاس سب بیٹھ گئے ابوجہل نے آپ سے کہا جو باتین مجھ سے آپنے کہی ہین وہ اپنی
قوم کے لوگون سے کہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ کو سیر کرائی گئی
لوگون نے پوچھا کہان تک آپنے فرمایا بیت المقدس تک لوگون نے کہا پھر آپنے ہمارے درمیان
صبح کی آپنے فرمایا بیشک راوی نے کہا کہ کچھ لوگون کی سن کر یہ حالت تھی کہ اپنا ہاتھ ہاتھ پر
مارتے تھے اور کچھ لوگ اپنے ہاتھ اپنے سر پر رکھہ کر سر کو پکڑے ہوئے تعجب مین تھے انہون نے
آپ سے پوچھا کیا آپ بیت المقدس کی تعریف کر سکتے ہین اور قوم کے لوگون مین وہ لوگ بھی تھے
جنہون نے بیت المقدس کا سفر کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے بیت المقدس
کی تعریف شروع کی مین تعریف کرتا جاتا تھا یہان تک کہ اوس کی بعض تعریف مجھ پر ملتبس
ہو گئی میرے روبرو مسجد لائی گئی اور مین اوس کی طرف دیکھہ رہا تھا یہان تک کہ وہ مسجد عقیل
کے یا عقال کے مکان کے اس طرف رکھدی گئی قوم کے لوگون نے سن کر کہا واللہ مسجد
کی تعریف مین آپ کو اصابت ہوئی یعنی سچی تعریف کی۔

ابن مردویہ نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوئی مین ابراہیم علیہ السلام
کے پاس گیا ابراہیم علیہ السلام نے مجھ سے کہا اے محمد اپنی اُمت کو آپ خبر کر دیجئے کہ جنت
ہموار میدان ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اُسکے پودے ہین۔

ابن مردویہ نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ ہر ایک نبی اور انبیا کے پاس سے گذرتے تھے اون کے ساتھ قبیلے اور گروہ تھے اور ایک نبی اور انبیا ایسے تھے جن کیساتھ قوم تھی اور نبی اور انبیا بہت سے ایسے تھی جنکے ساتھ کوئی نہ تھا یہانتک کہ ایک عظیم گروہ گذرا مینے پوچھا یہ کون گروہ ہے مجھسے کہا گیا کہ موسیٰ عم اور اون کی قوم ہے ولیکن آپ اپنا سر اوٹھائے اور دیکھئے یکایک مینے ایسے عظیم گروہ کو دیکھا کہ اوس طرف اور اس طرف سے اوس نے افق کو گھیر لیا تھا مجھسے کہا گیا کہ یہ لوگ آپ کی امت ہیں اور ان لوگون کے سوا ستر ہزار آپ کی امت مین سے وہ لوگ ہین جو بغیر حساب کے جنت مین داخل ہون گے۔

طبرانی نے ابن عباس رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرے موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر مین کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

احمد نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نماز فرض کی وہ پچاس نمازین تھین آپنے اپنے رب سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے اُن پچاس نمازون کو پانچ کردیا۔

طبرانی نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جبکہ مجھکو معراج ہوئی مین سدرۃ المنتہیٰ تک گیا یکایک مینے دیکھا اوسکا بیر بھاج کی چڑیون کی مثل تھا۔

احمد نے صحیح سند سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

طبرانی نے (اوسط) مین صحیح سند سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے ابن عباس رضؓ کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا ہے ایک بار اپنی بصر سے دیکھا ہے اور دوسری بار اپنے قلب سے دیکھا ہے اور بھی طبرانی نے ابن عباس رضؓ سے روایت

کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف دیکھا عکرمہ نے کہا مینے ابن عباس رض
سے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ابن عباس نے کہا بیشک دیکھا اللہ تعالی
نے کلام موسی علیہ السلام کیواسطے اور خلت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور نظر محمد صلعم کے
واسطے مخصوص کی ہے اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کتاب الرویتہ مین ان لفظون کی ہے کہ
اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو خلت کے ساتھہ برگزیدہ کیا اور موسی عم کو کلام کے ساتھہ برگزیدہ کیا اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو رویت کے ساتھہ برگزیدہ کیا اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے اس لفظ سے کی ہے
کیا تم اس امر سے تعجب کرتی ہو کہ ابراہیم علیہ السلام کے واسطے خلت ہوا اور موسی علیہ السلام کی
واسطے کلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے رویت ہو-

---

مسلم نے ابن عباس رض سے اللہ تعالی کے قول ما کذب الفواد ما رای ولقد راہ نزلۃ آخری
کے معنے مین روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کو دو بار اپنے
فواد سے دیکھا ہے-

ابن مردویہ نے واہی سند سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھہ کو معراج ہوئی اللہ تعالی نے مجھکو یاجوج اور ماجوج
کی طرف بھیجا مینے اون کو اللہ تعالی کے دین اور اوس کی عبادت کی دعوت دی انہون نے
اس امر سے انکار کیا اور وہ میری دعوت کو قبول کرین یاجوج اور ماجوج اون لوگون کے ساتھہ
دوزخ مین جاوینگے جو لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد اور ابلیس لعین کی اولاد سے ہونگے اور
اونہون نے معصیت کی ہوگی-

## ابن عمر رض کی حدیث معراج کے بیان مین

طبرانی نے (اوسط) مین ابن عمر رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت
آسمان کی سیر کو لے گئے آپکو اذان کی وحی کیگئی آپ اوس کو لیکر اترے جبریل علیہ السلام نے

آپ کو اذان سکھائی۔

ابو داؤد اور بیہقی نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ پچاس نمازین تہین اور غسل جنابت سات بار تہا اور کپڑے سے پیشاب کا دہونا سات بار تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِن کے باب مین اللہ تعالی سے سوال کرتے رہے یہانتک کہ نمازین پانچ کی گئین اور غسل جنابت ایک بار اور پیشاب سے کپڑے کا دہونا ایکبار ٹہیرایا گیا۔

## ابن عمرو کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن مردویہ نے عمرو بن شعیب سے عمرو نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت سے پہلے سترہ تاریخ ماہ ربیع الاول کی شب مین معراج ہوئی۔

بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کو ایک سال قبل جانے سے بیت المقدس تک شب مین سیر کرائی گئی اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل عروہ سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے سدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سولہ مہینے پہلے ہجرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔

## ابن مسعود رضہ کی حدیث معراج کے بیان مین

مسلم نے مرۃ الہمدانی کے طریق سے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ سدرۃ المنتہی تک تشریف لے گئے اور سدرۃ المنتہی تک اوس شے کی انتہی ہو جاتی ہے جو شے اوپر لیجاتے ہین اور ایک لفظ مین یہ وارد ہے کہ جو شے ارواح کی قسم سے اوپر لیجاتے ہین وہان اوسکی انتہی ہو جاتی ہے اور وہان روک لی جاتی ہے۔

اور جو شے اوپر سے نیچے اُترتی ہے سدرۃ المنتہی تک منتہی ہوتی ہے یہان تک کہ وہ شے روک لی جاتی ہے اِس لئے کہ سدرۃ کو جس شے نے ڈہانپا ہے اوس نے ڈہانپ لیا ہے اوس کا علم خدائے تعالیٰ کو ہے۔ ابن مسعود رضہ نے کہا ہے کہ سدرہ کو سونے کے پتنگون نے ڈہانپ لیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازین اور سورۂ بقرہ کی خواتیم عطا کئے گئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھہ کچھہ شرک نہ کرے گا اور آپ کی اُمت مین سے ہوگا اور اوس سے گناہ صادر ہون گے اوسکی بخشش کیجاے گی۔

ابن عرفہ نے اپنے جزء مین اور ابو نعیم نے اور ابن عساکر نے ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے طریق سے روایت کی ہے عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل ایک ایسا چوپایہ لائے کہ گدہے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا مجھہ کو اوس پر سوار کیا وہ گیا اور ہمکو آسمان کی طرف لیجارہا تھا جس وقت وہ کسی گھاٹی پر چڑہتا تو اوس کے دونون پاؤن اوس کے ہاتھون کے مساوی ہوجاتے اور جس وقت وہ گھاٹی سے اوترتا تو اوس کے دونون ہاتھہ پاؤن کے مساوی ہوجاتے تھے یہان تک کہ ہم ایک ایسے مرد کے پاس سے گذرے کہ طویل القامت تہا اور اوس کے سر کے بال لٹکے ہوئے تھے اور گندم گون تہا گویا وہ مرد شنوہ کے مردون مین سے تہا اور وہ یہ کہتا تھا اور اپنی آواز کو بلند کرتا تھا اکرمتہ وفضلتہ ہم اوس کے پاس تیزی سے آپہونچے ہم نے اوس کو سلام کیا اوس نے سلام کا جواب دیا ایس نے پوچہا اے جبریل تمہارے ساتھہ کون شخص ہے جبریل عہ نے کہا یہ احمد ہین اوس نے کہا کہ اِس نبی امی عربی کو مرحبا کہ اِس نے اپنے رب کی رسالت پہونچادی اور اپنی اُمت کو نصیحت کی پھر ہم تیزی سے چل دئے مینے پوچہا اے جبریل یہ کون شخص ہو کہا موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہین مینے پوچہا کس پر یہ عتاب کرتے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا اپنے رب پر آپکے معاملہ مین عتاب کرتے تہے مینے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام آپنے رب پر آواز بلند کرتے ہین جبریل عہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی حدت کو پہچان لیا ہے پہر ہم تیزی سے چل دئے

یہان تک کہ ہم ایک شجرہ کے پاس پہونچے گویا اوس کا پہل چراغ کی مثل تہا اوس شجرہ کے نیچے
ایک شیخ اور اوس کے عیال تہے جبرئیل ع نے مجہہ سے کہا کہ آپ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام
کی طرف قصد کیجئے ہم اون کے پاس تیزی سے پہونچے ہمنے اون کو سلام کیا اونہون نے سلام
کا جواب دیا ابراہیم علیہ السلام نے پوچہا اے جبرئیل تمہارے ساتہہ یہ کون شخص ہے جبرئیل نے
کہا کہ یہ آپکے فرزند احمد ہین ابراہیم ع نے کہا اس نبی امّی کو مرحبا کہ اس نے اپنے رب کی
رسالت کو پہونچا دیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور کہا اے میرے پیارے بیٹے تو آج کی رات
اپنے رب سے ملاقات کرنے والا ہے اور تیری امت کل امتون کے آخر ہے اور ان امتون سے
زیادہ ضعیف ہے اگر تجہہ کو قدرت ہے تو تیری کل حاجت اور بڑی حاجت جو ہو تیری امت کے
معاملہ مین ہو تو اوسی کو طلب کیجو پہر ہم تیزی سے چلدیئے یہان تک کہ ہم مسجد اقصیٰ تک پہونچے
مین براق سے اترا اور اوس کو اوس حلقہ سے باندہ دیا جو مسجد کے دروازہ مین تہا اور اس سے
کل انبیا علیہم السلام اپنی سواری کے چوپایون کو باندہتے تہے پہر مین مسجد مین داخل ہوا اور مینے
انبیا کو اون کے درمیان پہچانا جو قیام اور رکوع اور سجدہ مین تہے پہر مجہہ کو دو پیالے شہد اور دودہ
کے دیئے گئے مینے دودہ کو لے لیا اور پی لیا جبرئیل ع نے میرے دونون شانے ٹہوکے اور کہا کہ
آپ فطرت کو پہونچ گئے پہر نماز قایم کی گئی مین نے اون کی امامت کی پہر ہم پہرے اور اپنی
جائے آگئے۔

احمد اور ابن ماجہ اور سعید بن منصور اور حاکم نے موثر بن غفارہ کے طریق سے روایت کی ہے
اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے موثر نے ابن مسعود رض سے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ مین نے شب معراج مین ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام
اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی ان انبیا نے آپس مین قیامت کا تذکرہ کیا ان سب نے اپنے
امر کو حضرت ابراہیم ع کی طرف رد کیا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجہہ کو قیامت کا علم نہین ہے
پہر ان انبیا نے اپنے امر کو موسیٰ ع کی طرف رد کیا موسیٰ ع نے فرمایا کہ مجہہ کو قیامت کا علم نہین ہے

پھر اونھون نے اپنے امر کو عیسیٰ ع کی طرف رد کیا عیسیٰ ع نے کہا قیامت کب واجب ہوگی
اس کا کسی کو علم نہین ہے مگر اللہ تعالیٰ کو اور جس باب مین مجھہ سے میرے رب نے عہد کیا ہے وہ
یہ ہے کہ دجال ظہور کرنے والا ہے اور میرے ساتھہ دو تلوارین ہونگی جس وقت وہ مجھکو دیکھیگا
تو وہ اس طور سے گھل جائیگا جیسے رانگ گھل جاتا ہے جس وقت وہ مجھہ کو دیکھے گا اللہ تعالیٰ
اوس کو ہلاک کردے گا یہان تک کہ ہر ایک پتھر اور ہر ایک درخت مسلمان آدمی سے یہ کہے گا ای
مسلم میرے نیچے کافر چھپا ہے تو آ اور اوس کو قتل کرڈال اللہ تعالیٰ کل کافرون کو ہلاک کردیگا
پھر آدمی اپنے اپنے شہرون اور وطنون کی طرف پلٹ کر جاوین گے اس وقت مین یاجوج
اور ماجوج نکلین گے وہم من کل حدب ینسلون یاجوج اور ماجوج آدمیون کے شہرون کو روند
ڈالین گے کسی شے کے پاس وہ نہ آوین گے مگر اوس کو ہلاک کر ڈالین گے اور کسی پانی پر وہ
نہ گزرین گے مگر اوس کو پی جاوین گے پھر آدمی میرے پاس پلٹ کے آوین گے اور یاجوج
اور ماجوج کی شکایت کرین گے مین اللہ تعالیٰ سے اون پر بد دعا کرون گا اللہ تعالیٰ اونکو ہلاک
کردے گا اور مار ڈالے گا یہان تک کہ کل زمین اون کی بدبو سے خراب ہوجائے گی پھر
اللہ تعالیٰ مینہ کو نازل کرے گا وہ اون کے سب جسمون کو بہا کر لیجائے گا یہان تک کہ اون کو دریا
مین پھینک دیگا جس شے مین میرے رب نے مجھہ سے عہد کیا ہے کہ یہ امر جس وقت ایسا ہوگا
تو قیامت پورے دنون کی حاملہ عورت کی مثل ہوگی کہ اوس کے اہل اوس کی ولادت کو
نہین جانتے ہونگے کہ وہ کب یکایک جنتی ہے رات مین جنتی ہے یا دن مین یعنی (قیامت
کی خبر کسی کو نہ ہوگی کہ رات مین آئے گی یا دن مین یکایک آجائے گی)

بزار اور ابو یعلی اور حارث بن ابو اسامہ اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے علقمہ کے طریق
سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے
پاس براق لایا گیا مین اوس پر سوار ہولیا جس وقت وہ پہاڑ پر آیا تو پاؤن اونچے ہوگئے اور جس
وقت وہ پہاڑ سے اترا تو اوس کے ہاتھہ اونچے ہوگئے وہ براق ہمکو ایک ایسی زمین مین لیگیا

کہ اندوہناک اور بدبودار تہی پہراوس نے ہمکو ایک ایسی زمین مین پہونچایا کہ فراخ اور پاکیزہ
تہی مین نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا جبریل ع نے کہا کہ وہ بدبو زمین دوزخ کی زمین ہی
اور یہ زمین جنت کی زمین ہے مین ایک مرد کے پاس آیا کہ وہ کہڑا تھا اور نماز پڑہ رہا تہا اوسنے
پوچہا اے جبریل یہ کون شخص تمہارے ساتہہ ہے جبریل ع نے کہا کہ تمہارے بہائی محمد صلعم
ہین اوس نے مجہہ کو مرحبا کہا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی اور مجہہ سے کہا کہ آپ اپنے رب سے
اپنی امت کے واسطے آسانی چاہیئے مین نے جبریل ع سے پوچہا یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ
آپکے بہائی عیسیٰ علیہ السلام ہین ہم چلے گئے مینے ایک آواز اور غصہ اور افسوس کی حالت کو
سنا ہم ایک مرد کے پاس آئے اوس نے جبریل ع سے پوچہا تمہارے ساتہہ یہ کون شخص ہی
کہا کہ یہ آپکے بہائی محمد صلعم ہین اوس مرد نے سلام علیک کی اور برکت کے واسطے دعا کی اور
مجہہ سے کہا کہ اپنی امت کے واسطے آسانی چاہیے مینے جبریل ع سے پوچہا یہ کون شخص ہے
کہا کہ یہ آپکے بہائی موسیٰ علیہ السلام ہین مین نے پوچہا کہ موسیٰ کا غصہ کس شخص پر تہا کہا اپنے
رب پر مینے پوچہا کیا اپنے رب پر غصہ تہا کہا ہان اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی حدت کو پہچان لیا
ہے پہر ہم چلے گئے مین نے چراغ اور روشنی دیکہی مینے جبریل ع سے پوچہا یہ کیا شے ہے کہا کہ
آپکے باپ ابراہیم علیہ السلام کا یہ شجرہ ہے اسکے پاس آپ جائیے مین اوس کے قریب گیا
مجہکو مرحبا کہا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی پہر ہم چلے گئے یہان تک کہ ہم بیت المقدس
مین آئے مین نے چوپایہ کو اوس حلقہ سے باندہا جس حلقہ سے انبیا اپنی سواری کے جانور
باندہتے تہے پہر مین مسجد مین داخل ہوا میرے واسطے وہ انبیا نشر کئے گئے جنکا نام اللہ تعالیٰ
نے لیا اور جن کا نام نہین لیا مینے ان سب انبیا کو نماز پڑہائی مگر یہ تین انبیا ابراہیم ع اور
موسیٰ ع اور عیسیٰ ع نماز مین نہ تہے۔

ترمذی نے اِس حدیث کی روایت کی ہے اور اوس کو حسن کہا ہے اور ابن مردویہ نے
عبدالرحمان کے طریق سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی مین نے ابراہیم ع سے ملاقات کی اونہون نے کہا اے محمد اپنی امت سے میرا سلام کہدیجئے اور اون کو خبر کر دیجئے کہ جنت کی پاکیزہ مٹی اور شیرین پانی ہے اور جنت ہموار زمین ہے اور اوس کے پودے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہین۔

مسلم نے زر کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ کے معنے مین روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل ع کو دیکھا کہ اونکے چھ سو بازو تھے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے زر کے طریق سے ابن مسعود رض سے اللہ تعالیٰ کے قول ولقد راہ نزلۃ آخری کے معنی مین روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے جبریل ع کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا اون کے چھ سو بازو ہین اون کے پرون سے طرح طرح کے رنگ کے موتی اور یاقوت جھڑتے ہین۔

بخاری نے علقمہ کے طریق سے ابن مسعود رض سے اللہ تعالیٰ کے قول لقد رای من آیات ربہ الکبری کے معنی مین روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفرف اخضر کو دیکھا جس نے آسمان کے کنارہ کو گھیر لیا تھا۔

## عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ کی حدیث معراج کے بیان مین

بزار اور ابن قانع اور ابن عدی نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھکو معراج ہوئی مین لولو کے ایک قصر تک پہونچا کہ اوس کا فرش سونے کا تھا وہ قصر نور سے چمک رہا تھا اور مجھ کو تین چیزین دی گئین ایک سید المرسلین اور دوسرے امام المتقین اور تیسرے قاید الغر المحجلین اور اس حدیث کی روایت بغوی اور ابن عساکر نے اس لفظ سے کی ہے کہ مجھ کو لولو کے ایک

ایک قفس مین سیر کرائی گئی کہ اوسکا فرش سونے کا تھا۔

## عبدالرحمن بن قرط الثمالی کی حدیث معراج کے بیان مین

سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور ابونعیم نے (معرفت) مین عبدالرحمن بن قرط سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات مسجد اقصی تک معراج ہوئی اوس رات آپ مقام اور زمزم کے درمیان تھے جبریل علیہ السلام آپ کی دہنی جانب اور میکائیل آپ کی بائین جانب تھے دونون آپ کو لیکر اوڑے یہان تک کہ آپ سموات علی تک پہونچے جبکہ آپ وہان سے پھرے آپنے فرمایا کہ مین نے سموات علی مین کثیر تسبیحون کے ساتھ یہ تسبیح سنی (سبحت السموات العلی من ذی المہابۃ مشفقات من ذی العلو بما علا سبحان العلی الاعلی سبحانہ وتعالیٰ)

## حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی حدیث معراج کے بیان مین

اس حدیث کا ذکر اول کتاب مین اذان کے بارہ مین آچکا ہے حسین بن علی رض کے طریق سے اس کی روایت ہے۔

ابونعیم نے محمد بن الحنفیہ کے طریق سے روایت کی ہے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت معراج مین آسمان کی طرف لے گئے آسمان کے ایک مکان تک آپ پہونچے اور اوس مین آپ ٹھیر گئے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو بھیجا وہ فرشتہ آسمان کے ایک ایسے مقام مین کھڑا ہوا کہ اس سے قبل وہان نہین کھڑا ہوا تھا اوس سے کہا گیا کہ آپ کو اذان کی تعلیم کر اس فرشتہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا انا اللہ اکبر اوس فرشتے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا

انا اللہ لا الہ الا انا اوس فرشتہ نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ۔ اللہ تعالی نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا انا ارسلتہ وانا اخترتہ وانا ائتمنتہ اوس فرشتہ نے حی علے الصلواۃ کہا اللہ تعالی نے فرمایا کہ میرے بندہ نے سچ کہا دعا الی فریضتی وحقی فمن آتاہا محتسبا کانت کفارۃ لکل ذنب پھر اوس فرشتہ نے حی علے الفلاح کہا اللہ تعالی نے فرمایا کہ میرے بندہ نے سچ کہا انا اقمت فریضتہا وعدتہا ومواقیتہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ آگے بڑہیے آپ آگے بڑہے اور اہل آسمان کی آپنے امامت کی آپ کا شرف آپ کے واسطے تمام مخلوق پر پورا ہوگیا۔

ابن مردویہ نے زید بن علی کے طریق سے روایت کی ہے زید نے اپنے آبا سے اور اونہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین اذان کی تعلیم کی گئی اور نماز آپ پر فرض کی گئی۔

ابن مردویہ نے علی رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجہہ کو معراج ہوئی مین فرشتون کے کسی گروہ کی طرف نہین گذرا مگر فرشتون نے مجہہ سے کہا کہ آپ اپنی امت کو پچہنے لگانے کے واسطے امر کیجیے اور اسی حدیث کی روایت احمد نے اور حاکم نے کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور ابن مردویہ نے اس حدیث کی مثل ابن عباس رض کی حدیث سے روایت کی ہے۔

## امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث معراج کے بیان مین

احمد نے عبید بن آدم سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض جابیہ مین تہے فتح بیت المقدس کا ذکر کیا گیا کعب رض سے حضرت عمر رض نے پوچہا تم کہان مناسب دیکہتے ہو مین نماز پڑہون کعب رض نے کہا کہ صخرہ کے پیچہے پڑہیے حضرت عمر رض نے فرمایا نہین ولیکن مین اوس جگہہ

نماز پڑہونگا جس جگہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی تہی حضرت عمرؓ قبلہ کی طرف بڑہے اور نماز پڑہی۔

ابن مردویہ نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ نے مالک خازن دوزخ کو دیکہا آپ نے اونکو ایک ایسا ترشرو مرد پایا جو اوس کے چہرہ سے غضب پہچانا جاتا ہے۔

ابن مردویہ نے مغیرہ بن عبدالرحمن کے طریق سے اونہون نے اپنے باپ سے انہون نے حضرت عمر ابن الخطاب رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجہہ کو معراج ہوئی مینے مقدم مسجد مین نماز پڑہی پہر مین صخرہ کے پاس داخل ہوا یکایک مینے ایک فرشتہ کو دیکہا کہ کہڑا ہے اور اوسکے ساتہہ تین برتن ہین مینے شہد کو لے لیا اور اوس سے تہوڑا پیا پہر مینے دوسرے برتن کو لے لیا مین نے اوس سے اتنا پیا کہ مین سیراب ہوگیا یکایک مینے دیکہا کہ وہ دودہ تہا اوس نے مجہہ سے کہا دوسرے ظرف سے پیجئے یکایک مینے دیکہا کہ وہ خمر ہے مین نے اُس فرشتہ سے کہا کہ مین سیراب ہوگیا اوس نے کہا سنئے اگر آپ اِس برتن سے پی لیتے تو آپ کی اُمت فطرت پر کبہی مجتمع نہ ہوتی پہر مجہہ کو آسمان کی طرف لے گیا مجہہ پر نماز فرض کی گئی پہر مین حضرت خدیجہؓ کے پاس پلٹ کے آگیا خدیجہؓ نے اپنی دوسری کروٹ نہین بدلی تہی۔

## مالک بن صعصعہ کی حدیث معراج کی بیانمین

احمد اور شیخین اور ابن جریر نے قتادہ کے طریق سے انس سے یہ روایت کی ہے کہ مالک بن صعصعہ نے انس سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے شب معراج کی باتین کین فرمایا اوس درمیان کہ مین حطیم مین تہا اور قتادہ نے اکثر مقام حجر کہا ہے آپنے فرمایا مین لیٹا ہوا تہا یکایک ایک آنیوالا میرے پاس آیا اوس نے اپنے ساتہی سے جو وسط مین تہا

باتین کرنی شروع کین وہ میرے پاس آیا اور اوس نے مقدم سینہ سے وہان تک شق کیا جہانتک
بال تھے اوس نے میرے قلب کو نکالا ایک طشت سونے کا لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے
بھرا ہوا تھا اوس نے میرے قلب کو دہویا پہر ایمان اور حکمت سے بہر دیا پھر اوس کو اُسکی جائے
پر رکھہ دیا پہر ایک چوپایہ لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تھا جہان اوس کی نگاہ کی انتہی
ہوتی وہان پر اوسکا قدم پڑتا تھا مین اوس پر سوار ہو گیا جبریل مجہہ کو اپنے ساتھ لے گئے یہان
تک کہ دُنیا کے آسمان تک مجہہ کو لائے اور آسمان کا دروازہ کہولنے کو کہا پوچہا گیا یہ کون شخص ہی
کہا جبریل ہے پوچہا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا اونکے
پاس کوئی بہیجا گیا تہا جبریل ع نے کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا گیا محمد کو مرحبا اور آپ اچہے آنے والے
ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ کہول دیا جبکہ مین اوپر پہونچا مین نے یکایک آسمان مین آدم ع
علیہ کو دیکہا جبریل ع نے مجھسے کہا کہ یہ آپکے باپ آدم علیہ السلام ہین اِن کو سلام کیجئے مین نے
اون کو سلام کیا آدم ع نے سلام کا جواب دیا پہر کہا فرزند صالح اور نبی صالح کو مرحبا پہر جبریل ع اوپر
گئے یہان تک کہ دوسرے آسمان تک آئے اور اوس کا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا یہ کون ہے
کہا جبریل ہے پوچہا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہی کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپکے پاس کوئی بہیجا
گیا تہا کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا محمد کو مرحبا اور آپ اچہے آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ
کہول دیا جبکہ مین آسمان پر گیا یکایک مینے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکہا یہ دونون پیغمبر خالہ زاد
بہائی ہین جبریل ع نے کہا کہ یہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہین آپ اِن دونون سے سلام علیک
کیجئے مینے سلام علیک کی دونون نے میرے سلام کا جواب دیا پہر دونون نے کہا کہ اخ صالح
اور نبی صالح کو مرحبا پہر جبریل ع اوپر چڑہے یہان تک کہ تیسرے آسمان تک آئے اور اوسکا دروازہ
کہلوانا چاہا پوچہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل پوچہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا
کیا آپکے پاس کوئی بہیجا گیا تہا جبریل ع نے کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا کہ محمد صلعم کو مرحبا اور کیا اچہے
آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ کہول دیا جبکہ مین اوپر گیا یکایک مینے یوسف علیہ السلام

کو دیکھا مینے اون سے سلام علیک کی اونہون نے سلام علیک کا جواب دیا پہر یوسف ع نے
کہا اخ صالح اور نبی صالح کو مرحبا پہر جبریل ع اوپر کو چڑہے یہان تک کہ چوتھے آسمان تک آئے
اور اوس کا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچہا گیا تمہارے ساتھ کون
شخص ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا تہا کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا گیا محمد
کو مرحبا اور کیا اچہے آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا جبکہ مین اوپر گیا
یکایک مینے ادریس ع کو دیکہا مین نے اون سے سلام علیک کی اونہون نے سلام کا جواب
دیا پہر اونہون نے کہا اخ صالح اور نبی صالح کو مرحبا پہر جبریل ع اوپر کو چڑہے یہان تک کہ
پانچوین آسمان تک آئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے
پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا
تہا جبریل ع نے کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا گیا محمد کو مرحبا اور کیا اچہے آنے والے ہین کہ آئے ہین
جبکہ مین اوپر گیا یکایک مین نے ہارون ع کو دیکہا مین نے اون سے سلام علیک کی اونہون نے
میرے سلام کا جواب دیا پہر اونہون نے کہا کہ اخ صالح اور نبی صالح کو مرحبا پہر جبریل ع اوپر کو
گئے یہان تک کہ چہٹے آسمان تک پہونچے اور آسمان کا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا کہ یہ کون ہے
کہا کہ جبریل ہے پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی
بہیجا گیا تہا کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا گیا محمد کو مرحبا کیا اچہے آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان
کا دروازہ کہول دیا گیا جبکہ مین اوپر گیا یکایک مینے موسیٰ علیہ السلام کو دیکہا مینے موسیٰ ع سے
سلام علیک کی اونہون نے میرے سلام کا جواب دیا پہر کہا کہ اخ صالح اور نبی صالح کو مرحبا
جبکہ اون کے پاس سے مین ہٹا موسیٰ علیہ السلام روئے اون سے پوچہا گیا آپ کیون روئے
موسیٰ علیہ السلام نے کہا مین اس لئے روتا ہون کہ میرے بعد ایک لڑکا نبوت پر بہیجا گیا ہے کہ
میری امت کے لوگون مین سے جنت مین جو لوگ داخل ہونگے اون سے اوس کی امت کے
اکثر لوگ جنت مین داخل ہونگے پہر جبریل ع اوپر کو گئے یہان تک کہ ساتوین آسمان تک پہونچے

اور اوس کا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے کہا گیا تمہارے ساتھ کون
شخص ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپکے پاس کوئی بہیجا گیا تہا کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا گیا محمد
کو مرحبا کیا اچہے آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا جبکہ مین اوپر گیا
یکایک مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکہا جبریل عہ نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین آپ ان کو
سلام کیجے مینے اون کو سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا پہر ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ
فرزند صالح اور نبی صالح کو مرحبا پہر مین سدرۃ المنتہی کی طرف اوٹہا لیا گیا یکایک مین نے
اوس کے بیر کو دیکہا کہ ہجر کے پہاڑ کی چوٹیون کی شکل تہے ہجر مدینہ کے قریب ایک شہر ہے اور
اوس کے پتے ہاتی کے کانون کی شکل تہے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے یکایک
مینے چار نہرین دیکہین دو نہرین باطن تہین اور دو ظاہر تہین مین نے پوچہا اے جبریل یہ کیا
ہے جبریل عہ نے کہا کہ باطن کی دو نہرین جو ہین وہ جنت مین ہین اور ظاہر کی دو نہرین جو ہین وہ
ایک نیل ہے اور دوسرا فرات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر میرے واسطے
بیت المعمور بلند کیا گیا۔ قتادہ نے کہا کہ حسن نے ہم سے ابوہریرہ سے حدیث کی ہے ابوہریرہ رض
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور
کو دیکہا کہ ہر روز بیت المعمور مین ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پہر وہ فرشتے اوس مین پلٹ
کے نہین آتے پہر قتادہ نے انس رض کی حدیث کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پہر میرے پاس ایک ظرف شراب کا اور ایک ظرف دودہ کا اور ایک ظرف
پانی کا لایا گیا مینے دودہ کو لے لیا کہنے والے نے کہا تو نے ٹہیک کیا کہ یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ ہین
اور آپ کی امت ہے پہر ہر دن مین پچاس نمازین فرض کی گئین مین اوپر سے نیچے اوترا یہان
تک کہ موسی علیہ السلام تک پہونچا موسی علیہ السلام نے مجہہ سے پوچہا آپکے رب نے
آپ کی امت پر کیا فرض کیا مینے کہا ہر روز پچاس نمازین فرض کی ہین موسی علیہ السلام نے کہا
کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہین رکہتی ہے اور مینے آپسے پہلے آدمیون کو آزمالیا ہے اور

بنی اسرائیل کے لئے مین نے نہایت مشقت کی ہے آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور امت کیلئے تخفیف کے واسطے سوال کیجے مین پلٹ کر گیا مجھ سے دس نمازین کم کردی گئین مین موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ کے آیا اور مینے کہا کہ مجھسے دس نمازین معاف کردی گئین موسیٰ علیہ السلام نے سنکر کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور تخفیف چاہیئے مین پلٹ کے گیا مجھ سے دوسری دس نمازین معاف کردی گئین مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا اور مینے اون سے کہا کہ مجھ سے اور دس نمازین معاف کردی گئین موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاوین اور تخفیف چاہین مین پلٹ کے جاتا تھا اور تخفیف چاہتا تھا اور پھر آتا تھا یہان تک کہ ہر دن مین پانچ نمازون کے واسطے مجھکو امر کیا گیا مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا اور مین نے اون سے کہا کہ مجھکو ہر روز پانچ نمازون کے واسطے امر کیا گیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے سنکر فرمایا کہ آپ کی اُمت ہر روز پانچ نمازون کی طاقت نہین رکھتی ہے اور مینے آپ سے قبل آدمیون کو آزمالیا ہے اور بنی اسرائیل کے واسطے مینے سخت مشقت کی ہے آپ اپنے رب کے پاس پلٹکر جاوین اور اُمت کیلئے تخفیف کے واسطے سوال کرین مینے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ مینے اپنے رب سے سوال کیا یہان تک کہ مجھکو حیا آگئی ولیکن مین رضامند ہون اور اسکو تسلیم کرتا ہون مجھ کو منادی کرنے والے نے ندا کی کہ مینے اپنے فریضے کو جاری کیا اور اپنے بندون سے تخفیف مشقت کی۔

## ابو ایوب کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن ابو حاتم اور ابن مردویہ نے ابو ایوب الانصاری سے یہ روایت کی ہے کہ جس رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنی اُمت کو امر کرین کہ وہ جنت مین درخت لگانے کی کثرت کرین اس لئے کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور اوس کی زمین واسع ہے نبی صلی اللہ علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے

پوچھا کہ جنت مین درخت لگانا کیا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے پودے ہین۔ جو شخص اس کی کثرت کرے گا وہ جنت مین کثرت سے پودے لگائے گا۔)

## ابوحبہ کی حدیث معراج کے بیان مین (اثناے حدیث ابوذر مین آئیگی)

## ابوالحمراء کی حدیث

طبرانی اور ابن قانع اور ابن مردویہ نے ابوحمراء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھکو ساتوین آسمان تک معراج ہوئی یکایک مینے عرش کی دہنی ساق پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

## ابوذر کی حدیث معراج کے بیان مین

شیخین نے یونس کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوذر یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مکان کی چھت کھولی گئی مین کہ مین تھا جبریل علیہ السلام اُترے اونھون نے میرے سینہ کو کھولا پھر اوس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر ایک طشت سونے کا لاے کہ وہ حکمت اور ایمان سے بھرا تھا اوسکو میرے سینہ مین ڈالا پھر میرے سینہ کو ملا دیا پھر جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو آسمان کی طرف لیگئے جبکہ مین آسمان تک آیا جبریل عؑ نے نگہبان آسمان سے کہا دروازہ کھولو اوس نے پوچھا یہ کون ہے کہا جبریل اوس نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ کوئی شخص ہے جبریل عؑ نے کہا ہان میرے ساتھ محمد ہین اوس نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل عؑ نے کہا ہان بھیجا گیا ہے جبکہ اوس نے دروازہ کھولا ہم دُنیا کے آسمان پر گئے یکایک مینے دیکھا کہ ایک مرد بیٹھا ہے کہ اوسکے دہنی جانب کثیر جماعتین ہین اور اوس کے بائین جانب کثیر جماعتین ہین جسوقت وہ اپنی دہنی جانب نظر کرتا ہے تو ہنس دیتا ہے اور جس وقت وہ اپنی بائین طرف دیکھتا ہے

تو رو دیتا ہے اوس نے کہا نبی صالح اور ابن صالح کو مرحبا مینے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون
شخص ہے کہا یہ آدم علیہ السلام ہین اور یہ کثیر جماعتین جو انکے دہنی اور بائین جانب ہین وہ اِن
کی اولاد کی روحین ہین جو اہل یمین ہین وہ اہلِ جنت ہین اور جو کثیر جماعتین بائین جانب ہین
وہ اہل دوزخ ہین جسوقت وہ دہنی طرف دیکھتے ہین تو ہنس دیتے ہین اور جس وقت وہ بائین
طرف دیکھتے ہین تو رو دیتے ہین پہر جبریل علیہ السلام مجھہ کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے
اوسکے نگہبان سے دروازہ کہولنے کو کہا دوسرے آسمان کے نگہبان نے جبریل ع سے اول آسمان کے نگہبان کی مثل کہا پہر اوسنے
دروازہ کہول دیا انس رض نے کہا کہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آدم اور ادریس اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم ع
کو آسمانون پر آپنے پایا اور یہ امر ثابت نہین ہوا کہ اِن انبیا کے منازل کیونکر ہین - زہری نے
کہا ہے کہ ابن حزم نے مجھکو یہ خبر دی ہے کہ ابن عباس اور ابو حبة الانصاری کہتے تہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پہر مجھکو جبریل اوپر لے گئے یہان تک کہ مین قرار پکڑنے کی جگہہ مین ظاہر ہوا۔
وہان اقلام کے لکہنے کی آوازین مین سنتا تہا انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت پر پچاس نمازین اللہ تعالیٰ نے فرض کین مین اون نمازون کے ساتھ پلٹا
یہان تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اونہون نے مجھہ سے پوچہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت
پر کیا فرض کیا ہے مینے کہا پچاس نمازین فرض کی ہین موسیٰ علیہ السلام نے سُنکر کہا کہ آپ اپنے
رب کے پاس پلٹ جاوین اسلیئے کہ آپ کی امت پچاس نمازون کی طاقت نہین رکھتی ہے مین
اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ پانچ نمازین ہین پچاس نمازین ہین میرے
پاس قول کی تبدیل نہین ہوتی ہے مین پلٹ کے موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اُنہون نے
کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پہر جایئے مین نے موسیٰ ع سے کہا مجھہ کو میرے رب سے شرم آتی
ہے پہر جبریل ع مجھہ کو لے گئے یہان تک کہ سدرة المنتہیٰ تک پہونچے سدرة المنتہیٰ کو اتنے
رنگون نے ڈہانپ لیا ہے کہ مین نہین جانتا وہ کیا رنگ ہین پہر مین جنت مین داخل کیا گیا
یکایک مینے جنت مین موتی کے قبے موجود پائے اور جنت کی مٹی مشک پائی - اور عبد اللہ بن احمد

سے نے زوایدالمسند مین اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے یونس کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رضہ سے انس نے ابی ابن کعب سے اس حدیث کی مثل حرفاً حرفاً برابر روایت کی ہے ایک جماعت نے اس حدیث کو ابی ابن کعب کی مسند سے شمار کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے کہا ہے کہ اس مین تحریف واقع ہوئی ہے اور اصل مین یہ حدیث ابوذر سے ہے ایک کتاب سے لفظ ذر ساقط ہوگیا ہے پس یہ ظن کیا گیا کہ (ابی ذر) (ابی) ہین غلطی سے مسند ابی ابن کعب مین یہ حدیث درج کی گئی ہے واللہ اعلم۔

مسلم نے ابوذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ مینے ایک نور دیکھا۔

## ابوسعید کی حدیث معراج کے بیانمین

ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابوہارون العبدی کے طریق سے ابوسعید الخدری سے ابوسعید الخدری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے اپنی شب معراج کی حدیث بیان فرمائی ہے کہ اوس درمیان کہ مین عشا کے وقت مسجد حرام مین سو رہا تھا یکایک ایک آنے والا میرے پاس آیا اوس نے مجھے جگایا مین بیدار ہوگیا مین نے کوئی شے نہین دیکھی یکایک مین نے خیال کی ہیئت موجود پائی مین نے اوس کے پیچھے اپنی نگاہ دوڑائی یہان تک کہ اوس خیالی ہیئت کو دیکھتا ہوا مین مسجد سے نکلا یکایک مینے سواری کا ایک ایسا جانور دیکھا کہ تمہارے یہ چوپائے جو خچر ہین وہ مشابہت مین اون سے قریب تھا اوس کے کانون کو قرار نہ تھا ہلا رہا تھا اوس کا نام براق ہے اور مجھہ سے پہلے انبیا علیہم السلام اُس پر سوار ہوتے تھے اوس کی مدنگاہ پر اوس کا سم پڑتا ہے مین اوس پر سوار ہوا اوس حال مین کہ مین اوس پر سوار جا رہا تھا یکایک ایک بلانے والے نے مجھہ کو دہنی طرف سے پکارا اور کہا ای محمد مجھہ کو دیکھو مین آپ سے کچھہ سوال کرتا ہون مینے اوس کو کچھہ جواب نہین دیا پھر ایک بلانے والے

نے مجہہ کو بائین طرف سے پکارا اور کہا اے محمد مجہکو دیکہو مین آپسے کچہہ سوال کرتا ہون مینے اوس کو
کچہہ جواب نہین دیا اس حال مین کہ مین براق پر جا رہا تہا یکایک مینے ایک ایسی عورت کو دیکہا کہ
وہ اپنی کلائین کہولے ہوئے تہی اور اسپر ہر ایک قسم کا زیور تہا کہ اللہ تعالی نے اوس کو پیدا کیا تہا
اوس عورت نے کہا اے محمد مجہہ کو دیکہئے مین آپسے کچہہ سوال کرتی ہون مینے اوس کی طرف التفات
نہین کیا یہان تک کہ مین بیت المقدس مین آیا مینے اپنی سواری کے جانور کو اوس حلقہ سے
باندہ دیا جس حلقہ سے انبیا علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندہتے تہے جبریل علیہ السلام
میرے پاس دو ظرف لائے ایک خمر تہی اور دوسرا دودہ تہا مین نے دودہ پی لیا اور خمر کو چہوڑ دیا
جبریل علیہ السلام نے کہا آپ فطرت کو پہونچے مین نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جبریل ع نے مجہہ سے
پوچہا آپنے اپنے اس راہ چلنے مین کیا دیکہا مین نے کہا اس درمیان کہ مین جا رہا تہا یکایک مجہکو
ایک بلانے والے نے دہنی طرف سے پکارا اور کہا اے محمد مجہکو دیکہئے مین آپسے کچہہ سوال کرتا ہون
مینے اوس کو کچہہ جواب نہین دیا جبریل ع نے سنکر کہا کہ وہ یہود کا بلانے والا تہا اگر آپ اس کو
جواب دیتے تو آپ کی امت یہودی ہو جاتی مین نے کہا کہ اس درمیان کہ مین جا رہا تہا یکایک
مجہہ کو ایک بلانے والے نے بائین طرف سے پکارا اور کہا اے محمد مجہکو دیکہئے مین آپسے کچہہ سوال کرتا
ہون مین نے اوسکو کچہہ جواب نہین دیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ وہ نصاری کا بلانے والا تہا اگر
آپ اوس کو جواب دیتے تو آپ کی امت نصاری ہو جاتی اوس حال مین کہ مین جا رہا تہا
یکایک مینے ایک عورت کو دیکہا کہ وہ اپنی کلائین برہنہ کئے ہوئے تہی اوسپر ہر ایک قسم کا وہ زیور تہا
جسکو اللہ تعالی نے پیدا کیا تہا وہ عورت کہتی تہی اے محمد مجہہ کو دیکہئے مین آپسے کچہہ سوال کرتی
ہون مین نے اوس کو کچہہ جواب نہین دیا جبریل ع نے کہا وہ عورت دنیا تہی اگر آپ اوس کو
جواب دیتے تو آپ کی امت آخرت پر دنیا کو اختیار کر لیتی پہر مین اور جبریل ع بیت المقدس مین
داخل ہوئے اور ہم دونون مین سے ہر ایک نے دو دو رکعت نماز پڑہی پہر میرے پاس وہ سیڑہی
لائی گئی جسپر بنی آدم کی روحین چڑہتی ہین میت کی جو حالت مینے دیکہی تہی کہ جسوقت اوسکی

نگاہ پتہراتی ہے اور آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے خلایق کو مینے جیسے اوس سیڑہی پر احسن حالت
مین دیکہا اوس سے بہتر حالت پر نہین دیکہا میت کی وہ حالت معراج کے تعجب سے ہوتی ہے
مین اور جبریل اوپر چڑہے یکایک مین نے ایک فرشتہ کو دیکہا کہ اوس کا نام اسمٰعیل ہے اور وہ
فرشتہ آسمان دنیا کا صاحب ہے اور اوس کے سامنے ستر ہزار فرشتے رہتے ہین ہر ایک فرشتہ کے ساتھ
اوسکا لشکر سو ہزار فرشتے ہین آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما یعلم جنود ربک الا ہو آپ نے
فرمایا کہ جبریل عم نے آسمان کا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچہا گیا تمہاری
ساتھ کون شخص ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا تہا جبریل نے کہا ہان
بہیجا گیا تہا یکایک مینے آدم علیہ السلام کو اون کی اوس روز کی ہیئت پر پایا جس روز اللہ تعالیٰ
نے اون کو پیدا کیا تہا اون کی ذریت مومن کی روحین اونکے سامنے پیش کی جاتی ہین وہ اونکو
دیکہکر یہ کہتے ہین کہ پاکیزہ روح ہے اور پاکیزہ نفس ہے اوس کو علیین مین جگہہ دو پہر اونکے
سامنے اون کی اوس ذریت کی روحین پیش کیجاتی ہین جو فاجر ہین وہ دیکہکر کہتے ہین کہ روح خبیث
ہے اور نفس خبیث ہے اس کو سجین مین لے جاؤ پہر مین آہستہ چلا گیا یکایک مینے بہت سے خوان
موجود پائے اون خوانون پر پکا ہوا گوشت تہا اور گوشت کے پاس کوئی شخص نہ تہا یکایک مین اور
خوانون کے پاس پہونچا اون پر ایسا گوشت تہا کہ سڑکر بدبو ہو گیا تہا اوسکے پاس بہت آدمی تہے
وہ اوس مین سے کہا رہے تہے مین نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کون لوگ ہین جبریل عم نے
کہا کہ آپ کی امت مین سے یہ لوگ وہ گروہ ہے کہ حلال کو چہوڑتا تہا اور حرام کو اختیار کرتا تہا پہر
مین آہستہ چلا گیا یکایک مین ایسی قومون کے پاس پہونچا کہ اونکے پیٹ مکانون کی مثل بڑی بڑی
تہے جسوقت اون مین سے کوئی شخص کہڑا ہوتا فوراً گر پڑتا تہا اور وہ یہ دعا مانگتا تہا اے میرے
اللہ تو قیامت کو قایم نہ کر وہ لوگ آل فرعون کے راستہ پر تہے مختلف قومین آتی تہین اور اون کو
روندہ ڈالتی تہین مینے اون کو سنا وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تہے مینے جبریل علیہ السلام سے
پوچہا یہ کون لوگ ہین جبریل علیہ السلام نے کہا یہ لوگ آپ کی امت مین سے وہ ہین کہ سود کہاتی تہی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس پھر مین آہستہ چلا گیا یکایک مین نے ایسی قومون کو دیکھا کہ اونکے ہونٹ اونٹون کے ہونٹون کی مثل تھے وہ لوگ اپنے منھہ کھولتے تھے اور پتھرون کو لقمہ کرتے تھے پھر وہ پتھر اون کے اسفل سے نکل جاتے تھے مین نے سُنا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے مینے جبریل ع سے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا کہ یہ لوگ آپ کی امت مین سے وہ ہین جو یتیمون کے مالون کو ظلم سے کھاتے تھے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا پھر مین آہستہ چلا گیا یکایک مین نے ایسی عورتون کو موجود پایا کہ وہ اپنی پستانون سے لٹک رہی تھین اور اور عورتین تھین کہ سرنگون اپنے پاؤن سے لٹک رہی تھین مینے اُن کو سُنا وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی تھین مینے جبریل ع سے پوچھا یہ کون عورتین ہین جبریل نے کہا کہ یہ آپ کی اُمت مین سے وہ عورتین ہین کہ زنا کرتی تھین اور اپنی اولاد کو قتل کرتی تھین پھر مین آہستہ چلا گیا یکایک مینے ایک قوم کو دیکھا کہ اُن کی پسلیون کا گوشت کاٹا جاتا اور وہ اُس گوشت کو لقمہ کرتے تھے ہر ایک سے یہ کہا جاتا تھا کہ اوس گوشت کو تو کھا جیسا کہ تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا مین نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا یہ آپ کی امت مین کے عیب کرنیوالے اور سخن چین لوگ ہین پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے یکایک مینے ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھہ پیدا کیا ہے وہ اوس سے احسن تھا حسن مین مخلوق سے ایسی فضیلت رکھتا تھا جیسی چودہوین رات کا چاند تمام ستارون پر فضیلت رکھتا ہے مینے جبریل ع سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ آپ کے بھائی یوسف علیہ السلام ہین اور اون کے ساتھہ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا مینے یوسف ع سے سلام علیک کی اور اونھون نے مجھسے سلام علیک کی پھر مین تیسرے آسمان کی طرف چڑھا یکایک مینے یحیی اور عیسی علیہما السلام کو دیکھا اور اون دونون کے ساتھہ اون کی قوم کے گروہ تھے مینے دونون سے سلام علیک کی اور اون دونون نے مجھہ سے سلام علیک کی پھر مین چوتھے آسمان کی طرف چڑھا یکایک مین نے ادریس علیہ السلام کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے اون کو عالی مکان مین اوٹھایا

مین نے ادریس ع سے سلام علیک کی اور اونھون نے مجھ سے سلام علیک کی پھر مین پانچوین آسمان کی طرف گیا یکایک مینے ہارون علیہ السلام کو دیکھا اونکی آدھی ڈاڑھی سفید روشن تھی اور آدھی ڈاڑھی سیاہ تھی اور اتنی لمبی تھی قریب تھا کہ اون کی ڈاڑھی ناف تک پہونچ جاتی مینے جبریل ع سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا کہ ان کی قوم ان کو دوست رکھتی تھی یہ ہارون علیہ السلام بن عمران ہین اور اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا مینے اون سے سلام علیک کی اور اونھون نے مجھ سے سلام علیک کی پھر مین چھٹے آسمان کی طرف گیا یکایک مین نے موسیٰ بن عمران کو دیکھا موسیٰ ع گندم گون مرد ہین اون کے جسم پر بہت بال ہین اگر اونکے جسم پر قمیص ہوتا تو اون کے بال قمیص سے باہر نکل آتے یکایک مینے سنا وہ یہ کہتے تھے کہ آدمی زعم کرتے ہین کہ مین اللہ تعالیٰ کے پاس اس نبی سے اکرم ہون بلکہ یہ نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھ سے اکرم ہے مین نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ آپ کے بھائی موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہین اور اونکے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا مین نے اون سے سلام علیک کی اور اونھون نے مجھ سے سلام علیک کی پھر مین ساتوین آسمان کی طرف گیا یکایک مین نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا وہ بیت المعمور سے اپنی پشت لگائی ہوئے تھے اور مثل احسن الرجال کے تھے مین نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ آپ کے باپ خلیل الرحمٰن ہین اور اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا مینے اون سے سلام علیک کی اور اونھون نے مجھ سے سلام علیک کی مجھ سے کہا گیا یہ آپ کا مکان ہے اور آپ کی امت کا مکان ہے یکایک مینے اپنی امت کو دیکھا کہ وہ دو حصہ تھی ایک حصہ وہ تھا جن کے جسمون پر سفید کپڑے تھے گویا وہ کاغذ تھے اور ایک حصہ وہ تھا جن کے جسمون پر میلے کپڑے تھے مین بیت المعمور مین داخل ہوا اور میرے ساتھ وہ لوگ داخل ہوئے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور دوسرے لوگ جن کے میلے کپڑے تھے وہ روک دئے گئے اور وہ لوگ خیر پر تھے مین نے اور ان مومنون نے جو میرے ساتھ تھے بیت المعمور مین نماز پڑھی پھر مین اور میرے ساتھ جو لوگ تھے وہ نکلے آپ نے فرمایا کہ بیت المعمور وہ ہے جس مین ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہین اور وہ پھر قیامت تک

وہان پلٹ کے نہ آئین گے پہر مین سدرۃ المنتہیٰ کی طرف گیا یکایک مینے دیکھا کہ ہر ایک پتہ سدرہ کا اتنا بڑا تہا قریب تہا کہ وہ اس امت کو ڈہانپ لے اور یکایک مینے اوس مین ایک چشمہ دیکھا جو بہ رہا تہا اوس کا سلسبیل نام ہے اوس سے دو نہرین نکلتی ہین اونمین کی ایک نہر کوثر ہے اور دوسری کو نہر رحمت کہتے ہین مینے اوس مین غسل کیا میرے اگلے اور پچہلے گناہ بخش دئے گئے پہر مین جنت کی طرف بہیجا گیا ایک جاریہ نے میرا استقبال کیا مین نے اوس سے پوچہا اے جاریہ تو کسکے واسطے ہے اوسنے کہا کہ زید بن حارثہ کیواسطے ہون یکایک مینے ایسے پانی کی نہرین دیکھین جو سڑنے والا نہ تہا اور دودہ کی ایسی نہرین دیکھین کہ اونکا مزا متغیر نہین ہوا تہا اور ایسی نہرین شراب کی دیکھین کہ پینے والون کے واسطے لذت تہین اور شہد مصفیٰ کی نہرین دیکھین اور یکایک مینے جنت کے انارون کو دیکہا کہ ڈولون کی مثل بڑے بڑے تہے اور مین نے جنت کے پرندون کو دیکہا کہ تمہارے ان اونٹون کی مثل تہے پہر میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی یکایک مینے دیکہا کہ دوزخ مین اللہ تعالیٰ کا غضب اور زجر اور عذاب تہا اگر اوس مین پتہر یا لوہا ڈالا جاتا تو وہ اوس کو کہا لیتی پہر وہ میری اس طرف بند کر دی گئی پہر مین سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اوٹہا لیا گیا اوس نے مجہہ کو ڈہانپ لیا میرے اور اوس کے درمیان دو کمانون کے گوشہ کی نزدیکی تہی یا اوس سے بہی زیادہ نزدیکی تہی اور فرشتون مین سے ہر ایک پتے پر ایک فرشتہ نازل تہا اور مجہپر پچاس نمازین فرض کی گئین اور مجہہ سے فرمایا کہ تیرے واسطے ہر ایک حسنہ کے عیوض دس حسنات ہین اور جسوقت تو حسنہ کا قصد کریگا اور اوس کو نہ کرے گا تو تیرے واسطے ایک حسنہ لکہا جائیگا اور جسوقت تو اوس حسنہ کو کریگا تو تیرے واسطے دس حسنات لکہے جاوین گے اور جس وقت تو سئیہ کا قصد کرے گا اور اوسکو نہ کریگا تو تیرے ذمہ کچہہ نہ لکہا جائیگا اور اگر توُ اسکو کریگا تو تیرے ذمہ ایک سیٔہ لکہا جائیگا پہر مین موسیٰؑ کیطرف گیا انہون نے مجہسے پوچہا کہ آپکے ربنے کس چیز کے واسطے آپ کو امر کیا مینے کہا پچاس نمازون کے واسطے اونہون نے کہا اپنے ربکے پاس پلٹ کے جائیے اور اپنی امت کے واسطے تخفیف چاہیے اسلئے کہ آپ کی اُمت اسکی طاقت نہین رکہتی ہے مین اپنے ربکے پاس پلٹ کے گیا اور مینے کہا اے میرے رب میری اُمت سے نمازون

کی تخفیف کردے اسلیئے کہ میری امت جمیع امتون سے زیادہ ضعیف ہے مجھ سے دس نمازین
کم کردی گیئین مین موسیٰ ع کے پاس آتا اور اپنے رب کے پاس جاتا تھا یہان تک کہ میرے رب نے
اون پچاس نمازون کو پانچ کردیا اسوقت ایک فرشتہ نے مجھے پکارا اور کہا کہ میرا فریضہ پورا ہوگیا
اور مینے اپنے بندون سے تخفیف کردی اور مین نے ہر ایک حسنہ کے عیوض اون کو اوس حسنہ کی
مثل دس حسنات عطا کیئے پہر مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا انہون نے مجھسے پوچھا
کس چیز کے واسطے آپ کو امر کیا گیا مینے کہا پانچ نمازون کیواسطے موسیٰ علیہ السلام نے سنکر کہا کہ
آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جایئے اور اپنی امت کیواسطے تخفیف چاہیئے مین نے موسیٰ ع
سے کہا کہ مین اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا یہان تک کہ مجھکو حیا آگئی پہر آپنے مکہ مین صبح کی
اور لوگون کو عجائب سے خبر دیتے تھے کہ مین شب کو بیت المقدس مین گیا اور مجھکو آسمان پر معراج
ہوئی پہر مین نے ایسا دیکھا ایسا دیکھا ابوجہل نے سنکر لوگون سے کہا کہ محمد صلعم جو کچھ کہتے ہین کیا
تم لوگ اوس سے تعجب نہین کرتے ہو آپنے فرمایا مین نے اون لوگون کو قریش کے اونٹون کے
قافلہ سے خبر دی کہ وہ قافلہ میرے آسمان پر جانے کے وقت ملا تھا اور مینے اوسکو ایسی ایسی جگہہ
مین دیکھا تھا اور قافلہ کے اونٹ بہاگ گئے تھے جبکہ مین پلٹ کر آیا تھا تو مینے اوسکو گھاٹی کے پاس
دیکھا تھا اور مینے اون لوگون کو ہر ایک مرد اور اوسکے اونٹ کی خبر دی کہ وہ ایسا تھا اور ایسا تھا
اور اوسکا مال و متاع ایسا تھا مشرکین مین سے ایک مرد نے کہا کہ بیت المقدس کے حالات
سے مین دوسرے آدمیون سے زیادہ عالم ہون اوس کی بنا کیونکر ہے اور اوسکی ہیئت کیونکر ہے
اور اوسکا قرب پہاڑ سے کیونکر ہے آپ بیان کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
بیت المقدس اوسکی جگہہ سے اوٹھا لیا گیا آپنے بیت المقدس کو اس طور سے دیکھا جیسے ہم
لوگونمین کا کوئی شخص اپنے مکان کو دیکھتا ہے آپنے فرمایا کہ بیت المقدس کی بنا ایسی ہے اور اوس
کی ہیئت ایسی ہے اور پہاڑ سے اوس کی نزدیکی ایسی ہے اوس مرد نے سُن کر کہا آپ نے
سچ فرمایا۔

ابن مردویہ نے ابونضرہ کے طریق سے ابوسعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھہ کو معراج ہوئی مین کوثر پر گذرا جبریل علیہ السلام نے مجھہ سے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ آپ کے ربنے آپ کو عطا کی ہے مینے کوثر کی مٹی پر اپنا ہاتھہ مارا ایکایک مینے اوس کو مشک اذفر پایا۔

ابن مردویہ نے دوسری وجہ سے ابونضرہ سے اونہون نے ابوسعید رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھہ کو معراج ہوئی مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر مین کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

ابن مردویہ نے علقمہ کے طریق سے ابوسعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھہ کو معراج ہوئی مین نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ مجھہ سے اشبہ تھے۔

## ابوسفیان کی حدیث معراج کے بیانمین

ابونعیم نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیۃ الکلبی کو قیصر کے پاس بہیجا اور دحیہ کے ساتھ ایک خط اوسکو لکھا دحیہ سے قیصر نے حمص مین ملاقات کی اور اوس نے ترجمان کو بلایا ایکایک خط مین یہ پایا گیا من محمد رسول اللہ الی قیصر صاحب الروم قیصر کا بہائی غضبناک ہوا اور کہا کہ تو اس مرد کی کتاب کو دیکھتا ہے کہ اوس نے تجھہ سے پہلے اپنی ذات سے خط کو شروع کیا ہے یعنی پہلے تیرا نام نہین لکھا اور اپنا نام لکھا ہے اور تیرا نام قیصر صاحب روم رکھا اور تجھہ کو بادشاہ ذکر نہ کیا قیصر نے اوس سے کہا واللہ مین تجھہ کو نہین جانتا مگر احمق صغیر اور بوڑہا مجنون تو یہ ارادہ کرتا ہے کہ ایک مرد کا خط قبل اسکے کہ مین اوس کو دیکھون پہاڑ ڈالا جائے مجھہ کو میری عمر کی قسم ہے جیسا کہ وہ مرد کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہے اگر اللہ تعالیٰ کا رسول ہے تو اوسکا نفس اسکا احق ہے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھہ خط کی ابتدا کرے اور مجھہ کو اپنے بعد ذکر

کرے اور اگر اُس نے میرا نام صاحب الروم رکھا اوسنے سچ کہا ہے مین نہین ہون مگر اہل روم کا صاحب
اور مین اونکا مالک نہین ہون ولیکن اللہ تعالی نے اہل روم کو میرا مسخر کیا ہے اور اگر اللہ تعالی چاہے
تو اہل روم کو مجھپر مسلط کر دے ان باتون کے بعد قیصر نے اوس خط کو پڑہا اور کہا اے معشر روم مین
گمان کرتا ہون کہ یہ مرد وہی ہے جسکی بشارت عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی ہے اور اگر مجھکو علم ہو جاوے کہ وہ وہی ہے تو مین اوسکے
پاس جاؤن اور اپنی ذات سے اوسکی خدمت کرون اوسکے وضو کا پانی نہ گرے مگر میرے ہاتھون پر
اہل روم نے کہا کہ اللہ تعالی ایسا نہین ہے کہ رسالت کو اعراب کو دے کہ وہ نہ لکھنا جانتے ہین اور
نہ پڑہنا اور اللہ تعالی ہمکو چھوڑ دے اور ہم لوگون مین رسول کو پیدا نہ کرے اور ہم اہل کتاب موجود ہون
قیصر نے اہل روم کی باتین سن کر کہا کہ اصل ہدایت میرے پاس ہے میرے اور تمہارے درمیان
انجیل ہے اوسکو ہم منگاتے ہین اور اوس کو کھولتے ہین اگر وہی نبی ہے تو ہم خاص اوس کا اتباع
کرین گے ورنہ ہم انجیل پر پہر مہرین لگا دین گے جیسے کہ پہلے اوسپر لگی تہین سوا اسکے نہ ہوگا کہ مہرون
کی جگہہ دوسری مہرین لگا دی جائین گی راوی نے کہا کہ اوس دن انجیل پر سونے کی بارہ مہرین
لگی تہین انجیل پر ہرقل نے مہر لگائی تہی ہرقل کے بعد جو بادشاہ اوس کا والی ہوتا اوسپر دوسری
مہر لگا دیتا تہا یہان تک کہ ملک قیصر روم نے اوسکو ایسے حال مین پایا کہ اوسپر بارہ مہرین تہین
اون بادشاہون مین سے اول بادشاہ آخر بادشاہ کو یہ خبر دیتا تہا کہ تم کو تمہارے دین مین انجیل کا
کہولنا حلال نہین ہے اور جس دن انجیل کو کہولین گے تو نصاری کا دین متغیر ہو جائے گا اور
نصاری کا ملک اوس دن ہلاک ہو جائے گا قیصر نے انجیل منگائی اور اوس کی گیارہ مہرین
توڑ ڈالین یہان تک کہ انجیل پر ایک مہر باقی رہ گئی تہی اوس کی طرف شماس اور اسقف اور
بطریق لوگ اوٹھکر آئے اور اونہون نے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے اور اپنے منہ پیٹ لئے اور اپنے
سر کے بال نوچ ڈالے قیصر نے اون سے پوچھا تمکو کیا ہو گیا ہے اونہون نے کہا کہ آج کے دن
تیرے گہر کی سلطنت ہلاک ہو جائے گی اور تیری قوم کا دین متغیر ہو جائے گا قیصر نے کہا کہ اصل
ہدایت میرے پاس ہے اون لوگون نے قیصر سے کہا جلدی نہ کر اور اس مرد کا احوال پوچھ اور

اوس کو لکھہ اور اوس کے امر مین غور کر قیصر نے کہا کون شخص ہے کہ ہم اوس نبی کا احوال اوس
سے پوچھین اون لوگون نے کہا شام مین قومین کثرت سے ہین قیصر نے شام مین کسی کو بھیجا
اوس کی خواہش ایسی قوم سے تھی کہ اونسے آنحضرت صلعم کا احوال پوچھے اوسنے قیصر کیواسطے
ابو سفیان اور اون کے اصحاب کو جمع کیا جب یہ لوگ آئے قیصر نے کہا اے ابو سفیان اوس
مرد کے احوال سے خبر دو کہ تم لوگون مین مبعوث ہوا ہے ابو سفیان سے جہان تک ہو سکا آپکے
امر کو حقیر کرنے مین کمی نہین کی ابو سفیان نے کہا اے بادشاہ تو اوس مرد کو بڑی شان والا سمجھ
ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ ساحر ہے اور ہم کہتے ہین کہ وہ شاعر ہے اور ہم کہتے ہین کہ وہ کاہن ہے
قیصر نے سنکر کہا قسم اللہ تعالی کی کہ میری جان اوسکے قبضہ قدرت مین ہے قبل اوس کے
انبیا کو لوگ ایسا ہی کہتے تھے قیصر نے ابو سفیان سے کہا کہ تم لوگون مین اوسکی جو جگہہ ہے مجھکو
اوس سے خبر دو ابو سفیان نے کہا کہ وہ ہم لوگون مین اوسط خاندان سے ہے قیصر نے سنکر
کہا کہ اللہ تعالی ایسے ہی ہر ایک نبی کو اوسکی اوسط قوم سے مبعوث کرتا ہے تم مجھکو اوس کے
اصحاب کی خبر دو کہا کہ ہماری قوم کے لڑکے اور کمسن اور کم عقل لوگ اوسکے اصحاب ہین ہمارے
جو رئیس لوگ ہین اون مین سے کسی نے اوسکا اتباع نہین کیا ہے قیصر نے سنکر کہا واللہ وہی
لوگ رسولون کی پیروی کرنے والے ہین جبھی والون اور رئیس لوگون کو اتباع سے حمیت
مانع ہوتی ہے تم مجھہ کو اوسکے اصحاب سے یہ خبر دو کہ اسکے بعد کہ وہ اوسکے دین مین داخل ہوتے
ہین کیا اوس کو چھوڑ دیتے ہین ابو سفیان نے کہا اون مین سے کوئی شخص اوس کو نہین
چھوڑتا قیصر نے پوچھا کہ کیا تم لوگون مین سے اوس کے دین مین ہمیشہ لوگ داخل ہوتے رہتے
ہین ابو سفیان نے کہا بیشک قیصر نے کہا کہ تم لوگ اوس مرد کی نسبت نہین زیادہ کرتے ہو
مگر میری بصیرت کو مجھہ کو اوس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے قریب ہے
کہ وہ اوس ملک پر غلبہ کریگا جو میرے قدم کے نیچے ہے اے گروہ اہل روم اس امر کی طرف تم
لوگ آؤ کہ ہم اوس مذہب کو قبول کرین جسکی طرف یہ مرد ہمکو بلاتا ہے پھر ہم اوس سے شام کیواسطے

درخواست کرین کہ وہ کبھی ہمارے لوگون کے زمانہ مین روندی نہ جائے (یعنی کوئی اوس پر چڑھائی نہ کرے) اِس لئے کہ کسی نبی نے انبیامین سے بادشاہون مین سے کسی بادشاہ کو ہرگز نہین لکھا اور اوس نبی نے اوس بادشاہ کو اللہ تعالی کی طرف بلایا اور اوس بادشاہ نے اوس کی دعوت کو قبول کیا پہر اوس بادشاہ نے کوئی اور خواہش کی مگر وہ نبی اوسکی خواہش کو عطا کرتا ہے (یعنی دین قبول کرنے کے بعد کوئی بادشاہ نبی سے جو خواہش کرتا ہے اوسکی خواہش پوری ہوتی ہے) تم لوگ میری اطاعت کرو اہل روم نے کہا اس معاملہ مین ہم تیری اطاعت کبھی نہ کرین گے ابوسفیان نے کہا واللہ مجہکو اس امر سے کوئی مانع نہ ہوا کہ مین آنحضرت صلعم کی نسبت کوئی ایسی بات کہون کہ قیصر کی نگاہ سے آپ کو گرا دے مگر یہ امر مانع ہوا کہ مجھکو اِس امر سے کراہت تھی کہ اگر قیصر کے پاس کوئی جھوٹی بات کہونگا تو مجھپر گرفت کریگا اور مجھکو سچا نہ جانے گا یہان تک کہ مین نے آنحضرت صلعم کے شب معراج کے قول کو قیصر سے ذکر کیا اور مینے قیصر سے کہا اے بادشاہ کیا تجھہ کو اوس مرد کی ایسی خبر سے مطلع نہ کرون کہ تو پہچان لے گا کہ اوس نے جھوٹ کہا ہے قیصر نے ابوسفیان سے پوچھا وہ کیا خبر ہے مین نے کہا وہ مرد ہم سے یہ زعم کرتا ہے کہ وہ ہماری زمین جو حرم کی زمین ہے اوس سے رات مین گیا اور وہ تمہاری اس مسجد مین آیا جو مسجد ایلیا ہے اور قبل صبح کے ہماری طرف اُسی رات مین پلٹ کے آگیا ابوسفیان نے کہا کہ ایلیا کا بطریق قیصر کے سرپر کھڑا تھا بطریق نے کہا مجھکو اوس رات کا علم ہے ابوسفیان نے کہا قیصر نے نظر کی اور بطریق سے پوچھا تجھکو اس کا کیا علم ہے بطریق نے کہا مین جب تک مسجد کی دروازے بند نہ کر دیتا شب کو نہین سوتا تھا جبکہ وہ رات تھی جسکا ابوسفیان نے ذکر کیا ہے مینے مسجد کے کل دروازے بند کر دئے سوا ایک دروازہ کے جو مجھہ سے بند نہ ہوسکا مینے اپنے کام کرنے والون اور اُن لوگون سے جو میرے پاس حاضر ہوتے تھے کل سے اعانت چاہی اور اوس کی تدبیر کی ہمکو یہ قدرت نہ ہوئی کہ ہم اوس دروازہ کو حرکت دے سکین سوا اس کے نہ تھا کہ ہم دروازہ کی جگہہ پہاڑ کو ہٹاتے تھے مینے نجارون کو بلایا اونہون نے اوس کو دیکھا اور کہا کہ اسپر دروازہ کی چوکھٹ

گر پڑی ہے یا کوئی بنیان گر پڑی ہے ہمکو یہ قدرت نہین ہے کہ ہم اِس کو بلا سکین یہان تک کہ صبح ہو جائیگی تو ہم دیکھین گے کہ اِس دروازہ پر کہان سے یہ آفت آئی ہے بطریق نے کہا مین پلٹ کے چلا گیا اور مینے اوس دروازہ کو کھلا چھوڑ دیا جبکہ مین صبح کو اوٹھا مین گیا تو مینے یہ دیکھا کہ وہ پتھر جو دروازہ کے گوشہ کے پاس تھا اوسمین سوراخ ہے اور اوس مین چوپایہ کے باندہنے کی علامت ہے مینے اپنے اصحاب سے کہا کہ اِس رات مین یہ دروازہ نہین روکا گیا مگر کسی نبی کے واسطے اور اوس نبی نے اِس رات مین ہماری مسجد مین نماز پڑہی ہے یہ سنکر قیصر نے کہا اے گروہ اہل روم تم لوگ یہ جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰ ع اور قیامت کے درمیان ایک نبی ہوگا عیسیٰ ع نے تم کو اوس نبی کی بشارت دی ہے اور یہ وہی نبی ہے جس کی بشارت عیسیٰ ع نے تم کو دی ہے جس دین کی وہ نبی دعوت دیتا ہے تم اوسکو قبول کرو جبکہ قیصر نے اہل روم کی نفرت کو دیکھا تو کہا اے گروہ اہل روم تمہارے بادشاہ نے تم کو بلایا اور وہ تمہاری آزمایش کرتا تھا کہ تمہاری صلابت تمہارے دین مین کیونکر ہے تم نے اوس کو برا کہا تم نے اوس کو گالیان دین اور وہ تمہارے درمیان ہے یہ بات سن کر اہل روم قیصر کے واسطے سجدہ مین گرے۔

## ابو لیلیٰ کی حدیث معراج کے بیان مین

طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن مردویہ نے محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے طریق سے محمد نے اپنے بھائی عیسیٰ سے اور عیسیٰ نے اپنے باپ عبد الرحمٰن سے اور اونھون نے اپنے باپ ابو لیلیٰ سے یہ روایت کی ہے کہ جبریل ع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک براق لائے اور اپنے سامنے آپ کو براق پر سوار کیا پھر آپ کو اپنے ساتھ لے گئے اوس براق کی یہ شان تھی کہ جس وقت وہ پست جائے مین پہونچتا تو اوس کے ہاتھ لانبے ہو جاتے اور اوسکے پاؤن کوتاہ ہو جاتے یہان تک کہ وہ اوس جگہہ برابر ہو جاتا اور جس وقت وہ براق بلند جگہہ مین پہونچتا تو اوس کے ہاتھ کوتاہ ہو جاتے اور پاؤن لانبے ہو جاتے یہان تک کہ وہ اوس جگہہ برابر ہو جاتا پھر ایک مرد راستہ کی دہنی طرف سے

آپ کو ظاہر ہوا اور اوس نے دو بار آپ کو پکارا اے محمد راستہ میری طرف ہے جبریل ع نے آپ سے کہا
آپ چلیئے اور کسی سے کلام نہ کیجئے پھر ایک مرد راستہ کی بائین طرف سے آپ پر ظاہر ہوا اور اوس
نے آپ سے کہا اے محمد راستہ میری طرف ہے جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا آپ چلیئے اور کسی سے
کلام نہ کیجیے پھر ایک حسین جمیل عورت آپ پر ظاہر ہوئی اسکے بعد جبریل ع نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا
آپ جانتے ہین وہ کون مرد تھا جس نے راستہ کی دہنی طرف سے آپ کو پکارا تھا آپ نے فرمایا مجھکو معلوم ہے
جبریل علیہ السلام نے کہا وہ یہود تھے جو آپ کو اپنے دین کی طرف بلاتے تھے پھر جبریل علیہ السلام
نے آپ سے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے وہ کون مرد تھا جس نے آپ کو راستہ کی بائین جانب
سے پکارا تھا آپ نے فرمایا مجھ کو معلوم نہین جبریل ع نے کہا وہ نصاریٰ تھے جو آپ کو اپنے دین کی
طرف بلاتے تھے پھر جبریل ع نے آپ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہین وہ حسین جمیل کون عورت تھی
آپ نے فرمایا مین نہین جانتا جبریل ع نے کہا وہ دُنیا تھی وہ اپنے نفس کی طرف آپ کو بُلاتی
تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام چلے گئے یہان تک کہ بیت المقدس مین
آئے یکایک اونہون نے ایک گروہ کو بیٹھا پایا اُن لوگون نے کہا نبی امی کو مرحبا یکایک اوس
گروہ مین ایک بوڑہا شخص دیکھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ
کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا آپ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ موسیٰ ہین
اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہین پھر نماز قایم کی گئی اور ایک دوسرا آگے بڑہایا گیا یہان تک کہ سب نے
محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو آگے کیا پھر پینے کی اشیا لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ کو اختیار فرمایا
جبریل ع نے آپ سے کہا آپ فطرت کو پہونچ گئے پھر آپ سے کہا گیا کہ اپنے رب کی طرف اوٹھکر چلیئے
آپ کھڑے ہوگئے آپ رب کے پاس داخل ہوئے پھر آپ آگئے آپ سے پوچھا گیا آپ نے کیا کیا آپ نے
فرمایا میری اُمت پر پچاس نمازین فرض کی گئین موسیٰ ع نے آپ سے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے
جایئے اور اپنی امت کے واسطے تخفیف چاہیئے اس لئے کہ آپ کی اُمت اسکی طاقت نہین رکھتی
ہے آپ پلٹ کر گئے پھر آئے موسیٰ ع نے پوچھا آپ نے کیا کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اون

پچاس نمازون کو پچیس کر دیا موسیٰ نے آپ سے کہا اپنے رب کے پاس پلٹ کے جایئے اور تخفیف کو چاہیئے آپ پلٹ کے گئے اور پہر آئے اور آپنے فرمایا پچیس نمازون کو بارہ کر دیا موسیٰ نے کہا اپنے رب کے پاس پلٹ کے جایئے اور تخفیف چاہیئے آپ پلٹ کے گئے اور پہر آئے اور آپنے فرمایا میرے رب نے بارہ نمازون کو پانچ کر دیا موسیٰ نے کہا آپ پلٹ کے جایئے اور اپنے رب سے تخفیف چاہیئے آپنے موسیٰ سے فرمایا اپنے رب کے پاس مین جو پلٹ کے جاتا ہون مجہے شرم آتی ہے اور میرے رب نے مجہہ سے فرمایا کہ تیرے ہر بار پلٹ کے جانے مین جو تو پلٹ کے گیا ہے ایک خواہش ہے جو مینے تجہکو دی ہے۔

## ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن جریر اور ابن ابو حاتم اور ابن مردویہ اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی نے ابو العالیہ کے طریق سے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور اونکے ساتھ میکائیل علیہ السلام تہے جبریل ع نے میکائیل ع سے کہا کہ میرے پاس زمزم کے پانی کا ایک طشت لے آؤ تاکہ آپکے قلب کو مین پاک کرون اور آپکے سینہ کو کشادہ کرون جبریل ع نے آپکے پیٹ کو شق کیا اور اوسکو تین بار دہویا اور میکائیل ع تین بار تین طشت زمزم کے پانی کے لائے جبریل ع نے آپکے سینہ کو کہولا اور کینہ کی قسم سے جو شے تہی اوس مین سے نکال ڈالی اور حلم اور علم اور ایمان اور یقین اور اسلام سے اوسکو بہر دیا اور مہر نبوت سے آپکے دونون شانون کے درمیان مہر لگا دی پہر آپکے پاس ایک گہوڑا لائے اور آپ کو اوسپر سوار کیا جہان اوسکی نگاہ پہونچتی وہان اوس کا قدم پڑتا تہا آپ تشریف لیگئے اور جبریل ع آپکے ساتھ گئے آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ وہ ایک دن مین کہیتی کرتی اور ایک ہی دن مین اوسکو کاٹ لیتی تہی جبکہ وہ اوسکو کاٹ لیتی جیسے وہ پہلی تہی ویسی ہی پہر ہو جاتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کیا امر ہے جبریل ع نے کہا یہ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہین ان کا

ایک حسنہ سات سو حسنات سے دوچند ہوتا ہے اور جو شے یہ لوگ خرچ کرتے ہین وہی شے اپنی خرچ
ہونے کے بعد اپنا خلف ہوتی ہے پھر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ اونکے سر پتھرون سے
کچلے جاتے تھے جسوقت اونکے سر کچلے جاتے پھر ویسے ہی ہو جاتے جیسے کہ پہلے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ لوگ ہین کہ فرض نماز سے کاہلی
کرتے تھے پھر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ اون کے پیچھے اور آگے کپڑے کے پیوند تھے وہ
اس طور سے چھوٹے پھرتے تھے جیسے اونٹ چھوٹے پھرتے ہین اور وہ ضریع اور زقوم اور رضف
جہنم اور جہنم کے پتھر کھاتے تھے آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ لوگ
ہین کہ اپنے مالون کا صدقہ نہین دیتے تھے اللہ تعالی نے ان پر کچھہ ظلم نہین کیا ہے پھر آپ ایک
قوم کے پاس تشریف لائے اونکے سامنے پکا ہوا گوشت ہانڈی مین رکھا تھا اور دوسرا کچا سڑا ہوا
گوشت تھا وہ کچے سڑے ہوئے گوشت مین سے کھاتے تھے اور پکے ہوئے پاکیزہ گوشت کو
چھوڑ دیتے تھے آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا آپ کی امت کا یہ مرد ہے
اسکے پاس حلال پاکیزہ عورت تھی یہ خبیث یعنی بدکار عورت کے پاس جاتا اور اوسکے پاس رات سے
صبح تک رہتا تھا اور عورت حلال طیب مرد کے پاس سے اوٹھتی اور خبیث مرد کے پاس جاتی اور
صبح تک اوسکے پاس شب باشی کرتی تھی پھر آپ ایک ایسی لکڑی کے پاس سے گذرے کہ راستہ
مین تھی کوئی کپڑا اوسکے پاس سے نہین گذرتا تھا مگر اوسکو وہ پھاڑ ڈالتی تھی اور کوئی شی اوس لکڑی
کے پاس سے نہین گذرتی مگر وہ اوسکو چیر ڈالتی تھی آپنے جبریل سے پوچھا یہ کیا ہے کہا کہ آپ
کی امت مین سے ان اقوام کی مثل ہے کہ وہ راستہ مین بیٹھتے اور رہزنی کرتے تھے پھر آپ
ایک مرد کے پاس آئے کہ اوس نے ایک ایسا عظیم گٹھا جمع کیا تھا جو اوسکو اوسکے اوٹھانے کی
قدرت نہ تھی اور وہ اوس گٹھے پر زیادہ کرتا تھا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے کہا
کہ یہ مرد آپ کی امت مین سے ہے اوسکے پاس آدمیون کی امانتین ہوتی تھین وہ اون کے
ادا کرنے کی قدرت نہین رکھتا تھا اور وہ یہ ارادہ کرتا تھا کہ اوس امانت پر اور امانت کا بوجہ رکھے

پھر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ اون کی زبانین اور ہونٹ لوہے کی قینچیون سے کاٹے
جاتے تھے جس وقت وہ کٹ جاتے پھر ویسے ہی ہوجاتے جیسے کہ پہلے تھے اس تکلیف کی
اون سے کچھ کمی نہ ہوتی تھی آپنے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا کہ یہ وہ خطیب ہین جو لوگون
کو فتنہ مین ڈالتے تھے پھر آپ ایک چھوٹے پتھر کے پاس تشریف لائے کہ اوس مین سے ایک
عظیم بیل نکلتا ہے وہ بیل یہ ارادہ کرتا ہے کہ جس جگہہ سے نکلا ہے اوس جگہہ پلٹ جاوے
اوس کو پلٹنے کی قدرت نہین ہے آپنے پوچھا اے جبرئیل یہ کیا ہے کہا کہ یہ وہ مرد ہے کہ عظیم کلمہ کے
ساتھ تکلم کرتا تھا یعنی اپنے درجہ سے بڑی بات کہتا تھا اور اوس سے نادم ہوتا تھا وہ اس امر
کی طاقت نہین رکھتا تھا کہ اوس کلمہ کو رد کر سکے پھر آپ ایک صحرا کے پاس تشریف لائے وہان
پاکیزہ ٹھنڈی ہوا پائی اور مشک کی خوشبو تھی اور ایک آواز سنی آپنے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا
یہ کیا ہے کہا یہ جنت کی آواز ہے یہ کہتی ہے اے میرے رب جس شی کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے
وہ مجھکو دے میرے غرفے اور میرے استبرق اور میرے حریر اور میری سندس اور میرے عبقری اور
میرے لولوء اور میرے مرجان اور میری چاندی اور میرا سونا اور میرے اکواب اور میرے صحاف
اور میری ابریقین اور میری سوارئین اور میرا شہد اور میرا پانی اور میرا دودہ اور میری شراب کثرت
سے ہوگئی ہے جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے وہ دے اللہ تعالی نے جنت سے فرمایا کہ تیرے
واسطے ہر ایک مرد مسلمان اور ہر ایک عورت مسلمہ اور ہر ایک مرد مومن اور ہر ایک عورت مومنہ ہے
جنت نے کہا کہ مین راضی ہوگئی پھر آپ ایک صحرا کے پاس آئے آپنے ایک منکر آواز سنی اور بدبو
پائی آپنے پوچھا اے جبرئیل یہ کیا ہے کہا یہ جہنم کی آواز ہے وہ یہ کہتی ہے اے میرے رب جس
شے کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ شے مجھ کو دے میری زنجیرین اور میرے طوق اور میرا
شعلہ اور میرا گرم پانی اور میرا ضریع اور میرا غساق اور میرا عذاب کثیر ہوگیا ہے اور میرا گڑھا بہت
گہرا ہوگیا ہے اور میری حرارت شدید ہوگئی ہے تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے وہ مجھ کو دے
اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیرے واسطے ہر ایک مرد مشرک اور ہر ایک عورت مشرکہ اور ہر ایک مرد کافر

اور ہر ایک عورت کافرہ اور ہر ایک خبیث مرد اور ہر ایک خبیث عورت اور ہر ایک وہ جبار ہے جو کہ
روز حساب پر ایمان نہین رکھتا ہے جہنم نے کہا مین راضی ہوگئی پھر آپ چلے گئے یہان تک کہ
بیت المقدس مین تشریف لائے آپ گھوڑے سے اوترے اور اوسکو صخرہ کی طرف باندہ دیا
پھر مسجد مین داخل ہوئے اور ملائکہ کے ساتھ آپ نے نماز پڑہی جبکہ نماز ادا کیگئی تو اونہون نے جبریلؑ
سے پوچھا تمھارے ساتھ یہ کون شخص ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اونہون نے پوچھا کیا
آپکے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہان بھیجا گیا ہے اونہون نے کہا کہ اس
بھائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالی باقی اور زندہ رکھے کیا اچھا بھائی اور کیا اچھا خلیفہ ہے اور کیا اچھا
آنے والا ہے جو آیا ہے پھر آپنے انبیا کی ارواح سے ملاقات کی اونہون نے اپنے رب کی ثنا کی
ابراہیم علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی اتخذنی خلیلا واعطانی ملکا عظیما وجعلنی امۃ قانتا یوتم
بی وانقذنی من النار وجعلہا علی بردا وسلاما۔ پھر موسی علیہ السلام نے اپنے رب کی ثنا کی اور کہا
الحمد للہ الذی کلمنی تکلیما وجعل ہلاک آل فرعون ونجاۃ بنی اسرائیل علی یدی وجعل من امتی قوما
یہدون بالحق وبہ یعدلون پھر داؤد علیہ السلام نے اپنے رب کی ثنا کی اور کہا الحمد للہ الذی جعل
لی ملکا عظیما وعلمنی الزبور والان لی الحدید وسخر لی الجبال یسبحن والطیر واعطانی الحکمۃ وفصل الخطاب
پھر سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب کی ثنا کی اور کہا الحمد للہ الذی سخر لی الریاح وسخر لی الشیاطین
یعملون ماشیئت من محاریب وتماثیل وجفان کالجواب وقدور راسیات وعلمنی منطق الطیر واتانی
من کل شئی فضلا وسخر لی جنود الشیاطین والانس والطیر وفضلنی علی کثیر من عبادہ المومنین و
اعطانی ملکا عظیما لاینبغی لاحد من بعدی وجعل ملکی ملکا طیبا لیس فیہ حساب پھر عیسی علیہ السلام
نے اپنے رب کی ثنا کی اور کہا الحمد للہ الذی جعلنی کلمتہ وجعل مثلی مثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ
کن فیکون وعلمنی الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل وجعلنی اخلق من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہ
فیکون طیرا باذن اللہ وجعلنی ابری الاکمہ والابرص واحیی الموتی باذنہ ورفعنی وطہرنی واعاذنی وامی
من الشیطان الرجیم فلم یکن الشیطان علینا سبیل پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی ثنا کی

اور فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک نبی نے اپنے رب کی ثنا کی اور مین اپنے رب کی ثنا کرتا ہون آپنے فرمایا

الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین وکافۃ للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیہ بیان لکل

شئ وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس وجعل امتی امۃ وسطا وجعل امتی ہم الاولین والآخرین

وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما۔ ابراہیم علیہ السلام نے

سُن کر فرمایا کہ اِس وصف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمسے بڑہ گئے پہر تین ظرف لائے گئے کہ اُن

کے مُنہ ڈہانپے ہوئے تھے اون تین ظرفون مین سے وہ ظرف لایا گیا جسمین پانی تہا اور آپسے

کہا گیا کہ اسکو پیجیے آپنے اوس مین سے تہوڑا پیا پہر آپ کو دوسرا ظرف دیا گیا اوس مین دودہ

تہا آپسے کہا گیا کہ اِس کو پیجیے آپنے اوسمین اُتنا پیا کہ سیراب ہوگئے پہر آپ کو تیسرا ظرف دیا

گیا اوس مین خمر تہی آپسے کہا گیا اسکو پیجیے آپنے فرمایا مین اِسکا ارادہ نہین کرتا ہون مین

سیراب ہوگیا ہون جبریل علیہ السلام نے کہا کہ خمر آپ کی امت پر حرام ہوجائے گی اور اگر آپ

خمر سے کچھہ پی لیتے تو آپ کی امت مین سے آپ کا اتباع نہ کرتے مگر تہوڑے لوگ پہر آپ کو جبریل ؑ

آسمان کیطرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا اے جبریل یہ کون ہے کہا کہ محمد صلعم

ہین اہل آسمان نے پوچہا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے جبریل ؑ نے کہا ہان بہیجا گیا ہے

اونہون نے کہا اللہ تعالی اس بہائی اور خلیفہ کو زندہ اور باقی رکہے یہ اچہا بہائی ہے اور اچہا خلیفہ ہی

اور اچہا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ آسمان مین داخل ہوئے آپنے یکایک ایسے مرد کو دیکہا کہ کامل

الخلقت تہا اوس کی پیدایش مین سے کچہہ کم نہین ہوا تہا جیسے کہ آدمیون کی خلقت سے کم

ہوجاتا ہے (کہ لاغر ہوجاتے ہین اور اون کے اجسام مین تغیرات پیدا ہوجاتے ہین) اوس مرد

کی دہنی جانب ایک دروازہ تہا کہ جس سے پاکیزہ خوشبو نکلتی تہی اور اوسکے بائین جانب ایک

دروازہ تہا جس سے بدبو آتی تہی جسوقت وہ مرد اوس دروازہ کی طرف دیکہتا جو اِسکے دہنی جانب

تہا تو وہ ہنس دیتا اور خوش ہوجاتا تہا اور جسوقت وہ اوس دروازہ کی جانب دیکہتا جو اوس کے

بائین جانب تہا تو وہ رو دیتا اور غمگین ہوجاتا تہا مینے پوچہا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا یہ

آپکے باپ آدم علیہ السلام ہین اور یہ دروازہ جو اون کی دہنی جانب ہے جنت کا دروازہ ہے جسوقت
وہ اون لوگون کو دیکھتے ہین جو اون کی ذریت سے ہین اور جنت مین جاتے ہین تو ہنس دیتے ہین
اور خوش ہوتے ہین اور وہ دروازہ جو اون کی بائین جانب ہے وہ جہنم کا دروازہ ہے جسوقت وہ
اون لوگون کو دیکھتے ہین جو اون کی ذریت مین سے ہین اور جہنم مین جاتے ہین تو وہ رو دیتے ہین اور
غمگین ہوتے ہین پہر جبریل ع آپ کو دوسرے آسمان کی طرف لیگئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا
اہل آسمان نے پوچہا یہ کون ہے کہا جبریل ہے اونہون نے پوچہا تمہارے ساتھ کون شخص
ہے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اونہون نے پوچہا کیا آپکے پاس کوئی بہیجا گیا ہے
جبریل علیہ السلام نے کہا ہان بہیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اللہ تعالی اس بہائی اور خلیفہ کو زندہ
اور باقی رکہے یہ اچہا بہائی ہے اور اچہا خلیفہ ہے اور اچہا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ دوسری آسمان
مین داخل ہوئے آپنے یکایک ایک ایسے مرد کو دیکہا کہ حسن سے اوسکو کل آدمیون پر فضیلت
تہی جیسے چودہوین رات کے چاند کو تمام ستارون پر فضیلت ہے آپنے پوچہا اے جبریل یہ کون
شخص ہے کہا یہ آپ کے بہائی یوسف علیہ السلام ہین پہر جبریل ع آپ کو تیسرے آسمان کیطرف
لے گئے اور اوس کا دروازہ کہلوانا چاہا جبریل علیہ السلام سے پوچہا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ کون
شخص ہے کہا یہ محمد صلعم ہین اہل آسمان نے پوچہا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے کہا ہان
بہیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور خلیفہ کو اللہ تعالی زندہ اور باقی رکہے یہ اچہا بہائی
اور اچہا خلیفہ ہے اور اچہا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ تیسرے آسمانمین داخل ہوئے یکایک
آپنے دو خالہ زاد بہائیون عیسی بن مریم اور یحیی بن زکریا علیہم السلام کو دیکہا آپنے جبریل علیہ السلام
سے پوچہا یہ کون ہین کہا عیسی اور یحیی علیہما السلام ہین پہر جبریل ع آپ کو چوتہے آسمان کی طرف
لے گئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا کون ہے کہا جبریل ہے اہل آسمان نے پوچہا تمہاری
ساتھ کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا محمد صلعم ہین اہل آسمان نے کہا کیا آپکے پاس
کوئی بہیجا گیا ہے جبریل ع نے کہا ہان بہیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور اس خلیفہ کو

اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بھائی اور اچھا خلیفہ ہے اور اچھا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ چوتھے
آسمان پر گئے یکایک آپنے ایک مرد کو دیکھا آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون شخص ہے
جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہین اللہ تعالیٰ نے ان کو رفیع مکان میں اوٹھا لیا
ہے پھر جبریل ع آپ کو پانچوین آسمان کی طرف لے گئے اور آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا اہل آسمان
نے پوچھا یہ کون ہے کہا جبریل ہے اہل آسمان نے پوچھا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد
صلعم ہین اونہون نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہان
بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بھائی اور خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بھائی اور
اچھا خلیفہ ہے اور اچھا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ پانچوین آسمان مین داخل ہوئے یکایک
آپنے ایک مرد کو دیکھا جو بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے گرد ایک قوم تھی وہ اون کے سامنے کچھ بیان کر رہا
تھا آپنے پوچھا ای جبریل یہ کون شخص ہے اور اسکے اطراف جو لوگ ہین وہ کون ہین جبریل ع نے
کہا یہ ہارون علیہم السلام ہین ان کو لوگ دوست رکھتے تھے اور یہ لوگ بنی اسرائیل ہین پھر
جبریل علیہ السلام آپ کو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا اہل آسمان
نے پوچھا کون ہے کہا جبریل ہے اونہون نے پوچھا تمہارے سات کون شخص ہے کہا محمد صلعم
ہین اونہون نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل ع نے کہا ہان بھیجا گیا ہے آسمان
والون نے کہا اس بھائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالیٰ زندہ اور باقی رکھے اچھا بھائی اور اچھا خلیفہ ہی
اور اچھا آنے والا ہے جو آیا ہے آپنے یکایک ایک مرد کو بیٹھا ہوا پایا آپ اوس کے پاس سے
چلے گئے وہ مرد رونے لگا آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا موسیٰ علیہ السلام
ہین آپنے پوچھا یہ کیون روتے ہین جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کہتے ہین کہ بنی اسرائیل زعم کرتے
ہین کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بنی آدم سے مین اکرم ہون اور یہ مرد بنی آدم سے ہے اور دنیا مین میرے
بعد آیا ہے اور اس نے آخرت مین مجھ سے سبقت کی ہے اگر یہ مرد اپنی ذات سے مجھ سے سبقت
کرتا تو مجھکو پروانہ تھی ولیکن ہر ایک نبی کے ساتھ اوس کی امت ہوگی تو اسکی امت کو بھی

میری امت سے سبقت ہوگی پہر جبریل علیہ السلام آپ کو ساتوین آسمان کی طرف لے گئے اور
اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا کون ہے کہا جبریل ہے پوچہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا
محمد صلعم ہین اہل آسمان نے پوچہا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے جبریل ؑ نے کہا ہان بہیجا گیا
ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالی زندہ اور باقی رکہے اچہا بہائی ہے
اور اچہا خلیفہ ہے اور اچہا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ ساتوین آسمان مین داخل ہوئے یکایک
آپ نے ایک ایسے مرد کو دیکہا جو اوسکے بال کہچڑی تہے اور جنت کے دروازہ کے پاس کرسی پر
بیٹہا ہوا تہا اور اوسکے پاس ایک قوم بیٹہی تہی جن کے چہرے گورے نورانی تہے جیسے سفید کاغذ
ہوتے ہین اور ایک ایسی قوم تہی جنکے رنگون مین کچہہ تہا جن لوگون کے رنگون مین کچہہ تہا وہ کہڑے
ہوگئے اور ایک نہر مین داخل ہوئے اور اونہون نے اوسمین غسل کیا اور نہر سے ایسے حال مین باہر
نکلے کہ اونکے رنگ کچہہ صاف ہوگئے تہے پہر وہ لوگ دوسری نہر مین داخل ہوئے اور انہون نے
اوسمین غسل کیا اور ایسے حال مین وہ اوس نہر سے نکلے کہ اونکے رنگ اور کچہہ صاف ہوگئے تہے
پہر وہ لوگ دوسری نہر مین داخل ہوئے اور اونہون نے اوس مین غسل کیا اور اونکے رنگ اور
زیادہ صاف ہوگئے اور اونکے رنگ اونکے اصحاب کے رنگون کی شکل ہوگئے وہ لوگ آئے اور
اپنے اصحاب کے پاس بیٹہہ گئے آپنے پوچہا اے جبریل یہ کہچڑی بالون والا مرد کون ہے اور یہ سفید
چہرے والے کون لوگ ہین اور جن لوگون کے رنگون مین کچہہ شئے تہی وہ کون لوگ ہین اور جن
نہرون مین وہ لوگ داخل ہوئے کون کون سی نہرین ہین جبریل علیہ السلام نے کہا یہ مرد آپ کے
باپ ابراہیم علیہ السلام ہین یہ اون لوگون مین اول ہین جنکے بال روے زمین پر کہچڑی ہوگئے تہی
اور وہ لوگ جن کے چہرے گورے اور سفید ہین وہ قوم ہے کہ اونہون نے اپنے ایمان کو ظلم کیساتھ
نہین ڈہنکوایا ہے اور وہ لوگ جن کے رنگون مین کچہہ شئے تہی وہ وہ قوم ہے کہ اونہون نے عمل
صالح کو بُرے عمل کے ساتھ خلط کردیا تہا اونہون نے توبہ کی اللہ تعالی نے اون کی توبہ قبول
فرمائی اور جو نہرین ہین اون مین کی اول نہر نہر رحمت الہی ہے اور دوسری نہر نہر نعمت الہی ہے

اور تیسری نہر وہ ہے جس کی صفت سقاہم ربہم شرابا طہورا ہے۔ پھر آپ سدرة المنتہی کو پھونچ گئے آپ سے کہا گیا یہ وہ سدرہ ہے کہ ہر ایک شخص آپ کی امت کا جو آپ کی سنت پر گذرا ہے اس تک پہونچتا ہے آپنے سدرہ کو یکایک ایک ایسا درخت پایا جس کی جڑ مین سے ایسے پانی کی نہرین نکلتی ہین جو سڑتا نہین ہے اور ایسے دودہ کی نہرین نکلتی ہین جس کا مزا متغیر نہین ہوتا اور ایسی نہرین خمر کی نکلتی ہین جو پینے والون کے واسطے لذت ہین اور شہد مصفی کی نہرین نکلتی ہین اور سدرہ وہ درخت ہے کہ سوار شخص جس کے سایہ مین ستر برس چلا جاوے تو اوس کو قطع نہ کرسکے اور اوسکا ایک پتہ اتنا بڑا ہے کہ کل امت کو ڈہانپنے والا ہے اوس سدرہ کو خلاق عزوجل کے نور نے ڈہانپ لیا ہے اور اوس کو ملائکہ نے ایسا ڈہانپ لیا ہے جیسے کوئی درخت پر بیٹھین اور اوسکو ڈہانپ لین جب آپ سدرہ کے پاس آئے اوسوقت آپکے رب نے آپ سے کلام کیا اور آپ سے فرمایا کہ سوال کیجئے آپنے عرض کی کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے اور اون کو ملک عظیم دیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام سے تو نے کلام کرنے کی طور پر کلام کیا ہے اور تو نے داؤد علیہ السلام کو عظیم ملک عطا کیا ہے اور لوہے کو اونکے واسطے تو نے نرم کردیا ہے اور پہاڑون کو اونکا مسخر بنایا ہے اور سلیمان علیہ السلام کو عظیم ملک دیا ہے اور جن اور انس اور شیاطین کو اونکا مسخر کیا ہے اور ہوا کو اونکا مسخر کیا ہے اور اون کو ایسا ملک عطا کیا ہے کہ لاینبغی لاحد من بعدہٖ اور عیسیٰ علیہ السلام کو تو نے تورات اور انجیل سکھلائی اور اونکو ایسا کیا کہ وہ مادرزاد اندہے اور مبروص کو اچھا کرتے تھے اور تیرے اذن سے مردون کو زندہ کرتے تھے اور اونکو اور اون کی مان کو شیطان رجیم سے تو نے پناہ مین رکھا تھا اس سبب سے اون دونون کی طرف شیطان کو راستہ نہ تھا یہ سنکر آپ کے رب نے آپ سے فرمایا کہ مین نے آپ کو اپنا خلیل اور حبیب اختیار کیا ہے اور تورات مین حبیب الرحمن مکتوب ہے اور آپ کو تمام آدمیون کی طرف ایسے حال مین بھیجا ہے کہ بشیر اور نذیر ہین اور آپ کا مینے شرح صدر کیا ہے اور آپ کے گناہ آپ سے اوٹھا دئے ہین اور آپکے ذکر کو مینے بلند کیا ہے میرا ذکر نہین کیا جاتا ہے مگر میرے ذکر کے

ساتھہ آپ کا ذکر کیا جاتا ہے اور آپ کی امت کو مینے ایسا خیر امت کیا ہے جو آدمیون کی ہدایت
کے واسطے وہ امت نکالی گئی ہے اور آپ کی امت کو مینے امت وسط بنایا ہے اور آپ کی
امت کو مینے ایسا کیا ہے جو وہ اولین اور آخرین ہین اور آپ کی امت کو مینے ایسا کیا ہے کہ کوئی
گناہ اون کو عقاب نہ دلائے گا۔ یہان تک کہ وہ یہ شہادت دین گے کہ آپ میرے بندے اور میرے
رسول ہین اور آپ کی امت مین سے مینے ایسی قومون کو پیدا کیا ہو جن کے قلوب اونکی انجیلین
ہین (یعنی حافظ قرآن ہین) اور آپ کو خلقت مین مینے سب انبیا سے اول کیا اور رسالت پر
بھیجنے مین سب انبیا سے آخر بھیجا اور کل انبیا سے پہلے قیامت مین آپ کے واسطے حکم کیا جائیگا
اور آپ کو مینے وہ سبع المثانی دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو مینے نہین دی اور آپ کو سورہ بقرہ
کے خواتیم مینے عطا کئے وہ خواتیم اوس خزانہ مین سے ہین جو تحت عرش ہین آپ کے پہلے مینے
کسی نبی کو وہ خواتیم عطا نہین کئے اور آپ کو مینے کوثر عطا کی اور آپ کو مینے آٹھ حصے دئے وہ
آٹھ حصے یہ ہین ایک اسلام دوسری ہجرت تیسرا جہاد چوتھے نماز پانچوان صدقہ چھٹا روزہ
رمضان کا ساتوان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آٹھوان آپ کو مینے فاتح اور خاتم انبیا کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھکو ایسی فضیلت دی کہ مجھکو عالمین
کے واسطے رحمت کرکے بھیجا اور کل مخلوق کے واسطے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا کیا اور میرے دشمن
کے دلمین میرا رعب ایک مہینہ کے راستہ پر ڈالا اور میرے واسطے غنیمتون کو حلال کیا اور مجھسے پہلے
غنیمتین کسی کو حلال نہین ہوئی تھین اور کل روے زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی اور
فواتح کلمات اور خواتم کلمات اور جوامع کلمات مجھہ کو دئے گئے اور میری امت میرے روبرو پیش
کی گئی تابع اور متبوع شخص مجھہ سے مخفی نہ رہا اور مینے اپنی امت کے لوگون کو دیکھا وہ ایسی قوم کے پاس
آئے کہ وہ بالون کے جوتے پہنتے تھے اور اون کو مینے دیکھا وہ ایسی قوم کے پاس آئے جن کے چہرے
چوڑے چوڑے ہین اور اون کی آنکھین ایسی چھوٹی چھوٹی ہین گویا اون کی آنکھین سوئی سے مضبوط
سی گئی ہین جس شے سے وہ میرے بعد ملنے والے ہین وہ شے مجھہ سے مخفی نہ رہی اور مجھکو پچاس

نمازون کے واسطے امر کیا گیا جبکہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کر آئے تو اونھون نے آپ سے
پوچھا آپ کو کیا امر کیا گیا آپ نے فرمایا پچاس نمازون کے واسطے مجھکو امر کیا گیا موسیٰ علیہ السلام نے
سُن کر کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاوین اور تخفیف چاہین اسلئے کہ آپ کی اُمت کل اُمتون
سے زیادہ ضعیف ہے مینے نماز کے باب مین بنی اسرائیل سے مشقت اور سختی دیکھی ہے نبی صلعم اپنے
رب کے پاس پلٹ کر گئے اور آپ سے دس نمازین معاف کردی گئین پھر آپ موسیٰ علیہ السلام کے
پاس پلٹ کر آئے اونھون نے پوچھا کتنی نمازون کے واسطے آپ کو امر کیا گیا آپنے فرمایا چالیس
نمازون کے واسطے موسیٰ ع نے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاوین اور تخفیف چاہین آپ پلٹ
کر گئے اور آپسے دس نمازین معاف کی گئین یہانتک آپ اپنے رب کے پاس گئے اور موسیٰ ع کے
پاس آئے کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازونکو پانچ کردیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اپنے رب کے
پاس پلٹ کے جاوین اور تخفیف چاہین آپ نے فرمایا مین اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا یہان
تک کہ مجھ کو شرم آگئی مین پلٹ کے جانیوالا نہین ہون آپسے کہا گیا آگاہ ہو جایئے جیسے آپنے
اپنے نفس کو پچاس نمازون پر صابر کیا ویسے ہی وہ پانچ نمازین آپسے پچاس نمازون کو کافی ہونگی
اسلئے کہ ہر ایک حسنہ کے عیوض اوس کی مثل دس حسنات ہین اس بات کے سننے سے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم خوشنود ہونے کے طور پر خوشنود ہو گئے راوی نے کہا جسوقت موسیٰ علیہ السلام کے پاس
سے آپ گذری تھے وہ آپکے ساتھ اشد الناس تھے اور جس وقت آپ اون کے پاس پلٹ کر آئے
تو موسیٰ آپکے ساتھ خیر الناس تھے۔

شیخین اور ابن جریر نے سعید ابن المسیب کے طریق سے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت مجھکو معراج ہوئی مینے موسیٰ علیہ السلام سے
ملاقات کی اونکی صفت یہ ہے کہ وہ ایک بیقرار مرد ہین اونکے سر کے بال لٹکے ہوئے ہین گویا وہ شنوہ
کے مردون مین سے ہین اور مین نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اونکی خلقت یہ ہے کہ
وہ میانہ قد سرخ رنگ ہین گویا وہ حمام سے نکلے ہین (یعنی نہایت پاک صاف ہین) اور مینے

ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اونکی اولاد مین سے مین اون سے اشبہ ہون اور میرے پاس دو ظرف
لائے گئے ایک مین دودہ تہا اور دوسرے مین شراب تہی مجہہ سے کہا گیا دونون مین سے
آپ جس کو چاہین لے لین مینے دودہ کو لے لیا اور پی لیا مجہہ سے کہا گیا آپ کو فطرت کی ہدایت
کیگئی اگر آپ خمر کو لے لیتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

مسلم نے ابو سلمہ کے طریق سے ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقام حجر مین مینے اپنے آپ کو ایسے حال مین دیکھا کہ قریش مجہہ سے شب
معراج کو پوچہتے تہے قریش نے مجہسے بیت المقدس کی بہت سی باتین پوچہین مجہہ کو پورے
طور پر یاد نہین تہین مجہکو ایسا سخت غم ہوا کہ کبہی ایسا غم نہین ہوا تہا اللہ تعالی نے بیت المقدس
کو میرے واسطے اوٹہایا مین اوس کی طرف دیکہتا تہا اونہون نے مجہہ سے کسی شئے کا سوال
نہین کیا مگر مینے اونکو اوس شئے کی خبر دی اور انبیا کی جماعت مین مینے اپنے آپ کو دیکھا
یکایک مینے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کہڑے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے اونکو مینے ایسی قسم
کا مرد دیکھا جس کے گہونگریالے بال تہے گویا وہ شنوہ کے مردونمین سے تہے اور یکایک مینے
عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کہڑے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے مشابہت مین اونسے اقرب الناس عروہ
بن مسعود الثقفی ہین اور یکایک مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ کہڑے ہوئے نماز پڑہ رہے
تہے اونکے ساتہہ اشبہ الناس مین ہون نماز قریب ہوگئی مینے اونکی امامت کی جبکہ نماز سے
مینے فراغت پائی تو ایک کہنے والے نے مجہسے کہا ای محمد یہ مالک صاحب دوزخ ہے مینے
مالک کیطرف مڑکر دیکھا اونہون نے مجہہ کو پہلے سلام کیا۔

احمد اور ابن ماجہ اور ابن ابو حاتم اور ابن مردویہ نے ابو الصلت کے طریق سے ابو ہریرہ رضؓ
سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ شب معراج مین ہم
ساتوین آسمان تک پہونچے مینے اوپر کو نگاہ کی یکایک مینے رعد اور برق اور صواعق کو دیکھا اور
مین ایک ایسی قوم کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانون کی مثل تہے اون مین سانپ تہے اُنکے

بیٹون کے باہر سے نظر آتے تھے مینے جبریل عم سے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ سود خوار ہین جبکہ مین دنیا کے آسمان کی طرف اُترا مینے اپنے نیچے دیکھا یکایک مینے غبار اور دھوان دیکھا اور آوازین سُنین مینے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ شیاطین ہین کہ بنی آدم کی آنکھون کی اطراف اسلئے چکر مارتے ہین کہ بنی آدم ملکوت سموات مین فکر نہ کرین (یعنی مشاہدہ عجایب سموات سے اونکو روکتے ہین کہ نہ دیکھین) اور اگر یہ شیاطین حائل نہ ہوتے تو بنی آدم عجائب چیزین دیکھتے۔

احمد اور ابن مردویہ نے ابو سلمہ کے طریق سے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے شب معراج مین اپنا قدم بیت المقدس مین اُس جگہہ رکھا جس جگہہ انبیا علیہم السلام کے قدم رکھے جاتی ہین اور عیسیٰ عم میرے سامنے پیش کئے گئے یکایک مینے اونکو دیکھا اونکے ساتھ اشبہ الناس عروہ بن مسعود ہین اور موسیٰ عم میری سامنے پیش کئے گئے یکایک مینے اونکو ایسا مرد پایا جس کے گھونگریالے بال تھے وہ مردون مین سے ایک قسم کے مرد تھے اور میرے سامنے ابراہیم علیہ السلام ظاہر ہوئے اونکے ساتھ مشابہت مین اقرب الناس مین ہون۔

ابن مردویہ نے سلیمان التیمی کے طریق سے انس سے انس نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھکو آسمان کی طرف معراج کو لیگئے مینے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ اپنی قبر مین نماز پڑہ رہے تھے۔

سعید بن منصور اور ابن سعد اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن مردویہ نے ابو سعر کے طریق سے ابو وہب مولی ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جبکہ آپ اوس رات معراج سے پلٹ کے تشریف لائے آپ مقام ذی طوی مین تھے آپنے جبریل ع سے کہا کہ میری قوم کے لوگ میری تصدیق نہین کرینگے جبریل ع نے کہا آپ کی تصدیق ابوبکر الصدیق کرینگے اور وہ صدیق ہین۔

## حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن مردویہ اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے زہری کے طریق سے عروہ رض سے عروہ نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصیٰ تک شب مین سیر کرائی گئی آپ صبح کو آدمیون سے معراج کی باتین کرتے تھے اون آدمیون مین سے بہت سے لوگ جو ایمان لائے تھے وہ مرتد ہوگئے اور بہتسے آدمیون نے آپ کی تصدیق کی اور اس بات کو سنکر ابو بکر الصدیق رض کی طرف دوڑے اور اونسے پوچھا کیا آپ کو آپ کے صاحب کے باب مین کچھہ شک ہے وہ یہ زعم کرتے ہین کہ مجھہ کو آج کی رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی ابو بکر الصدیق نے اُن آدمیون سے پوچھا کیا ایسا آپنے فرمایا ہے اونہون نے کہا بیشک یہ کہا ہے ابو بکر الصدیق نے کہا اگر آپ نے یہ فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے لوگون نے ابو بکر صدیق سے پوچھا کیا آپ اسکی تصدیق کرینگے کہ آج کی رات آپکے صاحب کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی اور صبح سے پہلے آگئے ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک مین آپ کی تصدیق اوس سفر مین کرونگا جو اس سے بھی زیادہ دور ہوگا مین اپنے صاحب کی تصدیق آسمان کی خبر مین صبح اور شام کرتا ہون اسواسطے ابو بکر رض کا نام صدیق رکھا گیا۔

ابن مردویہ نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے عروہ نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھکو آسمان پر معراج ہوئی جبریل عم نے اذان دی مینے یہ گمان کیا کہ جبریل ملائکہ کو نماز پڑھاوین گے جبریل نے مجھکو آگے کیا مینے ملائکہ کو نماز پڑھائی۔

طبرانی نے ہشام کے طریق سے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے اور اونہون نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آسمان پر مجھہ کو معراج ہوئی مین جنت مین داخل کیا گیا جنت کے درختون مین سے ایک درخت کے پاس

مین کھڑا ہو گیا مینے جنت مین اوس درخت سے احسن اور پتون مین زیادہ سفید اور ثمر مین زیادہ پاکیزہ کوئی درخت نہین دیکھا مین نے اوسکے پھلون مین سے ایک پھل لیا اور اوسکو کھالیا وہ پھل میری پشت مین نطفہ ہو گیا جبکہ مین زمین کی طرف اُترا مینے خدیجہ رضہ سے قربت کی وہ فاطمہ رضہ کے ساتھ حاملہ ہوئین جس وقت مین جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہون تو فاطمہ رضہ کی خوشبو سونگھتا ہون۔

حاکم نے مستدرک مین سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج مین جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک سفرجل لائے مینے اوس کو کھالیا خدیجہ رضہ کو فاطمہ کا حمل ٹھیرا جسوقت مین جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہون تو فاطمہ رضہ کی گردن کو سونگھتا ہون۔ حاکم نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند مین شہاب بن حرب مجہول شخص ہے اسکے بعد ذہبی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ فاطمہ رضہ نبوت کے قبل پیدا ہوئی ہین معراج کا کیا ذکر ہے۔

## اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معراج کی بیان مین

ابن مردویہ نے یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر کے طریق سے یحییٰ نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اونکے دادا سے اور اونہون نے اسما بنت ابو بکر الصدیق رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ سدرۃ المنتہیٰ کا وصف فرماتے تھے آپنے فرمایا سدرۃ المنتہیٰ مین سونے کے پتنگے ہین اور اوسکے پھل پہاڑ کی چوٹیون کی مثل ہین اور اوس کے پتے ہاتھی کے کانون کی مثل ہین مین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس کیا دیکھا آپنے فرمایا مینے اوسکے پاس اپنے رب کو دیکھا۔

## ام ہانی رضہ کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن اسحاق اور ابن جریر نے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے ابو صالح نے ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نہین ہوئی مگر آپ میرے پاس میرے مکان مین اوس رات سو رہے تھے آپنے آخر نماز عشا پڑہی پہر آپ سو گئے اور ہم لوگ بہی سو گئے جبکہ فجر سے قبل وقت تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بیدار کیا جبکہ آپ نے صبح کی نماز پڑہ لی اور ہم نے آپکے ساتھ نماز پڑہ لی آپنے فرمایا اے ام ہانی مینے تمہارے ساتھ آخر عشا کی نماز پڑہی جیسے کہ تم نے اس جگہہ دیکہا پہر مین بیت المقدس مین گیا اور مینے بیت المقدس مین نماز پڑہی پہر مین نے صبح کی نماز تمہارے ساتھ اب پڑہی جیسے تم اب دیکہتی ہو۔

طبرانی اور ابن مردویہ نے عبدالاعلیٰ بن ابو مساور کے طریق سے عکرمہ سے عکرمہ نے ام ہانی رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج ہوئی آپ میرے مکان مین سو گئے تھے مین نے آپ کو رات مین گم کیا اس خوف سے مجہہ کو نیند نہین آئی کہ بعض قریش سے آپ کو کچہہ ایذا پہونچی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جبریل ع میرے پاس آئے اور اونہون نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجہہ کو گہر سے لے گئے یکایک مینے گہر کے دروازہ کے پاس ایک چوپایہ دیکہا خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تہا جبریل ع نے مجہہ کو اوس پر سوار کیا پہر وہ مجہہ کو لے گئے یہان تک کہ بیت المقدس تک مجہہ کو پہونچایا اور مجہہ کو ابراہیم ع کو دکہایا اون کی خلقت میری خلقت سے مشابہ تہی اور میری خلقت اون کی خلقت کے ساتھ مشابہ تہی اور مجہکو موسیٰ علیہ السلام کو دکہایا وہ گندم گون دراز قد مرد تہے اون کے بال لٹکے ہوئے تھے وہ ازد شنوہ کے مردون کے ساتھ مشابہ تھے اور مجہہ کو عیسیٰ بن مریم ع کو دکہایا وہ میانہ قد ایسے گوری ہین کہ اونکے رنگ مین سرخی زیادہ ہے اون کی مشابہت عروہ بن مسعود الثقفی کے ساتھ ہے اور مجہہ کو دجال کو دکہایا دجال کی سیدہی آنکہہ کی جگہہ گوشت ہے اور اوسکی مشابہت قطن ابن

عبد العزیٰ کے ساتھ ہے آپنے فرمایا مین یہ ارادہ کرتا تہا کہ قریش کی طرف جاؤن اور جو کچھہ مینے
دیکھا ہے اوس سے اون کو خبر کرون ام ہانی نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور آپ سے کہا مین آپ کو
اللہ تعالیٰ کی قسم دیتی ہون آپ اوس قوم سے ملاقات کرتے ہین جو آپ کو جھوٹا کہتی ہے اور
آپ کی گفتگو سے انکار کرتی ہے مجھکو یہ خوف ہوتا ہے کہ وہ لوگ آپ پر غلبہ نہ کرین ام ہانی رض
نے کہا آپنے اپنا کپڑا میرے ہاتھہ سے چھوڑا لیا پہر آپ اون لوگون کی طرف نکلے اور اون کے
پاس آئے وہ لوگ بیٹھے تھے اور اون کو خبر کی مطعم بن عدی سن کر کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا
اے محمد اگر آپ جوان ہوتے جیسے کہ آپ جوان ہین آپنے جو بات کہی ہے وہ نہ کہتے آپ ہم لوگون
کے درمیان ہین قوم کے لوگون مین سے ایک مرد نے کہا اے محمد کیا آپ ہمارے اونٹون کے
پاس ایسی ایسی جگہہ گئے تھے آپنے فرمایا بیشک مین گیا تھا واللہ مینے اون لوگون کو ایسے
حال مین پایا تہا کہ اونہون نے اپنے ایک اونٹ کو گم کیا تھا اور وہ اوسکو ڈہونڈہ رہے تھے اوس
نے آپ سے پوچھا کیا آپ بنی فلان کے اونٹون کے پاس گئے تھے آپنے فرمایا بیشک مین گیا
تھا مینے اون کو ایسی ایسی جگہہ پایا تھا اُنکی ایک سرخ اونٹنی کے ہاتھہ پیر ٹوٹ گئے تھے مینے اون
کو پایا تھا اور اون کے پاس ایک کٹھلا پانی کا تہا مینے اوس کٹھلے کا سب پانی پی لیا لوگون نے
کہا ہمکو یہ خبر دیجیے کہ کتنے اونٹ تھے اور اون مین کتنے چرواہے اور نگہبان تھے آپ نے فرمایا
کہ اون کی تعداد کی مینے توجہ نہین کی آپ سو رہے آپ کے پاس اونٹ لائے گئے آپنے اون کو
گن لیا اور اون مین جو لوگ چرواہے تھے آپ نے اونکو بھی بیان کیا پہر آپ قریش کے پاس آئے
اور اون سے کہا تم نے مجھہ سے بنی فلان کے اونٹون کو پوچھا تھا وہ اونٹ اتنے اور اتنے ہین اور
اونٹون مین فلان اور فلان چرواہے تھے اور تمنے مجھہ سے بنی فلان کے اونٹون کو پوچھا تہا وہ اتنے
اور اتنے اونٹ ہین اور اون مین ابن ابی قحافہ اور فلان فلان راعی ہین اور وہ اونٹ کل کے دن
صبح کے وقت ایک ٹیلے کے پاس تم کو ملین گے لوگ جاکر ٹیلے پر بیٹھہ گئے جو بات کہ آپنے کہی
تھی اوس کو دیکھہ رہے تھے کیا آپنے اون سے سچ کہا ہے اونٹون کے آگے گئے اور اہل قافلہ سے

پوچھا کیا تمہارا کوئی اونٹ گم ہوگیا تھا اونہون نے کہا بیشک پہر اونہون نے دوسرے شخص سے پوچھا کیا تمہاری سرخ اونٹنی کے ہاتھ پیر ٹوٹ گئے تھے اونہون نے کہا بیشک پہر اون لوگون سے پوچھا کیا تمہارے پاس پانی کا کوئی کٹھلا تھا ابو بکر الصدیق نے کہا واللہ مین نے اوس کٹھلے کو رکھا تھا ہم لوگون مین سے کسی شخص نے اوس مین سے پانی نہین پیا اور نہ زمین پر ٹپو یا گیا تھا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائے اوس دن ابو بکر رض کا نام صدیق رکھا گیا۔

ابو یعلی اور ابن عساکر نے یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی کے طریق سے ابی صالح سے ام ہانی رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اول صبح کی تاریکی مین میرے پاس آئے مین اسوقت اپنے بچہونے پر تہی آپنے مجھہ سے دریافت فرمایا کیا تم کو معلوم ہوا کہ مین آج شب کو مسجد حرام مین سویا تہا جبریل ع میرے پاس آئے اور مجھکو مسجد کے دروازہ کی طرف لے گئے یکایک مینے ایک سفید چوپایہ دیکھا جو گدہے سے اونچا اور خچر سے نیچا تہا اور اوس کے دونون کانون کو ترارہ تھا اون کو ہلا رہا تھا مین اوسپر سوار ہوا جہان تک اوسکی نگاہ جاتی تھی وہان پر وہ اپنا قدم رکھتا تہا جسوقت وہ مجھکو لیکر نیچی جگہہ چلتا تو اوسکے ہاتھ لانبے ہوجاتے اور اوسکے پاؤن کوتاہ ہوجاتے تھے اور جس وقت وہ مجھکو لیکر اونچی جگہہ پر چڑہتا تو اوسکے پاؤن لانبے ہوجاتے اور اوسکے ہاتھ کوتاہ ہوجاتے تھے اور جبریل ع مجھہ سے جدا نہین ہوتے تھے یہان تک کہ ہم بیت المقدس تک پہونچے مین نے اوس چوپایہ کو اوس حلقہ سے باندہ دیا جس حلقہ سے انبیا علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندہتے تھے انبیا کا ایک گروہ میری واسطے زندہ کیا گیا اون انبیا مین سے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے مینے اون کو نماز پڑہائی اور اُن سے مینے باتین کین اور میرے پاس دو ظرف سرخ اور سفید لائے گئے مین نے سفید کو پیا جبریل علیہ السلام نے مجھہ سے کہا آپنے دودہ کو پی لیا اور خمر کو چھوڑ دیا اگر آپ خمر کو پی لیتے تو آپ کی اُمت مرتد ہوجاتی پہر مین اوس چوپایہ پر سوار ہوا اور مسجد حرام مین آیا اور اوس مین

سینے صبح کی نماز پڑہی اُم ہانی رضہ نے کہا یہ سُن کرمینے آپ کی چادر پکڑ لی اور مین نے آپ سے کہا
مین آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتی ہون اے ابن عم اگر آپ قریش سے یہ باتین کہین گے جن
لوگون نے آپ کی تصدیق کی ہے وہ لوگ آپ کی تکذیب کرینگے آپنے اپنا ہاتھ اپنی چادر پر مارا
اور اوس کو میرے ہاتھ مین سے کہینچ لیا وہ چادر آپکے پیٹ پر سے اوٹھ گئی مین نے آپکے
پیٹ کی شکنون کو جو تہمد کے اوپر تہین دیکہا گویا وہ شکنین لپٹے ہوئے کاغذات تھے اور یکایک
مینے دیکہا کہ آپکے قلب مبارک کی جگہہ نور بلند ہو رہا تہا قریب تہا کہ وہ نور میری نگاہ کو لیجاوے
مین سجدہ مین گری جبکہ مین نے اپنا سر اوٹھایا یکایک مین نے دیکھا کہ آپ نکلکر چلے گئے تھے
مین نے اپنی کنیز سے کہا تیرا بہلا ہو تو آپکے پیچھے جا اور تو غور سے سُن آپ کیا کہتے ہین اور آپ
سے لوگ کیا کہتے ہین جبکہ میری کنیز پلٹ کے آئی اوس نے مجہکو خبر کی کہ آپ قریش کے ایک
گروہ کے پاس پہونچ گئے جن مین مطعم بن عدی اور عمرو ابن ہشام اور ولید بن مغیرہ تہا آپ
نے اون سے فرمایا مینے آج رات عشا کی نماز اِس مسجد مین پڑہی اور اسی مسجد مین صبح کی نماز
پڑہی اور عشا اور صبح کی نماز کے درمیان مین بیت المقدس مین گیا انبیا مین سے ایک گروہ میری
واسطے زندہ کیا گیا اون مین ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے مینے اون کو نماز پڑہائی اور
اون سے باتین کین عمرو بن ہشام نے استہزا کرنے والے کے طور پر آپسے کہا کہ اون انبیا کی ہمیں
صفت بیان کیجیے آپنے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد سے فوق طویل قامت سے کم ہین کشادہ
سینہ اون کا خون ظاہر معلوم ہوتا ہے گہونگر والے بال ہین گلابی پن اونکے رنگ پر غالب ہے
یعنی رنگ مین سرخی اور سپیدی ہے اور سرخی سپیدی پر غالب ہے گویا عیسیٰ علیہ السلام عروہ
بن مسعود الثقفی ہین اور موسیٰ علیہ السلام قوی موٹے گندمی رنگ لانبے قد والے ہین گویا وہ
شنوہ کے مردون مین سے ہین اونکے بال کثیر ہین اون کی دونون آنکہین حلقہ چشم مین بیٹہی
ہوئی ہین اونکے دانتون پر دانت ہین ہونٹ اوپر کی جانب اوبہرے ہوئے ہین شوڑے باہر
ہین وضع سے ترش روئی ظاہر ہوتی ہے۔ اور ابراہیم علیہ السلام خلقت اور اخلاق مین واللہ

مجھہ سے زیادہ مشابہ ہین قریش نے یہ سُن کر فریاد کی اور اِس امر کو بہت عظیم سمجھا مطعم نے کہا آج کے
آپکے قول کے سوا ہر ایک امر آپ کا آج کے دن سے پہلے ظاہر تھا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ
کاذب ہین ہم نہایت مشقت کے ساتھ بیت المقدس تک جاتے ہین اوس راستہ کی چڑہائی مین
مہینہ گذرتا ہے اور اوسکے اُتار مین ایک مہینہ گذرتا ہے آپ یہ زعم کرتے ہین کہ آپ بیت المقدس
کو ایک رات مین گئے اور وہان سے آ گئے لات اور عزیٰ کی قسم ہے مین آپ کی تصدیق نکرونگا
ابوبکر الصدیق رضؓ نے مطعم سے کہا کہ تو نے جو بات اپنے بھتیجے سے کہی ہے بری بات ہے تو نے
آپ کی بات رد کی اور آپ کی تکذیب کی مین یہ گواہی دیتا ہون کہ آپ صادق ہین لوگون نے
آپسے کہا اے محمد آپ ہمسے بیت المقدس کا وصف بیان کیجئے آپنے فرمایا مین بیت المقدس
مین رات کو داخل ہوا اور رات کو اوس سے نکلا آپکے اتنا فرمانے کے ساتھ ہی جبریل علیہ السلام
آئے اور اپنے بازو مین بیت المقدس کی صورت دکھلا دی آپ لوگون سے فرمانے لگے کہ بیت المقدس
کا ایک دروازہ ایسا ہے اور ایسی جگہہ مین ہے اور ایک دروازہ ایسا ہے اور ایسی جگہہ مین ہے
اور ابوبکر الصدیق رضؓ کہتے جاتے تھے آپ نے سچ فرمایا آپنے سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس دن فرمایا اے ابوبکر تمہارا نام اللہ تعالیٰ نے صدیق رکھا ہے لوگون نے آپسے پوچھا
اے محمد ہمکو ہمارے اونٹون کے قافلہ کی خبر دیجئے آپنے فرمایا بنی فلان کے قافلہ کے پاس مین
مقام روحا مین گیا اونہون نے اپنی ایک اونٹنی گم کردی تہی وہ لوگ اوس کی طلب مین گئے
تھے مین اون کے کجاوون تک گیا اون لوگون مین سے کجاوون کے پاس کوئی آدمی نہ تھا
لیکایک مینے پانی کا ایک پیالہ دیکھا مینے اوس مین سے پانی پی لیا پہر مین بنی فلان کے قافلہ کے
پاس گیا اونٹ مجھہ سے ڈر کر بھاگ گئے اور اون اونٹون مین سے ایک سرخ اونٹ بیٹھہ گیا
اوس پر ایسی گونین تہین جنمین سفید خطوط تھے مجھکو یہ معلوم نہین کہ اونٹ زخمی ہوگیا یا زخمی نہین
ہوا پھر مین بنی فلان کے قافلہ کے پاس پہونچا وہ مقام تنعیم مین تھا اور اوس قافلہ کے آگے ایک
خاکستری رنگ اونٹ تہا وہ قافلہ یہ آپہونچا ہے تم کو ایک ٹیکری سے دکھائی دے گا یہ سُنکر

ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ شخص ساحر ہے لوگ قافلہ کے دیکھنے کو گئے اور اونہون نے نظر کی جیسے آپنے فرمایا تھا ویسے ہی پایا لوگون نے آپ پر سحر کا تہمت لگایا اور کہا کہ ولید بن مغیرہ نے سچ کہا اللہ تعالی نے وما جعلنا الرویا التی اریناک الا فتنۃ للناس نازل فرمایا یعنی وہ رویا جو ہم نے آپ کو دکھلایا اوس کو ہم نے نہین کر دیا تا مگر آدمیون کے واسطے فتنہ یعنی آزمایش۔

## ام سلمہ رض کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن سعد نے کہا ہے ہم کو واقدی نے خبر دی کہ واقدی سے اسامہ بن زید اللیثی نے عمرو بن شعیب سے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے جد سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے کہا مجھ سے موسی بن یعقوب الزمعی نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے جد سے اون کی جد نے ام سلمہ رض سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے کہا موسی نے کہا ہے مجھ سے ابو الاسود نے عروہ سے اور عروہ نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے کہا واقدی نے کہا ہے مجھ سے اسحاق بن حازم نے وہب بن کیسان سے اونہون نے ابی مرہ مولی عقیل سے اور اونہون نے ام ہانی بنت ابی طالب سے حدیث کی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے مجھسے عبد اللہ بن جعفر نے زکریا بن عمرو سے اونہون نے ابن ابی ملیکہ سے اونہون نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے اس حدیث مین بعض کی حدیث بعض مین داخل ہوگئی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ربیع الاول کی سترہوین شب مین ہجرت سے ایک سال قبل شعب ابوطالب سے بیت المقدس تک معراج ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ایک ایسے سفید چوپایہ پر سوار کرایا گیا جو گدہے اور خچر کے درمیان تھا اوس کی رانون مین دو بازو تھے اون دونون بازوؤن کے سبب سے اوس کے دونون پاؤن جلدی پڑتے تہے جبکہ مین اوسکے پاس گیا کہ سوار ہوجاؤن اوس نے سرکشی کی اور اپنے ہاتھ پاؤن مارنے لگا جبریل عم نے اپنا ہاتھ اوس کی ایال پر رکھا پھر اوس سے کہا اسے براق تو جو یہ شوخی کرتا ہے تجھ کو شرم نہین آتی

واللہ محمد صلعم سے پہلے اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا بندہ تجھہ پر سوار نہین ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نزدیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اکرم ہو جبریل کی یہ بات سنکر براق کو ایسی شرم آئی کہ اوس کو پسینا آگیا
پھر براق شوخی سے ٹھیر گیا یہان تک کہ مین اوس پر سوار ہو گیا مینے اوسکے دونون کان پکڑ لیئے
اور براق نے زمین طے کرنے مین سرعت کی وہ اتنا تیز قدم تھا کہ اوس کی نگہ جس جگہ پڑتی تہی
وہان اوسکا سُم پڑتا تھا اور براق کی پشت طویل تہی اور اوسکے دونون کان طویل تھے اور میری
ساتھ جبریل علیہ السلام گئے وہ مجھہ سے جدا نہین ہوتے تھے اور مین اونسے جدا نہین ہوتا تھا
یہانتک کہ جبریل علیہ السلام نے مجھہ کو بیت المقدس تک پہونچا دیا براق اپنی اُس جگہہ مین آیا جس
جگہہ مین کھڑا ہوتا تھا جبریل ع نے اوسکو باندہ دیا وہ جگہہ انبیا کی سواری کے جانورون کی باندہنے
کی تہی اور مینے انبیا کو دیکھا کہ وہ میرے واسطے جمع ہوئے ہین مینے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو
دیکھا مینے یہ گمان کیا کہ یہ امر لابد ہے کہ ان انبیا کے واسطے کوئی امام ہو جبریل ع نے مجھکو آگے کیا
یہانتک کہ مین نے اون انبیا کے سامنے نماز پڑہی اور مینے اون سے پوچھا اونہون نے کہا کہ ہم
توحید کے ساتھ بھیجے گئے تہے اور بعض راویون نے کہا ہے کہ اس رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گم ہو گئے تھے بنو عبد المطلب متفرق ہو کر آپ کو ڈہونڈہتے پھرتے تھے اور آپ کو لوگون سے
پوچھتے تھے اور حضرت عباس ڈہونڈہنے کی واسطے نکلے یہانتک ڈہونڈہا کہ ذی طویٰ تک پہونچے
اور یا محمد یا محمد کہہ کر آپ کو آواز دینے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رض کو لبیک کے
ساتھ جواب دیا عباس رض نے کہا اے بھتیجے اپنی قوم کو آپنے رات سے رنج و مشقت مین ڈالا ہے
آپ کہان تھے آپنے فرمایا مین بیت المقدس سے آیا ہون عباس رض نے پوچھا کیا اسی رات
مین آپ آئے ہین آپنے فرمایا ہان عباس رض نے کہا نہین پہونچی تمکو مگر خیر آپنے فرمایا
مجھہ کو کوئی شے نہین پہونچی مگر خیر اور اُم ہانی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
نہین ہوئی مگر ہمارے گھر سے آپ اوس شب ہمارے پاس سوئے آپنے عشا کی نماز پڑہی پھر
آپ سو گئے جبکہ قبل فجر تھا ہم نے آپ کو صبح کی نماز کے واسطے بیدار کیا آپ کھڑے ہو گئے جبکہ

آپنے صبح کی نماز پڑھ لی آپنے فرمایا اے ام ہانی مینے تمہارے ساتھ عشا کی نماز پڑھی جیسے کہ تمنے
اس جگہہ مین مجھہ کو دیکھا پھر مین بیت المقدس مین گیا مینے اوس مین نماز پڑھی پھر مینے صبح کی نماز
تمہارے ساتھ پڑھی پھر آپ باہر جانے کے واسطے کھڑے ہو گئے مینے آپسے کہا کہ یہ بات آدمیون سے
آپ نہ کہئے آپ کی تکذیب کرینگے اور آپ کو ایذا پھونچاوین گے آپنے فرمایا واللہ مین اون آدمیون
سے کہون گا آپ نے اون کو خبر کی آدمیون نے سنکر تعجب کیا اور کہا کہ ہم نے اسکی مثل ہرگز نہین
سُنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے کہا اے جبریل میری قوم میری تصدیق
نہ کرے گی جبریل علیہ السلام نے کہا آپ کی تصدیق ابوبکر کرین گے اور وہ صدیق ہین اور بہت سے وہ
آدمی کہ نماز پڑہتے تھے اور اسلام لائے تھے فتنہ مین مبتلا ہو گئے آپنے فرمایا مین مقام حجر مین کھڑا ہوا
اللہ تعالی نے بیت المقدس کو مجھپر ظاہر کر دیا مین اون لوگون کو بیت المقدس کی نشانیون سے
خبر دینے لگا اور مین اوس کی طرف دیکھتا جاتا تھا بعض آدمیون نے مجھسے پوچھا مسجد کے کتنے
دروازے ہین مینے اوسکے دروازون کی گنتی نہین کی تھی مین اون دروازون کی طرف دیکھنے لگا
اور ایک ایک دروازہ مین شمار کرتا جاتا تھا اور اون لوگون کو خبر کرتا تھا اور اون کے اون قافلون
سے جو راستہ مین تھے اور قافلون مین جو نشانیان تھین اونسے مین خبر دیتا تھا جیسی مینے اونکو
خبر دی تھی ویسی ہی اونہون نے اون قافلون اور علامتون کو پایا اور اللہ تعالی نے وما جعلنا الرویا
التی اریناک الا فتنۃ للناس کو نازل فرمایا ام ہانی رضہ نے کہا کہ یہ رویا عینی مشاہدہ تھا جس کو آپنے
اپنی آنکھون سے دیکھا تھا اس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

## یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بیان مین مرسل طور پر وارد ہوئی ہین

ابونعیم نے عروہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اپنے
سفر بیت المقدس کی خبر دی قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ ہمکو خبر دین

کہ ہماری کیا چیز گم ہوگئی تھی اور آپ جو بات کہتے ہین اوسکی نشانی دکھلاییے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اونٹنی خاکستری رنگ گم ہوگئی تھی اور اوس پر تمہارا تجارتی سامان پارچہ کا لدا ہوا تھا جبکہ وہ اونٹنی آئی تو قریش نے کہا جو شے اوس پر تھی آپ ہم سے اوسکی تعریف بیان کرین جو شے اوس پر تھی جبریل علیہ السلام نے اوس سب کو آپکے واسطے پھیلا دیا جو شے اوس پر تھی آپ اوسکی طرف دیکھتے تھے آپنے قریش کو اوس شے سے خبر دی اور وہ کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے اس واقعہ نے قریش کے شک اور تکذیب کو زیادہ کردیا۔

بیہقی نے اسباط بن نصر کے طریق سے اسمٰعیل بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور آپنے اپنی قوم کو قافلہ کے رفیقون اور قافلہ کی علامت سے خبر کی تو قوم کے لوگون نے آپسے پوچھا کہ وہ لوگ کب آوینگے آپنے فرمایا چارشنبہ کے روز جبکہ چارشنبہ کا روز تھا قریش ایک بلند جاے پر چڑہ کے دیکھ رہے تھے اور دن ڈہل گیا تھا قافلہ نہین آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی آپکے واسطے دن مین ایک ساعت زیادہ کردیگئی اور آفتاب آپکے لئے روک دیا گیا آفتاب کسی پر نہین پہیر اگیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اوس دن کہ قافلہ آیا اور یوشع بن نون کی طرف آفتاب اوسوقت پہیر اگیا تھا جسوقت یوشع ؑ نے جبارین سے قتال کیا تھا۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین۔ اور ابن جریر نے عبد اللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ایک ایسا چوپایہ لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدہے سے بڑا تھا جہان پر اوسکی نگاہ پڑتی تھی وہان وہ اپنا قدم رکھتا تھا اوس کا نام براق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے قافلہ کے پاس سے گذرے قافلہ کے اونٹ بہاگ گئے اونہون نے اپنے آپس مین کہا یہ کیا واقعہ ہے اونہون نے کہا کہ ہم کوئی شے نہین دیکھتے ہین یہ نہین ہے مگر ایک ہوا ہے جس سے اونٹ بہاگے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس مین آئے اور دو برتن لائے گئے ایک مین خمر تھی اور دوسرے مین دودہ تھا آپنے دودہ لے لیا جبریل

نے کہا کہ آپ کو اور آپ کی امت کو ہدایت ہوئی پھر آپ مضر کی طرف گئے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو واقدی نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ وغیرہ اپنے رجال احادیث سے خبر دی ہے اِن راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے یہ سوال کیا کرتے تھے کہ مجھکو جنت اور دوزخ تو دکھا ہجرت سے اٹھارہ مہینہ پہلے رمضان کی سترہ تاریخ شب شنبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان مین چت سو رہے تھے آپکے پاس جبریل اور میکائیل علیہم السلام آئے اور دونون نے آپسے کہا کہ جس شے کا آپنے اللہ تعالی سے سوال کیا تھا اوسکی طرف آپ تشریف لیچلئے جبریل اور میکائیل ع آپ کو مقام اور زمزم کے درمیان لے گئے اور معراج لائی گئی ناگاہ آپنے معراج کو منظر مین احسن دیکھا جبریل اور میکائیل علیہما السلام آپ کو کل آسمانون کی طرف لے گئے آپنے آسمانون پر انبیا سے ملاقات کی اور سدرۃ المنتہی تک پہونچے اور جنت اور دوزخ کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مین ساتوین آسمان تک پہونچا مینے کچھ نہین سنا مگر قلمون کی آوازین اور پانچ نمازین آپ پر فرض کی گئین جبریل ع نازل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازین اونکے اوقات معینہ مین پڑہائین اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

حاکم نے (کتاب الرویۃ) مین کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی رویت اور اپنے کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام کے درمیان تقسیم کیا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کو دوبار دیکھا اور موسی علیہ السلام نے دوبار اللہ تعالی سے کلام کیا۔

## فوائد

کثیر علما اس طرف گئے ہین کہ معراج دوبار واقع ہوئی ہے اور اس دوبار کی معراج کے ساتھ اوس اختلاف کے درمیان جو حدیثون مین واقع ہے جمع کیا ہے جن لوگون نے اس قول کو اختیار کیا ہے اون مین سے ابوالنصر قشیری اور ابن العربی اور سہیلی ہین اور شیخ عزالدین بن عبدالسلام

نے کہا ہے کہ معراج خواب اور بیداری دونون حالتون مین واقع ہوئی ہے معراج مکہ مین اور مدینہ
مین واقع ہوئی خواب مین معراج کے واقع ہونے کا نکتہ یہ ہے کہ پہلے سے نفس اوسکے ساتھ
صالح ہوا اور نفس کے واسطے یہ تمہید ہو کہ جسوقت معراج بیداری مین واقع ہو تو نفس پر سہل ہو جاوئے
جیسے آپ کی ابتداء نبوت مین رویاے صادقہ ہوتی تہی تاکہ امر نبوت آپ پر سہل ہو جاوے اور
ابو شامہ اس طرف گئے ہین کہ آپ کو معراج باربار ہوئی ہے اور انس رض کی اوس حدیث کو جس
کی روایت بزار نے کی ہے اور سابق مین آچکی ہے سند گردانا ہے حافظ ابن حجر رح نے کہا
ہے کہ معراج مین تعدد بعید نہین ہے اور وقوع تعدد بعید نہین ہے مگر اسکی مثل مین کہ آپ نے
ہر ایک نبی سے سوال کیا اور نماز فرض کی گئی اور اس کی مثل جو امور ہین اگر یہ کہا جاوے کہ معراج
متعدد بار ہوئی اس طور پر کہ خواب مین واقع ہوئی تو یہ تمہید تہی پہر خواب کے موافق بیداری مین
معراج واقع ہوئی تو یہ امر بعید نہین ہے حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ مدینہ منورہ مین خواب مین
معراج مکرر واقع ہوئی ہے اور ابن المنیر نے معراج کے اسرار مین ایک نفیس کتاب تالیف
کی ہے اوس کتاب مین جو اسرار ذکر کئے ہین اون مین سے یہ ہے کہ اولاً آپ کو بیت المقدس تک
معراج ہوئی پہر آسمان تک اس مین حکمت یہ تہی کہ دو ہجرتین حاصل ہون اس لئے کہ اکثر انبیا
کی ہجرت بیت المقدس تہی بیت المقدس تک جانے مین آپ کو فی الجملہ کوچ حاصل ہوا نیز
اسلئے تہا کہ مختلف فضائل کے درمیان آپ جمع کرین اور آپکے اوس صدق بیان کی طرف
راستہ کا وجود ہو جو آپنے بیت المقدس کی علامتون سے لوگون کو خبر دی تہی اور لوگون نے اون
علامات مین آپ کی تصدیق کی تہی اور بقیہ اون امور مین جن کو آپنے ذکر کیا آپ کی تصدیق
لازم آئی بخلاف اوسکے کہ اگر آپ کو ابتداً آسمان تک معراج ہوتی تو یہ امور ظہور مین نہ آتے
اور اون اسرار مین سے کہ کتاب مذکور مین ذکر کیا ہے یہ ہے کہ آپ کا اکرام مناجات کے ساتھ
بر سبیل مفاجات تہا جیسے کہ آپنے اپنے قول (دبیناانا) کے ساتھ اس کی طرف اشارہ فرمایا
ہے اور موسیٰ علیہ السلام کے حق مین اکرام بالمناجات ایک میعاد پر اور استعداد پر موقوف تہا

اوس مین انتظار تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتظار کا الم اوٹھا دیا گیا اور اون اسرار
مین سے جو کتاب مذکور مین ذکر کیا ہے یہ ہے کہ ابن حبیبؒ نے یہ ذکر کیا ہے کہ آسمان اور زمین کی
درمیان ایک دریا ہے جسکا نام مکفوف ہے زمین کا دریا بہ نسبت اوس کی ایسا ہے جیسے کہ
محیط سے ایک قطرہ ہو کہا ہے کہ اس صورت مین یہ ہوا ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے وہ دریا پھٹ گیا ہوگا یہانتک کہ اوس کے اوس پار آپ گئے ہون گے اوس دریا کا
پھٹ جانا موسیٰ علیہ السلام کے واسطے دریا کے پہٹ جانیسے اعظم ہے اور اون اسرار مین
سے جو کتاب مذکور مین ذکر کیا ہے یہ ہے کہ آسمان کے دروازے بند باقی رکھی گئی یہانتک کہ جبریل ع
نے اونکو کہلوانا چاہا اور آپکے آنے سے پہلے دروازون کے کہولنے کا تہیا نہین کیا گیا یہ اس لئے
تہا کہ اگر پہلے سے کہول دئے جاتے تو آپ کو یہ ظن ہوتا کہ آسمان کے دروازے ہمیشہ کُھلے رہتے
ہین پس وہ باقی رکہے گئے تاکہ آپ کو معلوم ہوجاوے کہ اونکا کہلنا آپکے واسطے تہا اور اسواسطے
یہ امر تہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا تہا کہ آپ کو اس بات پر مطلع کردے کہ آپ اہلِ آسمان کی پاس
معروف ہین جبریل علیہ السلام کے ساتھ آپ تھے جبکہ اہل آسمان نے جبریل ع سے پوچہا تو اونہون نے
کہا میرے ساتھ محمد صلعم ہین اہل آسمان نے یہی پوچہا کیا آپکے پاس کوئی بہیجا گیا ہے اور اہلِ
آسمان نے مثلاً جبریل علیہ السلام سے یہ نہین پوچہا کہ محمد کون شخص ہے۔

## یہ باب اون آیات کی بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سی نکاح کیا وہ آیات ظہور مین آئے تھے

شیخین نے عائشہ رض سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تجھکو دو بار
خواب مین دکہلایا گیا ہون مین ایک مرد کو دیکھ رہا تہا اوس نے تمکو حریر کے پارچہ مین اوٹھایا تھا
وہ یہ کہتا تھا یہ آپ کی بی بی ہین مین اوس پارچہ کو کھولتا اور تم کو دیکھتا تہا اور مین یہ کہتا تھا کہ اگر
یہ امر اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو جاری کریگا۔

واقدی اور حاکم نے حبیب مولی عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت خدیجہ نے رحلت فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا غم کیا جبریل علیہ السلام حضرت عایشہ رض کو گہوارہ مین لائے اور کہا یہ آپکے بعض غمون کو دور کردینگی اور حضرت خدیجہ سے عایشہ مین خلفت ہوگا (خلف وہ ہے جو ایک کے پیچھے آوے)

ابو یعلی اور بزار اور ابن ابی عمر العدنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے نکاح نہین کیا یہان تک کہ جبریل ع میری صورت آپکے پاس لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے ایسے حال مین نکاح کیا کہ میرے جسم پر بچپن کا لباس تہا مین لڑکی تہی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے نکاح کیا اللہ تعالی نے مجہہ مین حیا پیدا کردی اور مین صغیرہ تہی۔

## یہ باب اُس آیت کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا تہا وہ آیت وقوع مین آئی تھی

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ سکران بن عمرو سہیل بن عمرو کے بہائی کے پاس تہین اُنہون نے خواب مین دیکہا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آرہے ہین یہانتک کہ آپنے اون کی گردن پر قدم رکہہ دیا حضرت سودہ نے اس خواب کو اپنے شوہر سے ذکر کیا اوسنے کہا اگر یہ خواب سچا ہوگا تو مین ضرور مرجاونگا اور محمد صلعم تمسے نکاح کرینگے پہر حضرت سودہ نے دوسری شب کو خواب مین دیکہا کہ آسمان سے ایک چاند اون پر اوترا ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہین اُنہون نے اپنے شوہر کو خبر کی اونکے شوہر نے کہا اگر تمہارا یہ خواب سچا ہوگا مین زندہ نہ رہونگا مگر تہوڑی مدت یہان تک کہ مین مرجاؤنگا اور تم میرے بعد نکاح کرلوگی سکران اوسی دن بیمار ہوا اور تہوڑی

شیخین نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یوم احد سے زیادہ سخت کوئی دن آپ پر آیا ہے آپنے فرمایا جو امر کہ مینے تمہاری قوم سے دیکھا اوس سے زیادہ سخت دن یوم العقبہ تھا مینے اپنے آپ کو عبدیالیل کے روبرو پیش کیا جس شے کا مینے ارادہ کیا تھا اوس نے اوسکو قبول نہین کیا مین سیدھا چلا گیا اور اوسوقت غمگین تھا مجھکو اوس غم سے افاقہ نہین ہوا مگر اوسوقت کہ مین مقام قرن الثعالب مین پہونچا مینے اپنا سر اوٹھایا یکایک مینے ایک ابر کو دیکھا جس نے مجھپر سایہ کیا تھا مین نے یکایک دیکھا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے اونہون نے مجھکو پکارا اور مجھہ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپسے کہی اور آپ کی بات جو رد کی اللہ تعالی نے اوسکو سنا ہے اللہ تعالی نے آپ کے پاس ملک الجبال کو بھیجا ہے قوم کے باب مین جو چاہین آپ اوس کو حکم دین پھر ملک الجبال نے مجھکو پکارا اور مجھہ کو سلام کیا پھر اوس نے مجھہ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپسے کہی ہے اوس کو اللہ تعالی نے سنا ہے اور مین ملک الجبال ہون اور آپکے ربنے مجھکو آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ جس شے کیواسطے آپ چاہین مجھہ کو حکم دین اگر آپ چاہین تو اخشبین دو پہاڑون کو مین اون لوگون پر ملا دون (وہ اونکے درمیان ہلاک ہوجائین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الجبال سے فرمایا بلکہ مین یہ امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی اون لوگون کی پشتون سے اون لوگون کو پیدا کرے جو اللہ تعالی کی عبادت کرین اور اللہ تعالی کے ساتھ کچھہ شرک نہ کرین۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ نے حدیث کی ہے کہ جبکہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر کیا کہ اپنی ذات کو قبایل عرب پر ظاہر کرین آپ مکان سے نکلے اور مین اور ابوبکر الصدیق آپکے ساتھ تھے ہم عرب کی مجالس مین سے ایک مجلس کی طرف گئے اہل مجلس مین مفروق ابن عمرو اور ہانی بن قبیصہ تھا مفروق نے پوچھا آپ کس شے کی طرف بُلاتے ہین آپنے فرمایا

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ کی شہادت اور اِس امر کی طرف بلاتا ہون کہ تم لوگ مجھے دوست رکھو اور میری مدد کرو اِس لئے کہ قریش امر الٰہی پر غالب آگئے ہین اور اللہ تعالیٰ کے رسولون کو جھوٹا ٹھیرایا ہے اور حق سے باطل کے ساتھ مستغنی ہو گئے ہین اور اللہ تعالیٰ غنی اور حمید ہے مفروق نے آپ کی تقریر سنکر کہا واللہ مینے اِس کلام سے احسن کوئی کلام نہین سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم آخر آیت تک پڑھا مفروق نے سُنکر کہا واللہ یہ کلام اہل زمین کے کلام سے نہین ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان کو آخر آیت تک پڑھا مفروق نے سنکر کہا واللہ آپنے مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی طرف بلایا ہے جس قوم نے آپ کی تکذیب کی ہے انھون نے افک کیا ہے اور آپ پر غلبہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ دیکھ لوگے تم لوگ نہ ٹھیروگے مگر تھوڑی مدت یہان تک کہ اللہ تعالیٰ تم لوگون کو کسریٰ کے ملک اور اون لوگون کے شہرون اور مالون کا وارث کردیگا اور اون کی عورتون کو تمھارے تصرف مین دیگا اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کروگے۔

ابو نعیم نے خالد بن سعید کے طریق سے خالد نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بکر بن وایل کے لوگ مکہ کو حج مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر الصدیق رضہ سے کہا کہ ان لوگون کے پاس چلو اور مجھکو اون کے سامنے پیش کرو ابو بکر الصدیق اون لوگون کے پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے روبرو پیش کیا اونھون نے کہا اتنا انتظار کیجیے کہ ہمارا شیخ حارثہ آجاوے جبکہ حارثہ آیا تو اوسنے کہا کہ ہمارے اور اہل فارس کے درمیان جنگ ہے جب ہم اوس امر سے جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے فارغ ہوجاوین گے تو ہم پلٹ کے آوین گے اور جو بات آپ کہتے ہین ہم اُس مین غور کرین گے جبکہ ذی قار مین بکر بن وایل اور اہل فارس آپس مین جنگ کے لئے جمع ہو گئے تو اونکے شیخ نے اون سے پوچھا کہ جس مرد نے تمکو جس امر کی طرف بلایا ہے اوس کی

شیخین نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یوم احد سے زیادہ سخت کوئی دن آپ پر آیا ہے آپنے فرمایا جو امر کہ مینے تمھاری قوم سے دیکھا اوس سے زیادہ سخت دن یوم العقبہ تھا مینے اپنے آپ کو عبد یالیل کے روبرو پیش کیا جس شے کا مینے ارادہ کیا تھا اوس نے اوسکو قبول نہین کیا مین سیدھا چلا گیا اور اوسوقت غمگین تھا مجھہ کو اوس غم سے افاقہ نہین ہوا مگر اوسوقت کہ مین مقام قرن الثعالب مین پہونچا مینے اپنا سر اوٹھایا یکایک مینے ایک ابر کو دیکھا جس نے مجھپر سایہ کیا تھا مین نے یکایک دیکھا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے اونہون نے مجھہ کو پکارا اور مجھہ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپسے کہی اور آپ کی بات جو رد کی اللہ تعالی نے اوسکو سنا ہے اللہ تعالی نے آپ کے پاس ملک الجبال کو بھیجا ہے قوم کے باب مین جو چاہین آپ اوس کو حکم دین پھر ملک الجبال نے مجھکو پکارا اور مجھہ کو سلام کیا پھر اوس نے مجھہ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپسے کہی ہے اوس کو اللہ تعالی نے سنا ہے اور مین ملک الجبال ہون اور آپکے ربنے مجھکو آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ جس شے کیواسطے آپ چاہین مجھہ کو حکم دین اگر آپ چاہین تو اخشبین دو پہاڑون کو مین اون لوگون پر ملا دون (وہ اونکے درمیان ہلاک ہوجائین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الجبال سے فرمایا بلکہ مین یہ امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی اون لوگون کی پشتون سے اون لوگون کو پیدا کرے جو اللہ تعالی کی عبادت کرین اور اللہ تعالی کے ساتھ کچھہ شرک نہ کرین۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے حدیث کی ہے کہ جبکہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر کیا کہ اپنی ذات کو قبایل عرب پر ظاہر کرین آپ مکان سے نکلے اور مین اور ابوبکر الصدیق آپکے ساتھ تھے ہم عرب کی مجالس مین سے ایک مجلس کی طرف گئے اہل مجلس مین مفروق ابن عمرو اور ہانی بن قبیصہ تھا مفروق نے پوچھا آپ کس شے کی طرف بلاتے ہین آپنے فرمایا

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ کی شہادت اور اِس امر کی طرف بلاتا ہون
کہ تم لوگ مجھے دوست رکھو اور میری مدد کرو اس لئے کہ قریش امر الٰہی پر غالب آگئے ہین اور
اللہ تعالیٰ کے رسولون کو جھوٹا ٹھیرایا ہے اور حق سے باطل کے ساتھ مستغنی ہو گئے ہین اور
اللہ تعالیٰ غنی اور حمید ہے مفروق نے آپ کی تقریر سنکر کہا واللہ مینے اِس کلام سے احسن کوئی
کلام نہین سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم آخر آیت تک پڑھا
مفروق نے سُنکر کہا واللہ یہ کلام اہل زمین کے کلام سے نہین ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان کو آخر آیت تک پڑھا مفروق نے سنکر کہا واللہ آپنے
مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی طرف بلایا ہے جس قوم نے آپ کی تکذیب کی ہے اُنھون نے
افک کیا ہے اور آپ پر غلبہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ دیکھ لوگے
تم لوگ نہ ٹھیروگے مگر تھوڑی مدت یہان تک کہ اللہ تعالیٰ تم لوگون کو کسریٰ کے ملک اور اون
لوگون کے شہرون اور مالون کا وارث کر دیگا اور اون کی عورتون کو تمھارے تصرف مین دیگا اور
تم لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کروگے۔

ابو نعیم نے خالد بن سعید کے طریق سے خالد نے اپنے باپ سے اور اونکے باپنے اون
کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بکر بن وایل کے لوگ مکہ کو حج مین آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو بکر الصدیق رضہ سے کہا کہ اِن لوگون کے پاس چلو اور مجھکو اون کے سامنے پیش
کرو ابو بکر الصدیق اون لوگون کے پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے
روبرو پیش کیا اونھون نے کہا اتنا انتظار کیجئے کہ ہمارا شیخ حارثہ آجاوے جبکہ حارثہ آیا تو اوسنے
کہا کہ ہمارے اور اہل فارس کے درمیان جنگ ہے جب ہم اوس امر سے جو ہمارے اور اُن
کے درمیان ہے فارغ ہو جاوینگے تو ہم پلیٹ کے آوینگے اور جو بات آپ کہتے ہین ہم اُس
مین غور کرینگے جبکہ ذی فار مین بکر بن وایل اور اہل فارس آپس مین جنگ کے لئے جمع
ہو گئے تو اونکے شیخ نے اون سے پوچھا کہ جس مرد نے تمکو جس امر کی طرف بُلایا ہے اوس کی

طرف بلایا اوسکا کیا نام ہے اونہون نے کہا محمد صلعم نام ہے اونکے شیخ نے کہا کہ وہ تمہارا شعار ہی اونہون نے اہل فارس پر فتح پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سبب سے اونہون نے نصرت پائی۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور بغوی نے اپنی کتاب معجم مین اخرم ہجیمی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم ذی قاریہ پہلا دن ہے کہ عرب نے اس مین اہل عجم سے انتقام لیا ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور بقی بن مخلد نے اپنی مسند مین اور بغوی نے اس کی مثل بشیر بن یزید الضبعی کی حدیث سے روایت کی ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ ابو صالح نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ ذی قار کی جنگ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا آپنے فرمایا وہ اول دن ہے کہ اہل عرب نے اہل عجم سے انتقام لیا ہے اور میرے سبب عرب کو عجم پر نصرت ہوئی شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین کہ آمدی نے دیوان اعشی کی شرح مین جو کچھ تصریح کی ہے مینے اوس کو دیکھا ہے کہا ہے کہ یوم ذی قار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد ہوا ہے اور یہ کہا ہے کہ بنی بکر نے اہل فارس سے جو حرب اور قتال کیا اوس کو جبریل ع نے آپ کو دکھلایا آپ نے دوبار یہ دعا کی اللہم انصر بکر بن وایل اور تیسری بار یہ ارادہ کیا کہ بکر بن وایل کے واسطے یہ دعا کرین کہ اون کو ہمیشہ نصرت ہو جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا آپ مستجاب الدعوت ہین جسوقت آپ بنی بکر کے واسطے ہمیشہ نصرت کی دعا فرماوین گے تو اون کے مقابلہ مین کوئی جنگ نہ ہوگی وہ سب پر غالب رہین گے جبکہ آپنے اونکے لئے دعا کی اور اہل فارس بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرور کی حالت مین تبسم فرمایا اور یہ فرمایا یہ اول دن ہے کہ اس مین عرب نے عجم سے انتقام لیا ہے اور عرب کو میرے سبب سے نصرت ہوئی ہے۔

واقدی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن والصیۃ العبسی سے عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور

اون کے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مقام منا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے آپ نے ہمکو دعوتِ اسلام دی ہم نے آپکے فرمانے کو قبول نہین کیا اور ہمارے واسطے انکار مین خیر نہ تھی اور ہمارے ساتھ میسرہ بن مسروق العبسی تھا اوس نے ہم سے کہا کہ مین اللہ تعالی کے ساتھ حلف کرتا ہون اگر اِس مرد کی ہم تصدیق کرین گے اور ہم اسکو سوار کرائین گے یہان تک کہ ہم اِس کو اپنے کجاوون کے درمیان اوتارین گے تو یہ پسندیدہ رائے ہوگی مین اللہ تعالی کے ساتھ حلف کرکے کہتا ہون کہ اِس مرد کا امر ضرور ظاہر اور غالب ہونیوالا ہے یہان تک کہ جہان پہونچنے کی جگہہ ہے وہان تک پہونچیگا قوم نے انکار کیا اور پلٹ کے چلی گئی میسرہ نے پلٹتے وقت اون لوگون سے کہا ہمارے ساتھ فدک کی طرف مڑ چلو اسلئے کہ فدک مین یہودی لوگ ہین ہم اُن سے اِس مرد کا احوال پوچہین گے وہ لوگ یہود کی طرف مڑ گئے یہود نے اپنی ایک کتاب نکالی اور اوسکو رکھا پھر اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑھا کہ نبی اُمی عربی ہوگا گدہے پر سواری کرے گا اور ایک ٹکڑے پر قناعت کریگا اور وہ نہ طویل القامت ہوگا اور نہ قصیر القامت ہوگا اور نہ اوسکے بال گھونگروالے ہونگے اور نہ لٹکے ہوئے اوسکی دونون آنکھون مین سرخی ہوگی اور اوسکا رنگ مایل بسرخی ہوگا یہود نے کہا جس نے تم کو اسلام کی دعوت دی ہے اگر وہ وہی ہے تو تم لوگ قبول کرلو اور اوس کے دین مین داخل ہوجاؤ ہم یہود لوگ اوس سے حسد رکھتے ہین اور ہم اوس کا اتباع نہ کرین گے اور ہم لوگون کو اوسکی طرف سے بہت سے مقامات مین عظیم مصیبت پہونچنے والی ہے اور عرب مین سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر اوسکا وہ پیچھا کرے گا یا اوسکو قتل کریگا یہود سے یہ سن کر میسرہ نے کہا اے قوم یہ امر ظاہر ہے میسرہ نے حجۃ الوداع مین اسلام قبول کرلیا۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابن رومان اور عبداللہ بن ابی بکر وغیرہما سے روایت کی ہے اِن راویون نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی کندہ کے مکانون مین آئے اور آپنے اپنی نفس مبارک کو اون کے روبرو پیش کیا کہ مین نبی ہون بنی کندہ نے انکار کیا قوم مین جو صغیر شخص تھا

اوس نے کہا اے قوم کے لوگو تم اس مرد کی طرف سبقت کرو قبل اسکے کہ لوگ تم سے اسکی طرف سبقت کرین واللہ اہل کتاب تم سے یہ باتین کہتے ہین کہ حرم سے ایک نبی ظہور کریگا اوس کا زمانہ آگیا ہے قوم کے لوگون نے انکار کیا۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجہہ سے کندہ مین کی ایک مرد نے جسکا نام یوسف تہا اپنی قوم کے شیخون سے حدیث کی ہے اُن شیخون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین یہ دکہایا گیا کہ آپ کی نصرت اہل شہر اور اہل نخل کرین گے۔

ابو نعیم نے عروہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ انصار سے عقبہ مین بیعت لی شیطان لعین نے پہاڑ کی چوٹی پر جاکر پکارا اے معشر قریش یہ بنی اوس اور بنی خزرج ہین اُنہون نے تمہارے قتال کے واسطے باہم حلف کیا ہے قریش کے لوگ سُنکر اسوقت ڈر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس آواز سے نہ ڈرو آواز دینے والا اللہ تعالی کا دشمن ابلیس لعین ہی جن لوگون سے تم خوف کرتے ہو اون مین سے کوئی شخص نہین سنتا ہے قریش کو یہ بات پہونچی وہ آئے یہان تک کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان اور اسباب کو وہ روندتی تھے اور اون لوگون کو نہین دیکہتے تھے پہر لپٹ کے چلے گئے۔ اور ابو نعیم نے زہری سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ مین آدمیون نے بیعت کی ایک آواز دینے والے نے پہاڑ مین آواز دی وہ ابلیس لعین تہا اوس نے یہ کہا اے معشر قریش اگر تم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ مین کوئی حاجت ہی تو تم لوگ پہاڑ کی ایسی ایسی جگہہ مین آپ کے پاس آؤ جو لوگ یثرب مین رہتے ہین اونہون نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کیا ہے اوسوقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اونکو قوم کے لوگون مین سے سوا حارثہ بن النعمان کے کسی نے نہین دیکہا اسکے بعد کے لوگ فارغ ہو گئے حارثہ نے کہا اے نبی اللہ مینے ایک ایسے مرد کو دیکہا ہے جو سفید کپڑے پہنے تہا مین نے اوسکو

بیگانہ سمجھا وہ آپ کی دہنی جانب کہڑا تھا آپ نے حارثہ سے پوچھا کیا تم نے اوس مرد کو دیکھا حارثہ نے کہا بیشک مینے دیکھا آپ نے حارثہ سے فرمایا تمنے خیر کو دیکھا وہ جبریل علیہ السلام تہے۔

ابو نعیم نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقبا کو لیا تو یہ فرمایا کہ کوئی شخص کسی قسم کا وسوسہ نہ کرے مین نہین لینے والا ہون مگر اُن لوگونکو جنکی طرف جبریل ع نے اشارہ کیا ہے۔

## یہ باب اُن آیات اور معجزات کے بیانمین ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مین واقع ہوئی ہین

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے جریر سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجہہ کو یہ وحی بہیجی کہ ان تین نہرون مین سے جس شہر مین آپ نزول کرین گے وہ شہر آپ کا دار ہجرت ہے مدینہ منورہ یا رین یا قنسرین۔

بخاری نے حضرت عائشہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے کہا تمہارا دار ہجرت مجہہ کو دکہلایا گیا ہے مجہہ کو ایک شورہ زار زمین دکہلائی گئی ہے جس مین نخلستان ہین اور وہ زمین لابتین کے درمیان واقع ہے جسوقت آپنے یہ ذکر فرمایا تو ہجرت کرنے والون نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ابو بکر الصدیق نے ہجرت کا سامان کیا ابو بکر الصدیق رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی جگہہ ٹہیرے رہو ابہی نہ جاؤ مین اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہون کہ مجہکو ہجرت کا اذن دیا جائے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابن عباس رض سے کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابن عباس رض نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین پندرہ سال تک اقامت کی سات آٹھ سال تک آپ روشنی کو دیکہتے تہے اور آواز سنتے تہے اور مدینہ منورہ مین دس

اوس نے کہا اے قوم کے لوگو تم اس مرد کی طرف سبقت کرو قبل اسکے کہ لوگ تم سے اسکی طرف سبقت کرین واللہ اہل کتاب تم سے یہ باتین کہتے ہین کہ حرم سے ایک نبی ظہور کریگا اوس کا زمانہ آگیا ہے قوم کے لوگون نے انکار کیا۔

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے کندہ مین کی ایک مرد نے جسکا نام یوسف تھا اپنی قوم کے شیخون سے حدیث کی ہے اُن شیخون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین یہ دکھایا گیا کہ آپ کی نصرت اہل شہر اور اہل نخل کرین گے۔

ابونعیم نے عروہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ انصار سے عقبہ مین بیعت لی شیطان لعین نے پہاڑ کی چوٹی پر جا کر پکارا اے معشر قریش یہ نبی اوس اور بنی خزرج ہین اُنھون نے تمھارے قتال کے واسطے باہم حلف کیا ہے قریش کے لوگ سُنکر اسوقت ڈر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس آواز سے نہ ڈرو آواز دینے والا اللہ تعالی کا دشمن ابلیس لعین ہی جن لوگون سے تم خوف کرتے ہو اون مین سے کوئی شخص نہین سنتا ہے قریش کو یہ بات پہونچی وہ آئے یہان تک کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان اور اسباب کو وہ روندتی تھے اور اون لوگون کو نہین دیکھتے تھے پھر لیٹ کے چلے گئے۔ اور ابونعیم نے زہری سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابونعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ مین آدمیون نے بیعت کی ایک آواز دینے والے نے پہاڑ مین آواز دی وہ ابلیس لعین تھا اوس نے یہ کہا اے معشر قریش اگر تم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ مین کوئی حاجت ہی تو تم لوگ پہاڑ کی ایسی ایسی جگہہ مین آپ کے پاس آو جو لوگ یثرب مین رہتے ہین اونھون نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کیا ہے اوسوقت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اونکو قوم کے لوگون مین سے سوا حارثہ بن النعمان کے کسی نے نہین دیکھا اسکے بعد کے لوگ فارغ ہوگئے حارثہ نے کہا اے نبی اللہ مینے ایک ایسے مرد کو دیکھا ہے جو سفید کپڑے پہنے تھا مین نے اوسکو

بیگانہ سمجھا وہ آپ کی دہنی جانب کھڑا تھا آپنے حارثہ سے پوچھا کیا تم نے اوس مرد کو دیکھا حارثہ نے کہا بیشک مینے دیکھا آپ نے حارثہ سے فرمایا تمنے خیر کو دیکھا وہ جبریل علیہ السلام تھے۔

ابو نعیم نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقبا کو لیا تو یہ فرمایا کہ کوئی شخص کسی قسم کا وسوسہ نہ کرے مین نہین لینے والا ہون مگر اُن لوگونکو جنکی طرف جبریل عم نے اشارہ کیا ہے۔

## یہ باب اُن آیات اور معجزات کے بیانمین ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مین واقع ہوئی ہین

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے جریر سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھ کو یہ وحی بھیجی کہ ان تین شہرون مین سے جس شہر مین آپ نزول کرین گے وہ شہر آپ کا دار ہجرت ہے مدینہ منورہ یا بحرین یا قنسرین۔

بخاری نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے کہا تمہارا دار ہجرت مجھ کو دکھلایا گیا ہے مجھ کو ایک شورہ زار زمین دکھلائی گئی ہے جس مین نخلستان ہین اور وہ زمین لابتین کے درمیان واقع ہے جسوقت آپنے یہ ذکر فرمایا تو ہجرت کرنے والون نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ابو بکر الصدیق نے ہجرت کا سامان کیا ابو بکر الصدیق رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی جگہہ ٹھیرے رہو ابھی نہ جاؤ مین اللہ تعالی سے اُمید کرتا ہون کہ مجھکو ہجرت کا اذن دیا جائے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابن عباس رضہ سے کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابن عباس رضہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین پندرہ سال تک اقامت فرمائی سات آٹھ سال تک آپ روشنی کو دیکھتے تھے اور آواز سنتے تھے اور مدینہ منورہ مین دس

سال آپنے قیام فرمایا۔

بیہقی نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ قریش دار ندوہ مین جمع ہوئے اور آپ کے قتل پر اونہون نے اتفاق کیا جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو یہ امر کیا کہ جس جگہہ آپ شب کو سوتے ہین وہان شب کو نہ سوئے اور قوم نے جو مکر کیا تھا اوس سے آپ کو خبر کی اور اوسوقت آپ کو مکہ سے نکلنے کے واسطے اذن دیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت اپنی قوم کے سامنے نکلکر آئے جو وہ لوگ آپکے دروازہ پر کھڑے تھے اور آپ کے ساتھ ایک مٹھی خاک تھی آپ اوس خاک کو اون لوگون کے سرون پر چھڑکتے تھے اور اللہ تعالی نے اپنے نبی کے دیکھنے سے اونکو اندھا کردیا تھا آپ کو کوئی نہین دیکھتا تھا اور آپ اوس وقت یسن والقران الحکیم اللہ تعالی کے قول فاغشینا ہم فہم لا یبصرون تک پڑہ رہے تھے۔

ابن سعد نے ابن عباس اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عایشہ رضہ بنت ابو بکر الصدیق اور عایشہ بنت قدامہ اور سراقہ بن جعشم سے روایت کی ہے اس حدیث مین بعض کی حدیث بعض مین داخل ہوگئی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین اپنے مکان سے باہر نکلے کہ قوم کے لوگ آپکے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے ایک مٹھی سنگریزے آپنے لئے اور اون کو اون لوگون کے سرون پر بکھیرتے جاتے اور آپ یسین کو پڑہتے تھے آپ چلے گئے اون لوگون سے کسی کہنے والے نے پوچھا کس چیز کا انتظار کر رہے ہو اونہون نے کہا محمد صلعم کا انتظار کرتے ہین اوس کہنے والے نے کہا واللہ وہ تم لوگون کے پاس سے چلے گئے اونہون نے کہا واللہ ہم نے آپ کو نہین دیکھا اور اپنی جگہہ سے اوٹھے اور اپنے سرون سے مٹی کو جھاڑتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق غار ثور کی طرف تشریف لیگئے اور اوس مین داخل ہوگئے اور مکڑی نے غار کے دروازہ پر جالا تن دیا اور قریش نے آپ کو نہایت ڈہونڈا یہان تک کہ قریش کے لوگ غار کے دروازہ تک پہونچ گئے

جب غار کے دروازہ پر جالا دیکھا تو بعض نے کہا کہ غار کے اس دروازہ پر اتنے زمانہ کی مکڑی ہے
کہ محمد صلعم کے پیدا ہونے سے پہلے کی ہے یہ وہ پلٹ گئے۔

ابونعیم نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مکان سے نکلے اور آپنے ایک مٹھی خاک لی اور اللہ تعالی نے ان لوگون کو اندھا کر دیا وہ آپ کو
نہین دیکھتے تھے آپ اوس خاک کو اون لوگون کے سرون پر اُڑا رہے تھے اور آپ یسن پڑھ
رہے تھے ابونعیم نے اوپر کی حدیث کی مثل اس واقعہ کو ذکر کیا ہے واقدی اور ابونعیم نے عائشہ
بنت قدامہ سے یہ روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین مکان کی کھڑکی سے
وضع ہل کے اس طور پر نکلا کہ مجہہ کو کوئی نہ پہچانے جو شخص اول مجہہ کو ملا ابوجہل تھا اللہ تعالی
نے میرے دیکھنے اور ابوبکر الصدیق کے دیکھنے سے اوس کو اندھا کر دیا یہان تک کہ ہم دونون
چلے گئے۔

بیہقی نے ابن شہاب اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ قریش ہر طرف سوار ہو کر گئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھتے تھے اور اہل المیاہ کے پاس آدمیون کو بہیجا اونکو امر کرتے تھے
اور اون کے لئے بڑا انعام ٹھیراتے تھے اور اوس ثور جبل پر آئے جسکے غار مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تھے یہان تک کہ اوس پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق
نے اون کی آوازین سنین ابوبکر ڈرے اور اون کو غم اور خوف پیدا ہو گیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ابوبکر الصدیق سے فرماتے تھے لاتحزن ان اللہ معنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی ابوبکر الصدیق پر اللہ تعالی کی طرف سے اطمینان اور قرار نازل ہوا۔

شیخین نے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رضہ نے مجہہ سے باتین کین
اور کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار مین تھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا اگر اون لوگون مین سے کوئی شخص اپنے قدمون کی طرف دیکھے گا تو وہ ہمکو اپنے قدمون
کے نیچے دیکھے گا یعنی ہم اتنے قریب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوبکر ماظنک

باثنین اللہ ثالثہما ۔

ابونعیم نے اسما بنت ابوبکر الصدیق رض سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق نے ایک مرد کو غار کے مواجہ مین دیکھا کہا یا رسول اللہ یہ مرد ہمکو ضرور دیکھہ رہا ہے آپنے فرمایا یہ ہرگز ہم کو نہین دیکھتا اسوقت ملائکہ اس کو اپنے بازؤن مین چھپائے ہوئے ہین وہ مرد کچھہ دیر نہین ٹھیرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق کے سامنے پیشاب کرنے کے واسطے بیٹھہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر الصدیق اگر یہ مرد تمکو دیکھتا تو تمہارے روبرو پیشاب نہ کرتا اور ابویعلی نے اس حدیث کی مثل حضرت عائشہ رض کے طریق سے ابوبکر الصدیق رض سے روایت کی ہے ۔

ابن سعد اور ابن مردویہ اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی مصعب المکی سے روایت کی ہے کہ مینے انس بن مالک اور زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ کو پایا ہے مینے اون سے سنا ہے وہ یہ حدیث کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس شب کو غار مین داخل ہوئے اوس شب مین ایک درخت کو اللہ تعالی نے امر فرمایا وہ درخت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اوگا اور اوس نے آپ کو چھپالیا اور اللہ تعالی نے مکڑی کو امر فرمایا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ مین اپنا جالا تن دیا اور آپ کو چھپالیا اور اللہ تعالی نے دو جنگلی کبوترون کو امر فرمایا وہ غار کے منہہ پر آکر ٹھیر گئے اور قریش کے نوجوان مرد ہر ایک بطن سے ایک ایک اپنی لاٹھیون اور چوب دستیون اور تلوارون کے ساتھہ آئے یہان تک آگئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس ہاتھہ کی مقدار پر تھے ایک مرد غار مین دیکھنے لگا اوس نے غار کے منہہ پر دو کبوترون کو دیکھا وہ اپنے ہمراہیون کے پاس پلٹ کے گیا اونہون نے اوس سے کہا تجھہ کو کیا ہو گیا ہے کہ تو غار مین نہین دیکھتا اوس نے کہا کہ غار کے منہہ پر دو کبوتر مینے دیکھے ہین اس سے مینے یہ جانا ہے کہ غار مین کوئی نہین ہے اوس کی یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپنے یہ پہچانا کہ اللہ تعالی نے ان دونون کبوترون کے سبب سے اوس کو آپ سے دفع کر دیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون

کبوتروں کے واسطے دعا کی اور اون دونون پر علامت کی گئی اور اون کی جزا فرض کی گئی اور وہ کبوتر اوس جگہہ سے حرم مین چلے گئے اور اوس جوڑے نے حرم شریف کی ہر ایک چیز مین بچے دئے۔

احمد اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے یون روایت کی ہے کہ مشرکین نے مکہ مین ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین مشورہ کیا بعض نے کہا جس وقت آپ صبح کو اوٹھین تو آپ کو سخت باندہ ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ آپ کو قتل کر ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ آپ کو مکہ سے نکال دو اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کے اس مشورہ پر مطلع کر دیا آپ اوسی رات مین اپنے مکان سے نکلے اور غار مین پہونچ گئے جبکہ مشرکین صبح کو اوٹھے آپکے قدم کے نشان پر چلے گئے جبکہ نشان قدم دیکھتے ہوئے پہاڑ تک پہونچے شناخت نہ کر سکے وہ لوگ پہاڑ پر چڑہے اور غار کے پاس سے گذرے اونہون نے غار کے منہہ پر مکڑی کا جالا دیکھا اور یہ کہا کہ اگر آپ اس جگہہ داخل ہوئے ہوتے تو مکڑی کا جالا غار کے دروازہ پر نہوتا۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہی کہا ہی مجہہ سے موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غار مین جسوقت داخل ہوئے مکڑی نے اوس غار کی دروازہ پر جالے پر جالا تن دیا جبکہ وہ لوگ غار کے منہہ تک پہونچے اون مین سے ایک کہنے والے نے اون سے کہا کہ غار مین چلو امیہ بن خلف نے کہا تمہاری حاجت غار کی طرف نہین ہی اسلئے کہ اس غار پر ایک مکڑی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد سے قبل کی ہے اسدن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکڑی کے مارنے سے ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ مکڑی اللہ تعالی کے لشکرون مین سے ایک لشکر ہے۔

ابو نعیم نے (حلیہ) مین عطا بن میسرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مکڑی نے دوبار جالا تنا ہے ایک بار داؤد علیہ السلام پر جالا تنا تہا جبکہ طالوت اونکو ڈہونڈہتا تھا اور دوسری بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غار مین جالا تنا تہا۔

شیخین نے ابوبکر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو قوم نے ڈہونڈا اون مین سے کسی شخص نے ہمکو نہین پایا سوا سراقہ بن مالک کے کہ وہ اپنی گھوڑی پر سوار تہا مینے کہا یا رسول اللہ یہ ڈہونڈہنے والا ہمارے پاس پہونچ گیا آپ نے فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا جبکہ ہماری درمیان اور اوسکے درمیان ایک نیزہ کی مقدار یا تین نیزون کی مقدار فاصلہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر بد دعا کی اور کہا اے میرے اللہ جس چیز کے ساتھ تو چاہے اوسکو ہمسے کفایت کر اوسکی گھوڑی اوسکو لیکر زمین مین پیٹ تک دہس گئی سراقہ نے کہا اے محمد مجھکو معلوم ہوگیا کہ یہ آپ کا عمل ہے آپ اللہ تعالی سے دعا کرین جس حالتمین کہ مین ہون اللہ تعالی مجھکو اس سے نجات دے جو لوگ کہ میرے پیچھے ہین اور آپ کو ڈہونڈہ رہے ہین اُن سے واللہ مین چھپاؤن گا اور آپ کو نہ بتلاؤن گا آپنے اوسکے واسطے دعا کی وہ پلٹ کے چلا گیا۔

بخاری نے سراقہ بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ کی تلاش مین نکلا یہانتک کہ جسوقت مین آپ سے نزدیک ہوا میری گھوڑی نے مجھکو گرایا پھر کہا کہ مین کھڑا ہوگیا اور سوار ہوگیا یہانتک کہ جسوقت مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سُنی اور آپ کسی طرف توجہ نہین کرتے تہے اور ابوبکر الصدیق کثرت سے اِدہر اُدہر دیکھتے تہے میری گھوڑی کے اگلے دونون ہاتھ زمین مین دہس گئے یہانتک کہ دونون ہاتھ گھٹنون تک زمین مین پہونچ گئے مین اوس پر سے گر پڑا پہر مینے گھوڑی کو اٹھایا وہ اوٹھکر کھڑی ہوگئی اور وہ اپنے دونون ہاتھ زمین مین سے نہین نکال سکتی تہی جبکہ وہ برابر کھڑی ہوگئی تو اوسکے ہاتہون نے ایسا غبار اوٹھایا جو آسمان مین مثل دخان کے بلند تہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق کو پکارکے امان چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق دونون میرے واسطے کھڑے ہوگئے جسوقت مین ان حضرات سے روک دیا گیا اور جو کچھہ مینے دیکھا وہ دیکھا میرے نفس مین یہ بات پیدا ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غلبہ فرما دینگے

ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق رضہ مکان سے نکلے ابوبکر الصدیق نے مُڑکر دیکھا یکایک ایک سوار نظر

آیا جو اونکے پاس پہونچ چکا تہا ابو بکر الصدیق رضہ نے کہا اے نبی اللہ یہ سوار ہمارے پاس پہونچ گیا ہے آپنے فرمایا اللہم اصرعہ وہ سوار اپنے گھوڑے پر سے گر پڑا اوس سوار نے عرض کی یا نبی اللہ جس کام کے واسطے آپ چاہین مجھکو حکم دین آپنے فرمایا اپنی جگہہ پر ٹہیرا رہو کسی شخص کو نہ چھوڑ کہ ہمارے پاس آوے وہ سوار اول دن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوشش اور سعی مین تہا اور آخر دن مین آپ کی حراست کر رہا تہا اس باب مین سراقہ ابو جہل کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

| ابا حکم واللہ لو کنت شاہدا | لامر جوادی از تسیخ قوائمہ |
|---|---|
| اے ابو الحکم خدا کی قسم ہے اگر تو حاضر ہوتا میری گھوڑی کے امر کیواسطے جبکہ اوسکے ہاتھ پاؤن زمین مین دہس رہے تہے | |
| علمت ولم تشکک بان محمدا | رسول ببرہان فمن ذا یقاومہ |
| تو جان لیتا اور شک نکرتا اس بات مین کہ محمد صلعم برہان حق کے ساتھ رسول ہین پس کون شخص ہے جو ایسے رسول کیساتھ برابری کر سکے | |

ابن عساکر نے واہی سند سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو بکر الصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ غار مین تہے اون کو پیاس معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ صدر غار کی طرف جاؤ اور پانی پی لو ابو بکر الصدیق صدر غار کی طرف گئے اور اوس سے پانی پیا ایسا پانی تہا کہ شہد سے زیادہ شیرین اور دودہ سے زیادہ سفید اور خوشبو مین مشک سے زیادہ تہا پھر ابو بکر الصدیق پلٹ کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرشتہ جنت کی نہرون پر موکل ہے اوسکو اللہ تعالی نے امر فرمایا ہے کہ جنت فردوس کی نہر صدر غار مین ڈالدے تاکہ تم اوس سے پانی پیو۔

بخاری نے کہا ہے مینے ابو محمد کوفی سے سنا ہے کہا ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ ہجرت کرین لوگون نے ایک آواز مکہ مین سنی کہ کہنے والا یہ کہتا تہا ؎

| ان یسلم السعدان یصبح محمد | من الامن لا یخشی خلاف المخالف |
|---|---|
| اگر دو سعد مسلمان ہوجاوینگے تو محمد صلعم امن سے ہوجاوینگے | اور مخالف کے خلاف سے خوف نہ کرینگے |

قریش نے سنکر یہ کہا کہ اگر ہم دونون سعدون کو جانتے ہوتے تو اونکے ساتھ بُرے طور پر پیش آتی
قریش نے پہر آئیدہ رات مین سنا وہ یہ کہتا تہا ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| ویا سعد سعد الخزرجین الغطارف | | فیا سعد سعد الاوس ان کنت مالغا | |
| اور ای سعد سعد خزرجین کے جو شریف سردار ہین | | اے سعد جنی اوسکے اگر تو مانع ہے | |
| علی اللہ فی الفردوس زلفۃ عارف | | اجیبا الی داعی الہدی وتمنیا | |

ہدایت کی پکار نیوالے کو تم دونون جواب دو اور تم دونون اللہ تعالیٰ سے فردوس مین مرتبہ عارف کی تمنا کرو۔

راوی نے کہا ہے کہ سعد اوس سعد بن معاذ رضا اور سعد خزرجین سعد بن عبادہ رضہ ہین اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے اس طریق سے کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن ابی الدنیا کے طریق سے یون کی ہے کہ میرے باپ نے مجھکو خبر دی ہے میرے باپ سے ہشام بن محمد الکلبی نے حدیث کی ہے ہشام سے عبد المجید بن ابی عبس نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ قریش نے ایک آواز دینے والے کو سنا وہ ابو قبیس پر آواز دے رہا تھا اول بیت کو ذکر کیا قریش نے کہا کون سعود ہین۔ سعد بن بکر اور سعد بن زید مناۃ اور سعد ہذیم ہین جبکہ دوسری رات ہوئی تو اوسی شخص کی آواز ابو قبیس پر سُنی اوسنے دو بیتون کو پڑہا اور اس بیت کو اونپر زیادہ کیا ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| جنان من الفردوس ذات رفارف | | فان ثواب اللہ للطالب الہدیٰ | |
| وہ باغ فردوس ہے جسمین عمدہ فرش اور خیمے ہین | | تحقیق اللہ تعالیٰ کا ثواب طالب ہدایت کے لئے | |

قریش نے یہ سنکر کہا کہ یہ سعد سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ ہین اور بیہقی اور خرائطی نے اسکی مثل روایت کی ہے۔

زبیر بن بکار نے موفقیات مین۔ اور ابو نعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابن عباس رض سے اونہون نے سعد بن عبادۃ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت عقبہ کی مین حضر موت کی طرف بعض حاجت کیواسطے گیا اور مین نے اپنی

حاجت روائی کرلی پھر مین حضر موت سے پلٹا جسوقت مین بعض سرزمین مین تھا مین سوگیا اور ایک آواز دینے والے کو سنا کہ وہ یہ شعر پڑھتا تھا خواب سے چونک پڑا ۔

| ابا عمرو تاو بنی السہود | و راح النوم و انقطع الھجود |
| --- | --- |
| اے ابوعمرو میرے پاس بیداری آئی | اور خواب گیا اور سونا منقطع ہوگیا |

پھر دوسرے نے آواز دی اور یہ کہا ۔ یا خرعب ۔ ذہب بک اللعب ۔ ان اعجب العجب بین زہرة ویثرب ۔ اوس نے پوچھا وہ کیا امر ہے ای شاصب اوسنے جواب دیا نبی السلام بعث بخیر الکلام الے جمیع الانام ۔ فاخرج من البلد الحرام ۔ الی نخیل وآطام ۔ پھر فجر طلوع ہوگئی مین دیکھنے کو گیا یکایک مینے ایک چھپکلی اور ایک سانپ کو دیکھا جو دونون مردہ پڑے تھے سعد بن عبادہ رضؓ نے کہا مجھ کو یہ علم نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ہی مگر اس حدیث سے

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے اسماء بنت ابوبکر الصدیق رضؓ سے حدیث کیگئی ہی کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی ہم تین راتین ایسے حال مین تھے ہمکو یہ معلوم نہین ہوتا تھا کہ آپ کس طرف متوجہ ہوئے ہین یہان تک کہ جنات مین سے ایک مرد اسفل مکہ سے آیا اور وہ ابیات شعر گا رہا تھا اور آدمی اوسکے پیچھے جا رہے تھے اُس کی آواز سنتے تھے اور اوس کو نہین دیکھتے تھے یہانتک کہ وہ اعلی مکہ سے نکلا اور یہ شعر پڑہ رہا تھا ۔

| جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ | رفیقین قالا خیمتی ام معبد |
| --- | --- |

آدمیون کا رب ایسی جزا دے کہ اوسکی خیر جزا ہو اون دو رفیقون کو جنہون نے کہا ام معبد کے دو خیمے ہین ۔ ۱۲

بغوی اور ابن شاہین اور ابن السکن اور ابن مندہ اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے حزام بن ہشام بن حبیش بن خالد کے طریق سے روایت کی ہے حزام نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مکہ سے نکلے تو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے ارادہ سے آپ اور ابوبکر الصدیق اور ابوبکر الصدیق کا غلام عامر بن فہیرہ تھے اور آپ کے راہبر عبداللہ بن الاریقط تھے

ام معبد الخزاعیۃ کے دو خیمون کے پاس سے گئے ام معبد عمر رسیدہ پارسا اور مردون سے بات چیت کرنے والی اور تیز چالاک تھی اور قبہ کے صحن مین احتبا کی حالت مین بیٹھتی تھی پھر لوگون کو پانی پلاتی اور کھانا کھلاتی تھی ام معبد سے اپنے گوشت اور تمر کو بیچا تاکہ اونکو ام معبد سے خرید کرین ام معبد کے پاس آپنے کوئی شے نہین پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری دیکھی جو خیمہ کی ایک جانب مین تھی آپنے ام معبد سے پوچھا یہ کیسی بکری ہے ام معبد نے کہا یہ بکری بیماری کر لاغر کرنے سے بکریون کی ہمراہی سے رہ گئی ہے اون کے ساتھ نہ جاسکی آپنے ام معبد سے پوچھا کیا اس مین دودہ ہے ام معبد نے کہا یہ بکری اس سے زیادہ بیچ مین ہے کہ دودہ دے سکے آپنے کہا کیا تم مجھہ کو اسکا دودہ دوہنے کے واسطے اجازت دیتی ہو ام معبد نے کہا اگر آپ اوس مین دودہ دیکھتے ہین تو دوہ لین آپنے اوس بکری کو منگایا اور اوسکے تہن آپنے دست مبارک سے ملے اور اللہ تعالی کا نام مبارک لیا اور ام معبد کے واسطے اوسکی بکریون کے باب مین آپ نے دعا فرمائی بکری نے دوہنے کیواسطے ٹانگین کہولدین اور دودہ اوتار لائی آپنے ایک ایسا برتن مانگا کہ دس آدمیون کے گروہ کو اتنا سیراب کردیتا آپنے اوس مین ایسا دودہ دوہا کہ بہتا تھا یہان تک کہ اوسپر جہاگ اوٹھ آئے پہر آپنے ام معبد کو پلایا یہان تک کہ وہ سیراب ہوگئی پھر آپ نے اپنے اصحاب کو دودہ پلایا یہان تک کہ وہ سب سیراب ہوگئے اور اون کے پیٹون مین گرانی ہوگئی پہر سب سے آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر دوبارہ سبنے دودہ پیا پہر آپ نے اوس ظرف مین پہلی بار کے بعد دوسری بار دودہ دوہا یہان تک کہ ظرف لبریز ہوگیا پہر اوس دودہ کو ام معبد کے پاس آپنے چھوڑ دیا پہر آپنے ام معبد سے بیعت لی اور ام معبد کے پاس سے آپ اور آپکے ہمراہیون نے کوچ کردیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ ام معبد کا شوہر ابو معبد آیا کہ دبلی بھیڑون کو صحرا سے ہانک کے لارہا تھا جبکہ ابو معبد نے دودہ کو دیکھا تو تعجب کیا اور ام معبد سے پوچھا کہ تیرے پاس یہ دودہ کہان سے آیا ہے بکری چراگاہ سے دور گہر مین تھی اسکے پیٹ مین کھانے سے گرانی ہے گہر مین دودہ دینے والی کوئی اونٹنی نہ تھی ام معبد نے اپنے شوہر سے کہا واللہ ہماری پاس سے

ایک مبارک مرد گذرا اوسکا ایسا ایسا حال تھا ابو معبد نے ام معبد سے کہا مجھ سے اوس مرد کا وصف بیان کر وام معبد نے کہا مینے ایسے مرد کو دیکھا کہ ظاہر پاکیزہ روی اور خوبی رکھتا ہے چمکتا روشن چہرہ نیک خلق اور حسین ہے رقت کے عیب سے مبرا ہے اور اس عیب سے بری ہے کہ اوسکی کمر موٹی ہو یا پتلی ہو حسین پاکیزہ اور خوبصورت ہے اوسکی دونون آنکھون مین سیاہی اور سفیدی نہایت درجہ ہے اور اوسکے پلک خمیدہ ہین اور اوسکی آواز مین تیزی ہے اور اوسکی گردن مین طول ہے اور اوس کی ڈاڑہی مین کثرت سے بال ہین اوسکی بھوین باریک اور دراز اور پیوستہ ہین اگر وہ خاموش ہوتا ہے تو اوسپر وقار معلوم ہوتا ہے اور اگر وہ کلام کرتا ہے تو اپنا سر اوٹھاتا ہے یا اپنا ہاتھ اوٹھاتا ہے اور کل آدمیون سے زیادہ جمیل اور خوبصورت نظر آتا ہے اور قریب سے کل آدمیون سے زیادہ شیرین اور احسن معلوم ہوتا ہے شیرین گفتار ہے ہر ایک لفظ اور فقرا اوسکا جدا جدا ہوتا ہے نہ تھوڑی بات کرتا ہے اور نہ زیادہ بات کہتا ہے گویا اوسکی گفتگو جواہر مین کہ لڑی مین پروئے گئے ہین وہ میانہ قد ہے زیادہ طویل نہین ہے اور کوئی آنکھ اوسکو کوتاہی قد سے حقیر نہین دیکھتی ہے یعنی قد مبارک مین کوتاہی کا عیب نہین ہے وہ قد ایسی شاخ ہے کہ دو شاخون کے درمیان ہو اور دیکھنے مین وہ شاخ تینون شاخون مین زیادہ سرسبز اور نازک ہو اور مرتبہ مین اون سے احسن ہو اوسکے ایسے رفیق ہین کہ اوسکو گھیرے رہتے ہین اگر وہ اون سے کوئی بات کہتا ہے تو وہ رفیق اوسکے روبرو خاموش رہتے ہین یعنی نہایت ادب کرتے ہین اور اگر اپنے رفیقون سے کسی کام کے واسطے امر کرتا ہے تو وہ اوسکی طرف سبقت کرتے ہین سب رفیقون کا مخدوم ہے اور وہ رفیق اوسکے پاس جمع رہتے ہین نہ ترشرو ہے اور نہ تعدی کرتا ہے ابو معبد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوصاف سن کر کہا واللہ وہ شخص قریش کا وہی صاحب ہے جسکا جو کچھ امر مکہ مین ہم سے ذکر کیا گیا ہے وہ ذکر کیا گیا ہے صبح کو ایک بلند آواز مکہ مین آنی شروع ہوئی لوگ آواز سنتے تھے اور یہ نہین جانتے تھے کہ آواز دینے والا کون ہے اور وہ اشعار پڑھتا تھا ؎

جزا اللہ رب الناس خیر جزائہ ‌ ‌ ‌ رفیقین قالا خیمتی ام معبد

اللہ تعالیٰ جو آدمیون کا رب ہے اپنی اچھی جزا اون دونون رفیقون کو دے جنہون نے یہ کہا ام معبد کے دو خیمے مین

ہما نزلاہا بالہدی فاہتدت بہ ‌ ‌ ‌ فقد فاز من امسی رفیق محمد

وہ دونون رفیق اُس خیمے مین ہدایت کے ساتھ اترے ام معبد نے محمد صلعم کے ہدایت پائی جو شخص محمد صلعم کا رفیق ہوا وہ کامیاب ہوا

فیال قصی ما ذوا اللہ عنکم ‌ ‌ ‌ بہ من فعال لاتجازی وسودد

اے آل قصی اللہ تعالیٰ نے تم لوگون سے دور نہین کیا اُس رسول کو سبب سے اُن نیک کامون اور سرداری کو جنکا بدلہ نہین ہے

لیہن بنی کعب مقام فتاتہم ‌ ‌ ‌ ومقعدہا للمومنین بمرصد

چاہئے کہ بنی کعب کو اونکی جوان عورت کا مقام مبارکباد دی اور اُس جوان عورت کی جگہہ مومنون کیلئے امید کی جگہہ یعنی ام معبد کی جگہہ

سلوا اختکم عن شاتہا وانائہا ‌ ‌ ‌ فانکم ان تسالوا الشاۃ تشہد

تم اپنی بہن ام معبد سے اسکی بکری اور اوسکے برتن کو پوچھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے اُس بکری نے دودھ دیا اور برتن دودھ سے بھر گیا تھا اگر تم اُس بکری سے پوچھو گے تو اِس امر پر گواہی دے گی۔

دعاہا بشاۃ حائل فتحلبت ‌ ‌ ‌ لہ بصریح ضرۃ الشاۃ مزبد

اوس بکری کو جو ایک سالہ تھی رسول اللہ صلعم نے تمہاری بہن ام معبد سے مانگا اوس بکری کے تھن نے رسول اللہ صلعم کے واسطے ایسا خالص دودھ دیا جسپر جھاگ تھے یعنی اتنا کثرت سے دودھ دیا کہ برتن بھر گیا اور اوسپر جھاگ اوٹھہ آئے۔

فغادرہا رہنا لدیہا بحالب ‌ ‌ ‌ ترددہا فی مصدر ثم مورد

رسول اللہ صلعم نے اُس بکری کو ام معبد کے پاس دودھ دینے کے لئے رہن چھوڑ دیا یعنی وہ بکری ام معبد ہی کے قبضہ مین رہی جیسے رہن چیز مرتہن کے قبضہ مین رہتی ہے ام معبد اوس کو پانی پلانے کی جگہون مین پھیر کے لاتی تھی۔

اور ابن سعد اور بغوی اور ابو نعیم نے حرین الصباح کے طریق سے ابو معبد سے اسکی مثل روایت کی ہے اوسمین طوالت ہے۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے خرام بن ہشام نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے ام معبد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس بکری کے تھنون کو آپنے ملکر دودہ دوہا تھا وہ بکری ہمارے پاس زمانہ رمادہ تک جو زمانہ خلافت حضرت عمر ابن الخطاب ہے (اٹھارہوین سنہ ہجری تک رہی) اور ہم اوسکو صبح وشام دوہتے تھے اور قحط سالی کے سبب سے زمین پر نہ تہوڑا چارا تھا اور نہ بہت تھا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے عبد الرحمن بن ابی لیلی کے طریق سے ابو بکر الصدیق رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین مکہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا عرب کے قبیلون مین سے ایک قبیلہ مین ہم پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکان اپنے سامنے دیکھا آپنے اوس کی طرف قصد کیا جسوقت ہم اُترے اوس مکان مین کوئی نہ تہا مگر ایک عورت تہی اور ہم جسوقت اُترے شام کا وقت تہا اوس عورت کا بیٹا بھیڑون کو ہانک کر لایا اوس عورت نے اپنے بیٹے سے کہا اس بھیڑ کو ان دونون مردون کے پاس لیجا تاکہ وہ اوسکو ذبح کرین اور کہالین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے سے فرمایا چھری لیجاؤ اور ایک پیالہ لے آؤ اوس نے کہا یہ بھیڑ چراگاہ سے دور رہی ہے اور اسمین دودہ نہین ہے آپنے فرمایا جاؤ قدح لے آؤ وہ گیا اور قدح لیکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بھیڑ کے تھنون کو ملا پہر دودہ دوہا یہان تک کہ قدح بہر گیا پھر آپنے اوس لڑکے سے فرمایا اس دودہ کو اپنی مان کے پاس لیجاؤ اوس کی مان نے وہ دودہ پیا یہانتک کہ وہ سیراب ہوگئی پہر وہ لڑکا قدح لایا اور آپنے اوس سے فرمایا اسکو لیجاؤ اور دوسری بھیڑ کو لے آؤ آپنے اوسکا دودہ دوہا پہر ابو بکر الصدیق نے دودہ پیا پہر وہ لڑکا دوسری بھیڑ لایا پہر اوس بھیڑ کا دودہ دوہا پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا ابو بکر الصدیق رضؓ نے کہا ہم رات کو وہان ٹہیر گئے پھر ہم وہان سے چلے گئے ام معبد آپ کو مبارک کہتی تہی اور اوسکی بکرین کثرت سے ہوگئین یہان تک کہ ام معبد اپنی بکریونکو مدینہ منورہ مین لائی بیہقی نے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ عورت ام معبد ہے۔

ابو یعلی اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے
اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس بن نعمان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور ابو بکر الصدیق مخفی طور سے گئے ایک غلام کے پاس گئے جو بکریان چرا رہا تھا آنحضرت
صلعم اور ابو بکر رضنے اوس غلام سے دودہ پلانے کیواسطے کہا اوس نے کہا میرے پاس کوئی
ایسی بکری نہین ہے جو اوس سے دودہ دوہا جاوے سوا اسکے کہ یہان کچہہ بھیڑین ہین جو
اول موسم سرما مین حاملہ ہوئی تہین اور وہ جنین اب اونمین دودہ باقی نہین رہا آپنے فرمایا انہین
بھیڑون کو بلاؤ اوس غلام نے اون بھیڑون کو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پاؤن کو
دودہ دوہنے کیواسطے اپنی پنڈلی اور رانون کے درمیان رکہا اور اوسکے تہنون کو ملا اور آپنے دعا
فرمائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سپر لائے آپنے دودہ دوہا اور ابو بکر رضؓ کو پلایا پھر آپ نے دودہ دوہا
اور چرواہے کو پلایا پھر آپنے دودہ دوہا اور آپنے نوش فرمایا چرواہے نے آپسے پوچھا آپ
کون شخص ہین واللہ مینے آپ کی مثل ہرگز نہین دیکھا آپنے فرمایا مین محمد اللہ تعالی کا رسول
ہون اوس چرواہے نے پوچھا کیا آپ وہی ہین جسکو قریش صابی کہتے ہین آپ نے فرمایا قریش
لوگ یہ کہتے ہین چرواہے نے کہا مین گواہی دیتا ہون آپ نبی ہین اور آپ امر حق کو لائے ہین اور
آپنے جو کام کیا ہے وہ نہین کرتا ہے مگر نبی۔
ابو نعیم نے مالک بن اوس الاسلمی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ہجرت کی جحفہ مین ہمارے اونٹ تھے اون کی طرف
آپ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ اونٹ کس شخص کے ہین کسی نے کہا بنی اسلم کا ایک
مرد کے ہین آپ ابو بکر الصدیق رضؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا انشاء اللہ تعالی تمکو سلامتی ہے
آپنے اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا مسعود نام ہے آپنے ابو بکر الصدیق سے التفات
کیا اور فرمایا انشاء اللہ تعالی تمکو سعادت ہوگی۔
زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین ابراہیم بن عبد اللہ بن حارثہ سے اونہون نے اپنے باپ

سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ کلثوم بن الہدم کے پاس اترے کلثوم نے اپنے غلام کو یا نجیح کہہ کے آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر الصدیق سے فرمایا اے ابو بکر تم نے فتح پائی۔

بخاری نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد معاد سے مراد مکہ ہے۔

حاکم اور بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین داخل ہوئے مین حاضر ہوا مینے اوس دن سے زیادہ احسن اور زیادہ نورانی کوئی دن نہین دیکھا۔

ابن سعد نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسدن مدینہ مین داخل ہوئے مدینہ کی ہر ایک چیز روشن ہوگئی تہی۔

بیہقی نے عبد اللہ بن الزبیر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور اپنی سواری کا اونٹ بٹہلایا آپ کے پاس آدمی آئے اور کہا یا رسول اللہ مکان حاضر ہے تشریف لے چلئے آپ کی سواری کا اونٹ آپ کو لیکر اوٹہا آپنے آدمیون سے فرمایا اس کو چہوڑ دو کوئی نہ پکڑے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے وہ اونٹ آپ کو لے گیا یہانتک کہ وہ آپ کو منبر کی جگہہ لایا آپنے اوسکو وہین بٹہلادیا۔

بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے انصار لوگ اپنے مردون اور اپنی عورتون کو لائے اور عرض کی یا رسول اللہ ہماری طرف تشریف لے چلئے آپ نے اون سے فرمایا کہ ناقہ کو چہوڑ دو نہ روکو اس لئے کہ یہ منجانب اللہ مامور ہے وہ اونٹنی ابو ایوب الانصاری کے دروازہ پر بیٹہہ گئی بنی نجار کی لڑکیان مکان سے نکلین وہ دف بجاتی جاتی تہین اور یہ شعر پڑہتی تہین ؎

| یا حبذا محمد من جار | نحن جوار من بنی نجار |
|---|---|
| محمد صلعم کیا اچھے ہمارے ہمسایہ ہین | ہم بنی نجار کی لڑکیان ہین ؎ |

بیہقی نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آئے تو عورتین اور لڑکے یہ شعر پڑہتے تھے ۵

| من ثنیات الوداع | طلع البدر علینا ؎ |
|---|---|
| ثنیات وداع سے | ہمپر چاند طلوع ہوا |
| ما دعا للہ داع ؎ | وجب الشکر علینا ؎ |
| جبتک دعا کرنیوالا اللہ تعالی سے دعا کرے | ہمپر اسکا شکر واجب ہوا |

حاکم اور بیہقی نے صہیب سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون کا دار ہجرت مجھہ کو دکھایا گیا وہ شورہ زار زمین ہے کہ پتھریلی زمین کے درمیان ہے یا وہ زمین مقام ہجر ہے یا وہ مقام یثرب ہے صہیب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے نکلے اور آپکے ساتھ ابو بکر الصدیق رضہ نکلے اور مین آپکے ساتھ نکلنے کیواسطے قصد کرتا تھا مجھہ کو قریش کے دو نوجوانون نے روک دیا مین اپنی اس رات مین کھڑا رہا اور بیٹھا نہین لوگون نے کہا اللہ تعالی نے اِس کو تم سے درد شکم کے ساتھ مشغول کردیا اور مجھکو پیٹ کے درد کی شکایت نہ تھی وہ لوگ میری یہ حالت دیکھکر سو گئے اِس کے بعد کہ مین قاصد بنکر گیا اونہین لوگونین کے بعض میرے پاس آپھونچے تاکہ مجھکو پھیر کر لیجاوین مینے اون آدمیون سے پوچھا کیا تمکو اِس کی رغبت ہے کہ مین سونے کے اوقیے تمکو دیدون اور تم لوگ میرا راستہ چھوڑ دو اونھون نے اِس بات کو قبول کرلیا مین انکو مکہ کی طرف بڑہا لے گیا اور مین نے اون سے کہا اِس دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے گڑہا کھودو کہ اِسکے نیچے سونے کے اوقیے ہین اور مین اونسے یہ کہکر وہان سے نکلا یہان تک کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبا مین اسکے قبل آیا کہ آپ قبا سے دوسری جگہہ تشریف لے جاوین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ کو دیکھا یہ فرمایا کہ اے ابو یحیی

بیع کے نفعے تین ہین مینے کہا یا رسول اللہ آپ کے پاس مجھہ سے پہلے کوئی نہین آیا اور آپ کو کسی نے خبر نہین دی مگر جبریل علیہ السلام نے۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مدینہ منورہ مین تشریف لائے آپکے پاس یہود لوگ جمع ہوئے اور انھون نے آپسے سوال کئے اور آپکے صدق کو پہچانا

ابن سعد نے اور ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور ان دونون علما نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہی کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے آدمیون نے آپ کی طرف جانے مین سرعت کی مین آدمیون کے درمیان آیا تاکہ آپکے چہرہ مبارک کو دیکھون جبکہ مینے آپکے چہرہ مبارک کو دیکھا تو مینے یہ پہچانا کہ آپ کا چہرہ مبارک کذابکے چہرہ کی مثل نہین ہے اول جو بات مینے آپسے سنی یہ تہی آپنے فرمایا ایها الناس اطعموا الطعام وافشوا السلام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام اے لوگو آدمیون کو کہانا کہلا وا ور فاش سلام علیک کرو اور آپس مین صلہ رحمی کرو اور رات مین ایسے حال مین نماز پڑہو کہ آدمی سو رہے ہون جنت مین سلامتی کے ساتھ داخل ہوگے۔

بخاری رح نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے عبداللہ بن سلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر سنی عبداللہ بن سلام آپکے پاس آئے اور آپسے کہا مین آپ سے تین باتون کا سوال کرنے والا ہون اون تین باتون کو کوئی نہین جانتا ہے مگر نبی قیامت کی شرطون مین سے پہلی کیا چیز ہے اور اہل جنت کا اول طعام کیا ہے اور فرزند کو اوسکے باپ کی طرف یا اوس کی مان کی طرف کونسی شے کہینچتی ہے آپنے فرمایا ان تینون باتون کی خبر

جبرئیل نے ابھی مجھہ کو دی ہے اشراط قیامت کی اول شرط یہ ہے کہ ایک آگ مخلوق کے روبرو مشرق سے نکلے گی اور مغرب تک جائے گی اور اول طعام جو اہل جنت اوسکو کہاوین گے زیادہ مچھلی کا جگر ہوگا اور جسوقت مرد کی منی عورت کی منی پر سبقت کرے گی تو فرزند کو اوسکے باپ کی طرف کھینچے گی (جو اوس کے باپ سے زیادہ مشابہت ہوگی) اور جسوقت عورت کی منی مرد کی منی پر سبقت کرے گی تو فرزند کو اوسکی مان کی طرف کھینچے گی (جو وہ مان کیساتھ زیادہ مشابہ ہوگا) عبداللہ ابن اسلام نے یہ سنکر کہا اشہدان لاالہ الااللہ واشہد انک رسول اللہ اور یہ کہا یارسول اللہ قوم یہود مفتری ہے اور قبل اسکے کہ آپ اون سے میرا احوال پوچھین اگر میرے اسلام کا علم یہود کو ہوگا تو وہ مجھپر بھی افترا کرین گے یہودی لوگ آپکے پاس آئے آپنے اون سے پوچھا کہ عبداللہ بن سلام تم لوگون مین کیسا مرد ہے یہود نے کہا ہم لوگون مین اچھا مرد ہے اور اچھے مرد کا بیٹا ہے اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے آپنے اونسے پوچھا مجھی خبردو اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوجائے کیا تم لوگ مسلمان ہوجاؤگے یہود نے کہا اللہ تعالیٰ اوسکو اس سے پناہ مین رکھے عبداللہ بن سلام سُنکر نکلے اور کہا اشہدان لاالہ الااللہ واشہد ان محمدالرسول اللہ یہود نے سنکر کہا عبداللہ ہم لوگون مین بُرا مرد ہے اور بُرے مرد کا بیٹا ہے اور عبداللہ بن سلام کا عیب بیان کرنے لگے عبداللہ ابن اسلام نے کہا یارسول اللہ یہ وہی بات ہے جسکا مین خوف کرتا تھا۔

بیہقی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ مینے رسول اللہ کا احوال سنا اور مینے آپ کی صفت اور آپ کا نام مبارک اور آپ کی ہیئت کو پہچانا اور اوس امر کو مینے پہچانا جس کے خیر کی آپکے لئے امید ہم رکھتے تھے سو مین اس امر کو چھپاتا تھا اور آپ کے باب مین مین خاموش تھا یہان تک کہ آپ مدینہ منورہ مین تشریف لائے ایک مرد نے آپکے آنے کی خبر مجھہ کو دی اور مین درخت خرما کے اوپر چڑہا ہوا تھا اوسمین کچھہ کام کر رہا تھا اور میری پھوپھی نیچی ہوئی تھی جبکہ آپکے آنے کی خبر مینے سنی مینے تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا

میری پہوپی نے سنکر کہا کہ اگر موسی بن عمران کی خبر تو سنتا تو اس سے زیادہ نہ کہتا مین نے کہا اے پھوپی واللہ وہ شخص موسیٰ بن عمران کا بہائی ہے اوس شے کے ساتھ بھیجا گیا ہی جس شے کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام بہیجے گئے تھے میری پہوپی نے مجہہ سے پوچہا اے میرے بہتیجے کیا وہ وہی نبی ہے جس کی ہمکو خبر دیجاتی تہی کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث کیا جائیگا مین نے اپنی پھوپی سے کہا ہان وہی نبی ہے پہر مین مکان سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور مینے اسلام قبول کیا اسکے بعد اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کی روایت بیہقی نے سعید المقبری کی مرسل حدیث سے اسکی مثل کی ہے اور بیہقی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے آپسے اوس سیاہی کو جو چاند مین ہے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونون دو آفتاب ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا اللیل والنہار آیتین فمحونا آیۃ اللیل جو سیاہی کہ چاند مین ہے وہ محو ہے ابن سلام نے سنکر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے صفیہ بنت حیی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دوسرے دن صبح کو میرا باپ اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب آپکے پاس گئے پہر دونون پلٹ کے آئے مینے اپنے چچا سے سنا وہ میرے باپ سے یہ پوچہتا تہا کیا وہ وہی ہے میرے باپنے کہا بیشک واللہ وہی ہے میرے چچا نے پوچہا کیا تم اوس کو اوسکی ذات اور صفت سے پہچانتے ہو میرے باپنے کہا بیشک واللہ مین پہچانتا ہون میرے چچا نے پوچہا تمہارے نفس مین اوس نبی کی طرف سے کیا شے ہے کہا واللہ جبتک مین زندہ رہونگا اوسکی عداوت میرے نفس مین رہے گی۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عوف بن مالک سے کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لگئے اور مین آپکے ساتھ تھا یہان تک کہ آپ یہود کے ایک کنیسہ مین داخل ہوئے اور آپنے اون سے فرمایا اے معشر یہود وہ بارہ مرد مجہہ کو دکھلاؤ جو یہ

گواہی دیتے ہون ان لاالہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔ اللہ تعالی ہر ایک اوس یہودی سے جو آسمان کے نیچے ہے اپنے اوس غضب کو جس کو اللہ تعالی نے اونپر کیا ہے معاف کردے کہا یہ سنکر سب یہودی ساکت ہوگئے اور کسی نے اون مین سے آپ کو جواب نہین دیا پہر آپنے اونکے سامنے اس بات کو پلٹایا اون مین سے کسی نے آپ کو جواب نہین دیا جبکہ آپنے اون کو ساکت دیکہا تو یہ فرمایا تم لوگون نے انکار کیا ہے واللہ مین حاشر ہون اور مین عاقب ہون اور مین نبی برگزیدہ ہون تم لوگ ایمان لاؤ یا تکذیب کرو پہر آپ کنیسہ سے پلٹے اور مین آپکے ساتہ تہا قریب تہا کہ ہم وہان سے نکل کر باہر جاوین یکایک ہم نے سنا کہ ایک مرد ہمارے پیچہے سے یہ کہتا تہا اے محمد آپ ٹھیرین آپ اوس کی طرف متوجہ ہوئے اوس مرد نے یہود سے مخاطب ہوکر کہا اے معشر یہود تم لوگون مین کون مرد ہے مجہکو بتلاؤ یہود نے کہا واللہ ہمکو یہ علم نہین ہے کہ ہم لوگون مین کتاب اللہ کے ساتہ زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ تجہہ سے اور تجہہ سے پہلے تیرے باپ سے زیادہ عالم اور فقیہ اور تیرے باپ سے پہلے تیرے دادا سے زیادہ عالم اور فقیہ ہم لوگون مین کوئی ہوا ہو اوس مرد نے یہود سے یہ سن کر کہا مین اللہ تعالی کے ساتہ آپکے واسطے شہادت دیتا ہون کہ آپ وہی نبی اللہ ہین جسکو تم یہودی لوگ کتاب توراۃ مین پاتے ہو یہود نے سن کر کہا تو جہوٹ کہتا ہے پہر یہود نے اوسکے قول کی تردید کی اور کہا تو شر ہے یہود کا قول سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جو کچہہ کہا جہوٹ کہا تمہاری بات کو اللہ تعالی ہرگز قبول نہ کرے گا اسباب مین اللہ تعالی نے اس آیت شریفہ کو نازل فرمایا قل ارایتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ آخر آیت تک۔

احمد اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہود کی ایک جماعت آئی اور کہا کہ ہم آپ سے چند خصلتین پوچہتے ہین اون خصلتون کو کوئی نہین جانتا ہے مگر نبی آپ ہم کو اوس کہانے کی خبر دیجئے کہ اسرائیل نے اپنے نفس پر اوس کو حرام کیا تہا اور مرد کی منی سے آپ ہمکو خبر دین کہ منی سے مرد کیونکر

پیدا ہوتا ہے اور عورت کیونکر پیدا ہوتی ہے اور یہ خبر دین کہ نوم مین نبی کیونکر ہے آپ نے یہود سے فرمایا مین تمکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کیا تم لوگون کو یہ معلوم ہے کہ اسرائیل سخت مریض ہو گئے اوس مرض سے اون کی علالت دراز ہو گئی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ نذر مانی کہ اگر مجھہ کو اللہ تعالیٰ اوس علالت سے شفا دیگا تو مین پینے اور کہانے کی چیزین جو زیادہ مجھکو دوست ہین اونکو اپنے نفس پر ضرور حرام کر دونگا اسرائیل نے شفا پانے کے بعد اونٹ کا دودہ اور اونٹ کا گوشت اپنے نفس پر حرام کر دیا یہود نے سنکر کہا اے اللہ ہمارے بیشک ایسے ہی ہے جیسے آپنے فرمایا آپنے یہود سے فرمایا مین تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ مرد کی منی گاڑہی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی ہے ان دونون منیون مین سے جو منی غالب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرزند اوس سے پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ساتھ مشابہ ہوتا ہے یہود نے سنکر کہا اے ہمارے اللہ بیشک ایسی ہی ہے جیسے آپنے فرمایا آپنے اون سے فرمایا مین تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ نبی جو ہے اسکی آنکھین سوتی ہین اور اسکا دل نہین سوتا یہود نے سنکر کہا اے ہماری اللہ بیشک ایسے ہی ہے جیسے آپنے فرمایا۔

بیہقی نے ابی ظبیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے ہم لوگون کے سامنے ایک یہودی آیا اور اوس نے کہا ای ابو القاسم مین آپسے وہ مسئلہ پوچھتا ہون جسکو کوئی نہین جانتا ہے مگر نبی دو منیون مین سے کون سی منی سے فرزند پیدا ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُن کر چپ ہو گئے یہان تک کہ ہم نے اس امر کو دوست سمجھا کہ وہ یہودی آپسے سوال نہ کرتا تو بہتر ہوتا پھر ہمنے پہچان لیا کہ یہ امر آپ پر ظاہر ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودی سے فرمایا کہ مرد کا نطفہ سفید اور گاڑہا ہوتا ہے اوس نطفہ سے ہڈیاں اور پٹھے پیدا ہوتے ہین اور عورت کا نطفہ سرخ اور پتلا ہوتا ہے اوس سے گوشت اور خون

پیدا ہوتا ہے اوس یہودی نے سنکر کہا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین۔

احمد اور بزار اور طبرانی نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے باتین کر رہے تھے ایک یہودی آپکے پاس سے گذرا قریش نے اوس سے کہا اے یہودی یہ شخص یہ زعم کرتا ہے کہ مین نبی ہون اوس یہودی نے کہا مین آپسے ضرور ایسی شے کو پوچھونگا جسکو کوئی نہین جانتا ہے مگر نبی اون سے پوچھا اے محمد صلعم انسان کس چیز سے پیدا کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا کل سے پیدا کیا جاتا ہے مرد کے نطفہ اور عورت کے نطفہ سے مرد کا نطفہ گاڑہا ہوتا ہے اوس نطفہ سے ہڈیان اور پٹھے پیدا ہوتے ہین اور عورت کا نطفہ پتلا ہوتا ہے اوس نطفہ سے گوشت اور خون پیدا ہوتا ہے یہودی نے سنکر کہا آپسے پہلے جو لوگ تھے وہ ایسے ہی کہتے تھے۔

شیخین نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے کہیتون مین جارہا تھا اور آپ کہجور کے ایک پٹھے سے ٹیکا لگائی ہوئے تہے ہم یہود کی ایک گروہ کی طرف سے گذرے بعض یہود نے آپسمین کہا آپسے روح کو پوچھو اور بعض نے کہا آپسے یہ پوچھو شاید کہ آپ ایسی شی سے خبر دین جسکو تم لوگ مکروہ جانتے ہو یہود نے آپسے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساکت ہو گئے مینے یہ گمان کیا کہ آپ کو وحی کی گئی ہے جبکہ آپ کی وحی کی حالت بدل گئی آپنے فرمایا ویسألونک عن الروح قل الروح من امر ربی آخر آیت تک ابو نعیم نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامتون مین سے کتب منزلہ مین یہ تہی کہ جس وقت آپ سے روح کے باب مین سوال کیا جائیگا تو آپ روح کی حقیقت کے علم کو اوسکے پیدا کرنیوالے کی طرف تفویض کرینگا اور جس چیز مین فلاسفہ اور اہل منطق نے خوض کیا ہے اور حدس اور تخمینہ سے گفتگو کی ہے اوس سے آپ رک رہینگے اوس مین آپ خوض نہ کرینگے سو یہود نے روح کے سوال سے آپ کا امتحان اس لئے کیا کہ آپ کی جو صفت یہود کی کتاب مین انکی نزدیک ثابت کی گئی ہے اوس سے وہ واقف ہو جاوین پس آپ کا جواب اوسکے موافق ہوا

جواونکی کتابون مین ثابت تہا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابوہریرہ رضؔ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا سے فرمایا مین تجھکو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون تو یہ بیان کر تو اس امر کو جانتا ہے کہ اللہ تعالی نے اوس شخص کے باب مین توراۃ مین رجم کیواسطے حکم کیا ہے جس نے جورو والا ہونے کے بعد زنا کیا ابن صوریا نے کہا ای میرے اللہ بیشک ایسا ہی ہے واللہ اے ابوالقاسم اہل کتاب اس امر کو خوب پہچانتے ہین کہ آپ نبی مرسل ہین ولیکن وہ لوگ آپسے حسد کرتے ہین۔

ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے صفوان بن عسال سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک دوست سے کہا ہمکو اپنے ساتھ اس نبی کے پاس لے چلو ہم آپسے اس آیت کو پوچھین گے ولقد اتینا موسیٰ تسع آیات بینات اون دونون نے آپسے پوچھا آپنے فرمایا اللہ تعالی کے ساتھ کچھہ شرک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس نفس کا قتل اللہ تعالی نے حرام کیا ہے اوس کو قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھہ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور بُرے شخص کو صاحب سلطنت کی پاس نہ لیجاو تاکہ وہ اوسکو قتل کر ڈالے اور نیک عورت مرد والی پر قذف نہ کرو اور اے یہود تم لوگون پر خاصتہً یہ لازم ہے کہ تم لوگ شنبہ کے دن تعدی نکرو یہ سنکر دونون یہودیون نے آپکے ہاتھہ اور پاؤن پر بوسہ دیا اور دونون نے کہا ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نبی ہین آپنے اون سے پوچھا کس شے نے تمکو اسلام لانے سے منع کیا ہے اون دونون یہودیون نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی ہے کہ ہمیشہ اون کی ذریت سے ایک نبی ہوگا اور ہمکو یہ خوف ہے کہ یہود ہمکو قتل کر ڈالین گے۔

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا ایک یہودی عالم آپکے پاس آیا اور اوس نے آپ سے پوچھا کہ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دیجائے گی تو آدمی کہان ہونگے آپنے فرمایا کہ پل کی نزدیک ظلمت مین ہونگے اوس نے پوچھا پل

لہ یعنی یہودی نے ایک نسخہ مین یہ وارد ہے کہ دونون یہودیون نے آپکے دونون ہاتون اور دونون پیرون کو بوسہ دیا۔ ۱۲

سے اول کون آدمی گذرے گا آپنے فرمایا فقراء مہاجرین گزرین گے اوس نے پوچھا جسوقت وہ جنت مین داخل ہون گے تو اون کا تحفہ کیا ہوگا آپنے فرمایا زیادہ مچھلی کا جگر ہوگا اوس نے پوچھا اون کا چاشت کا کھانا اوس جگر کے بعد کیا ہوگا آپنے فرمایا اون کے واسطے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف سی کھاتا تھا اوس نے پوچھا اوسپر وہ کیا پئین گے آپنے فرمایا من عین تسمی سلسبیلا - اوس چشمہ سے پانی پئین گے جسکا نام سلسبیل ہے اوس یہودی عالم نے سنکر کہا آپنے سچ فرمایا اسکے بعد اوس نے کہا مین اسلئے آیا ہون کہ آپسے اوس شے کو پوچھون جس کو اہل زمین سے کوئی شخص نہین جانتا ہے مگر نبی یا ایک دو مرد جانتے ہین مین اس لئے آیا ہون کہ آپسے پوچھون لڑکا کیونکر پیدا ہوتا ہے آپنے فرمایا مرد کی منی سفید اور عورت کی منی زرد ہوتی ہے جسوقت مرد اور عورت دونون کی منی جمع ہوتی ہے اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ لڑکے کو پیدا کرتی ہے اور جس وقت عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ تعالی کے حکم سے لڑکی کو پیدا کرتی ہے یہودی نے سنکر کہا آپنے سچ فرمایا اور آپ بیشک نبی ہین پہر وہ پلٹ کے چلا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس یہودی نے مجھہ سے جو کچھہ پوچھا وہ پوچھا اور مین اوس شے سے کچھہ نہین جانتا تھا یہانتک کہ اللہ تعالی نے اوس شے کا علم مجھکو دیا۔

سعید بن منصور اور ابو یعلی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی آیا اور اوس نے کہا ای محمد آپ مجھکو اون ستارون کی خبر دیجئے کہ یوسف علیہ السلام نے اون ستارون کو اپنے واسطے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا اون ستارون کا کیا نام ہے آنحضرت صلعم نے اوس یہودی کو کچھہ جواب نہین دیا جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اونہون نے خبر دی آپنے یہودی کے پاس کسی کو بھیجا جبکہ یہودی آپکے پاس آیا تو آپنے اوس سے پوچھا کہ اگر اون ستارون کی مین تجھہ کو خبر دونگا کیا تو مسلمان ہو جائے گا اوس نے کہا بیشک آپنے فرمایا خرتان

طارق[1]-ذیال[2]-کتفان[3]-ذوالفرع[4]-وثاب[5]-عمودان[6]-قابس-ضروح-مصبح[9]-فیلق[11]-ضیا[12] نور[13] اون ستارون کا نام ہے یوسف علیہ السلام نے ان کو افق آسمان مین اپنے واسطے سجدہ کرتے دیکھا تھا یہودی نے سنکر کہا واللہ اون ستارون کے یہی اسما ہین۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا وہ ایسے وقت آیا کہ آپ سورۂ یوسف پڑھ رہے تھے اوس نے پوچھا اے محمد کس نے یہ سورت آپ کو تعلیم کی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھہ کو تعلیم کی ہے جبکہ اوس یہودی عالم نے آپ سے سُنا تعجب کیا وہ یہود کی طرف پلٹ کر گیا اور یہودیون سے کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو ویسے ہی پڑھتے ہین جیسے تورات مین نازل کیا گیا ہے اور یہود کے ایک گروہ کو وہ اپنے ساتھ لے گیا یہان تک کہ وہ یہودی آپ کے پاس داخل ہوئے یہودی لوگون نے آپ کو صفت سے پہچانا اور آپ کے دونون شانون کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا آپ سورہ یوسف پڑھتے رہے یہودی آپ کی قرأت کو سنتے رہی اُنھون نے اس سے تعجب کیا اور اُسوقت وہ مسلمان ہو گئے۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا اگر تم لوگ اپنے قول مین سچے ہو کہ جنت اور آدمیون کے سوا تمہارے واسطے خالص ہے تم لوگ یہ دعا مانگو اللہم امتنا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوس کے قبضہ قدرت مین ہے اس کلمہ کو تم یہودیون مین سے کوئی مرد نہ کہے گا مگر اوسکا لعاب دہن اوسکے گلے مین اٹک جائیگا اور وہ اوسی جگہہ مر جائے گا اون یہودیون نے اس دعا کے مانگنے سے انکار کیا اور اسکو مکروہ جانا اسکے ساتھ ہی اللہ تعالی کا یہ قول شریف ولن یتمنوہ ابدا آخر آیت تک نازل ہوا۔

عبد اللہ بن احمد نے (زوائد المسند) مین جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے ایک جرمقانی[15] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس آیا اور اوسنے پوچھا آپ کے وہ صاحب کہان ہین جو یہ

[15] جرمقانی ہے اصل میں جرمقانی ہے جرامقہ عجم مین سے ایک قوم ہے ۱۲

زعم کرتے ہین کہ مین نبی ہون اگر مین آپ سے سوال کرونگا ضرور مجہہ کو معلوم ہوجائیگا کہ وہ نبی ہین یا غیر نبی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جرمقانی نے آپ سے کہا میرے سامنے آپ پڑہیئے آپنے اوسکے سامنے آیات کتاب اللہ پڑہین جرمقانی نے سنکر کہا واللہ یہ وہ ہی جسکو موسیٰ علیہ السلام لائے ہین۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ وبا اور تپ اور طاعون کا مدینہ منورہ سی رفع ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے

شیخین نے حضرت عایشہ رض سی روایت کی ہے کہا۔ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین ایسے حال مین تشریف لائے کہ مدینہ اللہ تعالیٰ کی کل زمین سے زیادہ وبا کی سرزمین تہی آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد اللھم بارک لنا فی صاعنا ومدنا وصححھا لنا وانقل حماھا الی الجحفۃ۔

بیہقی نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے عہد جاہلیت مین مدینہ کی وبا معروف تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی کہ مدینہ کی تپ جحفہ کی طرف منتقل ہوجائے یہ حالت ہوئی کہ بچہ پیدا ہوتا وہ بلوغ کو نہین پہونچتا یہان تک کہ تپ اوسکو پچہاڑ دیتی تہی۔

بخاری نے ابن عمر رض سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک ایسی کالی عورت دیکہی جس کے سر کے بال بکہرے ہوئے ہین وہ مدینہ سی نکلی یہان تک کہ وہ مھیعہ مین اوتری مین نے اس کی یہ تاویل کی کہ مدینہ کی وبا مھیعہ کی طرف چلی گئی کہ وہ جحفہ ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے راستون پر ملائکہ متعین ہین مدینہ مین نہ طاعون داخل ہوگا اور نہ دجال بعض علما نے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے اسلئے کہ طبیب لوگ اول سے آخر تک
اس امر سے عاجز آگئے کہ طاعون کو ایک شہر سے دوسرے شہر دن مین دفع کردین بلکہ وہ طبیب
اس امر سے بھی عاجز تہے کہ ایک قریہ سے دوسرے قریون مین طاعون چلا جاوے آپ کی دعا سے
مبارک سے طاعون مدینہ منورہ سے ممتنع ہوگیا ہے اور آنحضرت صلعم نے اتنی دراز مدت کی خبر
دی ہے یہ آپ کا معجزہ ہے۔

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین روایت کی ہے کہا ہے مجھسے محمد بن الحسن نے محمد
بن طلحہ بن عبد الرحمن سے اون سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اپنے باپ سے حدیث
کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے آپکے اصحاب کو تپ
شروع ہوگئی اور ایک مرد آیا اوس نے ایک مہاجرہ عورت سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم منبر پر بیٹھے اور آپنے تین بار انما الاعمال بالنیات فرمایا ای لوگو اعمال نیت کے ساتھ ہین
جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہین اون کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور
اور اوسکے رسول کی طرف ہوتی ہے اور جن لوگون کی ہجرت دنیا کے واسطے ہوتی ہے اور وہ
اوس کو طلب کرتے ہین یا اون کی ہجرت کسی عورت کے واسطے ہوتی ہے اور وہ اوس عورت
کو اپنے نکاح مین لانا چاہتے ہین جس شے کی طرف اونہون نے ہجرت کی ہے اونکی ہجرت
اوس شے کی طرف ہوگی پھر آپنے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور آپ نے یہ دعا تین بار مانگی
اللہم انقل عنا الوباء جبکہ آپ صبح کو اوٹھے آپنے فرمایا آج کی رات تپ میری پاس لائی گئی
یکایک مینے دیکھا کہ ایک کالے رنگ کی بڑھیا ہے اوسکے گلے مین ایک کپڑا بندہا ہوا ہے جیسے خصومت کے
وقت حریف کے مقابلہ مین باندہ لیتے ہین اوس شخص نے کہا تپ ہے اسکے باب مین آپ کیا
مناسب دیکھتے ہین مینے کہا اسکو خم مین بند کردو۔

اور بھی زبیر بن بکار نے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے محمد بن الحسن نے عبد العزیز بن محمد
سے اونہون نے ہشام بن عروہ سے ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اوٹھے آپکے پاس کوئی آدمی آیا جو مکہ کے راستہ کی طرف سے آیا تھا آپنے اوس سی پوچھا کیا تونے کسی شخص سے ملاقات کی اوسنے کہا یا رسول اللہ مین کسی سے نہین ملا مگر ایک ایسی عورت سے ملاقات کی کہ وہ کالی صورت کی برہنہ تھی اُسکے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ وہ تپ تھی اور وہ آج کے دنکے بعد کبھی پلٹ کے نہ آویگی۔

## یہ باب اس آیت کے بیان مین ہی کہ مدینہ منورہ مین برکت رکھی گئی ہے

شیخین نے عبداللہ بن زید سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا ہے اور مینے مدینہ کو حرم بنایا ہے اور مدینہ مین جو صاع اور مد مین اونکے لئے مینے اوسکی مثل دعا مانگی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے صاع اور مد کی برکت کے واسطے دعا کی ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین عبداللہ بن الفضل بن عباس سی روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ای میرے اللہ مین تجھ سے اہل مدینہ کیواسطے مثل مکہ کے دعا مانگتا ہون عبداللہ نے کہا کہ ہم اس امر کو پہچانتے ہین ہمارے نزدیک جو مد اور صاع ہی وہ ہمکو اوس مد اور صاع کی مثل کافی ہوتا ہے جو اہل مکہ کیواسطے کافی ہوتا ہے۔

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین اسمٰعیل بن النعمان سی روایت کی ہے کہا ہے کہ جو بکریٔن مدینہ منورہ مین چرتی تھین اونکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہی

اللهم اجعل نصف اكراشها مثل ملئها في غيرها من البلاد - اے میرے اللہ تعالی مدینہ کی بکریون کے آدہے پیٹون مین وہ برکت دے جو غیر مدینہ کی بکریونکے پورے بھرے پیٹون مین برکت ہوتی ہے۔

## یہ باب اُن آیات کے بیان مین ہی کہ مسجد شریف کی بنا کی وقت واقع ہوئی ہین

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین نافع بن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھکو یہ

خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے اپنی اس مسجد کا قبلہ نہین رکھا یہان تک کہ کعبہ میرے واسطے اوٹھا کر لایا گیا مین نے اپنی مسجد کے قبلہ کو کعبہ کے مقابل رکھا۔

اور بھی زبیر بن بکار نے داؤد بن قیس سے یہ روایت کی ہے کہا ہے مجھ کو یہ خبر پہونچی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی ہے جسوقت اوسکی بنیاد رکھی ہی جبریل ع کھڑے ہوئے کعبہ کی طرف دیکھ رہے تھے جو شئے مسجد اور کعبہ کے درمیان حائل تھی اوس کو آشکارا کر دیا تھا۔

اور بھی زبیر بن بکار نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے اپنی اس مسجد کے قبلہ کو نہین رکھا یہانتک کہ جو شئے میرے اور کعبہ کے درمیان حائل تھی وہ کھول دی گئی تھی۔

اور بھی زبیر بن بکار نے خلیل بن عبد اللہ الازوی سے روایت کی ہے عبد اللہ نے ایک مرد انصاری سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو مسجد کے زاویون کے پاس کھڑا کیا تاکہ قبلہ کو آپ برابر کرلین آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ قبلہ کو رکھئے اور آپ کعبہ کو دیکھتے رہئیے پھر جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارا کیا ہر ایک پہاڑ جو کہ مسجد اور کعبہ کے درمیان حائل تہا وہ ہٹ گیا آپ نے تربیع مسجد کو ایسے حال مین رکھا کہ آپ کعبہ کی طرف دیکھ رہے تھے آپ کی نگاہ کے اس طرف کوئی شے حائل نہین ہوتی تھی جبکہ آپ فارغ ہوگئے تو جبریل ع نے اپنے ہاتھ سے اشارا کیا پہاڑ اور درخت اور کل اشیا اپنی اپنی جگہہ پھر آگئے یہ وہ مرسل احادیث ہین کہ ان مین بعض حدیث بعض حدیث کو قوت دیتی ہے۔

طبرانی نے اپنی (معجم کبیر) مین اون رجال کی سند سے جو ثقہ ہین شموس بنت النعمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جس وقت آپ

تشریف لائے اور اُترے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی جو مسجد قبا ہے مینے آپ کو دیکھا کہ آپ پتھر کو لیتے تھے یہان تک کہ اوس پتھر کا بوجھ آپکو جھکا دیتا تھا یہانتک کہ مسجد کی بنیاد قایم فرمادی اور آپ یہ فرماتے تھے کہ جبریل کعبہ کی رہنمائی کرتے تھے۔

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین ابو ہریرہ رضہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میری یہ مسجد صنعا کی طرف بنا کی جاتی میری ہی مسجد ہوتی زرکشی نے احکام المساجد مین کہا ہے کہ اگر یہ قول صحیح ہے تو یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلام نبوت مین سے ہوگا۔

## یہ باب اس بیان مین ہی کہ قبلہ کا پھیرا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے

ابن سعد نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی بیت المقدس کی طرف آپنے سولہ مہینے تک نماز پڑہی اور آپ اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ کعبہ کی طرف پھیر دئے جاوین آپنے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ اللہ تعالی میرے مُنھ کو یہود کے قبلہ کی طرف سے پھیر دے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ مین اللہ تعالی کا ایک بندہ ہون مجھہ کو کیا قدرت ہے آپ اپنے رب سے دعا فرماوین اور سوال کرین اور آپ ایسا کیا کرتے تھے کہ جس وقت بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے تو اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اوٹھا کر دیکھتے تھے یہ آیت شریفہ آپ پر نازل ہوئی قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کسی نبی نے کسی نبی کا خلاف نہ قبلہ مین کیا اور نہ کسی سنت مین مگر یہ امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ کو آئے سولہ مہینہ تک بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے رہے پھر آپ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

# یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ اذان کے باب مین واقع ہوئی ہین

ابوداؤد اور بیہقی نے ابن ابی لیلی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے ہم سے ہمارے اصحاب نے یہ حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلوۃ کے وقت مینے یہ قصد کیا کہ مردون کو آدمیون کے مکانون پر بھیجون کہ وہ نماز کے وقت پر ان کو پکارین اور یہان تک مینے یہ قصد کیا کہ مردون کو مین یہ حکم دون کہ وہ اپنے بلند مکانون پر کھڑے ہوکر نماز کے وقت مسلمانون کو پکارین انصار مین سے ایک مرد آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ مین جسوقت پلٹ کر آیا مینے آپکے اہتمام کو دیکھا اوسوقت مینے ایک ایسے مرد کو دیکھا جسکے جسم پر دو سبز کپڑے تھے وہ مرد مسجد پر کھڑا ہوا اور اوس نے اذان دی پھر وہ ایک نوع بیٹھنے کے طور پر بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہوا اور مثل پہلی اذان کے اذان دی مگر وہ مرد قد قامت الصلواۃ کہتا تھا اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ کچھ کہوگے تو مین یہ کہتا کہ مین بیدار تھا مین نہین سو رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اللہ تعالی نے تجھ کو خیر کو دکھایا بلال سے کہو کہ وہ اذان کہین یہ سنکر عمر رض نے کہا کہ اوس مرد انصاری کی مثل مینے بھی دیکھا ہے ولیکن مینے اس واقعہ کے بیان کرنے مین سبقت نہین کی مجھکو حیا آگئی۔

ابن ماجہ نے عبداللہ بن زید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوق اور ناقوس کے واسطے قصد فرمایا تھا مینے خواب مین ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر دو سبز کپڑے تھے وہ ناقوس لئے ہوئے تھا مینے اوس سے کہا اے عبداللہ کیا تو اس ناقوس کو بیچتا ہے اوسنے مجھ سے کہا تو اسکو کیا کریگا مینے اوس سے کہا کہ نماز کے واسطے آدمیون کو اس کے ساتھ ندا کرونگا اوسنے مجھ سے کہا کیا اس ناقوس سے اچھی شئے کی طرف تجھ کو رہبری نکرون تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہو اور اذان کو ذکر کیا عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس واقعہ سے خبر کی اسکے بعد عمر رض آئے اور کہا واللہ عبداللہ کی مثل مینے

بھی دیکھا ہے عبداللہ بن زید نے اس باب مین کہا ہے ؎

| | |
|---|---|
| احمد اللہ ذالجلال والاکرام | حمدا علی الاذان کثیرا |
| اذا تانی بہ البشیر من اللہ | فاکرم بہ لدیے بشیرا |
| فی لیال والی بہن ثلاث | کلما جاء زادنی توقیرا |

طبرانی نے اپنی کتاب (اوسط) مین بریدہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ انصار مین سے ایک مرد کے پاس ایک آنیوالا خواب مین آیا اور اوس نے اوسکو اذان سکھلائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کے ساتھ ابوبکر نے خبر دی تھی اوسکی مثل اس نے خبر دی ہے آدمیون سے آپنے فرمایا بلال سے کہدو کہ اذان دین۔

ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) مین کثیر بن مرة الحضرمی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اول بار جس شخص نے نماز کے واسطے آسمان دنیا مین اذان دی ہے وہ جبریل علیہ السلام ہین جبریل کی اذان کو عمر رض اور بلال رض دونون نے سنا عمر رض نے بلال سے سبقت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی پھر بلال آئے اور اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ عمر نے اذان کا واقعہ بیان کرنے مین تم سے سبقت کی۔

ابوداؤد نے احادیث مرسل مین عبید بن عمیر سے یون روایت کی ہے کہ عمر رض نے جبکہ اذان کو خواب مین دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ کو خبر کرین عمر رض نے وحی کو پایا کہ نماز کے واسطے نازل ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رض سے فرمایا کہ وحی نے تم سے سبقت کی۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے اونھون نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہود مین سے ایک مرد تھا جسوقت وہ منادی کرنیوالے کو سنتا کہ اذان کے ساتھ ندا کرتا ہے وہ یہ کہتا تھا کہ اس کاذب کو اللہ تعالی جلادے وہ مرد یہودی ایسا ہی کہہ رہا تھا یکایک اوسکی کنیز آگ کا ایک شعلہ لے کر داخل ہوئی اوس شعلہ سے ایک شرارہ مکان مین

اوڑا اور مکان مین ایسا بھڑکا کہ اُس یہودی کو جلا دیا۔

ابن سعد نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہو کہ ابن ام مکتوم نماز فجر کو ڈھونڈتے تھے اون سے فجر کا وقت خطا نہین ہوتا تھا اور ابن ام مکتوم نابینا تھی۔

مسلم نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے باپنے مجھکو بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور میرے ساتھ ایک ہمارا غلام تھا ایک پکارنے والے نے اوس غلام کا نام لیکر دیوار سے پکارا وہ غلام اوس دیوار پر چڑہا اوسنے کوئی شئے نہین دیکھی مینے اِس واقعہ کا اپنے باپ سے ذکر کیا میرے باپنے کہا جس وقت تم کسی آواز کو سنو تو اذان دیا کرو مین نے ابوہریرہ رضہ سے سنا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے آپنے فرمایا ہے کہ جس وقت نماز کے واسطے ندا کی جاتی ہے یعنی اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کے تیز بھاگتا ہے اور گوز مارتا جاتا ہے۔

بیہقی نے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت تم لوگون مین سے کسی کو غول ہاے بیابانی رنگ برنگ دکہلائی دین تو وہ شخص اذان دی وہ غول ہاے بیابانی اوسکو ضرر نہ پہونچاوین گے۔

بیہقی نے حسن رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک مرد کو سعد بن ابی وقاص کے پاس بھیجا جبکہ وہ مرد بعض راستہ مین تھا تو اوسکو ایک غول ظاہر ہوا اوس مرد نے سعد کو خبر کی سعد رضہ نے کہا ہمکو امر کیا جاتا تھا کہ جس وقت ہاے غول رنگ برنگ ظاہر ہو تو ہم اذان کہین جبکہ وہ مرد سعد رضہ کے پاس سے حضرت عمر رضہ کی طرف پلٹا تو غول اوسکو ظاہر ہوا تا کہ اُس کے ساتھ جاوے اوس مرد نے اذان دی وہ غول اوسکے پاس سے چلا گیا جس وقت وہ مرد اذان دینے سے خاموش ہوا وہ غول اوسپر ظاہر ہوا جس وقت اوس مرد نے اذان دی وہ اوسکے پاس سے چلا گیا۔

# یہ باب اُن آیات اور معجزات کے بیان میں ہی کہ غزوہ بدر میں واقع ہوئے ہین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولقد نصرکم اللہ ببدر آخر آیات تک اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے اذ تستغیثون ربکم آخر آیات تک اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذ یریکموہم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا آخر آیات تک بخاری اور بیہقی نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سعد بن معاذ عمرہ کیحالت مین گئے اور امیہ بن خلف بن صفوان کے پاس اُترے اور امیہ جس وقت شام کو جاتا اور مدینہ کی طرف سے گذرتا تو سعد بن معاذ کے پاس اوترتا تہا امیہ نے سعد سے کہا اتنا ٹھیر جاؤ کہ دوپہر ہو جائے اور آدمی غافل ہو جاوین تم جاکر طواف کعبہ کر لیجو ابن مسعود نے کہا اس درمیان کہ سعد طواف کر رہے تھے یکایک ابو جہل سعد کے پاس آگیا اور اوسنے پوچہا کہ یہ کون شخص ہے کہ طواف کعبہ کر رہا ہے سعد بن معاذ نے کہا مین سعد ہون ابو جہل نے سعد رض سے کہا کیا تم طواف کعبہ امن سے کر رہے ہو اور تمہارا یہ حال ہے کہ تمنے محمد صلعم اور آپکے اصحاب کو ٹھکانا دیا ہے سعد اور ابو جہل مین جھگڑا اور دشنام دہی ہوئی سعد سے امیہ نے کہا آواز بلند کرکے ابو الحکم سے گفتگو نکرو اس لئے کہ ابو الحکم اوس وادی کے رہنے والون کا سردار ہے سعد نے اوس سے کہا واللہ اگر تو مجھہ کو بیت اللہ کے طواف سے مانع ہوگا تو تیری تجارت جو شام مین ہوتی ہے اوسکو مین ضرور قطع کر دونگا امیہ سعد رض سے یہی کہتا تہا کہ تم پکار کر باتین نکرو اور اونکو خاموش کر رہا تہا امیہ کی ایسی باتون سے سعد رض کو غصہ آگیا اور کہا کہ تو جو یہ باتین کرتا ہے چھوڑ دے مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ بہروسہ سے یہ فرماتے تھے کہ ابو جہل امیہ کا قاتل ہے امیہ نے سعد سے پوچہا کیا خاص مجھہ کو قتل کرے گا سعد نے کہا بیشک امیہ نے سُن کر کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کوئی بات کہتے ہین جھوٹ نہین کہتے امیہ اپنی زوجہ کے پاس پلٹ کر گیا اور اوس سے کہا میرے بہائی یثرب کے رہنے والے نے جو بات کہی ہے کیا تو اوسکو نہین جانتی ہے امیہ کی عورت نے پوچہا کیا کہا ہے امیہ نے اپنی زوجہ سے کہا وہ یہ زعم کرتا ہے کہ اوس نے محمد صلعم سے

سنا ہے آپ بہروسہ کے ساتھہ کہتے ہین کہ ابوجہل میرا قاتل ہے اُمیہ کی عورت نے کہا واللہ محمد صلعم جہونٹ نہین کہتے ہین جبکہ لوگ جنگ بدر کے واسطے نکلے اور فریادخواہ کی آواز آئی اُمیہ کی عورت نے اُمیہ سے کہا جوبات تیرے یثربی بہائی نے کہی ہے کیا تو اوس بات کو نہین جانتا ہے اُمیہ نے کہا کہ اب مین اپنے گہر سے نہین نکلونگا ابوجہل نے اُمیہ سے کہا تو اشرف اہل وادی ہے ہمارے ساتھہ جنگ بدر مین ایک دن دو دن کے لئے چل اُمیہ اون لوگون کے ساتھہ گیا اور مارا گیا۔

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے اور عروہ ابن الزبیر کے طریق سے روایت کی ہے اور بیہقی نے ابن شہاب کے طریق سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ عاتکہ بنت عبد المطلب نے تین راتون قبل اسکے کہ ضمضم بن عمرو الغفاری قریش کے پاس مکہ مین آئے جیسے سونے والا خواب مین دیکھتا ہے ایک خواب دیکھا عاتکہ صبح کو اوٹھین اور اونہون نے اوس خواب کو عظیم جانا اور اپنے بہائی عباس بن عبد المطلب رض کے پاس کسی شخص کو بہیجا اور اون سے کہا اے بہائی مینے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے جسنے مجھکو ڈرا دیا ہے وہ ایسا خواب ہے جس سے تمہاری قوم پر شر اور بلا آئے گی عباس رض نے پوچھا وہ کیا خواب ہے عاتکہ نے کہا مینے یہ دیکھا ہی کہ ایک مرد اپنے اونٹ پر آیا اور وہ ابطح مین ٹھیرا اور راوس نے کہا ای اہل غدر تم اپنے پچھڑنے کی جگہون کے واسطے تین دن مین جاؤ اور اوس نے آدمیون کو حکم دیا وہ اوسکے پاس جمع ہو گئے پہر اوس کے اونٹ نے اوسکو مسجد مین داخل کیا اور آدمی اوسکے پاس جمع ہو گئے پہر اوسکے اونٹنے اوسکو کہڑا کر دیا یکایک مینے دیکھا کہ وہ کعبہ کے سر پر تہا اور اوسنے کہا ای اہل غدر تم اپنی پچھڑنے کی جگہونکے واسطے تین دنمین جاؤ اوسکا اونٹنے اوسکو ابوقبیس پہاڑ کی چوٹی پر کہڑا کر دیا اوسنے کہا ای اہل غدر تم تین دنمین اپنی پچھڑنیکی جگہہ جاؤ پہر اوسنے ایک بڑا پتہر لیا اور اوسکو پہاڑ کی چوٹی پر سے چہوڑ دیا وہ پتہر نیچے او ترتا تہا یہانتک کہ جب وقت وہ پتہر پہاڑ کے اسفل مین تہا چہوڑ دیا گیا تمہاری قوم کے مکانون مین سے کوئی مکان باقی نہ رہا مگر اوس پتہر کا بعض حصہ اوس مین داخل ہوا عباس رض نے سُنکر اپنی بہن سے کہا واللہ

یہ بڑا خواب ہے تم اِس خواب کو چھپاؤ اون کی بہن نے کہا تم بھی اِس کو چھپاؤ اگر اِس خواب کی خبر قریش کو پہونچے گی تو وہ ضرور ہمکو ایذا پہونچاوینگے عباس رضہ عاتکہ کے پاس سے نکل کے گئے اون کو ولید بن عتبہ ملا اور ولید عباس رضہ کا سچا دوست تہا عباس رضہ نے ولید سے وہ خواب بیان کیا اور اوس سے خاص اوسکے چھپانے کی واسطے کہا ولید نے اپنے باپ سے اوس خواب کا ذکر کیا اوسکے باپ نے اوس خواب کو لوگون سے کہا یہ بات فاش ہوگئی عباس رضہ نے کہا مین دوسرے دن صبح کو کعبہ کی طرف جارہا تہا یکایک ابوجہل مجہہ کو ملگیا ابوجہل نے مجہہ سے پوچہا اے ابوالفضل اس لڑکی نے تم لوگون مین کب وہ بات کہی ہے مینے ابوجہل سے پوچہا وہ کیا بات ہے ابوجہل نے کہا وہ خواب ہے جو عاتکہ نے دیکہا ہے اے بنی عبدالمطلب کیا تم لوگ اوس سے راضی نہین تھے کہ تمہارے مرد نبوت کا دعوی کرتے یہان تک کہ تمہاری عورتین نبی ہونیکا دعوی کرتی ہین جن تین دنون کا عاتکہ نے ذکر کیا ہے ہم تمہاری واسطے اوسکا انتظار کرینگے اگر حق ہوگا ظہور مین آئے گا ورنہ تمہارے واسطے ہم ایک ایسی تحریر لکھینگے جسکا یہ مطلب ہوگا کہ عرب مین جو گہرانے ہین اون مین تم لوگ بڑے جہوٹے ہو جبکہ تیسرا دن تہا یکایک ضمضم بن عمرو ابطح مین اپنے اونٹ پر آموجود ہوا اور وہ یہ خبر دے رہا تہا کہ اونٹون کے قافلہ کو محمد صلعم اور آپ کے اصحاب نے روک دیا قافلہ مین نہ تہا مگر سامان یہان تک کہ ہم وہان سے نکلکر چلے آئے قریش کو جو مصیبت اور صدمہ جنگ بدر مین پہونچا تہا وہی صدمہ پہونچا عاتکہ نے اِس باب مین اشعار کہے ہین۔

بیہقی نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ بن الزبیر کے طریق سے روایت کی ہے اِن دونون راویون نے کہا ہے جبکہ قریش بدر کے پاس اکٹھے ہوئے تو جحفہ مین عشا کے وقت اُترے اور قریش مین ایک مرد بنی عبدالمطلب بن عبدمناف کا تہا جسکا نام جہیم بن الصلت بن مخرمہ تہا جہیم لیٹ گیا اور سو گیا پھر بیدار ہوا اور اوس نے اپنے اصحاب سے پوچہا کیا تم نے اوس سوار کو دیکہا جو ابہی میرے پاس کھڑا تہا اونہون نے کہا ہمنے نہین

دیکھا تو مجنون ہے اوسنے کہا میرے پاس ابہی ایک سوار کہڑا تہا اوسنے کہا ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور زمعہ اور ابوالبختری اور امیہ بن الخلف قتل کئے گئے اوس نے کفار قریش کی اشراف کی گنتی کی اوسکے اصحاب نے سنکر کہا شیطان نے تجہہ سے کہیل کیا ہے اور یہ بات ابوجہل تک پہونچائی گئی ابوجہل نے سنکر کہا تم لوگ بنی المطلب کے جہوٹ کو بنی ہاشم کے کذب کے ساتھ لائے ہو تم لوگ کل کے روز دیکہہ لوگے کہ کون لوگ قتل کئے جاوینگے۔

بخاری رضہ نے برار سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ہم لوگ باتین کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو انیس [۳۱۹] طالوت کے اون اصحاب کی تعداد کی مثل تہی جو طالوت کے ساتہہ نہر سے گذرے تھے۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابن عمر رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر مین تین سو پندرہ جنگی مردون کے ساتھ اپنی مقام سے نکلے تہے جیسے کہ طالوت نکلے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مردانِ جنگ کی واسطے نکلتے وقت یہ دعا کی تہی اللہم انہم حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم اللہ تعالی نے آپ کی دعاے مبارک کی سبب سے اون کو جنگ بدر مین فتح دی فتح کے بعد وہ ایسے حال مین پلٹے کہ اون مین سے کوئی مرد نہ تہا مگر وہ ایک اونٹ یا دو اونٹون کے ساتھ پلٹا اور اونہون نے لباس پہنا اور اونکے پیٹ بہرے۔

اور حاکم[۱] اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہماری ساتھ جنگ بدر مین نہا مگر دو گہوڑے ایک گہوڑا زبیر کا تہا اور ایک گہوڑا مقداد بن الاسود کا تھا۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہمنے جنگ بدر مین دو مردون کو پکڑا اون دونون مین کا ایک غائب ہوگیا اور دوسرے مرد کو ہمنے پکڑ لیا اور ہم نے اُس سے پوچہا کہ قوم کے آدمی کتنے ہین اوسنے کہا کثیر التعداد ہین اون کی جنگ سخت ہے ہم اوس کو مارنے لگے یہان تک کہ ہم اوسکو مارتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اوس مرد نے آپ کو خبر دینے سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تم لوگ

[۱] اس مقام پر اصل کتاب مین جا سے چہوٹی ہی ۱۲

کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو اوس نے کہا ہر روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا قوم کے لوگ ایکہزار ہین ہر ایک اونٹ کو واسطے سو آدمی ہوتی ہین۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے یزید بن رومان سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث مین یہ وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ ہر روز کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو اوس نے کہا ایک دن دس اور ایک دن نو اونٹ ذبح کرتے مین یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا قوم کے لوگ ہزار اور نوسو کے درمیان ہین

ابن سعد اور ابن راہویہ اور ابن منیع اور بیہقی نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے جنگ بدر مین وہ لوگ ہماری آنکھون مین تہوڑے دکہائی دئے یہان تک کہ مین نے ایک مرد سے جو میرے پہلو مین کہڑا تہا پوچہا کیا تو اونکو دیکھتا ہے ستر آدمی ہین اوس نے کہا مین سو آدمی خیال کرتا ہون اون لوگون مین سے ہم نے ایک مرد کو گرفتار کیا اور اوس سے پوچہا تم کتنے لوگ تہے اوس نے کہا ایکہزار تھے۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رض کے طریق سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر مین لیٹ گئے اور اپنے اصحاب سے یہ فرمایا کہ تم لوگ جنگ نہ کرو یہانتک کہ مین تمکو اذن دون اور آپ کو خواب آگیا اور خواب نے آپ پر غلبہ کیا پہر آپ بیدار ہو گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ لوگ خواب مین قلیل دکھلائے اور مشرکین کی آنکھون مین مسلمانون کو تہوڑا دکہایا یہان تک بعض قوم کے لوگون نے بعض مین طمع کیا۔

اور بیہقی[۱] نے ابن ابی طلحہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قوم کے بعض لوگ بعض سے نزدیک ہو گئے اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی آنکھون مین مسلمانونکو اور مسلمانون کی آنکھون مین مشرکین کو قلیل کر کے دکہایا۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قوم کے لوگ ہمسے

[۱] اصل کتاب مین خالی جگہ ہے ۱۲-

قریب ہو گئے اور ہم نے اونکے واسطے صفین باندہین یکایک ایک مرد اون لوگون مین دیکھا گیا کہ قوم کے لوگون مین سرخ اونٹ پر پھر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے پھر آپ نے فرمایا اگر قوم مین کوئی شخص ایسا ہوگا کہ خیر کے واسطے امر کرے یقین ہے کہ یہ سرخ اونٹ والا ہوگا اتنے مین حضرت حمزہ رضہ آ گئے اور یہ خبر دی کہ وہ سرخ اونٹ والا عتبہ بن ربیعہ ہے وہ جنگ کرنیسے منع کرتا ہے اور پلٹ جانے کو واسطے کہتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اے قوم کے لوگو آج کے دن میرے سر پر عصا یہ باندہ دو اور تم لوگ یہ کہو کہ عتبہ نامرد ہو گیا اور ابوجہل اس بات سے انکار کرتا ہے اور یہی بیہقی نے اس حدیث کی مثل ابن شہاب و عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے بعد کہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے یہ زیادہ کیا ہے اگر قوم کے لوگ اس مرد کی اطاعت کرین گے سیدہی راہ پر ہو جائین گے۔

مسلم اور ابوداؤد اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کی رات مین فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کل کے دن یہ فلان کے پچہڑنے کی جگہہ ہے اور آپ نے اپنا دستِ مبارک زمین پر رکہا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کل کے دن یہ فلان کے پچہڑنے کی جگہہ ہے اور اپنا دستِ مبارک زمین پر رکہا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کل کے دن یہ جگہہ فلان کے پچہڑنے کی ہے اور اپنا دستِ مبارک زمین پر رکہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آپکے ارشاد مین خطا نہین ہوئی اور جو حدود آپنے مقرر فرمائے تہے وہ لوگ اون پر پچہڑ کے گرتے تہے پہر وہ لوگ قلیب بدر مین ڈالدئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے فلان بن فلان اور اے فلان بن فلان ہل وجدتم ما وعد ربکم حقا جو وعدہ تمہارے ربنے کیا تہا کیا تم لوگون نے اوسکو حق پایا میرے رب نے جو وعدہ مجہہ سے کیا تہا مینے اوس کو حق پایا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ان جسمون سے باتین کرتے ہین جن مین روحین نہین ہین آپ نے فرمایا تم لوگ اون سے

زیادہ نہین سنتے ہو ولیکن اون لوگون کو یہ طاقت نہین ہے کہ وہ میری بات کا جواب رد کر سکین۔

بیہقی نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ ابن الزبیر کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت اپنے اصحاب سی جنگ بدر کی طرف جانے کیواسطے مشورہ کیا آپنے اصحاب سے فرمایا اللہ تعالی کے نام پر چلد و مین نے قوم کے پچھاڑے جانیکی جگہین دکھی ہین۔

ابو نعیم نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر مین مشرکین کی طرف نظر کی فرمایا گویا تم اے دشمنان خدا پہاڑ کے اسی غلیع حمرا مین قتل کئے جاوٗگے۔

بیہقی نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے مینے کسی ایسے قسم دینے والے کو نہین سنا کہ وہ حق کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اشد قسم دے آپ اللہ تعالی کو یوم بدر مین قسم دیتے تھے اور یہ کہتے تھے ای میرے اللہ مین تجھ کو تیرے عہد اور تیرے وعدہ کی قسم دیتا ہون ای میرے اللہ اگر تو اس گروہ کو ہلاک کر دیگا تو تیری عبادت نہین کی جائے گی پھر آپ لوگون کی طرف متوجہ ہوئے آپ کا چہرہ مبارک چاند تھا اور آپنے فرمایا مین قوم کے پچھڑنے کی جگہون کو دیکھتا ہون کہ وہ عشا کے وقت پچھڑے پڑے ہونگے۔

بخاری نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قبہ مین یوم بدر مین یہ فرمایا ای میرے اللہ تعالی مین تجھکو تیرے عہد اور تیرے وعدہ کی قسم دیتا ہون اے میرے اللہ تعالی اگر تو چاہے گا تو آج کے دن سے بعد کبھی تیری عبادت نہین کی جائے گی آپ اس دعا مین مصروف تھے ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کو اتنا عرض کرنا کافی ہے آپ نے اپنے رب سے طلب مین اصرار فرمایا ہے آپ اپنے قبہ سی نکلے آپ زرہ پہنے تھے اور کود کر

چل رہے تھے اور یہ فرماتے تھے سیہزم الجمع و یولون الدبر۔

مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے حضرت عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث کی ہے کہا ہے جبکہ یوم بدر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایکہزار آدمی تھے اور آپکے اصحاب تین سو سترہ آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روی بقبلہ ہوگئے پھر آپنے اپنے دونون ہاتھ پھیلائے اور اپنے رب کو پکارنے لگے اور اپنے دونون ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے اور روی بقبلہ تھے یہان تک کہ آپ کے دونون شانون پر سے چادر گر پڑی ابوبکر الصدیق آئے اور اونہون نے آپ کی چادر لیکر آپکے دونون شانون پر ڈال دی پھر آپکے پیچھے کھڑے رہے اور کہا اے نبی اللہ آپ کا اپنے رب کو قسم دینا کافی ہے آپکے ربنے آپسے جو وعدہ فرمایا ہے وہ آپ کو قریب مین پورا کریگا اللہ تعالی نے یہ نازل فرمایا۔ ان تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین اللہ تعالی نے ملائکہ سے آپ کو مدد دی ابن عباس رضؓ نے کہا ہے اس درمیان کہ ایک مرد مسلمانون کے گروہ سے اوسدن ایک مرد مشرک کے پیچھے تھا اور اوسپر حملہ کررہا تھا اور وہ مشرک اوسکے آگے تھا اور وہ پیچھے تھا یکایک اوس نے کوڑہ مارنے کی آواز سنی کہ مشرک پر کوڑا پڑا اور ایک سوار کی یہ آواز سنی وہ یہ کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑہ اوس نے مشرک کی طرف اپنے سامنے دیکھا وہ چیت پڑا ہوا تھا اوس مسلم نے مشرک کی طرف غور کرکے دیکھا تو اوس مشرک کو ایسے حال مین پایا کہ اوسکی ناک کچل گئی تھی اور اوسکا چہرہ شق ہوگیا تھا جیسے کوڑے کی مار سے شق ہوجاتا ہے اور وہ تمام سر سے پاؤن تک نیلا ہوگیا تھا وہ مرد انصاری آیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کو بیان کیا آپنے سنکر فرمایا تم نے سچ کہا وہ امر تیسرے آسمان کی مدد سے تھا اوس دن ستر مرد مشرکین سے قتل کئے گئے اور ستر مرد گرفتار کئے گئے۔

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم بدر

تھا مینے کچھہ جنگ کی اور پہر جلدی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین آیا تاکہ دیکھون آپ کہان ہین کیا کر رہے ہین یکایک مینے آپ کو سجدہ مین دیکھا اور آپ یاحی یا قیوم یاحی یا قیوم کہہ رہے ہین اور اوسپر زیادہ نہین کرتے ہین پھر مین جنگ کی طرف پلٹ کے چلا گیا پھر مین آیا اور آپ کو سجدہ مین دیکھا آپ یاحی یا قیوم کہہ رہے تہے پہر مین جنگ کے واسطے پلٹ کے چلا گیا پہر مین آیا اور آپ کو مینے سجدہ مین پایا اور آپ یاحی یا قیوم کہہ رہے تہے اللہ تعالی نے آپ کو فتح دی۔

واقدی اور ابن عساکر نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین مینے دو مردون کو دیکھا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دہنی طرف تھا اور ایک مرد بائین طرف وہ دونون سخت جنگ کر رہے تھے پہر تیسرا مرد آپ کے پیچھے آگیا پھر چوتھا مرد آپ کے سامنے آگیا۔

ابن اسحاق اور ابن جریر اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے اونہون نے ایک مرد سے جو بنی غفار سے تھا روایت کی ہے اوسنے کہا مین اور میرا چچا زاد بھائی بدر مین حاضر ہوئے اور ہم لوگ اپنے شرک پر ثابت تہے ہم ایک پہاڑ مین پہر جنگ کا انتظار کر رہے تہے کہ کن لوگون کو شکست اور ہزیمت ہوتی ہے تاکہ لوٹ کرین ایک ابر سامنے سے آیا جبکہ پہاڑ سے قریب ہوا تو ہم نے اوس ابر مین گھوڑون کے ہنہنانے کی آواز سُنی اور ہمنے یہ سنا کہ ایک سوار کہتا تھا اے حیزدم آگے بڑہ اس واقعہ سے میرے ہمراہی کے دل کا پردہ پہٹ گیا اور وہ اپنی جگہہ پر مر گیا اور میری حالت یہ تہی کہ قریب تھا کہ مین بھی ہلاک ہو جاؤن پہر اسکے بعد مینے افاقہ پایا۔

ابن اسحاق اور ابن راہویہ نے اپنی (مسند) مین اور ابن جریر اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی اسید الساعدی سے روایت کی ہے ابن اسید نے اپنے نابینا ہونیکے بعد کہا اگر مین تم لوگون کے ساتھ اب بدر مین ہوتا اور میری بینائی ہوتی مین تمکو ادن گھاٹیون سے خبر دیتا جن گھاٹیون سے

سے ملائکہ نکلے تھے مین شک اور شبہ نہین کرتا ہون۔

بیہقی نے ابن عباس اور حکیم بن حزام سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے جبکہ لڑائی موجود ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اللہ تعالی سے نصرت چاہتے تھے اور جو وعدہ اللہ تعالی نے آپ سے فرمایا تھا اوس کی استدعا کرتے تھے اور آپ نے اللہ تعالی سے یہ عرض کی اے میرے اللہ اگر مشرکین اس جماعت پر غالب آجاوین گے تو شرک ظاہر ہو جائے گا اور تیرا دین قایم نہ رہے گا اور ابو بکر الصدیق آپ سے یہ کہتے تھے واللہ آپ کو اللہ تعالی ضرور نصرت دیگا اور آپ کو ضرور سپید روے کرے گا اللہ تعالی نے ایک ہزار فرشتون کو جو ہم ردیف تھے دشمنون کے اطراف مین اوتار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر الصدیق رض سے فرمایا اے ابو بکر تم کو بشارت ہو یہ جبریل علیہ السلام ہین کہ سر پر زرد عمامہ باندہے ہوئے ہین اور آسمان اور زمین کے درمیان اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہین جبکہ جبریل ع زمین پر اوترے مجھ سے ایک ساعت غایب رہے پھر ایسے حال مین جبریل ظاہر ہوئے کہ اون کے سامنے کے دو دانتون پر غبار تھا اور جبریل علیہ السلام یہ کہہ رہے تھے اللہ تعالی کی نصرت آپکے پاس آئی اسلئے کہ آپنے اللہ تعالی سے نصرت کی دعا مانگی ہے۔

بخاری نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر مین فرمایا جبریل یہ ہین اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہوئے ہین اون کے جسم پر جنگ کے آلات ہین۔

ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس دن میان کہ مین قلیب بدر کے پاس ٹہل رہا تھا یکایک ایسی تند ہوا آئی کہ مینے اوس کی مثل ہرگز نہین دکھی تھی پھر وہ چلی گئی پھر ایک ایسی تند ہوا آئی کہ مینے اوسکی مثل ہرگز نہین دکھی تھی مگر وہ ہوا جو اس ہوا سے پہلے آئی تھی وہ دکھی تھی پھر ایک تند ہوا آئی کہا جو ہوا اول آئی تھی وہ جبریل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کے واسطے نازل ہوئے تھے اور دوسری ہوا میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتون کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کے دہنی طرف سے نازل ہوئے تھے اور ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے دہنی طرف تھے اور تیسری ہوا اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتون کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میسرہ سے نازل ہوئے تھے اور میسرہ مین مین تھا۔

احمد اور بزار نے اور ابو یعلی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوبکر الصدیق رضی اور مجھ سے یوم بدر مین کہا گیا ایک سے یہ کہا گیا تمہارے ساتھ جبریل ع ہین اور دوسرے سے یہ کہا گیا تمہارے ساتھ میکائیل ع ہین اور اسرافیل ع عظیم فرشتہ ہین وہ جنگ مین موجود ہوتے ہین اور جنگ نہین کرتے ہین اور وہ صف مین رہتے ہین۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین ہمنے دیکھا ہے ہمارا جو کوئی آدمی اپنی تلوار سے مشرک کے سر کی طرف اشارا کرتا قبل اس کے کہ اوس کے سر تک تلوار پہونچے اوسکا سر تن سے گر پڑتا تھا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابی واقدی اللیثی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین ایک مشرک کا مین پیچھا کر رہا تھا تاکہ اوسکو تلوار سے مارون قبل اسکے کہ میری تلوار اوس کی طرف پہونچی اوسکا سر گر پڑا مینے اس واقعہ سے یہ پہچانا کہ اس مشرک کو میرے سوا کسی نے قتل کیا ہے۔ اور ابن جریر اور ابو نعیم نے ابی داؤد المازنی سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابی دارہ سے روایت کی ہے کہا ہے میری قوم مین سے ایک مرد نے جو بنی سعد بن بکر سے تھا حدیث کی ہے کہا ہے یوم بدر مین مین بھاگ رہا تھا یکایک مینے اپنے سامنے ایک مرد کو بھاگتا ہوا دیکھا مینے اپنے دل مین کہا اوس کے پاس پہونچکر اوس سے انس پکڑون وہ مرد ایک گڑھے سے نزدیک ہوا مین اوسکے پاس پہونچ گیا یکایک مینے دیکھا کہ اوسکا سر زائل ہوکر گر پڑا اور اوسکے پاس مینے کسی کو نہین دیکھا۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس دن مرد کا سر گر پڑتا یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اسکو کس نے مارا اور ایسے ہی مرد کا ہاتھ قطع ہو کر گر پڑتا یہ معلوم نہین ہوتا تھا کہ اس کو کس نے مارا ہے۔

بیہقی نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر مین آدمی ملائکہ کے مقتولون کو اون آدمیون کے مقتولون سے پہچانتے تھے جن کو آدمی قتل کرتے تھے ملائکہ کے مقتولون کی یہ پہچان تھی کہ مقتول کی گردنون اور انگلیون پر آگ کی علامت کی شل ہوتا تھا کہ آگ سے جلا دیا گیا ہے۔

ابن اسحاق اور ابن جریر اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ملائکہ کی علامت یوم بدر مین سفید عمامہ تھے اونھون نے عمامون کے سرے پیٹھ تک چھوڑ رکھے تھے اور یوم حنین مین ملائکہ کے سرخ عمامہ تھے اور ملائکہ نے سوا یوم بدر کے کسی دن جنگ نہین کی اور یوم بدر کے سوا دوسرے مقامات جنگ مین لڑائی کے دنون مین تعداد اور مدد کے واسطے رہتے تھے کسی کو نہین مارتے تھے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے سہیل بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین مین نے گورے مردون کو ابلق گھوڑون پر آسمان اور زمین کے درمیان دیکھا وہ لڑائی کی تعلیم کرتے تھے اور وہ کفار کو قتل کرتے اور گرفتار کرتے تھے۔

ابن سعد نے حویطب بن عبد العزی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بدر مین مشرکین کے ساتھ مین موجود تھا مین نے ملائکہ کو زمین اور آسمان کے درمیان دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل کر رہے تھے اور گرفتار کر رہے تھے۔

واقدی اور بیہقی نے خارجہ بن ابراہیم سے خارجہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا ملائکہ مین سے یوم بدر مین کون شخص یہ کہہ رہا تھا اے حیزوم آگے بڑھ جبرئیل علیہ السلام نے کہا مین کل اہل آسمان کو نہین پہچانتا ہون۔

واقدی اور بیہقی نے صہیب سے روایت کی ہے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ یوم بدر مین کتنے ہاتھ کٹے ہوئے اور کتنی چوٹین ایسی خشک تہین جن کے زخمون سے خون نہین دیا تہا مینے اون کو دیکھا ہے (یعنی کثرت سے ہاتھ کٹے ہوئے تہے اور کثرت سے ایسے زخم تہے جن مین خون نہ تھا)

واقدی اور بیہقی نے ابی بردہ بن نیار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین مین تین سر لایا اور مین نے اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھہ دیا اور مین نے عرض کی یارسول اللہ دو سر جو ہین اون کو مینے قتل کیا ہے اور تیسرا سر جو ہے مینے ایک گورے مرد طویل قد کو دیکھا کہ اوس نے اوسکے تلوار ماری مینے اوسکا سر لے لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گورا مرد ملائکہ مین سے فلان ہے۔

واقدی اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فرشتہ اون آدمیون کی صورت مین دکھائی دیتا تھا جنکو آدمی پہچانتے تہے فرشتے مومنون کو ثابت قدم رکھتے تہے فرشتہ مومنین سے کہتا مین کفار کے قریب گیا تہا مینے اون سے سُنا وہ یہ کہتے تہے اگر مسلمان ہم لوگون پر حملہ کرین گے ہم ثابت قدم نہ رہین گے کفار کی کچہہ حقیقت نہین ہے فرشتون کا مومنین سے کفار کی نسبت وہ کہنا اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے اذ یوحی ربک الی الملایکۃ انی معکم فثبتوا الذین آمنوا۔

واقدی اور بیہقی نے سائب بن ابی حبیش سے روایت کی ہے وہ کہتے تہے واللہ مجھکو آدمیون مین سے کسی شخص نے نہین پکڑا سائب سے لوگ پوچھتے تہے پھر کس نے پکڑا سائب کہتے تہے کہ جس وقت قریش بہاگے مین قریش کے ساتھہ بہاگا ایک مرد گورا دراز قد والا سفید گھوڑے پر سوار آسمان اور زمین کے درمیان تہا اوس نے مجھکو پا لیا اوس نے مجھکو رسی مین جکڑ دیا اور عبد الرحمن بن عوف آئے اونہون نے مجھکو قید ہوا پایا اونہون نے لشکر مین پکارا کہ اس مرد کو کس نے باندہا ہے کوئی شخص یہ دعوی نہین کرتا تہا کہ اوس نے مجھکو باندہا

ہے یہان تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف مجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے
مجہ سے دریافت فرمایا تجہ کو کس نے قید کیا ہے مینے کہا مین اوس شخص کو نہین جانتا اور مینے
جس کو دیکہا تہا اوس سے آپ کو خبر دینے کو مگر وہ سمجہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہ کو
ملائکہ مین سے ایک فرشتہ نے گرفتار کیا ہے۔

واقدی اور حاکم اور بیہقی نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین ہم کو
دکہلا دیا گیا وادی خلیص مین ایک کمل آسمان سے گرا اوس نے آسمان کے کنارے کو گہیر لیا
اور یکایک ہم نے دیکہا وادی چونٹیون سے بہ رہا تہا اوسوقت میرے نفس مین یہ امر واقع ہوا
کہ یہ آسمانی کوئی شے ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے ساتھ تائید دی گئی ہے کوئی شے نہ تہی
مگر بہاگڑ اور ملائکہ ہی کفار کی ہزیمت تہے۔

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے سند حسن سے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے
کہ قوم کے بہاگنے سے پہلے آدمی لڑ رہے تہے مینے ایک سیاہ کمل دیکہا جو آسمان سے آیا یہان
تک کہ وہ کمل زمین پر گرا مینے نظر کی یکایک مینے دیکہا کہ سیاہ چونٹیون کی مثل پراگندہ ہین یہان
تک کہ صحرا اوس سے بہر گیا مین شک نہین کرتا ہون وہ ملائکہ تہے پس کچہہ نہ تہا مگر قوم کی بہاگڑ

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار مین سے
ایک کوتاہ قد مرد ایک مرد کو لایا جو بنی ہاشم مین سے تہا اور ابو نعیم کا یہ لفظ ہے کہ حضرت عباس
کو یوم بدر مین گرفتار کر کے لایا اوس اسیر مرد نے کہا واللہ اِس شخص نے مجہکو اسیر نہین کیا
مجہ کو ایک ایسے مرد نے جس کے سر کے آگے کے بال کم تہے اور چہرہ مین احسن الناس تہا اور
ابلق گہوڑے پر سوار تہا اوسنے مجہکو گرفتار کیا ہے مین اوسکو قوم کے لوگون مین نہین دیکہتا ہون نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا وہ مرد بزرگ فرشتہ تہا۔

احمد اور ابن سعد اور ابن جریر اور ابو نعیم نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے
جس مرد نے عباس رضؓ کو گرفتار کیا تہا وہ ابوالیسر کعب بن عمرو تہا ابوالیسیر حقیر مرد تہا

اور عباس رضؓ جسیم مرد تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے ابوالیسر تو نے عباس رضؓ کو کیونکر گرفتار کر لیا ابوالیسر نے کہا یا رسول ان کی گرفتاری مین ایک مرد نے میری اعانت کی مین نے اوسکو اس سے پہلے نہین دیکھا تھا اور نہ اسکے بعد دیکھا اوس کی ہیئت ایسی تھی ایسی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا تیری مدد عباس کی گرفتاری مین ایک بزرگ فرشتہ نے کی ہے۔

ابونعیم نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے اپنے باپ سے پوچھا آپ کو ابوالیسر نے کیونکر گرفتار کر لیا اگر آپ چاہتے تو اوس کو اپنی ایک ہتیلی مین رکھہ لیتے میرے باپ عباس رضؓ نے کہا اے میرے بیٹے یہ بات نکھو وہ مجھہ سے ایسے حال مین ملا کہ میری آنکھون مین خندمہ پہاڑ سے زیادہ عظیم تھا۔

ابن سعد نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہا ہے ہم سے عبید بن اوس نے حدیث کی ہے کہا جبکہ یوم بدر تھا مینے عباس اور عقیل بن ابوطالب کو گرفتار کیا جبکہ ان دونون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا یہ فرمایا کہ تمھاری اعانت اِن دونون کی گرفتاری مین ایک بزرگ فرشتہ نے کی ہے۔

ابن سعد نے عطیہ بن قیس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل بدر کی لڑائی سے فارغ ہوئے جبریل؈ ایک سرخ گھوڑی پر سوار آپ کے پاس آئے اونکے جسم پر اونکی زرہ اور اونکے ساتھ اونکا نیزہ تھا جبریل نے کہا یا محمد اللہ تعالیٰ نے مجھکو آپکے پاس بھیجا ہے اور مجھہ کو یہ امر کیا ہے جبتک آپ خوشنود نہ ہوجاوین مین آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ خوشنود ہوگئے آپ نے فرمایا بیشک مین راضی ہوگیا جبریل علیہ السلام پلٹکے چلے گئے۔

ابویعلی نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ غزوہ بدر مین نماز پڑہ رہے تھے یکایک آپنے نماز مین تبسم فرمایا جبکہ آپ نماز ادا فرما چکے ہم لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ نے تبسم فرمایا آپنے فرمایا میرے پاس سے

میکائیل علیہ السلام گذرے اونکے بازو پر غبار کا اثر تہا اور وہ قوم کی جستجو سے پلٹ کر آرہے تھے وہ میری طرف دیکھکر ہنسے اور ہینے اونکی طرف دیکھکر تبسم کیا۔

احمد اور طبرانی نے (اوسط) مین اور بیہقی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہی کہا ہی جبکہ یوم بدر تہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرکین سے اپنے آپ کو بچاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اور قوت مین آدمیون سے زیادہ سخت تھے اور آپسے زیادہ قریب مشرکین سے کوئی شخص جنگ مین نہ تہا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رضہ کے طریق سے روایت کی ہے اِن دونون راویون نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتیلی بہر کے کنکریان لین اور اون کو مشرکین کے مُنہہ پر مارا اللہ تعالیٰ نے اون کنکریون کی عظیم شان پیدا کی مشرکین مین سے کسی مرد کو نہین چہوڑا مگر اوسکی دونون آنکہین کنکریون سے بہر گئین اور آدمی ایک گروہ کو ایسے حال مین پاتے تھے کہ ہر ایک آدمی اوس گروہ کا اوندہے مُنہ پڑا ہوا تہا اور وہ یہ نہین جانتا تہا کہ کس طرف کو وہ جاوے مٹی جو اوسکی آنکہون مین پڑی ہے کوئی اوسکی تدبیر کرے اور اوسکی آنکہون مین سے نکالے اور ابن مسعود رضہ نے ابو جہل کو ایسے حال مین پایا کہ وہ پچہڑا ہوا پڑا تہا اور جنگ کی جگہہ اور ابو جہل کے درمیان کثیر غبار تہا اور لہو ہے سے اوسکا چہرہ چہپا ہوا تہا اور اپنی تلوار دونون رانون پر رکہے ہوئے تہا اور اوسکے کوئی زخم نہ تہا اور اپنے جسم مین سے کسی عضو کو حرکت دینے کی قدرت نہین رکہتا تہا اور وہ اوندہا پڑا تھا اور زمین کی طرف دیکہہ رہا تہا ابن مسعود رضہ نے اوس کی گردن پر پیچہے سے تلوار ماری اُسکا سر اونہون نے گرا دیا پہر اوسکا لباس وغیرہ ہتیار لے لئے یکایک اوسکو دیکہا کہ اوسکے زخم نہ تھے اور اوس کی گردن مین ورم دیکہا اور دونون ہاتہون اور دونون شانون مین کوڑون کی ہیئت کی شکل نشان تہے ابن مسعود نے اِس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپنے فرمایا وہ نشانیان ملائکہ کی ضرب کی تہین۔

ابونعیم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے اون کنکریون کی آواز سنی جو یوم بدر مین آسمان سے گری تہین اون کی آواز اِس طور پر تہی گویا وہ کنکرئین ایک طشت مین گری ہین جبکہ آدمیون نے صفین باندہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کنکریون کو لیا اور مشرکین کے منہ پر مارا سو آپ کا اون کنکریون کو مارنا اللہ تعالیٰ کا یہ قول وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ہے۔

ابن اسحاق اور حاکم نے اِس حدیث کی روایت کی ہے اور اِسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے یہ روایت کی ہے کہ یوم بدر مین فتح کا چاہنے والا ابوجہل تہا کہا ہے جبکہ دونون جماعتین جنگ کے لئے مل گئین ابوجہل نے یہ کہا اللھم اقطعنا للرحم واتانا بما لا یعرف۔ اے میرے اللہ تعالیٰ محمد صلعم نے ہمارا رحم قطع کیا ہے اور ایسی شے لائے ہین کہ اوسکو کوئی نہین پہچانتا ہے ابوجہل کو آئندہ کل کے روز نے مشتاق کیا وہ مارا گیا اِس باب مین اللہ تعالیٰ نے ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح نازل فرمایا۔

(ابتدا مین راوی کا نام اصل کتاب مین چھوٹ گیا ہے اسکے بعد یہ ہے) بیہقی اور ابونعیم نے ابن ابی طلحہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کا قافلہ آیا وہ قافلہ شام کا ارادہ رکہتا تہا یہ خبر اہل مدینہ کو پہونچی وہ لوگ ایسے حال مین مدینہ سے نکلے کہ اونکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے یہ لوگ قافلہ کا ارادہ رکہتے تہے اہل مکہ کو اہل مدینہ کی یہ خبر پہونچی اونہون نے مکہ کی طرف چلنے مین سرعت کردی تاکہ قافلہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب غالب نہ آجاوین قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑہ گیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے ساتھ دو طایفون مین سے ایک کا وعدہ کیا تہا اور قافلہ کا پانا مسلمانون کو زیادہ دوست تہا اور قدرت کے لئے زیادہ آسانی تہی اور زیادہ حاضر غنیمت تہی جبکہ قافلہ نے سبقت کی اور اہل مدینہ سے فوت ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کو لے گئے آپ قوم کا ارادہ رکہتے تہے قوم نے اپنی قوت کے سبب سے چلے جانے کو مکروہ سمجھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین اُترپڑے

پڑے اونکے اور پانی کے درمیان ایسا بالو تھا جس مین پاؤن دہس جاتے تھے پانی نہ ملنے کی
وجہ سے مسلمانون پر نہایت درجہ ضعف طاری ہوگیا اور اونکے دلون مین شیطان نے غیض کو
ڈالا اون کو وسوسہ پیدا کرا تا تھا وہ یہ زعم کرتے تھے کہ تم لوگ اولیاء اللہ ہوا ور تم لوگون مین
اللہ تعالی کا رسول ہے اور مشرکین پانی پر تم پر غالب آگئے ہین اور تم تشنگی کی حالت مین ہو
اللہ تعالی نے مسلمانون پر سخت منہ برسایا مسلمانون نے پانی پیا اور طہارت کی اللہ تعالی
نے اون سے شیطان کی پلیدی دفع کردی پانی برسنے سے بالو ایسا ہوگیا جسپر آدمی اور حیوانات
چلنے پہرنے لگے جب بالو جمکر سخت ہوگیا تو مسلمان قوم مشرکین کی طرف چلے اور اللہ تعالی نے
اپنے نبی اور مسلمانون کو ایکہزار فرشتون کے ساتھ مدد فرمائی جبریل علیہ السلام اون پانچ سو
فرشتون مین تھے جو ایک طرف تھے اور میکائیل علیہ السلام اون پانسو فرشتون مین سے تھے جو
دوسری طرف تھے اسوقت مین شیطان لعین اپنے شیطانون کے ایسے لشکر مین آیا جو بنی مدلج
کے مردون کی صورت مین تھا اور اوس لعین کے ساتھ اوسکا جہنڈا تھا اور شیطان سراقہ بن
مالک بن جعشم کی صورت مین تھا شیطان نے مشرکین سے کہا آج کے دن آدمیون سے کوئی
شخص تم پر غالب نہوگا اور مین تمہارا ہمسایہ ہون جبکہ قوم کے لوگ مختلط ہوئے ابوجہل نے یہ دعا
مانگی اللھم اولانا بالحق فانصرہ - اے میرے اللہ تعالی ہم لوگون مین جو کوئی اولی بالحق ہے اوسکو
تو نصرت دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوٹہایا اور یہ دعا کی یا رب
ان تہلک ہذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدا - ای رب اگر تو اس جماعت کو ہلاک کردے گا
تو زمین مین ہرگز کبھی تیری عبادت نکیجائے گی - جبریل ع نے آپ سے کہا آپ ایک مٹھی خاک
لیجے آپنے ایک مٹھی خاک لی اور اوسکو مشرکین کے مُنھ پر پھینکا مشرکین مین سے کوئی شخص نتھا
مگر اوسکی دونون آنکھون اور دونون نتھنون اور منھ مین اوس مٹھی بھر خاک مین سے مٹی پھونچی
سب مشرکین منھ پھیر کے بہاگ گئے -

بیہقی نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رض کے طریق سے روایت

کی ہے دونون راویون نے کہا ہے اللہ تعالی نے اس رات مین اون لوگون پر ایک ہی مینہ برسایا وہ مینہ مشرکین پر شدید بلا تھا مشرکین کو اوس مینہ نے جانے سے منع کیا اور وہ مینہ مسلمانون پر خفیف مینہ تھا اوس مینہ نے مسلمانون کے چلنے پھرنے کی جگہ اور اوترنے کی جگہہ کو بدل دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ تعالی کل کے دن مشرکین کے بچھڑنے کی یہ جگہین ہین۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے اوس دن مسلمان لوگ اونگ سے جھک گئے تھے اور ایک ایسے ٹیلے پر اترے جسکا ریگ گرا ہوا تھا آسمان نے مینہ برسایا وہ ٹیلہ سخت پتھرون کی مثل ہو گیا اوس پر دوڑنے کے طور پر دوڑتے پھرتے تھے اور اللہ تعالی نے اذ یغشاکم النعاس آخر آیت تک نازل فرمایا۔

واقدی اور بیہقی نے حاکم بن حزام سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر مین ہم لوگ بٹ گئے اور ہم نے باہم جنگ کی مینے ایک آواز سنی جو آسمان سے زمین کی طرف اس طور پر واقع ہوئی جیسے سنگریزے طشت مین گرین اور اون کی آواز ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کنکریون مین سے ایک مٹھی کنکریان لین اور پھینکین ہم لوگ بھاگ گئے۔

واقدی اور بیہقی نے نوفل بن معاویۃ الدیلمی سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر مین ہم لوگ بھاگ گئے اور ہم اپنے دلون مین اس طور سے سنتے تھے جیسے طشت مین کنکریان گرتی ہین اور اون کی جھنکار ہوتی ہے اور ہمارے پیچھے سے بھی ایسی ہی آواز آتی تھی اور یہ امر ہم لوگون پر زیادہ سخت رعب تھا۔

---

ابو نعیم نے حلیہ مین عکرمہ سے اللہ تعالی کے قول وما رمیت اذ رمیت مین روایت کی ہے کہا ہے اون کنکریون مین سے کوئی کنکری نہین گری مگر ہر ایک مرد کی آنکھہ مین۔

بیہقی نے صحیح سند سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ یوم بدر مین اون لوگون کو سخت عذاب دینے والی ہوا نے پکڑا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے مجھہ سے خبیب بن عبدالرحمن نے حدیث کی ہے کہا ہے میرے دادا خبیب کے یوم بدر مین زخم شمشیر لگا اون کے جسم کی ایک جانب جھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر لعاب دہن مبارک لگا دیا اور اوسکو ملا دیا اور اوسکو جیسے پہلے تہا اوس حالت پر پہیر دیا وہ زخم بگیا -

ابن عدی اور ابو یعلی اور بیہقی نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے عاصم نے اپنے دادا قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے قتادہ کی آنکہہ کو یوم بدر مین صدمہ پہنچا اونکی تپلی رخسار پر نکل پڑی لوگون نے اوسکے قطع کرنیکا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اپنے قطع کرنے کو منع فرمایا اور قتادہ کو اپنے پاس طلب فرمایا اور اون کی آنکہہ کی تپلی کو اپنے دست مبارک کی ہتیلی سے دبا دیا اسکے بعد یہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ کونسی آنکہہ کو صدمہ پہونچا تہا - اور اسی حدیث کی روایت بیہقی نے قتادہ سے اسکی مثل دوسری وجہ سے کی ہے اور اسکے بعد کہ آپنے اپنی ہتیلی سے تپلی کو دبا دیا یہ زیادہ کیا ہے آپنے یہ دعا کی اللهم اكسه جمالا اے میرے اللہ تعالی اسکو جمال کا لباس پہنا -

ابن سعد نے زید بن اسلم سے یہ روایت کی ہو کہ قتادہ بن النعمان کی آنکہہ کو صدمہ پہونچا وہ آنکہہ اونکے رخسار پر بہہ کر آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اوس کی جاے پر اوس کو پہیر دیا وہ آنکہہ قتادہ کی دونون آنکھون مین سے زیادہ صحیح اور زیادہ اچھی تہی -

ابو نعیم نے عبداللہ بن ابی صعصعہ کے طریق سے ابی سعید الخدری سے ابی سعید نے اپنے بہائی قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے کہا ہے میری دونون آنکھون کو یوم بدر مین صدمہ پہونچا وہ دونون آنکہین میرے رخسار پر گر پڑین مین اون دونون آنکھون کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے اون دونون کو اون کی جاے پر پہیر دیا اور دونون آنکہون مین لعاب دہن مبارک ڈال دیا وہ دونون چمکنے لگین -

حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے معاذ بن رفاعہ بن رافع بن مالک سے معاذ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر مین ایک تیر میرے لگا میری آنکھہ پھوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھہ مین لعاب دہن مبارک ڈالدیا اور میرے لئے دعا فرمائی مجھکو آنکھہ سے کچھہ ایذا نہ ہوئی۔

واقدی نے روایت کی ہے مجھہ سے عمر بن عثمان الحجبی نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اپنی پھوپی سے روایت کی ہے کہا ہے عکاشہ بن محصن کہتے تھے کہ یوم بدر مین میری تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک لکڑی عنایت کی یکایک مینے دیکھا وہ لکڑی ایک سفید لانبی تلوار تھی اور مین نے اوس سے جنگ کی یہان تک کہ اللہ تعالی نے مشرکین کو بھگا دیا وہ تلوار ہمیشہ عکاشہ کے پاس رہتی تھی یہان تک کہ وہ ہلاک ہو گئے۔ اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابن عساکر نے کی ہے۔

واقدی نے کہا ہے مجھہ سے اسامہ بن زید اللیثی نے داود بن الحصین سے داؤد نے بنی عبد الاشہل کے متعدد مردون سے روایت کی ہے اون راویون نے کہا ہے یوم بدر مین سلمہ بن اسلم بن حریش کی تلوار ٹوٹ گئی وہ بے ہتیار رہ گئے کوئی ہتیار اون کے ساتھہ نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ کو ایک شاخ جو آپ کے دست مبارک مین تھی اور وہ ابن طاب نخل کی قسم کی شاخون سے ایک شاخ تھی اونکو دی اور آپنے اون سے فرمایا اس سے مارو یکایک وہ شاخ عمدہ کھری تلوار ہوگئی وہ تلوار اونکے پاس ہمیشہ رہتی تھی یہانتک رہی کہ وہ یوم جسر ابی عبید مین مقتول ہوگئے اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

ابن سعد نے کہا ہے علی بن محمد نے ابو معشر سے ابو معشر نے زید بن اسلم اور یزید بن رومان اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ وغیرہم سے یہ روایت کی ہے کہ یوم بدر مین عکاشہ بن محصن کی تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عکاشہ کو کہجور کے درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی وہ شاخ اونکے ہاتھہ مین ایسی سیف قاطع ہوگئی جسکا لوہا نہایت صاف اور چمکدار تھا اور

اوسکی پیٹھیہ نہایت سخت تھی۔

شیخین نے قتادہ کے طریق سے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر مین اون مقتولون کے پاس کھڑے ہوئے جو کنوون مین ڈالے گئے تھے آپ انکو یا فلان بن فلان کہہ کے پکارتے اور اون سے فرماتے تھے تم لوگ اس امر سے خوش نہ تھے کہ تم لوگ اللہ تعالی اور اوسکے رسول کی اطاعت کرتے ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اوسکو حق پایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ جن اجسام مین روح نہین ہے اونہین سے کسی جسم نے کلام نہین کیا ہے آپنے فرمایا قسم ہے اوس کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے مین جو بات اون سے کہتا ہون تم لوگ اون سے زیادہ نہین سنتے ہو قتادہ نے کہا ہے اللہ تعالی نے اُن مشرکین مقتولین کو زندہ کیا یہانتک کہ آپ کا قول اونکو توبیخ اور تصغیر اور نقمت اور ندامت اور حسرت کیواسطے سُنایا۔

واقدی اور بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر مین یہ دعا مانگی اللهم اکفنی نوفل بن خویلد پہر آپنے پوچھا کون شخص ہے جسکو نوفل کا علم ہے حضرت علی رضہ نے کہا یا رسول اللہ مینے اوسکو قتل کرڈالا آپنے تکبیر کہی اور کہا الحمد للہ الذی اجاب فیہ دعوتی جمیع حمد ثابت اللہ تعالی کے واسطے وہ اللہ تعالی جس نے میری دعا نوفل کے حق مین قبول کی۔

بیہقی نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالی کے اس قول وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ ومہلہم قلیلا کے نزول کے بعد نہ تہا مگر تھوڑا زمانہ یہانتک کہ اللہ تعالی نے یوم بدر کی جنگ مین قریش کو مصیبت زدہ کیا۔

شیخین نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑہ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت اپنے بیٹھنے کی جگھون مین تھی اون لوگون نے آپس مین کہا تم مین سے کون شخص ایسا ہے کہ بنی فلان کے اونٹون کی

طرف جاے اور اوس کی اوس جھلی کو جس کے ساتھ بچہ نکلتا ہے لاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے بیچ مین جسوقت آپ سجدہ کرین رکھدے ایک شخص جو اشقی القوم تھا وہ اوٹھا اور اوسکو لایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے بیچ مین رکھہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت مین ثابت رہے اور وہ لوگ یہان تک ہنسے کہ ہنسی کے سبب سے بعض اون کا بعض کی طرف جھک گیا کوئی جانیوالا حضرت فاطمہ کے پاس گیا اور فاطمہ رضہ اوسوقت چھوٹی لڑکی تھین وہ دوڑ کر آئین یہان تک کہ اونھون نے آپ پر سے اوس کو پھینک دیا اور اون لوگون کے پاس آکر اونکو برا کہا جبکہ آپ نے اپنی نماز ادا فرمائی تو یہ دعا تین بار کی اللھم علیک بقریش اے میرے اللہ تعالی تجھ پر لازم ہے کہ تو قریش پر عذاب نازل کرے پھر آپ نے ہر ایک کا نام لیکر بد دعا کی اللھم علیک بعمرو بن ہشام یعنی ابا جہل اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ابولبید ان کل پر عذاب نازل کر ابن مسعود رضہ نے کہا ہے مین نے ان سب مشرکین کو یوم بدر مین پچھڑا ہوا دیکھا۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلعم مقتولین سے فارغ ہوگئے کسی نے آپ سے کہا آپ پر قافلہ کی طرف توجہ لازم ہے قافلہ کے اسطرف کوئی شے مانع نہین ہے عباس رضہ نے سنکر کہا اور عباس اوسوقت اپنی قید مین قیدی تھے قافلہ کی طرف آپ کو توجہ کرنا مناسب نہین ہے آپ نے عباس سے پوچھا کس لئے مناسب نہین ہے عباس رضہ نے کہا اسلئے کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتھ دو طایفون مین سے ایک کا وعدہ کیا تھا جو وعدہ آپ سے کیا تھا اللہ تعالی نے اوسکو پورا کردیا کہ بدر مین ایک گروہ پر آپ کو نصرت دی وہ لوگ مقتول ہوگئے۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مین بدر کی طرف گیا مینے ایک مرد کو دیکھا وہ زمین مین سے نکلتا ہے اوس کو ایک مرد

اوس ہتوڑے سے مارتا ہے جو اوسکے ساتھ رہتا ہے یہانتک کہ وہ زمین مین غائب ہوجاتا ہے پہر وہ مرد زمین مین سے نکلتا ہے اور وہ مرد اوسکو ہتوڑے سے مارتا ہے وہ مرد اوسکے ساتھ بار بار ایسا کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ابوجہل ہے جو زمین سے نکلتا ہے روز قیامت تک اوسکو عذاب دیا جائیگا۔

ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ مین اطراف بدر مین جارہا تہا یکایک مینے دیکہا ایک مرد ایک گڑہے سے نکلا اوسکی گردن مین ایک زنجیر تہی اوس نے مجہکو آواز دی اے عبد اللہ مجہے پانی پلاؤ مینے یہ نہین جانا کہ اوس نے میرا نام جانا ہے یا جیسے عرب لوگ عبد اللہ کہکر ہر ایک کو پکارتے ہین اس نے اہل عرب کے پکارنے کے طور پر مجہکو عبد اللہ کہکر پکارا ہے اور ایک مرد اوس گڑہے مین سے نکلا اوسکے ہاتہ مین ایک کوڑا تہا اُسنے مجہے پکار کے کہا اے عبد اللہ تم اسکو پانی نہ پلاؤ اس لئے کہ یہ کافر ہے پہر اوس مرد نے اوسکو کوڑے سے مارا یہانتک کہ وہ اپنے گڑہے مین پلٹ کے چلا گیا یہ واقعہ دیکہکر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے آپکو خبر کی آپ نے مجہہ سے دریافت فرمایا کیا تحقیق تم نے اوسکو دیکہا ہے مینے کہا بیشک مینے اوسکو دیکہا ہے آپنے فرمایا وہ اللہ تعالی کا دشمن ابوجہل ہے اور وہ کوڑون کی وہ مار روز قیامت تک اوسکا عذاب ہے۔

بیہقی نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رضہ کے طریق سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے بدر کی جنگ مین اللہ تعالی نے مشرکون اور منافقون کی گردنین جہکا دین مدینہ منورہ مین کوئی منافق اور کوئی یہودی باقی نہین رہا مگر وہ بدر کی جنگ کی وجہ سے اپنی گردن جہکائے ہوئے تہا اور یوم بدر ایسے فرق کا دن تہا جس دن مین اللہ تعالی نے شرک اور ایمان کے درمیان تفریق کردی اور یہود نے ازروی یقین کے کہا یہ وہی نبی ہے جسکی صفت توراۃ مین ہم پاتے ہین اللہ تعالی آج کے دن کے بعد کسی

کو بلند نہ کریگا گروہ غالب ہوگا۔

بیہقی نے عطیۃ العوفی سے روایت کی ہے کہا ہے مینے ابو سعید الخدری سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پوچھا الم غلبت الروم آخر آیت تک ابو سعید نے کہا اہل فارس اہل روم پر غالب ہو گئے تھے پھر روم فارس پر غالب ہوگیا اسکے بعد یوم بدر مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر مشرکین عرب سے جنگ مین بھڑ گئے اور روم اور فارس باہم جنگ مین بھڑ گئے ہم نے مشرکون پر نصرت پائی اور اہل کتاب نے مجوس پر نصرت پائی اللہ تعالیٰ نے خاص ہمکو مشرکون پر جو نصرت دی ہم اوس سے خوش ہوئے اور اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے مجوس پر جو نصرت دی ہم اوس سے فرحت ناک ہوئے ہمارا یہ خوش ہونا اللہ تعالیٰ کا قول ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ہے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر مین ایک قبہ مین تھے آپ نے یہ فرمایا قوموا الی جنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین عمیر بن الحمام نے سنکر بخ بخ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس لیئے تم بخ بخ کہتے ہو عمیر نے کہا مین اس امید سے کہتا ہون کہ مین اہل جنت سے ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اہل جنت سے ہو عمیر کے چمڑے کے ترکش مین سے کھجورین نکل پڑین وہ کھجورین چابنے لگے پھر عمیر نے کہا اگر مین باقی رہونگا تو کھجورین چابتا رہونگا و جنت البتہ ایک دراز حیات ہے عمیر نے اون کھجورون کو چھوڑ دیا اور جنگ کی یہانتک کہ مقتول ہو گئے۔

اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر کے گرفتارون کے باب مین فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو ان کو قتل کر ڈالو اور اگر چاہو تو ان سے فدیہ لے لو اور فدیہ سے تم کو تمتع حاصل ہوگا تم لوگون مین سے ان کی تعداد کے موافق شہید ہو نگے ستر اشخاص مین سے آخر شخص قیس بن ثابت تھے جو جنگ یمامہ مین مقتول ہوئے۔

ابو نعیم نے صحیح سند سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ عقبہ بن ابی معیط نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی آپنے فرمایا تیرا کھانا مین جب تک نہ کھاؤن گا کہ تو اشہدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیگا عقبہ نے اسکی شہادت دی عقبہ کا ایک دوست عقبہ سے ملا اور اوس نے عقبہ کو اس امر پر ملامت کی عقبہ نے پوچھا قریش کے سینون کو کون سی شے مجھسے بری کردیگی اوسکے دوست نے کہا تو آپکی مجلس مین جا اور آپکے منھ پر تھوک دے اوس نے ویسے ہی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچھ اسپر زیادہ نہ کیا اپنا چہرہ مبارک پونچھ ڈالا اور فرمایا اگر مکہ کے پہاڑون سے باہر تجھکو پاؤنگا تو تیری گردن از روے صبر کے مارونگا جبکہ یوم بدر تھا اور آپ کے اصحاب جنگ کیواسطے نکلے تو عقبہ نے باہر نکلنے سے انکار کیا اور کہا اس مرد نے مجھسے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر مکہ کے پہاڑون سے وہ مجھکو باہر پائیگا جبر سے میری گردن ماردیگا لوگون نے کہا تجھکو سرخ اونٹ ہم دیتے ہین وہ تجھکو نہ پاسکیگا اگر بھاگنا ہوگی تو اڑجائیگا کسی کے ہاتھ نہ لگیگا عقبہ اون لوگون کے ساتھ نکلا جبکہ مشرکین بھاگے تو عقبہ کے اونٹ نے چٹیل زمین مین اوسکو لاکر اوتار دیا وہ گرفتار کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر سے اوسکی گردن ماردی اور عباس رضؓ سے جسوقت فدیہ لیا گیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا جبتک مین زندہ رہونگا آپ نے مجھکو قریش کا فقیر بنا کے چھوڑ دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضؓ کو جواب دیا آپ قریش کے فقیر کیونکر ہونگے آپنے تو سونے کے غلے ام فضل کے سپرد کئے تھے اور ام فضل سے آپنے یہ کہا تھا اگر مین مارا جاؤن گا جبتک تو زندہ رہے گی تجھکو غنا رہیگی عباس رضؓ نے سن کر کہا جو بات آپ فرماتے ہین مین گواہی دیتا ہون وہی بات ہے یعنی ام فضل کو مینے سونے کے غلے دئے ہین اور اوسپر کوئی مطلع نہین ہے مگر اللہ تعالیٰ۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے زہری اور ایک جماعت سے یہ روایت کی ہے کہ عباس رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے پاس وہ شے نہین ہے جسکو فدیہ دون آپنے

اون سے فرمایا وہ مال کہان ہے جس کو تم نے اور ام فضل نے دفن کیا ہے تم نے ام فضل سے
کہا ہے اگر مین اپنے اس سفر مین مارا جاؤنگا تو یہ مال میرے فرزندون فضل اور عبداللہ اور
قثم کے واسطے ہوگا عباس رض نے سنکر کہا واللہ مین یہ جانتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین واللہ
یہ وہ شے ہے جو میرے اور ام فضل کے سوا اسکا کسی کو علم نہین ہے۔

اور اس حدیث کی روایت حاکم نے ابن اسحاق کے طریق سے کی ہے ابن اسحاق نے یحیی
بن عباد سے اونہون نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہی اور
اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے اونکے بعض اصحاب سے اور
اونہون نے مقسم سے مقسم نے عباس رض سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ اور احمد نے اس
حدیث کی روایت ابن اسحاق کے طریق سے اون لوگون سے کی ہے جنہون نے عکرمہ سے سنا
اور عکرمہ نے ابن عباس رض سے سنا ہے اور اسکی روایت ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابو صالح
سے ابو صالح نے ابن عباس رض سے کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نوفل
بن حارث بدر مین گرفتار کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اے نوفل اپنے
نفس کا تو فدیہ دے نوفل نے کہا میرے پاس کوئی شے نہین ہے جو اپنے نفس کا اوس سے
فدیہ دون آپ نے فرمایا اپنے نفس کا فدیہ اوس مال سے دے جو جدہ مین ہے نوفل نے
کہا مین شہادت دیتا ہون آپ رسول اللہ ہین نوفل نے اپنے نفس کا فدیہ اوس مال
سے دیا۔

ابن اسحاق نے اور ابن سعد نے اور ابن جریر نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اور ابو نعیم
نے اپنے طریق سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہا ہے مجھہ سے حسین بن عبداللہ بن
عباس نے عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس سے حدیث کی ہے کہا ہے مجھہ سے ابو رافع نے
حدیث کی ہے کہا ہے ہم آل عباس اسلام مین داخل ہوئے تھے اور ہم اپنے اسلام کو چھپاتے

تہے اور مین عباس کا غلام تہا جبکہ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یوم بدر مین گئی ہم اخبار کی توقع رکہنے لگے ہمارے پاس حیسمان الخزاعی خبر لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کی جو خبر ہمارے پاس آئی ہم نے اوس خبر سے اپنے نفسون مین قوت پائی اور ہم اوس سے مسرور ہوئے واللہ مین زمزم کے صفہ مین بیٹہا تہا اور ام فضل میرے پاس تہین یکایک مینے دیکہا ابو لہب خبیث شر کو لایا اور اپنے پاؤن زمین پر گہیسٹتا ہوا آیا جبکہ اوسکے پاس خبر آئی اللہ تعالی نے اوسکو رسوا اور خوار و ذلیل کیا ابو لہب حجرہ کے سرا پردہ کے پاس بیٹہہ گیا ابو لہب سے آدمیون نے کہا یہ سفیان بن الحارث ہے جو آیا ہے اور اوسکے پاس لوگ جمع ہوئے ہین ابو سفیان سے ابو لہب نے کہا میرے پاس آ تیرے پاس خبر ہے ابو سفیان آیا یہانتک کہ بیٹہہ گیا اوس نے کہا نہین ہے وہ مگر یہ کہ ہم قوم سے بہڑ گئے اور ہم نے اونکو اپنے شانے دیدئے یعنی ہم نے منہہ پہیر دئے جس جگہہ اونہون نے چاہا ہم لوگون کے جسم پر ہتیار چلائے واللہ باوجود اسکے کہ آدمیون نے منہہ پہیر دئے مینے اونکو ملامت نہین کی ہمنے گورے مردون کو ابلق گہوڑون پر دیکہا واللہ وہ مرد کسی شے کو باقی نہین چہوڑتے ابو رافع نے کہا مینے حجرہ کے پردہ کو اوٹہایا اور مین نے کہا واللہ وہ مرد ملائکہ تہے اس خبر کو سنکر ابو لہب کہڑا ہو گیا اور بحالت ذلت اپنے پاؤن گہسیٹ رہا تہا اللہ تعالی نے اوسکو مہلک آبلون کے ساتھ مبتلا کیا واللہ وہ نہین ٹہیرا مگر سات دن یہانتک کہ وہ مر گیا ابو لہب کے بیٹون نے اوسکو مکان مین تین دن تک چہوڑ دیا اوسکو دفن نہین کرتے تہے یہان تک کہ وہ سڑ گیا اوس مین بدبو پیدا ہو گئی قریش لوگ اس بیماری سے بچتے تہے جیسے کہ طاعون سے بچتے تہے یہان تک نوبت پہونچی کہ ابو لہب کے دونون بیٹون سے قریش کے ایک مرد نے کہا تمہارا بہلا ہو تم شرم نہین کرتے ہو کہ تمہارا باپ اپنے گہر مین سڑ گیا تم دونون اوس کو دفن نہین کرتے اونہون نے کہا ہمکو یہ خوف ہے کہ اوسکی بیماری ہمکو لگ جائے گی اوس مرد نے کہا تم چلو مین تم دونون کی اعانت اوسپر کرون گا واللہ ابو لہب کو اوس کے بیٹون نے

غسل نہین دیا مگر دور سے کھڑے ہوکر اوسپر پانی ڈالدیا اوسکے پاس نہین جاتے تھے پھر ابولہب کو اعلی مکہ کی طرف اوٹھا کرلے گئے اور ایک دیوار سے اوس کو ٹیکا لگا کر رکھدیا پھر اوس پر پتھر چن دئے۔

شیخین نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کیا ثویبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا جبکہ ابولہب مرگیا تو اوسکے بعض اہل نے خواب مین اوسکو بڑے نقصان کی حالت مین دیکھا اوس سے اوس نے پوچھا تو کس چیز سے ملاقی ہوا ابولہب نے کہا تم لوگون کے بعد مینے خیر اسکے کوئی راحت نہین دیکھی مینے ثویبہ کو جو آزاد کیا تھا اوس کے بدل مین مجھکو اس گڑہے مین پانی پلایا گیا اور ابولہب نے اوس گڑہے کی طرف اشارا کیا جو انگوٹھے اور اوسکے پاس کی اونگلی کے ملانے سے پیدا ہوتا ہے۔

بیہقی نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے راویون نے کہا ہے قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین مشرکون کے ساتھ بدر مین حاضر ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی قلت اور اون لوگون کی کثرت کو جو ہمارے ساتھ سوار اور پیادہ تھے مین اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا جو لوگ بھاگے مین اون مین بھاگا مجھکو دکھلایا گیا مین مشرکین کو ہر ایک طرف دیکھ رہا تھا اور مین اپنے نفس سے کہہ رہا تھا مینے اس امر کی مثل نہین دیکھا جس سے کوئی بھاگ جائے مگر عورتین جبکہ خندق کے بعد زمانہ تھا میرے دل مین اسلام واقع ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ مین آیا اور مین نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے دریافت فرمایا ای قباث تم ہی ہو جو یوم بدر مین یہ بات کہتے تھے کہ مینے اس امر کی مثل نہین دیکھا کہ اس سے کوئی بھاگ جائے مگر عورتین مینے کہا مین شہادت دیتا ہون آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور یہ بات ہرگز کسی کی طرف مجھ سے نکلکر نہین گئی اور مین نے اس بات کو نہین کہا مگر اپنے نفس سے کچھ کہا تھا اگر آپ نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالی آپکو اوس بات پر مطلع نہ کرتا آپ نے مجھپر اسلام کو ظاہر کیا مین مسلمان ہوگیا۔

طبرانی نے ابان بن سلمان سے ابان نے اپنے باپ سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے قباث بن اشیم اللیثی کا اسلام یون تھا کہ عرب مین کے کچھہ مرد قباث کے پاس آئے اور اونہون نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج کیا ہے وہ ہمکو ہمارے دین کے غیر کی طرف بلاتے ہین قباث یہ سن کر کھڑا ہوگیا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ آپ کے پاس داخل ہوا آپ نے اوس سے فرمایا اے قباث بیٹھہ جا قباث غصہ سے چپ رہا کچھہ جواب نہین دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا اس قول کا قایل تو ہی ہے کہ اگر قریش کی عورتین اپنے برقعون کے ساتھہ نکلتین تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب کو پھیر دیتین قباث نے سنکر کہا قسم اللہ تعالی کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ بھیجا ہے میری زبان نے اس کلمہ کے ساتھہ حرکت نہین کی اور نہ میرے ہونٹون نے اس کلمہ کے ساتھہ زمزمہ کیا اور مجھہ سے کسی شخص نے اس کلمہ کو نہین سنا اور وہ کوئی شے نہین ہے مگر میرے نفس مین پیدا ہوئی تھی قباث نے اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہدان محمدا رسول اللہ کہا اور یہ کہا مین یہ گواہی دیتا ہون آپ جس دین کو لائے ہین وہ حق ہے۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ اور عروہ بن الزبیر رض سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے جبکہ مشرکین کا سفیر مکہ کی طرف پلٹ کے آیا عمیر بن وہب الجمحی آیا یہانتک کہ مقام حجر مین صفوان بن امیہ کے پاس آکے بیٹھا صفوان نے کہا مقتولین بدر کے بعد عیش قبیح ہے عمیر نے کہا بیشک واللہ اونکے بعد زندگی مین خیر نہین ہے اگر میرے ذمہ قرض نہ ہوتا جس کے واسطے مین ادا نہین پاتا ہون اور میرے ایسے عیال نہوتے جنکے واسطے کوئی شے مین نہین چھوڑتا ہون مین محمد صلعم کی طرف ضرور کوچ کر کے جاتا اور اون کو قتل کر ڈالتا اگر محمد صلعم کے خوف سے میری آنکھین بہر جائین گی تو میرے پاس ایک علت ہے مین اوسکے ساتھہ بہانہ کر کے یہ کہون گا مین اپنے اس فرزند کے پاس آیا ہون

جو اسیر ہے صفوان عمیر کے اس قول سے خوش ہوا اور اوس سے کہا تیرا قرض میرے ذمہ ہے اور تیرے عیال سے میرے عیال نفقہ مین برگزیدہ مین ایسا نہ ہوگا کہ مجھے کسی شے کی قدرت ہوگی اور اون کی اعانت سے عجز کیا جائیگا صفوان نے عمیر کو سواری دی اور اوسکے واسطے سامان تیار کیا اور عمیر کی تلوار کے واسطے امر کیا تلوار پر صیقل کی گئی اور اوسکو زہر دیا گیا عمیر نے صفوان سے کہا چند دنون تک مجھکو تو چھپا دے پھر عمیر آیا یہان تک کہ مدینہ مین آیا اور مسجد کے دروازہ کے پاس اوترا اور اپنی سواری کے اونٹ کو باندہ دیا اور تلوار لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا عمیر اور عمر بن الخطاب رض داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رض سے فرمایا تم ٹھیر جاؤ پھر آپ نے پوچھا یا عمیر کس شے نے تجھ کو آگے بڑہایا ہے عمیر نے کہا مین اپنے اوس قیدی کے پاس آیا ہون جو آپ کے پاس ہے آپ نے فرمایا جس وجہ سے تو آیا ہے تو مجھ سے سچ کہو عمیر نے کہا کہ مین نہین آیا مگر اپنے اسیر کے معاملہ مین آپ نے فرمایا تو نے صفوان بن امیہ سے حجر کے پاس کیا شرط کی تھی عمیر سنکر ڈر گیا اور اوس نے پوچھا مینے صفوان سے کیا شرط کی تھی آپ نے فرمایا تو نے صفوان کو اس شرط سے میرے قتل پر برانگیختہ کیا تھا کہ وہ تیری اولاد کا متکفل رہے اور تیرا قرض ادا کر دے اللہ تعالی تیرے اور اس واقعہ کے درمیان حایل ہے صفوان نے سنکر کہا اشہد انک رسول اللہ تحقیق یہ گفتگو میرے اور صفوان کے درمیان حجر مین تھی میرے سوا اور صفوان کے سوا اس بات پر کوئی مطلع نہین ہوا ہے اللہ تعالی نے آپ کو اوس بات کی خبر کر دی ہین اللہ تعالی اور اوسکے رسول پر ایمان لایا پھر عمیر مکہ کی طرف پلٹ کے گیا اور اوس نے لوگون کو اسلام کی دعوت دی اور عمیر کے ہاتھ پر کثیر آدمی مسلمان ہوئے۔ پھر اس حدیث کی روایت بیہقی اور طبرانی نے ابن اسحاق کی طریق سے کی ہے کہا ہے مجھ سے محمد بن جعفر بن الزبیر نے حدیث کی ہے اور اوپر کی مثل اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت زہری سے اس کی مثل

کی ہے - اور اس حدیث کی روایت ابن سعد اور ابو نعیم نے عکرمہ سے کی ہے پس یہ طرق حدیث مرسلہ ہین - اور اس حدیث کی روایت طبرانی اور ابو نعیم نے ابی عمران الجونی کے طریق سے انس بن مالک سے موصول طور پر صحیح سند کے ساتھ کی ہے -

بیہقی نے جبیر بن مطعم سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم زندہ ہوتے اور اگر ان اسیرون کے باب مین مجھہ سے کلام کرتے تو مین مطعم کو واسطے ان سب کو آزاد کر دیتا یہ اسیر بدر کے اسیر تھے سفیان نے کہا رسول اللہ صلعم کے نزدیک مطعم کا ایک نوع احسان تھا اور مطعم بخشش سے جزا دینے مین آدمیون سے زیادہ تھے -

ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ بدر کے قیدیون کے باب مین آپ سے گفتگو کرون مین نے آپ کو ایسے وقت مین پایا کہ آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑہا رہے تھے - مینے سنا آپ پڑہ رہے تھے - ان عذاب ربک لواقع مالہ من دافع اسکو سنکر میرا ایسا حال ہوا گویا میرا دل پھٹ گیا -

ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم بدر مین مشرکین کے قتال سے مین آیا اور مین اوسوقت بھوکا تھا میرے سامنے ایک یہودیہ عورت آئی جس کے سر پر ایک لگن تھا اوس مین بکری کا بچہ بھنا ہوا تھا اوس نے کہا اے محمد جمیع حمد اوس اللہ تعالی کے واسطے ہے جس نے آپ کو سلامت رکھا مین نے اللہ تعالی کے واسطے یہ نذر کی تھی کہ اگر آپ مدینہ مین سلامت آوینگے تو بکری کے اس بچہ کو مین ضرور ذبح کرونگی اور اوسکو بھونونگی اور اس کو آپ کے پاس لے جاؤنگی تاکہ آپ اوسمین سے کھاوین اللہ تعالی نے اوس بکری کے بچہ کو گویا کر دیا اوسنے کہا اے محمد آپ مجھے نہ کھائیے مجھہ مین زہر ملا ہے -

فائدہ یہ باب ستر معجزات سے زیادہ کو شامل ہے تامل کرنے سے یہ معلوم ہو سکتا ہے -

فائدہ سبکی رحمہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملائکہ کی جنگ کرنے
مین کیا حکمت تھی باوجودیکہ جبریل ع اس امر پر قادر تھے کہ اپنے بازو کے ایک پر سے کفار
کو دفع کردیتے سبکی رحمہ نے اس سوال کا یہ جواب دیا کہ یہ امر اس ارادہ کے سبب سے تھا
کہ جنگ کا فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا فعل ہو اور ملائکہ لشکرون کی
عادت پر جیسے لشکر لشکر کی مدد کرتا ہے آپ کو اور آپ کے اصحاب کو مدد دین اس مین
صورت اسباب کی رعایت اور اوس سنت کی رعایت تھی جس سنت کو اللہ تعالی نے
اپنے عباد مین جاری کیا ہے اور جمیع امور کا فاعل اللہ سبحانہ ہی ہے اور زمخشری نے
اللہ تعالی کے قول وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین کے معنے
مین کہا ہے اگر تم یہ اعتراض کروگے کہ اللہ تعالی نے یوم بدر اور یوم خندق مین کسواسطے
جنود ملائکہ کو آسمان سے نازل فرمایا اور یہ فرمایا ہے فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا۔ اور یہ
فرمایا ہے بالف من الملائکۃ مردفین اور بثلاثۃ آلاف من الملائکۃ منزلین۔ اور بخمسۃ
آلاف من الملائکۃ مسومین اس اعتراض کا مین یہ جواب دونگا کہ ایک فرشتہ کافی تھا
قوم لوط ع کے شہر جبریل علیہ السلام کے بازو کے ایک پر ہی سے ہلاک کردئے گئے اور بلاد
ثمود اور قوم صالح ع ایک صیحہ سے ہلاک کردی گئی ولیکن اللہ تعالی نے ہر ایک شی کے
ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کبار انبیا اور اولو العزم رسولون پر فضیلت دی ہی حبیب
نجار کیا چیز ہین اور اسباب کرامت اور اعزاز سے اوس شے کا آپ کو والی کیا ہے جو کسی کو
وہ اسباب کرامت اور اعزاز نہین دئے اون اسباب کرامت اور اعزاز سے یہ امر تھا کہ
آپ کے واسطے آسمان سے لشکرون کو نازل کیا گویا اللہ تعالی نے اپنے اس قول وما
انزلنا وما کنا منزلین سے اس امر کی طرف اشارا کیا ہے کہ لشکرون کا آسمان سے نازل
کرنا اون عظایم امور سے ہے کہ اون کا اہل کوئی نہین ہے مگر آپ کی مثل اور سہم آپ کے
سوا کسی کے واسطے ایسا نہین کرتے ہین کہ لشکر آسمان سے نازل کرین زمخشری کا قول

ختم ہو گیا۔

## یہ باب اُن معجزون کے بیان مین ہی جو غزوہ غطفان مین واقع ہوئے ہین

واقدی نے کہا ہے مجہسے محمد بن زیاد نے حدیث کی ہے اون سے زید بن ابی عتاب نے حدیث کی ہے (اور واقدی) نے کہا ہے مجہ سے ضحاک بن عثمان اور عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر وغیرہم نے حدیث کی ہے اِن راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ غطفان کی ایک جماعت جو بنی ثعلبہ بن محارب سے ہی مقام ذی امر مین جمع ہوئی ہے وہ لوگ یہ ارادہ رکہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطراف سے گہیر لین اونکے ساتھ اونہین کی قوم کا ایک مرد ہے جسکا نام دعثور بن الحارث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر سُن کر ساڑہے چارسو مردون مین نکلے انکے ساتھ گہوڑے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراب لوگ پہاڑ کی چوٹی پر بہاگ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی امر مین اُتر پڑے اور وہان پر لشکر جمع کیا اون لوگون پر کثرت سے مینہہ برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے واسطے چلے گئے آپ کو وہان پر وہ پانی ملا اور آپ پر اتنا برسا کہ آپ کے کپڑے بھیگ گئے اور مقام امر کا صحرا آپکے اور آپکے اصحاب کے درمیان حایل ہو گیا پہر آپنے اپنے کپڑے اوتارے اور اونکو پہیلا دیا تاکہ خشک ہو جاوین اور اُن کپڑون کو ایک درخت پر ڈال دیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس درخت کے نیچے لیٹ گئے اور اعراب لوگ آپ کو دیکہہ رہے تہے اعراب نے دعثور سے جو اونکا سردار اور اونہین زیادہ شجیع تہا یہ کہا محمد صلعم نے تجہہ کو موقع دیا ہے اور اپنے اصحاب سے ایسی جگہہ تنہا ہو گئے ہین کہ اگر فریاد کرین تو اونکے اصحاب اون کی فریاد کو نہ پہونچین گے یہانتک کہ تو اون کو قتل کر ڈالے گا دعثور نے قوم کی تلوارون مین سے ایک تیز تلوار چنی پہر وہ آپ کی طرف آیا یہان تک کہ وہ اپنی تلوار برہنہ کئے ہوئے آپ کے پاس آکر کہڑا ہو گیا اور اوسنے

کہا اے محمد آج کے دن مجھ سے آپ کو کون بچائے گا آپ۔نے فرمایا اللہ تعالیٰ بچائے گا
جبریل علیہ السلام نے وعثور کے سینہ پر مار کے ڈھکیل دیا اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تلوار کو لے لیا اور وعثور کے سر پر کھڑے ہو گئے اور
آپنے اوس سے فرمایا مجھ سے تجھکو کون بچائے گا اوس نے کہا کوئی نہین بچا سکتا اور یہ کہا
مین یہ گواہی دیتا ہون لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ آپ پر کبھی جماعت کو مین اکٹھا نکرونگا
آپ نے وعثور کی تلوار وعثور کو دیدی وہ پیچھے ہٹا پھر آگے بڑہا اور اوس نے کہا واللہ
آپ مجھ سے البتہ اچھے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین تجھ سے
اس امر کا زیادہ احق ہون کہ تجھ سے اچھا ہون وعثور اپنی قوم کے پاس آیا اوسکی قوم کے
لوگون نے اوس سے کہا کہ تو جو بات کہتا تھا وہ اوسوقت کہان تھی کہ تیرے ہاتھ مین تلوار
تھی وعثور نے کہا واللہ میری وہ رائے تھی ولیکن مینے ایک گورے دراز قد مرد کو دیکھا
اوس نے میرے سینہ پر دکھا دیا مین چت گر پڑا مینے یہ پہچانا کہ وہ مرد فرشتہ ہے اور مین نے
یہ گواہی دی کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہین اور وعثور قوم کو اسلام کی طرف بُلانے لگا اور یہ
آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف
ایدیہم عنکم آخر آیت تک اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور کہا ہے کہ غزوہ ذات
الرقاع مین اس قصہ کی مثل دوسرا قصہ روایت کیا گیا ہے واقدی نے جو امر کہ اس غزوہ
مین ذکر کیا ہے اگر اوسکو حفظ کیا ہے تو یہ قصہ اور دوسرا قصہ دونون علیحدہ قصے ہین۔

## یہ باب اون معجزون کے بیانمین ہی جو غزوہ بنی النضیر مین واقع ہوئی ہین اور یہ غزوہ وہ جلای وطن ہی جو تورات اور اوسکے سوا کتب مین اُنکی حق مین لکھا گیا تھا

یعقوب بن سفیان نے کہا ہے ہم سے ابو صالح نے حدیث کی اونسے لیث نے اون سے عقیل

نے ابن شہاب سے حدیث کی کہا ہے کہ بنی نضیر کی جنگ بدر کی جنگ کے چھ مہینون
کے آغاز پر ہوئی تھی بنی نضیر یہود کا ایک گروہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا
محاصرہ کیا یہان تک کہ اونہون نے جلاے وطن پر تنزل اختیار کیا آپ نے اونکو یہ حکم دیا
کہ مال اور متاع کی قسم سے جو کچھ اونٹ اوٹھالے وہ لے لین اور چلے جاوین مگر ہتیار نہ لیجاوین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون یہود کو شام کی طرف جلا وطن کر دیا جو لکڑی وغیرہ
مکانات کی چھتون مین اون کو پسندیدہ معلوم ہوتی وہ اوسکو نکالتے اور اونٹ پر بار کرتے
اور لیجاتے تھے اللہ تعالی نے اونکے حق مین سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض اللہ تعالی
کے قول لیخزی الفاسقین تک نازل فرمایا اور جلاے وطن توریت مین اونکے واسطے
لکہا گیا تہا اور وہ یہود اوس سبط سے تھے جن کو جلاے وطن کی مصیبت قبل اوسکے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر غلبہ کیا نہین پہونچی تھی - اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی
ہے پھر بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسرے طریق سے زہری سے زہری نے عروہ رض
سے عروہ نے حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے موصول کی ہے اور کہا ہے کہ حضرت
عایشہ رض کا ذکر اس طریق مین غیر محفوظ ہے شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین مین یہ
کہتا ہون کہ حاکم نے اس طریق موصول کو حضرت عایشہ رض سے روایت کیا ہی اور کہا ہے
کہ یہ حدیث صحیح ہے -

ابوداود اور بیہقی نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے اونہون نے ایک ایسے مرد
سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے کہا ہی بنی النضیر
کے کہجورون کے درخت خاصتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اللہ تعالی نے آپ کو
خاص وہ درخت عطا فرمائے تھے اور آپ کو اون درختون کے ساتھ خاص کیا اور فرمایا ما افاء
اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب یعنی جو شئے اون یہود کی اللہ تعالی نے اپنے
رسول کو فی دی ہے تم نے اوسکے واسطے گھوڑون اور اونٹون سے چڑہائی کر کے جنگ نہین

کی ہے بغیر جنگ کے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر
اون درختون مین سے مہاجرین کو عطا فرمائی اور اون کے درمیان اونکو تقسیم کیا اور
انصار مین سے دو مرد جو صاحب حاجت تھے اون درختون مین سے اون دونون انصاریو
کو تقسیم کئے غیر ان دونون انصاریون کے انصار مین سے کسی کو تقسیم نہین کئے اور اُن
درختون سے آپ کا وہ صدقہ باقی رہ گیا جو بنی فاطمہ کے قبضہ مین تھا۔

شیخین نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی
نضیر کے اموال اُس قبیل سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فی مین دئے
تھے اور اوس قسم سے وہ مال تھے کہ مسلمانون نے گھوڑون اور اونٹون سے ان اموال
پر جنگ نہین کی تھی وہ اموال خاصتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تھے آپ اپنے
اہل پر اون اموال سے سال بھر تک نفقہ کرتے تھے اور جو کچھ اُن اموال سے باقی رہتا اوسکو
گھوڑون اور ہتیارون مین اللہ تعالیٰ عزوجل کے راستہ مین صرف فرماتے تھے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے اور عروہ بن الزبیرؓ کے
طریق سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر بنی النضیر
کے پاس اس لئے تشریف لے گئے کہ کلابیین کی دیت کے باب مین بنی النضیر سے
استعانت چاہین بنی النضیر نے کہا اے ابو القاسم آپ اتنا ٹھیر جاوین کہ کھانا کھالین اور
اپنی حاجت پوری کر کے پلٹ جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جو آپ کے
اصحاب سے آپ کے ساتھ تھے ایک دیوار کے سایہ مین بیٹھکر اس امر کا انتظار کر رہے تھے
کہ وہ لوگ بنی کلاب کے امر کی اصلاح کرین گے جبکہ وہ لوگ تنہا ہوئے اور شیطان
اونکے ساتھ تھا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا باہم مشورہ کیا اور
اونہون نے باہم یہ کہا تم لوگ آپ کو اس سے زیادہ قریب جوانب پاتے ہوئے نہ پاؤ گے یہود
مین سے ایک مرد نے کہا اگر تم چاہتے ہو تو مین اوس مکان کے اوپر چڑہتا ہون جسکے

نیچے آپ بیٹھے ہین اور آپ پر ایک پتھر اوپر سے چھوڑ دیتا ہون اور آپ کو قتل کر ڈالتا ہون ۔
اللہ تعالی نے آپ کے پاس وحی بھیجی اور آپ کے واسطے جو مشورہ اون یہود نے کیا تہا آپ
کو اوس سے خبر کردی آپ اوس جگہہ سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے اصحاب وہان سے
پلٹ گئے اور قرآن نازل ہوا یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم
ایدیہم آخر آیت تک جبکہ اللہ تعالی نے یہود کی خیانت کو آپ پر ظاہر کردیا آپنے یہود کو یہ امر کیا
وہ اپنے شہرون سے نکلکر جہان چاہین چلے جاوین جبکہ منافقین نے اوس امر کو سنا کہ
اون کے بہائیون اور اولیاء کے ساتھ جو اہل کتاب سے تھے ارادہ کیا گیا ہی منافقین نے
یہود کے پاس آدمی بھیجے اور اون سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگون کی زندگی اور موت تمہارے ساتھ
ہے اگر تم لوگ جنگ کروگے تو تمہاری نصرت ہمپر لازم ہوگی اور اگر تم لوگ نکال دئے جاؤگے
توہم تمسے تخلف نہ کرین گے جبکہ یہود نے منافقین کی امان پر بھروسہ کرلیا تو اونکا فریب عظیم
ہوگیا اور شیطان نے اون کو غالب ہونیکی امید دلائی یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
آپ کے اصحاب کو پکارا اور یہ کہا کہ واللہ ہم لوگ اپنے اوطان سے نہین نکلین گے اور
اگر آپ ہم سے جنگ کرین گے ہم لوگ آپسے جنگ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہود کی یہ گفتگو سنکر یہود کا محاصرہ کیا اور اونکے مکانات ڈہا دئے اور اونکے کہجورون کے
درخت کاٹ ڈالے اور اون کو جلا دیا اللہ تعالی نے یہود اور منافقین کے ہاتون کو باز رکہا وہ
جنگ نہ کرسکے منافقین نے اون کی نصرت نہین کی اور یہود اور منافقین دونون گروہون
کے دلون مین اللہ تعالی نے رعب ڈال دیا جبکہ یہود منافقین کی نصرت سے مایوس
ہوگئے تو جو امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے سامنے پیش کیا تہا اوسکی درخواست
کی یعنی یہ درخواست کی کہ ہم لوگ اپنے اوطان سے چلے جاتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکا فیصلہ کردیا کہ آپ اون کو وطن سے نکال دین گے اور یہ حکم دیا کہ اون کے اونٹ
جو کچھہ اوٹھا سکین وہ لے جاوین وہ مال اور سامان اونکا ہے مگر ہتیار نہ لیجاوین ۔

ابونعیم نے اوپر کی حدیث کی مثل مقاتل کے طریق سے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے اور کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابی صالح نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے۔ اور ابن جریر نے اس حدیث کی مثل عکرمہ اور یزید بن ابی زیاد وغیرہما سے روایت کی ہے اور یزید کی روایت مین یہ ہے کہ یہودی لوگ ایک بڑی چکی کے پاس اس لئے آئے کہ اوسکو آنحضرت صلعم پر گرادین اللہ تعالی نے یہود کے ہاتون کو اس چکی سے روک دیا یہان تک کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کو اوس جگہہ سے اوٹھا دیا اور اوپر کی آیت نازل ہوئی۔

واقدی رح نے کہا ہے مجھہ سے ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے جبکہ بنو النضیر مدینہ منورہ سے نکلے تو عمرو بن سعدی آیا اور یہود کے مکانون مین اوس نے گردش کی اوسنے مکانون کو ویران دیکہا وہ بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا آج کے دن مینے عبرت دیکھی مینے اپنے بہائیون کے مکان عزت اور شجاعت اور شرف اور عقل کے بعد خالی دیکھے اونہون نے اپنے اموال چھوڑ دئے اور ذلت کا ٹکڑا نکلے توراۃ کی قسم ہے کہ شخص قوم پر ہرگز مسلط نہین ہوا اللہ تعالی کو ان لوگون کے ساتھ حاجت ہے تم لوگ میری اطاعت کرو ورنہ آو ہم محمد صلعم کا اتباع کرین واللہ تم لوگ ضرور جانتے ہو کہ محمد صلعم نبی ہین اور ہم لوگون کو ابن الہیبان ابو عمیر اور ابن حواس نے محمد صلعم کی بشارت دی ہے اور آپکے امر کی خبر دی ہے وہ دونون اعلم یہود تھے اور وہ دونون بیت المقدس سے آئے تھے اور وہ دونون آپکے آنے کا انتظار اور امید رکھتے تہے پہر اون دونون نے ہمکو آپکے اتباع کیواسطے امر کیا تہا اور دونون نے ہم لوگون کو یہ امر کیا تہا کہ ہم لوگ اون دونون کا سلام آپ کو پہونچا دین پہر وہ دونون مر گئے اور ہم نے اونکو اپنی اس پتھریلی زمین مین دفن کر دیا یہ سنکر زبیر بن باطا نے کہا محمد صلعم کی صفت کتاب باطا کی اوس توراۃ مین ہے جو حضرت موسی علیہ السلام پر نازل کی گئی ہے مینے پڑہی ہے اوس مثانی[1] مین نہین ہے جو ہمارے سامنے حدیث کی جاتی ہے

[1] مثانی وہ کتاب ہے جسمین بنی اسرائیل کا احبار مین اور موسی ع کے بعد لکھی گئی ہین۔

کعب بن اسد نے اوس سے پوچھا محمد صلعم کے اتباع سے پھر کون امر تجھکو مانع ہے اوس نے
کہا تو نے منع کیا ہے کعب نے پوچھا کس واسطے مین نے منع کیا ہے مین محمد صلعم اور تیرے
درمیان ہرگز حائل نہین ہوا ہون زبیر نے کہا تو ہمارے حل وعقد او عہد کا مالک ہی اگر تو محمد صلعم
کا اتباع کرے گا تو ہم اونکا اتباع کرین گے اور اگر تو انکار کرے گا تو ہم انکار کرین گے پھر عمرو
بن سعدی کعب کے پاس آیا اور دونون نے اس باب مین آپس مین گفتگو کی یہان تک کہ
کعب نے عمرو بن سعدی سے کہا میرے پاس محمد صلعم کے امر مین کوئی بات نہین ہی مگر وہ
بات جو مین نے کہی ہے کہ میرا نفس اس امر سے خوش نہین ہوتا ہی کہ مین تابع ہو جاؤن اس
حدیث کی روایت بیہقی اور ابونعیم نے کی ہے۔

ابونعیم نے ابی الزبیر کے طریق سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے بنی النضیر کو گھیر لیا اور ٹھیرنے مین درازی ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل ع
آئے آپ اوسوقت اپنا سر مبارک دھو رہے تھے جبریل نے کہا عفی اللہ عنک یا محمد آپ لوگ
کتنے جلد ملول ہو گئے واللہ جبسے آپ یہان پر اوترے ہین ہمنے اپنی کوئی زرہ وغیرہ نہین اُتاری
آپ اوٹھئے اور اپنے ہتیار لگائیے واللہ مین اون لوگون کو اس طور سے کچل ڈالون گا جیسے کہ
انڈا صاف پتھر پر کچلا جاتا ہے ہم لوگ یہود کی طرف گئے اور ہم نے اونکو فتح کر لیا۔

## یہ باب اُن معجزون کی بیان مین ہی جو کعب بن اشرف کے قتل مین واقع ہوئی ہین

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہی کہا ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اون آدمیون کے ساتھ بقیع الغرقد تک تشریف لیگئے پھر اونکو اوس طرف
رخصت فرمایا اور اون سے کہا اللہ تعالی کے نام مبارک پر چلے جاؤ اور آپ نے یہ دعا فرمائی
اللھم اعنھم یہ وہ لوگ تھے جنکو آپ نے کعب بن اشرف کی قتل کے واسطے بھیجا تھا۔
بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھہ سے عبداللہ بن المعقب

سے نے یہ حدیث کی ہے کہ حارث بن اوس کو کعب بن الاشرف کے قتل مین آدمیون کی تلوار ون سے زخم لگا حارث کے سر اور پاؤن مین زخم آیا حارث کو آدمیون نے اوٹھا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کے زخم پر لعاب دہن مبارک ڈالدیا اوس زخم نے حارث کو کچھ ایذا نہین دی بیہقی نے کہا ہے کہ ایسے ہی اس حدیث کی روایت واقدی نے اپنی استاد سے کی ہے۔

## یہ باب اُن معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ احد مین واقع ہوئے ہین

شیخین نے ابو موسیٰ رضہ سے ابو موسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا مجھہ کو خواب مین دکھلایا گیا کہ مین مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرون گا جسمین نخل ہین میرا گمان اس طرف گیا کہ وہ سرزمین یمامہ ہے یا مقام ہجر ہے یکایک معلوم ہوا کہ وہ مدینہ یثرب ہے اور مینے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے ایک تلوار کو حرکت دی اوس کا صدر منقطع ہو گیا یکایک وہ وہ صدمہ تھا جو یوم احد مین مومنین کو پہونچا پھر مین نے اوس تلوار کو دوسری بار حرکت دی جیسے وہ پہلے احسن تھی ویسی ہی ہو گئی یکایک وہ وہ امر تھا جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور مومنین مجتمع ہو گئے اور بہی اوسی خواب مین مینے ایک گائے دیکھی واللہ وہ گائے خیر تھی یکایک وہ مومنین کا گروہ یوم احد مین تھا اور وہ خیر جو یکایک مین نے دیکھی وہ خیر تھی جس کو اللہ تعالیٰ لایا اور اس صدق کا ثواب تھا جو یوم بدر کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمکو دیا۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد مین مشرکین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ راے تھی کہ مدینہ مین قیام فرماوین اور مدینہ مین اون سے جنگ کرین جو لوگ کہ بدر مین حاضر نہین ہوئے تھے اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمارے ساتھ باہر تشریف لیچلیے ہم مشرکین سے احد مین لڑین گے اون آدمیون نے اس جنگ سے اوس فضیلت کی امید کی تھی جو فضیلت اہل بدر کو حاصل ہوئی

تہی وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہتے رہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لباس جنگ پہنا اور ہتیار لگائے پہر وہ لوگ نادم ہوئے اور آپ سے عرض کی یارسول اللہ آپ قیام فرمائیے راے جو ہے وہ آپ ہی کی راے ہے آپنے فرمایا نبی کے واسطے یہ سزاوار نہین ہے کہ وہ آلات جنگ اور لباس حرب پہننے کے بعد اونکو رکہدے یہانتک کہ اللہ تعالی اوس نبی اور اوسکے دشمن کے درمیان حکم کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتین اوس دن سلاح جنگ لگانے کے قبل اصحاب سے فرمائی تہین اُن مین سے یہ بات تہی کہ مینے خواب مین دیکہا ہے کہ مین ایک مضبوط زرہ مین ہون مین نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ وہ مضبوط زرہ مدینہ ہے اور مینے یہ دیکہا ہے کہ ایک کبش کے پیچہے مین ہون مینے اسکی تاویل یہ کی ہے کہ وہ کبش سردار لشکر ہے اور مین نے یہ دیکہا ہے کہ میری تلوار ذوالفقار مین رخنہ پڑگیا ہے مینے اسکی تاویل یہ کی ہے کہ تم لوگون کو شکست ہوگی اور مینے ایک گاے دیکہی ہے جو ذبح کیجاتی ہے گاے واللہ خیر ہے۔

احمد اور بزار اور حاکم اور بیہقی نے انس رضؓ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے خواب مین دیکہا گویا مین ایک کبش کے پیچہے ہون اور میری تلوار کا پہلا ٹوٹ گیا ہے مین نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ مین قوم کے سردار کو قتل کرونگا اور اپنی تلوار کی پیپلے کے ٹوٹنے کی مینے یہ تاویل کی ہے کہ میری عترت مین سے ایک مرد قتل ہوگا حضرت حمزہ قتل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ حجبی کو جو صاحب لوا تہا قتل کیا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ علماے حدیث کہتے ہین جو امر آپنے اپنی تلوار کے واسطے خواب مین دیکہا تہا وہ وہ صدمہ تہا جو آپکے چہرہ مبارک کو پہونچا تھا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے ابن شہاب نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابی بن خلف نے جسوقت فدیہ دیا یہ کہا تہا کہ میرے پاس ایک

مین نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ یہ کہتا تھا اس کو پانی نہ پلاؤ اس لئے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قتیل ہے یہ ابی ابن خلف ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے ابن شہاب اور عاصم ابن عمر ابن قتادہ اور محمد بن یحیی بن حبان وغیرہم نے جو ہمارے علماء سے ہین مجھہ سے حدیث کی ہے کہ یوم احد مین ایک مرد مشرکین سے نکلا اور اوس نے جنگ کے واسطے کسی کو بلایا اور وہ اونٹ پر سوار تھا اوسکی طرف زبیر گئے اور اوس کی طرف جست کی وہ مرد اپنے اونٹ پر تھا زبیر اوس کے ساتھ اوس کے اونٹ پر بیٹھہ گئے پھر اوس کی گردن پر چپٹ گئے اور اونٹ پر لڑنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد زمین کی پستی پر ہوگا وہ مقتول ہوگا مشرک زمین پر گرا اور مشرک کے اوپر زبیر رضؓ گرے زبیر رضؓ نے اسی کی تلوار سے اوس کو ذبح کر ڈالا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

احمد اور بخاری اور نسائی نے براء سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین تیر اندازون پر جو پچاس مرد تھے عبد اللہ بن جبیر کو مقرر فرمایا اور اون تیر اندازون کے واسطے ایک جگہہ خاص ٹھیرا دی اور اون سے یہ فرما دیا اگر تم لوگ دیکھو کہ ہمکو طایر اوچک لیجاوین تم اپنی جگہہ سے نہ جائیو یہان تک کہ مین تمہارے پاس کسی کو بھیجون مسلمانون نے مشرکون کو بھگا دیا۔ راوی نے کہا واللہ مینے عورتون کو دیکھا وہ پہاڑ پر دوڑ رہی تھین اون کی پنڈلیان اور پازیبین ظاہر ہو گئی تھین وہ اپنے کپڑون کو اوپر اوٹھائے ہوئے تھین یہ حالت دیکھکر عبد اللہ بن جبیر کے اصحاب نے کہا اے قوم غنیمت لو تمہارے اصحاب غالب ہو گئے تم کس امر کا انتظار کر رہے ہو عبد اللہ بن جبیر نے اون لوگون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون سے جو ارشاد فرمایا تھا کیا تم لوگ اوسکو بھول گئے اون لوگون نے کہا واللہ ہم اون آدمیون کی طرف ضرور جاوینگے اور غنیمت کو پہونچینگے جبکہ یہ لوگ مشرکین کی طرف آئے اون کے منھہ پھر گئے اور اپنے سامنے کو بھاگتے ہوئے آئے یہ وہی امر ہے کہ یدعوہم الرسول فی اخراہم اور وہ غنیمت کو چلدئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر بارہ مردون کے کوئی باقی نہ رہا مشرکین نے ہم لوگون
مین سے ستر آدمیون پر غلبہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے یوم بدر
مین ایک سو چالیس مشرکین کو مصیبت زدہ کیا تھا ستر آدمی مشرکین مین سے اسیر ہوئے تھے
اور ستر قتل ہوئے تھے۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے جیسے نصرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم احد مین ہوئی ویسی نصرت کسی جاے مین نہین ہوئی لوگون نے
اسکا انکار کیا ابن عباس رض نے کہا جن لوگون نے اس امر کا انکار کیا ہے اونکے اور میرے
درمیان کتاب اللہ ہے اللہ تعالی یوم احد کے باب مین فرماتا ہے ولقد صدقکم اللہ وعدہ
اذ تحسونہم باذنہ ابن عباس رض نے کہا ہے اس سے مراد قتل ہے حتی اذا فشلتم آخر آیت
تک اس قول سے مراد نہین رکھی ہے مگر تیر انداز لوگ اونکا یہ واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تیر اندازون کو ایک جگہہ مین ٹھیرایا پھر اون سے یہ فرمایا کہ ہمارے پشتون کی تم
لوگ حمایت کیجو کوئی اس طرف نہ آسکے اگر تم لوگ یہ دیکھو کہ ہم لوگ قتل کیے جاتے ہین تم
لوگ ہماری نصرت نہ کیجو اور اگر تم لوگ ہمکو دیکھو کہ غنیمت لے رہے ہین تم ہمارے شریک نہوجیو
جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت لی اور اصحاب نے مشرکین کے لشکر کو مباح کیا کل
تیر انداز مشرکین کے لشکر پر جھک پڑے لوٹ رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کی صفین مل گئین ابن عباس نے اون کے باہم ملنے کی صورت اپنی انگلیونکو انگلیون مین ڈال کر
بتلائی وہ لوگ آپسمین داخل ہوگئے جس جگہہ تیر انداز لوگ تھے جبکہ اونھون نے اوس جگہہ کو
خالی کر دیا اوس جگہہ سے مشرکین کے سوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس
داخل ہوگئے ایسی حالت مین بعض نے بعض کو مارا اور آپس مین ایک دوسرا مشتبہ
ہوگیا مسلمانون مین سے کثیر آدمی قتل کیے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے
اصحاب کا اول نہار تھا یہان تک کہ اصحاب لواے مشرکین سات یا نو قتل کیے گئے تھے

اسوقت شیطان نے یون پکارا کہ محمد صلعم قتل ہو گئے اس خبر کے حق ہونے مین شک نہین کیا گیا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعدین کے درمیان ظاہر ہوئے جس وقت آپ رفتار فرماتے تو آپ کے جھک کر چلنے سے ہم آپ کو پہچان لیتے تھے آپ کو دیکھ کر ہمکو یہان تک فرحت ہوئی کہ ہم لوگون کو جو مصیبت پہونچی تھی آپ کی وجہ سے ہمکو یہ معلوم ہوا گویا وہ مصیبت نہین پہونچی آپ ہمارے اطراف مین چڑھے اور آپ یہ فرماتے تھے جس قوم نے اللہ تعالی کے رسول کے چہرہ کو خون آلود کیا ہے اللہ تعالی کا غضب اُس قوم پر سخت ہو گیا اور دوسری بار آپ یہ فرماتے تھے اللھم لیس لھم ان یعلونا اے میرے اللہ تعالی ان لوگون کو سزاوار نہین ہے کہ وہ ہم پر غالب ہون اور علو ڈھونڈین۔

شیخین نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہا ہے یوم احد مین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یمین اور یسار سے دو مردون کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سخت جنگ کرتے تھے اس روز سے پہلے مینے اون دونون مردون کو نہین دیکھا تھا اور نہ اوس کے بعد دیکھا وہ دو مرد جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے پھر اس حدیث کی روایت بیہقی نے مجاہد سے کی ہے کہا ہے ملائکہ نے جنگ نہین کی مگر یوم بدر مین بیہقی نے کہا ہے مجاہد کی مراد اس سے یہ ہے کہ قوم نے جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جس بات کے واسطے اونکو رسول اللہ صلعم نے امر فرمایا تھا اوس پر صبر نہین کیا تو ملائکہ نے قوم کی طرف سے جنگ نہین کی۔ واقدی رح نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اللہ تعالی کے قول بلی ان تصبروا وتتقوا کے باب مین کہا ہے کہ اون لوگون نے صبر نہین کیا اور پھیل گئے تو ملائکہ نے اون کی مدد نہین کی اسکی روایت بیہقی نے کی ہے بیہقی نے عروہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالی نے یہ وعدہ فرمایا تھا اگر تم لوگ صبر کروگے اور تقوی پر رہوگے تو اللہ تعالی اون پانچ ہزار فرشتون سے تمکو مدد دیگا جن پر علامت کردی گئی ہے اور اللہ تعالی نے ایسا ہی کیا تھا جبکہ اونھون نے امر رسول

سے نافرمانی کی اور اپنی صفون کی جگہون کو چھوڑ دیا اور دنیا کا ارادہ کیا تو اللہ تعالی نے اون لوگون سے ملائکہ کی مدد کو اوٹھا لیا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون راویون نے کہا ہے جبکہ مشرکین بھاگ گئے تو تیر انداز لوٹ کیواسطے چلے گئے مشرکین نے اون پر حملہ کیا اور اونکو قتل کیا اور مسلمانون کی صفین ٹوٹ گئین اور مشرکین کی لڑائی کی چکی چلنے لگی یعنی وہ جنگ کرنے لگے اور ہوا حائل ہوگئی اور دبور ہوا ہوگئی اور اس سے پہلے صبا چل رہی تہی اور ابلیس لعین نے پکارا کہ محمد صلعم قتل ہوگئے اور مسلمان مختلط ہو گئے اور وہ ایسے ہو گئے کہ غیر شعار پر لڑ رہے تھے اور بعض بعض کو مارتا تھا اور عجلت اور پریشانی کے سبب سے اس امر کو نہین معلوم کر سکتے تھے کہ آپس مین لڑ رہے ہین اور مصعب بن عمیر مقتول ہو گئے ایک فرشتہ نے مصعب کی صورت مین جھنڈا لے لیا اوس روز ملائکہ حاضر ہوئے تہے ملائکہ نے جنگ نہین کی۔

طبرانی اور ابن مندہ اور ابن عساکر نے محمود بن لبید کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے حارث بن صمہ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے عبدالرحمٰن بن عوف کو یوم احد مین دریافت فرمایا اور آپ اوسوقت گہاٹی مین تشریف رکہتے تھے مینے کہا مین نے اون کو پہاڑ کے پہلو مین دیکہا تہا آپ نے سنکر فرمایا عبدالرحمٰن بن عوف کے ساتھ ملائکہ جنگ کر رہے ہین حارث نے کہا مین عبدالرحمٰن کی طرف پلٹا مین نے اونکے سامنے ساتھ آدمی زمین پر گرے ہوئے پائے مین نے کہا تمہارے دہنے ہاتھ نے ظفر یابی کیا ان کل کو تم نے قتل کیا ہے اونہون نے کہا اسکو اور اس کو مین نے قتل کیا ہے اور وہ لوگ جو مقتولین ہین اون کو جن لوگون نے قتل کیا ہی مینے اونکو نہین دیکہا مینے کہا اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول نے سچ کہا ہے۔

ابن سعد نے محمد بن شرجبیل العبدری سے روایت کی ہے کہا ہے یوم احد مین

مصعب بن عمیر نے جھنڈا اوٹھایا اُن کا دہنا ہاتھ قطع ہوگیا اونھون نے جھنڈی کو بائین
ہاتھ مین لے لیا اور وہ یہ کہتے تھے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل آخر آیت تک
پھر اونکا بایان ہاتھ قطع ہوگیا ہم لوگ جھنڈے کے پاس آئے اور مصعب کے دونون ہاتھ
اونکے سینہ سے ملا دئے اور وہ یہ پڑھ رہے تھے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
آخر آیت تک پھر وہ قتل ہوگئے اور جھنڈا گر پڑا محمد ابن شرحبیل نے کہا ہے یہ آیت وما
محمد الا رسول اوسدن نازل نہین ہوئی تھی اِس واقعہ کے بعد نازل ہوئی ہے اور ابن سعد
نے کہا ہے ہمکو واقدی رحمہ نے خبر دی ہے اونسے زبیر بن سعید النوفلی نے عبد اللہ بن
الفضل بن العباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب سے حدیث کی ہے کہا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین مصعب بن عمیر کو جھنڈا اعطا فرمایا
مصعب مقتول ہوگئے اوس جھنڈہ کو ایک فرشتہ نے مصعب کی صورت مین لے لیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے لگے اے مصعب آگے بڑھو اوس فرشتہ نے آپ
کی طرف متوجہ ہوکر کہا مین مصعب نہین ہون اوسکے کہنے سے آپنے یہ پہچانا وہ فرشتہ
ہے اوس سے آپ کو تائید دی گئی ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین کہا ہے
ہم سے زید بن حبان نے موسیٰ بن عبیدہ سے اونسے محمد بن ثابت نے یہ حدیث کی ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین فرمایا اے مصعب آگے آؤ آپ سے
عبد الرحمن نے کہا یا رسول اللہ کیا مصعب مقتول نہین ہوگئے آپ نے فرمایا بیشک
وہ مقتول ہوگئے ولیکن ایک فرشتہ مصعب کے مقام مین کھڑا ہوا ہے اور مصعب کے نام
پر اوسکا نام رکھا گیا ہے۔

واقدی اور ابن عساکر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے سعد نے کہا
تم لوگون نے مجھہ کو دیکھا ہے کہ مین یوم احد مین تیر مار رہا تھا ایک مرد گورا خوبصورت چہرہ
والا اوس تیر کو میری طرف پھیر دیتا تھا مین اوسکو نہین پہچانتا تھا یہانتک کہ وہ اب تک

تہا مینے یہ گمان کیا وہ مرد فرشتہ ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن عون سے اونہون نے عمیر بن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد تہا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے علیحدہ ہوگئے اور سعد آپ کے سامنے تیر اندازی کر رہے تھے اور ایک جوان آدمی سعد کو تیر دیتا جاتا تھا جسوقت کوئی تیر چلاجاتا وہ جوان اوس تیر کو لاکر سعد کو دیدیتا اور یہ کہتا اے ابو اسحاق تیر چلاؤ جبکہ جنگ سے فارغ ہوگئے تو آدمیون نے دیکھا وہ کون جوان ہے جو تیر لاکر دے رہا تہا اونہون نے اوسکو نہین دیکھا اور وہ نہین پہچانا گیا۔ کون شخص تہا۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ زہری نے ذکر کیا ہے کہ قریش پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو پہاڑ پر دیکھکر کہا اے میرے اللہ ان لوگون کو منہ اوا نہین سے ہے کہ وہ ہمسے اونچے رہین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور مہاجرین کا ایک گروہ نے اونسے یہانتک جنگ کی کہ اونکو پہاڑ سے نیچے اتار دیا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور اسکی مثل عروہ رضہ سے روایت کی ہے۔

نسائی اور طبرانی اور بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ طلحہ رض کی انگلیون کو صدمہ پہونچا طلحہ نے حس[1] کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا اگر تم اللہ تعالی کا نام یاد کرتے ضرور تم کو ملائکہ اوٹہاتے اور آدمی تمکو دیکھتے ہوتے یہانتک کہ تمکو جو آسمان مین داخل کر دیتے۔

طبرانی نے طلحہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد تہا ایک تیر میرے لگا مینے حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالی کا نام مبارک لیتے تو تمکو فرشتے اڑالیجاتے اور آدمی تمکو دیکھتے رہتے۔

دار قطنی نے (افراد) مین طلحہ رضہ سے روایت کی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طلحہ کے ہاتھ کو صدمہ پہونچا طلحہ نے حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] حس بالفتح و سکون سین اول و تشدید ثانی ایک کلمہ ہے کہ جب کسی مین کانٹا چبھ جاوے اور چنگاری پڑ کے جلجاوے اسکے وقت کہتے ہین ۱۲۔

نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام لیتے تو اللہ تعالیٰ نے جنت مین جو بنا تمہارے واسطے بنائی ہے اوسکو ایسے حال مین تم دیکہہ لیتے کہ تم دنیا مین ہوتے۔

شیخین نے انس رضہ سے روایت کی ہے انس کے چچا انس بن النضیر نے یوم احد مین کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ مین ہے مین جنت کی ہوا احد کے اس طرف پاتا ہون اور وہ ہوا البتہ جنت کی ہوا ہے۔

ابن اسحاق نے کہا ہے مجہہ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے یہ حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنظلہ کو ملائکہ غسل دیتے تہے حنظلہ کے اہل سے لوگون نے پوچہا حنظلہ کی کیا کیفیت تہی حنظلہ کی بی بی سے پوچہا گیا اوس نے کہا حنظلہ جنابت کی حالت مین گہر سے نکلے تہے جسوقت حنظلہ نے خوفناک آواز سنی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے ملائکہ نے حنظلہ کو غسل دیا تہا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور سراج نے اپنی (مسند) مین اور حاکم نے اس کی روایت کی ہے اور اسکو حدیث صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق سے یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے محمود بن لبید سے حدیث کی ہے اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت ہشام بن عروہ کے طریق سے کی ہے عروہ نے اپنے باپ سے اس لفظ سے روایت کی ہے مینے ملائکہ کو دیکہا وہ حنظلہ کو آسمان اور زمین کے درمیان مینہ کے پانی سے جو چاندی کے پیالون مین تہا غسل دیتے تہے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم لوگ گئے اور ہمنے اُنکی طرف دیکہا یکایک ہم نے دیکہا کہ اونکے سر مین سے پانی ٹپک رہا ہے اور اس حدیث مین یہ ہے کہ حنظلہ رضہ کی بی بی نے کہا مین نے دیکہا گویا آسمان مین اُن کے لئے شگاف کیا گیا ہے سو حنظلہ آسمان مین داخل ہو گئے پہر آسمان مل گیا ہے

کہا کہ یہ شہادت ہے۔

ابونعیم نے سعد بن ابی وقاص سے یہ روایت کی ہے کہ سعد بن معاذ نے جبکہ خندق کے بعد انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرعت سے نکلے اور ایسے تیز جا رہے تھے کہ جوتے کے تسمے ٹوٹ رہے تھے آپ نہین پلٹتے تھے اور آپ کی چادر مبارک گر رہی تھی آپ اوسکی طرف نہین مڑتے تھے اور کوئی شخص کسی کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا اصحاب نے یہ کہا یا رسول اللہ قریب تھا کہ آپ ہمکو شتاب روی سے پارہ پارہ کر ڈالتے آپ نے فرمایا مجھہ کو یہ خوف تھا کہ معاذ کے غسل مین ملائکہ ہم سے سبقت کر جاوین گے جیسے حنظلہ کے غسل مین ملائکہ نے ہمسے سبقت کی تھی۔ اور ابن سعد نے اسکی مثل عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے۔

ابویعلی اور بزار اور حاکم اور ابونعیم نے انس بن مالک رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار کی دو قبیلون اوس اور خزرج نے باہم افتخار کیا خزرجیون نے کہا ہم لوگون مین سے چار شخص ہین جنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن شریف جمع کیا ہے معاذ رضہ اور ابی اور زید اور ابوزید اور اوس نے یہ فخر کیا کہ ہم لوگون مین سے وہ شخص ہے جسکے واسطے عرش نے اہتزاز کیا وہ سعد بن معاذ ہین اور ہم لوگون مین وہ شخص ہے جس کی شہادت دو مردون کی شہادت کی جاے جایز رکھی گئی وہ خزیمہ بن ثابت ہین اور ہم لوگون مین سے وہ شخص ہے جس کی حفاظت شہد کی مکھیون نے کی تھی وہ عاصم بن ثابت ہین اور ہم لوگون مین سے وہ شخص ہے جسکو ملائکہ نے غسل دیا ہے وہ حنظلہ بن ابی عامر ہین۔

حاکم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ حمزہ رضہ جنابت کی حالت مین مقتول ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمزہ رضہ کو ملائکہ نے غسل دیا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مینے ملائکہ کو دیکھا کہ حمزہ رضہ کو غسل دے رہے تھے۔

شیخین نے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد مین میرا باپ قتل ہوا میری پھوپی روئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس پر نہ رویا یہ فرمایا تم کسواسطے اوس پر روتی ہو ملائکہ اپنے بازؤن سے اوس پر سایہ کئے ہوئے تھے یہانتک کہ تمنے اوس کو اوٹھایا۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین مجھکو بھیجا مین سعد بن الربیع کو ڈھونڈون اور آپ نے مجھ سے فرمایا اگر تم سعد کو دیکھو تو میرا اسلام اون سے کہدو اور پوچھو کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو مین اونکے پاس ایسے حال مین پہونچا کہ وہ آخر رمق مین تھے سعد کے ستر زخم نیزہ اور ضرب شمشیر اور تیر کے تھے سعد سے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کہا اور اونکا احوال پوچھا سعد نے کہا تم عرض کردو یا رسول اللہ مین اپنے آپ کو ایسا پاتا ہون کہ جنت کی ہوا مجھ کو آرہی ہے اور میری قوم سے جو انصار ہین یہ کہدو کہ تم لوگون کو اللہ تعالی کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اگر اللہ تعالی امر دین کو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سپرد کردے اور تم لوگ آپ کی مدد اسوقت نہ کرو اور آئندہ پشیمان ہو اسوقت تمہاری پلک حرکت کر رہی ہین یعنی تم زندہ ہو اور دیکھ رہے ہو یہ کہکر سعد رضہ نے وفات پائی۔

بیہقی نے کہا ہے اور واقدی نے خثیمہ ابی سعد بن خثیمہ کے قصہ مین یہ ذکر کیا ہے کہ خثیمہ نے یوم احد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے مجھ کو یوم بدر کی جنگ مین چھوڑدیا واللہ مین جنگ بدر پر حریص تھا یہانتک کہ آپ نے میرے بیٹے کا سہم جنگ بدر مین جانے کے واسطے ڈالا اوسکا سہم نکل آیا اوسکو شہادت نصیب ہوئی مینے کل کی رات اپنے بیٹے کو خواب مین دیکھا ہے وہ احسن صورت مین تھا جنت کے

میوہ جات اور جنت کی نہرون مین پہر رہا تہا اور وہ یہ کہتا تہا ہمارے ساتھ ملحق ہوجاؤ جنت مین ہمارے رفیق ہوجاؤگے میرے رب نے مجہہ سے جو وعدہ کیا تہا تحقیق مینے اوسکو حق پایا واللہ یا رسول اللہ جنت مین اوس کی رفاقت کے واسطے مین صبح کو وقت مشتاق اوٹھا ہون آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ مجہہ کو اللہ تعالیٰ شہادت اور جنت مین سعید کی رفاقت نصیب کرے خثیمہ کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی خثیمہ احد مین شہید مقتول ہوئے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے سعید بن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے عبداللہ بن جحش سے سنا وہ احد کے ایک دن پہلے یہ دعا مانگتے تہے ای میرے اللہ تعالیٰ مین تجہکو یہ قسم دیتا ہون کہ کل کے دن مین دشمن سے لڑون دشمن مجہکو قتل کرڈالین پھر وہ میرا پیٹ چاک کرڈالین اور وہ میری ناک اور میرے کان کاٹ ڈالین پہر تو مجہسے پوچہے کہ کس سبب سے یہ امور ہوئے ہین مین تجہہ سے یہ کہون کہ تیرے معاملہ مین یہ ہوا ہے جبکہ دشمنون سے مقابلہ ہوا اونہون نے عبداللہ بن جحش کو قتل کیا اور اونکا پیٹ چاک کیا اور اون کی ناک اور کان کاٹ ڈالے جس مرد نے عبداللہ کی یہ دعا سنی تہی اوس نے کہا مین یہ امید کرتا ہون کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے عبداللہ کو اول قسم مین سچا کیا ہے اون کی آخر قسم کو سچا کرے اور عبدالرزاق نے کہا ہے ہمکو معمر نے سعید بن عبدالرحمن الجحشی سے خبر دی ہے اور سعید کو اونکے شیخون نے یہ خبر دی ہے کہ عبداللہ بن جحش یوم احد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اون کی تلوار جاتی رہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہجور کی ایک شاخ اون کو دی وہ شاخ عبداللہ کے ہاتہہ مین تلوار ہوگئی اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے قتادہ بن النعمان کی آنکہہ کو یوم احد مین صدمہ پہونچا یہان تک کہ وہ اونکے رخسار پر گر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اوسکو اوس کی جاے پر پھیر دیا وہ آنکھہ دونون آنکھون سے احسن ہوگئی اور دونونین زیادہ تیز نظر تھی اِس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے اور یہ حدیث پہلے موصول طور پر آچکی ہے اور یہ واقعہ یوم بدر مین تھا - اور اِس حدیث کی روایت ابو یعلی اور ابو نعیم نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے کی ہی عاصم نے اپنے باپ سے اونکے باپنے اونکے دادا اور اونکے دادا قتادہ سے روایت کی ہے کہ یوم احد مین قتادہ کی آنکھہ کو صدمہ پہونچا اوس کی تپلی رخسارہ پر بہکر آگئی آدمیون نے اوسکے قطع کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے قطع کرنے کو منع فرمایا اور قتادہ کو بلایا اور اپنی ہتیلی مبارک سے اوسکو دبادیا یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ قتادہ کی کونسی آنکھہ کو صدمہ پہونچا تھا۔

بیہقی نے ابو سعید الخدری کے طریق سے قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہی قتادہ ابو سعید کے بہائی مان کی طرف سے تھے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ کی آنکھہ یوم احد مین جاتی رہی قتادہ اوسکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آنکھہ کو اوسکی جگہہ پر پہیر دیا وہ درست ہوگئی بیہقی نے کہا ہے واقدی نے اِس کی مثل ذکر کیا ہے اور اسپر یہ زیادہ کیا ہے کہ وہ آنکھہ دونون آنکھون مین زیادہ قوی اور زیادہ صحیح تھی اسکے بعد کہ قتادہ بوڑہے ہو گئے تھے۔

ابو نعیم نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے محمود بن لبید سے محمود نے قتادہ بن النعمان سے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ کی آنکھہ کو یوم احد مین صدمہ پہونچا اور اون کے رخسار پر گر پڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اوس کو اوس کی جگہہ پر پہیر دیا قتادہ کی وہ آنکھہ دونون آنکھون مین زیادہ صحیح اور دونون مین زیادہ تیز نظر تھی۔

طبرانی اور ابو نعیم نے قتادہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ یوم احد مین مین اپنے چہرہ سے تیرون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے اِس طرف بچا رہا تھا وہ

تیر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آرہے تھے اور مین اونکو اپنے چہرہ پر لے رہا
تھا اون مین کا آخر تیر وہ تھا جس سے میری آنکھ کی تپلی باہر نکل پڑی مینے اوسکو اپنے
ہاتھ مین پکڑلیا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑا جبکہ آپ نے میری آنکھ
میرے ہاتھ مین دیکھی آپ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے آپنے یہ دعا فرمائی اللھم ق قتادہ
کما وقی وجہہ نبیک بوجہہ فاجعلہا احسن عینیہ واحدہما نظرا۔

ابو یعلی نے عبد الرحمن بن الحارث بن عبیدہ کے طریق سے اون کے دادا سے
یہ روایت کی ہے کہ یوم احد مین ابوذر کی آنکھ کو صدمہ پہونچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
مین لعاب دہن مبارک ڈال دیا وہ آنکھ ابوذر کی دونون آنکھون مین زیادہ صحیح تھی۔
واقدی اور بیہقی نے نافع بن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد سے
جو مہاجرین سے تھا مینے سنا ہے وہ یہ کہتا تھا مین احد مین حاضر ہوا مینے تیرون کو دیکھا
کہ ہر ایک طرف سے آرہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون تیرون کے بیچ مین
تھے ہر ایک تیر آپ کی جانب سے پھیر دیا جاتا تھا اور مینے عبد اللہ بن شہاب کو یوم احد
مین دیکھا وہ یہ کہتا تھا مجھکو محمد صلعم کی طرف راہ بتلاؤ اگر اونھون نے بچلے نجات پائی ہے مین
اب نجات نہ دونگا اور رسول اللہ صلعم اوس کے پہلو مین تھے اور آپ کے پاس کوئی شخص
نہ تھا پھر وہ آپ کے پاس سے دور چلا گیا اس باب مین صفوان نے اوس پر عتاب کیا
ابن شہاب نے کہا واللہ مین نے آپ کو نہین دیکھا مین اللہ تعالی کی قسم کہاتا ہون کہ
آپ ہم لوگون سے ممنوع ہین ہم چار آدمی نکلے اور آپس مین عہد کیا اور آپکے قتل پر
اتفاق کیا ہمکو اسکا موقع نہین ملا۔

عبد الرزاق نے کہا ہے ہمکو معمر نے زہری سے اور عثمان الجزری سے عثمان کو مقسم نے
یہ خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین جسوقت آپ کے سامنے کے دانت
شہید ہوئے اور آپ کا چہرۂ مبارک زخمی ہوگیا عتبہ بن ابی وقاص پر بد دعا کی اور فرمایا

اللهم لا یحل علیہ الحول حتی یموت کافرا اوس پر ایک سال نہین گذرا کہ وہ کافر مرا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

ابو نعیم نے نافع بن عاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا عبد اللہ بن قمۂ تھا جو ہذیل مین سی ایک مرد تھا اللہ تعالی نے ایک بز کوہی کو اوسپر مسلط کر دیا اوس نے یہان تک سینگ ماری کہ اوس کو قتل کر ڈالا۔

خطیب نے اپنی تاریخ مین محمد بن یوسف الفریابی سے روایت کی ہے کہا ہی مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دندان مبارک شہید کئے اونکے کوئی ایسا بچہ پیدا نہین ہوا جس کے سامنے کے دانت نکلے ہون۔

بیہقی نے عمرو ابن السایب سے روایت کی ہے اونکو یہ خبر پہونچی ہے کہ ابو سعید الخدری کے باپ مالک نے یوم احد مین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے آپکے زخم کو چوسا یہانتک کہ اوسکو خون سے پاک کر دیا اور سفید ظاہر ہو گیا مالک سے کہا گیا کہ خون کو منہ سے تہوک دو مالک نے کہا واللہ مین کبہی نہ تہوکونگا پہر مالک چلے گئے اور جنگ کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ ایسے مرد کو دیکھے جو اہل جنت سے ہے وہ اس شخص کو دیکھے مالک شہید ہو گئے۔

بیہقی نے شافعی رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین جو لوگ بلا فدیہ کے احسانا چہوڑ دئے گئے تہے اونمین سے ابو عزۃ الجمحی تہا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی بیٹیون کے سبب سے چہوڑ دیا تھا اور اوس سے یہ عہد لیا تہا کہ وہ آپ سے احد مین جنگ نہ کرے اوس نے وہ عہد توڑ دیا اور یوم احد مین اوس نے آپ کے ساتھ جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر یہ دعا کی کہ وہ رہائی نپائے مشرکین مین سوا اوسکے کوئی مرد گرفتار نہین کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اوس کی گردن

ماردی گئی۔

بیہقی نے عروہ رضہ سے یون روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین یہ فرمایا کہ مشرکین اس دن کی مثل ہم لوگون پر کبہی ہرگز قابو نہ پائین گے۔

ابن سعد نے واقدی سے واقدی نے اپنے شیوخ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین مثل آج کے دن کے ہم لوگون سے ہرگز کچہہ نہ لے سکین گے (یعنی ہم پر کبہی غلبہ نہ کرین گے) یہانتک کہ ہم لوگ رکن کو بوسہ دینگے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد مین حمزہ رضہ قتل کئے گئے تو صفیہ آئین حمزہ کو ڈہونڈہ رہی تہین صفیہ نہین جانتی تہین کہ حمزہ کیا کئے گئے صفیہ رضہ علی رضہ اور زبیر رضہ سے ملین اور اون سے پوچہا حمزہ کہان ہین انہون نے اون کو یہ ظاہر کیا کہ ہم دونون نہین جانتے ہین صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین صفیہ کی عقل پر خوف کرتا ہون آپنے اپنا دست مبارک صفیہ کے سینہ پر رکہدیا اور اونکے واسطے دعا کی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور رونے لگین۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ہمکو ہوذہ بن خلیفہ نے خبر دی ہے اور اون سے عوف بن محمد نے حدیث کی ہے کہا ہے مجہہ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ یوم احد مین آئی اور اوس نے یہ نذر کی تہی کہ اگر اوس کو حمزہ رضہ پر قدرت ہوگی تو وہ اونکے جگر کو ضرور کہائے گی لوگ حمزہ رضہ کے جگر کا ایک ٹکڑا لائے ہند نے اوس ٹکڑے کو لیلیا اور اوس کو چاب رہی تہی تاکہ کہاجائے اوس کو اوس ٹکڑے کے نگلنے کی قدرت نہ ہوئی اوس نے اوس کو منہہ سے پہینک دیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آتش دوزخ پر حرام کردیا ہے کہ حمزہ رضہ کی کوئی شے کبہی چکہے۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنے شیوخ سے

روایت کی ہے کہا ہے کہ سوید بن الصامت نے زیاد ابا مجذر کو ایک جنگ مین جب
لوگ بھڑ گئے تھے قتل کیا تھا مجذر نے سوید پر ظفر پائی اور اوسکو قتل کر ڈالا یہ واقعہ اسلام
کے قبل واقعہ ہوا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو
حارث ابن سوید اور مجذر بن زیاد مسلمان ہو گئے اور دونون بدر مین حاضر ہوئے حارث
مجذر کو ڈھونڈھنے لگا تاکہ اپنے باپ کے عوض مین اوس کو قتل کرڈالے حارث اسپر
قدرت نہین پاتا تھا جبکہ یوم احد تھا اور مسلمانون نے اوس دوڑ مین حملہ کیا حارث مجذر
کے پیچھے آیا اور اوس کی گردن ماردی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمراء الاسد سے
پلٹ کر تشریف لائے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کو یہ خبر کی کہ حارث
بن سوید نے مجذر بن زیاد کو فریب سے قتل کیا ہے اور آپ کو یہ امر کیا کہ حارث کو قتل
کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس روز مین کہ گرمی کا روز تھا سوار ہو کر مسجد قبا کی
طرف تشریف لے گئے اور اوس مین نماز پڑھی آپ کی تشریف آوری کی خبر انصار نے سنی
انصار لوگ آئے اور آپ کو سلام کرتے تھے اونھون نے آپ کے آنے کو اوس گھڑی
اور اوس دن مین نئی بات سمجھا یہانتک کہ حارث بن سوید ایک زرد چادر مین ظاہر ہوا
جو ورس سے رنگی ہوئی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو دیکھا تو عویم بن
ساعدہ کو بلایا اور یہ فرمایا کہ حارث بن سوید کو مسجد کے دروازہ کی طرف بڑھاؤ اور مجذر بن
زیاد کے عوض اوس کی گردن مار دو اس لئے کہ اوس نے اوسکو دہوکے سے قتل کیا ہے
حارث نے سن کر کہا واللہ تحقیق مین نے اوس کو قتل کیا ہی اور مینے خاص اسکو اسواسطے
قتل نہین کیا ہے کہ مین اسلام سے پھر گیا ہون اور نہ اس سبب سے مینے قتل کیا ہے کہ
مجھہ کو اسلام مین کچھہ شک ہے ولیکن مین نے شیطان کی حمیت سے اور ایک ایسے امر
سے اوسکو قتل کیا ہے کہ میرے نفس نے اوس امر کو میرے سپرد کیا تھا اور جو فعل مینے
کیا ہے مین اللہ تعالی اور اوسکے رسول سے اوس فعل سے توبہ کرتا ہون اور مین اوسکی

دیت نکالتا ہون یا دو مہینہ کے روزے متواتر رکھتا ہون اور ایک غلام آزاد کرتا ہون۔
یہانتک کہ حارث نے اپنے کلام کو پورا کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
عویم اسکو آگے بڑہا و اور اس کی گردن مار دو عویم نے حارث کو آگے بڑہایا اور اوسکی گردن
ماردی اس باب مین حسان بن ثابت نے کہا ہے ؎

| یا حار فی سنۃ من قوم اولکم | ام کنت دیحک مغتر الجبریلا |
|---|---|

عہد جاہلیت کا جو پہلا خواب تمہارا تہا اے حارث تو اُس خواب کی غنودگی مین تہا کہ تو نے ابن زیاد کو قتل کر ڈالا
یا اے حارث تیرا برا ہو تو جبریل علیہ السلام سے دہوکہ مین تہا یعنی جبریل کے وہان آنے کا تجہکو یقین نہ تہا۔

| ام کیف بابن زیاد حین تقتلہ | بغرۃ فی فضاء الارض مجہول |
|---|---|

کیا حالت تہی ابن زیاد کی جس وقت تو نے اوس کو دہوکہ سے ایسی زمین مین قتل کیا جس مین کسی کو راستہ
نہین مل سکتا۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے میرا باپ معاویہ رضؓ کی خلافت
مین اپنی قبر سے نکالا گیا مین اوسکے پاس گیا مینے اوس کو اوسی حالت پر پایا جس حالت
پر مینے اوس کو چہوڑا تہا اوسکے جسم کی کوئی شے متغیر نہین ہوئی تہی مینے اسکو دفن کر دیا۔
ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے
ہمارے لوگ جو یوم احد مین قتل ہو گئے تہے اون کی فریاد چاہی گئی اور یہ واقعہ اوس وقت ہوا
کہ معاویہ نے ایک چشمہ کو جاری کیا تہا ہم اپنے مقتولین احد کے پاس آئے اور ہم نے
اونکو قبرون مین سے ایسے حال مین نکالا کہ وہ تر و تازہ تہے اونکے ہاتھ پیر مڑ جاتے تہے
(یعنی اونکے ہاتھ پیرون مین ایسی نرمی تہی کہ جس طرف چاہتے مڑ جاتے تہے) اور یہ واقعہ
چالیسوین سال کے آغاز مین واقع ہوا اور حمزہ رضؓ کے قدم پر پہاوڑا لگا اوس سے خون
بہنے لگا اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے دوسرے طریق سے کی ہے اور اسی طریق سی
واقدی کا طریق واقدی کے شیوخ سے ہے اس روایت مین یہ زیادہ ہے کہ جابر کے

والد عبد اللہ ایسے حال مین پائے گئے کہ اونکا ہاتھ اونکے زخم پر تہا اونکا ہاتھ اونکے زخم سے علیحدہ کیا گیا اوس زخم سے خون جاری ہوگیا عبد اللہ کا ہاتھ پھر اونکے زخم پر رکھہ دیا گیا خون ٹھہر گیا جابر نے کہا مینے اپنے باپ کو اون کی قبر مین دیکھا گویا وہ سو رہے تہے اور جس نمرہ[۵] مین اون کو کفن دیا گیا تہا جیسا کہ تھا ویسے ہی تہا اور جو شے اون کے دونون پاؤن پر تہی اپنی ہیئت پر تہی اور اس واقعہ کے درمیان چھیالیس سنہ ہوئے تھے اور اونہین مقتولین مین سے ایک مرد کے پاؤن پر پہاوڑا لگا اوس سے خون بہنے لگا ابو سعید الخدری نے کہا ہے کہ اسکے بعد کوئی منکر انکار نہ کرے گا اور آدمی مٹی کھود رہے تہی جو مٹی کھودی اونکو مشک کی بو مہکنے لگی۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے واسطے فرمایا مین شہادت دیتا ہون کہ وہ لوگ اللہ تعالی کے نزدیک شہید ہین تم لوگ اون شہیدون کے پاس جاؤ اور اونکی زیارت کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ان شہدا کو قیامت تک کوئی سلام نہ کرے گا مگر وہ اسکا جواب دینگے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور بیہقی نے عطاف بن خالد المخزومی کے طریق سے روایت کی ہے عطاف سے عبد الاعلی بن عبد اللہ بن ابی فروہ نے اپنے باپ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد مین شہدا کی قبرون کی زیارت فرمائی اور فرمایا اللهم ان عبدك ونبيك يشهد ان هؤلاء شهداء وانه من زارهم او سلم عليهم يوم القيامة ردوا عليه اور عطاف نے کہا ہے مجھسے میری خالہ نے حدیث کی ہے میری خالہ نے شہدا کی قبرون کی زیارت کی اور کہا کہ میرے ساتھ کوئی نہ تہا مگر دو غلام کہ سواری کے جانور کی دونون حفاظت کرتے تہے مین نے شہدا کو سلام کیا اونہون نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا واللہ ہم لوگ تم کو پہچانتے ہین جیسے ہمارا بعض ہمارے بعض کو پہچانتا ہے میری خالہ نے کہا یہ سنکر میرے جسم پر بال کھڑے ہوگئے اور مین وہان سے پلٹ آئی۔

[۵] نمرہ ایک قسم کی یمانی چادر اور شملہ جس مین سیاہ اور سپید خطوط ہون یا ایک قسم کی پشمین چادر کہ اعراب پہنتے ہین ۱۲

اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطاف سے روایت کی ہے کہا میری خالہ نے مجہہ سے حدیث کی اور اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے۔

بیہقی نے واقدی سے یہ روایت کی ہے فاطمۃ الخزاعیہ نے کہا ہے مینے حمزہ رض کی قبر کی زیارت کی اور مینے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ مینے اوس کلام کو سنا جو میرے سلام کا جواب دیا گیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

ابن مندہ نے طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے میرا مال ایک بن مین تہا مینے اوسکا ارادہ کیا مجہہ کو رات ہو گئی مینے عبد اللہ بن عمرو بن حرام کی قبر کے پاس ٹہکانا پکڑا مینے قبر مین سے ایسی قرأت سُنی کہ اوس سے احسن مینے نہین سُنی تہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ عبد اللہ ہے کیا تجہکو یہ علم نہین ہے کہ اللہ تعالی نے ان لوگون کی روحون کو قبض کیا ہے اور اونکو زبرجد اور یاقوت کی قندیلون مین رکہا ہے پہر اونکو جنت کے وسط مین لٹکایا ہے جسوقت رات ہوتی ہے تو اون کی روحین اونکی طرف پہیر دی جاتی ہین وہ ہمیشہ اسی حال مین رہتی ہین یہانتک کہ جسوقت فجر طلوع ہوتی ہے جس جائے پر کہ وہ روحین تہین اُس طرف پہیر دی جاتی ہین۔

ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اپنا ڈیرا کسی قبر پر نصب کیا اونکو یہ گمان نہ تہا کہ وہ قبر ہے یکایک اونہون نے سنا کہ اوس قبر مین کوئی آدمی سورۃ الملک کو پڑہ رہا ہے یہانتک کہ اوسنے اُس سورۃ کو ختم کیا وہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ وہ سورت مانع عذاب اور نجات دینے والی ہے۔

## یہ باب اُن آیتون کی بیانمین ہے جو حمراء الاسد مین واقع ہوئی ہین

ابن اسحاق نے کہا ہے مجھہ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے یہ حدیث کی ہے کہ ابو سفیان نے عبد القیس کی اوس ایک جماعت سے جو مدینہ منورہ کا ارادہ کرتی تھی کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچا دو کہ ہم نے آپکے اصحاب کی طرف پلٹ کے آنے پر عزم کر لیا ہے تاکہ ہم اونکا استیصال کر ڈالین جبکہ وہ قافلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اونہون نے آپ کو ابو سفیان کے قول سے خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر ایسے حال مین فرمایا کہ مسلمان لوگ آپ کے ساتھ تھے حسبنا اللہ ونعم الوکیل اللہ تعالی نے اسباب مین یہ نازل فرمایا والذین قال لهم الناس آخر آیات تک۔

بخاری نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابراہیم علیہ السلام آگ مین ڈالے گئے تو آپنے حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہا تہا اسی کلمہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابن المنذر نے اپنی تفسیر مین اللہ تعالی کے قول لم یمسسهم سوء کے باب مین ابن جریج سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین مین سے ایک مرد بدر سے آیا اوس نے اہل مکہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوارون سے خبر کی اہل مکہ سنکر ڈر گئے اور وہ اپنی جگہہ پر بیٹھہ رہے۔

## یہ باب اُن آیتون کے بیانمین ہے جو غزوہ رجیع مین واقع ہوئی ہین

بخاری اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر جاسوسی کے طور پر بھیجا اور اونپر عاصم ابن ثابت کو امیر کیا وہ لوگ چلے گئے یہانتک کہ جسوقت وہ عسفان اور مکہ کے درمیان تھے ہذیل کے ایک قبیلہ سے لوگون نے اون کا ذکر کیا قریب ایک سو تیر اندازون کے تھے جنہون نے اون کا پیچھا کیا اُن

کے قدمون کی نشانیون کو دیکہتے ہوئے چلے گئے یہان تک کہ وہ لوگ اونکے پاس جاپہنچے
جبکہ عاصم اور عاصم کے اصحاب آخر مقام پر پہونچے تو ایک ہموار زمین کی طرف یہ لوگ
مضطر ہوئے قوم کے لوگ آگئے اور اونہون نے اِن کو گہیر لیا اور کہا تمہارے واسطے عہد
ہے اور میثاق ہے اگر تم لوگ ہمارے پاس اُترو گے تو ہم تم لوگون سے ایک مرد کو بہی
قتل نہ کرین گے عاصم نے سُنکر کہا مین کافر کے ذمہ مین نہین اُترتا اور یہ دعا کی اللہم اخبر
عنا نبینا اون لوگون نے یہانتک اونکو تیر مارے کہ عاصم کو مع سات آدمیون کے
مار ڈالا اور خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک اور مرد باقی رہ گئے اون ہذیلیون نے اونسے
عہد و پیمان کیا وہ لوگ اونکے پاس آکر اُتر گئے جبکہ اون لوگون کو اِن پر قابو مل گیا تو
اونہون نے اپنی کمانون کے چلون کو اُتارا اور اون سے اونکو باندہ لیا تیسرا مرد جو
مسلمانون مین سے تہا اوس نے کہا یہ اول بیوفائی ہے ۔ اوس نے اونکے ساتھ جانے
سے انکار کیا اونہون نے اوسکو گہسیٹا اور تدبیر کی کہ اونکے ساتھ وہ جاوے وہ نہین گیا
اونہون نے اوسکو قتل کر ڈالا اور خبیب اور زید کو لیکر وہ چلے گئے اور اونہون نے دونون
کو مکہ مین بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹون نے خرید لیا اور خبیب
وہ تہے جنہون نے یوم بدر مین حارث کو قتل کیا تہا خبیب اونکے پاس اسیری کی حالت
مین ٹہیرے رہے یہان تک کہ جسوقت اونہون نے خبیب کے قتل پر اتفاق کر لیا
خبیب نے حارث کے بعض بیٹیون سے استرہ مانگا تاکہ اوسکو تیز کرین اوس نے اُسترہ
دیدیا حارث کی بیٹی نے کہا میرا چہوٹا لڑکا تہا مین اوس سے غافل ہوگئی وہ لڑکا خبیب
کے پاس چلا گیا یہانتک کہ خبیب کے پاس آگیا خبیب نے اوس لڑکے کو اپنی ران
پر بٹہلا لیا جبکہ مینے لڑکے کو خبیب کی ران پر بیٹہے ہوئے دیکہا مین ڈرنے کے طور پر ڈر گئی
خبیب نے میری اوس حالت کو پہچان لیا اور خبیب کے ہاتہ مین اُسوقت اُسترہ تہا
خبیب نے مجہہ سے کہا کیا تو یہ خوف کرتی ہے کہ مین اس لڑکے کو قتل کر ڈالونگا مین

انشاء اللہ ہرگز یہ کام نہ کرونگا حارث کی بیٹی یہ کہا کرتی تہی کہ مینے کسی قیدی کو ہرگز خبیب سے خیر نہین دیکہا مینے خبیب کو دیکہا کہ انگور کہاتے تہے اور اوس دن مکہ مین کوئی ثمر نہ تہا اور وہ زنجیرون مین جکڑے ہوئے تہے اور وہ انگور نہ تہے مگر وہ زرق تہا جس کو اللہ تعالی نے اونکو نصیب کیا تہا جبکہ خبیب کو لوگون نے حرم سے باہر نکالا تو اونہون نے کہا مجہہ کو چہوڑ دو مین دو رکعت نماز پڑہ لون اونہون نے نماز اداکی پہر یہ دعا مانگی اللھم احصھم عددا واقتلھم بددا ولاتبق منھم احدا۔ اے میرے اللہ تعالی اون کو گن گن کر گہیر لے اور متفرق طور پر اونکو قتل کر ڈال اور اون مین سے کسی کو باقی نہ رکہہ جس دن کہ عاصم قتل ہوئے اللہ تعالی نے اون کی وہ دعا قبول فرمائی جس روز یہ اصحاب قتل کئے گئے اون کی خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی قریش نے آدمیون کو عاصم کی طرف بہیجا تاکہ اونکے جسم مین سے کوئی شے لاوین قریش اونکو پہچانتے تہے عاصم نے عظماے قریش مین سے یوم بدر مین ایک بڑے شخص کو قتل کیا تہا اللہ تعالی نے خبیب پر شہد کی مکہیون کو ابر کی مثل بہیجدیا قریش کے بہیجے ہوئے آدمیون سے اون مکہیون نے خبیب کی حفاظت کی اور اون لوگون کو اس امر پر قدرت نہین ہوئی کہ خبیب کے جسم سے کوئی عضو وغیرہ قطع کرسکین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ کے طریق سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ خبیب نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالی مین کسی قاصد کو نہین پاتا ہون کہ تیرے رسول کے پاس بہیجون میرا سلام اپنے رسول کو تو پہونچادے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسکی آپ کو خبر کی اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ جس دن مین خبیب قتل کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام خبیب ایسے حال مین فرمایا کہ آپ بیٹہے ہوئے تہے خبیب کو قریش نے قتل کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے کہ ہذیل نے جس وقت عاصم بن ثابت کو قتل کیا تو یہ ارادہ کیا کہ اونکے سر کو سلافہ بنت سعد کے ہاتھ فروخت کرین سلافہ کے بیٹے جسوقت احد مین قتل ہوئی تھی تو اوس نے یہ نذر کی تھی کہ اگر خبیب کے سر پر مجھہ کو قدرت ہوگی تو مین اونکی کھوپری مین ضرور شراب پیونگی اون لوگون کو شہد کی مکھیون نے باز رکھا جبکہ شہد کی مکھیان ان لوگون اور خبیب کے درمیان حائل ہوگئین تو اون لوگون نے کہا یہان تک چھوڑ دو کہ رات ہوجائے اور مکھیان خبیب کے پاس سے چلی جاوین ہم سر کو لے لین گے اللہ تعالیٰ نے سیلاب کو بھیجدیا اوس نے عاصم کو اوٹھالیا اور بہاکرلے گیا عاصمؓ نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ اپنی حیات مین کسی مشرک کو کبھی نچھوونگا اور کوئی مشرک مجھہ کو نہ چھوئے گا خبیب نے اپنی زندگی مین مشرک کے چھونے سے امتناع کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اونکو اونکی وفات مین مشرک کے چھونے سے بچایا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے بریدہ بن سفیان الاسلمی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت کو بھیجا اور اس قصہ کو ذکر کیا جیسے کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث سے آگے بیان کیا گیا ہے اور اس قصہ مین یہ ذکر کیا ہے کہ اون لوگون نے یہ ارادہ کیا کہ عاصم کا سر کاٹ لین اور اوسکو سلافہ کے پاس لیجاوین اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیون کا ایک بڑا گروہ بھیجدیا اونھون نے عاصم کی حمایت کی اون لوگون نے عاصم کا سر جدا کرنیکی قدرت نہ پائی۔ اور خبیب کے احوال مین یہ ذکر کیا ہے کہ خبیب نے یہ دعا مانگی اللھم انی لا اجد من یبلغ رسولک عنی السلام فبلغ رسولک منی السلام اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ اوسوقت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیہ السلام فرمایا اصحاب نے پوچھا یا نبی اللہ کس شخص پر آپ نے سلام بھیجا آپ نے فرمایا تمھارے بھائی خبیب پر سلام بھیجا ہے وہ قتل کئے جا رہے ہین جبکہ وہ سولی پر چڑہائے گئے دعا کی طرف متوجہ ہوئے ایک مرد نے کہا جبکہ مین نے

خبیب کو دیکھا کہ وہ دعا مانگ رہے ہین مین زمین پر پڑ گیا ایک سال نہین گذرا کہ سوا اوس مرد کے جو زمین پر پڑ گیا تھا کوئی شخص اون مین کا باقی رہا ہو سب ہلاک ہو گئے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے مجھسے عبد اللہ بن ابی نجیح نے ماریہ کنیز حجیر بن ابی اہاب سے حدیث کی ہے کہا ہے خبیب رض مکہ مین میرے مکان مین قید کئے گئے مین ایک روز اونکے احوال پر مطلع ہوئی اونکے ہاتھ مین انگور کا ایک ایسا خوشہ تھا جو اون کے سر سے بڑا تھا وہ اوس خوشہ مین سے انگور کہا رہے تھے اور اوس دن روے زمین پر انگور کا کوئی دانہ نہ تھا اور اسی حدیث کی روایت ابن سعد نے دوسری وجہ سے ماریہ سے کی ہے۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے جعفر بن عمرو بن امیۃ الضمری کے طریق سے یہ روایت کی ہے جعفر نے کہا ہے مجھسے میرے باپ نے میرے دادا سے حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو تنہا جاسوس مقرر فرماکے بہیجا تھا کہا ہے مین اوس لکڑی کے پاس آیا جس پر خبیب لٹکائے گئے تہے مین اوسپر چڑہا اور مین جاسوسون سے خوف کر رہا تھا مینے خبیب کو اوس لکڑی سے کہولدیا وہ زمین پر گر پڑے مینے اونکے پاس سے تہوڑی دور ایک کنارہ ہو گیا پھر مینے اون کی طرف دیکھا مینے خبیب کو نہین دیکھا گویا اونکو زمین نگل گئی اسوقت تک خبیب کی بوسیدہ استخوان تک کا کسی نے ذکر نہین کیا یعنی کسی نے اون کی ہڈی تک نہین دیکھی۔

ابو یوسف نے (کتاب اللطایف) مین ضحاک سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد اور زبیر رض کو بہیجا کہ خبیب جس لکڑی سے لٹک رہے ہین اونکو اوس پر سے وہ اُتارلین یہ دونون صاحب تنعیم تک پہونچے خبیب کے اطراف مین اونہون نے چالیس مردون کو ایسے حال مین پایا کہ وہ نشہ مین تھے اِن دونون صاحبون نے اونکو اُتار لیا اور زبیر رض نے اپنے گہوڑے پر خبیب کو رکھ لیا خبیب تر و تازہ تہے اونکی کوئی شے گلی سڑی نہ تہی مشرکین کو ان لوگون کا علم ہو گیا جبکہ مشرکین ان کے پاس آپہونچے تو زبیر نے اون کو

گھوڑے پر سے زمین پر پھینک دیا خبیب کو زمین نگل گئی اس وجہ سے خبیب کا نام
بلیع الارض ہو گیا۔

واقدی نے کہا ہے مجھہ سے ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور مجھسے
عبداللہ بن ابی عبیدہ نے جعفر بن عمرو بن امیۃ الضمری سے حدیث کی ہے اور مجھسے عبداللہ
بن جعفر نے عبدالواحد بن ابی عون سے حدیث کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ ابوسفیان
بن حرب نے قریش کے ایک گروہ سے مکہ مین کہا تھا کہ مین ایسے شخص کو نہین پاتا ہون کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک قتل کرڈالے وہ بازارون مین چلتے پھرتے ہین وہ شخص ہمارا
انتقام محمد صلعم سے لے ابوسفیان کے پاس عرب مین سے ایک مرد آیا اور اوس نے کہا اگر
تو مجھہ کو قوت دیگا تو مین محمد صلعم کی طرف جاؤن گا یہانتک کہ قریب سے اونکو قتل کرڈالونگا
مین لوگون کا رہنما ہون اور راستون کے نشیب و فراز سے واقف ہون اور میرے پاس ایک
خنجر ہے کہ کرگس کے خافیہ کی مثل ہے ابوسفیان نے سنکر اوس سے کہا تو ہمارا دوست ہے
ابوسفیان نے اوسکو ایک اونٹ اور خرچ دیا اور اوس سے کہا تو اپنے اس امر کو چھپا مجھکو
اطمینان نہین ہے اگر کوئی شخص اس کو سن لیگا تو محمد صلعم کے پاس چغلخوری کردے گا اوس
عربی مرد نے کہا اس امر کا کسی شخص کو علم نہ ہوگا وہ عربی مرد رات مین اپنی سواری پر گیا پانچ روز
وہ چلتا رہا اور چھٹے روز کی صبح کو ظہر حرہ مین وہ پہونچ گیا پھر وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا اپنے اصحاب سے فرمایا یہ
مرد بیوفائی کا ارادہ رکھتا ہے اسکے درمیان اور جس امر کا یہ ارادہ رکھتا ہے اوسکے درمیان اللہ تعالی
حائل ہے پھر آپنے اوس سے فرمایا مجھہ سے سچ کہو تو کون ہے اور تو کس ارادہ سے آیا ہے اگر
تو سچ کہیگا تو تجھہ کو سچ نفع دے گا اور اگر تو مجھہ سے جھوٹ کہے گا تو تو نے جس امر کا قصد کیا ہے
مجھہ کو اوس پر اطلاع ہوگئی ہے اوس نے کہا آپ ہمکو امان دیجئے آپنے فرمایا تجھہ کو امان ہے اس
مرد نے آپ کو ابوسفیان کی خبر سے خبر کی اور جو شے اوسکے واسطے ابوسفیان نے ٹھیرائی تھی اوس سے

خافیہ وہ چھوٹے پر ہین جو پرندون کے بازو مین چھپے رہتے ہین [illegible]

مطلع کیا آپ نے فرمایا مینے تجہہ کو امان دی جہان تو چاہے چلا جا اور اس سے تیرے واسطے
اور خیر ہے اگر تو اوسکو اختیار کرے اوس عربی نے پوچہا وہ کیا خیر ہے آپنے فرمایا تو یہ گواہی دی
لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ تعالی وہ عربی مسلمان ہوگیا پہر اوس نے کہا واللہ مین مردون سے
خوف نہین کرتا تہا واللہ کوئی امر نہین ہے مگر یہ کہ مینے آپ کو دیکہا میری عقل جاتی رہی اور میرا
نفس ضعیف ہوگیا پہر آپ اوس امر پر مطلع ہوگئے جسکا مینے قصد کیا تہا وہ امر اوس قبیل
سے ہے جسکے ساتھ شتر سوارون نے سبقت کی ہے اور اس امر کا کسی کو علم نہین ہوا ہے
مینے یہ پہچان لیا کہ آپ دشمنون سے ممنوع ہین اور آپ حق پر ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عمرو بن امیۃ الضمری اور سلمہ بن اسلم بن حریش سے فرمایا کہ تم دونون ابو سفیان بن حرب
کے پاس جاؤ اگر تم اوس کو غفلت مین پاؤ تو قتل کرڈالو یہ دونون نکلے عمرو نے کہا مجہہ سے
میرے ہمراہی نے پوچہا کیا تجہہ کو یہ رغبت ہے کہ بیت اللہ مین جائے اور اوسکا طواف سات
بار کرے اور دو رکعت نماز پڑہے مینے اوس سے کہا مین مکہ مین ابلق گہوڑے سے پہچانا جاتا
ہون اہل مکہ اگر مجہہ کو دیکہین گے تو پہچان لین گے اوس نے میری اطاعت کرنے سے انکار
کیا ہم دونون آئے اور ہم نے سات بار طواف بیت اللہ کیا اور دو رکعت نماز پڑہی معاویہ بن
ابو سفیان مجہہ سے ملے اونہون نے مجہے پہچان لیا اور اپنے باپ کو خبر کی اہل مکہ نے ہمکو ڈرایا
اور ہمپر دیدبان مقرر کئے اور آپس مین یہ کہا عمرو امر خیر مین نہین آیا ہے عمر عہد جاہلیت مین
ایسا مرد تہا کہ لوگون کو اچانک قتل کرڈالتا تہا ابو سفیان نے اہل مکہ کو جمع کیا وہ جمع ہوگئے
ہم لوگ بہاگ نکلے وہ لوگ ہماری طلب مین نکلے مین ایک غار مین داخل ہوگیا اور اونسے
غایب ہوگیا یہانتک کہ مین صبح کو اوٹہا اور وہ لوگ رات بہر ہمکو ڈہونڈہتے رہے اللہ تعالی نے
راستہ اون سے چہپا دیا کہ وہ ہماری سواریون کی طرف راہ پاتے میرے ہمراہی نے مجہہ سے
پوچہا کیا تجہہ کو خواہش ہے کہ خبیب کو جو سولی پر بندہے ہوئے ہین تو اوتار دے مین دوڑا اور
مینے خبیب کو سولی پر سے نیچے اوتار دیا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

## یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہی کہ جو قصہ بیر معونہ مین واقع ہوئی ہین

بخاری نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے میرے باپنے مجھکو خبر کی ہے جبکہ وہ لوگ قتل کئے گئے جو بیر معونہ مین ڈالے گئے اور عمرو بن امیۃ الضمری گرفتار ہوئے تو عامر بن الطفیل نے ایک قتیل کی طرف اشارا کر کے عمرو سے پوچھا یہ کون شخص ہے عمرو نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہین عامر بن الطفیل نے کہا اسکے بعد کہ قتل کئے گئے مینے ان کو دیکھا کہ آسمان کی طرف اوٹھائے گئے یہان تک کہ مین اونکے درمیان اور زمین کے درمیان آسمان تک دیکھہ رہا تھا پھر وہ رکھہ دئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اون لوگون کی خبر آئی آپ نے اصحاب کو اونکے مرنے کی خبر دی اور آپنے فرمایا تمہارے دوست مقتول ہوگئے اور انہون نے اپنے رب سے سوال کیا اور کہا اے ہمارے رب تجھہ سے ہم جس امر سے راضی ہوئے ہین اور جس امر سے تو ہم سے راضی ہوا ہے ہماری خبر ہمارے بھائیون کو پہونچا دے آپنے اصحاب کو اونکی خبر سے خبر دی۔

مسلم اور بیہقی نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ کچھہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہون نے عرض کی کہ ہمارے ساتھہ کچھہ مردون کو آپ بھیجئے کہ وہ ہمکو قرآن شریف کی تعلیم کرین اور سنت سکھلائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار مین سے ستر مرد اون کی طرف بھیجدئے جو وہ قاری مشہور تھے قبل اسکے کہ وہ جگہہ پر پہونچین وہ لوگ اون قاریون سے متعرض ہوئے اور اون کو قتل کر ڈالا اونہون نے یہ دعا مانگی اے ہمارے اللہ تعالی ہمارے نبی کو ہماری طرف سے یہ خبر پہونچا دے کہ ہم تجھہ سے ملے اور ہم تجھہ سے خوشنود ہوئے اور تو ہم سے خوشنود ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے یہ فرمایا کہ تمہارے بھائی قتل کر دئے گئے اور اونہون نے یہ دعا مانگی اللھم بلغ عنا ان قد لقناک فرضینا عنک ورضیت عنا

بیہقی نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک چہوٹا سا لشکر بھیجا ہم نہین ٹھیرے مگر کچہہ زمانہ یہان تک کہ آپ کہڑے ہوئے اور آپ نے
اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور ثنا کی پھر آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارے بہائی مشرکین سے بھڑ گئے مشرکین
نے اونکو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اور اون مین سے کوئی شخص باقی نرہا۔ اونہون نے یہ دعا
مانگی اے ہمارے رب ہماری قوم کو یہ خبر پہونچادے کہ ہم راضی ہوگئے اور ہم سے ہمارا رب راضی
ہوگیا مین تمہارے بہائیون کا تمہاری طرف رسول ہون مین یہ خبر پہونچاتا ہون کہ وہ لوگ
اپنے رب سے راضی ہوگئے اور اونکا رب اون سے راضی ہوگیا اور واقدی نے کہا ہے مجھ
سے مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اور ابی الاسود نے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
حدیث کی ہے کہا ہے منذر بن عمرو نکلے اور قصہ کو جیسے اوپر ذکر کیا گیا ہے ذکر کیا اور اس قصہ
مین یہ ذکر کیا ہے کہ عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچہا کیا تم اپنے اصحاب کو پہچانتے
ہو عمرو نے کہا بیشک مین پہچانتا ہون جو مقتولین تہے عامر اون مین پہرنے لگا اور اون
کے نسب پوچہہ رہا تہا پہر عمرو سے پوچہا کیا تم نے ان مقتولین سے کسی کو مفقود کیا ہے عمرو
نے کہا حضرت ابوبکر کے غلام عامر بن فہیرہ کو مین نہین دیکھتا ہون وہ مفقود ہین عامر نے
پوچہا تم لوگون مین وہ کس شان سے تہے عمرو نے کہا مینے عامر سے کہا ہمارے افضل لوگون
مین سے تہے عامر نے عمرو سے کہا کیا تمکو مین اون کی خبر نہ دون اونکا واقعہ یہ ہے کہ اس شخص نے
اونکے نیزہ مارا پہر اپنا نیزہ اونکے زخم سے نکال لیا پہر اونکو آسمان پر کوئی لے گیا واللہ مین اونکو
نہین دیکھتا تھا اور جس مرد نے اونکو قتل کیا تہا وہ ایک مرد کلابی تہا جسکا نام جبار بن سلمی تھا
اوس نے ذکر کیا ہے کہ جس وقت مین نے نیزہ مارا مینے اون سے سنا اونہون نے کہا فزت واللہ
مین ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا جو واقعہ تہا مینے اوس سے اوسکو خبر کی اور مین مسلمان
ہوگیا عامر بن فہیرہ کے قتل اور آسمان کی طرف اون کے اوٹہائے جانے سے جو کچہہ مین نے
دیکھا اوس دیکھنے نے مجہہ کو اسلام کی طرف بلایا اور واقدی نے کہا ہے کہ ضحاک نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ ملائکہ نے عامر کے جثہ کو چہپا دیا اور علیین مین وہ اتار دئے گئے اس

حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ احتمال ہے کہ عامر اوٹھائے گئے ہون اور پہر رکھہ دئے گئے ہون اسکے بعد پہر مفقود ہو گئے ہون تاکہ بخاری کی پہلی روایت کے ساتھہ جو عروہ ہی سے اس حدیث مین اجتماع ہو سکے اس لئے کہ اوس حدیث مین یہ واقع ہے کہ عامر پہر رکھہ دئے گئے ہمنے مغازی موسی بن عقبہ مین اس قصہ مین روایت کی ہے راوی نے کہا ہے کہ عروہ نے کہا ہے عامر کا جسد نہین پایا گیا لوگ یہ گمان کرتے تہے کہ ملائکہ نے اونکو چھپا دیا پہر بیہقی نے عروہ کی اس روایت کو روایت کیا ہے جو حضرت عایشہ رض سے موصول طور پر اس لفظ کے ساتھ ہے اسکے بعد کہ عامر قتل کئے گئے مین نے ان کو دیکہا وہ آسمان کی طرف اوٹھائے گئے یہان تک کہ مین عامر کے درمیان اور زمین کے درمیان آسمان تک دیکہہ رہا تہا اور اس روایت مین یہ ذکر نہین کیا گیا ہے کہ پھر عامر زمین پر رکھہ دئے گئے اس روایت سے جتنے طرق حدیث کے ہین وہ قوی ہو گئے اور آسمان مین عامر کے چھپائے جانے کیواسطے وہ طرق متعدد ہو گئے اور ابن سعد نے کہا ہے واقدی نے ہمکو خبر دی ہے واقدی سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے زہری نے عروہ رض سے عروہ رض نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے عامر بن فہیرہ آسمان کی طرف اوٹھائے گئے اون کا جثہ نہین پایا گیا لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ ملائکہ نے اون کو چھپا دیا۔

## یہ باب اُن معجزون اور آیتونکے بیان مین ہی جو غزوہ ذات الرقاع مین واقع ہوئی ہین

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے پہرے تو ایک دن ایک ایسے صحرا مین عضاہ کے کثیر درخت تہے قیلولہ کا وقت آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوتر پڑے اور آدمی عضاہ کے درختون مین درخت کے سایہ مین آرام لینے کے واسطے متفرق ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمرہ کے ایک درخت کے نیچے اُترے اور آپ نے

اوس درخت سے اپنی تلوار لٹکادی ہم ایک نیند سورہے یکایک ہمنے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو بلاتے ہین ہم لوگ آپ کے پاس آئے یکایک ہم نے آپکے پاس ایک اعرابی کو بیٹھا دیکھا آپ نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار نکال لی مین سورہا تھا مین بیدار ہوگیا وہ تلوار اسکے ہاتھ مین برہنا تھی اس نے مجھ سے کہا آپ کو مجھ سے کون شخص منع کرے گا مین نے کہا اللہ تعالیٰ اسنے تلوار نیام مین ڈالدی اور بیٹھ گیا آپنے اوسکو کسی قسم کی عقوبت نہین کی۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے دوسری وجہ سے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب خصفہ سے مقام نخل مین جنگ کی اون لوگون نے مسلمانون کی غفلت دیکھی اون مین سے ایک مرد آیا جسکا نام غورث بن الحارث تھا یہان تک کہ وہ تلوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوگیا اور اوس نے آپسے کہا کہ مجھ سے آپ کو کون بچائے گا آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لے لیا اور آپنے اوس سے فرمایا مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اوس نے عرض کی آپ نے جو تلوار لی ہے آپ اچھے لینے والے ہوجائے یعنی آپ کو مجھ پر قدرت ہے مجھے قتل نہ کیجئے میرے ساتھ نیکی سے پیش آیئے آپنے اوسکا راستہ چھوڑ دیا وہ مرد آپکے اصحاب کے پاس آیا اور اوس نے کہا مین تم لوگون کے پاس خیر الناس کے پاس سے آیا ہون پھر راوی نے صلاۃ خوف کو ذکر کیا۔

ابونعیم نے تیسری وجہ سے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفر کے مہینہ مین نکلے اور آپ نے ایک درخت کے نیچے قیلولہ کیا اور اپنی تلوار اوس درخت سے لٹکادی ایک اعرابی آیا اوس نے تلوار نیام سے نکال لی اور تلوار لیکر آپ کے سرپر کھڑا ہوگیا اور اوس نے کہا اے محمد کون شخص مجھ سے آپ کو بچائے گا آپ بیدار ہوگئے اور آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بچائے گا وہ اعرابی کانپنے لگا اور اُسنے تلوار رکھدی اور چلا گیا۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقام نخل مین اصحاب کو نماز ظہر پڑہائی مشرکین نے آپ کا قصد کیا پہر مشرکین نے آپس مین کہا ان لوگون کو چہوڑ دو اِس لئے کہ اس نماز کے بعد اِن لوگون کی ایک ایسی نماز ہے کہ ان کو اپنی اولاد سے یا اپنے باپون سے زیادہ دوست ہے جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نازل ہوئے اور آپ کو مشرکین کے قصد سے خبر کی آپ نے صلوۃ خوف پڑہی اور مسلم نے اس حدیث کی اِس لفظ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک قوم سے جو کہ جہینہ سے تہی جہاد کیا اونہون نے سخت لڑائی کی جبکہ آپ نے ظہر کی نماز پڑہی مشرکین نے کہا اگر ہم لوگ جہک پڑنے کے طور سے اِن پر جہک پڑینگے تو اون کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے او مشرکین نے باہم کہا کہ ان کی ایک نماز آرہی ہے کہ وہ نماز اِن لوگون کو اولاد سے زیادہ دوست ہے جبریل عم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کر دی اور اِس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون سے ذکر کیا پہر آپ نے صلوۃ خوف پڑہی۔

احمد اور بیہقی نے ابو عیاش الزرقی سے روایت کی ہے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عسفان مین تہے اور مشرکین پر خالد بن الولید امیر تہے ہم نے ظہر کی نماز پڑہی مشرکین نے کہا مسلمان ایسے حال پہ تہے کہ اگر ہم لوگ ارادہ کرتے تو غفلت مین ضرور اون پر قابو پالیتے پس قصر صلوۃ کی آیت ظہر اور عصر کے درمیان نازل کی گئی۔ اور واقدی نے اپنی اسناد سے خالد بن الولید سے اونکے اسلام کے قصہ مین ذکر کیا ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کی طرف نکلے مین مشرکین کے سوارون مین نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب مین مقام عسفان مین تھے مین آپ کے آگے آیا اور مین آپ کے مقابلہ مین کہڑا ہو گیا اور مین نے آپ سے تعرض کیا ہمارے سامنے آپ نے اپنی اصحاب کو ظہر کی نماز پڑہائی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم آپ پر حملہ کرین پھر ہمارا عزم نہین ہوا ہمارے دلون مین جو قصد آپ کے ساتھ تھا آپ اوس پر مطلع ہو گئے آپ نے اپنے اصحاب کو نماز عصر نماز خوف پڑہائی۔

مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھہ غزوہ ذات الرقاع مین گئے یہان تک کہ ہم ایک وسیع صحرا مین اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے واسطے تشریف لے گئے اور مین پانی کا لوٹا لیکر آپکے پیچھے گیا آپنے نظر کی کوئی شے ایسی نہین دیکھی جس سے اپنے آپکو چھپا دین یکایک آپنے صحرا کے کنارہ پر دو درخت دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونون درختون مین سے ایک کی طرف چلے گئے اور اوس کی شاخون مین سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا کہ اللہ تعالی کے حکم سے میری فرمانبرداری کر اوس درخت نے آپکی فرمانبرداری کی جیسے نکیل والا اونٹ اپنے کھینچنے والے کا مطیع ہوتا ہے یہان تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے۔ اور آپ نے اوسکی شاخون مین سے ایک شاخ پکڑی اور آپنے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالی کے حکم سے میری تو فرمانبرداری کر وہ دونون درخت آپس مین مل گئے جابر نے کہا مین یہ واقعہ دیکھکر بیٹھہ گیا اور مین اپنے دلسے باتین کر رہا تھا یکایک میری نظر پڑگئی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سامنے سے آرہے ہین اور یکایک مینے اون دونون درختون کو دیکھا کہ آپس سے جدا ہو گئے ہین اور ہر ایک ان مین کا اپنے تنہ پر کھڑا ہو گیا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تہوڑی دیر ٹھیر گئے اور اپنے سر مبارک سے دہنی اور بائین طرف اشارہ کیا پہر آپ آگے بڑہے جبکہ آپ میرے پاس پہونچ گئے آپنے مجھہ سے دریافت فرمایا اے جابر کیا تم نے میرے قیام کی جگہہ دیکھی مین نے کہا یا رسول اللہ بیشک مین نے آپکے قیام کی جگہہ دیکھی آپنے مجھہ سے فرمایا تم ان دونون درختونکے پاس جاؤ اور ہر ایک درخت مین سے ایک ایک شاخ کاٹو اور اون کو لیکر آؤ یہانتک کہ جسوقت تم میرے قیام کی جگہہ پر کھڑے ہو ایک شاخ کو دہنی طرف سے اور ایک شاخ کو اپنی بائین طرف چہوڑ دو جابر نے کہا مین کھڑا ہو گیا اور مینے ایک پتھر لیا اور اوس کو مین نے توڑا اور اوس کو رگڑا وہ تیز ہو گیا اور مین دونون درختون کے پاس گیا اور مینے ہر ایک درخت سے ایک ایک شاخ کاٹی اور اونکو کھینچتا ہوا مین آیا یہان تک کہ جسوقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہہ مین آکر کھڑا ہوا تو مینے ایک شاخ کو دہنی طرف سے اور ایک شاخ کو بائین طرف سے چہوڑ دیا پہر مین آپکے

پاس پہونچ گیا اور مین نے آپ سے عرض کی یارسول اللہ جیسے ارشاد ہوا تھا مین نے ویسے ہی
کیا پہر مین نے پوچھا یہ امر کس واسطے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین دو قبرون
کے پاس سے گذرا دونون مُردون کو عذاب دیا جا رہا تہا مینے اپنی شفاعت کے سبب سے اِس
امر کو دوست رکہا کہ اون دونون مُردون سے عذاب کی تخفیف ہوتی رہے جب تک یہ دونون
شاخین تازہ رہین پہر ہم لشکر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر وضو
کے واسطے ندا کر دو مین نے اہل لشکر سے پکار کر کہا وضو کر لو وضو کر لو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کی مین نے لشکر مین پانی کا ایک قطرہ نہین پایا انصار مین سے ایک مرد
تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے پانی ٹہنڈا کیا کرتا تہا آپ نے مجہہ سے فرمایا فلان
انصاری کے پاس جاؤ اور اون کی مشکون مین دیکہو آیا کچہہ پانی ہے مین اوس انصاری کے
پاس گیا اور مین نے مشکون مین دیکہا مینے اون مین نہین دیکہا مگر ایک قطرہ جو مشک کے
دہانہ مین تہا اگر مین اوس مشک مین سے اوس کو نکالتا تو مشک کا خشک حصہ نکالتے وقت
اوسکو پی لیتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو مینے خبر کی آپ نے
مجہہ سے فرمایا تم جاؤ اور اوس مشک کو میرے پاس لے آؤ مین اوس مشک کو آپکے پاس لے
آیا آپنے اوسکو اپنے ہاتہہ مین لے لیا آپ کچہہ پڑہنے لگے مین نہین جانتا ہون کہ آپنے کیا پڑہا
اور آپ اپنے دست مبارک سے اوس مشک کو دبا رہے تہے پہر آپ نے وہ مشک مجہہ کو
دے دی اور مجہہ سے فرمایا اے جابر جس شخص کے پاس لگن ہو اوسکو ندا کر و مینے یا جفنۃ الرکب
کہکر پکارا لوگ لگن کو اوٹہا کر لائے مین نے لگن آپ کے سامنے رکہدیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا راوی نے اوس اشارہ کو بیان کیا اور یہ بیان
کیا کہ آپنے اپنا دستِ مبارک لگن مین پہیلا دیا اور اپنی اونگلیین کہول دین پہر اپنے دستِ مبارک
کو لگن کے قعر مین رکہہ دیا اور مجہہ سے فرمایا اے جابر لو اور میرے ہاتہہ پر پانی ڈالو اور بسم اللہ
کہو مین نے آپ کے دستِ مبارک پر پانی ڈالا اور بسم اللہ کہا مینے دیکہا کہ پانی آپ کی اُنگلیون

مین سے اوبل رہا تھا اور لگن اوبل پڑا اور اوس نے جبکہ کہا یا یہانتک کہ لگن پانی سے بھر گیا آپ نے فرمایا اے جابر جن لوگون کو پانی کی حاجت ہو اون کو پکارو کہ پانی لے لین آدمی آئے اور انہون نے پانی پیا یہان تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو لگن سے ایسے حال مین اوٹھا لیا کہ وہ بھرا ہوا تھا اور آدمیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ تمکو یقیناً کھانا کھلائیگا ہم لوگ دریا کے کنارے کے پاس آئے دریا نے ایک مچھلی ڈالدی تھی ہم نے اوس کی ایک جانب پر آگ جلائی اور ہم نے اوسکو بھونا اور پکایا اور ہم نے کھایا اور ہم سیر ہو گئے جابر نے کہا مین اور فلان فلان یہان تک پانچ آدمیون کو گنایہ پانچون اوس مچھلی کی آنکھ کے حلقہ مین داخل ہو گئے ہم پانچون آدمیون کو کوئی آدمی اوس حلقہ مین نہین دیکھتا تھا ہم اوس حلقہ سے باہر نکل آئے اور ہم نے ایک پسلی اوس کی پسلیون مین سے لی اور ہم نے اوسکو کمان بنایا پھر ہمنے لشکر مین جو زیادہ عظیم مرد تھا اوس کو بلایا اور لشکر مین جو زیادہ عظیم اونٹ تھا اوسکو منگا یا وہ شتر سوار اوس پسلی کے نیچے داخل ہو گیا وہ اپنا سر نہین جھکاتا تھا یعنی وہ پسلی اتنی بڑی تھی کہ شتر سوار اوسکے نیچے تھا اوس کو اپنا سر جھکانے کی ضرورت نہ تھی -

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اون غازیون مین گئے جو غزوہ ذات الرقاع کو آپ کے ساتھ گئے تھے جسوقت ہم لوگ حرہ واقم مین تھے ایک بدوی عورت مع اپنے بیٹے کے ظاہر ہوئی اوس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے مجھپر غالب ہو گیا ہے اسپر شیطان ہے آپ نے اوس لڑکے کا منھ کھولا اور اوس مین لعاب دہن مبارک ڈالدیا اور آپ نے تین بار فرمایا اخس عدو اللہ انا رسول اللہ پھر آپنے اوس سے فرمایا تو جان اور تیرا بیٹا جانے تو لیجا اسکے پاس جو شے آتی تھی اور اوسکو صدمہ پہونچاتی تھی ہرگز وہ پھر اس کے پاس عود نہ کرے گی جبکہ ہم لوگ غزوہ سے پلٹ کر آئے تو وہی عورت آئی آپ نے اوس سے اوسکے بیٹے کا احوال پوچھا اوس نے کہا کہ جس قسم

سے جو شے اوسکے پاس آتی تہی وہ شے اوسکے پاس نہین آئی - پھر دونون درختون کے قصہ کو ذکر کیا اور غورث بن الحارث کے قصہ کو ذکر کیا اور غورث کے قصہ مین یہ ذکر کیا کہ غورث کا ہاتھ کانپنے لگا یہانتک کہ اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی کہا پھر ہم پلٹے یہان تک کہ جس وقت ہم مقام حرہ کے نشیب مین تہے سامنے سے ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا آپ نے ہم لوگون سے پوچہا کیا تم لوگ جانتے ہو اوس اونٹ نے کیا کہا یہ اونٹ مجہہ سے اپنے سید پر مدد چاہتا ہے یہ زعم کرتا ہے کہ اسکا سردار سالہا سال سے اس سے کہیتی کا کام لیتا تھا اور اب اوس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسکو ذبح کر ڈالے اے جابر تم اس کے مالک کے پاس جاؤ اور اوس کو لیکر آؤ مینے عرض کی مین اوسکو نہین پہچانتا ہون آپ نے فرمایا یہ اونٹ تم کو اوس کی طرف رہبری کرے گا وہ اونٹ میرے سامنے سرعت سے نکلا اور مجہہ کو لے گیا یہانتک کہ اپنے مالک کے پاس لیجا کر مجہہ کو کھڑا کر دیا مین اوس کے مالک کو لیکر آیا جابر نے کہا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع کا نام غزوۃ الاعاجیب ہے -

شیخین نے جابر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے والون مین نکلا میرے اونٹ نے رفتار مین دیر کی اور اوسنے مجہہ کو تہکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجہسے دریافت فرمایا تمہارا کیا حال ہے مینے عرض کی میرا اونٹ نہین چلتا اور اوس نے مجہہ کو تہکا دیا اور پیچہے رہ گیا ہے آپ نے اپنی آنکڑے سے اوسکے ٹہول مارا پہر آپ نے مجہہ سے فرمایا سوار ہو جاؤ مین سوار ہو گیا مین نے اپنے آپ کو دیکہا مین اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچا رہا تھا اور وہ تیزی سے جا رہا تھا -

ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی ثعلبہ کے غازیون مین تہے مین اپنے اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اوس نے دیر کی چل نہ سکا یہانتک کہ سب آدمی چلے گئے مین اوس کی نگہبانی کرنے لگا اور اوسکی وہ حالت مجہہ کو غمگین کر رہی تہی یکایک مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدمیون کے آخر مین دیکہا آپ نے مجہہ سے دریافت فرمایا تمہارا کیا حال ہے مینے عرض کی میرا اونٹ رہ گیا آپ نے فرمایا

میرے ساتھ چلو گویا آپ نے اوس پر کچہہ پہونک دیا اور آپ نے پانی کی کلی اوسکے سینہ پر ڈالی پہر اوسکو عصا سے مارا وہ کود کر کہڑا ہو گیا آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ مینے عرض کی مین اِس بات پر راضی ہون کہ ہمارے ساتھ یہ اونٹ چلے اور اِس سے سواری نہ لی جائے آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ مین سوار ہو گیا قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے مین اپنے آپ کو دیکہتا تہا اور مین اوس کی تیز رفتاری کے سبب سے اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باین ارادہ روکتا تہا کہ آپ سے آگے نہ بڑہ جاوے اور ابو نعیم نے اِس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے اس کی مثل جابر بن عبد اللہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ پہر آپ نے فرمایا بسم اللہ سوار ہو جاؤ مین نے کسی جانور پر جو اوس سے زیادہ وسیع قدم اور زیادہ چلنے والا ہو اوس کے قبل اور اوسکے بعد سواری نہین کی وہ مجہہ کو اتنا تیز لیجا رہا تہا کہ مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم سے کہ آپ سے آگے نہ بڑہ جائے روک رہا تہا۔

احمد نے جابر رضؓ سے روایت کی ہے کہ اندہیری رات مین مینے اپنے اونٹ کو گم کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے مجہہ سے دریافت فرمایا تم کو کیا ہوا ہے مینے عرض کی مینے اپنا اونٹ کہو دیا آپ نے فرمایا تمہارا اونٹ وہ ہے تم جاؤ اور اوسکو پکڑ لو جس طرف آپ نے فرمایا تہا مین اوس طرف گیا مین نے اوسکو وہان نہین پایا مین آپ کے پاس پلٹ کر آیا آپ نے جو پہلے فرمایا تہا اوسکی مثل فرمایا مین گیا مینے اونٹ کو نہین پایا مین آپ کے پاس پلٹ کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ تشریف لیگئے یہانتک کہ ہم اونٹ کے پاس آئے آپ نے اونٹ مجہہ کو دے دیا اِس درمیان کہ مین جا رہا تہا اور اونٹ مین کم رفتاری تہی اور چہوٹے قدم ڈال رہا تہا مین نے لہف امی کہکر یہ کہا میرے لئے ایسا اونٹ ہے کہ قدم نہین بڑہا سکتا آپ میرے پاس آگئے اور مجہسے دریافت فرمایا تم نے کیا کہا مینے آپ کو خبر کی آپ نے اونٹ کے چوتڑ پر ایک کوڑا مارا وہ ایسے قدم

رکھنے والے اونٹ کی طرح گیا کہ مین ہرگز اوس پر سوار نہ ہوا ہون گا اور وہ مجھہ سے اپنی مہار کھینچے لئے جاتا تھا۔

واقدی اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات الرقاع کا ارادہ کیا علبہ بن زید الحارثی شتر مرغ کے تین انڈے اوسکے انڈے دینے کی جگہہ سے لائے اور کہا یا رسول اللہ ان انڈونکو مینے شتر مرغ کے آشیانہ مین پایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر ان انڈون کو لے لو اور ان کو پکاؤ مین نے انکو پکایا اور اون کو ایک بڑے لگن مین لایا مین روٹی ڈہونڈنے لگا مجھہ کو روٹی نہین ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بغیر روٹی کے وہ انڈے کہانے لگے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت پوری کر لی اور انڈے لگن مین جیسے تھے ویسے ہی رہے پھر آپ کھڑے ہوگئے پھر اون انڈون مین سے آپ کے عام اصحاب نے کہایا پہر ہم نے ٹھنڈی ٹھنڈے کوچ کر دیا۔

بیہقی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی انمار مین گئے آپ نے ایک مرد کو کہا اوسکو کیا ہوگیا ہے اللہ تعالی اوسکی گردن مارے اس بات کو اوس مرد نے سنا اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا کے راستہ مین میری گردن ماری جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالی کے راستہ مین وہ مرد اللہ تعالی کے راستہ مین مقتول ہوا غزوہ بنی انمار غزوہ ذات الرقاع ہے۔ اور اس حدیث کی روایت حاکم نے کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بعض مغازی مین کہا ہے جابر نے اس حدیث کے آخر مین کہا ہے کہ وہ مرد یوم الیمامہ مین مقتول ہوگیا۔

## یہ باب اُن آیتون اور معجزون کے بیانمین ہی جو غزوہ خندق مین واقع ہوئی ہین

بیہقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے یوم الاحزاب مین فرمایا کہ آج کے دن سے بعد مشرکین تم لوگو نسے ہرگز جنگ نہ کرینگے قریش نے
اس کے بعد مسلمانون سے جنگ نہین کی۔

بخاری نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یوم الاحزاب مین فرمایا اور ایک لفظ مین یون وارد ہے کہ جسوقت احزاب کو آپنے جلاوطن
کردیا تو فرمایا کہ اب ہم اون لوگون سے جنگ کرتے ہین اور آئندہ وہ لوگ ہم سے جنگ نہ کرین گے
ہم اون کی طرف جائین گے۔ اور ابونعیم نے جابرؓ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

بخاری نے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے یوم خندق مین ہم لوگ زمین
کہود رہے تھے ایک سخت پتہر نکل آیا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یہ
سخت پتہر ہے جو خندق مین نکلا ہے آپنے سنکر فرمایا خندق مین مین اترتا ہون پہر آپ کہڑے
ہوگئے اور اسوقت آپ کے شکم مبارک پر پتہر بندہا ہوا تہا اور ہم لوگ تین دن تک ایسے حال
مین ٹھیرے ہوئے تھے کہ کوئی شے چکہنے کی ہم نے نہین چکہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پتہر کہودنے کا آلہ لیا اور آپنے اوس پتہر پر مارا وہ پتہر بکہرے ہوئے تودہ ریگ کی مثل ہوگیا مینے
عرض کی یارسول اللہ مجہہ کو مکان پر جانے کے واسطے اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی مین اپنے
مکان کو آیا اور مینے اپنی زوجہ سے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی ہے جس مین
مجہکو صبر نہین ہے تیرے پاس کوئی شے ہی میری زوجہ نے کہا میرے پاس جو ہین اور بکری کا
ایک بچہ ہے مینے بکری کے بچہ کو ذبح کیا اور میری بی بی نے جو پیسے یہانتک کہ ہم نے گوشت کو
دیگ مین ڈال دیا پہر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی میرے پاس تہوڑا
طعام ہے یارسول اللہ آپ اور ایک مرد یا دو مرد چلین آپ نے مجہہ سے دریافت فرمایا وہ کہانا
کتنا ہے مین نے آپسے بیان کیا آپ نے فرمایا کثیر ہے طیب ہے آپنے فرمایا اپنی بی بی سے کہدو
کہ میرے آنے تک دیگ کو نہ اوتارین اور تنور مین سے روٹی نہ نکالین اور آپنے آدمیون سے
فرمایا اوٹھو آپ کے ارشاد سے مہاجرین اور انصار اوٹھ کہڑے ہوئے اور جابرؓ کے مکان کو

گئے جبکہ جابر اپنی عورت کے پاس آئے اوس نے کہا تیرا بھلا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور
انصار اور اون آدمیون کو لائے ہین جو اون کے ساتھ تھے اون کی بی بی نے پوچھا کیا تم سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا مین نے کہا ہان آپنے مجھہ سے پوچھ لیا تھا آپ نے آدمیون سی
فرمایا مکان مین داخل ہو اور بھیڑ نہ کرو آپ روٹی توڑتے تھے اور اوسپر گوشت ڈالتے تھے
جسوقت روٹی یا گوشت لیتے دیگ اور تنور کو ڈہانپ دیتے اور اوس کو اپنے اصحاب کی پاس
رکھہ دیتے تھے پھر دیگ اور تنور کو کھولتے اور آپ روٹی توڑتے اور سالن نکالتے تھے یہانتک
کہ سب آدمی سیر ہو گئے اور روٹی اور گوشت باقی رہنے کے طور پر باقی رہ گیا آپ نے جابر کی
بی بی سے فرمایا تم اسکو کہاو اور اس کو اپنے ہمسایون وغیرہ کے پاس ہدیہ بھیجو اس لئے کہ
آدمی بھوکے ہین۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور اس کے آخر مین یہ زیادہ کیا ہے
جابر نے کہا ہم تمام دن کہاتے رہے اور ہدیہ بھیجتے رہے اور بھی بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسری
وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے وہ روٹی اور سالن
چلا گیا یعنی باقی نرہا۔

شیخین نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ خندق کھودا گیا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک دیکھی مین اپنی بی بی کے پاس پلٹ کر آیا اور مینے اوس سے
پوچھا کیا تیرے پاس کچھہ ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو شدید بھوک ہے
میری بی بی ایک توشہ دان میرے پاس نکال کے لائی اوس مین ایک صاع جو تھے اور ایک بکری
ہماری پلی ہوئی تھی مینے اوسکو ذبح کیا اور میری بی بی نے جو پیسے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف پھرا اور آپ کے پاس آیا اور مین نے مخفی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کی کہ ہم نے اپنی بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع جو ہمنے پیسے ہین آپ آئی اور آپ کے ساتھ
کچھہ لوگ آوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر زور سے پکارا اے اہل خندق جابر نے
ضیافت کی ہے تم لوگ آو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا جبتک مین آؤن تم

اپنی دیگ نہ اُتاریو اور آٹے کی روٹی نہ پکائیو مین مکان کو آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے
سب آدمیون سے آگے آرہے تھے مین آپکے پاس گُندہا ہوا آٹا لایا آپنے اوس مین لعاب
دہنِ مبارک ڈالا اور برکت کے واسطے دعا فرمائی پھر آپ دیگ کے پاس آئے اور اوس مین
لعاب دہنِ مبارک ڈالا اور برکت کے واسطے دعا فرمائی مین اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون سب
آدمیون نے کھانا کھایا وہ ایکہزار آدمی تھے یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دیا اور الگ ہوگئے اور ہماری دیگ
جوش مار رہی تھی جیسے کہ وہ جوش مارتی تھی اور ہمارے آٹے کی روٹی پکائی جارہی تھی وہ
آٹا ویسے ہی تھا۔

واقدی اور ابن عساکر نے عبید اللہ بن مغیث بن ابی بردۃ الانصاری سے روایت کی ہے
کہا ہے ام عامر اشہلیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قعب بھیجی جس مین حیس[١]
تھا اوسوقت آپ اپنے قبہ مین تھے اور ام سلمہ کے پاس تھے اوس حیس مین سے ام سلمہ رضنے
اپنی حاجت کے موافق کھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیہ حیس کو لیکر قبہ سے باہر تشریف
لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کرنے والے نے عشا کے کھانے کیواسطے پکارا
اوس حیس کو اہل خندق نے کھایا یہان تک کہ سیر ہوگئے اور حیس جیسے تھا ویسے ہی تھا
یہ حدیث مرسل ہے۔

[١] حیس وہ کھانا ہے کہ خرما اور گھی اور پنیر کو باہم ملا کر پکاتے ہین اور کبھی پنیر کی جاے اوس مین ستو ڈالدیتے ہین ١٢۔

ابو یعلی نے اور ابن عساکر نے عبید اللہ بن علی بن ابی رافع کے طریق سے ابی رافع سے
روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم خندق مین ایک بکری
زنبیل مین لایا آپنے مجھ سے فرمایا اے ابو رافع مجھکو اس بکری کا ایک بازو دیدو مینے آپ کو
بازو دے دیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا بازو دیدو مینے دوسرا بازو دیدیا پھر آپ نے فرمایا بکری
کا بازو دے دو مینے عرض کی یارسول اللہ بکری کے نہین ہوتے ہین مگر دو بازو دونون مین نے
آپ کو دے دئے آپنے فرمایا اگر تم تہوڑی دیر خاموش رہتے مین نے جو شے تم سے طلب کی
تھی تم ضرور مجھ کو دیتے اور ہی ابو یعلی اور ابن عساکر نے دوسری وجہ سے عبید اللہ بن علی

بن ابی رافع سے یہ روایت کی ہے اون کی دادی سلمی نے اونکو یہ خبر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی رافع کے پاس یوم خندق مین ایک بکری بہیجی ابو رافع نے اوسکو بریان کیا اور اوسکو ایک زنبیل مین رکہا پہر اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

ابو القاسم بغوی نے اپنی معجم مین معاویہ بن الحکم سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے خندق کی دیوار علی بن الحکم کے بہائی کے پاؤن پر گر پڑی پاؤن کو خون آلود کر دیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اونکے پاؤن پر اپنا دست مبارک پہیرا اور بسم اللہ فرمایا اونکو پاؤن سے کچہہ تکلیف نہین ہوئی۔

ابو نعیم نے ابی عبد الرحمن الحبلی کے طریق سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خندق مین تشریف لے گئے اور آپ نے پتہر توڑنے کا آلہ لیا اور آپ نے اوس سے ایک پوری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ضرب ہے کہ جس سے اللہ تعالی روم کے خزانون کی فتح دے گا پہر آپ نے دوسری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ضرب ہے جس سے اللہ تعالی فارس کے خزانون کی فتح دے گا پہر آپ نے تیسری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا یہ وہ ضرب ہے جس سے اللہ تعالی اہل یمن کو اعوان اور انصار کی حالت مین لائے گا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجہہ سے سلمان سے حدیث کی گئی ہے سلمان رض نے کہا ہے کہ خندق کی ایک طرف مین مینے ایک ضرب لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف مڑ کر دیکہا جبکہ آپ نے مجہکو دیکہا کہ مین چوٹ لگا رہا ہون اور آپ نے میری جگہہ کی سختی ملاحظہ فرمائی آپ خندق مین اوترے اور آپ نے میرے ہاتہہ مین سے کدال لے لیا اور آپ نے ایک ضرب اوس سے لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چمکی پہر آپنے دوسری ضرب پوری طور پر لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چمکی پہر آپنے تیسری ضرب لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چمکی مینے پوچہا یا رسول اللہ یہ کیا شے مین نے دیکہی جو چمکتی تہی آپنے فرمایا پہلی چمک جو تہی اللہ تعالی نے

اوسکے ساتھ مجھکو یمن پر فتح دی اور دوسری چمک جوتھی اللہ تعالی نے اوسکے ساتھ مجھکو شام اور مغرب پر فتح دی اور تیسری چمک جوتھی اللہ تعالی نے اوسکے ساتھ مجھکو مشرق پر فتح دی ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے اوس شخص نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے جسکو مین متہم نہین سمجھتا ہون ابوہریرہ رض حضرت عمر اور حضرت عثمان اور اون کے زمانون کے بعد یہ کہا کرتے تھے تم لوگ جو چاہو فتح کرلو قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے تم نے کسی شہر کو فتح نہین کیا اور تم کسی شہر کو قیامت تک فتح نہ کروگے مگر اللہ تعالی نے اوس کی کنجیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردی ہین۔ اور اس حدیث کو ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابی صالح سے ابی صالح نے سلمان رض سے روایت کیا ہے۔ اور ابونعیم اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل عروہ رض سے اور موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اسکی روایت کی ہے۔

بیہقی اور ابونعیم نے براء ابن عازب سے روایت کی ہے کہا ہے بعض خندق مین ہمکو ایک بڑا سخت پتھر ظاہر ہوا اوس مین کدال اثر نہین کرتا تھا ہم نے اس کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی جبکہ آپ نے اوس پتھر کو دیکھا کدال لیا اور بسم اللہ کہا اور ایک ایسی ضرب ماری جس کا ثلث حصہ ٹوٹ گیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھہ کو ملک شام کی کنجیان دی گئین واللہ مین ملک شام کے سرخ مکانون کو دیکھہ رہا ہون پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی دوسرا ثلث حصہ قطع ہوگیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھہ کو فارس کی کنجیان عطا کی گئین واللہ مین مداین کے سفید قصر دیکھہ رہا ہون پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی بقیہ حصہ پتھر کا قطع ہوگیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھہ کو یمن کی کنجیان عطا کی گئین واللہ مین اس گھڑی اپنی جگہہ سے صنعا کے مکانون کے دروازے دیکھہ رہا ہون۔

ابن سعد اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی اور ابونعیم نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی کے طریق سے روایت کی ہے کثیر نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے ہمارے پاس خندق مین ایک سفید گول بڑا پتھر نکل آیا اس پتھر نے

ہمارے لوہے کے آلات توڑ ڈالے اوسکا توڑنا ہمپر دشوار ہو گیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے سلمان سے کُدال لے لیا آپ نے پتھر پر ایک ایسی ضرب لگائی جس ضرب نے اوسکو پھاڑ ڈالا اور اوس سے ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شئے تھی وہ روشن ہو گئی یہان تک وہ روشنی تھی کہ اندھیری رات کے درمیان چراغ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا پھر آپ نے اوس پتھر پر دوسری ضرب لگائی اوس نے اوس کو پھاڑ ڈالا اور ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شئے تھی وہ روشن ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے اوس پتھر پر تیسری ضرب لگائی اوس ضرب نے پتھر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اوس سے ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شئے تھی روشن ہو گئی آپ نے اللہ اکبر فرمایا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ پتھر پر ضرب لگاتے تھے اوس سے موج کی مانند بجلی نکلتی تھی اور ہم نے آپ کو دیکھا آپ اللہ اکبر فرماتے تھے آپ نے فرمایا پہلی ضرب مین حیرہ اور مداین کسریٰ کے قصور مجھپر روشن ہو گئے گویا وہ قصور کتون کی ڈاڑھین تھین جبریل علیہ السلام نے مجھکو یہ خبر دی کہ میری اُمت اون قصور پر غلبہ کرنے والی ہے اور دوسری ضرب مین مجھپر سرزمین روم کے سرخ قصور روشن ہو گئے گویا وہ قصور کتون کی ڈاڑھین تھین جبریل علیہ السلام نے مجھکو یہ خبر دی کہ میری اُمت اون قصور پر غلبہ کرنے والی ہی اور تیسری ضرب مین مجھپر صنعا کے قصور روشن ہو گئے گویا وہ کتون کی ڈاڑھین تھین جبریل علیہ السلام نے مجھکو یہ خبر دی کہ میری امت اونپر غلبہ کرنے والی ہے تم لوگون کو نصرت کی بشارت ہو منافقین نے سنکر اصحاب سے کہا محمد صلعم تم لوگون کو یہ خبر دیتے ہین کہ وہ یثرب سے قصور حیرہ اور مداین کسریٰ کو دیکھتے ہین اور وہ قصور تمہارے واسطے فتح ہون گے اور حال یہ ہے کہ تم لوگ خندق کھود رہے ہو اور تمکو یہ قدرت نہین ہے کہ تم لوگ میدان مین نکل کر جنگ کرو اسوقت کے واقعہ کے متعلق

---

اللہ تعالیٰ کا یہ قول واذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا نازل ہوا۔

ابو نعیم نے انس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خندق مین اپنے کدال سے ایک ضرب لگائی چمکنے کے طور پر ایک بجلی چمکی اور یمن کی طرف سے نور نکلا پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی فارس کی طرف سے ایک نور نکلا پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی روم کی جانب سے نور نکلا سلمان نے دیکھکر اس امر سے تعجب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان سے پوچھا کیا تم نے دیکھا اونہون نے کہا مینے عرض کی بیشک مینے دیکھا آپ نے فرمایا مجھپر یہ مین روشن ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھکو میرے اس مقام مین یمن اور روم اور فارس کی فتح کی بشارت دی۔

ابو نعیم نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق مین تھے خندق کھودا گیا ایک پتھر نکل آیا آپ ہنس دئے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس واسطے ہنسے آپنے فرمایا مین اون آدمیون سے ہنسا جو مشرق کی جانب سے قیدی بناکر لائے جائینگے اور اون کو جنت کی طرف چلائینگے اور وہ کراہت کرتے ہونگے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے سعید بن میناء نے بشیر بن سعد کی بیٹی نعمان بن بشیر کی بہن سے حدیث کی ہے کہا ہے میری مان نے میری کپڑی کے پلو مین خرمے رکھکر میرے باپ اور میرے مامون کے پاس مجھکو بھیجا وہ خندق کھود رہے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گذری آپنے مجھکو پکارا مین آپ کے پاس گئی آپ نے خرمے اپنے دونون ہاتون مین مجھ سے لے لئے اون خرمون سے آپکے دونون ہاتھ نہین بھرے آپنے ایک کپڑا پھیلایا اور اون خرمون کو اوس پر بکھیر دیا وہ خرمے اوس کپڑے کے اطراف مین گر پڑے پھر آپنے اہل خندق کو امر فرمایا وہ سب آدمی جمع ہوگئے اور انہون نے اوسمین سے کھائے وہ خرمے زیادہ ہوتے جاتے تھے یہانتک کہ آدمی کھاکر ہٹ گئے اور خرمے کپڑے کے اطراف سے گر رہے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ آل مغیرہ مین سے ایک مرد تھا اوس نے

کہا مین محمد صلعم کو ضرور قتل کرونگا اوس نے اپنا گھوڑا خندق مین کُدایا وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اوس کی گردن ٹوٹ گئی اون لوگون نے کہا یا محمد اوس کو ہمین دے دیجئے ہم دفن کردین گے اور اوس کی دیت ہم آپ کو دیدین گے آپ نے فرمایا اوسکو چھوڑ دو وہ خبیث ہے اور خبیث الدیت ہے۔

بیہقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالی نے سورہ بقرہ مین ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم الباساء والضراء وزلزلوا نازل فرمایا جبکہ مومنین نے احزاب کو دیکھا تو یہ کہا ہذا ما وعدنا اللہ ورسولہ یہ وہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالی اور اوس کے رسول نے ہمسے کیا ہے۔

شیخین نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو صبا سے نصرت دی گئی اور قوم عاد دیور سے ہلاک کی گئی۔

ابونعیم اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ احزاب کی رات تھی تو شمالی ہوا جنوب کی طرف آئی اور اوس نے کہا کہ تو جا اور اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول کو نصرت دے جنوب نے کہا کہ حرہ رات کو نہین جاتی ہے اون لوگون کی طرف صبا بھیجی گئی اوس نے اون کی آگون کو بجھا دیا اور اون کے ڈیرون کی رسیان قطع کر ڈالین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو صبا سے نصرت دی گئی اور قوم عاد دیور سے ہلاک کی گئی۔

بیہقی نے مجاہد سے اللہ تعالی کے قول فارسلنا علیہم ریحا کے معنے مین روایت کی ہے کہا ہے کہ ریح سے مراد ریح صبا ہے کہ یوم خندق مین احزاب پر بھیجی گئی تھی یہانتک وہ تیز تھی کہ اون لوگون کی ہانڈئین اوندھی کردین اور اونکے ڈیرے اوکھاڑ ڈالے یہان تک کہ اون لوگون کو اوس جگہہ سے کوچ کرا دیا اور وجنودا لم تروہا سے مراد ملائکہ ہین مجاہد نے کہا ہے اوس دن ملائکہ نے جنگ نہین کی۔

بیہقی نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے ہمنے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلة الاحزاب مین ایسی حالت مین دیکھا جس مین سخت ہوا تھی اور سردی تھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی مرد ہے جو میرے پاس قوم کی خبر لاوے وہ قیامت
کے دن میرے ساتھ ہو ہم لوگون مین سے کسی نے آپ کو جواب نہین دیا پھر آپ نے اِس کی
مثل دوسری بار پھر تیسری بار فرمایا پھر آپنے فرمایا اے حذیفہ تم اوٹھو اور تم قوم کی خبر ہمارے پاس
لاؤ مین ایسی حالت مین گیا کہ مین حمام مین جار ہا تہا اور مین وہان سے پلٹ کے ایسی حالت مین
آیا مین حمام مین چل رہا تہا جسوقت مین فارغ ہوگیا تو مجھکو سردی معلوم ہوئی۔ اور اسی حدیث کی
روایت بیہقی نے دوسری وجہ سے حذیفہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے مینے کہا یا رسول اللہ مین
آپ کے پاس اوٹھ کر نہین آیا مگر سردی کی وجہ سے آپسے مجھکو حیا آئی آپ نے مجھ سے فرمایا
تم جاؤ گرمی اور سردی کا کچھ خوف تم پر نہ ہوگا یہانتک کہ تم میرے پاس پلٹ کے آؤ گے۔ پھر بیہقی
نے اِس حدیث کی روایت تیسری وجہ سے حذیفہ سے کی ہے اور اِس مین یہ بھی حذیفہ نے
کہا مین کھڑا ہو گیا آپنے فرمایا قوم مین کوئی خبر پیدا ہونے والی ہے تم قوم کی خبر میرے پاس لاؤ
حذیفہ نے کہا مین سب آدمیون سے زیادہ ترڈرنیوالا تھا اور مجھکو اور لوگون سے زیادہ سردی معلوم
ہوتی تہی مین گیا آپ نے میرے واسطے یہ دعا کی اللھم احفظہ من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ و
عن شمالہ ومن فوقہ ومن تحتہ حذیفہ نے کہا واللہ اللہ تعالی نے خوف اور سردی کو میرے دل مین
پیدا نہین کیا مگر میرے دل مین سے خوف اور سردی نکل گئی مین نہ خوف پاتا تھا اور نہ سردی معلوم
ہوتی تہی مین لشکر مین داخل ہوا یکایک مینے آدمیون کو دیکھا وہ اپنے لشکر مین ہین وہ الرحیل الرحیل
کہہ رہے ہین یعنے کوچ کردو کوچ کردو کہہ رہے ہین اور یہ کہہ رہے ہین تمہارے واسطے ٹھیرنے
کی جگہہ نہین ہے مینے یکا یک ہوا کو دیکھا کہ اونکے لشکر مین تہی اونکے لشکر سے ایک بالشت
تجاوز نہین کرتی تہی واللہ مین پتھرون کی آوازاون کے کجاوون اور فرشون مین سنتا تہا اور ہوا اونکو
پتھرون سے مارتی تہی پھر وہان سے مین پلٹا جبکہ مین آدہے راستہ مین پہونچا یکایک مین نے
بیس سوارون کو دیکھا وہ عمامے باندہے ہوئے تہے اونہون نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب
کو خبر کردو کہ اللہ تعالی نے قوم کو کفایت کی کچھ دیر نہین گذری کہ مین پلٹ کے آیا واللہ میرے پلٹنے

کے ساتھ ہی سردی میری طرف پلٹ آئی اور مین کانپنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے یاایھا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحا وجنودا لم تروھا کو نازل فرمایا پہر بیہقی نے اس حدیث کی روایت چوتھے طریق سے حذیفہ سے اس زیادتی سے کی ہے کہا ہے اون لوگون کو سخت ہوا نے پکڑا اونہون نے کوچ کر دیا اور ہوا اونکے بعض مال و متاع پر غلبہ کر رہی تھی حذیفہ جسوقت پلٹے اپنے راستہ مین سوارون کے گروہ کے پاس سے گذرے حذیفہ کے پاس دو سوار اون مین سے نکل کے آئے پہر اون دونون نے کہا تم اپنے صاحب کے پاس پلٹ کے جاؤ اور اون کو یہ خبر پہونچا دو کہ اللہ تعالیٰ نے خاص اون لوگون کی کفایت لشکر اور ہوا کے ساتھ کی۔ پہر بیہقی نے پانچوین طریق سے اس حدیث کی روایت حذیفہ سے کی ہے اور اس روایت مین یہ ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلعم نے پوچھا کیا تم جاتے ہو حذیفہ نے کہا واللہ مجھہ کو یہ خوف نہین ہے کہ مین قتل کیا جاؤنگا ولیکن مین یہ خوف کرتا ہون کہ مین پکڑا جاؤن گا آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ پکڑے جاؤ گے اور اس حدیث مین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اون پر اوس ہوا کو بہیجدیا اوس ہوا نے اون کی کسی بنا کو نہ چھوڑا مگر اوسکو منہدم کر دیا اور کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اوسکو اوندھا کر دیا اور اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کی رات مین یہ فرمایا جو شخص قوم کی خبر میرے پاس لائے گا اللہ تعالیٰ اوسکو جنت مین میرا رفیق کرے گا یہ تین بار فرمایا کسی نے آپ کو جواب نہین دیا آپ نے حذیفہ کو پکارا حذیفہ نے جواب دیا آپ نے اون سے پوچھا کیا تم نے میری آواز نہین سُنی حذیفہ نے کہا بیشک مین نے آواز سُنی آپ نے پوچھا کس شے نے تم کو جواب دینے سے منع کیا حذیفہ نے عرض کی سردی مانع ہوئی آپ نے فرمایا تمکو سردی نہین ہے حذیفہ نے کہا میری سردی جاتی رہی حذیفہ گئے اور قوم کی خبر آپ کے پاس لائے جبکہ حذیفہ پلٹ کر آئے اون کی طرف سردی نے عود کیا جیسی سردی پاتی تھے ویسی ہی معلوم ہونے لگی۔

شیخین نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب پر یہ دعا کی اور یہ فرمایا اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اہزم الاحزاب اللھم اہزمھم وزلزلھم ای میرے اللہ تعالی تو کتاب کا نازل کرنیوالا ہے اور جلدی حساب لینے والا ہے احزاب کو بھگا دے اے میرے اللہ تعالی تو اون لوگون کو بھگا دے اور اونکو ہلا ڈال۔

اور بھی شیخین نے ابوہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ اعز جندہ ونصر عبدہ واہزم الاحزاب وحدہ فلا شئی بعدہ۔ کوئی معبود نہین ہے مگر اللہ تعالی کہ وہ واحد ہے اوس نے اپنے لشکر کو غالب کیا ہے اور اپنے بندہ کو نصرت دی ہے اور احزاب کو تنہا اوسنے بھگا دیا ہے اسکے بعد کوئی شے نہین ہے۔

ابن سعد نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم خندق تھا جبریل علیہ السلام ایسے حال مین آئے کہ اونکے ساتھ ریح تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تین بار فرمایا تم لوگون کو بشارت ہو اللہ تعالی نے قوم کی طرف ہوا کو بھیجا اوسنے قبون کو پھاڑ ڈالا اور ہانڈیون کو اوندہا کر دیا اور کجاوون کو خاک مین دفن کر دیا اور ٹیڑیون کی بیخین قطع کر ڈالین وہ لوگ ایسے چلے گئے کہ کوئی کسی کو مڑکے نہین دیکھتا تھا اللہ تعالی نے اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحا وجنودا لم تروھا کو نازل کیا۔

ابن سعد نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب یوم احزاب مین اونیس راتین رکے رہے یہانتک کہ اصحاب مین سے ہر ایک مرد کو خاص سختی پہونچی اور یہان تک سختی پہونچی کہ نبی صلعم نے یہ دعا کی اللھم انی انشدک عہدک ووعدک اللھم انک ان تشا لا تعبد اے میرے اللہ مین تیرے عہد اور وعدہ کی تجھکو قسم دیتا ہون ای میرے اللہ اگر تو چاہے گا تو تیری عبادت نہین کیجاے گی۔

ابن سعد نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد احزاب مین دو شنبہ اور سہ شنبہ اور چہارشنبہ کے دن دعا کی آپ کی دعا ظہر اور عصر کی دو نمازونکے

درمیان چارشنبہ کے دن مستجاب ہوئی ہمنے آپ کے چہرہ سے بشارت کو پہچانا جابر نے کہا ہی کہ کوئی امر غم مین ڈالنے والا اور غیظ مین لانے والا مجھپر نازل نہین ہوا مگر مینے اوس گھڑی کو اوسدن مین ڈہونڈا مینے اللہ تعالیٰ سے دعاکی مین اجابت دعا کو پہچانتا ہون۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنے شیوخ سے یہ روایت کی ہے کہ عمرو بن عبد ود یوم خندق مین پکارنے لگا کیا کوئی جنگ کرنے والا ہی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا مین اس سے جنگ کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار حضرت علی کو دی اور اون کے سر پر عمامہ باندہا اور آپ نے یہ دعاکی اللہم اعنہ علیہ پھر حضرت علی اوسکے مقابل میدان مین آئے اور دونون مین سے ایک اپنے مقابل کے قریب آیا اور اُن دونون کے درمیان غبار اوٹھا حضرت علی نے اوسکے تلوار ماری اور اوسکو قتل کرڈالا عمرو کی ہمراہی پیٹھ پھیر کے بھاگ گئے۔

ابو نعیم نے عروہ اور ابن شہاب سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے نعیم بن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی کہ قریش نے آپ پر گروہون کو جمع کیا ہے اور قریش نے بنی قریظہ کے پاس آدمی بھیجکر کہلا بھیجا ہے کہ ہمارا قیام دراز ہوگیا ہے اور ہمارے اطراف قحط ہوگیا ہے اور ہم اس امر کو دوست رکھتے ہین کہ محمد صلعم اور آپ کے اصحاب سے جلد معاملہ طے کرین اور اوس کے بعد اون کی طرف سے آرام پاوین بنی قریظہ نے اونکی طرف یہ جواب بھیجا ہے کہ تم لوگون نے جو خیال کیا ہے وہ بہتر ہے جسوقت تم چاہو رہن کو بھیجدو پھر تمکو کوئی نہ روکے گا مگر تمہارے نفوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم سے سُن کر فرمایا اون لوگون نے میرے پاس آدمی بھیجا ہے وہ مجھہ سے صلح چاہتے ہین اور یہ چاہتے ہین کہ بنی نضیر کو اونکے دیار اور اموال کی طرف مین پھیر دون یہ سنکر نعیم غطفان کی طرف ارادہ کرکے گیا اور اون سے کہا مین تم کو نصیحت کرتا ہون اور مجھکو یہود کے غدر پر اطلاع ہوگئی ہے تم لوگ یہ جان لو کہ محمد صلعم نے ہرگز جھوٹ نہین کہا ہے اور مین نے آپ سے سنا ہے آپ یہ

فرماتے تھے کہ بنی قریظہ نے مجھہ سے اِس شرط پر صلح کی ہے کہ اونکے بھائی بنی نضیر کو مین اُنکے دیار اور اموال کی طرف پھیر دون۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث مین اِس امر پر دلالت ہے کہ عرب کے مسلمان اور کافر تک اِس امر کو جانتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین اور آپنے ہرگز کوئی جھوٹی بات نہین کہی ہے۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابی صالح نے ابن عباس رضہ سے اللہ تعالی کے قول عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منہم مودۃ کے معنی مین یہ روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اون کے درمیان جو مودت پیدا کی وہ مودت وہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ بنت ابو سفیان کے ساتھہ تزویج کی حضرت اُم حبیبہ ام المومنین ہو گئین اور معاویہ رضہ مومنین کے مامون ہو گئے۔

طحاوی نے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے آفتاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے یوم خندق مین روک دیا تھا جسوقت مسلمان عصر کی نماز سے غافل ہو گئے تھے یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا تھا اللہ تعالی نے آفتاب کو آپ کی طرف پھیر دیا یہانتک کہ آپنے عصر کی نماز پڑھ لی اور نووی نے طحاوی سے شرح مسلم مین یہ حکایت کی ہے کہ اِس حدیث کے راوی ثقہ ہین۔

## یہ باب اُن آیتون کے بیان مین ہے جو غزوہ بنی قریظہ مین واقع ہوئی ہین

شیخین نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے پلٹے اور ہتیار رکھہ دئے اور غسل کیا جبرئل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا آپ نے ہتیار رکھہ دئے واللہ ہم نے ہتیار نہین رکھے ہین آپ نکلئے آپنے دریافت فرمایا کس طرف کو جاؤن جبرئل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اِس طرف کو جائیے اور بنی قریظہ کی طرف اشارا کیا آپ بنی قریظہ کی طرف گئے۔

بخاری نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے گویا مین اوس غبار کو دیکھہ رہا ہون جو

بنی غنم کے کوچون مین بلند ہو رہا تھا وہ غبار جبریل علیہ السلام کے لشکر کا تھا جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے حضرت عایشہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عایشہ رض کے پاس تھے ایک مرد نے ہمسے سلام علیک کی اوسوقت ہم لوگ اپنے مکان مین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیقراری کی حالت مین کھڑے ہو گئے مین آپکے پیچھے گئی یکایک مینے دحیۃ الکلبی کو دیکھا آپنے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام ہین مجھے یہ امر کرتے ہین کہ مین بنی قریظہ کی طرف جاؤن اور یہ کہا ہی کہ آپ لوگون نے ہتیار رکھہ دئے ہین لیکن ہمنے ہتیار نہین رکھے ہین ہمنے مشرکین کو ڈہونڈہا یہان تک کہ ہم حمراءالاسد تک پہونچے یہ واقعہ اوسوقت کا ہے جسوقت آپ خندق سے پلٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکلے اور آپکے اور بنی قریظہ کے درمیان لوگون کے بیٹھنے کی جو جگہین تھین آپ وہان سے گئے آپنے لوگون سے پوچھا کیا تمہارے پاس سے کوئی شخص گذرا ہے اون لوگون نے کہا ہمارے طرف سے دحیۃ الکلبی سفید خچر پر گذرے ہین اونکے نیچے دیباج کا قطیفہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دحیۃ الکلبی نہین ہین ولیکن وہ جبریل علیہ السلام ہین بنی قریظہ کی طرف بھیجے گئے ہین تاکہ اونکو اونکی جگہون سے ہلا دین اور اونکے دلون مین رعب ڈالین۔

بیہقی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے حضرت عایشہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی آواز سنی آپ نے شدید جست کرنیکے طور پر جست کی اور آپ اوس مرد کی طرف گئے مین آپکے پیچھے دیکھنے کو گئی یکایک مینے آپ کو دیکھا کہ آپ اوس مرد کے خچر کی ایال سے ٹیکا دئے ہوئے ہین اور یکایک وہ مرد دحیۃ الکلبی ہے اور یکایک مین نے اوس مرد کو دیکھا کہ عمامہ باندہے ہوئے اور اپنے عمامہ سے اپنے دونون شانون کے بیچ مین لٹکائے ہوئے ہے جبکہ آپ مکان مین داخل ہوئے مین نے آپ کو خبر کی آپنے مجھہ سے پوچھا کیا تمنے

اوس مرد کو دیکھا مین نے کہا ہان مینے دیکھا آپنے فرمایا وہ جبریل تھے اونہون نے مجھکو یہ امر کیا ہے کہ مین بنی قریظہ کی طرف جاؤن۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل خانہ مین تھے اور اپنے سر مبارک مین کنگھی کر رہے تھے آپنے سر کی ایک جانب کنگھی کر لی تھی آپکے پاس جبریل علیہ السلام گھوڑے پر آئے اونکے جسم پر اون کی زرہ تھی آپ اون کی طرف گئے جبریل علیہ السلام نے کہا آپنے ہتیار رکھہ دئے لیکن جبسے آپ کے پاس دشمن اترا ہے ہم نے اپنے ہتیار نہین رکھے اور مین اون کی جستجو مین رہا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنی قریظہ سے جنگ کرنیکے واسطے حکم کیا ہے مین بنی قریظہ کی طرف اون لوگون کے ساتھ جو ملائکہ سے ہین اور میرے ہمراہ ہین قصد کرنیوالا ہون تاکہ اونکے ساتھ بنی قریظہ کے قلعون مین زلزلہ ڈال دون آپ آدمیون کو لیکر چلئے آپ اپنے مکان سے نکلے اور اون لوگون سے آپنے پوچھا کیا تمھارے پاس سے کوئی سوار ابھی گذرا ہے انہون نے کہا ہمارے پاس سے دحیۃ الکلبی سفید گھوڑے پر گذرے ہین اون کے نیچے نمط تھا یا سرخ قطیفہ دیباج کا تھا اور اونکے جسم پر زرہ تھی آپنے فرمایا وہ جبریل تھے دحیۃ الکلبی حضرت جبریل ع سے مشابہت رکہتے تھے۔

ابن سعد نے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہا ہے جسوقت اللہ تعالیٰ نے احزاب کو پراگندہ کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان کی طرف پلٹے آپ اپنا سر مبارک دہونے لگے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا عفا اللہ عنک آپنے ہتیار رکھہ دئے اور اللہ تعالیٰ کے ملائکہ نے ہتیار نہین رکھے آپ ہمارے پاس بنی قریظہ کے حصن کے نزدیک آئے۔

ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ ام سلمہ رض نے جبریل علیہ السلام کو یوم بنی قریظہ مین دیکھا اونکے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

ابن سعد نے ماجشون سے روایت کی ہے کہا ہے جبریل علیہ السلام یوم احزاب مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گہوڑے پر آئے اونکے سر پر سیاہ عمامہ تہا اوسکو اپنے دونون شانون کے بیچ مین لٹکا رکہا تہا اور اونکے سامنے کے دانتون پر غبار تہا اور اونکے نیچے سرخ قطیفہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا قبل اسکے کہ ہم ہتیار رکہین آپنے ہتیار رکھ دئے اللہ تعالیٰ آپ کو یہ امر کرتا ہے کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جائیے۔

ابن سعد نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہی کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی قریظہ کے درمیان ایک زمانہ سے سست عہد تہا جبکہ احزاب آئے تو بنی قریظہ نے اوس عہد کو توڑ دیا اور اونہون نے مشرکین کی مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین کی اللہ تعالیٰ نے ریح اور لشکرون کو بہیجدیا احزاب کے لوگ بہاگتے چلے گئے اور باقی لوگ اپنے قلعہ مین رہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے ہتیار رکہدئے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ جبریل علیہ السلام کے پاس گئے جبریل علیہ السلام نے کہا مینے ابتک ہتیار نہین رکہے آپ بنی قریظہ کی طرف جائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل ع سے فرمایا میرے اصحاب مین رنج اور مشقت ہے کاش اونکو کہہ د نون مہلت دی ہوتی تو اچہا ہوتا جبریل علیہ السلام نے کہا آپ بنی قریظہ کی طرف جائیے مین اپنا یہ گہوڑا بنی قریظہ پر اون کے قلعون مین داخل کرونگا پہر اون قلعون کو مین ہلا ڈالونگا یہ کہکر جبریل علیہ السلام اور اون کی ساتھ جو ملائکہ تہے پہر گئے یہانتک کہ بنی غنم جو انصار سے تھے اونکی کوچہ مین غبار بلند ہوا اور سعد بن معاذ رض کی اکحل مین تیر لگا تہا زخم کا خون ٹھیر گیا اور پہر جاری ہوگیا اونہون نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ میرے دل کو بنی قریظہ کے انتقام سے جبتک شفا نہ ہولے تو تو مجہے موت نہ دیجیو راوی نے کہا بنی قریظہ کو اونکے قلعون مین جس غم نے پکڑا اوس غم نے پکڑا بنی قریظہ سعد کے حکم پر مخلوق کے درمیان سے اپنے قلعون سے اترے سعد رض نے اون کے باب مین یہ علم کیا کہ بنی قریظہ مین سے جو شخص جنگ کرنے والا ہے وہ قتل کیا جائے اور اون کی ذریات قید کر لی جاوے۔

ابن جریر نے اپنی تفسیر مین عبد اللہ بن اوفی سے روایت کی ہی کہا ہے اللہ تعالیٰ نے

جتنی مدت تک یہ چاہا کہ ہم بنی قریظہ اور بنی نضیر کا محاصرہ کرین ہمنے اونکا محاصرہ کیا ہم کو فتح
نہین ہوئی ہم وہان سے پلٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا آپ اپنا سر
مبارک دہو رہے تہی یکایک جبریل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا آپ لوگون نے اپنے
ہتیار رکہہ دئے اور ملائکہ نے اپنے ہتیار نہین رکہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
کپڑا مانگا اور اوس کپڑے کو سر مبارک سے لپیٹ لیا اور سر کو نہین دہویا پہر آپنے ہم لوگون
مین ندا کی ہم اوٹھ کہڑے ہوئے یہان تک کہ ہم لوگ قریظہ اور نضیر کے پاس آئے اوس دن
مین اللہ تعالی نے ہم لوگون کو تین ہزار فرشتون سے مدد کی اور اللہ تعالی نے ہمکو ایسی فتح دی
جو وہ آسان تہی ہم اللہ تعالی کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ کے آئے۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجہہ سے عبد اللہ بن ابی بکر
بن محمد بن عمرو بن حزم نے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی عورتون مین
سے ریحانہ بنت عمرو کو اپنی ذات کیواسطے پسند کیا ریحانہ نے اسلام سے انکار کیا آپنے اوسکو
یکسو کر دیا اور اپنے نفس مبارک مین اسکے متعلق کچہہ پایا اوس درمیان کہ آپ اصحاب کی
مجلس مین تشریف رکہتے تہے آپنے اپنی پیچہے نعلین کی آواز سنی آپنے فرمایا کہ یہ دونون نعلین
ضرور ابن سعید کی ہین مجہہ کو ریحانہ کے اسلام کی بشارت دیگا۔

بیہقی نے اور ابن السکن نے (صحابہ) مین اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے
روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا مجہہ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بنی قریظہ کے ایک شیخ
سے حدیث کی ہے اوس شیخ نے کہا ہے کہ ایک مرد یہودی شام سے ہمارے پاس آیا اوسکا
نام ابن الہیبان تہا واللہ ہم نے کوئی مرد اوس سے اچہا نہین دیکہا وہ مرد ہمارے پاس ٹہیرا
جسوقت بارش رک جاتی تہی ہم اوس سے کہتے تہے کہ ہماری واسطے بارش کی دعا کرو وہ یہ
کہتا کہ اپنے نکلنے سے پہلے صدقہ نکالو ہم صدقہ نکالتے تہے وہ ہمکو حرہ کے میدان مین لے جاتا
واللہ ہم اپنی جگہہ سے نہین جاتے تہے کہ گہاٹیان بہہ نکلتی تہین اور ہم کو بہاکر لیجاتی تہین

اوس نے بارہا ایسا کیا نہ ایک دو بار جبکہ اوسکی وفات حاضر ہوئی اوس نے کہا ای یہود کی جماعت تم لوگ موت کو کیا گمان کرتے ہو موت نے مجھکو خمر اور خمیہ کی سرزمین یعنی آباد زمین سے تنگی اور بھوک کی زمین کی طرف نکالدیا ہمنے اوس سے کہا تو ہم سے زیادہ عالم ہے اوس نے کہا ایک نبی ہے جس کی مین توقع کرتا ہون وہ اب مبعوث ہوگا یہ شہر اوس کی ہجرت کی جگہہ ہے اور وہ نبی خونریزی اور ذریت کو بردہ بنانے کیواسطے مبعوث کیا جائیگا یہ امر کہ وہ خونریزی کرے گا اور ذریت کو بردہ بنائے گا اوس نبی سے تم لوگون کو باز نہ رکھے اور تم لوگ اوس کی طرف با رادۂ جنگ ہرگز سبقت نہ کیجیو یہ وہ کہکر مرگیا یہ امر ثعلبہ اور اسید دونون فرزندان سعید اور اسد بن عبید کے اسلام کا سبب اوس رات مین تھا جس رات قریظہ فتح کیا گیا اور اس حدیث کی روایت ابن السکن نے دوسری وجہ سے ابن اسحاق سے کی ہے ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے اونہون نے سعید بن المسیب سے اونہون نے جابر رضؓ سے روایت کی ہی۔ اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت واقدی سے کی ہے اونہون نے ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ سے اونہون نے داؤد بن الحصین سے اونہون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے یزید بن رومان اور عاصم بن عمر وغیرہما سے یہ روایت کی ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے قلعہ مین داخل ہوئے کعب بن اسد نے کہا ای گروہ یہود تم اس مرد کے تابع ہوجاؤ واللہ یہ مرد ضرور نبی ہے اور تم کو یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ یہ نبی مرسل ہے اور یہ وہی نبی ہے جس کی صفت تم کتابون مین پاتے تھے اور یہ وہی نبی ہے جسکی بشارت عیسیٰؑ نے دی ہے اور تم لوگ اس نبی کی صفت پہچانتے ہو یہود نے سنکر کہا وہ وہی نبی ہے لیکن ہم توریت کے حکم کو نہین چھوڑینگے۔ ابن سعد نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہا ہے ثعلبہ اور اسید فرزندان سعید اور اسد بن عبید نے کہا ای گروہ بنی قریظہ واللہ تم لوگ یہ ضرور جانتے ہو کہ آپ رسول اللہ ہین اور آپ کی صفت ہمارے پاس ہے اوس صفت سے

ہمارے علما اور علماے بنی النضیر نے ہمسے حدیث کی ہے یہ حیی بن اخطب علماے یہود مین اول ہے یہ اور یہودی عالم ابن الہیبان ہمارے نزدیک اصدق الناس ہین ابن الہیبان نے اپنی موت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے ہمکو خبر دی ہے بنی قریظہ نے سنکر کہا ہم توراۃ کو نہین چھوڑین گے جبکہ اس گروہ نے بنی قریظہ کے انکار کو دیکھا تو اوس رات مین وہ لوگ قلعہ سے اوتر آئے جس رات کی صبح کو بنی قریظہ قلعہ سے اوترے۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ یوم خندق مین سعد بن معاذ کو صدمہ پہونچا حبان بن عرفہ نے سعد کی اکحل مین تیر مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین خیمہ کھڑا کیا تاکہ قریب سے سعد کی عیادت کرین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے پلٹے تو آپنے ہتیار رکھدئے اور آپنے غسل کیا آپکے پاس جبریل علیہ السلام ایسے حال مین آئے کہ وہ اپنا سر غبار سے جھاڑ رہے تھے جبریل علیہ السلام نے آپسے کہا آپنے ہتیار رکھدئے واللہ مینے ہتیار نہین رکھے آپ اون لوگون کی طرف جائیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس طرف جاؤن جبریل علیہ السلام نے بنی قریظہ کی طرف اشارا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی طرف گئے بنی قریظہ آپکے حکم پر قلعہ سے اُترے آپنے حکم کو سعد کی طرف پھیر دیا سعد نے کہا مین بنی قریظہ کے باب مین یہ حکم دیتا ہون کہ انکے جنگ کرنیوالے لوگ قتل کیے جاوین اور ان کی عورتین اور ذریت بردے بنائے جاوین اور ان کے اموال تقسیم کیے جاوین پھر سعد رضی نے یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالی تو جانتا ہے کہ مجھہ کو کوئی شخص اس سے زیادہ دوست نہین ہے کہ مین تیرے معاملہ مین ایسی قوم سے جہاد کرون جسنے تیرے رسول کو جھوٹا ٹھیرایا ہے اور تیرے رسول کو نکالدیا ہے ای میرے اللہ تعالی مین یہ گمان کرتا ہون کہ تو نے ہمارے اور اون لوگون کے درمیان جنگ قایم کی ہے اگر قریش کی کچھہ جنگ باقی رہ گئی ہے تو مجھکو اون کے لئے باقی رکھہ یہانتک کہ تیرے معاملہ مین قریش سے مین کوشش کرون اور اگر تو نے جنگ قایم نہین کی ہے تو میرے زخم کو جاری کردے اور اوس مین تو میری موت گردان دی

اس دعا سے سعد کی ہنسلی سے خون جاری ہوگیا اور وہ اوس سے مر گئے۔

بیہقی نے جابر سے روایت کی ہی کہا ہے یوم احزاب مین سعد کے تیر لگا اونکی شاہ رگ کو کاٹ ڈالا اوسکا خون رک کے جاری ہوگیا سعد رض نے یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالیٰ میری جان جب تک تو نہ نکال کہ میری آنکھین بنی قریظہ کے انتقام سی ٹھنڈی ہو جاوین سعد کی رگ رک گئی اور اوس سے خون کا کوئی قطرہ نہین بہا یہانتک کہ بنی قریظہ سعد کے حکم پر قلعہ سی اُتری جبکہ سعد بنی قریظہ کی جنگ سے فارغ ہو گئے اون کی رگ کھل گئی اور اونہون نے وفات پائی۔

بیہقی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے حق مین فرمایا کہ اونکے واسطے عرش نے حرکت کی اور ستر ہزار فرشتون نے اونکے جنازہ کی مشایعت کی اور بیہقی نے جابر رض سے روایت کی ہے کہا ہی جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہون نے پوچھا کہ یہ کون صالح بندہ ہے جو مرا ہے اوسکے واسطے آسمان کو دروازہ کہول دئے گئے ہین اور اوسکے واسطے عرش نے حرکت کی ہی آپ یہ سنکر باہر تشریف لے گئے یکایک آپنے دیکھا کہ وہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہی ابن اسحاق نے کہا ہے مجھسے معاذ بن رفاعہ بن رافع نے حدیث کی ہے اونہون نے کہا ہے مجھکو میری قوم کے مردون مین سی اوس شخص نے خبر دی ہے جس کو مین چاہتا تھا کہ مجھکو خبر دے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدہی رات کو آئے استبرق کا عمامہ باندہے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کون میت ہے جس کے واسطے آسمان کے دروازے کہول دئے گئے ہین اور عرش نے جنبش کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر سعد بن معاذ کیطرف جلد تشریف لے گئے اور اونکو ایسے حال مین پایا کہ وہ قبض کئے گئے تھے۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے سعد کی روح کی فرحت سی عرش رحمان نے جنبش کی۔

ابن سعد نے سلمہ بن اسلم بن حریش سے روایت کی ہے کہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان مین داخل ہوئے مکان مین کوئی شخص نہ تھا مگر سعد وہ چادر اوڑہے ہوئی تھے مین نے آپ کو دیکھا آپ اس طور پر پہلانگ مارکے جارہے تھے جیسے کوئی شخص آدمیون کی کثرت کی وجہہ سے گردنون پر پہلانگ مارکر جاوے آپ نے میری طرف اشارا فرمایا ٹھہیر جاؤ مین ٹھہیر گیا اور مین اپنے سامنے سی پیچہے پہر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہوڑی دیر بیٹھے پہر آپ نکل آئے مین نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ مینے کسی کو نہین دیکھا اور مین نے آپ کو دیکھا کہ آپ پہلانگ رہے تھے آپنے فرمایا مینے بیٹھنے کی جگہہ پر قدرت نہین پائی یہان تک کہ ملائکہ مین سے ایک فرشتہ نے اپنے دونون بازؤن مین سے ایک بازو کو سمیٹ لیا۔

ابونعیم نے اشعث بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زانو اوسدن پکڑ لئے اور فرمایا کہ ایک فرشتہ آیا اوسنے بیٹھنے کی جگہہ نہین پائی مینے اوسکو جگہہ دیدی جبکہ آدمیون نے سعد کا جنازہ اوٹھایا سعد آدمیون مین زیادہ عظیم الجثہ اور لانبے قد کے تھے منافقین مین سے ایک کہنے والے نے کہا آج کے دن سے زیادہ ہلکی کوئی نعش ہم نے نہین اوٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد کے جنازہ مین ایسے ستر ہزار فرشتہ موجود ہوئے تھے جنہون نے ہرگز زمین پر قدم نہین رکھا تھا۔

ابن سعد نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہا ہی قوم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے کسی میت کو نہین اوٹھایا کہ جو سعد رضؓ سے زیادہ ہلکی ہوتی آپنے فرمایا سعد کے ہلکے ہونے سے کون شئے تم کو مانع ہوتی حال یہ ہے کہ ملائکہ مین سے اتنے اتنے فرشتے اوترے تھے آج کے دن سے پہلے وہ ہرگز نہین اُترے تھے اُن فرشتون نے سعد کو تمہارے ساتھ اوٹھایا تھا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہی کہا ہے جبکہ سعد بن معاذ نے وفات پائی حال یہ ہے کہ سعد جسیم اور جوانمرد اور بڑی عقل کے مرد تھے منافقین کہنے لگے کہ ہم نے مثل آج کے

دنکے کسی مرد کو سعد سے زیادہ ہلکا نہین دیکھا اور لوگون سے منافقین نے یہ کہا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اونکا جنازہ زیادہ ہلکا کس واسطے تھا یہ اسواسطے تھا کہ اونہون نے بنی قریظہ کے باب مین حکم کیا تھا کہ اون کے جنگ کرنیوالے قتل کیئے جاوین اور اون کی عورتین اور ذریت بردی بنائے جاوین ) یہ قول منافقین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ذکر کیا آپنے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے ملائکہ سعد کا سریر اوٹھارہے تھے اور حاکم نے قتادہ کے طریق سے انس سی اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد اور ابونعیم نے محمد بن المنکدر کے طریق سے محمد بن شرحبیل بن حسنہ سی روایت کی ہے کہا ہے کسی آدمی نے سعدؓ کی قبر کی مٹی مین سے اوسدن ایک مُٹھی مٹی لی اور اوسکو لے گیا پھر اوس نے اوسکے بعد اوس مٹی کو دیکھا یکایک اوسکو مشک پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ سبحان اللہ فرمایا یہان تک کہ وہ امر آپکے چہرہ سے پہچانا گیا آپ نے الحمد للہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص قبر کے ضغطہ سے نجات پانیوالا ہوتا البتہ اوس ضغطہ سے سعد ضرور نجات پاتے سعد کو قبر کا ایک ضغطہ ہوا پھر اللہ تعالی نے اوس ضغطہ کو اون سی دفع کردیا۔

ابن سعد نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے جن لوگون نے سعد کی قبر کھودی تھی مین اون مین سے تھا جس وقت ہم مٹی کھودرہے تھے تو گرد سے مشک کی خوشبو ہم پر مہکتی تھی۔

## یہ باب اون آیتون کی بیانمین ہی جو ابورافع کی قتل مین واقع ہوئی ہین

بخاری نے براء سے یہ روایت کی ہی کہ عبداللہ بن عتیک نے جبکہ ابورافع کو قتل کیا اور اوسکے مکان کی سیڑہی سے اُترے زمین کی طرف گرپڑے اونکی پنڈلی ٹوٹ گئی کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اپنا پاوَن پھیلادو مین نے اوس کو پھیلادیا آپ نے اپنا

دست مبارک میرے پاؤن پر پھیرا مین ایسا ہو گیا گویا مین نے پاؤن کی شکایت ہی نہین کی تھی۔

## یہ باب اس شی کے بیانمین ہی جو سفیان بن بنیح کے قتلمین واقع ہوئی ہی

بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ کو بلایا اور یہ فرمایا مجھہ کو یہ خبر ہونچی ہے کہ ابن بنیح الهذلی آدمیون کو جمع کرتا ہے تاکہ مجھہ سے جنگ کرے وہ مقام نخلہ مین ہے یا عرنہ مین ہے تم اوس کے پاس جاؤ اور اوسکو قتل کر ڈالو مین نے کہا یا رسول اللہ اوسکی صفت بیان فرمایئے تاکہ مین اوسکو پہچان لون آپنے فرمایا کہ تمہارے اور اوسکے درمیان یہ ایک نشانی ہے جس وقت تم اوسکو دیکھو گے وہ کانپنے لگے کا مین نکل کے گیا یہانتک کہ اوسکے پاس مین پہونچا جبکہ مینے اوسکو دیکھا جو وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا کیا تھا مین نے وہی وصف اوسکا پایا اوس کو کپکپی تھی مین اوسکے ساتھ کچھہ گیا یہان تک کہ جسوقت اوسنے مجھکو قابو دیا مینے اوسپر تلوار سے حملہ کیا مین نے اوسکو قتل کر ڈالا جبکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے فرمایا افلح الوجہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ مینے اوسکو قتل کر ڈالا آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا آپ نے مجھکو ایک عصا عطا فرمایا اور فرمایا کہ اس عصا کو اپنے پاس رکھو مین نے پوچھا یا رسول اللہ یہ عصا کس واسطے آپنے مجھہ کو عطا کیا ہی آپنے فرمایا قیامت کے دن یہ عصا میرے اور تمہارے درمیان ایک نشانی ہوگی اوسدن بہت تھوڑی آدمی متخصر ہونگے متخصر وہ لوگ جو رات کو نماز پڑہتے ہین اور جب تھک جاتی ہین تو اپنی کمر پر ہاتھہ رکھہ لیتے ہین عبد اللہ نے اوس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھہ رکھا یہانتک کہ وہ مرگئے مرتے وقت عصا کیواسطے انھون نے امر کیا اونکے کفن مین اون کے ساتھہ ضم کر دیا گیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب اور عروہ رض سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہی اور اس حدیث مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا جسوقت تم اوسکو دیکھو گے تو

اوس سے تمکو ہیبت ہوگی اور اوس سے علیحدہ ہوجاؤ گے عبد اللہ نے کہا مین کسی شے سے ہرگز
علیحدہ نہین ہوا جبکہ مینے اوس کو دیکھا مجھکو اوس سے ہیبت ہوئی اور مین علیحدہ ہوگیا مینے اپنے
دل مین کہا اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول نے سچ کہا ہے پھر مین اوسکی گھات مین بیٹھا
یہانتک کہ جسوقت آدمی ٹھہر گئے مینے اوسکو دہوکا دیا اور اوسکو قتل کر ڈالا اصحاب بھروسہ سے
کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن انیس کے آنے سے پہلے اوس کے
قتل کی خبر دی تہی۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت
کی ہے اور اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تم اوس کو
دیکھو گے اوس سے تمکو ہیبت ہوگی اور اوس سے تم علیحدہ ہوجاؤ گے اور شیطان کو یاد کرو گے
عبد اللہ نے کہا مین مردون سے خوف نہین کرتا تہا جبکہ مین نے اوس کو دیکھا مجھکو اوس سے
ہیبت ہوگئی مینے اپنے آپ کو دیکھا مجھ سے پسینا ٹپک رہا تھا مینے کہا اللہ تعالی اور اللہ تعالی
کے رسول نے سچ کہا ہے۔

## یہ باب اُن آیتون اور خصایص کے بیان مین ہے جو غزوہ بنی مصطلق مین واقع ہوئی ہین

واقدی نے کہا ہے مجھ سے سعید بن عبد اللہ بن ابی الابیض نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکی دادی سے
جو جویریہ رضی کی لونڈی تہی یہ روایت کی ہے کہا ہے مین نے جویریہ بنت الحارث سے سنا ہے وہ کہتی
تہین کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم اپنے مریسیع پر تہے مین اپنے باپ سے
سن رہی تہی وہ یہ کہتا تہا ہمارے پاس وہ شے آئی ہے کہ جسکے ساتھ ہمکو طاقت نہین ہے جویریہ رضی
نے کہا مین اتنے آدمیون اور گھوڑون اور ہتیارون کو دیکھتی تہی کہ جن کی کثرت سے مین وصف
نہین کرسکتی ہون جبکہ مین مسلمان ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا
اور ہم پلٹے مین مسلمانون کو دیکھنے لگی جیسی کثرت سے مینے اون کو دیکھا تہا اوتنے نہین تھے مینے

اس سے یہ پہچانا کہ اللہ تعالی کی جانب سے یہ رعب وہ ہے جو مشرکین مین اللہ تعالی ڈالتا ہے اور مشرکین مین سے ایک مرد تہا جو مسلمان ہوگیا تہا وہ یہ کہتا تہا کہ ہم لوگ گوری چکدار رنگ کے مردون کو ابلق گہوڑون پر دیکہتے تہے ہم اون کو اس سے پہلے اور اسکے بعد نہین دیکہتے تہے اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے۔ اور واقدی رح نے کہا ہی مجہہ سے حزام بن ہشام نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ جویریہ رضی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے تین راتون پہلے مین نے دیکہا گویا چاند یثرب سے آرہا ہی یہانتک کہ وہ چاند میری تہیگا مین اتر آیا مینے اس امر سے کراہیت کی کہ مین اس خواب کی آدمیون سے کسی کو خبر کرون یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جبکہ ہم بردے بنائے گئے مین نے اپنے خواب کی امید کی آپ نے مجہہ کو آزاد کر دیا اور مجہہ سے نکاح کیا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

مسلم نے جابر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے جبکہ قرب مدینہ تھا ہوا کی ایسی شدت ہوئی قریب تھا کہ گرد و غبار مین شتر سوار کو دفن کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا منافق کی موت کے واسطے بہیجی گئی ہے جبکہ ہم مدینہ مین آئے یکایک وہ واقعہ ہمنے دیکہا کہ عظماء منافقین سے ایک عظیم منافق مر گیا۔ اور بیہقی اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ اور عروہ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہی اور غزوہ بنی مصطلق کو ذکر کیا اور یہ زیادہ کیا ہے کہ ہوا آخر دن مین ٹھیر گئی آدمیون نے اپنے سواری کے اونٹ جمع کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا اونٹ اونٹون کے درمیان سے گم ہوگیا اوسکے واسطے مرد دوڑے اوسکو ڈہونڈہ رہے تہی منافقین مین سے ایک منافق مرد نے انصار کی مجلس مین کہا جس جگہہ اونٹ ہی کیا اللہ تعالی آپ سے نہ کہہ دیگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو امر کہ ناقہ کی شان سے اعظم ہی اوسکو ہم سے کہدیتے ہین پہر وہ منافق اوٹھہ کہڑا ہوا اور انصار کو چہوڑ دیا اور اوسنے رسول اللہ صلعم کی طرف قصد کیا آپ کی باتون پر کان لگائے ہوئے تہا اوس منافق نے ایسے حال مین آپ کو پایا کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول سے اوسکی باتون کو کہہ دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایسے حال مین فرمایا کہ وہ منافق سنتا تھا کہ منافقین مین سے ایک مرد نے یہ شماتت کی ہے کہ
رسول اللہ کا ناقہ گم ہو گیا ہے اور اوس نے یہ کہا ہی کیا اللہ تعالی اپنے رسول کو ناقہ کی جگہہ سے نہ کہدیگا
اللہ تعالی نے جس جگہہ ناقہ ہے تحقیق مجھکو اوسکی خبر کردی ہے اور امر غیب کو کوئی نہین جانتا ہے
مگر اللہ تعالی وہ اونٹنی اوس گہاٹی مین ہے جو تم لوگون کے مقابل ہے اور اوسکی مہار ایک درخت
مین اٹک رہی ہے آدمیون نے اوسکی طرف قصد کیا اور اوس کو لے آئے اور منافق دوڑتا ہوا آیا
یہانتک کہ اوس گروہ کے پاس آیا جن کے پاس اوس نے جو کچہہ باتین کہی تہین وہ کہی تہین
یکایک اون لوگون کو دیکہا کہ وہ اپنی جگہہ مین بیٹھے ہوئے ہین اون مین سے کوئی شخص نہین اُٹھا
تھا اوس منافق نے کہا مین تم لوگون کو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون کیا تم لوگون مین سے کوئی آدمی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا جو بات مینے تم لوگون سے کہی تہی اوس نے آپ کو اوس سی
خبر کی ہے اونہون نے کہا ای ہمارے اللہ تعالی تجہہ کو علم ہے کوئی آدمی آپکے پاس نہین گیا اور
ہم لوگ اپنی اس جگہہ سے ابتک نہین اوٹھے اوس منافق نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اپنی بات کو پایا ہے مین آپ کی شان سے شک مین تہا مین یہ شہادت دیتا ہون کہ
آپ ضرور اللہ تعالی کے رسول ہین۔ اور ابن اسحاق نے اپنے شیوخ سے اس قصہ کی مثل روایت
کی ہے اور وہ منافق جو مر گیا تھا رفاعہ بن زید بن تابوت اوسکا نام بیان کیا ہے۔

ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہی کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین
تہے بدبو ہوا زور سے چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقین مین سے کچہہ آدمیون نے مومنین
کے کچہہ آدمیون کی غیبت کی ہے اسواسطے یہ بدبو ہوا شدت سے چلی ہی۔

ابن عساکر نے ابن عائذ کے طریق سے روایت کی ہی ابن عائذ نے کہا ہے مجہہ کو محمد بن شعیب نے
عبد اللہ بن زیاد سے خبر دی ہے کہا ہی اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام مریسیع مین
غزوہ بنی مصطلق مین جویریہ بنت الحارث کو فی دیا جویریہ کا باپ جویریہ کا فدیہ لیکر آیا جبکہ وہ عقیق
مین تہا تو اوس نے اپنے اون اونٹون کو دیکہا جنکو اپنی بیٹی کے فدیہ مین وہ دیتا تہا جو اونٹ وہ فدیہ

فدیہ مین لایا تہا اون مین سے دو اونٹون مین اوسکو رغبت ہوئی وہ دونون اونٹ سب اونٹون سے
افضل تہے اوس نے اون دونون اونٹون کو عقیق کی گہاٹیون مین سے ایک گہاٹی مین غایب کردیا
پہر وہ باقی اونٹون کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا یا محمد تم کو
میری بیٹی مل گئی ہے اور یہ اوسکا فدیہ ہے آپنے اوس سے پوچہا وہ دو اونٹ کہان ہین جو تو نے
عقیق مین ایسی ایسی گہاٹی مین غایب کر دیئے ہین حارث نے سُنکر کہا مین شہادت دیتا ہون کہ
آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور مجہہ سے یہ امر دو اونٹون کے باب مین واقع ہوا ہے اور اس واقعہ
پر کوئی شخص مطلع نہین ہوا ہی مگر اللہ تعالی حارث مسلمان ہوگیا۔

شیخین نے حضرت عایشہ رضؓ سے روایت کی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس
وقت سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالتے اون مین سے جس بی بی کے نام قرعہ نکلتا
آپ اوسکو اپنے ساتھ لیجاتے تھے آپنے ہمارے درمیان ایک غزوہ مین جس مین آپنے غزا کیا
قرعہ ڈالا اوس مین میرا سہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ گئی اور یہ واقعہ اوسکے بعد تہا کہ حجاب نازل کیا گیا تہا مین اپنے ہودج مین اوٹہا کر
سوار کی جاتی اور ہودج مین اُتار دی جاتی تہی ہم گئے یہانتک کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے اوس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور پہرے اور ہم لوگ مدینہ کے قریب آگئے آپنے ایک
رات مین کوچ کا حکم دیا مین اوٹہی اور چلی گئی یہانتک کہ لشکر سے مین دور ہوگئی جبکہ مین نے اپنی
حاجت قضا کی مین اپنے کجاوہ کے پاس آئی مینے اپنے سینہ پر ہاتھ پہیرا یکایک مین نے دیکہا
کہ میرا ہار جزع ظفار کا ٹوٹ گیا ہے مین پلٹ کے گئی اور مینے اپنے ہار کو ڈہونڈا ہار کی رغبت
نے مجہکو روک دیا اور وہ لوگ جو مجہہ کو کجاوہ مین سوار کراتے تھے آئے اونہون نے میرے ہودج
کو اوٹہایا اور جس اونٹ پر مین سوار ہوتی تہی اوسکو اوسپر رکہہ دیا وہ لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ مین
ہودج مین ہون اور اوسوقت مین عورتین ہلکی تہین بہاری نہین تہین اور اونپر بہت گوشت نہ
تہا وہ تہوڑا کہانا کہاتی تہین قوم کے لوگون نے جسوقت ہودج اوٹہایا اوسکے ہلکے پن کو ستنکر نہ سمجہا

اور اوسکو اونٹ پر رکھدیا اور مین اوسوقت کم سن لڑکی تھی اون لوگون نے اونٹ کو بہیجدیا
اور لوگ چلے گئے اور لشکر گذرنے کے بعد مینے اپنا ہار پایا مین آدمیون کے اُترنے کی جگہون مین آئی
اون جگہون مین کوئی پکارنے والا اور کوئی جواب دینے والا نہ تہا جہان مین تہی مین نے اپنے اوترنے کی
اوس جگہہ کا قصد کیا اور مینے یہ گمان کیا کہ مجہہ کو وہ لوگ نہین پاوینگے میری طرف پلٹ کے آوینگے
اوس درمیان کہ مین اپنے اوترنے کی جگہہ مین بیٹہی ہوئی تہی میری آنکہین مجہپر غالب ہوگئین یعنی
نیند آگئی مین سورہی اور صفوان بن معطل السلمی لشکر کے پیچہے تھا وہ میرے اُترنے کی جگہہ صبح کو آیا
اوس نے سوئے ہوئے آدمی کی ہیئت دیکہی جس وقت اوسنے مجھکو دیکہا اوس نے مجہہ کو پہچان لیا
اور صفوان حجاب سے پہلے مجھکو دیکہا کرتا تھا اوس نے اناللّٰہ وانا الیہ راجعون کہا اوسکا یہ کہنا سنکر
مین بیدار ہوگئی یہانتک کہ اوس نے مجہہ کو پہچان لیا مینے اپنا منھہ اپنی چادر سے ڈہانپ لیا واللّٰہ
ہمنے کسی کلمہ کے ساتھ کلام نہین کیا اور غیر اناللّٰہ اوسکے کہنے کے اوس سے کوئی کلمہ مینے نہین
سنا وہ اوترا یہانتک کہ صفوان نے اپنی اونٹنی کو بٹہلایا اور اوسنے اونٹنی کے ہاتھون کو دبایا مین اوس
اونٹنی کے پاس کہڑی ہوگئی اور اوسپر سوار ہولی وہ چلنے لگا اور میرے ساتھ اونٹنی کو چلا رہا تہا یہانتک
کہ ہم لشکر مین آئے اور شدت حرارت مین اُترنے والے تھے ہم نے دیکہا لشکر کے آدمی اُترے
ہوئے تھے پس ہلاک ہوا میرے معاملہ مین جو ہلاک ہوا اور جس نے بڑا افک کیا تہا وہ عبداللّٰہ بن
ابی بن سلول تہا ہم لوگ مدینہ مین آئے جسوقت مین مدینہ مین آئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور آدمی
اصحاب افک کے قول مین کثرت سے باتین بناتے تھے اور مین ان باتون مین سے کوئی بات نہین
سمجہتی تہی اور یہ امر مجہہ کو میری بیماری مین شک مین ڈالتا تہا مین رسول اللّٰہ کا جو لطف بیماری مین
دیکہتی تہی وہ لطف آپ کا اس بیماری مین نہین پہچانتی تہی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم میرے پاس
آتے اور سلام علیک کرتے اور پوچہتے کیسی ہے پھر پلٹ کے چلے جاتے تھے یہ امر مجھکو شک
مین ڈالتا تھا اور مین شر کو نہین پہچانتی تہی یہانتک کہ جسوقت مین نقیہ ہوگئی مکان سے باہر گئی
اور مین مسطح کی مان کے ساتھ قضاے حاجت کی جگہون کی طرف گئی ہمارے بیت الخلا تھے اور

ہم عورتین مکانون سے باہر نہین جاتی تہین مگر ایک رات سے دوسری رات کو مسطح کی مان نے اپنی
چادر مین الجہہ کر ٹھوکر کہائی اور اوس نے کہا مسطح ہلاک ہو جاوے مینے اوس سے کہا تو نے جو کہا ہی
وہ برا کلمہ ہے کیا تو ایسے مرد کو برا کہتی ہے جو بدر مین حاضر ہوا تہا اوس نے مجہے کہا ای ہنتاہ کیا
تو نے نہین سنا جو کچہہ اوس نے کہا ہے مینے اوس سے پوچہا مسطح نے کیا کہا ہے اوس نے
اہل افک کی باتون سے مجہہ کو خبر کی اور اوس نے میرے مرض پر مرض کو زیادہ کر دیا جبکہ مین اپنے
مکان کو پلٹ کے آئی میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور سلام علیک کی پہر آپ نے
پوچہا یہ کیسی ہے مین نے کہا کیا آپ مجہہ کو یہ اجازت دیتے ہین کہ مین اپنے مان باپ کے پاس جاؤن
اور میرا یہ ارادہ تہا کہ مین اپنے مان باپ کی جانب سے اس خبر کو یقین کے درجہ کو پہونچاؤن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ کو اجازت دیدی مینے اپنی مان سے پوچہا ای اما آدمی کیا باتین کہتے ہین
میری مان نے مجہہ سے کہا اے میری بیٹی اپنے اوپر تو آسانی کر واللہ آدمیون کا یہ کہنا البتہ بہت کم
ہے ہرگز کوئی عورت صاحب حسن وجمال کسی مرد کے پاس نہین ہوتی وہ اوسکو دوست رکہتا ہے
اور اوسکی سوتین ہوتی ہین مگر اوسپر ایسی باتون کی کثرت کرتی ہین مینے کہا سبحان اللہ آدمی یہ باتین
کرتی ہین مین اس رات مین یہانتک روتی رہی کہ صبح ہو گئی میرا آنسو نہین ٹھیرتا تہا اور مجہہ کو ذرا
خواب نہین آیا پہر مینے روتی روتے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن طالب اور اسامہ
بن زید کو بلایا جسوقت کہ وحی کو دیر ہو گئی ان دونون صاحبون سے آپ پوچہتے تھے اور اپنے اہل
کے جدا کرنے مین ان دونون سے مشورہ چاہتے تھے لیکن اسامہ کو آپ کے اہل کی برأت کا
جو علم تہا اوس سے اور اسامہ اپنے نفس مین جو بات آپکے اہل کے واسطے جانتی تھے اوس سے
اشارہ کیا اسامہ نے کہا آپ کے اہل کا آپ کو اختیار ہے اور ہم نہین جانتے ہین مگر خیر لیکن
حضرت علی رضی نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالی نے آپ پر تنگی نہین کی ہے اس عورت کے سوا کثیر
عورتین ہین اور آپ کنیز سے پوچہئے آپ سے سچ کہدے گی آپ نے بریرہ رض کو بلایا اور اوس سے فرمایا
اے بریرہ کیا تو نے کوئی ایسی شے دیکہی ہے جو تجہہ کو شک مین ڈالتی ہے بریرہ رض نے آپ سے کہا

قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مینے ہرگز کوئی امر حضرت عایشہ کا
نہین دیکھا جو مین اونکو عیب لگاؤن سوا اس کے کہ وہ ایک کمسن لڑکی ہین اپنے اہل کے آٹے سی
غافل ہوکر سو جاتی ہین بکری آتی ہے اوس گندہے ہوئے آٹے کو کہا جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوسی دن اوٹھے اور آپنے عبداللہ بن ابی سے عذر خواہی کے واسطے فرمایا اور مین اپنے
اوس کل دن روتی رہی میرے آنسو نہین تھمتے تھے اور مین کچھہ نہین سوتی تھی مین یہانتک روئی
کہ مین یہ گمان کرتی تھی کہ میرا یہ رونا میرے جگر کا پھاڑنے والا ہے اِس درمیان کہ میرے ماں باپ
میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور مین رو رہی تھی ایک عورت نے جو انصار مین سے تھی میرے پاس
آنے کے واسطے اجازت چاہی مین نے اوسکو اجازت دی وہ آکر بیٹھہ گئی اور میرے ساتھ روتی
تھی اِس درمیان کہ ہم اِس حال پر تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور آپ نے سلام علیک کی پھر آپ بیٹھہ گئے اور جب سے جو باتین کہی گئی تہین وہ کہی گئی تہین
میرے پاس آپ نہین بیٹھے تھے اور آپ ایک مہینہ ٹھیرے رہے تھے کہ میرے معاملہ مین آپ کے
پاس کچھہ وحی نہین آتی تھی آپ جسوقت بیٹھے آپنے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر آپنے اما بعد فرما کی
مجھہ سے خطاب کیا اے عایشہ مجھکو تمہاری ایسی ایسی خبر پہونچی ہے اگر تم بری ہو تو تمکو اللہ تعالی
بری کر دیگا اور اگر تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو تم اللہ تعالی سے مغفرت چاہو اور اللہ تعالی
سے توبہ کرو اسلئے کہ بندہ جسوقت گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اوسکی توبہ
قبول کرتا ہے جبکہ آپنے اپنی بات پوری کر لی میرے آنسو تھم گئے یہانتک کہ آنسو کا کوئی قطرہ
مجھکو محسوس نہین ہوتا تھا مینے اپنے باپ سے کہا جس بات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے تم آپ کو میری طرف سے جواب دو میرے باپ نے کہا واللہ مین نہین جانتا ہون کہ
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہون پھر مینے اپنی ماں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو تم جواب دو میری ماں نے کہا واللہ مین نہین جانتی ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا کہون مین کم سن لڑکی تھی قرآن شریف مین سے مین بہت نہین پڑھتی تھی مینے کہا واللہ مینے

جان لیا ہے کہ تم نے اس بات کو سنا ہے یہانتک کہ تمہارے نفوس مین وہ بات ٹھیر گئی
اور تم نے اوسکی تصدیق کی ہے اگر مین تم سے کہون گی کہ مین بری ہون تم میری تصدیق نکروگی
اور اگر مین تم سے کسی امر کا اعتراف کرون گی اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ مین اوس سے بری
ہون تم اوس کی تصدیق کروگے واللہ مین اپنے اور تمہارے واسطے کوئی مثل نہین پاتی ہون
مگر یوسفؑ کے باپ کو جسوقت اونہون نے یوسف علیہ السلام کی مصیبت مین کہا فصبر جمیل
واللہ المستعان علی ما تصفون پھر مین پھر گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مین جانتی تھی کہ اللہ تعالی
مجھہ کو بری کردیگا ولیکن واللہ مین یہ گمان نہین کرتی تھی کہ اللہ تعالی میری شان مین وحی نازل
کریگا جو میری شان مین وہ وحی پڑہی جائے گی میرے نفس مین میری شان اس سے زیادہ
حقیر تھی کہ اللہ تعالی میرے حق مین کسی امر کے ساتھ کلام کرے ولیکن مین یہ امید کرتی تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سوتے مین کوئی ایسا خواب دیکھین جسکے ساتھ اللہ تعالی مجھہ کو بری کردے واللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہہ سے اوٹھنے کا قصد نہین کیا تھا اور نہ گھر کے آدمیون مین
سے کوئی شخص باہر گیا تھا یہانتک کہ اللہ تعالی نے آپ پر وحی نازل کی آپ کو وحی کے نزول
کے وقت جو سختی ہوتی تھی وہی سختی اوسوقت ہوئی اور اوس قول کے بوجھ سے جو آپ پر نازل کیا
جاتا آپ سے پسینا موتیون کی مثل بہتا تھا اور آپ سردی کے دن مین ہوتے تھے پھر وحی آپ سے
کھل گئی آپ ہنس رہے تھے پہلا کلمہ جس کے ساتھ آپنے کلام کیا یہ تھا آپنے فرمایا اے عایشہ سنو
اللہ تعالی نے تم کو بری کردیا میری مان نے مجھسے کہا کہ تو اوٹھکر آپکے پاس جا مینے کہا واللہ مین آپ
کے پاس نہین جاؤن گی اور نہ مین آپ کی حمد کرون گی مگر اللہ تعالی کی حمد کرون گی اللہ تعالی نے ان الذین
جاؤا بالافک دس آیتین نازل فرمائین۔ زمخشری نے کہا ہے کہ جس مختصر عبارت اور کثیر مطالب
کے ساتھ قصہ افک مین جو تغلیظ واقع ہوئی ہے وہ کسی معصیت مین واقع نہین ہوئی اس لیئے
کہ وہ تغلیظ وعید شدید اور عتاب بلیغ اور زجر عنیف اور افک کے باب مین قول کے عظیم ہونے
کو اور قول کے شنیع ہونے کو مختلف طرق اور اسالیب متضمنہ کو شامل ہے کہ افک کے باب مین

ہر ایک وعید اور عتاب اور زجر کافی ہے بلکہ بت پرستون کے وعید سے کوئی وعید واقع نہین ہوا
مگر اس وعید سے کم اور یہ امر نہین ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت کے اظہار اور
اوس شخص کی تطہیر کے واسطے ہی جو آپ سے ہی اور قاضی ابو بکر باقلانی نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالی
نے جسوقت قرآن شریف مین اس شے کو ذکر کیا ہے جس کو مشرکین نے اللہ تعالی کی طرف
منسوب کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے نفس کیواسطے اپنے نفس کی پاکی کو ذکر کیا ہے جیسے اللہ تعالی کا قول وقالوا
اتخذ الرحمن ولدا سبحانہ ہی نفس کی پاکی کثیر آیتون مین بیان کی ہے اور منافقین نے جو شی حضرت
عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی طرف منسوب کی ہے اللہ تعالی نے اوسکو ذکر کرکے فرمایا ہی سبحانک
ہذا بہتان عظیم اللہ تعالی نے حضرت عائشہ رضؓ کو برائی سے بری کرنے مین اپنے نفس کی پاکی کو بیان
فرمایا ہے جیسے کہ برائی سے اپنے آپ کو بری کرنے مین اپنی پاکی کو بیان کیا ہے (اس سے حضرت عایشہ
کی نہایت درجہ کی تطہیر ثابت ہوئی)

ابن جریر نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے روایت کی ہی کہ حضرت عایشہ اور حضرت زینب رضؓ
نے آپسمین اپنا اپنا فخر بیان کیا زینب رضؓ نے کہا مین وہ ہون کہ میری تزویج کو اللہ تعالی نے
نازل کیا ہے اور عایشہ رضی اللہ عنہ کہا مین وہ ہون کہ جس وقت ابن المعطل نے مجھکو اونٹ پر
سوار کیا میرا عذر اللہ تعالی کی کتاب مین نازل ہوا زینب رضؓ نے پوچھا ای عایشہ جسوقت تم اونٹ
پر سوار ہوئی تہین تم نے کیا کہا تھا عایشہ رضؓ نے کہا مینے حسبی اللہ و نعیم الوکیل کہا تھا زینب رضؓ نے
سنکر کہا کہ تمنے مومنین کا کلمہ کہا تھا۔

ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اٹھارہ آیتین پیاپے اون
لوگون کی تکذیب مین جنھون نے حضرت عایشہ کو قذف کیا تھا اور حضرت عایشہ کی برائت
مین نازل ہوئی ہین۔

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ان الذین یرمون المحصنات الغافلات
المومنات یہ آیت خاصۃً حضرت عایشہ رضؓ کے باب مین نازل ہوئی ہی۔

سعید بن منصور اور ابن جریر نے دوسری وجہ سے ابن عباس رضؓ سے یہ روایت کی ہے انہون نے اس آیت ان الذین یرمون المحصنات الغافلات کو پڑہا اور کہا کہ یہ آیت حضرت عائشہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے باب مین ہے اور ان لوگون کے واسطے اللہ تعالی نے توبہ نہین گردانی جنہون نے قذف کیا پہر ابن عباس نے یہ پڑہا والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا اللہ تعالی کے قول الفاسقون تک پڑہا اون لوگون کیواسطے اللہ تعالی کے قول الا الذین تابوا کے ساتھ توبہ گردانی ہے مومنین مین سے کسی عورت کو جو لوگ قذف کرین اونکے لئے اللہ تعالی نے توبہ گردانی ہے اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے کسی عورت کو جو لوگ قذف کرین اون کے واسطے توبہ نہین گردانی ہے۔

طبرانی نے خصیف سے روایت کی ہے کہا ہے مینے سعید بن جبیر سے پوچہا زنا اور قذف مین سے کون شے اشد ہے سعید رضؓ نے کہا زنا اشد ہے مینے اون سے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات سعید رضؓ نے کہا کہ یہ قول خاصۃً حضرت عائشہ رضؓ کی شان مین نازل کیا گیا ہے۔

طبرانی نے ضحاک بن مزاحم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ آیت خاصۃً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے باب مین نازل ہوئی ہے فریابی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اپنی اپنی تفسیرون مین ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ کسی نبی کی بی بی نے ہرگز بدکاری نہین کی ہے

## یہ باب اُن آیتونکی بیان مین ہے جو اہل عرینہ کی قصہ مین واقع ہوئی ہین

شیخین نے انس رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ عسکل اور عرینہ مین سے ایک گروہ مدینہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اونہون نے کلمہ اسلام پڑہا اور یہ کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس اونٹ بکریان وغیرہ تہین اور ہمارے پاس کہیت اور گہانس کی زمین نہین تہی اون کو مدینہ کی آب وہوا موافق نہین ہوئی اِن کو کہانا ہضم نہین ہوتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے اونٹون

کے گلہ اور ایک چرواہے کے لیئے حکم دیا اور اونکو امر کیا کہ مدینہ سے باہر جاکے رہین اور اونٹونکا دودہ اور پیشاب پیئین وہ چلے گئے یہانتک کہ جسوقت حرہ مدینہ کے ناحیتہ مین تھے اسلام کے بعد کافر ہوگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹون کے گلہ کو ہانک کر لیگئے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے اونکے طلب مین اونکے پیچھے آدمی بھیجے وہ گرفتار آئی آپنے اونکے واسطے حکم فرمایا اونکی آنکھین نکال ڈالی گئین اور اونکے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے اور حرہ کی ایک طرف مین وہ چہوڑ دئے گئے یہانتک کہ وہ اپنی حالمین مرگئے۔

بیہقی نے جابر بن عبداللہ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے ڈہونڈہنے کیواسطے آدمی بھیجے اور اون پر بددعا کی اور فرمایا اللھم عم علیہم الطریق واجعلہا علیہم اضیق من مسک جمل اللہ تعالی نے اون کا راستہ اونپر چہپا دیا وہ ڈہونڈہنے والون کو مل گئے اور لائے گئے اون کے ہاتھ اور پاؤن کاٹ ڈالے گئے اور اون کی آنکھین نکال ڈالی گئین۔

۵۷ من مسلک جمل واقع ہوا ہے شاید غلطی ہو حضرات ناظرین کے ملاحظہ مین اگر کوئی صحیح نسخہ پیش ہو تو اس لفظ کو صحیح فرمالیوین

## یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو دومۃ الجندل کے لشکر مین واقع ہوئی ہین

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنی شیوخ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کو ایک لشکر مین بنی کلب کی طرف دومۃ الجندل مین بھیجا اور فرمایا کہ اگر تمہاری بات وہ قبول کرلین تو تم اونکے بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کر لیجیو عبدالرحمن گئے یہانتک کہ وہ اونکے پاس پہونچے تین دن ٹہیرے رہے اونکو اسلام کی طرف بلاتے تھے اصبغ بن عمرو الکلبی نے اسلام قبول کرلیا وہ نصرانی تھا اور اونکا سردار تھا اوسکی قوم کے بہت آدمی اوسکے ساتھ مسلمان ہوگئے اور جن لوگون نے جزیہ دینا قبول کیا وہ جزیہ پر قایم رہے اور عبدالرحمن نے تماضر بنت اصبغ سے نکاح کیا اور وہ تماضر کو مدینہ منورہ مین لائے اور اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے واقدی سے کی ہے واقدی نے کہا ہے مجھ سے

عبداللہ بن جعفر بن ابی عون نے صالح بن ابراہیم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے زبیر بن بکار کے طریق سے روایت کی ہے اون سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالعزیز زہری نے اپنے چچون موسی او عمران اور اسمعیل سے اسکی مثل حدیث کی ہی اور اس حدیث مین یہ زیادہ کیا ہے کہ اللہ تعالی کو ذکر کی کثرت کیجیو یقین ہے اللہ تعالی تمہارے ہاتھ پر فتح دیگا اگر تمہارے ہاتون پر فتح ہوجائے تو تم اونکے بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لیجیو واللہ اعلم۔

## یہ باب اُن آیتون اور معجزون کے بیان مین ہی جو حدیبیہ کے سال مین واقع ہوئے ہین

بخاری نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت کی ہے ان دونون راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانہ مین انیس سو اصحاب مین تشریف لے گئے جبکہ آپ ذوالحلیفہ مین آئے قربانی کے اونٹون کو قلادہ ڈالے اور اونکے کوہان چیر کر خون آلود کیا اور ذوالحلیفہ سے عمرہ کے واسطے احرام باندہا اور اپنے جاسوس کو جو خزاعہ مین سے تہا بہیجا اور آپ گئے یہانتک کہ جسوقت آپ غدیر[۱] اشطاط مین تھے آپ کے پاس آپ کا جاسوس آیا اور اوس نے کہا کہ قریش نے آپکے واسطے بڑی مجمعون کو جمع کیا ہے اور آپ کے واسطے احابیش[۲] کو جمع کیا ہے اور وہ آپسے جنگ کرنیوالے ہین اور آپ کو روکنے والے ہین اور آپ کو منع کرنیوالے ہین آپنے فرمایا اے لوگو مجھکو اشارہ کرو کیا تم لوگ یہ مناسب دیکھتے ہو کہ مین اون لوگونکی عیال اور ذریتون کی طرف جھکون جو لوگ یہ ارادہ کرتے ہین کہ ہمکو بیت اللہ سے روک دین یا تم لوگ یہ مناسب دیکھتے ہو کہ ہم بیت اللہ شریف کا قصد کرین جو شخص ہم کو بیت اللہ سے روکے ہم اوس سے جنگ کرین ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ بیت اللہ کا قصد کر کے نکلے ہین کسی کے قتل کا ارادہ آپ نہین رکھتے ہین اور نہ جنگ کا ارادہ رکھتے ہین آپ بیت اللہ کو متوجہ ہوجیئے جو شخص ہمکو اوس سے روکے گا ہم اوس سے جنگ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے نام مبارک پر چلو وہ یہانتک کہ جسوقت بعض راستہ مین تھی

[۱] غدیر اشطاط پانی کے جمع ہونیکی جگہہ اور اشطاط حدیبیہ کے سامنے ایک جگہہ ہی ۱۲ منتخب

[۲] احابیش گروہ پراگندہ اور مختلف یہ لوگ قریش کے حلیفون مین تہے وادی ایک پہاڑ کی نیچے جسکا نام حبش تھا جمع ہوئے تھے اور قریش سے تحالف کیا تھا اسی نام سے انکا لقب احابیش ہوا ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ خالد بن الولید قریش کے سواروں مین طلیعہ پر ہے تم لوگ
دہنی جانب پکڑو واللہ خالد کو اِن لوگون کا علم نہوا یہانتک کہ یکایک اون لوگون نے لشکر کی غبار
کو موجود پایا خالد گہوڑا دوڑاتے ہوئے قریش کے ڈرانے کو چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے
یہانتک کہ جسوقت اوس ٹیلے پر تھے جس ٹیلے پر سے اون لوگون پر اُترتے آپ کی اونٹنی آپ
کو لیکر اوس پر بیٹھ گئی آدمیون نے حل حل کہا وہ اور بیٹھ گئی آدمیون نے کہا کہ قصوا نے سرکشی
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصوا نے سرکشی نہین کی اور اوسکی عادت مین سرکشی
نہین ہے ولیکن قصوا کو اوس نے روکا ہے جس نے فیل کو روکا تھا (یعنی اللہ تعالیٰ نے روکا ہے)
پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے قریش مجھہ سے کسی
ایسے بڑے کام کا سوال نکرینگے جس مین اللہ تعالیٰ کی حرمات کی لوگ عظمت کرتے ہین۔
مگر مین اون کو وہ خاص کام دے دونگا پھر اپنی اونٹنی کو ڈانٹا وہ کود کے کھڑی ہوگئی آپ
اون لوگون سے بچ کے چلے گئے یہانتک کہ نتہی حدیبیہ مین ایسے گڑہے کے پاس اترے جسمین
تھوڑا سا پانی تھا اوس مین سے آدمی تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے کچہہ دیر آدمیون کو نہین گذری کہ
اوس گڑہے کا سب پانی آدمیون نے نکال لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت
کی آپ نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا پھر آپ نے آدمیون سے فرمایا کہ اسکو پانی کے
گڑہے مین گاڑدو واللہ پانی ایسا جوش مارتا رہا کہ کل آدمی سیراب ہوتے رہے یہانتک کہ
پانی پینے سے ہٹ گئے اِس درمیان کہ وہ لوگ اِس حال مین تھے کہ یکایک بدیل بن ورقاء
الخزاعی اپنی قوم کے ایک گروہ مین آیا اور اوس نے کہا کہ بنی کعب بن لوی اور عامر بن لوی
کو چھوڑا ہے وہ حدیبیہ کے پانیون کا ذخیرہ بنانے کے واسطے اترے ہین اور اونکی دودہ دینے
والی اونٹنیاں بچون والی ہین وہ آپ سے جنگ کرنیوالے ہین اور آپ کو بیت اللہ سے روکنے
والے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی کی جنگ کے واسطے نہین آئے ہین ولیکن ہم
عمرہ کے واسطے آئے ہین اور قریش جو ہین اونکو جنگ نے ضعیف کردیا ہے اور اونکو ضرر پہونچایا

نکالتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف تیز نگاہ سے نہین دیکھتے تھے عروہ یہ حالات
دیکھکر اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور اون سے کہا اے قوم واللہ مینے ملوک کسریٰ اور قیصر
اور نجاشی کے پاس سفارت کی ہے پر کسی بادشاہ کو ہرگز نہین دیکھا کہ اوسکو اصحاب اوسکی وہ تعظیم
کرتے ہون جو تعظیم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد صلعم کی کرتے ہین اور محمد صلعم نے تمہاری
سامنے رشد کا بڑا کام پیش کیا ہے تم لوگ اوسکو قبول کرو بنی کنانہ مین سے ایک مرد تھا
اوس نے کہا مجھہ کو چھوڑ دو مین آپ کے پاس جاتا ہون آدمیون نے کہا تو آپکے پاس
جا جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے قریب پہونچا آپنے فرمایا یہ فلان ہے
اور اوس قوم سے ہے کہ وہ لوگ قربانی کے اونٹون کی تعظیم کرتی ہین ان اونٹون کو اوسکے واسطے
بھیجو وہ اونٹ قربانی کے اوسکے پاس بھیجے گئے اور اوسکے سامنے لوگ لبیک کہتے ہوئے
آئے جبکہ اوس نے قربانی کے اونٹون اور آدمیون کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا تو اوس نے
کہا سبحان اللہ ان لوگون کے واسطے یہ امر سزاوار نہین ہے کہ بیت اللہ سے روکے جاوین
جبکہ وہ مرد اپنے اصحاب کے پاس پلٹ کر آیا اوسنے کہا مینے قربانی کے اونٹ دیکھے اون
کے قلاوہ ڈال دئے گئے ہین اور اون کے کوہان چیر کے خون آلود کر دئے گئے ہین مین
مناسب نہین دیکھتا ہون کہ بیت اللہ سے وہ لوگ روکے جاوین اون آدمیون مین سے
ایک مرد جسکا نام مکرز بن حفص تھا کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا مجھہ کو چھوڑ دو مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہون آدمیون نے کہا جاؤ جبکہ وہ مرد اصحاب کے قریب آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکرز ہے یہ مرد فاجر ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرنے
لگا اس درمیان کہ وہ آپ سے باتین کر رہا تھا یکایک سہیل بن عمرو آیا آپ نے اصحاب سے
فرمایا تمہارا کام تمپر سہل ہو گیا معمر نے کہا ہے کہ زہری نے اپنی حدیث مین کہا ہے کہ سہیل
بن عمرو آیا اور کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک کاغذ لکھہ دیجیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب[1]
کو بلایا اور اوس سے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو سہیل بن عمرو نے کہا رحمن کو واللہ مین

[1] کاتب حضرت علی رض تھے زہری بن عبد اللہ بن مغفل کی روایت مین ایسا

نہین جانتا وہ کون ہے ولیکن باسمک اللھم لکھئے جیسے کہ آپ پہلے لکھا کرتے تہے مسلمانون نے
کہا واللہ ہم باسمک اللھم نہین لکھین گے مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھین گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کاتب سے فرمایا کہ باسمک اللھم لکھو پھر آپ نے فرمایا لکھو یہ وہ امر ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فیصلہ کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اگر ہمکو یہ علم ہوتا کہ آپ رسول اللہ ہین تو ہم آپ کو بیت اللہ
سے نہین روکتے اور نہ آپ سے ہم جنگ کرتے آپ محمد بن عبد اللہ لکھئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنکر فرمایا واللہ تحقیق مین اللہ تعالی کا رسول ہون اور اگر تم میری تکذیب کرتے ہو تو مین محمد بن عبد اللہ
لکھتا ہون زہری نے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے اوس فرمانے سے ہوا جو آپ نے فرمایا تہا کہ
قریش مجہہ سے کسی ایسے بڑی کام کا سوال نہ کرین گے جسمین اللہ تعالی کی حرمات کی وہ لوگ
عظمت کرتے ہون گے مگر مین اونکو وہ خاص کام دے دون گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل
سے فرمایا کہ یہ ہم اس شرط پر لکھہ دیتے ہین کہ تم لوگ ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہو
ہم بیت اللہ کا طواف کرین تو سہیل نے سنکر کہا واللہ ایسا نہوگا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کرین اہل عرب
یہ باتین کرینگے کہ ہم زبردستی سے پکڑے گئے ولیکن سال آئندہ کو یہ ہوگا کہ آپ بیت اللہ کا طواف
کرین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد نامہ لکھہ دیا سہیل نے یہ کہا کہ یہ عہدنامہ اس شرط پر
رہے گا کہ ہم لوگون مین سے کوئی آدمی آپ کے پاس نہین آئیگا اگرچہ وہ آپکے دین پر ہوگا مگر آپ
اوسکو ہماری طرف پہیر دینگے سہیل کی یہ بات سنکر مسلمانون نے کہا سبحان اللہ یہ کیونکر ہوگا کہ
مسلمان آدمی مشرکین کی طرف پہیرا جائے گا جو وہ اسلام کی حالت مین آئے گا لوگ اسی گفتگو
مین تہے کہ یکایک ابو جندل بن سہیل بن عمرو آیا اور وہ بیڑیون کی وجہ سے آہستہ چل رہا تھا اور وہ
اسفل مکہ سے نکل کر آیا تہا وہ یہانتک کہ اوس نے اپنے آپ کو مسلمانون کے درمیان ڈالدیا سہیل
نے کہا اے محمد یہ اول وہ شخص ہے جسپر مین آپ سے فیصلہ کرتا ہون آپ اسکو میری طرف پہیر دیجئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے ابتک کتاب کو جاری نہین کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اس
وقت کسی شئے پر آپ سے مین کبھی صلح نہ کرونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے فرمایا اسکو

نکالتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف تیز نگاہ سے نہین دیکھتے تھے عروہ یہ حالات
دیکھکر اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور اون سے کہا ای قوم واللہ مینے ملوک کسری اور قیصر
اور نجاشی کے پاس سفارت کی ہے مینے کسی بادشاہ کو ہرگز نہین دیکھا کہ اوسکی اصحاب اوسکی وہ تعظیم
کرتے ہون جو تعظیم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد صلعم کی کرتے ہین اور محمد صلعم نے تمہاری
سامنے رشد کا بڑا کام پیش کیا ہے تم لوگ اوسکو قبول کرو بنی کنانہ مین سے ایک مرد تھا
اوس نے کہا مجھہ کو چھوڑ دو مین آپ کے پاس جاتا ہون آدمیون نے کہا تو آپکے پاس
جا جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے قریب پہونچا آپنے فرمایا یہ فلان ہے
اور اوس قوم سے ہے کہ وہ لوگ قربانی کے اونٹون کی تعظیم کرتی ہین ان اونٹون کو اوسکے واسطے
بھیجو وہ اونٹ قربانی کے اوسکے پاس بھیجے گئے اور اوسکے سامنے لوگ لبیک کہتے ہوئے
آئے جبکہ اوس نے قربانی کے اونٹون اور آدمیون کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا تو اوس نے
کہا سبحان اللہ ان لوگون کے واسطے یہ امر سزاوار نہین ہے کہ بیت اللہ سے روکے جاوین
جبکہ وہ مرد اپنے اصحاب کے پاس پلٹ کر آیا اوسنے کہا مینے قربانی کے اونٹ دیکھے اون
کے قلادہ ڈال دئے گئے ہین اور اون کے کوہان چیر کے خون آلود کر دئے گئے ہین مین
مناسب نہین دیکھتا ہون کہ بیت اللہ سے وہ لوگ روکے جاوین اون آدمیون مین سے
ایک مرد جسکا نام مکرز بن حفص تھا کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا مجھہ کو چھوڑ دو مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہون آدمیون نے کہا جاؤ جبکہ وہ مرد اصحاب کے قریب آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکرز ہے یہ مرد فاجر ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرنے
لگا اسی درمیان کہ وہ آپ سے باتین کر رہا تھا یکایک سہیل بن عمرو آیا آپ نے اصحاب سے
فرمایا تمہارا کام تمپر سہل ہو گیا معمر نے کہا ہے کہ زہری نے اپنی حدیث مین کہا ہے کہ سہیل
بن عمرو آیا اور کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک کاغذ لکھہ دیجیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب[؎]
کو بلایا اور اوس سے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو سہیل بن عمرو نے کہا رحمن کو واللہ مین

؎ کاتب حضرت علی رض تھے زہری بن عبد اللہ بن مغفل کی روایت مین ایسا ہی

نہین جانتا وہ کون ہے ولیکن باسمک اللہم لکھئے جیسے کہ آپ پہلے لکہا کرتے تہے مسلمانون نے
کہا واللہ ہم باسمک اللہم نہین لکھین گے مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھین گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کاتب سے فرمایا کہ باسمک اللہم لکھو پھر آپ نے فرمایا لکھو یہ وہ امر ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فیصلہ کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اگر ہمکو یہ علم ہوتا کہ آپ رسول اللہ ہین تو ہم آپ کو بیت اللہ
سے نہین روکتے اور نہ آپ سے ہم جنگ کرتے آپ محمد بن عبد اللہ لکھئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنکر فرمایا واللہ تحقیق مین اللہ تعالی کا رسول ہون اور اگر تم میری تکذیب کرتے ہو تو مین محمد بن عبد اللہ
لکھتا ہون زہری نے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے اوس فرمانے سے ہوا جو آپ نے فرمایا تہا کہ
قریش مجھہ سے کسی ایسے بڑے کام کا سوال نہ کرین گے جسمین اللہ تعالی کی حرمات کی وہ لوگ
عظمت کرتے ہون گے مگر مین اونکو وہ خاص کام دے دون گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل
سے فرمایا کہ یہ ہم اس شرط پر لکھہ دیتے ہین کہ تم لوگ ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہو
ہم بیت اللہ کا طواف کرین سہیل نے سنکر کہا واللہ ایسا نہوگا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کرین اہل عرب
یہ باتین کرینگے کہ ہم زبردستی سے پکڑے گئے ولیکن سال آئندہ کو یہ ہوگا کہ آپ بیت اللہ کا طواف
کرین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہدنامہ لکھہ دیا سہیل نے یہ کہا کہ یہ عہدنامہ اس شرط پر
رہے گا کہ ہم لوگون مین سے کوئی آدمی آپ کے پاس نہین آئیگا اگرچہ وہ آپکے دین پر ہوگا مگر آپ
اوسکو ہماری طرف پھیر دین گے سہیل کی یہ بات سنکر مسلمانون نے کہا سبحان اللہ یہ کیونکر ہوگا کہ
مسلمان آدمی مشرکین کی طرف پھیر جائے گا جو وہ اسلام کی حالت مین آئے گا لوگ اسی گفتگو
مین تہے کہ یکایک ابو جندل بن سہیل بن عمرو آیا اور وہ بیڑیون کی وجہ سے آہستہ چل رہا تہا اور وہ
اسفل مکہ سے نکل کر آیا تہا وہ یہانتک کہ اوس نے اپنے آپ کو مسلمانون کے درمیان ڈالدیا سہیل
نے کہا اے محمد یہ اول وہ شخص ہے جسپر مین آپسے فیصلہ کرتا ہون آپ اسکو میری طرف پھیر دیجئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے ابتک کتاب کو جاری نہین کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اس
وقت کسی شئے پر آپ سے مین کبھی صلح نہ کرونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے فرمایا اسکو

میرے واسطے اجازت دیدو سہیل نے کہا مین اجازت دینے والا نہین ہون آپ کو اسکا اختیار
ہے کہ اجازت دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم اجازت دو سہیل نے کہا
مین ایسا کرنے والا نہین ہون مکرز نے کہا ہم نے آپ کے واسطے اسکو اجازت دی یہ باتین ہو
رہی تھین کہ ابو جندل نے کہا اے معشر مسلمین مین ایسے حال مین مشرکین کی طرف پھیر دیا جاؤن
کہ مسلمان آیا ہون کیا تم لوگ اون تکالیف اور صدمات کو نہین دیکھتے ہو جو مجھپر گذرے ہین ابو جندل
کو اللہ تعالی کے معاملہ مین سخت عذاب دیا گیا تھا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور مین نے آپ سی پوچھا کیا آپ نبی اللہ برحق نہین ہین
آپنے فرمایا بیشک مین نبی اللہ برحق ہون مینے پوچھا کیا ہم لوگ حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن
باطل پر نہین ہین آپ نے فرمایا بیشک ایسا ہی ہے کہ تم حق پر ہو اور وہ باطل پر ہین عمر رضؓ نے
کہا جب یہ ہے تو ہم دین مین دنائت کی باتین کیون اختیار کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین اللہ تعالی کا رسول ہون اور مین اللہ تعالی کی نافرمانی نہین کرتا ہون اللہ تعالی میرا ناصر ہے
مین نے عرض کی کیا آپ ہم سے یہ نہین فرماتے تھے کہ ہم لوگ بیت اللہ مین آوینگے اور اوسکا
طواف کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک مین نے تمکو یہ خبر دی تھی کہ ہم بیت اللہ
مین آوینگے مینے کہا نہین آوینگے آپ نے فرمایا تم بیت اللہ مین آنیوالے ہو اور اسکا طواف
کرنیوالے ہو حضرت عمر رضؓ نے کہا مین ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور مین نے
اون سے پوچھا اے ابو بکر کیا یہ اللہ تعالی کے نبی برحق نہین ہین ابو بکر الصدیق نے کہا بیشک
آپ نبی برحق ہین مینے اون سے پوچھا کیا ہم لوگ حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہین ہین ابو بکر رضؓ
نے کہا بیشک تم لوگ حق پر ہو اور تمہارے دشمن باطل پر ہین مینے کہا جب ایسا ہی تو پھر ہم دین
مین دنائت کو کیون اختیار کرین ابو بکر الصدیق نے کہا ای مرد آپ رسول اللہ ہین اور آپ اپنے رب
کی نافرمانی نہین کرتے ہین اور اللہ تعالی آپ کا ناصر ہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب
پکڑے رہو اور شک نہ کرو واللہ آپ حق پر ہین مینے ابو بکر الصدیق سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے یہ باتین نہین کہتے تھے کہ ہم بیت اللہ مین آوین گے اور اوسکا طواف کرینگے ابو بکر الصدیق رض
نے کہا بیشک آپنے فرمایا تھا کیا تم کو یہ خبر دی تھی کہ آپ اس سال بیت اللہ مین آوین گے مینے
کہا یہ خبر نہین دی تھی ابو بکر رض نے کہا تم بیت اللہ مین آوٴ گے اور اوسکا طواف کروگے زہری نے
کہا ہے کہ عمر رض نے کہا کہ مین نے اِن باتون کے لئے بہت سے عمل کئے یعنی غلام آزاد کئے
روزے رکھے صدقے دئے کہ مینے رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایسی باتین کیون کین - راوی نے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب کے قضیہ سی جب فراغت پائی آپنے اپنی اصحاب
سے فرمایا تم لوگ اوٹھو اور اونٹون کو ذبح کرو اور پھر اپنے سر کے بال منڈاو اور راوی نے کہا واللہ
اون لوگون مین سے کوئی آدمی نہین کھڑا ہوا یہانتک کہ آپ نے تین بار یہی کہا کہ تم لوگ اپنی اونٹ
ذبح کرو اور سر منڈاو جبکہ اصحاب مین سے کوئی نہین اوٹھا آپ ام سلمہ رض کے پاس داخل ہوئی
اور آدمیون کی جو حالت آپنے دیکھی تھی اوسکو ام سلمہ سے بیان کیا ام سلمہ نے پوچھا ای نبی اللہ
کیا آپ اِس امر کو دوست رکھتے ہین آپ باہر جائیے پھر اون آدمیون مین سی کسی شخص کیساتھ
بات نہ کیجئے یہانتک کہ آپ اپنے قربانی کے اونٹ ذبح کیجئے اور اپنے بال مونڈنے والی کو بلائیے سو
وہ آپ کے بال مونڈے آپ باہر نکلے اور آپنے کسی سے بات نہین کی یہان تک کہ اپنے کرنے
کے کام کئے آپنے اونٹ ذبح کئے اور اپنی بال مونڈنے والے کو بلایا اوس نے آپکے بال مونڈے
جبکہ اصحاب نے یہ دیکھا کھڑے ہوگئے اور اونہون نے قربانی کے اونٹ ذبح کئے اور بعض بعض کے
بال مونڈنے لگا قریب تھا کہ ہجوم سے بعض بعض کو قتل کرڈالے پھر مومن عورتین آئین اللہ تعالی نے
یہ نازل فرمایا یاایہا الذین امنوا اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوہن اللہ اعلم بایمانہن یہانتک
کہ اللہ تعالی کا قول عصم الکوافر تک پہونچا اوسدن عمر رض نے اپنی اون دو عورتون کو طلاق دیدی جو
شرک کی حالت مین تھین اون دونون عورتون مین سے ایک عورت نے معاذ بن ابی سفیان سی
نکاح کرلیا اور دوسری عورت نے صفوان بن امیہ سے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف پلٹے
آپ کے پاس ابو بصیر آئے جو قریش مین کے ایک مرد تھے اور وہ مسلمان تھے قریش نے ابو بصیر

کی طلب مین دو مردون کو بہیجا اونہون نے کہا کہ آپنے ہم سے جو عہد کیا ہے یہ وہی عہد ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کو اون دونون کے حوالہ کردیا وہ دونون ابو بصیر کو لیکر نکلے یہانتک کہ دونون ذوالحلیفہ مین پہونچے پہر وہ اوترپڑے اور اپنی پاس کے کہجورین کہارہے تہے ابو بصیر نے اون دونون مین کے ایک سے کہا اے فلان مین تیری اس تلوار کو گمان کرتا ہون کہ جید ہے دوسرے مرد نے اوسکو کہینچ لیا اور کہا بیشک واللہ یہ تلوار جید ہے مین نے اس کو آزمالیا ہے اور پہر مین نے آزمالیا ہے ابو بصیر نے اوس سے کہا مجہہ کو یہ تلوار دکہاؤ مین اسکو دیکہون اوس نے ابو بصیر کو اوسکے دیکہنے کا موقع دیا ابو بصیر نے وہ تلوار اوس مرد کے ماری یہانتک کہ وہ ٹہنڈا ہوگیا اور دوسرا مرد بہاگ گیا اور مدینہ منورہ مین آیا اور مسجد مین داخل ہوکر دوڑرہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اوسکو دیکہا فرمایا اس مرد نے کوئی خوفناک امر ضرور دیکہا ہے جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہونچا اوس نے کہا واللہ میرا دوست قتل کیا گیا اور مین بہی ضرور مقتول ہون اتنے مین ابو بصیر آگئے اور اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ اللہ تعالی نے آپکے ذمہ کو پورا کردیا آپنے مجہکو قریش کی طرف پہیر دیا پہر اللہ تعالی نے اون سے مجہکو نجات دیدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ویل امہ فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہ شخص آتش جنگ کا بہڑکانے والا ہے اگر اسکا کوئی معین ہوتا جبکہ ابو بصیر نے یہ سُنا اوس نے یہ پہچان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو قریش کی طرف پہیر دینگے ابو بصیر مدینہ سے نکلے اور دریا کے کنارے آئے راوی نے کہا ہے کہ ابو جندل بن سہیل قریش کے ہاتون سے چہوٹ کے بہاگ گئے اور ابو بصیر سے جاملے قریش مین سے کوئی ایسا مرد جو مسلمان ہوجاتا نہین نکلتا مگر ابو بصیر سے جاملتا تہا یہانتک کہ اونین سے ایک گروہ جمع ہوگیا واللہ قریش کے کسی قافلہ کو وہ لوگ نہین سنتے کہ شام کی طرف جارہا ہے مگر اوسکے حائل ہوتے اور اہل قافلہ کو قتل کرڈالتے اور اونکے مال اور متاع لے لیتے تہے قریش نے عاجز آکے آدمیون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا اور آپ سے اللہ تعالی کے طفیل اور حق قرابت سے سوال کرتے تہے اور یہ کہتے تہے کہ آپ اون لوگون کے پاس کسی کو بہیجیے جو شخص آپ کے پاس آئیگا اوسکو امن ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اونکے

پاس بہیجا اور اللہ تعالی عز وجل نے یہ نازل فرمایا وہو الذی کف ایدیہم عنکم وایدیکم عنہم ببطن مکۃ حتی بلغ حمیۃ الجاہلیۃ اہل جاہلیت کی حمیت یہ تہی کہ اونہون نے یہ اقرار نہین کیا کہ آپ رسول اللہ ہین اور اونہون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ اقرار نہین کیا اور رسول اللہ اور بیت اللہ کی درمیان وہ حایل ہوئے۔

احمد اور نسائی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس درخت کی جڑ مین تھے جس کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف مین کیا ہے اوس درخت کی شاخین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر جہکی ہوئی تہین اور حضرت علی رضہ اور سہیل بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضہ سے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہو سہیل نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ہم رحمن کو نہین پہچانتے اور نہ رحیم کو ہمارے قضیہ مین وہ شے لکہو جس کو ہم پہچانتے ہین کہا باسمک اللہم لکہو اور حضرت علی رضہ نے یہ لکہا ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ اہل مکۃ سہیل نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور رسول اللہ صلعم سے خطاب کر کے کہا کہ اگر آپ اللہ تعالی کے رسول ہین تو ہم نے آپ پر ظلم کیا ہے اے علی آپ ہمارے قضیہ مین وہ شے لکہو جس کو ہم پہچانتے ہین سہیل نے حضرت علی رضہ سے کہا یہ لکہو ہذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ اس درمیان کہ ہم لوگ انہین باتون مین تھے کہ یکایک تیس جوان نکلے جن کے پاس ہتیار تھے اونہون نے ہمارے منہ در منہ شورش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر بد دعا کی اللہ تعالی نے اونکو بہرہ کر دیا اور اس حدیث مین حاکم کا یہ لفظ ہے کہ اللہ تعالی نے اون کی بینائیان لی لین ہم لوگ اون کی طرف اوٹھے اور ہم نے اونکو پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کیا تم لوگ کسی کے عہد مین آئے ہو یا کسی نے تمہارے لئے امان گردانی ہے اون جوانون نے کہا یہ دونون امر نہین ہین آپ نے یہ سن کر اون کا راستہ چہوڑ دیا اللہ تعالی نے یہ نازل فرمایا وہو الذی کف ایدیہم عنکم۔

مسلم نے جابرؓ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کون شخص ثنیۃ المرار پر چڑہے گا جو شخص اوسپر چڑہے گا اوسکے اوتنے گناہ معاف کئے جاوینگے جتنے گناہ بنی اسرائیل کے معاف کئے گئے تھے اول جو لوگ اوس پشتہ پر چڑہے وہ بنی خزرج کے سوار تھے پہر دوسری آدمیون نے پیش قدمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص تم مین کا بخشا گیا ہے مگر ایک شخص نہین بخشا گیا جو وہ سرخ اونٹ والا ہے ہم نے اوس سے کہا تو آ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے واسطے مغفرت کی دعا کرین اوس نے کہا واللہ اگر مین اپنا گم ہوا اونٹ پاؤنگا تو مجہکو وہ اس سے زیادہ دوست ہے کہ تمہارے صاحب میری واسطے مغفرت چاہین وہ ایک مرد تہا جو اپنے گم ہوئے اونٹ کے نشان پوچہہ رہا تھا۔

ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عام حدیبیہ مین گئے جسوقت ہم عسفان مین تھے ہم آخر رات مین چلدیئے یہانتک کہ ہم عقبہ ذات الحنظل پر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پشتہ کی مثل آج کی رات اوس دروازہ کی مثل ہے جس کے لئے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے فرمایا تہا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم آج کی رات اس پشتہ سے کوئی شخص نہین اترے گا مگر اوسکی مغفرت کیجائے گی جبکہ ہم اوس پشتہ پر چڑہ کے اترے تو ہم وہان پر ٹھیر گئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی قریب ہے کہ قریش کے لوگ ہماری آگون کو دیکھین گے آپ نے فرمایا وہ لوگ ہرگز تم کو نہین دیکھین گے جبکہ ہم صبح کو اوٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو صبح کی نماز پڑہائی پہر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے آج کی رات کل شتر سوارون اور اسپ سوارون کی مغفرت کی گئی مگر ایک چہوٹا شتر سوار نہین بخشا گیا اوس کی طرف قوم کے مرد متوجہ ہوئے وہ اون مین سے نہ تہا ہم اوس مرد کو دیکھنے کے واسطے گئے یکایک ہم نے ایک اعرابی کو قوم کے درمیان پایا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ایک ایسی قوم آتی ہے کہ تم لوگ اپنے اعمال کو اونکے اعمال کے مقابلہ مین

۱۵ ثنیۃ المرار حدیبیہ کے پاس ایک پشتہ ہے ۱۲

حقیر سمجھو گے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین کیا وہ لوگ قریش ہین آپنے فرمایا قریش
نہین ہین ولیکن وہ اہل یمن ہین جن کے فواد زیادہ رقیق اور قلوب زیادہ نرم ہین ہم نے پوچھا
یا رسول اللہ کیا وہ لوگ ہم سے اچھے ہین آپنے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس سونے کا پہاڑ ہو اور وہ
اوسکو خرچ کرے تمہارے ایک شخص کے مد اور اوسکے آدھے کا ثواب نہ پائے گا آگاہ ہو جاؤ
یہ فرق اوس شے کا ہے جو ہمارے درمیان اور آدمیون کے درمیان ہے لایستوی منکم من انفق
قبل الفتح وقاتل آخر آیت تک۔

ابو نعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے عمرو بن عبد نے کہا کہ ہم ثنیہ ذات الحنظل کا
قصد کرکے اوسکے پاس آئے واللہ اگر میرا نفس تنہا مجھ کو اوسکا قصد کراتا تو وہ ثنیہ ایک تسمہ کی
مثل تھا وہ اتنا وسیع ہو گیا گویا وہ بڑا وسیع راستہ تھا اس رات مین اوسکی وسعت سے کل آدمی
صف بستہ چلتے پھرتے تھے اور اوس رات کو وہ ثنیہ یہانتک روشن ہو گیا تھا گویا ہم لوگ چاندنی
مین تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اوٹھے آپنے فرمایا کہ آج کی رات کل شتر سوارون
کی اللہ تعالی نے مغفرت کی مگر ایک چھوٹے شتر سوار کی مغفرت نہین کی جو سرخ اونٹ پر سوار تھا
قوم کے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہوئے وہ اونمین سے نہین تھا لشکر مین وہ شتر سوار ڈھونڈھا گیا
یکایک وہ بنی ضمرہ سے پایا گیا جو دریا کے کنارہ رہتے ہین اوس سے کسی نے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جا تیرے واسطے مغفرت چاہین گے اوس نے کہا کہ میرا اونٹ زیادہ اس سی مجھکو
اہم ہے کہ تمہارے صاحب میرے واسطے مغفرت کی دعا کرین یکایک وہ ایسے حال مین پایا گیا کہ
اوس نے اپنے اونٹ کو گم کر دیا تھا اپنے اونٹ کو لشکر مین ڈھونڈ رہا تھا لشکر مین جب نہین پایا تو
اوس نے لشکر کو بری سمجھا اور اوسکے ڈھونڈھنے کو چلا گیا اوس درمیان کہ وہ جبال سراوع مین تھا
یکایک اوس کے جوتے نے اوسکو پھسلا دیا وہ پہاڑ پر سے گر پڑا اور مر گیا اوسکا علم کسی کو نہ ہوا
یہانتک کہ اوسکو درندون نے کھا لیا۔

بخاری نے براء سے روایت کی ہی کہا ہے کہ تم لوگ فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو مکہ کی فتح ایک فتح

تہی اور ہم لوگ اور بعیت الرضوان کو فتح شمار کرتے ہین جو یوم حدیبیہ مین لی گئی تہی ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو آدمی تہے اور حدیبیہ ایک کنوان ہے ہم نے اوسکا سب پانی کہینچ لیا تہا اور ہم نے اوسمین ایک قطرہ نہین چہوڑا تہا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ اوس کنوی کے پاس تشریف لائے اور اوسکے کنارہ پر بیٹہہ گئے پہر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا اور آپ نے وضو کیا پہر آپ نے کلی کی اور دعا مانگی پہر آپ نے اوس پانی کو اوس کنوے مین ڈالدیا ہم نے اوس کنوے کو تہوڑی دیر چہوڑدیا پہر اوس کنوے نے جتنا پانی ہم نے اور ہمارے اونٹون نے چاہا اوتنا ہمکو اور اونٹون کو دیکر ہمکو پہیر دیا۔ اور اسی حدیث کی روایت بخاری نے دوسری وجہ سے براء سے کی ہے اوس مین یہ ہے کہ ہم لوگ ایک ہزار چارسو یا اس سے اکثر تہے۔ اور اس حدیث کی روایت احمد اور طبرانی اور ابونعیم نے کی ہے اور اس مین یہ ہے کہ مین ڈول کو اوٹہا کر آپ کے پاس لے گیا آپ نے اوس مین اپنے دست مبارک کو غوطہ دیا اللہ تعالی نے جو کچہہ چاہا کہ آپ پڑہین آپ نے پڑہا پہر مینے ڈول کا پانی کنوے مین ڈال دیا ہم لوگون مین جو آخر شخص تہا اوس نے اپنے کپڑے غرق ہونے کے خوف سے اوتار لئے پہر وہ کنوان ایسا جاری ہوا کہ ایک نہر ہو گئی۔

مسلم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہا ہی کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کو آئے اور ہم لوگ چودہ سو تہے اوس کنوے پر پچاس بکریان تہین جن کو وہ سیراب نہین کرسکتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کنوے پر بیٹہہ گئے یا آپ نے دعا فرمائی یا لعاب دہن مبارک اوس مین ڈالا اوس کنوے نے جوش مارا ہم لوگون نے پانی پیا اور ہمنے دوسرون کو پانی پلایا اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل عروہ رضہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ اوس کنوے نے پانی سے جوش مارا یہانتک کہ آدمی اسمین سے اپنے چلوؤن سے پانی لیتے تہے اور وہ کنوے کے کنارہ پر بیٹہے ہوئے تہے۔

ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے اونہون نے دیکہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیبیہ مین اوترے اوسکا پانی منقطع ہوگیا تہا اور یہ واقعہ شدید گرمی مین واقع ہوا قوم کے لوگ کثرت سے تہے آپنے ہاتھ منھ دہونے کا برتن مانگا اور اپنے ڈول مین وضو کیا اور اپنے دہن مبارک کی کلی کرکے کنوے مین ڈالدی پانی جاری ہوگیا اوسوقت آدمی کنوے کے لب پر بیٹھے ہوئے تہے اور وہ اپنے برتنون مین پانی لیتے تھے۔

ابو نعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ناجیہ بن الاعجم کہتے تھے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کی قلت کی شکایت کی گئی آپنے مجہہ کو بلایا اور اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور مجہہ کو دیا اور کنوے کے پانی کا ایک ڈول مانگا اور آپنے وضو کیا پہر آپ نے اپنے دہان مبارک مین کلی کی پہر اوسکو ڈول مین ڈال دیا پہر آپ نے مجہہ سے فرمایا کہ ڈول کو لیکر کنوے مین اوترو اسکو کنوے مین ڈالدو اور اوسکا پانی تیر سے کہود کے نکالو مین نے حسب الارشاد عمل کیا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے قریب نہ تہا کہ مین کنوے سے نکلون پانی مجہہ کو دبا رہا تہا اور کنوان ایسا ابلا جیسے ہانڈی اوبل پڑتی ہی یہانتک کہ پانی سے بہر گیا اور اپنے کنارون سے برابر ہوگیا اوس کے اطراف سے آدمی اپنے چلوؤن مین پانی لیتے تہے یہانتک کہ اول سے آخر تک سب سیراب ہو گئے اور اوس دن پانی پر منافقین مین سے ایک گروہ تہا منافقین اوس پانی کو دیکہہ رہے تہے جو سیرابی سے جیسے جوش مار رہا تھا اوس بن خولی نے عبد اللہ بن ابی سے کہا اے ابو الحباب تیرا بہلا ہو کیا تیرے واسطے وہ وقت نہین آیا کہ جس حالت پر تو ہے تو اوسکو دیکھے کیا اسکے بعد کچھہ شبہ ہے ہم کنوے پر ایسے حال مین اُترے جسکا پانی چلوؤن سے تہوڑا تہوڑا لیتے تہے قعب مین پانی کا ایک گہونٹ بہی نہین نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول مین وضو کیا اور اوسمین کلی کی پہر اوس پانی کو کنوے مین ڈال دیا وہ پانی کنوے کو حرکت مین لایا اور اوس مین بلبلے پیدا کئے کنوے نے سیرابی کے ساتھ جوش مارا ابن ابی نے سنکر کہا ہم نے اسکی مثل دیکہا ہے اُسنے ابن ابی سے کہا قبحک اللہ و قبح رایک ابن ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ارادہ

کر کے آیا اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آج کے دن تو نے جو شے دیکھی ہی وہ کہان ہے اوس نے کہا اسکی مثل مینے ہرگز نہین دیکھی آپ نے اوس سے پوچھا تو نے جو کچھہ کہا وہ کس واسطے کہا ابن ابی نے کہا مین استغفار کرتا ہون اوسکے بیٹے نے کہا یا رسول اللہ آپ اسکے واسطے دعای مغفرت فرمایئے آپ نے اوسکے لئے دعاے مغفرت کی۔

ابو نعیم نے اِس حدیث کی روایت بطریق موصول دوسری وجہ سے ناجیہ بن جندب سے کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حدیبیہ مین اوترے اور وہ ایسا کنوان تہا جسکا سب پانی نکال لیا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش مین سی ایک تیر نکالکر اوس کنوے مین ڈالدیا پہر آپنے لعابِ دہنِ مبارک ڈالدیا پہر آپنے دعا کی اوسکے چشمے اُبل پڑے یہانتک کہ اگر ہم چاہتے تو اپنے چلو سے پانی لے لیتے۔

بخاری نے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ یوم حدیبیہ مین آدمی پیاسے ہو گئے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا آبخورہ تہا آپ نے اوس سے وضو کیا پہر آدمیونکی پاس آئے اور اون سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے اونہون نے کہا ہمارے پاس اتنا پانی نہین کہ ہم اوس سے وضو کرین اور پی سکین مگر وہی پانی ہے جو آپ کے آبخورہ مین ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو آبخورہ مین رکہہ دیا پانی آپ کی اونگلیون سے اوبلنے لگا جیسے چشمون سے اوبلتا ہے ہمنے وہ پانی پیا اور وضو کیا سالم بن ابی الجعدی نے کہا ہے مینے جابر سے پوچہا اوس دن تم کتنے آدمی تہے جابر نے کہا اگر ایک لک آدمی ہوتے تو وہ پانی ہمکو کافی ہوتا ہم پندرہ سو آدمی تہے اِس حدیث کی جابر سے اور بہت طریق ہین بیہقی وغیرہ علمانے کہا ہے کہ انگشتانِ مبارک سے پانی کا نکلنا متعدد بار واقع ہوا ہے اور مین اِسکے واسطے اون احادیث مین جو آگے آوینگی ایک باب منعقد کرونگا۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہی ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ مین گئے ہمکو بہوک سے نہایت تکلیف ہوئی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم سواری

کے اپنے بعض اونٹ ذبح کر ڈالین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو امر فرمایا ہمنے اپنی توشہ دان جمع کئے اور ایک چمڑہ ہم نے بچھایا اوس چمڑے پر قوم کے توشہ جمع ہوئے راوی نے کہا مینے توشون کے دیکھنے کے لئے اپنی گردن بلند کی تاکہ یہ اندازہ کرون کتنے جمع ہوئے ہین مین نے اندازہ کیا تو مجھ کو بھیڑ کے جثہ کی مثل معلوم ہوئے اور ہم چودہ سو آدمی تھے ہمنے کھانا کھایا یہانتک کہ ہم سب سیر ہو گئے پھر ہمنے اپنی توشہ دانون کو بھر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وضو کا پانی ہے ایک مرد اپنا لوٹا پانی کا لیکر آپ کے پاس آیا اوس مین تھوڑا پانی تھا اوس پانی کو آپ نے قدح مین ڈالا اور ہم سب نے وضو کیا ہم چودہا سو آدمی تھے اوس کو کثرت سے بٹو رہے تھے۔

بیہقی نے ابن شہاب کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے پلٹے تو آپ کی بعض اصحاب نے آپسے گفتگو کی کہ ہمکو بھوک کی تکلیف ہے اور آدمیون کے پاس سواری کے اونٹ ہین آپ ہمارے واسطے اونکو ذبح کیجئے تاکہ ہم اونکے گوشت کھاوین اور اون کی چربیون سے تدہین کرین اور اونکے چمڑون سے جوتی بناوین عمر رضہ نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہ کیجئے اگر آدمیون کے ساتھ بقیہ اونٹ سواری کے رہین گے تو افضل ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے چمڑے اور اپنی عبائین بچھادو آدمیون نے ویسا ہی کیا پھر آپنے فرمایا جس شخص کے پاس باقی توشہ اور کھانا ہے تو وہ اوس کو چمڑون اور عباؤن پر بکھیر دے آپنے اونکے واسطے دعا فرمائی پھر اون سے فرمایا اپنا اپنے برتن نزدیک لاؤ وہ لوگ برتن لائے اور جسقدر اللہ تعالی نے چاہا اونھون نے توشہ لے لیا۔

ابن سعد نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عمرۃ الانصاری سے روایت کی ہے کہا ہی ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ مین تھے آدمی بھوکے ہو گئے اونھون نے اپنے اونٹ ذبح کرنیکے واسطے آپسے اجازت چاہی حضرت عمر رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ جسوقت ہم لوگ کل کے دن دشمن سے مقابلہ کرینگے اور

ہم بہوکے اور پیادہ پا ہونگے ہم کیا کرینگے لیکن اگر آپ مناسب دیکھتے ہین تو آدمیون کو بلائیے
کہ وہ اپنے بقیہ توشون کو لے کر آوین اور آپ اون توشون کو جمع فرماوین پہر آپ اللہ تعالی سے
اون توشون مین برکت کے واسطے دعا فرماوین اللہ تعالی آپ کی دعا سے ہم لوگون کو مقصود کو
پہونچادے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون کو اونکے بقیہ توشون کے ساتھ بلایا آدمی
ایک مٹھی طعام اور ایک مٹھی سے زیادہ لارہے تہے اونہین کا اعلاوہ شخص تہا کہ جو ایک صاع تمر لایا تھا
آپ نے اوس سب کو جمع کیا پہر آپ کہڑے ہو گئے جن کلمات سے اللہ تعالی نے چاہا کہ آپ
دعا مانگین آپ نے دعا مانگین پہر اپنے اہل لشکر کو اونکے برتنون کے ساتھ بلایا اور حکم دیا کہ لوگون
کو کہا تا دین لشکر مین کوئی برتن باقی نہین رہا مگر اوسکو ہر ایک نے بہر لیا اور جتنا جمع ہوا تھا اوسکی
مثل باقی رہ گیا یہ واقعہ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طور سے ہنسے کہ آپ کی کچلیان
ظاہر ہوگئین اور آپنے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ اِن دونون کلمون کے ساتھ
کوئی مومن اللہ تعالی سے نہین ملے گا مگر دوزخ سے وہ روک دیا جاویگا۔

بزار اور طبرانی اور بیہقی نے ابی خنیس الغفاری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تہامہ کو گیا یہانتک کہ جس وقت ہم لوگ عسفان مین تہے آپ
کے اصحاب آئے اور کہا کہ بہوک نے ہمکو نہایت تکلیف دی ہے آپ ہمکو ہمارے سواری کے
اونٹون کے واسطے اجازت دیجیے کہ ہم اونکو کہاوین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اگر یہ آدمی
اپنے سواری کے اونٹ کہالین گے تو کس شے پر سوار ہونگے ولیکن آپ اون کو یہ حکم دین کہ وہ
بقیہ توشہ اپنے ایک کپڑے مین جمع کرین پہر آپ اون کے واسطے اللہ تعالی سے دعا فرماوین
آپ نے اونکو حکم دیا اونہون نے اپنے توشے جمع کئے پھر آپ نے دعا کی پھر آپ نے فرمایا
کہ اپنے برتن لے کر آؤ وہ برتن لائے اور ہر ایک آدمی نے اپنا برتن بہر لیا۔

بیہقی نے عروہ سے یون روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت حدیبیہ مین
اوترے آپ نے عثمان کو قریش کے پاس بہیجا اور اون سے فرمایا کہ قریش کو خبر کردو کہ ہم جنگ

کے واسطے نہین آئے ہین اور ہم عمرہ کے واسطے آئے ہین اور اون کو اسلام کی دعوت دو اور عثمان رض
سے آپنے فرمایا کہ مکہ مین مومن مردون اور مومنہ عورتون کے پاس جاؤ اور اونکو فتح کی بشارت دو
اور اون کو یہ خبر کر دو کہ اللہ تعالی بہت سرعت کرنیوالا ہے کہ اپنے دین کو مکہ مین ظاہر کرے یہان
تک کہ مکہ مین ایمان کو نہ چھپائین گے عثمان رض قریش کے پاس گئے اور اونکو خبر کی اونہون نے اسلام
سے انکار کیا اور جنگ کا قصد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے آدمیون
کو بلایا اور منادی کرنے والے نے یہ ندا کی آگاہ ہو جاؤ کہ روح القدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس نازل ہوئے ہین تم لوگ بیعت کے واسطے آؤ مسلمانون نے آپسے اس شرط پر
بیعت کی کہ کبھی نہین بھاگین گے مشرکین کو رعب ہوا مشرکین نے مسلمانون مین سے جن
آدمیون کو رہن رکھہ لیا تھا اون کو بھیجدیا اور صلح کی طرف بلایا مسلمانون نے جو کہ حدیبیہ مین تھے
قبل اسکے کہ حضرت عثمان پلٹ کے آوین یہ کہا کہ عثمان بیت اللہ کی طرف علیحدہ چلے گئے اور
اوسکا طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا مین گمان نہین کرتا ہون کہ عثمان
نے ایسے حال مین بیت اللہ کا طواف کیا ہو کہ ہم اس جگہہ روک دئے گئے ہون حضرت
عثمان پلٹ کے آئے آدمیون نے اون سے پوچھا کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کیا حضرت
عثمان نے کہا کہ تم لوگون نے مجھہ پر جو گمان کیا ہے وہ برا گمان ہے قسم ہے اوس ذات کی
جس کے قبضہ مین میری جان ہے اگر مین مکہ مین ایک سال مقیم ہو کر ایسے حال مین ٹھیرتا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین مقیم ہوتے مین بیت اللہ کا طواف نہ کرتا یہانتک
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا طواف کرتے قریش نے مجھہ کو بیت اللہ کے طواف کے
واسطے بلایا مینے انکار کر دیا یہ سنکر مسلمانون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے
ساتھہ ہمسے زیادہ عالم ہین اور گمان مین ہمسے احسن ہین۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہی کہا ہے کہ مجھہ سے یزید بن سفیان نے
محمد بن کعب سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی اس صلح کے کاتب حضرت علی

ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ لکھو ہذا ما صالح محمد بن عبداللہ سہیل بن عمرو حضرت علی یہ سنکر توقف کر رہے تھے اور لکھنے سے انکار کرتے تھے مگر محمد رسول اللہ لکھنا چاہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو تمکو ان چیزونکی مثل اجبہ تم انکی خواہش ایسی حالتمین پوری کرتی ہو کہ تم مغلوب ہو

ابن سعد نے مجمع بن یعقوب سے یعقوب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب روکدئے گئے آپنے اور اصحاب نے حدیبیہ مین سر کے بال منڈوائے اور اونٹ ذبح کئے اللہ تعالی نے آندہی کو بہیجدیا اوس نے اونکے بال اوٹہاکر اور حرم مین اون کو ڈالدیا۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم حدیبیہ مین ستر اونٹ قربانی کئے گئے جبکہ وہ اونٹ بیت اللہ سے روکدئے گئے تو ایسے روتے تھے جیسے اپنی اولاد کے اشتیاق مین روتے ہون۔

واقدی نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حویطب بن عبدالعزی یہ کہتا تھا کہ جسوقت مین حدیبیہ کی صلح سے پہرا مجہکو یہ کامل یقین تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریب مین غالب ہوجاوینگے۔

بیہقی نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے آئے ایک رات ہمکو روکدیا اور آپنے پوچہا ہماری حراست کون شخص کریگا مینے عرض کی مین حراست کرونگا آپنے فرمایا تم سوجاؤگے پھر آپنے پوچہا کون شخص ہماری حراست کریگا مینے عرض کی مین حراست کرونگا آپنے فرمایا تم ہی حراست کرو مینے قوم کی حراست کی یہانتک کہ جسوقت اول صبح کا چہرہ نمودار تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے کہ تم سوجاؤگے مجہکو پالیا مین سوگیا اور مین نہین جاگا مگر دہوپ کے سبب سے جبکہ ہم لوگ بیدار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی اگر چاہتا کہ تم لوگ نماز پڑہنے سے غافل ہوکر نہ سوجاؤ تو تم لوگ نہین سوتے ولیکن اللہ تعالی نے یہ ارادہ کیا کہ یہ امر اون آدمیون کے واسطے ہو جو تمہارے بعد آوینگے

(یعنے نماز سے سوجاوین اوراوسکو قضا کرین ) پھر آپ کھڑے ہوگئے جیسے کہ آپ کرتے تھے ویسے ہی
آپنے کیا (یعنی وضو کیا نماز قضا کی ) پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کا سوجاوے تو اوسکے
لئے ایسا ہی عمل ہی پھر قوم کے لوگ اپنے اپنے اونٹون کے ڈہونڈنے کیواسطے چلے گئے اور اپنی اپنی
سواری کے اونٹ لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا اونٹ نہین لائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا کہ تم اوس جگہہ جاؤ مین اوسی جگہہ گیا جس جگہہ آپنے مجھے بھیجا تھا
مینے اوسکی مہار کو پایا جو ایک درخت سے لپٹ گئی تھی مین اوس اونٹ کو لیکر آیا مین نے عرض کی یارسول اللہ
مین نے آپ کے اونٹ کی مہار کو ایسی حالت مین پایا کہ ایک درخت سے لپٹ گئی تھی اوسکو نہین
کھولتا مگر ہاتھ یعنی بدون آدمی کے ہاتھ کے وہ مہار درخت سے نہین چھوٹ سکتی تھی۔

بیہقی نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ہم حدیبیہ مین حاضر ہوئے جبکہ ہم حدیبیہ
سے پھرے تو کراع الغمیم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ انا فتحنا لک فتحا مبینا نازل ہوئی
ایک مرد نے پوچھا یارسول اللہ کیا وہ فتح ہے آپنے فرمایا قسم ہی اوس ذات کی جسکے قبضہ مین
میری جان ہے وہ البتہ فتح ہے پھر اہل حدیبیہ پر خیبر کی زمین تقسیم کی گئی۔

بیہقی نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اللہ تعالی کے قول واثابہم فتحا قریبا مین روایت کی
ہے کہا ہے کہ اِس سے خیبر مراد ہے واخری لم تقدروا علیہا کے باب مین کہا ہی اس سی فارس
اور روم مراد ہے۔

بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھایا
گیا اسوقت آپ حدیبیہ مین تھے کہ آپ اور آپکے اصحاب امن کی حالت مین مکہ مین داخل
ہون گے آپنے سرون کو منڈوائے ہوئے اور قصر کئے ہوئی ہونگے جسوقت اصحاب نے حدیبیہ
مین اپنے اونٹ ذبح کئے تو پوچھا یارسول اللہ آپ کا وہ خواب کہان ہی اللہ تعالی نے لقد صدق اللہ
رسولہ الرویا بالحق کو آپ سے قول فتحا قریبا تک نازل فرمایا اصحاب پلٹے اور اونہون نے خیبر کو فتح
کیا پھر آپنے اِس کے بعد عمرہ کا ارادہ کیا آپکے خواب کی تصدیق آئندہ سنہ مین ہوئی۔

بیہقی نے عروہ رضؓ سے ابی جندل کے قصہ مین روایت کی ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی اللهم اشدد وطاتک علی مضر مثل سنی یوسف بنی مضر پر زندگی سخت ہوگئی یہان تک کہ اونہون نے علہز[لہ] کہایا اور ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بہوک کی شکایت کی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت آخر عشا کی نماز پڑہتے تو آخر رکعت مین دعای قنوت پڑہتی اور یہ فرماتے تہے اللهم نج الولید بن الولید اللهم نج سلمہ بن ہشام اللهم نج عیاش بن ابی ربیعہ اللهم نج المستضعفین من المومنین اللهم اشدد وطاتک علی مضر اللهم اجعلها سنین مثل سنی یوسف مضر نے علہز کہایا پہر آپ ضعفاے مومنین کے واسطے یہانتک دعا مانگتے رہے کہ اللہ تعالی نے اونکو نجات دی پہر آپنے اون کے لئے دعا ترک کردی۔

ہیثم بن عدی نے اخبار مین سعید بن العاص سے روایت کی ہی کہا ہے جبکہ ابو العاص یوم بدر مین قتل کیا گیا مین اپنے چچا ابان ابن سعید کے آغوش مین تہا وہ تجارت کیواسطے شام کی طرف گیا اور ایک سال وہان ٹہیرا رہا پہر وہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے برا کہتا تھا اول جو بات رسول اللہ صلعم کی اوس نے پوچہی یہ تہی کہ محمد کہان ہین میرے چچا عبد اللہ نے کہا واللہ محمد جس شان پر تہے اوس سے اب زیادہ معزز ہین اور جو امر آپ کا تہا اوس سے اب آپکا امر اعلی ہے یہ سنکر ابان چپ ہو رہا اور کچہہ برا نہ کہا جیسے کہ آپ کو برا کہا کرتا تہا پہر اوس نے کہانا پکوایا اور بنی امیہ کے سردارون کے پاس آدمی بہیجا اور اونکو بلایا اور اون سے کہا کہ مین ایک قریہ مین تہا مینے اوسمین ایک راہب کو دیکہا جسکا نام (نیکا) تہا چالیس برس وہ زمین کیطرف نہین اترا ایک دن وہ اترا لوگ جمع ہوگئے اوسکو دیکہتے تہے مین اوسکے پاس گیا اور مین نے اوس سے کہا کہ مجہہ کو ایک حاجت ہی اوس نے مجہہ سے تخلیہ کیا مینے کہا مین قریش مین سے ہون اور یہ امر ہے کہ ایک مرد ہم لوگون مین سے نکلا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسکو بہیجا

لہ علہز وہ خون ہے کہ اونٹ کے بالون کیساتھ مخلوط کرکے اسکو بہونتے تہے اور پہر کہاتے تہین ۱۲

ہے اوسنے پوچھا اوس مرد کا کیا نام ہے مینے کہا محمد نام ہے اوس نے پوچھا کتنی مدت سے اوسنے ظہور کیا ہے مینے کہا بیس برس سے اوسنے کہا کیا مین تجہہ سے اوسکا وصف بیان نکرون مین نے کہا ہان بیان کرو اوس نے آپ کا وصف کیا اور اوس نے آپ کی صفت مین کچہہ خطا نہین کی پہر اوس نے مجہہ سے کہا واللہ وہ اس امت کا نبی ہے واللہ وہ ضرور غلبہ کریگا پہر وہ راہب اپنے صومعہ مین داخل ہو گیا اور مجہہ سے کہا کہ میرا اسلام آپ کو پہونچا دو اور یہ واقعہ حدیبیہ کے زمانہ مین تہا۔

ابن سعد اور بیہقی نے خالد ابن الولید سے روایت کی ہی کہا ہے جبکہ اللہ تعالی عزوجل نے خیر کا جو کچہہ ارادہ کیا وہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے میرے دل مین اسلام کو ڈالا اور میرا رشد میرے پاس حاضر ہوا اور مینے اپنے دل مین کہا کہ مین محمد صلعم کے مقابل کل ان جگہون مین حاضر ہوا کوئی ایسی جگہ نہین ہے کہ مین وہان حاضر ہوتا ہون مگر پہر کے چلا جاتا ہون اور مین اپنے نفس مین یہ دیکہتا تہا کہ مین غیر شے کے باب مین سعی کرتا ہون اور محمد صلعم قریب مین غالب ہو جاوینگے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کی طرف تشریف لائے مین مشرکین کے سوارون مین آیا اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحاب مین عسفان مین دیکہا مین آپ کے مقابل کہڑا ہوا اور آپ سے متعرض ہوا آپنے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز ہمارے سامنے پڑہائی ہمنے یہ قصد کیا کہ ہم آپ پر حملہ کرین پھر ہمارا ارادہ نہین ہوا اور اس مین بہلائی تہی ہمارے دلون مین جو قصد تھے اوسپر آپ مطلع ہو گئے آپنے اپنے اصحاب کو نماز عصر نماز خوف پڑہائی صلوۃ خوف نے ہماری موقع کو دفع کر دیا مینے دل مین کہا کہ یہ مرد ممنوع ہے ہم آپس مین سے جدا ہو گئے ہمارے سوار جن روشون پر کہڑے تھے آپنے اون روشون کو چہوڑ دیا اور دہنی طرف لی جبکہ آپ نے قریش سے حدیبیہ مین صلح کی اور قریش نے آپ کو اوس صلح سے راحت دی مینے اپنے نفس مین کہا اب کونسی شے باقی رہی ہے اب نجاشی کے پاس جانیکا راستہ کہان رہا ہے اوس نے محمد صلعم کا اتباع کیا ہی اور آپکے اصحاب اوسکے پاس امن سے ہین مین ہرقل کی طرف چلا جاؤن اور اپنے دین سے نکل کے

نصرانیت مین یا یہودیت مین داخل ہوجاؤن اوراس عیب کے ساتھ جومجہپر ہے مین عجم کے ساتھ
قیام کرون اور عجم کا تابع رہون یا جولوگ باقی رہین اونکے ساتھ مین اپنے مکان مین رہون مین اس
ارادہ پر تہا کہ یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضیہ مین داخل ہوئے مین چہپ رہا اور
آپ کے داخل ہونے مین حاضر نہین ہوا میرا بہائی ولید بن الولید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
عمرۃ القضیہ مین داخل ہوا اوس نے مجہ کو ڈہونڈہا اور مجہ کو نہین پایا اوس نے مجہ کو ایک خط لکہا
یکایک مین نے اوس خط مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد دیکہا اوسنے یہ لکہا تہا کہ تیری رائے نے
اسلام سے جو گذر کیا ہے مینے اس سے زیادہ تعجب خیز کوئی امر نہین دیکہا اور تیری عقل تیری عقل ہے
اور اسلام ایسی شے ہے کہ اسکی مثل سے کیا کوئی شخص نادان بن سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجہ سے تیرا احوال دریافت فرمایا اور پوچہا خالد کہان ہے مینے عرض کی اللہ تعالی اوسکو
لاوے گا آپ نے فرمایا کہ اوسکی مثل کوئی نہین ہے جو اسلام سے نادان ہوجائے اگر خالد تنہا
مسلمانون کے ساتھ مشرکین پر خواری اور تکلیف کو ٹہیراتا تو اوسکے واسطے اچہا ہوتا اور ہم اوسکو
اوسکے غیر پر مقدم کرتے ای بہائی جو امر تجہ سے فوت ہوگیا ہے تو اوسکا تدارک کر اور تجہ سے مواطن
صالحہ فوت ہوگئے ہین جبکہ میرے بہائی کا خط میرے پاس آیا مین جانیکے واسطے خوش ہوگیا اور اس
خط نے میری رغبت اسلام مین زیادہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باب مین جو کچہ
فرمایا تہا آپ کی باتون نے مجہ کو مسرور کیا اور مجہکو خواب مین دکہایا گیا گویا مین ایسے تنگ بلاد مین ہون
جن مین قحط ہے اور مین ایسے سرسبز شہرون مین گیا ہون جو وسیع ہین مینے اپنے دل مین کہا البتہ یہ
خواب ہے جبکہ ہم مدینہ مین آئے مینے دل مین کہا مین اس خواب کو حضرت ابوبکرؓ سے ضرور ذکر
کرونگا مین نے اون سے اوس خواب کا ذکر کیا ابوبکر الصدیق نے سنکر کہا کہ یہ تمہارا وہ خروج ہی
جس سے اللہ تعالی نے تم کو اسلام کی ہدایت کی اور وہ تنگی جس مین تم تہے وہ شرک تہا جبکہ مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا پورے طور سے ارادہ کرلیا مین نے اپنے دل مین کہا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیکے لئے مین کس شخص کو ہمراہ لیجاؤن مین نے صفوان بن امیہ

سے ملاقات کی اور مینے اوس سے کہا ای ابو وہب کیا تو اوس حالت کو نہین دیکھتا ہے جس حالت
مین ہم ہین ہم لوگ آپس مین دانتون کی مثل ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب اور عجم پر غلبہ کیا ہے
اگر ہم محمد صلعم کے پاس جاوین گے اور اونکا اتباع کرینگے تو بہتر ہوگا اس لئے کہ محمد صلعم کا شرف ہماری
واسطے شرف ہوگا اوس نے مجھہ سے سخت انکار کیا اور مجھہ سے کہا کہ اگر میرے سوا کوئی بھی باقی نہ رہیگا
مین محمد صلعم کا کبھی اتباع نہ کرون گا یہ باتین کر کے ہم آپس سے جدا ہو گئے اور مینے اپنے دل مین کہا کہ
یہ وہ مرد ہے جسکا بہائی اور باپ بدر مین قتل کئے گئے ہین پہر مین نے عکرمہ بن ابی جہل سے ملاقات کی
اور جو کچھہ مین نے صفوان بن امیہ سے کہا تھا اوسکی مثل عکرمہ سے کہا جو کچھہ صفوان نے مجھہ سے کہا تہا
اوسکی مثل عکرمہ نے مجھہ سے کہا مینے عکرمہ سے کہا جس شی کا ذکر مینے تجھہ سے کیا ہی تو اوسکو پوشیدہ
رکھ عکرمہ نے کہا مین اسکو ذکر نہ کرونگا خالد نے کہا مین اپنے مکان کی طرف گیا اور مینے اپنی سواری
کے اونٹ کے واسطے امر کیا کہ اوسوقت تک نکال کر آجاوی کہ مین عثمان بن طلحہ سے ملاقات کر لون
مینے اپنے دل مین کہا عثمان میرا سچا دوست ہی جس بات کی مین امید کرتا ہون اگر مین اوس سی اوسکو
ذکر کرونگا تو بہتر ہوگا پہر مجھہ کو اوسکے باپ دادا کا قتل ہونا یاد آگیا مین نے اس امر سے کراہیت کی
کہ مین عثمان سے اسکو ذکر کرون پہر مین نے اپنے دل مین کہا مجھے اسکے ذکر کرنے سے کیا ضرر ہی
مین تو ابھی جانیوالا ہون جس شئے کی طرف امر پھیر گیا تہا مینے عثمان سے اوسکو ذکر کیا یعنی رسول اللہ صلعم
نے عرب اور عجم پر غلبہ کیا ہے اور ہم لوگ مغلوب ہو گئے ہین اوسکو ذکر کیا اور مینے عثمان بن طلحہ سے کہا کہ ہم
لوگ اوس لومڑی کی مثل ہین جو اپنے سوراخ مین ہو اگر اوس سوراخ مین ایک ڈول پانی ڈالا جاوے
تو وہ اس مین سے نکل جاوے اور مینے اپنے اون پہلے دو دوستون سے جو کچھہ کہا تہا اوس کی مثل
عثمان بن طلحہ سے کہا اوس نے جلد قبول کر لیا اور کہا کہ مین آج ہی جاتا ہون اور مین ارادہ کرتا ہون کہ مین
جاؤن تم میری اس اونٹنی کو راستے مین بیٹھا پاؤ گے خالد نے کہا مینے اور عثمان بن طلحہ نے مقام یاجج مین ملنے
کا باہم وعدہ کیا اگر عثمان مجھہ سے آگے چلا جاویگا تو وہ یاجج مین ٹھیر جاوے گا اور اگر مین اوس سی آگے چلا
جاؤن گا تو مین وہان ٹھیر جاؤنگا خالد نے کہا ہمنے سحر کے وقت سفر کیا اور فجر طلوع نہین ہوئی تہی کہ ہم

یاجج مکہ سے آٹھ میل پر ایک جگہ ہے ۱۲

دونون یا جمع مین مل گئے پہر ہم صبح کو چل دئے یہان تک کہ ہم مقام ہدہ[۵] مین پہونچے ہمنے عمرو بن العاص کو ہدہ مین پایا عمرو بن العاص نے ہمکو دیکھہ کر مرحبا کہا ہمنے کہا تم کو بہی مرحبا ہے عمرو بن العاص نے پوچھا کہان جاتے ہو ہمنے پوچھا تم کس ارادہ سے آئے ہو اونہون نے ہم سے پوچھا تم کس ارادہ سی آئے ہو ہمنے کہا اسلام مین داخل ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے کا ارادہ سے ہم جارہی ہین عمرو بن العاص نے کہا یہ وہی ارادہ ہے جس نے مجھے آگے بڑہایا ہے خالد نے کہا ہم سب ساتھہ ہوئے یہانتک کہ ہم مدینہ مین داخل ہوئے اور ہمنے اپنی سواری کے اونٹ ظہر حرہ مین بٹھلا دئے ہماری آنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے پہونچائی آپ ہمارے آنیسے مسرور ہوئے مینے اپنی اچھے کپڑون مین سے کپڑے پہنے پہر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیکا قصد کیا میرا بہائی مجھے مل گیا اوسنے مجھ سے کہا جلد جاؤ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے آنے کی خبر پہونچ گئی ہے اور تمہارے آنے سی مسرور ہوئے ہین اور آپ تمہارا انتظار کررہے ہین ہم نے چلنے مین سرعت کی مین آپ کے قریب پہونچا آپ میری طرف دیکھکر تبسم فرمارہے تہے یہان تک کہ مین آپ کے پاس جاکر کہڑا ہوگیا اور مینے آپ کو نبوت کا سلام کیا آپنے میرے سلام کا جواب بشاش چہرہ سے دیا مینے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی ہداک اور فرمایا مین دیکھتا تھا کہ تمکو عقل ہے مین یہ امید کرتا تھا کہ تمکو وہ عقل تسلیم نہ کرے گی مگر خیر کی طرف خالد نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپنے مجھکو دیکھا ہے کہ جنگ کے مقامات مین آپ کے مقابلہ پر مین حاضر ہوتا تھا آپ میرے واسطے اللہ تعالیٰ سی یہ دعا فرماوین کہ میرے اون مقامات مین حاضر ہونے کو بخشدے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الاسلام یجب ما کان قبلہ اسلام آپنے ماقبل کے امور کو قطع کردیتا ہے۔

حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتی ہوا مومنین تشریف لے گئے مشرکین کو عسفان مین پایا جبکہ آپ نے ظہر کی نماز پڑہی مشرکین نے آپ کو اور اصحاب کو دیکھا کہ رکوع کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین بعض نے بعض سے کہا کہ تمہاری واسطے یہ فرصت

[۵] ہدہ حجاز مین ایک موضع کا نام ہے کہ وہ عسفان اور مکہ کے درمیان ہے ۱۲۔

ہے اگر تم حملہ کروگے تو تمہارا علم اون کو نہ ہوگا یہان تک کہ اونپر تم جا گرد گے اون مین سے ایک کہنے والی نے کہا کہ اِن کی دوسری نماز ہے جو انکے نزدیک اِن کے اہل اور اموال سے زیادہ دوست ہی تم لوگ مستعد رہو یہان تک کہ تم اونپر حملہ کرو اللہ تعالی نے واذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلواۃ آخر آیت تک نازل کیا اور جس امر کے ساتھ مشرکین نے مشورہ کیا تہا آپ کو اوس سے آگاہ کردیا جبکہ آپ نے عصر کی نماز پڑہی اور مشرکین آپ کے سامنے قبلہ کی جگہہ مین تھے آپنے اپنے پیچھے مسلمانون کو دو صف کردیا اور صلواۃ خوف پڑہی جبکہ اصحاب کی طرف مشرکین نے نظر کی کہ اون مین کا بعض سجدہ کرتا ہے اور بعض قیام کرتا ہے اور مشرکین کی طرف دیکھتا ہی مشرکین نے کہا کہ جس امر کا ہمنے اونکے ساتھ ارادہ کیا تہا اِن کو اوسکی خبر ہوگئی۔

خرائطی نے ہواتف مین ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مین مکہ کی طرف ارادہ کرکے متوجہ ہوئے ایک آواز دینے والے نے ابوقبیس پہاڑ پر سے اوس رات مین جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جانیکے واسطے حکم دیا تہا ایسی آواز سے آواز دی کہ تمام اہل مکہ کو سنایا ؎

| | |
|---|---|
| ہبوا فساحر کم متا صحابتہ | سیروا الیہ وکونوا معشر الکرما |

بیدار ہوجاؤ جو ساحر تمہارا ہے اوسکے صحابی ہمارے ہمراہ ہین تم اوسکی طرف جاؤ اور بزرگ گروہ ہوجاؤ۔

| | |
|---|---|
| بعد الطواف وبعد السعی فی مہل | وان یحوزہم من مکۃ الحرما |

پیچھے طواف کے اور پیچھے دوڑنے کے تمہارا ساحر مہلت مین ہی اور اس ارادہ مین ہے کہ اپنے صحابہ کو مکہ سے حرم مین گزار دے۔

| | |
|---|---|
| شاہت وجوہکم من معشر نکل | لاتنصرون اذا ما حاربوا الصنما |

برے ہوجاوین تمہارے چہرے تم نامرد گروہ سے ہو تم صنم کو نصرت نہین دیتے جسوقت مسلمان لوگ جنگ کرتے ہین۔

یہ اشعار سن کر مشرکین جمع ہوگئے اور اونہون نے باہم یہ عہد کیا کہ رسول اللہ صلعم اون کے اس سال مین مکہ مین اونکے پاس داخل نہون یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا یہ آواز دینے والا سلفع بتون کا شیطان ہے انشاء اللہ تعالی قریب مین اللہ تعالی سلفع کو قتل کریگا

لوگ اس حال مین تھے کہ یکایک پہاڑ پر سے ایک آواز سنی کہنے والا یہ کہتا تھا۔

| | وخاب سعیہم ما اقصر الہما | شاہت وجوہ رجال حالفوا صنما |
|---|---|---|

برے ہوجاوین اون مردون کے چہرے جنہون نے صنم کو ہم سوگند بنایا ہے اور اون کی کوشش بیکار ہوجائے کتنے قاصر الہمت لوگ ہین۔

| | شیطان او تاکم سحقا لمن ظلما | انی قتلت عدو اللہ سلفعۃ |
|---|---|---|
| جو تمہاری تونکا شیطان تہا اس شخص کو ہلاکی ہو جسنے ظلم کیا | | مین نے اللہ تعالی کے دشمن سلفعہ کو قتل کرڈالا |
| | وکلہم محرم لا یسفکون دما | وقد اتاکم رسول اللہ فی نفر |

تحقیق تمہارے پاس رسول اللہ صلعم ایک گروہ مین تشریف لائے ہین کہ اوس گروہ کے کل آدمی احرام باندہے ہوئے ہین اور خونریزی نہین کرتے ہین۔

## یہ باب اُن آیتون اور معجزون کے بیانمین ہے جو غزوہ ذی قرد مین واقع ہوئی ہین

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ دینے والی اونٹنی کو لیا اور حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت وہ لوگ سرزمین غطفان مین ٹھیرین گے استنے مین غطفان کا ایک مرد آگیا اوس نے کہا کہ وہ لوگ فلان غطفانی کے پاس گئے اوسنے اُنکے واسطے اونٹ ذبح کیا ہے۔

مسلم نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہے کہ مشرکین نے مدینہ کے چرنے والے جانورون کو لوٹا اور چلے گئے اور اون جانورون مین عضباء اونٹنی تہی اور مسلمانون مین کی ایک عورت کو گرفتار کرکے لے گئے وہ عورت اس کے بعد کہ مشرکین سو گئے کہڑی ہوگئی اور جس وقت وہ اپنا ہاتھ کسی اونٹ پر رکھتی وہ بلبلاتا تہا یہانتک کہ وہ عضباء کے پاس آئی وہ ایسی اونٹنی کے پاس آئی جو مطیع تہی اور خوب سواری دیتی تہی وہ اوس پر سوار ہوگئی اور اوسنے عضباء کا رُخ مدینہ کی طرف کردیا وہ مدینہ مین آگئی۔

بیہقی نے عبداللہ بن ابی قتادہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ ابو قتادہ نے اُن چوپایون
مین سے جو مدینہ مین آئے تھے ایک گھوڑا مول لیا ابو قتادہ سے مسعدۃ الفزاری ملا اوس نے پوچھا
اے ابو قتادہ یہ کیسا گھوڑا ہے ابو قتادہ نے کہا کہ یہ گھوڑا ہے مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑون کے ساتھ جہاد کے واسطے باندہ رکھون مسعدۃ نی کہا کہ تم لوگون کا
قتل کس قدر آسان ہے اور تمہاری حرارت کس قدر شدید ہے ابو قتادہ نے سنکر کہا مین اللہ تعالی
سے یہ دعا کرتا ہون کہ تجہہ سے مین ایسی حال مین ملون کہ مین اس گھوڑے پر سوار ہون مسعدۃ نی کہا
آمین اس درمیان کہ ابو قتادہ اوس گھوڑے کو ایکدن اپنی چادر کے پلو مین خرمی کھلا رہی تھے یکایک
گھوڑے نے اپنا سر اوٹھایا اور اپنے کان دبائے ابو قتادہ نے دیکھکر کہا واللہ اسنی گھوڑے کی بو سونگھی
ہے ابو قتادہ کی مان نے کہا اے میری بیٹے ہم عہد جاہلیت مین مان کے بیٹے نہین تھی جبکہ اللہ تعالی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا تو ہم کیونکر مان کے بیٹے ہو سکین گے آپ کی مدد ہمکو لازم ہے پہر دوسری بار
گھوڑے نے اپنا سر اوٹھایا اور اپنے کان دبائے ابو قتادہ نے کہا خدا کی قسم ہے اسنی گھوڑے کی
بو پائی ہے ابو قتادہ نے اوسپر زین باندہا اور اپنے ہتیار لئی پہر چلے گئے اونکو ایک مرد ملا اوس نے
کہا کہ اونٹنیون کو لوگ لیگئے ہین (یعنی لوگ اونکو لوٹ کے لیگئے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اصحاب اونکی جستجو مین گئے ہین ابو قتادہ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو قتادہ ملے آپ نے
فرمایا اے ابو قتادہ تم جاؤ تمہارے ساتھ اللہ تعالی ہے ابو قتادہ نے کہا مین گیا یکایک مینے اونٹنیون
کو دیکھا کہ اونکو لوگ ہانک رہی تھے مینے لشکر پر حملہ کیا میری پیشانی مین ایک تیر لگا مینے اوسکو نکال لیا
مین یہ گمان کرتا تہا کہ مینے اوسکا پیکان نکال لیا ہے میری سامنے ایک سوار حاذق آیا اوسکی چہرہ پر
مغفر تہا اوس نے کہا ای ابو قتادہ اللہ تعالی نے تجہہ کو مجہہ سے ملایا اور اوس نے اپنا چہرہ کھول دیا
یکایک مینے دیکھا کہ وہ مسعدۃ الفزاری تہا اُس نے پوچھا کہ ان چیزون مین سے کون سی چیز تجھکو زیادہ
دوست ہے تلوار سے لڑنا یا نیزہ سے لڑنا یا کشتی لڑنا مینے کہا اسکا تجہہ کو اختیار ہے تو جس کو پسند کری
اوسنے کہا کشتی لڑنا مجھے پسند ہے وہ اپنے گھوڑے پر سے اُترا اور مین اپنے گھوڑے پر سے اُترا پھر ہم نے

باہم حملہ کیا یکایک مین اوسکے سینہ پر تہا مینی اپنا ہاتھ اوسکی تلوار پر مارا جبکہ اوس نے دیکھا کہ میری ہاتھ
مین اوسکی تلوار آگئی ہے اوس نے مجہسی کہا اے ابو قتادہ مجہہ کو زندہ رکہہ مینے کہا واللہ زندہ نہ
رکہون گا اوسنے کہا میری لڑکی کی پرورش کون کرے گا مینی کہا تیری لڑکی کے واسطے دوزخ ہی
پہر مینے اوسکو قتل کر ڈالا اور اپنی چادر مین اوسکو لپیٹ دیا پہر مینی اوسکے کپڑے لے لئے اور اونکو
مین نے پہن لیا اور مینی اوسکے ہتیار لے لئے پہر مین اوسکے گہوڑے پر بیٹہہ گیا اور میرا گہوڑا جس
وقت ہم نے باہم مقابلہ کیا تہا بہاگ گیا اور لشکر کی طرف پلٹ کے گیا لشکر کے آدمیون نے اوسکو
پہچانا پہر مین چلا گیا اور مین مسعدۃ کے بہتیجے کے نزدیک گیا وہ سترہ سوارون مین تہا مینی اوسکے اتنی
زور سے نیزہ مارا کہ اوسکی کمر ٹوٹ گئی اور اوسکی آنتین نکل پڑین اور مینی اون اونٹنیون کو اپنی برچہے
سے روکا جنکو وہ لوگ لوٹ کر لیگئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب آئے جبکہ آپ اور اصحاب
لشکر کی جگہہ تک پہونچے تو یکایک اونہون نی ابو قتادہ کے گہوڑے کو ایسے حال مین موجود پایا کہ اوسکی
کونچین کاٹ دی گئی تہین ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ابو قتادہ کے گہوڑے کی کونچین کاٹ
ڈالی گئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار ویح امک رب عدو لک فی الحرب فرمایا تیری
مان کا بہلا ہو جنگ مین تیری بہت سے دشمن ہین کسی دشمن نے ابو قتادہ کی گہوڑے کی کونچین کاٹ
دی ہون گی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آئے یہانتک کہ اوس جگہہ تک پہونچے
جہان ہم نے باہم مقابلہ کیا تہا یکایک آپنے اور اصحاب نے ایک مرد کو پایا جو ابو قتادہ کی کپڑون
سے ڈہانپا ہوا تہا ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ابو قتادہ شہید ہو گئے آپنے فرمایا اللہ تعالی ابو قتادہ
پر رحم کرے قسم ہے اوس ذات کی جسنے مجہہ کو مکرم کیا ہے جس شی کے ساتھ مکرم کیا ہے ابو قتادہ قوم کی
پیچہے پیچہے ہی اور رجز پڑہ رہا ہے عمر ابن الخطاب اور ابو بکر الصدیق رض گئے دوڑ رہی تھے یہانتک کہ
کپڑا اٹہا یا یکایک اونہون نے مسعدۃ کا چہرہ دیکہا اور کہا اللہ اکبر اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول
سچا ہے اور مین آپکے پاس ایسے حال مین آیا کہ مین اونٹنیون کو جمع کر کے ہانک رہا تہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تیرے چہرے نے فلاح پائی ای ابو قتادہ تو سید الفرسان ہے اللہ تعالی تجہکو

اور تیرے بیٹون اور پوتون مین برکت دی تیرے چہرہ مین یہ کیا ہے مینے عرض کی یہ وہ تیر ہی جو میرے لگا ہے آپنے فرمایا میرے پاس آؤ آپنے اوسکا پیکان نہایت نرمی سے کھینچ لیا پھر آپنے اوس زخم مین لعاب دہن مبارک لگا دیا اور اپنی ہتیلی مبارک اوسپر رکھدی قسم ہی اوس ذات کی جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ مکرم کیا ہے نہ زخم مین ٹیس پیدا ہوئی اور نہ اوسمین قرحہ پڑا۔

ابن سعد نے صالح بن کیسا سے روایت کی ہی کہا ہے کہ محرز بن نضلہ نے کہا مینے دُنیا کے آسمان کو دیکھا کہ میرے واسطے کھولدیا گیا ہے یہانتک کہ مین آسمان مین داخل ہوا اور مین ساتوین آسمان تک پہونچا پھر مین سدرۃ المنتہیٰ تک گیا مجھہ سی کہا گیا کہ یہ تیری جگہہ ہے مینے اس خواب کو حضرت ابو بکر الصدیق رضہ کے سامنے بیان کیا ابو بکر الصدیق آدمیون مین بڑے معبر تھے اُنہون نے تعبیر دی کہ تم کو شہادت کی بشارت ہو محرز اس کے ایک دن بعد غزوہ ذی قرد مین قتل ہوئے۔

ابن سعد نے عبد اللہ بن ابی قتادہ کے طریق سے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا کہ یوم ذی قرد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو پالیا آپنے میری طرف نظر کی اور آپنے یہ دعا فرمائی اللھم بارک لہ فی شعرہ وبشرہ اور آپنے فرمایا تیرے چہرہ نے فلاحیت پائی کیا تو نے مسعدہ کو قتل کیا ہے مینے عرض کی ہان مینے قتل کیا ہے آپنے مجھہ سی پوچھا تیرے چہرہ مین یہ کیا ہے مینے عرض کی میرے تیر لگا ہے آپنے فرمایا میرے نزدیک آؤ مین آپکے پاس گیا آپنے اوسپر لعاب دہن مبارک لگا دیا نہ اوسمین ٹیس پیدا ہوئی اور نہ اُس سی ریم نکلا اور ابو قتادہ نی ستر برس کے سن مین وفات پائی اور وہ ایسے تھے گویا پندرہ سال کے ہین۔

زبیر بن بکار نے روایت کی ہی کہا ہے مجھہ سے ابراہیم بن حمزہ بن ابراہیم بن نسطاس نے محمد بن ابراہیم بن الحارث سے حدیث کی ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذی قرد مین اُس چشمہ پر گئے جسکا نام بیسان تہا اوس چشمہ کا احوال دریافت فرمایا آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ اسکا نام بیسان ہے اور یہ شور پانی ہے آپنے فرمایا بلکہ یہ نعمان ہے اور پاکیزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نام بدل دیا اور اللہ تعالی نے اوسکا پانی بدلدیا اوس

کو طلحہ رضہ نے خرید کر لیا اور اوسکو خدا کی راہ مین تصدق کیا۔

## یہ باب اون آیتون اور معجزون کی بیان مین ہی جو غزوہ خیبر مین واقع ہوئی ہین

شیخین نے مسلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو گئے ہم رات مین چلے قوم کے لوگون مین سے ایک مرد نے عامر بن الاکوع سے کہا کیا تم ہمکو اپنے اشعار رجز نہ سناؤگے عامر مرد شاعر تھے وہ اپنے اونٹ سی اُترے اور قوم کے لوگون کے واسطے حدی کہنے لگے یہ اشعار حدی مین پڑھ رہی تھے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| | اللهم لولا انت ما اهتدينا | | ولا تصدقنا ولا صلينا |
| یا اللہ اگر تو نہ ہوتا ہم ہدایت نہ پاتے | | اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے | |
| | فاغفر فداالک ما ابقينا | | وثبت الاقدام ما لقينا |
| تو ہماری مغفرت کر ہم تجھپر فدا ہون جبتک ہم باقی رہین | | اور ہمارے قدمون کو قایم رکھہ اگر ہم دشمن سی ہٹ رہین | |

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون اونٹون کا چلانے والا ہے آدمیون نے عرض کی عامر ہی آپنے فرمایا یرحمہ اللہ قوم کے لوگون مین سی ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ عامر کے واسطے جنت واجب ہوگئی آپنے کس واسطے اِس کے ساتھ ہمکو متمتع نہین فرمایا راوی نے کہا جسوقت قوم کی لوگون نے صفین باندہین عامر نے اپنی تلوار لی تاکہ اوسکو ایک یہودی کی پنڈلی پر مارین اون کی تلوار کا پیپلا پلٹا اور اونکے گھٹنے پر لگا عامر اوس سے مر گئے اور اس حدیث کی مسلم نے دوسری وجہ سے روایت کی ہے اور اس مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ شعر کا قایل کون شخص ہے آدمیون نے کہا عامر ہے آپنے فرمایا غفر لک ربک راوی نے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس لفظ کے ساتھ ہرگز کسی شخص کو مخصوص نہین فرمایا مگر وہ شہید ہوا عمر رضہ نے کہا کاش آپ ہمکو عامر کے ساتھ متمتع فرماتے اور حدیث کے ایک لفظ مین یہ ہی کہ آپنے کسی انسان کے لئے خاص کر کے مغفرت ہرگز نہین چاہی مگر وہ انسان شہید ہوا۔

شیخین نے سہیل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر مین فرمایا مین یہ جھنڈا کل کے دن مین اوس مرد کو ضرور دونگا جس کے ہاتھون پر اللہ تعالی فتح دے گا جبکہ آپ صبح کو اوٹھے آپنے دریافت فرمایا علی ابن ابی طالب کہان ہین آدمیون نے کہا ان کی آنکھین آئی ہین آپنے فرمایا اون کے پاس کسی کو بھیجو حضرت علی رض لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی دونون آنکھون مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور اونکے واسطے دعا فرمائی وہ ایسے اچھے ہو گئے گویا اونکی آنکھون مین درد ہی نہ تھا۔

شیخین نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے حضرت علی خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے حضرت علی کی آنکھین آئی تھین حضرت علی رض نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی سے رہ جاؤنگا حضرت علی رض گئے اور آپسے لاحق ہو گئے جبکہ اوس رات کی شام تھی جس کی صبح کو اللہ تعالی نے فتح دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل کے دن مین اوس مرد کو یہ رایت ضرور دونگا جسکو اللہ تعالی اور اوسکا رسول دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اوسکو فتح دیگا ایکایک ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو موجود پایا اور ہمکو اونکی امید نہ تھی اسلئے کہ اونکی آنکھین آئی تھین آدمیون نے کہا یہ حضرت علی حاضر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رایت دیا اللہ تعالی نے اونکو فتح دی اور اسی حدیث کی روایت مسلم نے دوسری وجہ سے سلمہ سے کی ہے اور اونکے قول کو ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کی دونون آنکھون مین لعاب دہن مبارک ڈالا وہ اچھے ہو گئے اور اسی حدیث کی روایت حارث اور ابو نعیم نے سلمہ سے دوسری وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت علی رض نے رایت لیا اور اوسکو لیکر گئے یہانتک کہ اوسکو قلعہ کے نیچے گاڑ دیا قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے حضرت علی رض کو دیکھا اور اوسنے پوچھا آپ کون ہین کہا مین علی ہون یہودی نے کہا قسم ہے اوس شے کی جو حضرت موسی ع پر نازل کیگئی ہے تم نے ہم لوگون پر علو کیا ہے حضرت علی رض پلٹ کے نہین آئے یہانتک کہ اللہ تعالی نے اونکے ہاتھون پر خیبر کو فتح کیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث مین اس امر پر دلالت ہی کہ یہود کی طرف

جو شخص بہیجا گیا اوسکے بہیجے جانے کا علم اون کو پہلے سے اون کی کتابون سے ہوگیا تہا اور یہ علم ہوگیا تہا کہ اوس شخص کے ہاتہون پر فتح ہوگی اور یہی یہ قصہ ابن عمر اور ابن عباس اور سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ اور ابو سعید الخدری اور عمران بن الحصین اور جابر اور ابی لیلی الانصاری کی حدیثون مین وارد ہوا ہے اور ان کل احادیث کی روایت ابو نعیم نے کی ہو اور جمیع احادیث مین یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی آنکہون مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور وہ اچہی ہوگئین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے بریدہ سے یہ روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر مین یہ فرمایا کل کے دن مین اوس مرد کو ضرور جہنڈا دونگا جسکو اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول دوست رکہتا ہے وہ خیبر کو غلبہ سے لیگا اور حضرت علی رضہ اوس جگہہ نہ تہے قریش نے جہنڈی کیواسطے اپنی گردنین بلند کین اور حضرت علی اپنے اونٹ پر آگئے اونکی آنکہین آئی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا میرے پاس آؤ وہ آپکے پاس آئے آپنے اون کی دونون آنکہون مین لعاب دہن مبارک ڈالا آنکہونکا درد جاتا رہا یہانتک کہ حضرت علی اپنے راستہ سے چلے گئے پہر آپنے حضرت علی رضہ کو جہنڈا عطا فرمایا۔

احمد اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہو کہا ہے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر مین میری آنکہو مین لعاب دہن مبارک ڈالا ہے میری آنکہین نہین آئین اور نہ میرے سر پر درد ہوا۔

بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہا ہے حضرت علی رضہ شدید گرمی مین گاڑہے کپڑے کی قبا روئی سے بہری ہوئی پہنتے تہے اور گرمی کی پرواہ نہین کرتے تہے اور شدید سردی مین دو ہلکے باریک بُننے ہوئے کپڑے پہنتے تہے اور جاڑے کی پرواہ نہین کرتے تہے کسی نے حضرت علی رضہ سے اسکو پوچہا حضرت علی نے یہ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر مین فرمایا مین کل کے دن اوس مرد کو جہنڈا دونگا جسکو

اللہ تعالیٰ اور اوسکا رسول دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو فتح دے گا آپنے مجھہ کو بلایا اور جھنڈا دیا پھر آپنے یہ دعا فرمائی اللھم اکفہ الحر والبرد اسکے بعد مینے نہ گرمی پائی اور نہ سردی۔

ابونعیم نے ضبیرمہ بن الطفیل سے روایت کی ہی کہا ہے مینے حضرت علیؓ کو یوم ذی قارمین دیکھا اونکے جسم پر ایک تہمت اور ایک چادر تہی سردی کے دن مین اپنے اونٹ پر قطران مل رہے تہے اور اونکی پیشانی پسینا ٹپکا رہی تہی۔

طبرانی نے (اوسط) مین سوید بن غفلہ سی روایت کی ہی کہا ہے ہم ایسے حال مین حضرت علیؓ سے ملے کہ اونکے جسم پر جاڑے کے موسم مین دو کپڑے تھے ہمنے کہا آپ دہوکا نہ کہایئے ہماری یہ سرزمین سرد ہی آپ کی زمین کی مثل نہین ہے حضرت علیؓ نے فرمایا مجھکو سردی معلوم ہوتی تہی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ کو خیبر کی طرف بہیجا مینے عرض کی میری آنکھین آئی ہین آنحضرت صلعم نے میری آنکھون مین لعاب دہن مبارک ڈالا مینے نہ سردی پائی اور نہ گرمی اور نہ میری آنکھین آئین۔

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہی کہا ہے مرحب قلعہ خیبر سی نکلا اور اوس نے کہا مجھہ سے کون شخص لڑتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا مین لڑتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا اوسکی طرف جاؤ اور اون کے لئیے یہ دعا کی اللھم اعنہ علیہ وہ اوسکی طرف گئے اور اوسکو قتل کر ڈالا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ اور عروہؓ کے طریق سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ایک کالا حبشی غلام اہل خیبر مین سی آیا وہ اپنے سردار کی بکریون مین تھا اور اوس نے پوچہا اگر مین مسلمان ہو جاؤنگا تو میرے واسطے کیا ہوگا آپنے فرمایا جنت ملیگی وہ مسلمان ہوگیا پہر اوس نے عرض کی اے نبی اللہ یہ بکرین میری پاس امانت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان بکریون کو ہمارے لشکر سے نکال دی پہر انپر ایک آواز کر دے اور اونکو کنکریان مار دے اللہ تعالیٰ تیرے پاس جو امانت ہی تیری طرف سی ادا کر دیگا اوس حبشی نے ویسی ہی کیا وہ بکرین اپنے مالک کی پاس پلٹ کے چلی گئین یہودی نے پہچان لیا کہ اوسکا غلام مسلمان ہوگیا اوس نے حبشی غلام کو قتل کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالی نے اس غلام کو بزرگی دی اور اوس کو خیبر کی طرف چلایا اوسکے نفس سے اسلام حق تھا اور مینی اوسکے سر کے پاس دو حور عین کو دیکھا۔

بیہقی نے دوسری وجہ سی جابر رضہ بن عبداللہ سے روایت کی ہی کہا ہے غزوہ خیبر مین ایک لشکر گیا اہل لشکر نے ایک انسان کو پکڑا اوسکے ساتھ بکریان تھین وہ اون کو چراتا تھا اہل لشکر اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اوس نے عرض کی مین آپ پر ایمان لایا اور جو شے آپ لائی ہین اوسپر مین ایمان لایا مین بکریون کا کیا بندوبست کرون یہ امانت ہین اور یہ بکریان ایک آدمی کی ایک بکری ہے اور ایک آدمی کی دو بکریان اور کسی کی دو سے زیادہ ہین آپنے فرمایا ان بکریون کے مونہون پر کنکریان مار دی وہ اپنے اہل کے پاس پلٹ کے چلی جاوین گی اوس غلام نے ایک مٹھی کنکریان لین اور اونکے مونہو نپر مارین وہ بکریان دوڑتی چلی گیئین یہانتک کہ ہر ایک بکری اپنے اہل کے پاس داخل ہو گئی پہر وہ غلام حبشی صف کی طرف بڑہا اوسکے ایک تیر لگا اوس نے اوسکو قتل کر ڈالا اور اوسنے اللہ تعالی کا نماز مین ایک سجدہ بہی نہین کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکے پاس حور علین مین سی اوسکی دو بیبیان ہین۔

حاکم اور بیہقی نے شداد بن ہاد سے یہ روایت کی ہی کہ اعراب مین سے ایک مرد ایمان لایا اور اوس نے ہجرت کی جبکہ غزوہ خیبر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچہہ غنیمت ملی آپنے اوسکو تقسیم کر دیا اور اوس مرد کا حصہ اوسکو دیا اوس نے کہا مینے آپ کا اتباع غنیمت پر نہین کیا تہا ولیکن مینے آپ کا اتباع اس ارادہ پر کیا تہا کہ میرے یہان پر تیر لگے اور اوس نے اپنی حلق کی طرف اشارہ کیا کہ تیر یہان لگے اور مین اوس تیر سے مر جاؤن اور جنت مین داخل ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ تعالی کی تصدیق کرتا ہے تو اللہ تعالی تجہہ کو صادق کر دیگا پہر آدمی دشمن سے لڑنی کو گئے جس جگہہ اوس اعرابی نے اشارا کیا تہا اوس کے اوسی جگہہ تیر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی اوس نے تصدیق کی تہی اللہ تعالی نے اوسکو صادق کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہی کہا ہے مجہہ سی عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بعض اون آدمیون سے حدیث کی ہے جو مسلمان ہو گئے تہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر مین

آئے اور عرض کی ہم بہوکے ہین اور ہمارے ہاتہون مین کوئی شے نہین ہی آپنے دعا فرمائی ای میرے اللہ تجہکو انکا حال معلوم ہے اور ان کے پاس کسی قسم کا قوت نہین ہے اور میرے ہاتہ مین مال نہین ہے جو مین وہ مال خاصکر ان کو دون تو انکو ایک بڑا قلعہ فتح کردے آپ کی مراد یہ تہی کہ وہ غلہ اور چربی مین سب قلعون سے اکثر ہو لوگ گئے اللہ تعالی نے آپکی دعاسے اون لوگون کو صعب بن معاذ کے قلعہ پر فتح دی خیبر مین کوئی قلعہ غلہ اور چربی مین اوس سے اکثر نہ تہا۔

ابن قانع اور بغوی اور ابو نعیم نے صحابہ مین سعید بن شتیم سے جو بنی سہم بن مرہ مین سے ایک مرد نے یہ روایت کی ہے اونکے باپنے اون سے یہ حدیث کی ہے کہ مین عیینہ بن حصین کے لشکر مین تہا جسوقت وہ یہود خیبر کی مدد کو آیا تہا اونہون نے کہا ہمنے عیینہ کے لشکر مین ایک آواز سنی کہنے والا کہتا تہا اے لوگو تم اپنے اہل کی خبر لو تمہاری غیبت مین لوگ اونکے پاس جانیوالے ہین راوی نے کہا کہ عیینہ کے لشکر کے لوگ ایسے پلٹ کر گئے کہ ایک دوسرے کو نہین دیکہتا تہا وہ کہتے تہے ہم نے اس آواز کی کوئی خبر نہین دیکہی اور ہم اسکا گمان نہین کرتے ہین کہ وہ آواز تہی مگر آسمان سے آئی تہی۔

واقدی نے کہا ہے مجہہ سے موسیٰ بن عمر الحارثی نے ابو سفیان محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اہل شق سے خیبر مین جنگ کی اور خیبر مین بہت سے قلعے تہے خیبر کے لوگ قلعہ نزار مین پناہ گزین ہوئے اور اونہون نے سخت امتناع کیا یہانتک کہ ایک تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑون پر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتیلی بہر کنکریان لین اور وہ کنکریان اونکے قلعہ پر ماربن قلعہ اون کے ساتہ ہل گیا پہر وہ زمین مین دہس گیا یہانتک کہ مسلمان آئے اور اہل قلعہ کو اونہون نے گرفتار کرنیکے طور سے گرفتار کر لیا۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

شیخین نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز غلس مین پڑہی پہر آپ سوار ہوئے اور آپنے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین۔

بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کی آنکھہ مین سبزی دیکھی آپنے پوچھا کہ یہ سبزی کیسی ہے کہا میرا سر ابن ابی الحقیق کے آغوش مین تھا اور مین سو رہی تھی مینے خواب مین دیکھا گویا ایک چاند میرے آغوش مین اوتر آیا مین نے اس خواب کی خبر اوس کو دی اوس نے سُن کر میرے ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ یثرب کے بادشاہ کی آرزو کرتی ہے۔

ابن سعد نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہی کہا ہے کہ صفیہ رضہ نے کہا مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ہون اور وہ شخص ہے جو یہ زعم کرتا ہے کہ اوسکو اللہ تعالی نے بھیجا ہی اور ایک فرشتہ ہے ہمکو اپنے بازو مین چھپا رہا ہے صفیہ کے آدمیون نے صفیہ کا خواب سنا اور اوسکو اون پر رد کیا اور اس باب مین صفیہ سے سخت باتین کین۔

ابو یعلی نے حمید بن ہلال سے یہ روایت کی ہے کہ صفیہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آئی کہ میرے نزدیک آپسے زیادہ ناگوار آدمیون کے درمیان کوئی شخص نہ تھا آپنے مجھہ سے فرمایا کہ تیری قوم نے ایسا کیا ایسا کیا مین اپنی جگہہ سے نہین اوٹھی تھی کہ میرے نزدیک آپسے زیادہ دوست آدمیون مین سے کوئی نہ تھا۔

بیہقی نے عاصم الاحول کے طریق سے ابی عثمان النہدی سے یا ابی قلابہ سے روایت کی ہی کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو تشریف لائے ایسے حال مین آئی کہ خرمے سرسبز تھے آدمیون نے خرمون کے کھانے مین سرعت کی انکو بخار آگیا اس کی شکایت انہون نے آپسے کی آپنے اون سے فرمایا کہ پانی مشکون مین سرد کرین اور فجر کی دو اذانون کے درمیان اون پر وہ پانی ڈالین اور پانی ڈالتے وقت اللہ تعالی کا نام لین آدمیون نے ارشاد کے موافق عمل کیا گویا وہ رسّی سے کھُل گئے بیہقی نے کہا ہی کہ ہم نے اس حدیث کو عبد الرحمن بن المرقع سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موصول طور پر روایت کیا ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت (معرفہ) مین عبد الرحمن بن المرقع سے کی ہی کہا ہے جبکہ خیبر فتح ہوا وہ میوہ جات سے سرسبز تھا آدمی میوہ جات پر گری اونکو تپ نے گھیر لیا تپ کی شکایت اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپنے فرمایا کہ تپ کیوا سطے

مشکون مین پانی ٹھنڈا کرو اور اپنے اوپر دوازانون کے درمیان ڈالو آدمیون نے ارشاد کے موافق عمل کیا اون کی تپ چلی گئی۔

واقدی اور بیہقی نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کی ہے کہا ہے مین خیبر کی طرف گیا میرے ساتھ میری زوجہ تھی کہ وہ حاملہ تھی اوسکو راستہ مین نفاس آگیا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا اوسکے واسطے تم بھگا دو جسوقت اچھے طور پر بھیگ جاوین تو اوسکو وہ پی لے مین نے ارشاد کے موافق عمل کیا اوس نے نفاس کا خون کچھہ نہین دیکھا منقطع ہو گیا۔

بیہقی نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے روایت کی ہے اون راویون نے کہا ہے کہ ابو شتیم المزنی اسلام لے آیا تھا اور اوسکا اسلام اچھا ہوا اوس نے یہ حدیث بیان کی ہے کہا ہی جبکہ ہم لوگ عیینہ بن حصین کے ساتھ اپنے اہل کی طرف بھاگ کر گئے عیینہ ہمکو پلٹا کے اپنے ساتھ لایا جبکہ وہ خیبر کے ورے تھا ہم رات مین اوتر پڑے اور سونے کے بعد خواب سے ڈر کے بیدار ہو گئے عیینہ نے کہا تم لوگون کو بشارت ہو مینے آج کی رات خواب مین دیکھا ہے کہ مجھکو خیبر کا ذوالرقبہ پہاڑ دیا گیا ہے اس کی تعبیر یہ ہے واللہ مین نے محمد صلعم کی گردن پکڑ لی راوی نے کہا جبکہ ہم خیبر مین آئے عیینہ آیا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال مین پایا کہ آپنے خیبر کو فتح کر لیا تھا عیینہ نے کہا اے محمد آپنے میرے خلفا سے جو کچھہ غنیمت لی ہے مجھہ کو دیجے اس لئے کہ مین آپ سی اور آپکے قتال سے پھر گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا تجھکو تیرے اہل کی طرف اوس آواز نے بھگا دیا تھا جسکو تو نے سنا تھا اوس نے کہا ای محمد مجھہ پر بخشش کیجے آپنے فرمایا تیرے واسطے ذوالرقبہ ہے عیینہ نے پوچھا ذوالرقبہ کیا شے ہے آپنے فرمایا ذوالرقبہ وہ پہاڑ ہے جس کو تو نے خواب مین دیکھا تھا تو نے اوسکو لیا تھا یہ سُن کر عیینہ اپنے اہل کی طرف پھر گیا اوسکے پاس حارث بن عوف آیا اور اوس سے کہا کیا مین نے تجھہ سے نہین کہا تھا تو غیر شے مین رکھا جاتا ہے یعنی تجھہ کو خواری ہوگی واللہ محمد صلعم مشرق اور مغرب کے درمیان جو کچھہ ہے اوسپر ضرور غلبہ کرنے والے ہین اس امر کی ہم کو بہت سے یہودی خبر دیتے تھے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے ابو رافع سلام بن ابی الحقیق سے البتہ سنا ہی وہ یہ کہتا تھا کہ ہم لوگ

محمد صلعم سے نبوت پر اس لئے حسد کرتے ہین کہ نبوت بنی ہارون سے نکل گئی محمد نبی مرسل ہے اور
یہودی لوگ اس بات مین تیری اطاعت نہین کرین گے اور ہم محمد کے ہاتون سے دوبار ذبح ہونگی
ایک بار ہمارا ذبح یثرب مین ہوگا اور دوسری بار ذبح خیابر مین حارث نے کہا مین نے سلام سی
پوچہا کیا محمد صلعم کل روے زمین کے مالک ہو جاوین گے اوس نے کہا تورات کی قسم ہے کل
روے زمین کی مالک ہو جاوین گے۔

ابو نعیم نے علقمہ کے طریق سی ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہی ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر مین تہے آپ نے رفع حاجت کا ارادہ فرمایا آپ نے مجہہ سے فرمایا ای عبداللہ نظر
کرو کیا تمکو کوئی شے دکھتی ہے مینے نظر کی ایکا یک مینے ایک ہی درخت کو دیکہا مینے آپ کو خبر کی آپ
نے فرمایا دیکہو کیا کوئی شے تم کو نظر آتی ہے مینے دوسرا درخت دیکہا جو اوس درخت سی دور تہا مینے
آپ کو خبر کی آپ نے مجہہ سے فرمایا ان دونون درختون سے یہ کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم
دونون کو حکم دیتے ہین کہ تم جمع ہو جاو مینے اون درختون سے کہا وہ ایک جائے پر جمع ہو گئی پہر آپ
اون درختون کے پاس آئے اور اپنے آپ کو اون سے چہپایا پہر آپ کہڑے ہو گئی اون دونون درختون مین
سے ہر ایک درخت اپنی اپنی جگہہ کی طرف چلا گیا۔

ابن سعد نے ابن عباسؓ سی روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر غالب ہوئی
اہل خیبر سے اس شرط پر صلح کی کہ اپنی جانون اور اپنے اہل کو لیکر نکل جاوین اونکے ساتھ نہ چاندی
رہے اور نہ سونا کنانہ اور ربیع آپ کے پاس لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سی پوچہا
تمہارے وہ ظروف کہان ہین جنکو تم لوگ اہل مکہ کو عاریت کے طور پر دیتے تہے دونون نے کہا ہم
لوگ بہاگے ہمکو ایک زمین ذلت دیتی تہی اور دوسری زمین عزت دیتی تہی ہم نے کل شے خرچ
کر ڈالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون سے فرمایا اگر تم مجہہ سے کسی شے کو چہپاؤ گے اور
مجہکو اوسپر اطلاع ہوگی تو اوسکے سبب سی تمہارے خونون اور تمہارے بچون عورتون کو حلال کر دونگا
اونہون نے کہا بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد انصاری کو بلایا اور اوس سے فرمایا

کہ فلان زمین کی طرف جاؤ جس مین نہ پانی ہے اور نہ درخت ہین پہر کہجور کے درختون کے پاس آؤ اور ر
ایک درخت کو دیکہو کہ وہ تمہارے دہنی جانب ہوگا یا بائین جانب پہر ایک اونچے درخت کو دیکہو
جو کچہہ اوس مین ہے وہ میری پاس لیکر آؤ وہ مرد انصاری گیا اور یہود کے ظروف اور اموال لیکر آپکے
پاس آیا رسول اللہ صلعم نے اون دونون کی گردنین مارین اور اونکی ذرّیت کو بردہ بنایا۔

حارث بن ابی اسامہ نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ
خیبر مین فرمایا کہ جس مرد کا اونٹ ضعیف ہو اور جس مرد کا اونٹ سرکش ہو وہ پلٹ جاوی اور منادی کرنی
والی کو حکم دیا اوس نے ارشاد کے موافق پکار دیا جن کے اونٹ ضعیف یا سرکش تھے وہ پلٹ کے
چلے گئے قوم کے لوگون مین ایک مرد تہا جسکا ایک سرکش اونٹ تہا وہ اوسپر سوار تہا وہ رات کے
وقت اشخاص کی سیاہی یا ایک جماعت پرسے گذرا اونٹ اوس سے بہڑک گیا اور اوسکو گرا دیا جبکہ
وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپنے دریافت فرمایا تمہارے ہمراہی کا کیا واقعہ ہے
آدمیون نے اوسکے واقعہ سے آپ کو خبر کی آپ نے بلال رضؓ سے پوچہا کیا تم نے آدمیون مین نہین
پکار دیا تہا کہ جس کا اونٹ ضعیف ہو یا سرکش ہو وہ پلٹ جاوے بلال نے عرض کی بیشک مینی
پکار دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑہنے سی انکار کیا۔

بیہقی نے ثوبان سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفر مین فرمایا انشاء اللہ ہم
آج رات مین سفر کرنیوالے ہین ہمارے ساتھ وہ شخص سفر نہ کرے جسکا اونٹ ضعیف ہی یا سرکش
ہے ایک مرد نے اپنی ایسی اونٹنی پر کوچ کیا جو سرکش تہی وہ اوسپر سے گرپڑا اوسکی ران کہل گئی وہ
مر گیا آپ نے بلال کو حکم دیا اونہون نے تین بار پکار دیا کہ جنت عاصی کو حلال نہ ہوگی۔

ابن سعد نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہی کہا ہے کہ عمر ابن عبد العزیز رضؓ
نے اپنی خلافت کے زمانہ مین مجھکو لکہا کہ میرے واسطے کتیبہ کی تفتیش کر دیکہا کتیبہ خیبر مین سی رسول اللہ صلعم کا خمس تہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاصۃً تہا۔ راوی نے کہا مینے عمرہ بنت عبد الرحمن سے
پوچہا عمرہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جوقت ابن ابی الحقیق سے صلح کی تو نطاۃ اور شق کے

پانچ جزر گئے اونمین سے کثیبہ ایک جزر تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ گولیان بنائین اور
تم یہ جان لو کہ اون پانچ گولیون مین سے ایک گولی پر لفظ (للہ) لکہا ہوا تہا آپنے یہ دعا کی۔ اللہم
اجعل سہمک فی الکثیبہ سو اول وہ سہم جسپر للہ لکہا تہا کثیبہ پر نکلا کثیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا خمس تہا اور باقی سہم اغفال تہے جنمین علامتین نہین تہین وہ مسلمانون کے واسطے ہمارہ تہا وہی
مشترک حصون پر تہی۔ ابوبکر نے کہا ہے کہ مینے عمر بن عبد العزیز کو اس کے ساتھ لکہدیا۔ بخاری
نے یزید بن ابی عبید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے تلوار کی مار کا نشان سلمہ بن الاکوع کی
پنڈلی پر دیکہا مینے اون سے پوچہا یہ کیسی چوٹ ہے اونہون نے کہا یہ وہ چوٹ ہے جو یوم خیبر مین
مجہکو لگی ہے آدمیون نے کہا کہ سلمہ شہید ہوگئے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
آپنے تین بار اوسپر پہونک دیا اسوقت تک مجہکو اوس سے کوئی تکلیف نہین ہوئی۔

شیخین نے سہل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
بعض مغازی اور مشرکین بہڑ گئے اور جنگ کرنے لگے اوس کے بعد ہر ایک قوم اپنے اپنے
لشکر کی طرف پہری مسلمانون مین ایک ایسا مرد تہا کہ مشرکین سے جو رہا سہا ہوتا وہ اوسکو نہچہوڑتا
مگر اوسکا پیچہا کرتا اور اوسکو اپنی تلوار سے مارتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے
کہا کہ جسقدر زیادہ جزا پانے والا آج کے دن فلان شخص ہے اوس سے زیادہ جزا پانے والا کوئی
نہین ہے آپنے فرمایا سنو وہ اہل دوزخ سے ہے آپکے اس ارشاد کو قوم کے لوگون نے عظیم جانا اور
اونہون نے کہا اگر فلان شخص اہل نار سے ہے تو ہم لوگون مین کون شخص اہل جنت سے ہوگا ایک
مرد نے کہا واللہ اس حالت پر یہ شخص کبہی نہ مریگا وہ مرد اوس کے پیچہے ہولیا جسوقت وہ دوڑتا
تو یہ مرد اوس کے ساتہہ دوڑتا اور جسوقت وہ ٹہیر جاتا تو یہ مرد اوسکے ساتہہ ٹہیر جاتا تہا یہانتک کہ
وہ زخمی ہوگیا اور اوسکا زخم شدید ہوگیا اور موت مین سبقت کی اوسنے اپنی تلوار کو زمین پر رکہا اور
اوسکا پہیلا اپنی دونون پستانون کے بیچ مین رکہا پہر وہ اوسپر جہک گیا اور اپنے نفس کو قتل کر ڈالا اور
مرد جو اوسکے پیچہے پیچہے تہا وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور اوس نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ

آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہین آپنے اوس سے پوچھا وہ کیا بات ہے جسپر تو یہ گواہی دیتا ہے اوس نے اوس مرد کے امر سے آپکو خبر دی یعنی اوسنے خودکشی کر لی آپکو یہ خبر کی۔

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر مین حاضر ہوئے جو لوگ کہ مسلمانی کا دعویٰ کرتے تھے اونمین سے ایک مرد تھا اوسکے واسطے آپنے فرمایا کہ یہ اہل دوزخ سے ہے جبکہ لڑائی موجود ہوئی اوس مرد نے سخت جنگ کی یہانتک کہ اوسکے زخم اتنی کثرت سے ہو گئے کہ ہل جل نہ سکتا تھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپنے اس مرد کو دیکھا جسکی نسبت آپنے یہ ذکر فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ سے ہے تحقیق واللہ اوس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ مین سخت قتال کیا ہے اور اوس کے زخم کثرت سے لگے ہین آپنے فرمایا سنو وہ اہل نار سے ہے قریب تھا کہ بعض آدمی اس باب مین شک کرین وہ مرد اس حال مین تھا اور اوس نے زخمون کا الم پایا۔ اوسنے اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف جھکایا اور اوس مین سے ایک تیر نکالا اور اوس سے اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا آدمیون نے دیکھکر کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپکی بات کو سچا کر دیا۔

بیہقی نے زید بن خالد الجہنی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے یوم خیبر مین ایک مرد نے وفات پائی آپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے دوست پر نماز پڑھ لو یہ سنکر آدمیون کے چہرے متغیر ہو گئے آپنے فرمایا کہ تمہارے دوست نے اللہ تعالیٰ کی راہ مین خیانت کی تھی ہم لوگون نے اوس کے سامان کی تفتیش کی ہمنے یہود کے منکو نمین کا ایک ایسا منکا اوس سامان مین پایا جسکی قیمت دو درہم نہ تھے۔

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف گئے ہمنے نہ چاندی غنیمت پائی اور نہ سونا مگر کپڑے اور سامان اور اموال پائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی قریٰ کی طرف متوجہ ہوئے آپکو ایک حبشی غلام جس کا نام مدعم تھا۔ ہدیہ مین بھیجا گیا تھا اس درمیان کہ وہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اوتار رہا تھا یکایک اس کے پاس ایک تیر آیا اور اوس نے اوس حبشی غلام کو قتل کر ڈالا آدمیون نے کہا اوسکو جنت گوارا ہو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز وہ جنت مین داخل نہ ہوگا قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے وہ شملہ جو غنیمتون مین سے اوسنے یوم خیبر مین لیا تھا اور لوگون کی تقسیم مین نہین آیا تھا وہ اوسپر دوزخ کو بھڑکاویگا۔

بخاری نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک ایسی بکری ہدیہ بھیجی گئی جسمین زہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود مین سے جو لوگ یہان ہین اون کو اس جگہہ جمع کردو یہودی آپکے واسطے جمع ہوگئے آپنے اون سے فرمایا کہ مین تم لوگون سے ایک شے پوچھنے والا ہون کیا تم مجھکو سچا کرنے والے ہو یہود نے کہا بیشک آپنے یہود سے پوچھا تمہارا باپ کون ہے اونہون نے کہا فلان ہے آپنے یہود سے فرمایا تمنے جھوٹ کہا بلکہ تمہارا باپ فلان ہے۔ یہود نے کہا آپنے سچ فرمایا اور آپ فرمانے مین گذر گئے یعنی جو بات تھی وہ فرمادی۔ آپنے یہود سے پوچھا کیا تمنے اس بکری مین زہر ملایا ہے یہود نے کہا بیشک ہمنے زہر ملایا ہے آپنے اون سے پوچھا کہ کس شے نے تم کو اس امر پر برانگیختہ کیا یہود نے کہا ہمنے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ کاذب ہونگے تو ہم آپسے آرام پاوینگے اور اگر آپ نبی ہونگے تو آپ کو زہر ضرر نہ دیگا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ یہود مین کی ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی آپنے اصحاب سے فرمایا کھانے سے ہاتھہ روک لو یہ بکری زہر آلود ہے آپنے اوس یہودیہ سے پوچھا کہ جو فعل تونے کیا اسپر کس چیز نے تجھکو برانگیختہ کیا اُسنے کہا مینے یہ ارادہ کیا تہا کہ مجھکو یہ معلوم ہوجاوے کہ اگر آپ نبی ہونگے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اوسپر مطلع کردیگا اور اگر آپ کاذب ہونگے تو آپسے مین آدمیون کو راحت دے دونگی۔ آپنے اوس سے تعرض نہین کیا۔

شیخین نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری لائی آپنے اوسمین سے کہایا وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپنے اوس سے اس امر کو دریافت فرمایا اوسنے کہا مینے یہ ارادہ کیا تہا کہ آپ کو

قتل کرڈالون آپنے فرمایا کہ اس عورت کو اللہ تعالیٰ میرے قتل پر مسلط کرنے والا نہ تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابونعیم نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی آپنے اوسکی طرف کسیکو بھیجا اور اوس سے دریافت فرمایا کہ جو فعل تو نے کیا ہے اوسپر کس شے نے تجھکو برانگیختہ کیا اوس نے کہا مینے یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ نبی ہونگے تو اللہ تعالیٰ آپکو اس امر پر مطلع کر دیگا اور اگر آپ نبی نہ ہونگے جھوٹے ہونگے تو آپسے مین آدمیون کو راحت دے دونگی۔

دارمی اور بیہقی نے جابر بن عبداللہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ اہل خیبر مین سے ایک یہودیہ عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی آپنے اوسکا ذراع لے لیا اور اوسمین سے کھایا اور آپکے اصحاب مین سے چند آدمیون نے کھایا آپنے اصحاب سے فرمایا کھانے سے اپنے ہاتھ اوٹھالو اور یہودیہ کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تو نے اس بکری مین زہر ملایا ہے اوس نے پوچھا آپ کو کس نے خبر کی آپنے فرمایا اس ذراع نے میرے ہاتھ مین مجھکو خبر کی ہے اوس نے کہا بیشک مینے زہر ملایا ہے آپنے اوس سے پوچھا تو نے زہر ملانے سے کیا ارادہ کیا ہے اوس نے کہا مینے اپنے دل مین کہا تھا اگر یہ شخص نبی ہے تو اسکو زہر ضرر نہ دیگا۔ اور اگر نبی نہ ہوگا تو ہم لوگ اس سے آرام پا لینگے آپنے اوسکو عفو فرما دیا اور اوسکو عقوبت نہین کی۔ اور اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے جابر سے کی ہے اور اس حدیث مین یہ ہے کہ آپنے اصحاب سے فرمایا کھانے سے رک جاؤ اسلئے کہ اس کے اعضا مین سے ایک عضو مجھکو خبر دیتا ہے کہ یہ بکری زہر آلود ہے۔

بیہقی نے صحیح سند سے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر مین ایک زہر آلود بکری ہدیہ بھیجی آپنے اور آپکے اصحاب نے اوس مین سے کھایا پھر آپنے فرمایا کھانے سے رک جاؤ پھر آپنے اوس عورت سے پوچھا کیا تو نے اس بکری کو زہر آلود کیا ہے اوسنے پوچھا آپ کو کس نے خبر کی ہے آپنے فرمایا کہ اسکی ساق کی ہڈی نے مجھکو خبر کی ہے اوسوقت ہڈی آپکے دست مبارک مین تھی اوس نے کہا بیشک مینے زہر ملایا ہے

بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور یہ احتمال ہے کہ اس حدیث کو عبدالرحمن نے جابر سے یاد رکہا ہو شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ اس حدیث کی روایت طبرانی نے کعب بن مالک سے موصول طور پر کی ہے۔

بزار نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابونعیم نے ابوسعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ بہیجی جبکہ آدمیون نے اوسکی طرف اپنے ہاتہ دراز کیئے آپنے فرمایا کہ اپنے ہاتہ روک لو کیونکہ اس کا ایک عضو مجہکو یہ خبر دیتا ہے۔کہ یہ بکری زہرآلود ہے اور آپنے اوسکے بہیجنے والی کے پاس آدمی کو بہیجکر دریافت فرمایا کیا تو نے اپنے اس کہانے مین زہر ملایا ہے اس یہودیہ نے کہا بیشک مینے زہر ملایا ہے مینے یہ ارادہ کیا تہا کہ اگر آپ کاذب ہونگے تو آدمیون کو آپسے مین آرام دے دونگی اور اگر آپ صادق ہونگے تو مینے یہ جان لیا تہا کہ اللہ تعالے آپکو اوسپر مطلع کردیگا آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی کا نام ذکر کرو اور کہاؤ ہم لوگون نے اللہ تعالی کا نام لیکر اوسکو کہایا ہم لوگون مین سے کسی کو ضرر نہین دیا۔

واقدی اور بیہقی نے ام عمارہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام جرف مین سنا آپ یہ فرماتے تہے کہ عشا کی نماز کے بعد آدمیون کے پاس نجاؤ ایک مرد قبیلہ سے گیا اور اپنے اہل کے پاس رات مین آیا جس امر کو مکروہ جانتا تہا اوس نے وہ پایا اوسکا راستہ اوس نے چہوڑدیا اور اوسکا تعرض نہین کیا۔اور اپنی بی بی کے ساتہ اسکا بخل کیا کہ اوسکو طلاق دیدے اوس مرد کی اوس عورت سے اولادین تہین اور وہ اوس عورت کو دوست رکہتا تہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی کہ رات مین اپنے اہل کے پاس گیا سو جس شے سے کراہت کی جاتی ہے اوس نے وہ شے دیکہی۔

مسلم نے ابوہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غزوہ خیبر سے پہرے تو رات مین سفر کردیا یہان تک کہ جسوقت ہمکو نیند سے پالیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقام کردیا اور بلال سے فرمایا کہ رات کو ہماری نگاہبانی کرو بلال کو نیند آگئی بلال اپنی سواری کے
اونٹ سے پیٹھ لگائے ہوئے تھے وہ بیدار نہین ہوئے اور نہ آپ کے اصحاب مین سے کوئی شخص
بیدار رہا یہانتک کہ اونپر دہوپ آگئی آخر حدیث تک اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت مالک کے
طریق سے زید بن اسلم سے یہ کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ مین ابوبکر الصدیق رضی اللہ
تعالی عنہ سے فرمایا کہ شیطان بلال کے پاس ایسے حال مین آیا کہ بلال کھڑے ہوئے نماز پڑہ رہے
تھے شیطان نے اونکو لٹا دیا اور آرام دیتا تہا جس طرح بچے کو آرام دیا جاتا ہے یہانتک کہ بلال سو گئے
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا بلال نے اوسکی مثل آپ کو خبر کی جیسے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیقؓ کو خبر کی تہی ابوبکرؓ نے سنکر کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ
اللہ تعالی کے رسول ہین۔

## یہ باب اوس معجزے کے بیان مین ہے جو عبد اللہ بن رواحہ کے لشکر مین واقع ہوا

بیہقی اور ابونعیم نے عروہ کے طریق سے روایت کی ہے اور موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب
سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو تیس شتر سوارون
مین جن مین عبد اللہ بن انیس تھے یسیر بن رزام یہودی کی طرف بہیجا یسیر نے عبد اللہ بن انیس
کے چہرہ پر ایسا زخم مارا جو ام دماغ تک پہونچا عبد اللہ بن انیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے آپنے اون کے زخم پر لعاب دہن مبارک لگا دیا اوس زخم سے نہ ریم نکلا اور نہ اوسنے
عبد اللہ کو ایذا دی یہانتک کہ عبد اللہ بن انیس نے انتقال کیا۔

## یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو عمرۃ القضا مین واقع ہوئی

واقدی اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا

مین سلاح کے ساتھ بطن یاجج کی طرف تشریف لائے آپکے پاس قریش کا ایک گروہ آیا اور کہا اے محمد آپنے کسی چھوٹے اور کسی بڑے کو بے وفائی کے ساتھ نہین پہچانا ہے آپ اپنی قوم کے پاس سلاح کے ساتھ داخل ہوتے ہین اور آپنے اپنی قوم کے لوگون سے یہ شرط کی ہے کہ اون کے پاس داخل ہونگے مگر مسافر کے سلاح کے ساتھہ اور تلوارین نیامون مین ہونگی آپنے فرمایا اون کے پاس مین سلاح کے ساتھ داخل نہونگا۔

احمد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ اور آپکے اصحاب مکہ مین آئے مشرکین نے آپس مین کہا کہ تمہارے پاس ایسی قوم آتی ہے جسکو یثرب کی تپ نے سست کردیا ہے جو بات مشرکین نے کہی تہی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اوسپر مطلع کردیا آپنے اصحاب سے فرمایا کہ بیت اللہ کے تین پہیرے دوڑ کر کرین تاکہ مشرکین اونکی چستی و دلیری دیکہین۔

احمد اور بیہقی نے ابی الطفیل کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ اپنے عمرہ مین مرالظہران مین اوترے آپکے اصحاب کو یہ خبر پہونچی کہ قریش کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ضعف اور لاغری سے دہنوسے اور بخار کی مثل ہین یا یہ کہا کہ لاغری سے اوٹھہ نہین سکتے ہین۔ یہ سنکر اصحاب نے آپسمین کہا کاش ہم اپنی سواری کے اونٹونمین سے ذبح کرتے اور اونکے گوشت کہاتے اور گوشت کا شوربا پیتے کل کے دن ہم صبحکو اوٹھتے جسوقت ہم قوم کے پاس داخل ہوتے تو ایسی حال مین ہوتے کہ ہمکو راحت اور سیری اور سیرابی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اونٹ سواری کے ذبح نکرو ولیکن اپنی توشے میرے پاس جمع کرو انہون نے ارشاد کے موافق اپنے اپنے توشے جمع کئے اور چمڑے بچہادے اور اُن توشون مین سے اسقدر کہایا کہ منہ پہیر دئے اور ہر ایک آدمی نے اپنے اپنے توشہ دان مین دونون ہاتہون سے توشہ بہر لیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہانتک کہ مسجد مین داخل ہوئے اور اونکو دوڑنے کیواسطے حکم دیا قریش نے دیکہکر کہا یہ لوگ چلنے سے راضی نہین ہوتے ہین یہ لوگ ہرنون کے کودنے کے طور پر کودتے ہین۔

## یہ باب اوس شے کے بیان مین ہی جو غالب اللیثی کے لشکر مین صفر شنہ مین واقع ہوئی

ابن سعد نے جندب بن مکیث الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ اللیثی کو ایک لشکر مین بہیجا مین اُس لشکر مین تہا اور اونکو حکم دیا کہ بنی ملوح کو لوٹین ہمنے اون کی غارت گری کی اور ہم اونکے اونٹ ہانک لائے قوم کا فریادخواہ قوم مین گیا اوتنے کثرت سے قوم کے لوگ آئے کہ ہمکو اونکے ساتھ مقابلہ کی قدرت نہ تہی ہم اون اونٹون کو نکال لاے اور اونکو ہم چلارہے تھے قوم کے لوگون نے ہمکو پالیا یہانتک کہ اُنہون نے دیکہا ہمارے اور اون کے درمیان نہ تہا مگر ایک صحرا اور ہم لوگ صحرا کی ایک طرف منہ کئے ہوئے جارہے تہے یکایک اللہ تعالے اوس صحرا کو وے آیا جس جگہہ سے اوس نے چاہا یعنی صحرا مین سیلاب آگیا صحرا کے دونون پہلوؤن کو پانی نے بہر دیا واللہ ہمنے اوسدن نہ ابر دیکہا اور نہ بارش وہ صحرا اسقدر پانی کو لایا کہ کوئی شخص یہ قدرت نہین رکہتا تھا کہ اوس سے پار ہوسکے ہمنے اون لوگون کو دیکہا کہ وہ کہڑے ہوے ہماری طرف دیکہہ رہے تھے اور ہم اون سے اتنی دور نکل گئے کہ وہ لوگ ہمارے فوت ہونے مین ہماری طلب کی قدرت نہین رکہتے تہے ۔

## یہ باب اوس شے کے بیان مین ہی جو ابو موسیٰ کے لشکر مین واقع ہوئی

حاکم نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰؓ کو لشکر بحر پر مامور کیا اس درمیان کہ وہ رات مین دریا مین جارہے تہے ایک منادی کرنے والے نے اونکے اوپر سے اونکو پکار کر کہا سنو مین اللہ تعالے کے اوس حکم سے تمکو خبر کرتا ہون جس حکم کو اللہ تعالے نے اپنے نفس پر جاری کیا ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص گرمی کے دن مین اللہ تعالیٰ کے واسطے پیاسا ہوگا اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ حق ہے کہ پیاس کے دن اوسکو پانی پلاویگا ۔

## یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے کہ زید بن حارثہ کا لشکر جو ام قرفہ کی طرف گیا تھا اوسمین واقع ہوئی

ابونعیم نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی فزارہ سے ایک عورت تہی جس کا نام ام قرفہ تہا اوس نے تیس شتر سوارون کو اپنے بیٹون پوتون مین سے ساز و سامان کے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بہیجا تاکہ وہ آپ کو قتل کر ڈالین یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے یہ دعا کی اللھم اثکلھا بولدھا - اے میرے اللہ تو اسکو اسکے بیٹون پر رولا اونکی طرف آپنے زید بن حارثہ کو ایک لشکر مین بہیجا وہ باہم بہڑ گئے ام قرفہ اور اوس کے سب بیٹے پوتے مارے گئے -

## یہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو دوسرے لشکر مین واقع ہوئی

احمد اور بیہقی نے صحیح سند سے انسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک عورت آئی اور اوس نے کہا یارسول اللہ مینے خواب مین دیکہا ہے - گویا مین جنت مین داخل ہوئی ہون مینے جنت مین ایک آواز سنی مینے نظر کی لیکایک مینے دیکہا کہ فلان اور فلان لایا گیا یہانتک کہ بارہ مردون کو اوسنے گنا اور اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا تہا اُس عورت نے بیان کیا کہ وہ بارہ مرد لائے گئے اونکے جسمون پر میلے کچیلے کپڑے تہے اور اونکی گردن کی رگین خون بہارہی تہین کہا گیا کہ اِن کو نہر البیدخ کی طرف لیجاؤ اونہون نے اوسمین غوطے مارے اور اوس نہر سے وہ ایسے حال مین نکلے کہ اونکے چہرے چودہوین رات کی چاند کی مثل تہے پہر سونے کی کرسیان لائی گئین وہ اوسپر بیٹہے اور سونے کی طباق لائے گئے اونمین بسر تہے یعنی تازے خرمے تہے یا تازے میوے تہے اونہون نے اون میوجات مین سے جس میوے کا ارادہ کیا اوسکو کہایا اور مینے اونکے ساتہہ میوے کہائے اِس کے بعد اوس لشکر سے جسکو رسول اللہ صلعم نے

بہیجا تہا ایک خوشخبری دینے والا آیا اور اوسنے آکر عرض کی یارسول اللہ ہمارا امر ایسا ہوا ایسا ہوا
اور فلان فلان شہید ہوا یہانتک کہ اوس نے اُن بارہ مردون کو گنا جنکو اوس عورت نے گنا تہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اوس عورت کو ہمارے پاس لے آؤ وہ آئی آپنے فرمایا کہ اپنے
خواب کو اس مرد سے بیان کر اوس عورت نے خواب بیان کیا جس شخص نے بشارت دی تہی اوسنے
سنکر کہا یا رسول اللہ جیسا اس عورت نے کہا ہے وہ امر ویسہی ہے -

## یہ باب اون آیتون اور معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ موتہ مین واقع ہوئے ہین

بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ مین
زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا اور فرمایا کہ اگر زید مارے جاوین تو اونکی جاے جعفر اور اگر جعفر مارے جاوین
تو اونکی جاے ابن رواحہ امیر ہون -

واقدی نے کہا ہے مجہسے ربیعہ بن عثمان نے عمر بن الحکم سے اونہون نے اپنے باپ سے
حدیث کی ہے کہا ہے کہ نعمان بن رہطی الیہودی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمیون کے
ساتہہ کہڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید بن حارثہ آدمیون پر امیر رہین اور اگر زید مقتول ہوجاوین
تو جعفر ابن ابیطالب امیر رہین اور اگر جعفر قتل ہوجاوین تو عبد اللہ بن رواحہ امیر رہین اور اگر عبد اللہ قتل
ہوجاوین تو مسلمان انہین آدمیون مین سے ایک مرد کو پسند کرکے اپنا امیر بنالین نعمان نے سنکر کہا اے
ابو القاسم اگر آپ نبی ہین آپنے جن آدمیون کے نام لئے ہین اونکے نام لئے ہین وہ تہوڑے ہون یا
بہت ہون وہ سب شہید ہوجاوینگے اسلئے کہ بنی اسرائیل مین انبیا جسوقت ایک مرد کو ایک قوم پر
سردار کرتے اور یہ کہتے کہ اگر فلان شہید ہوجاوے تو فلان امیر لشکر ہو اگر وہ انبیا سو مردون کا نام لیتے تو
وہ سو کے سو شہید ہوجاتے تہے یہ یہودی زید سے کہنے لگا کہ تم عہد کرو تم محمد صلعم کے پاس کبہی پلٹ کے
نہ آؤگے اگر محمد صلعم نبی ہین زید نے سنکر کہا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ نبی صادق اور نہایت نیک

ہین - اِس حدیث کی روایت بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے -

واقدی اور بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ غزوہ موتہ مین مین حاضر ہوا مینے وہ سامان اور ہتیار اور گہوڑون کا گروہ اور دیباج اور حریر اور سونا دیکہا جسکی طاقت کسیکو نہین ہے میری نگاہ چوندہیا گئی مجسے ثابت بن اقرم نے کہا اے ابو ہریرہ تمکو کیا ہو گیا ہے گویا تم کثیر مجمعون کو دیکہ رہے ہو جن سے تمکو حیرت ہے مینے کہا بیشک حیرت ہے ثابت نے کہا تم ہمارے ساتہہ بدر مین حاضر نہین ہوے کثرت کے سبب سے ہمنے فتح نہین پائی -

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنہون نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اصحاب نے یہ بات بہروسہ سے کہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے جعفر ملائکہ مین گذرے وہ اس طور سے اوڑتے تہے جیسے ملائکہ اوڑتے ہین اور اونکے دو بازو ہین اور اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ یعلی بن منیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل موتہ کی خبر لاے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو مجہے خبر دو اور اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دیتا ہون یعلی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجہکو خبر دیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سب کی خبر سے یعلی کو کل خبر دی اور یعلی سے اونکا وصف کیا یعلی نے سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپکو حق کے ساتہہ بہیجا ہے آپنے اون لوگون کی باتون مین سے کوئی حرف نہین چہوڑا جسکو آپنے ذکر نہین کیا ہو اور جیسے آپنے ذکر فرمایا ہے اونکا امر البتہ ویسہی ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے زمین کو یہانتک بلند کر دیا کہ مینے اونکے جنگ کی جگہہ کو دیکہا -

بخاریؒ نے انسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور ابن رواحہ کو بہیجا اور جہنڈا زید کو دیا وہ سب شہید ہو گئے قبل اسکے کہ خبر آوے اون کے مرنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون کو دی آپنے فرمایا کہ زید نے جہنڈا لیا وہ شہید ہو گئے پہر جہنڈا جعفر نے لیا وہ شہید ہو گئے پہر عبد اللہ بن رواحہ نے جہنڈا لیا وہ شہید ہو گئے پہر جہنڈا خالد بن الولید نے بغیر سردار ہونے کے لیا اون کو فتح ہو گئی -

بیہقی نے ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امرا کا لشکر بہیجا اور فرمایا تمپر زید بن حارثہ سردار ہین اگر وہ شہید ہوجاوین تو جعفر تمہارے سردار ہین اور اگر وہ شہید ہوجاوین تو عبد اللہ بن رواحہ تمہارے سردار ہین یہ لوگ گئے اور جتنے زمانہ تک اللہ تعالی نے چاہا ٹہیرے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑہے اور آپنے امر فرمایا سو جمع ہوکر نماز پڑہنے کے واسطے ندا کی گئی آدمی جمع ہوگئے آپنے فرمایا کہ تمہارے اس لشکر سے مین تمکو خبر دیتا ہون لشکر کے آدمی گئے اور دشمن سے بہڑ گئے زید شہید قتل کئے گئے پہر جہنڈا جعفر نے لیا اور قوم پر حملہ کیا یہانتک کہ وہ شہید قتل کئے گئے پہر عبد اللہ بن رواحہ نے جہنڈا لیا اور اونہون نے اپنے دونون قدم ثابت رکہے یہانتک کہ شہید قتل کئے گئے پہر خالد بن الولید نے جہنڈا لیا خالد اپنے نفس کا امیر سے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی - اللهم انه سيف من سيوفك فانت تنصره - اے میرے اللہ تعالی تیری تلوارون مین سے خالد ایک تلوار ہے سو تو اوسکو نصرت دے - اوس روز سے خالد کا نام سیف اللہ رکہا گیا -

واقدیؒ نے کہا ہے مجہہ سے محمد بن صالح التمار نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے حدیث کی ہے اور مجہہ سے عبد الجبار بن عمارہ بن غزیہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے حدیث کی ہے دونون راویون نے کہا ہے جبکہ آدمی موتہ مین جنگ مین بہڑ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹہہ گئے آپکے اور شام کے درمیان جو شے حائل تہی وہ ہٹا دی گئی آپ اونکی جنگ کی طرف دیکہہ رہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید نے جہنڈا لیا اونکے پاس شیطان آیا شیطان نے زید کو حیات کی محبت دلائی اور موت کو مکروہ کرایا اور اونکو دنیا کی محبت دلائی زید نے کہا جسوقت مومنون کے دلون مین ایمان مستحکم ہوگیا تو اسوقت تو دنیا کی محبت دلاتا ہے زید ایک قدم گئے اور شہید ہوگئے اور جنت مین داخل ہوگئے اور وہ دوڑ رہے ہین اونکے بعد جعفر نے جہنڈا لیا اون کے پاس شیطان آیا جعفر کو حیات کی محبت دلائی اور موت سے کراہت کرائی اور دنیا کی تمنا دلائی جعفر نے کہا جسوقت مومنون کے دلون مین ایمان مستحکم ہوگیا تو اب اسوقت تو مجہکو دنیا کی تمنا دلاتا ہے وہ

ایک قدم گئے اور شہید ہوگئے اور جنت مین داخل ہوگئے اور جعفر جنت مین یاقوت کے دو بازون سے اوڑتے ہین جس جگہہ جنت مین چاہتے ہین پہر عبداللہ بن رواحہ نے جہنڈا لیا وہ شہید ہوگئے پہر وہ جنت مین روکدے شخص کی طور پر داخل ہوئے یہ امر انصار پر شاق ہوا کسی نے پوچہا یا رسول اللہ عبداللہ کیون روکدے گئے تہے آپنے فرمایا کہ جسوقت اونکو زخم لگے تو وہ سست ہوگئے پہر عبداللہ نے اپنے نفس پر عتاب کیا اور اپنے آپ کو شجیع بنایا پہر شہید ہوگئے اور جنت مین داخل ہوگئے اس کے سننے سے انصار کی وہ حالت بدل گئی اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

واقدیؒ نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون شیوخ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہانتک زمین بلند کی گئی کہ آپنے قوم کے جنگ کی جگہہ ملاحظہ فرمائی جبکہ خالد بن الولید نے جہنڈا لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الآن حمی الوطیس یعنی اسب لڑائی کا تنور گرم ہوا۔

ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد کے طریق سے ابی الیسر سے اُنہون نے ابی عامر الصحابی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت جعفر اور اونکے اصحاب کی خبر آئی آپ کچہہ دیر غمگین رہے پہر آپنے تبسم فرمایا آپسے کسی نے پوچہا کہ آپنے تبسم کیون فرمایا آپنے فرمایا کہ مجہکو میرے اصحاب کے مارے جانے نے غمگین کیا یہانتک کہ مینے اونکو جنت مین آپسمین بہائی دیکہا اور تختون پر باہم مقابل بیٹہے ہوئے ہین اور اونمین کے بعض مین مینے اعراض دیکہا گویا اوس نے تلوار سے کراہت کی ہے اور مین نے جعفر کو ایک ایسا فرشتہ دیکہا جس کے دو بازو ہین اور دونون خون آلود ہین اور اون بازون کے اگلے ور از پر خون سے رنگے ہوئے ہین۔

حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے اُس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے اور اسما بنت عمیس آپکے پاس بیٹہی تہین یکایک آپنے سلام کا جواب دیا پہر آپنے فرمایا اے اسما یہہ جعفر ہین جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے ساتہہ ہین تہے اونہون نے سلام علیک کی ہے تم بہی اونکے سلام کا جواب دو اور جعفر نے مجہکو خبر دی کہ وہ

ایسے ایسے دن مشرکین سے لڑے گئے پہر کہا کہ مین مشرکین کے مقابل ہوا میرے آگے کے جسم پر تہتر زخم تیر اور نیزے اور تلوار کے لگے پہر مینے اپنے دہنے ہاتہہ مین جہنڈا لیا میرا وہنا ہاتہہ کٹ گیا پہر مینے بائین ہاتہہ مین جہنڈا لیا میرا بایان ہاتہہ کٹ گیا اللہ تعالی نے میرے دونون ہاتہون کے عوض مین مجہکو دو بازو دیے ہین مین اون دونون سے جبریل اور میکائیل علیہما السلام کے ساتہہ اوڑتا ہون جنت مین سے جس جگہہ مین چاہتا ہون وہان اوترتا ہون اور جنت کے میوون سے جس جگہہ مین چاہتا ہون کہاتا ہون۔

ابن اسحاق اور ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے اسمابنت عمیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاے اور مجہہ سے فرمایا میرے پاس جعفر کے بچون کو لاؤ مین آپکے پاس اونکو لائی آپنے اون کو سونگہا اور آپ کی آنکہون مین آنسو بہر آئے مینے پوچہا یا رسول اللہ آپ کیون روئے کیا جعفر اور اصحاب جعفر کی آپکو خبر پہونچی ہے آپنے فرمایا ہان آج کے دن وہ شہید ہوگئے۔

واقدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مان کے پاس تشریف لاے تہے مجہکو یہ یاد ہے آپنے میری مان سے میرے باپ کے قتل ہونے کی خبر کی اور آپنے فرمایا سنو مین تمکو بشارت دیتا ہون کہ اللہ تعالے نے جعفر کے دو بازو پیدا کیے ہین وہ اون دونون بازون سے جنت مین اوڑتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اوس حال مین تشریف لائے تہے کہ مین اپنے بہائی کی بکری کا مول کر رہا تہا آپنے میرے واسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم بارک لہ فی صفقتہ مینے کوئی شے نہین فروخت کی اور نہ کوئی شے مول لی مگر اوسمین مجہکو برکت دی گئی۔

بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جس وقت آپ ابن جعفر سے سلام علیک کرتے تو یون فرماتے السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مین جنت مین داخل ہوا مینے نظر کی یکایک مینے دیکھا کہ جعفر ملائکہ کے ساتھہ اوڑ رہے تھے اور یکایک مینے حمزہ کو دیکھا کہ وہ ایک تخت پر تکیہ دے ہوئے تھے۔

دار قطنی نے اغرائب مالک مین ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے آپنے آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اوٹھایا اور فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ آدمیون نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آپنے فرمایا کہ میری طرف جعفر بن ابی طالب ملائکہ کے ایک گروہ مین گذرے اونہون نے مجھسے سلام علیک کی۔

حاکم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابوہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب آجکی رات میری طرف ملائکہ کے ایک گروہ مین گذرے اونکے دو بازو ہین جو خون آلودہ ہین اور اون بازون کے اگلے پر سفید ہین۔

ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جعفر کو فرشتہ دیکھا وہ جنت مین اوڑتے ہین اونکے بازون کے اگلے پرون سے خون ٹپکتا ہے اور مینے زید کو جعفر سے کم درجہ مین دیکھا آپنے فرمایا مینے اپنے دل مین کہا مین یہ گمان نہین کرتا تہا کہ زید جعفر سے مرتبہ مین کم ہونگے آپکے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور یہ کہا کہ زید جعفر سے درجہ مین کم نہین ہین ولیکن ہمنے آپ کی قرابت کے سبب سے جعفر کو زید پر فضیلت دی ہے۔

حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا گویا مین جنت مین داخل ہوا ہون مینے جعفر کا درجہ زید کے درجہ کے فوق دیکھا مجھسے کسی نے پوچھا کیا آپ جانتے ہین کہ جعفر کا درجہ کس سبب سے بلند کیا گیا ہے مینے کہا مین نہین جانتا اوس نے مجھسے کہا آپکے اور جعفر کے درمیان جو قرابت ہے اوسکے سبب سے اونکا درجہ بلند کیا گیا ہے۔

## یہ باب اون معجزون کی بیان مین ہے جو غزوہ ذات السلاسل مین واقع ہوے ہین

ابن اسحاق اور بیہقی نے عوف بن مالک الاشجعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین غزوہ ذات السلاسل

مین تہا مین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہوا مین ایک قوم پر گزرا وہ لوگ اپنے اونٹ کے پاس تہے اونہون نے اوسکو ذبح کیا تہا اور اون کو اس امر پر قدرت نہ تہی کہ اوسکو تقسیم کرین اور مین ایک ایسا مرد تہا کہ اونٹون کو ذبح کیا کرتا تہا مینے اون سے پوچہا کیا اس اونٹ مین سے دسوان حصہ اس شرط پر تم مجہکو دوگے کہ مین اوسکو تم لوگون پر تقسیم کردون اونہون نے کہا بیشک ہم دین گے مینے اوسکے ٹکڑے کیے اور اوس مین سے دسوان حصہ لے لیا اور مین اوسکو اپنے اصحاب کے پاس اوٹہا کے لایا ہمنے کہلایا اور کہایا ابوبکر اور عمرؓ نے مجہسے پوچہا اے عوف یہ گوشت تیرے پاس کہانسے آیا۔ مینے دونون حضرات کو خبر کی اونہون نے کہا جسوقت تونے ہمکو یہ گوشت کہلایا اچہا نہین کیا پہر دونون حضرات اٹہ کہڑے ہوگئے اور اوس گوشت سے جو کچہہ اون کے پیٹون مین تہا قے کرکے نکالنے لگے جبکہ آدمی پہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے پاس آنے والون مین اول مین تہا آپنے پوچہا عوف ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا صاحب الجزور اور اس کلمہ پر کچہہ زیادہ آپنے مجہہ سے نہین فرمایا۔ اور واقدی اور بیہقی نے دوسرے طریقون سے ارسال اور موصول طور پر اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

## یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو ساحل بحر مین واقع ہوئی ہین

شیخین نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو تین سو شتر سوار اون مین بہیجا ہمارے امیر لشکر ابوعبیدہ بن الجراح تہے ہم قریش کے قافلہ کا انتظار کرتے تہے ہمکو سخت بہوک کی تکلیف ہوئی یہانتک کہ ہمنے اونٹون کا علف کہایا دریانے ہماری طرف ایک مچہلی ڈالدی جسکا نام عنبر ہے ہمنے اوس مچہلی سے ایک مہینہ تک نصف حصہ کہایا اور اوس سے ہم چکنے ہوگئے یہانتک کہ ہمارے اجسام اوس سے موٹے ہوگئے اور درست حالت پر آگئے ابوعبیدہؓ نے اوس مچہلی کی پسلیون مین سے ایک پسلی لی اور لشکر مین سے ایک بڑے طویل القامت مرد کو اور ایک بڑے طویل اونٹ کو دیکہا اور اوسکو اوسپر سوار کرایا وہ شتر سوار اوسکے نیچے سے نکل گیا۔

مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا اور ہمپر عبیدہ بن الجراح کو امیر مقرر فرمایا کہ قریش کے قافلہ سے ہم جا ملین اور ایک جھولی تمر ہمکو توشہ دیا آپنے اوس کے سوا ہمارے واسطے اور کچھ نہین پایا ابو عبیدہ ہمکو ایک ایک کھجور دیتے تھے ہم اوسکو منہ مین چوستے پھر اوسپر پانی پی لیتے تھے وہ ایک ایک کھجور ہمکو دن سے رات تک کافی ہوتی تھی دریا نے ہماری طرف ایک مچھلی ڈالدی جسکا نام عنبر ہے ہم اوس مچھلی پر ایک مہینہ تک ٹھیرے رہے اوس کو کھاتے تھے یہانتک کہ ہم موٹے ہو گئے۔

## یہ باب اون خصائص اور معجزون کے بیان مین ہی جو مکہ معظمہ کی فتح مین واقع ہوئے ہین

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے زہری نے عروہ بن الزبیر سے اُنہون نے مروان بن الحکم اور مسور ابن مخرمہ سے حدیث کی ہے دونون راویون نے کہا ہے کہ حدیبیہ کی صلح مین یہ امر ٹھیر چکا تھا کہ جو شخص یہ چاہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان مین داخل ہو وہ آپکے عہد و پیمان مین داخل ہو جاوے اور جو شخص قریش کے عہد و پیمان مین داخل ہونا چاہے وہ قریش کے عہد و پیمان مین داخل ہو جاوے بنی خزاعہ کود پڑے اور اونہون نے کہا ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیمان اور عہد مین داخل ہوتے ہین اور بنو بکر کود پڑے اور اونہون نے کہا ہم قریش کے پیمان اور عہد مین داخل ہوتے ہین یہ لوگ اس صلح پر سترہ یا اٹھارہ مہینہ کی مقدار ٹھیرے رہے پھر وہ بنی بکر جو قریش کے پیمان اور عہد مین داخل ہوے تھے خزاعہ کے اون آدمیون پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان مین داخل ہوئے تھے ایک رات اوس پانی پر حملہ آور ہوے جو خزاعہ کا تھا قریش نے کہا ہمارا علم محمدؐ کو نہوگا یہ رات کا وقت ہے ہمکو کوئی نہین دیکھتا ہے قریش نے خزاعہ کے مقابلہ پر بنی بکر کی اعانت گھوڑون اور ہتیارون سے کی اور بنی بکر کے ساتھ خزاعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کینہ پر جنگ کی جسوقت خزاعہ اور بکر کی جنگ ہوتی تھی عمرو بن سالم سوار ہوکے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا یہانتک کہ آپکے پاس آیا اور آپ کو خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو تم کو نصرت ہوئی آپ ابھی ان باتون مین تھے کہ آسمان مین ایک بدلی گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھکر فرمایا کہ یہ ابر بنی کعب کی نصرت کے واسطے خوب برسے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون کو تیاری کے واسطے حکم دیا اور اپنے نکلنے کو چھپایا اور اللہ تعالے سے یہ دعا کی کہ آپ کی خبر قریش سے پوشیدہ رکھے یہان تک کہ قریش کے بلاد مین اونکو یکایک پہونچا وے۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف سفر کا پورا ارادہ کر لیا حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کو لکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی طرف جانے کے واسطے جو قصد کیا تھا اوس سے انکو خبر دی پھر اوس کو مزینہ کی ایک عورت کو دیدیا اور اوس سے اس شرط پر اجرت ٹھیرائی کہ وہ قریش کو خط پہونچا وے اوس عورت نے اوس خط کو اپنے سر کے بالون مین رکھ لیا اور اپنے گیسوؤن کو اوس پر بٹ دیا اور اوس خط کو لیکر نکلی حاطب نے جو فعل کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسکی خبر آسمان سے آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب اور زبیر بن العوام رضی اللہ تعالی عنہما کو بھیجا عروہؓ نے کہا کہ دونون صاحبون نے اُس عورت کو پالیا جس کے ساتھ حاطب نے قریش کو خط لکھکر بھیجا تھا اور قریش کو ڈرایا تھا۔

شیخین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا کہ تم لوگ یہانتک جاؤ کہ روضہ خاخ مین پہونچ جاؤ روضہ خاخ مین ایک ہودج نشین عورت تم کو ملے گی اوسکے ساتھ ایک خط ہے وہ خط تم اوس سے لے لو حضرت علیؓ نے فرمایا ہم گئے ہمکو گھوڑے دوڑا سے لئے جاتے تھے یہانتک کہ ہم روضہ خاخ مین آئے ہمنے یکایک ایک کجاوہ نشین عورت کو پالیا ہمنے اوس سے کہا تیرے پاس جو خط ہے اوسکو نکال اوس نے کہا میرے ساتھ کوئی خط نہین ہے ہمنے اوس سے کہا تجھکو ضرور خط نکالنا پڑیگا یا ہم تیرے کپڑے اوتارینگے حضرت علی نے کہا اوسنے اپنے گندھے ہوئے بالون مین سے

اُس خط کو نکالا پہر وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے لیکا یک اوسمین یہ لکہا پایا کہ یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اون آدمیون کی طرف ہے جو مشرکین سے مکہ مین ہین اس خط مین حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امر کی مشرکین کو خبر دی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا اے حاطب یہ کیا ہے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ مجہہ پر عقوبت کرنے مین جلدی نفرمائی مین ایک ایسا مرد ہون جو قریش کا حلیف تہا اور مین اونکی ذاتون مین سے نہ تہا اور آپکے ساتہہ مہاجرین سے جو آدمی ہین وہ اونکے قرابتی لوگ ہین قریش اون کے اہل اور اموال کی حمایت کرتے ہین جسوقت مجہہ سے نسبی تعلق فوت ہوگیا تو مینے اس امر کو دوست رکہا کہ مین قریش کے پاس کوئی احسان کو اختیار کرون جس احسان کے سبب قریش میری قرابت کی حمایت کرین اور مینے یہ خط اپنے دین سے پہر جانے اور اسلام کے بعد کفر کے ساتہہ راضی ہونے کی وجہ سے نہین لکہا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا سنو اس نے تم لوگون سے سچ کہدیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجہکو چہوڑ دیجے مین اس منافق کی گردن ماردون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب بدر مین حاضر ہوا ہے اے عمر تم کو کیا معلوم ہے جو آدمی بدر مین حاضر ہوے تہے تحقیق اونپر اللہ تعالیٰ مطلع ہے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حق مین فرمایا ہے۔ اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم پہر اللہ تعالیٰ نے سورہ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ کو اپنے قول فقد ضل سواء السبیل تک نازل فرمایا۔

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین تشریف لے گئے یہانتک کہ (مرالظہران) مین دس ہزار مسلمانون مین اوترے اور آپکی اخبار قریش سے پوشیدہ ہوگئے قریش کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خبر نہین آتی تہی اور قریش یہ نہین جانتے تہے کہ آپ کیا کرنے والے ہین۔

بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ ابو بکر الصدیق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت کہا جسوقت آپ مکہ کی طرف تشریف لیجا رہے تہے یا رسول اللہ

مین نے اپنے آپ کو اور آپ کو خواب مین دیکھا ہے کہ ہم مکہ کے پاس پہونچے ہین ایک کتیا نکلی وہ بہونک رہی تہی جبکہ ہم اوس کے پاس گئے وہ چت لیٹ گئی یکایک مین نے دیکھا کہ اوس کے تہنون سے دودہ نکل رہا ہے آپنے سنکر فرمایا کہ اون کا کتا چلا گیا اور دودہ آگیا اور وہ لوگ تمسے صلہ رحمی کی درخواست کرنے والے ہین اور تم لوگ بعض سے مقابل ہونے والے ہو اگر تم لوگ ابوسفیان سے مقابل ہو تو اوسکو قتل نہ کیجو سو یہ لوگ ابوسفیان اور حکیم سے مرمین ملے۔

مسلم اور طیالسی اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن انصار نے کہا کہ یہ مرد جو ہے اسکو اس کے قریہ کی رغبت اور عشیرہ کی رافت نے پالیا ہے یعنی آپکو اپنے شہر اور کنبے کی رغبت اور رافت پیدا ہوگئی ہے انصار ان باتون مین تہے کہ وحی آگئی اور جسوقت وحی آتی تو ہم سے مخفی نہین رہتی تہی جسوقت وحی آتی تو کوئی شخص نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنکہہ اوٹہا کے دیکہتا یہانتک کہ وحی گزرجاتی جبکہ وحی اوٹہائی گئی آپنے فرمایا اے گروہ انصار تمنے یہ کہا کہ اس مرد کو اسکے قریہ کی رغبت ہوگئی ہے۔ اور اسکو اپنے قبیلہ کی رافت ہوئی ہے ہرگز ہرگز ایسا نہین ہے اگر مجہکو میرے قریہ کی رغبت ہوگی یا کنبہ کے ساتہہ رافت ہوگی اوسوقت میرا کوئی نام نہ لے گا مین اللہ تعالی کا بندہ ہون اور اللہ تعالی کا رسول ہون میری زندگی تمہاری زندگی ہے اور میری موت تمہاری موت ہے یہ سنکر انصار آپکے پاس آئے رو رہے تہے اور انصار نے یہ کہا واللہ ہمنے یہ نہین کہا ہے مگر اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول کے ساتہہ بخل رکہنے کے سبب سے کہا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی اور اللہ تعالےٰ کا رسول دونون تمہاری تصدیق کرتے ہین اور تم کو معذور رکہتے ہین۔

ابن سعد نے ابی اسحاق سبیعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ذوالجوشن الکلابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے اوس سے پوچہا تجہکو اسلام سے کس شے نے منع کیا ہے اوس نے کہا مینے آپکی قوم کو دیکہا کہ اونہون نے آپکی تکذیب کی اور آپکو اپنے وطن سے نکالدیا اور انہون نے آپ سے جنگ کی مینے دل مین کہا مین دیکہون اگر آپ اونپر غالب ہوجاوینگے تو مین آپ پر ایمان لے آونگا اور آپکا اتباع کرونگا اور اگر وہ لوگ آپ پر غالب ہوجاوینگے تو مین آپکا اتباع نکرونگا

اُس خط کو نکالا ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یکایک اوسمین یہ لکھا پایا کہ یہ
خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اون آدمیون کی طرف ہے جو مشرکین سے مکہ مین ہین اس
خط مین حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امر کی مشرکین کو خبر دی تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا اے حاطب یہ کیا ہے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ مجہہ پر عقوبت
کرنے مین جلدی نفرمائی مین ایک ایسا مرد ہون جو قریش کا حلیف تہا اور مین اونکی ذاتون مین سے
نہ تہا اور آپکے ساتہہ مہاجرین سے جو آدمی ہین وہ اونکے قرابتی لوگ ہین قریش اون کے اہل اور اموال
کی حمایت کرتے ہین جسوقت مجہہ سے نسبی تعلق فوت ہوگیا تو مینے اس امر کو دوست رکہا کہ مین قریش
کے پاس کوئی احسان کو اختیار کرون جس احسان کے سبب قریش میری قرابت کی حمایت کرین اور
مینے یہ خط اپنے دین سے پہر جانے اور اسلام کے بعد کفر کے ساتہہ راضی ہونے کی وجہ سے نہین لکہا
ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا سنو اس نے تم لوگون سے سچ کہدیا۔
حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجہکو چہوڑ دیجے مین اس منافق کی گردن ماردون رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ حاطب بدر مین حاضر ہوا ہے اے عمر تم کو کیا معلوم ہے جو آدمی بدر مین حاضر ہوے تہے
تحقیق اونپر اللہ تعالیٰ مطلع ہے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حق مین فرمایا ہے۔ اعملوا ما شئتم فقد
غفرت لکم پہر اللہ تعالیٰ نے سورہ یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم
بالمودۃ کو اپنے قول فقد ضل سواء السبیل تک نازل فرمایا۔

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین تشریف لے گئے یہانتک کہ (مر الظہران) مین دس ہزار
مسلمانون مین اوترے اور آپکی اخبار قریش سے پوشیدہ ہوگئے قریش کے پاس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی کوئی خبر نہین آتی تہی اور قریش یہ نہین جانتے تہے کہ آپ کیا کرنے والے ہین۔
بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ ابوبکر الصدیق نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت کہا جسوقت آپ مکہ کی طرف تشریف لیجارہے تہے یا رسول اللہ

مین نے اپنے آپ کو اور آپ کو خواب مین دیکھا ہے کہ ہم مکہ کے پاس پہونچے ہین ایک کتیا نکلی وہ بہونک رہی تھی جبکہ ہم اوس کے پاس گئے وہ چت لیٹ گئی یکایک مین نے دیکھا کہ اوس کے تھنون سے دودھ نکل رہا ہے آپنے سنکر فرمایا کہ اون کا کتا چلا گیا اور دودھ آگیا اور وہ لوگ تمسے صلہ رحمی کی درخواست کرنے والے ہین اور تم لوگ بعض سے مقابل ہونے والے ہو اگر تم لوگ ابوسفیان سے مقابل ہو تو اوسکو قتل نہ کیجو سو یہ لوگ ابوسفیان اور حکیم سے مر مین ملے۔

مسلم اور طیالسی اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن انصار نے کہا کہ یہ مرد جو ہے اسکو اس کے قریہ کی رغبت اور عشیرہ کی رافت نے پالیا ہے یعنی آپکو اپنے شہر اور کنبے کی رغبت اور رافت پیدا ہوگئی ہے انصار ان باتون مین تھے کہ وحی آگئی اور جسوقت وحی آتی تو ہم سے مخفی نہین رہتی تھی جسوقت وحی آتی تو کوئی شخص نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنکھہ اوٹھا کے دیکھتا یہانتک کہ وحی گزر جاتی جبکہ وحی اوٹھالی گئی آپنے فرمایا اے گروہ انصار تمنے یہ کہا کہ اس مرد کو اسکے قریہ کی رغبت ہوگئی ہے۔ اور اسکو اپنے قبیلہ کی رافت ہوئی ہے ہرگز ہرگز ایسا نہین ہے اگر مجھکو میرے قریہ کی رغبت ہوگی یا کنبہ کے ساتھہ رافت ہوگی اوسوقت میرا کوئی نام نہ لے گا مین اللہ تعالی کا بندہ ہون اور اللہ تعالی کا رسول ہون میری زندگی تمہاری زندگی ہے اور میری موت تمہاری موت ہے یہ سنکر انصار آپکے پاس آئے روتے ہوے تھے اور انصار نے یہ کہا واللہ ہمنے یہ نہین کہا ہے مگر اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول کے ساتھہ بخل رکہنے کے سبب سے کہا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول دونون تمہاری تصدیق کرتے ہین اور تم کو معذور رکہتے ہین۔

ابن سعد نے ابی اسحاق سبیعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ذوالجوشن الکلابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے اوس سے پوچھا تجھکو اسلام سے کس شے نے منع کیا ہے اوس نے کہا مینے آپکی قوم کو دیکھا کہ اونھون نے آپکی تکذیب کی اور آپکو اپنے وطن سے نکالدیا اور انہون نے آپسے جنگ کی مینے دل مین کہا مین دیکھون اگر آپ اونپر غالب ہو جاوینگے تو مین آپ پر ایمان لے آونگا اور آپکا اتباع کرونگا اور اگر وہ لوگ آپ پر غالب ہو جاوینگے تو مین آپکا اتباع نکرونگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اے ذی الجوشن اگر تو تھوڑے دنون زندہ رہے گا
یقین ہے کہ تو میرا غلبہ اوپر دیکھے گا ذوالجوشن نے کہا واللہ مین مقام ضریۃ[۱] مین تھا کہ ایک ہمارے
پاس ایک شتر سوار مکہ کی طرف سے آیا ہمنے اوس سے پوچھا کیا خبر ہے اوس نے کہا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اہل مکہ پر غالب ہو گئے جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الجوشن کو اسلام کی
طرف بلایا تھا اور وہ مسلمان نہین ہوا تھا اپنے ترک اسلام سے اوسکو غم پیدا ہو گیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے قیس بن
ابی حازم کے طریق سے ابی مسعود سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے یوم فتح مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی وہ کانپنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اپنے اوپر تو
آسانی کر مین قریش مین کی ایک ایسی عورت کا بیٹا ہون جو سوکھا گوشت کھاتی تھی۔ پھر
بیہقی نے اس حدیث کی روایت قیس سے اس لفظ سے مرسل طور پر کی ہے کہ مین بادشاہ نہین ہون مین
مین قریش مین کی ایک عورت کا بیٹا ہون جو قدید یعنی سوکھا گوشت کھاتی تھی بیہقی نے کہا ہے کہ یہ
حدیث مرسل بھی محفوظ ہے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن دینار کے طریق سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مکہ مین داخل ہوئے اوسمین تین سو ساٹھ بت پائے آپنے ہر ایک بت کی طرف
اپنے عصا سے اشارا فرمایا اور فرمایا جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا بغیر اس کے کہ
کسی بت کو عصا لگاتے کسی بت کی طرف آپ اشارا نہین فرماتے مگر وہ گر پڑتا تھا۔

ابو نعیم نے نافع کے طریق سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوم فتح مکہ مین ایسے حال مین کھڑے ہوئے بیت اللہ کے اطراف مین تین سو ساٹھ بت تھے
جنکو شیاطین نے سیس اور تانبے سے جما دیا تھا جبوقت آپ اپنا مخصر اون کے پاس لیجاتے تھے
غیر اس کے کہ مخصر بتون کو مس کرے وہ گرتے جاتے تھے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے۔ جاء الحق
وزہق الباطل آخر آیت تک وہ بت اوندھے گر رہے تھے۔

[۱] ضریہ نجد مین ایک موضع کا نام ہے ۱۲۔

بیہقی اور ابونعیم نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ مین ایسے حال مین داخل ہوئے کہ کعبہ پر تین سو بت تھے آپنے اپنی چھڑی لی آپ چھڑی کو ایک ایک بت کی طرف جھکاتے تھے وہ بت گرجاتا تھا یہان تک کہ آپ کل بتون پر گزرے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ ابن عمر کی حدیث مین اگرچہ اسناد ضعیف ہے لیکن اوسکو ابن عباسؓ کی حدیث موکد کرتی ہے اور ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے حدیث ابن عباسؓ کی روایت دوسری وجہ سے ابن عباسؓ سے کی ہے اوسمین یہ لفظ ہے کہ غیر اس کے کہ بت کو چھووین بیت اللہ کے بتون مین سے کسی بت کی طرف اشارا نہین فرماتے تھے مگر وہ چت گر پڑتا تھا۔ اس باب مین تمیم بن اسد الخزاعی کہتے ہین ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| وفی الاصنام معتبر وعلم | | لمن یرجو الثواب او العقابا | |

ترجمہ۔ ؎ بتون مین عبرت اور علم اوس شخص کے لئے ہے جو ثواب یا عقاب کی اوس سے اُمید کرتا ہے ۱۲۔

اور اسی حدیث کی روایت ابن مندہ نے تیسری وجہ سے ابن عباسؓ سے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ غریب حدیث ہے یعقوب بن محمد الزہری اس حدیث کے ساتھہ متفرد ہے۔

ابن عساکر نے عطا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین گمان نہین کرتا ہون مگر یہ کہ عطا نے ابن عباس کی طرف اس حدیث کو مرفوع کیا ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس رات مین کہ آپ مکہ کے قریب تھے غزوہ فتح مین یہ فرمایا کہ قریش مین چار شخص ہین کہ شرک سے زیادہ بری ہین اور اسلام مین قریش سے زیادہ رغبت رکھنے والے ہین کسی نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون شخص ہین آپنے فرمایا عتاب بن اسید اور جبیر بن مطعم اور حکیم بن حزام اور سہیل بن عمرو۔

حاکم نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو اپنے ساتھ لے گئے یہانتک کہ کعبہ مین آئے اور مجھسے فرمایا تم بیٹھہ جاؤ مین کعبہ کے پہلو مین بیٹھہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کاندھون پر چڑھے پھر آپنے مجھہ سے فرمایا کہ کھڑے ہوجاؤ جبکہ آپنے اپنے نیچے میرا ضعف دیکھا کہ مین آپکا بار نہین اوٹھا سکتا آپنے مجھہ سے فرمایا بیٹھہ جاؤ مین بیٹھہ گیا

پھر آپنے مجھ سے فرمایا اے علی تم میرے کاندھون پر چڑھ جاؤ مین آپکے کاندھون پر چڑھ گیا پھر آپ مجھکو لیکر کھڑے ہوگئے جبکہ آپ مجھکو لیکر کھڑے ہوگئے مجھکو یہ خیال ہوتا تھا اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارہ کو پکڑلون مین کعبہ کے اوپر چڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دور ہٹ گئے اور آپنے فرمایا کہ اون لوگون کا بڑا بت جو قریش کا بت ہے اوسکو گرا دو وہ بڑا بت تانبے کا تھا اور لوہے کی میخون سے جڑا ہوا تھا اوس کی میخین زمین تک گڑی ہوئی تھین - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اِس کے گرانے کی تدبیر کرو اور مجھ سے یہ فرماتے تھے ایہ ایہ جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا مین اوسکے اوکھاڑنے کی تدبیر کر رہا تھا یہانتک کہ مینے اوس پر قابو پالیا اور مینے اوسکو پھینک دیا وہ اوندھا گر پڑا -

ابن سعد نے عبد اللہ بن عباس کے طریق سے روایت کی ہے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو فتح مین تشریف لائے آپنے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے بھائی کے دونون بیٹے عتبہ اور معتب پسران ابولہب کہان ہین مین اونکو نہین دیکھتا ہون مینے کہا جو لوگ کہ مشرکین قریش سے تھے اور وہ دور چلے گئے ہین وہ بھی اون کے ساتھ دور چلے گئے ہین آپنے فرمایا اون دونون کو میرے پاس لاؤ مین ارشاد کے موافق سوار ہو کے اون کی طرف مقام عرنہ کو گیا اور مین دونون کو ساتھ لایا آپنے اونکو اسلام کی دعوت دی وہ دونون مسلمان ہوگئے اور انہون نے آپسے بیعت کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اون دونون کے ہاتھ آپنے پکڑ لئے اور اون کو اپنے ساتھ لے گئے یہانتک کہ مقام ملتزم مین آئے اور ایک ساعت تک دعا مانگی پھر وہان سے پھرے اور آپکے چہرہ مبارک سے سرور دکھتا تھا مینے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپکو مسرور کیا ہے مین آپکے چہرہ مبارک مین سرور کو دیکھتا ہون آپنے فرمایا کہ مینے اپنے ان دونون چچازاد بھائیون کی بخشش اپنے رب سے چاہی میرے ربنے اِن دونون کو مجھے بخش دیا -

طبرانی نے (اوسط) مین ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم فتح مین فرمایا یہ وہ شے ہے جسکا میرے رب نے مجھسے وعدہ کیا تھا پھر آپنے سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح پڑھی۔

ابو یعلی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو ابلیس لعین نے خوب فریاد کی ابلیس کے پاس اوسکی ذریت جمع ہوئی اوس نے اون سے کہا کہ آج کے دن کے بعد تم لوگ اس امر سے ناامید ہوجاؤ کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو شرک کی طرف پھیر دو۔

بیہقی نے ابن ابزی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا ایک عورت حبشیہ بوڑھی کھچڑی بالون والی آئی وہ اپنا چہرہ کھسوٹ رہی تھی اور ہلاکی کی دعا کرتی تھی کسی نے کہا یا رسول اللہ ہمنے ایک حبشی بڑھیا کو دیکھا کہ وہ اپنا چہرہ کھسوٹتی تھی اور ہلاکت کے واسطے دعا کرتی تھی آپنے سنکر فرمایا کہ وہ بڑھیا نائلہ ہے وہ اس امر سے مایوس ہوگئی ہے کہ تمھارے اس شہر مین اوس کی کبھی پوجا کی جاوے۔

ابن سعد اور ترمذی اور حاکم اور ابن حبان اور دار قطنی اور بیہقی نے حارث بن مالک سے روایت کی ہے۔ حارث نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے اسے مکہ آجکے دن کے بعد کبھی روز قیامت تک مکہ مین جہاد نہین کیا جاے گا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اہل مکہ کفر اختیار نکرینگے جس کی وجہ سے مکہ مین جہاد کیا جاوے جیسے آپنے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مسلم نے مطیع سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ کوئی قریشی آجکے دن کے بعد کبھی قیامت تک قید کرکے قتل نہین کیا جائیگا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد سے ہر ایک قریشی کے اسلام کا ارادہ فرمایا ہے قریشی کفر پر قتل نہ کیا جائیگا۔

ابن سعد نے کہا ہے ہمکو موسی بن داود نے خبر دی ہے موسی سے ابن لہیعہ نے اعرج

سے اور اعرج نے ابوہریرہؓ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن دہوان تھا وہ دہوان اللہ تعالے کا یہ قول ہے - فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین -

ابن ابی حاتم نے اعرج سے اللہ تعالی کے قول یوم تاتی السماء بدخان کے معنی مین روایت کی ہے کہا ہے کہ دہوان فتح مکہ کے دن تہا -

بیہقی اور ابونعیم نے ابی الطفیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مکہ کو فتح کیا تو خالد بن الولید کو نخلہ[لہ] کی طرف بہیجا نخلہ مین عزیٰ بت تہا خالد وہان آئے اور عزیٰ بت تین بیخون پر قایم تہا خالد نے اون بیخون کو کاٹ ڈالا اور جو مکان عزیٰ پر تہا اوسکو منہدم کر دیا پہر خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو خبر کی آپنے سنکر فرمایا کہ تم پلٹ کے چلے جاؤ تمنے کچہہ کام نہین کیا خالدؓ ارشاد کے موافق پلٹ کے گئے جبکہ عزیٰ کے پوجا کرنے والون نے خالد کی طرف دیکہا وہ لوگ عزیٰ کے دربان تہے پہاڑ مین پناہ گزین ہوئے اور وہ یہ کہتے تہے اے عزیٰ تو اسکی عقل فاسد کر دے اے عزیٰ تو اسکو کانا کر دے ورنہ تو مرجا - خالدؓ نے کہا یکایک مینے ایسی ایک عورت کو دیکہا جو برہنہ اور اپنے سر کے بال بکہیرے ہوی تہی اور وہ اپنے سر پر خاک ڈال رہی تہی خالدؓ نے اوس عورت کے سر پر تلوار ماری یہانتک کہ اوسکو قتل کر ڈالا پہر خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آئے اور آپ کو خبر کی آپنے فرمایا کہ وہ عورت عزیٰ تہی -

لہ نخلہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک موضع ثقیف کے رساکن سے ہے ۱۲

ابن سعد نے سعید بن عمرو الہذلی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا اپنے لشکرون کو ادہر اودہر پہیلا دیا اور خالد بن ولید کو عزیٰ کی طرف بہیجا کہ اوسکو منہدم کر دین جبکہ خالد عزیٰ کے پاس پہونچے اوسکی طرف اپنی تلوار نیام سے نکالی ایک کالی عورت برہنہ جس کے سر کے بال بکہرے ہوئے تہے خالد کی طرف نکل کے آئی خالد نے اوس کے تلوار ماری اور اوسکے دو ٹکڑے کر دئے پہر خالدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آئے اور آپ کو خبر کی آپنے فرمایا بیشک وہ عورت عزیٰ تہی وہ اس امر سے

مایوس ہوگئی کہ تمہارے ملکون مین پوجی جاوے۔

ابن سعد نے واقدی سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون راویون نے کہا ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا سعد بن زید الاشہل کو مناۃ کی طرف بہیجا مناۃ بت مقام مشلل مین تہا تاکہ مناۃ کو منہدم کردین زید بیس سوارون مین گئے یہانتک کہ مناۃ کے پاس پہونچے۔ مناۃ پر خادم متعین تہے اون خادمون نے پوچہا تمہارا کیا ارادہ ہے زید نے کہا کہ مناۃ کے منہدم کرنے کا ارادہ ہے اوس خادم نے کہا تم ہو اور مناۃ ہے سعد آئے اور مناۃ کی طرف جارہے تھے اونکی طرف ایک برہنہ کالی عورت جس کے سر کے بال بکہرے ہوئے تہی نکل کے آئی اور ہلاکت کیلئے دعا مانگ رہی تہی اور اپنا سینہ کوٹ رہی تہی اوس کے خادم نے دیکہکر کہا اے مناۃ تو اپنے بعض غضبون کو دے اور سعد اوسکو تلوار سے مار رہے تہے سعد نے اوسکو قتل کرڈالا اور بت کی طرف سعد آئے اور اوسکو منہدم کردیا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابو اسحاق السبیعی سے یہ روایت کی ہے کہ ابوسفیان بن حرب فتح مکہ کے بعد بیٹہا تھا ابوسفیان نے اپنے دل مین کہا کاش مین محمدؐ کے مقابلہ کے واسطے ایک بڑی جماعت کو جمع کرتا اور وہ اپنے نفس سے یہ باتین کر رہا تہا یکایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے دونون شانون کے درمیان مارا اور فرمایا کہ اگر تو لوگون کو جمع کریگا تو اوسوقت اللہ تعالی تجہکو خوار اور رسوا کرے گا ابوسفیان نے اپنا سر اوٹہایا یکایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سر پر کہڑا پایا آپ سے کہا کہ اس گہڑی تک مجہکو یقین نہ تہا کہ آپ نبی ہین مین اپنے نفس سے البتہ یہ باتین کر رہا تھا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابی السفر کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جارہے ہین اور آدمی آپکے پیچہے چل رہے ہین۔ ابوسفیان نے اپنے اور اپنے نفس کے درمیان کہا کاش اس مرد سے مین دوبارا جنگ کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ آپنے اپنا دست مبارک ابوسفیان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ جبوقت تو ایسا کرے گا تو اللہ تعالی تجہکو رسوا کرے گا ابوسفیان نے کہا جو بات اپنے نفس سے مینے کہی ہے

ہین اللہ تعالےٰ سے اوس بات سے توبہ کرتا ہون اور استغفار پڑہتا ہون اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے ابی السفر سے مرسل طور پر کی ہے۔

بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ رات تہی جسمین آدمی مکہ مین داخل ہوئے وہ رات مکہ کی فتح کی تہی آدمی تکبیر اور تعلیل اور بیت اللہ کے طواف مین مصروف تہے یہان تک کہ سب نے صبح کردی۔ ابوسفیان نے ہند سے کہا کیا تو دیکہتی ہے یہ امر اللہ تعالی کی جانب سے ہے پہر ابوسفیان صبح کو اوٹہا اور اوسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے فرمایا کہ تو نے ہند سے یہ کہا تہا کہ یہ امر اللہ تعالی کی طرف سے ہے ہم کہتے ہین بیشک یہ امر اللہ تعالی کی جانب سے ہے۔ ابوسفیان نے سنکر کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ اللہ تعالی کے عبد اور اوس کے رسول ہین واللہ میرا یہ قول آدمیون مین سے کسی شخص نے نہین سنا مگر اللہ تعالیٰ اور ہند نے۔

عقیلی اور ابن عساکر نے وہب بن منبہ کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بن حرب سے طواف بیت اللہ مین ملے اور اوس سے پوچہا اے ابوسفیان کیا تیرے اور ہند کے درمیان ایسی ایسی باتین ہوئی ہین ابوسفیان نے اپنے دل مین کہا کہ ہند نے میرا راز فاش کردیا مین ہند کے ساتہہ ایسا کرونگا ایسا کرونگا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوگئے تو آپ ابوسفیان کے پاس پہونچے اور اوس سے فرمایا ہند سے کلام نکیجو اوس نے تیرا کچہہ راز فاش نہین کیا ابوسفیان نے سنکر کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین۔

ابن سعد اور حارث ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) مین اور ابن عساکر نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین باہر تشریف لائے کہ ابوسفیان مسجد مین بیٹہا تہا۔ ابوسفیان نے اپنے دل مین کہا مین نہین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر کس سبب سے غالب ہوتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ

آپنے ابوسفیان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ اللہ تعالی کے سبب سے محمد غالب ہوتا ہے ابوسفیان نے کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ اللہ کے رسول ہین۔

شیخین نے ابی شریح العدوی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ مین کھڑے ہوے اور آپنے فرمایا مکہ کو اللہ تعالے نے حرم بنایا ہے آدمیون نے مکہ کو حرام نہین بنایا ہے جو کوئی اللہ تعالی اور روز آخرت پر ایمان لاتا ہے اوسکو حلال نہین ہے کہ وہ مکہ مین خونریزی کرے اور کوئی درخت اوسمین کا کاٹے اگر کوئی شخص مکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال کے واسطے رخصت دے تو اوس سے کہدو کہ اللہ تعالے نے قتال کی اجازت اپنے رسول کو دی ہے اور تم کو اذن نہین دیا ہے اور مجھکو دن کی ایک ساعت کے واسطے اوسمین قتال کی اجازت دی گئی تھی۔ اور جو حرمت مکہ کی کل کے دن تھی وہی حرمت اوسکی آج کے دن ہوگئی ہے۔

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے رسول اور مومنون کو اوسپر مسلط کیا ہے تم سنو مکہ مجھسے پہلے کسی پر حلال نہین ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی پر حلال ہوگا اور مکہ میرے واسطے حلال نہین کیا گیا مگر دن کی ایک ساعت کے لیئے۔

ابن سعدؓ نے روایت کی ہے کہ ہمکو واقدی نے خبر دی ہے واقدی نے کہا ہمسے ابراہیم بن محمد العبدری نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ عثمان بن طلحہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے پہلے مجھہ سے مکہ مین ملے مجھکو آپنے اسلام کی طرف بلایا مینے کہا اے محمدؐ آپسے بڑا تعجب ہے کہ آپ یہ طمع کرتے ہین کہ مین آپکا اتباع کرون اور حال یہ ہے کہ آپنے اپنی قوم کے دین سے خلاف کیا ہے اور آپ ایک نیا دین لاے ہین اور ہم لوگ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن کعبہ کو کھولا کرتے تھے آپ ایک دن آئے اور آدمیون کے ساتھ کعبہ مین داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے مینے آپسے سخت کلامی کی اور مینے آپ پر غلبہ کیا آپنے مجھہ سے حلم کیا پھر آپنے فرمایا اے عثمان یقین ہے تو اس کنجی کو ایک دن میرے ہاتھہ مین دیکھے گا جس جگہہ مین چاہونگا اوسکو رکھونگا مینے کہا کہ قریش

ہلاک ہوگئے ہین اور ذلیل ہوگئے ہین جو ایسا ہوگا آپنے فرمایا بلکہ اوس دن قریش زندہ ہونگے اور عزت پاوینگے آپ یہ کہکر کعبہ مین داخل ہوگئے آپکی یہ بات میرے دل مین بیٹھ گئی مینے یہ گمان کیا کہ جو آپنے کہا ہے ویسا ہی ہوگا مینے اسلام کا ارادہ کیا لیکن ایک میری قوم مجھکو جھڑکنے کے طور پر سخت جھڑکتی تھی۔ اور سخت باتین کہتی تھی جبکہ فتح مکہ کا دن تھا آپنے مجھہ سے فرمایا اے عثمان کعبہ کی کنجی لاؤ مین کنجی آپکے پاس لایا آپنے مجھہ سے کنجی لے لی پھر آپنے مجھے دے دی اور آپنے فرمایا اس کنجی کو ہمیشہ کے لیئے تم لے لو اوسکو تم لوگون سے کوئی شخص نہ چھینے گا مگر ظالم جبکہ مین پیٹھہ پھیر کے گیا آپنے مجھکو پکارا مین آپ کی طرف پلٹ کے آیا آپنے مجھہ سے پوچھا کہ جو بات تمسے مینے کہی تھی کیا یہ وہ بات نہین تھی آپنے مکہ مین مجھہ سے ہجرت سے پہلے جو بات فرمائی تھی مینے اوسکو یاد کیا آپنے یہ فرمایا تھا یقین ہے تم اس کنجی کو ایک دن میرے ہاتھہ مین دیکھوگے جس جگہہ مین چاہونگا اوسکو رکھونگا) مینے کہا بیشک مین شہادت دیتا ہون آپ اللہ تعالی کے رسول ہین۔

ابن عساکر نے ابن جریج کے طریق سے زہری سے روایت کی ہے کہا ہو کہ خزیمہ بن حکیم اسلمی البہزی خدیجہ بنت خویلد کے پاس ایک بار آیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت درجہ صحبت کی خزیمہ نے آپسے کہا اے محمد مین آپ مین بہت چیزین ایسی دیکھتا ہون جنکو آدمیون مین سے کسی شخص مین نہین دیکھتا ہون۔ آپ اپنے نسب مین خالص ہین اور اپنے قوم کے آدمیو ن مین امین ہین اور مین آپ پر آدمیون کی محبت دیکھتا ہون اور مین آپ کو وہی نبی گمان کرتا ہون جو تہامہ مین ظہور کریگا رسول اللہ صلعم نے خزیمہ سے فرمایا مین محمد اللہ تعالی کا رسول ہون خزیمہ نے کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ صادق ہین مین آپ پر ایمان لایا پھر خزیمہ اپنے بلاد کو پلٹ گیا اور یہ کہکر گیا یارسول اللہ جسوقت مین آپکے ظہور کو سنونگا تو مین آپکے پاس آون گا پھر خزیمہ یوم فتح مکہ مین آیا اور اوس نے آپسے پوچھا کہ رات کی اندھیری اور دنکی روشنی اور سردی کے موسم مین پانی کی حرارت اور گرمی کے موسم مین پانی کی سردی اور ابر کہان سے نکلتا ہے اور مرد کی منی اور عورت کی منی کہان پر رہتی ہے اور جسم مین نفس کی کونسی جگہہ ہے اور بچہ اپنی مان کے پیٹ مین کیا

پیتا ہے اور ٹڈی کہانسے نکلتی ہے ان کل چیزون کی مجھکو خبر دیجیے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا سنو رات کی اندہیری اور دن کی ضو جو ہے اللہ تعالےٰ نے پانی کے جھاگ سے
ایک چیز پیدا کی ہے جسکا باطن اسود ہے اور ظاہر ابیض ہے اور ایک طرف اوسکی مشرق مین ہے
اور ایک طرف اوسکی مغرب مین ہے اوسکو فرشتے پہیلاتے ہین جسوقت صبح چمکتی ہے تو فرشتے
ظلمت کو دفع کر دیتے ہین یہانتک کہ اوسکو مغرب مین کر دیتے ہین اور اوسکا پردہ ہٹ جاتا ہے
اور جسوقت رات تاریک ہوجاتی ہے تو ملائکہ روشنی کو دفع کر دیتے ہین یہانتک کہ اوس کو ہوا
کی طرف اوتار دیتے ہین ظلمت اور ضو دونون ایک دوسرے کی قایم مقام ہوتی رہتی ہے
ان کو کمی نہین ہوتی ہے اور یہ دونون نیست و نابود نہین ہوتے ہین لیکن موسم سرما مین پانی کا گرم
ہونا اور موسم گرما مین اُسکا سرد ہونا اس لیئے ہوتا ہے کہ آفتاب جسوقت زمین کے نیچے اوترتا ہی
چلا جاتا ہے یہانتک کہ اپنی جگہہ سے طلوع کرتا ہے جسوقت سردی کے موسم مین رات دراز
ہوجاتی ہے تو آفتاب کا ٹہیرنا زمین کے نیچے زیادہ ہوجاتا ہے اسواسطے پانی گرم ہوجاتا ہے اور
جسوقت گرمی کا موسم ہوتا ہے تو آفتاب سرعت سے جاتا ہے رات کے چھوٹے ہونے سے
زمین کے نیچے نہین ٹہیرتا سو پانی علی حالہ سرد قایم رہتا ہے لیکن ابر جو ہے تو وہ مشرق اور مغرب کے
دو کنارون کی طرف سے آسمان اور زمین کے درمیان پہٹ جاتا ہے اور غبار اوسپر مل دیا جاتا
ہے اور وہ ابر اون مشکون سے لپٹ جاتا ہے جو روکی ہوئی ہوتی ہین اور ابر کے اطراف فرشتے
صف بستہ رہتے ہین باد جنوبی اور شمالی اوسکو پہاڑتی ہے اور باد شمالی اور دبور اوس کو ملا دیتی ہے
لیکن مرد کی منی جو ہے اوس کا قرار یون ہے کہ اوسکی منی احلیل سے نکلتی ہے اور وہ ایک ایسی
رگ ہے جو مرد کی پشت سے چلی آتی ہے یہانتک کہ اوسکا ٹہیراو بایئن خصیہ مین ہوتا ہے لیکن
عورت کی منی جو ہے وہ عورت کے سینہ کی ہڈیون مین رہتی ہے وہ جوش مارتی ہے مرد عورت
کے نزدیک ہوتا ہے یہان تک کہ وہ اوس سے جماع کرتا ہے لیکن نفس کی جگہہ جو ہے وہ قلب
مین ہے اور قلب نیاط سے معلق ہے اور نیاط کل رگون کو خون سے سیراب کرتا ہے جسوقت قلب ہلاک

ہوجاتا ہے تو رگین منقطع ہوجاتی ہین لیکن بچہ کے پینے کی شے اوسکی مان کے پیٹ مین یون ہے کہ وہ چالیس رات تک نطفہ رہتا ہے اور پہر چالیس رات علقہ رہتا ہے اور چالیس رات گوشت اور ہڈیون اور خون مین مخلوط رہتا ہے جسکو مشیج کہتے ہین اور چالیس رات عمیس رہتا ہے پہر چالیس رات مضغہ رہتا ہے پہر چالیس رات سخت ہڈہین ہوجاتا ہے پہر جنین ہوجاتا ہے اسوقت وہ آواز دیتا ہے اور اوسمین روح ڈالی جاتی ہے اور رحم کی رگین اوسپر چارون طرف سے کہنیچ جاتی ہین لیکن ٹڈی کے نکلنے کی جگہہ یہ ہے کہ دریا مین مچہلی کے ناک سے نکلتی ہی اور اس حدیث کی روایت طبرانی نے اوسط مین ابن جریج کے طریق سے عطاسے کی ہے اونہون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اور اسمین یہ زیادہ کیا ہے کہ رعد اور برق کو پوچہا اور یہ پوچہا بچہ مین باپ کی کیا چیز ہوتی ہے اور مان کی کیا چیز ہوتی ہے اس حدیث مین یہ ہے آپنے فرمایا کہ رعد جو ہے وہ ایک فرشتہ ہے اوسکے ہاتہہ مین کوڑا رہتا ہے جو ابر دور ہوتا ہے اُسکو نزدیک کرتا ہے اور جو ابر کہ ٹہیرا ہوا ہے اوسکو پیچہے کرتا ہے جسوقت وہ اپنا کوڑا اوٹہاتا ہے تو بجلی چمکتی ہے اور جسوقت وہ ڈانٹ دیتا ہے تو کڑک ہوتی ہے اور جسوقت وہ کوڑا مارتا ہے تو بجلی گرتی ہے لیکن بچہ مین باپ کی کیا چیز ہے اور مان کی کیا چیز ہے بچہ مین مرد کی ہڈیان اور رگین اور پٹہے ہین اور عورت کا گوشت اور خون اور بال ہین۔

## یہ باب اون معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ حنین مین واقع ہوئے ہین

شیخین نے براء سے روایت کی ہے براء سے کسی نے پوچہا کیا تم لوگ یوم حنین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہاگ گئے تہے براء نے کہا کہ ہم بہاگ گئے ولیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین بہاگے ہوازن کے لوگ تیر انداز تہے جبکہ ہم اونسے ملے اور اوپر ہمنے حملہ کیا ہوازن کے لوگ بہاگ گئے آدمی غنیمتون کے پاس آئے ہوازن نے ہمکو سامنے سے

تیرون پر رکھہ لیا ہمارے آدمی بہاگ گئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور ابوسفیان بن الحارث آپ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تہے۔

انا النبی لا کذب          انا ابن عبد المطلب

مسلم اور ابو عوانہ اور نسائی نے عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین کنکریان لین اور اون کو کفار کے منہ پر مارا پہر آپنے فرمایا محمد کے رب کی قسم ہے کہ یہ کفار بہاگ گئے واللہ وہ نہین تہا مگر یہ کہ کفار پر آپنے کنکریان پہینکی تہین مین دیکھہ رہا تہا کہ اون کی تیزی کند ہوگئی تہی اور اونکا امر ادبار ہوگیا تہا۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم حنین مین گہیر لیا آپ اپنے خچر پر سے اوتر پڑے پہر آپنے زمین مین سے ایک مٹھی مٹی لی پہر اوس مٹی کو کفار کے منہ کے سامنے لاکر فرمایا شاہت الوجوہ اللہ تعالے نے اون کفار مین سے کسی آدمی کو پیدا نہین کیا مگر اوس مٹھی بہر مٹی سے اوس کی آنکہین بہر گئین وہ سب پیٹھہ پہیر کے بہاگ گئے۔

احمد اور ابن سعد اور بیہقی نے ابی عبد الرحمن الفہری سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین دونون ہاتہہ بہر کے مٹی لی اور اوسکو قوم کے منہ پر مارا اور یہ فرمایا شاہت الوجوہ ہمکو یہ خبر ہوئی کہ کفار نے یہ کہا کہ ہم لوگون مین سے کوئی آدمی باقی نرہا مگر اوسکی آنکہین اور منہ مٹی سے بہر گیا اور ہمنے آسمان اور زمین کے درمیان ایک ایسی جہنکار سنی جیسے طشت پیرر بجنے کے گزرنے سے جہنکار ہوتی ہے اللہ تعالی نے کفار کو بہگا دیا۔

حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یوم حنین مین تہا آدمی آپکے پاس سے پیٹھہ پہیر کے بہاگ گئے آپنے مجہسے فرمایا کہ ایک ہتیلی بہر خاک مجہکو دیجئے آپ کو خاک دیدی آپنے اوس خاک کو کفار کے منہون پر مارا اون کی آنکہین مٹی سے بہر گئین مشرکین نے پیٹھہ پہیر دی۔

بخاری رح نے تاریخ مین اور ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے عیاض بن الحارث النصری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین ایک ہتیلی بہر کنکریان لین اور آپنے اون کو ہمارے منہون پر مارا ہم لوگ بہاگ گئے۔

بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی نے عمرو بن سفیان الثقفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین ایک مٹھی کنکریان لین اور اونکو ہمارے منہون پر مارا ہم لوگ بہاگ گئے ہمکو کوئی خیال نہین ہوتا تہا مگر یہ کہ ہر ایک پتہر اور ہر ایک درخت اور ہر ایک سوار ہم کو ڈہونڈہ رہا ہے اور ابن عساکر نے حارث بن بدل سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے

عبد بن حمید نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے یزید بن عامر السوائی سے روایت کی ہے یزید مشرکین کے ساتہہ حنین مین حاضر ہوے تہے پہر مسلمان ہو گئے تہے یزید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین زمین مین سے ایک مٹھی خاک لی اور اوسکو مشرکین کے منہون پر مارا اور فرمایا ارجعو شاہت الوجوہ کوئی آدمی نہ تہا جو اوس کے بہائی نے اوس سے ملاقات کی مگر وہ یہ شکایت کرتا تھا کہ میری آنکھون مین کنکر پڑگئی ہے اور اپنی دونون آنکہین ملتا ہتا۔

عبد اور بیہقی نے اور بہی یزید سے روایت کی ہے کہ کسی نے اوس رعب کو یزید سے پوچہا جسکو اللہ تعالی نے کفار کے دلون مین یوم حنین مین ڈالا تہا کہ وہ کیونکر تہا یزید کنکریان لیتے اور اون کو ایک طشت مین ڈالتے وہ کنکریان آواز دیتی تہین یزید کہتے تہے کہ ہم اپنے دلون مین اس آواز کی مثل شورش پاتے تہے۔

مسدد نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے عبد الرحمن مولی ام برثن سے روایت کی ہے کہا ہے مجہہ سے اس مرد نے حدیث کی ہے جو یوم حنین مین مشرکین مین تہا اوس نے کہا جبکہ ہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس مین بہڑ گئے ہمارے مقابلہ مین اتنی دیر بہی نہین ٹہہرے جتنی دیر مین بکری دوہی جاتی ہے ہمنے اون کے منہ پہیر دئے۔ اس درمیان

کہ ہم اُن کے پیچھے تے اون کو بھگا رہے تے یکایک ہم صاحب بغلہ بیضا سے ملے یکایک ہمنے دیکھا کہ وہ رسول اللہ ہین آپ کے پاس ہم کو ایسے مرد ملے جو گورے چٹے پاکیزہ چہرے والے تے انہون نے ہمکو دیکھکر ارجعو شاہت الوجوہ کہا ہم پلٹ گئے اور وہ مرد ہمارے شانون پر سوار ہو گئے یعنی ہمپر نہایت درجہ غلبہ کیا اور ہم لوگون مین بھاگڑ پڑ گئی -

بیہقی اور ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے مجھہ سے امیہ بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے یہ حدیث کی ہے کہ مالک بن عوف نے جاسوسون کو بھیجا وہ اوسکے پاس ایسے حال مین آئے کہ اون کے جوڑ بند پارہ پارہ ہو گئے تہے مالک نے کہا تمپر افسوس ہے تمہارا کیا حال ہے اونہون نے کہا ہمارے پاس گورے مرد آئے جو ابلق گھوڑون پر سوار تے واللہ ہم اپنے آپ کو روک نہ سکے تو جو کچھہ دیکھتا ہے ہمکو وہ صدمہ پہونچا -

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حنین تک پہونچے مالک بن عوف نے تین آدمی بھیجے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی خبر لاوین وہ تینون ایسے حال مین پلٹکے گئے کہ اونکے جوڑ بند رعب سے جدا ہو گئے تہے یہ واقعہ جنگ سے ایک رات پہلے واقع ہوا -

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے یوم حنین مین مین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہا اور آدمی جنگ کر رہے تے یکایک مینے ایک سیاہ چادر کی مثل دیکھی جو آسمان سے اوتر رہی تہی یہانتک کہ وہ ہمارے اور قوم کے بیچ مین گری یکایک ہمنے ایسی پراگندہ چونٹیان دیکھین جنہون نے مہرا کو بہر دیا اس کے بعد نہ تہا مگر قوم کی بہاگڑ ہم اسمین شک نہین کرتے تے کہ وہ ملائکہ تے -

واقدی نے کہا ہے مجھہ سے محمد بن شرحبیل نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ نضر بن الحارث نے کہا کہ مین قریش کے ساتھہ حنین کی طرف گیا اور ہم یہ ارادہ کرتے تے

اوسپر تلوار کا وار کرتا یہان تک کہ آپ لشکرگاہ کی طرف پلٹ گئے آئے اور اپنے ڈیرے مین داخل ہو گئے مین آپکے پاس داخل ہوا آپنے فرمایا اے شیبہ اللہ تعالیٰ نے جس امر کا ارادہ تیرے ساتھہ کیا ہے وہ اوس امر سے خیر ہے جس امر کا تو نے اپنے نفس مین ارادہ کیا تھا پھر اون کل باتون کو مجھہ سے آپنے فرما دیا جن کو مینے اپنے نفس مین چھپایا تھا اور وہ اوس قسم کی باتین تھین جن کا مینے ہرگز کسی سے ذکر نہین کیا تھا مینے کہا میرا باپ آپ پر فدا ہو اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ پھر مینے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے آپ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرمائے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھہ کو بخش دیا -

ابو القاسم البغوی اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن المبارک کے طریق سے ابو بکر الہذلی سے اونہون نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین مین جہاد کیا مینے اپنے باپ اور چچا کو یاد کیا کہ ان دونون کو حضرت علی اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قتل کیا تہا مینے اپنے دل مین کہا کہ آج کے دن مین اپنا انتقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لونگا مین آپکے پاس آیا یکایک مین نے عباسؓ کو آپکے داہنی طرف دیکھا مینے دل مین کہا کہ آپکا چچا آپ کو چھوڑ کر نجاویگا مین آپکے بائین طرف سے آیا یکایک مینے ابو سفیان بن الحارث کو موجود پایا مینے دل مین کہا کہ یہ آپکا ابن عم ہے آپ کو ہرگز چھوڑ کے نجائیگا مین آپکے پیچھے سے آیا اور آپ کے نزدیک پہونچا یہانتک کہ جسوقت کچھہ فاصلہ باقی نرہا مگر یہ کہ مین تلوار سے آپ پر غلبہ کرون میرے واسطے آگ کا ایک شعلہ بجلی کی مثل اوٹھا مین اوس سے ڈر گیا مین اوسٹے پاؤن پیچھے کو پھر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف مڑ کے دیکھا اور فرمایا کہ اے شیبہ آؤ مین آگے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین سے شیطان کو نکال ڈالا مینے آپ کی طرف نگاہ اوٹھائی آپ مجھکو میری سماعت اور میری بصر سے زیادہ دوست تھے آپنے مجھہ سے فرمایا اے شیبہ کفار سے جنگ کرو پھر آپنے فرمایا اے عباس اُن مہاجرین

کو جنہون نے شجرہ کے نیچے بیعت کی ہے اور اون انصار کو جنہون نے مہاجرین کو ٹہکا نادیا ہے
اور نصرت دی ہے آواز دو شیبہ نے کہا کہ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حسب
طور پر میل کیا مین اوسکی تشبیہ نہین دیتا ہون مگر اون اونٹون کے ساتہہ جو اپنی اولاد کی طرف میل
کرتے ہین آدمی آپکے آس پاس اس کثرت سے جمع ہو گئے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
درختون کے ایک بن مین تہے شیبہ نے کہا کہ انصار کے نیزے اس قدر آپسے قریب تہے کہ
میرے نزدیک کفار کے نیزون سے زیادہ خوفناک تہے پہر آپنے فرمایا اے عباس مجہکو کچہہ کنکریان دو
شیبہ نے کہا اللہ تعالی نے خچر کو آپ کا کلام سمجہا دیا خچر آپ کو لیکر اسقدر جہکا قریب تہا کہ اوس کا
پیٹ زمین سے لگ جاوے شیبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان لین اور انکو
قوم کے منہون پر مارا اور فرمایا شاہت الوجوہ حم لاینصرون۔

ابو نعیم نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم حنین مین مسلمان بہاگ گئے اوسوقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تہے جسکا نام دلدل تہا آپنے اوس سے
فرمایا اے دلدل زمین سے ملصق ہو جا اُس نے اپنا پیٹ زمین سے لگا دیا آپنے ایک مٹہی خاک
لی اور اوسکو کفار کے منہون پر مارا اور فرمایا حم لا ینصرون کل قوم بہاگ گئی ہمنے نہ کوئی تیر مارا
اور نہ کوئی نیزہ مارا۔

حاکم اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حشرج بن عبد اللہ بن حشرج کے طریق سے حشرج نے
اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عائذ ابن عمرو نے
کہا کہ یوم حنین مین میری پیشانی پر ایک کنکری لگی میری پیشانی سے خون بہکر میرے چہرہ اور سینہ پر آیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ اور میرے سینہ سے چہاتی تک خون کو اپنے دست
مبارک سے پونچہا پہر آپنے میرے واسطے دعا فرمائی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست
مبارک کا نشان اون کے سینہ کی منتہا تک دیکہا وہ نشان ایسا تہا جیسے گہوڑے کی پیشانی پر پہیلی
ہوئی سفیدی ہوتی ہے۔

اوسپر تلوار کا وار کرتا یہان تک کہ آپ لشکرگاہ کی طرف پلٹ آئے اور اپنے ڈیرے مین داخل ہو گئے مین آپکے پاس داخل ہوا آپنے فرمایا اے شیبہ اللہ تعالی نے جس امر کا ارادہ تیرے ساتھہ کیا ہے وہ اوس امر سے خیر ہے جس امر کا تو نے اپنے نفس مین ارادہ کیا تھا پھر اون کل باتون کو مجھہ سے آپنے فرما دیا جن کو مینے اپنے نفس مین چھپایا تھا اور وہ اوس قسم کی باتین تہین جن کا مینے ہرگز کسی سے ذکر نہین کیا تھا مینے کہا میرا باپ آپ پر فدا ہو اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ پھر مینے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے آپ اللہ تعالی سے مغفرت کی دعا فرمائے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تجھہ کو بخش دیا -

ابو القاسم البغوی اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن المبارک کے طریق سے ابوبکر الھذلی سے اونہون نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین مین جہاد کیا مینے اپنے باپ اور چچا کو یاد کیا کہ ان دونون کو حضرت علی اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہما نے قتل کیا تہا مینے اپنے دل مین کہا کہ آج کے دن مین اپنا انتقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لونگا مین آپکے پاس آیا یکایک مین نے عباسؓ کو آپکے داہنی طرف دیکہا مینے دل مین کہا کہ آپکا چچا آپ کو چھوڑ کر نجاویگا مین آپکے بائین طرف سے آیا یکایک مینے ابو سفیان بن الحارث کو موجود پایا مینے دل مین کہا کہ یہ آپکا ابن عم ہے آپ کو ہرگز چھوڑ کے نجائیگا مین آپکے پیچھے سے آیا اور آپ کے نزدیک پہونچا یہانتک کہ جسوقت کچھہ فاصلہ باقی نرہا مگر یہ کہ مین تلوار سے آپ پر غلبہ کرون میرے واسطے آگ کا ایک شعلہ بجلی کی مثل اوٹھا مین اوس سے ڈر گیا مین اولٹے پاؤن پیچھے کو پہر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف مڑ کے دیکہا اور فرمایا کہ اے شیبہ آ مین آگے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکہا اللہ تعالی نے میرے دل مین سے شیطان کو نکال ڈالا مینے آپ کی طرف نگاہ اوٹہائی آپ مجھکو میری سماعت اور میری بصر سے زیادہ دوست تہے آپنے مجھہ سے فرمایا اے شیبہ کفار سے جنگ کرو پہر آپنے فرمایا اے عباسؓ ان مہاجرین

کو جنہون نے شجرہ کے نیچے بیعت کی ہے اور اون انصار کو جنہون نے مہاجرین کو ٹہکانا دیا ہے
اور نصرت دی ہے آواز دو شیبہ نے کہا کہ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس
طور پر میل کیا مین اوسکی تشبیہ نہین دیتا ہون مگر اون اونٹون کے ساتہہ جو اپنی اولاد کی طرف میل
کرتے ہین آدمی آپکے آس پاس اس کثرت سے جمع ہو گئے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
درختون کے ایک بن مین تھے شیبہ نے کہا کہ انصار کے نیزے اس قدر آپسے قریب تھے کہ
میرے نزدیک کفار کے نیزون سے زیادہ خوفناک تھے پہر آپنے فرمایا اے عباس مجھکو کچہہ کنکریان دو
شیبہ نے کہا اللہ تعالی نے خچر کو آپ کا کلام سمجھا دیا خچر آپ کو لیکر اسقدر جہکا قریب تہا کہ اوس کا
پیٹ زمین سے لگ جاوے شیبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان لین اور انکو
قوم کے منہون پر مارا اور فرمایا شاہت الوجوہ حم لا ینصرون۔

ابو نعیم نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم حنین مین مسلمان بہاگ گئے اوسوقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے جسکا نام دلدل تہا آپنے اوس سے
فرمایا اے دلدل زمین سے ملصق ہوجا اُس نے اپنا پیٹ زمین سے لگا دیا آپنے ایک مٹھی خاک
لی اور اوسکو کفار کے منہون پر مارا اور فرمایا حم لا ینصرون کل قوم بہاگ گئی ہمنے نہ کوئی تیر مارا
اور نہ کوئی نیزہ مارا۔

حاکم اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حشرج بن عبد اللہ بن حشرج کے طریق سے حشرج نے
اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عائذ ابن عمرو نے
کہا کہ یوم حنین مین میری پیشانی پر ایک کنکری لگی میری پیشانی سے خون بہکر میرے چہرہ اور سینہ پر آیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ اور میرے سینہ سے چھاتی تک خون کو اپنے دست
مبارک سے پونچہا پہر آپنے میرے واسطے دعا فرمائی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست
مبارک کا نشان اون کے سینہ کی منتہی تک دیکہا وہ نشان ایسا تھا جیسے گہوڑے کی پیشانی پر پہیلی
ہوئی سفیدی ہوتی ہے۔

ابن عساکر نے عبدالرحمن بن ازہر سے یہ روایت کی ہے کہ خالد بن الولید یوم حنین مین زخمی ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے زخم پر لعاب دہن مبارک ڈالدیا وہ تندرست ہوگئے۔

ابن سعد نے عبداللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ صفوان بن امیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین مین ایسے حال مین حاضر ہوا کہ کافر تہا پہر وہ جعرانہ کی طرف پلٹ کے چلا گیا اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنایم مین پہر رہے تھے اور غنایم کو دیکہہ رہے تھے اور آپ کے ساتھ صفوان تہا صفوان اوس گہاٹی کو دیکہنے لگا جو اونٹون اور بکریون اور راعیون سے بہر گئی تہی وہ اوس گہاٹی کی طرف دیکہہ رہا تہا وہ دیکہتا ہی رہا آپنے پوچہا اے ابو وہب کیا تجہکو یہ گہاٹی پسندیدہ معلوم ہوتی ہے اوس نے کہا بیشک آپنے فرمایا وہ گہاٹی تیری ہے اور جو اونٹ اور بکریان وغیرہ اوسمین ہین وہ سب تیری ہین صفوان نے اوسوقت اپنے دل مین کہا کہ کسی شخص کا نفس خوش نہوا ہوگا مگر نبی کا نفس کہ اتنا دے اور اوس دینے سے خوش ہو صفوان اوسی جگہہ مسلمان ہوگیا۔

ابونعیم نے عطیہ السعدی سے روایت کی ہے عطیہ اون آدمیون مین سے تہا جنہون نے ہوازن کے بردون کے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے گفتگو کی اصحاب نے ہوازن کے کل بردے اوسکو پہیر دے مگر ایک مرد نے اپنا بردا نہین پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اے میرے اللہ تعالے اس کا حصہ کم کردے وہ با کرہ لڑکی اور لڑکے پر گزرتا اور اون کو چہوڑ دیتا تھا یہانتک کہ وہ ایک بڑہیا پر گزرا اوس نے کہا مین اسکو لینے والا ہون اسلئے کہ یہ قبیلہ کی مان ہے جہان تک اون لوگونکا مقدور ہوگا اس کا فدیہ دیکر مجہہ سے اسکو لے جاوینگے اوسوقت عطیہ نے اللہ اکبر کہکر کہا کہ اسنے ایسی بوڑہی عورت کو لیا ہے جس کے منہ مین دانت نہین ہے اور نہ اوسکی چہاتین اوبہری ہوئی ہین د ولا وا فرھا بواحد[۵] یا رسول اللہ یہ بری بڑہیا ہے نہ اوسکی کوئی اولاد اس کے بعد ہے اور نہ اسکا

۵ اصل کتاب مین یہی لفظ ہے اسکا ترجمہ صحیح طور پر نہین کیا جا سکتا حضرات ناظرین بعد ملاحظہ صحیح فرما دین

کوئی قرابتی ہے جبکہ اوس مرد نے دیکھا کہ اوس بڑہیا کا کوئی تعرض نہین کرتا تو اوس نے اوسکو چھوڑ دیا

ابونعیم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوازن سے جہاد کیا ہم بہت تھک گئے اور بہو کے پیاسے ہو گئے آفتابہ کی پینیدی مین تہوڑا پانی تہا آپنے منگایا اور حکم دیا وہ پانی ایک قدح مین ڈالا گیا ہم لوگ اوس سے وضو کرنے لگے یہانتک کہ ہم سب آدمیون نے طہارت کر لی۔

## یہ باب اون معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ طایف مین واقع ہوئے ہین

زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے بہت طریقون سے سعید بن عبید الثقفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے ابوسفیان بن حرب کو یوم طائف مین ابن یعلی کے احاطہ مین بیٹھے ہوئے دیکھا کہ ثمرے کہا رہے تہے مینے ابوسفیان کے تیر مارا اونکی آنکہہ مین لگا ابوسفیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ میری آنکہہ اللہ تعالی کے راستہ مین ضایع ہوگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو مین اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون تمہاری آنکہہ تم کو پہیر دیجائے گی اور اگر تم چاہتے ہو تو جنت ملیگی ابوسفیان نے عرض کی مین جنت چاہتا ہون۔

بیہقی اور ابونعیم نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عیینہ بن حصن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ مین اہل طائف کے پاس جاؤن اور اون سے گفتگو کرون شاید اللہ تعالے اون کو ہدایت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ کو اجازت دیدی وہ اہل طائف کے پاس گیا اور اون سے کہا تم لوگ اپنی جگہہ پکڑے رہو واللہ ہم لوگ غلامون سے زیادہ ذلیل ہین اور مین اللہ تعالی کی قسم کہاتا ہون کہ اگر آپ کے سبب سے کوئی نیا امر حادث ہوگا تو کل عرب کو بڑی عزت ہوگی اور وہ ممنوع ہو جائینگے اور اون کے بہت لوگ پشتی دینے والے ہو جائینگے تم لوگ اپنے قلعون کو پکڑے رہو اور اس امر سے بچو کہ تم اپنی قوت کو ہاتہہ سے

دے دو اور اس سے ڈرو کہ وہ تمپر ایسا غلبہ کرین کہ وہ اس درخت کو کاٹ سکین یعنی تم اتنی قدرت
ندو کہ وہ ایک درخت تک کاٹین پہر عیینہ پلٹ کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
سے دریافت فرمایا تو نے اہل طایف سے کیا کہا عیینہ نے کہا مینے اون سے باتین کین اور
اونکو اسلام کے ساتھ امر کیا اور اسلام کی طرف اون کو بلایا اور دوزخ سے اونکو ڈرایا اور جنت کی
طرف اون کو راہ بتلائی آپنے فرمایا تو نے جھوٹ کہا بلکہ اہل طائف سے تو نے ایسا کہا اور
ایسا کہا عیینہ نے کہا یا رسول اللہ آپنے سچ فرمایا مین اس سے اللہ تعالی اور آپسے توبہ کرتا ہون عروہ
نے کہا خولہ بنت الحکیم آئی اور اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ کو کون امر اس سے مانع ہے کہ
آپ طائف کی طرف تشریف لیجاوین آپنے فرمایا کہ ہمکو اسوقت تک اہل طائف کے باب مین
اذن نہین دیا گیا اور مین یہ گمان بھی نہین کرتا ہون کہ ہم طائف کو اسوقت فتح کرین گے حضرت عمرؓ
نے عرض کی کیا آپ اہل طائف پر بددعا نہ کرین گے اور اون کی طرف نجاوین گے آپ کی دعا سے
یقین ہے اللہ تعالی طائف کو فتح کردیگا آپنے فرمایا کہ اہل طائف کے قتال کے باب مین ہمکو
کوئی حکم نہین ہوا ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین پہرے کہ پلٹنے والے تھے
اور جسوقت پلٹنے کے واسطے آپ سوار ہوئے آپنے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اہدہم واکفنا مؤنتہم۔
اور بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے
کہ آپکے پاس اہل طائف کا سفیر رمضان مین آیا اور اہل طائف مسلمان ہو گئے اور ابن اسحاق
نے کہا ہے کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق سے اُس
حال مین فرمایا کہ بنی ثقیف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے مینے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک ایسی
قعب جو مسکہ سے بہری ہوئی تہی مجھکو ہدیہ بہیجی گئی ایک مرغ نے اوسمین چونچ ماری اور جسقدر مسکہ
قعب مین تہا بٹہو دیا ابوبکر الصدیق نے سنکر عرض کی یا رسول اللہ مین گمان نہین کرتا ہون کہ آپ
اپنے اس دن مین اوس شے کو پاوین جس کا آپ ارادہ کرین۔ یعنی آپ آج کے روز اونپر کامیاب
نہ ہونگے آپنے فرمایا مین بھی اُس کا گمان نہین کرتا ہون کہ انپر آجکے دن کامیاب ہون۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا عمرؓ نے کہا اے نبی اللہ آپ ثقیف پر بددعا کریں آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو ثقیف کے باب مین اذن نہین دیا ہے حضرت عمر نے کہا اوس قوم مین ہم کیونکر جنگ کرین جن کے باب مین اللہ تعالیٰ نے ہمکو اذن نہین دیا ہے پس سب نے کوچ کر دیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جسوقت آپ کے ساتھ ہم لوگ طائف کی طرف گئے ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے آپنے فرمایا کہ یہ ابی رغال کی قبر ہے ابو رغال ثقیف کا باپ ہے اور وہ قوم ثمود سے تھا اور اوس حرم مین اوسکی طرف جو بلا آتی وہ دفع کیجاتی تھی جبکہ وہ حرم سے نکلا تو اوسپر وہی عذاب نازل ہوا جو عذاب کہ اوس کی قوم پر اس جگہہ نازل ہوا وہ اس جگہہ دفن کیا گیا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اوس کے ساتھہ سونے کی ایک شاخ دفن کی گئی ہے اگر تم اوسکی قبر کھودو گے تو وہ سونے کی شاخ تم کو ملجاوے گی آدمی اوسکی قبر کی طرف جھپٹے اور اوس سے ایک سونے کی شاخ نکالی۔

ابن سعد نے محمد بن جعفر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ لیا اور یہ فرمایا کہ جعرانہ سے ستر انبیا نے عمرہ لیا ہے۔

## یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو قطبہ کے لشکر مین واقع ہوئی

ابن سعد نے واقدیؒ کے طریق سے روایت کی ہے واقدی کے شیوخ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطبہ بن عامر کو بیس مردون مین خثعم کی طرف ناحیہ تبالہ[۱] مین بھیجا اور قطبہ کو اون کے غارت اور تاراج کرنے کے لئے حکم دیا یہ آدمی گئے اور اون کو لوٹا اونھون نے سخت جنگ کی اور قطبہ نے قتل کیا جسکو قتل کیا اور خثعم کے اونٹون اور بکریون اور عورتون کو مدینہ کو لا رہے تھے کہ ایک سیلاب آنے والا آگیا اور قطبہ اور خثعم کے درمیان حائل ہو گیا خثعم کے

[۱] تبالہ یمن مین ایک شہر ہے ۱۲

لوگ اُس سیلاب کے سبب سے قطبہ کی طرف پہونچنے کا راستہ نہین پاتے تھے۔

## یہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو دوسرے غزوہ مین واقع ہوئی ہے

طبرانی اور ابونعیم نے ابوطلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ غازیون مین تھے آپ دشمن سے ملے مینے سنا آپ فرماتے تھے یا مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین مینے مردون کو دیکھا کہ وہ زمین پر پچھاڑے جاتے تھے ملائکہ اونکو اونکے آگے اور پیچھے سے مارتے تھے۔

## یہ باب اون معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ تبوک مین واقع ہوئے ہین

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو تشریف لے گئے کچھہ مرد پیچھے رہ گئے پھر آپکے پاس ابوذر پہونچ گئے جو مسلمانون سے ایک دیکھنے والے تھے نظر کی اور کہا یا رسول اللہ یہ مرد راستہ پر جا رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جا ابوذ جبکہ قوم نے اوسکو تامل سے دیکھا عرض کی یا رسول اللہ واللہ وہ ابوذر ہین آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی ابوذر پر رحم کرے کہ اکیلا پھرتا ہے اور اکیلا مریگا اور اکیلا اوٹھے گا زمانہ نے جن لوگون کو ایذا پہونچائی ایذا پہونچائی ابوذر ربذہ کی طرف بھیدئے گئے ابوذر ربذہ مین مرگئے اون کے پاس اون کی ایک عورت اور ایک غلام تھا مرنے کے بعد اون کا جنازہ راستہ کے اعلا جانب رکھدیا گیا ایک جماعت سامنے سے نظر آئی اوسمین ابن مسعودؓ تھے اونہون نے پوچھا یہ کیا ہے کسی نے کہا ابوذر کا جنازہ ہے ابن مسعودؓ سنکر روئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا آپنے فرمایا تھا یرحم اللہ اباذر یمشی وحدہ ویموت وحدہ ویبعث وحدہ

یعنی تنہا پھرینگے اور تنہا مرینگے اور تنہا اوٹھینگے - ابن مسعودؓ سواری سے اوترے اور اپنی ذات سے اون کو دفن کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھہ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے یہ حدیث کی ہے کہ ابو خیثمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے اور آپکو تبوک مین اوس وقت پایا جسوقت آپ وہان اوترے تھے آدمیون نے دیکھکر کہا کہ یہ شتر سوار راستہ پر سامنے کو آرہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا ہوجا ابو خیثمہ آدمیون نے کہا واللہ ابو خیثمہ ہین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تبوک مین اوترے آپکا نزول اوس زمانہ مین تھا جس زمانہ مین تبوک کا پانی قلیل ہوگیا تھا - آپنے پانی مین سے ایک چلو پانی اپنے ہاتھہ سے لیا اور اوس سے کلی کی اور کلی کے پانی کو چشمہ مین ڈالدیا اُس کا چشمہ اوبلنے لگا یہانتک کہ بھر گیا اور وہ ابتک ویسا ہی بھرا ہوا ہے۔

مسلم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اصحاب تبوک کو گئے آپنے اصحاب سے فرمایا انشاء اللہ تعالی تم لوگ کل کے دن تبوک کے چشمہ پر آوگے اور تم ہرگز نہ آوگے یہانتک کہ چاشت کا وقت آجائیگا جو شخص اوس چشمہ کے پاس آوے وہ اوسکا کچھہ پانی نچھوئے آپ اوس چشمہ کے پاس ایسے حال مین آئے کہ ایک تسمہ کی مثل تھا اور اوس سے کچھہ کچھہ پانی نکلتا تھا آپنے اوس چشمہ سے تھوڑا تھوڑا پانی چلو مین لیا یہانتک کہ وہ ایک شے مین جمع ہوگیا پھر آپنے اوس پانی مین اپنا منہ اور دونون ہاتھہ دہوئے پھر آپنے وہ پانی چشمہ مین پلٹا دیا وہ چشمہ اکثیر پانی سے جاری ہوگیا آدمی پانی سے سیراب ہوگئے پھر آپنے فرمایا اے معاذ قریب ہونے والا ہے اگر تمہاری حیات دراز ہوگی تو تم دیکھوگے اس چشمہ کا پانی اس جگہہ باغون کو بھر دیگا۔

اور ابن اسحاق نے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اوسمین یہ ہے کہ پانی اسطور سے پھوٹ پڑا کہ جن لوگون نے سنا وہ یہ کہتے تھے کہ اُس پانی کا حس بجلی کے حس کی مثل تھا اور وہ پانی آجکے دن تبوک کا فوارہ ہے۔

خطیب نے (رواۃ مالک) مین جابرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین پہونچے تبوک کا چشمہ اتنے تہوڑے پانی سے جاری تہا کہ ایک تسمہ کی مثل تہا ہم لوگون نے پیاس کی شکایت کی آپنے آدمیون کو کچہ تیر دئے اور اُن سے فرمایا انہون نے اون تیرونکو اوس چشمہ مین گاڑدیا چشمہ پانی سے جوش مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ قریب ہونے والا ہے اگر تمہاری حیات دراز ہوگی تو تم اس جگہہ اتنا پانی دیکہو گے کہ باغون کو بہر دیگا۔

مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم غزوہ تبوک تہا آدمی بہوکے ہوگئے اونہون نے عرض کی یارسول اللہ کاش آپ ہمکو اجازت دیتے کہ ہم اپنے اونٹ ذبح کرتے ہم کہاتے اور چکنے ہوتے عمرؓ نے عرض کی یارسول اللہ اگر آپ اجازت دین گے تو سواریین کم ہوجاوین گی ولیکن آپ اونکو بلوائیے کہ وہ اپنے بچے ہوے توشے لیکر آوین اور اون کے لئے اون توشون مین اللہ تعالیٰ سے آپ برکت کی دعا فرمائیے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اسمین کفایت کریگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر آپنے ایک چمڑا منگایا اور اوسکو بچہایا پہر اون کے بقیہ توشے منگائے ایک مرد ایک ہتیلی بہر چینہ لیکر آتا اور دوسرا ایک ہتیلی بہر کہجورین لاتا اور تیسرا ایک ہتیلی بہر روٹی کے ٹکڑے لاتا تہا یہانتک کہ ان چیزون مین سے اوس چمڑے پر تہوڑی شے جمع ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کے واسطے دعا فرمائی پہر آپنے اون سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتنون مین لے لو یہانتک آدمیون نے لیا کہ لشکر مین کوئی برتن نچہوڑا مگر اوسکو بہر لیا اور آدمیون نے اتنا کہایا کہ سیر ہوگئے اور بچنے کے طور پر بچ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ اس کلمہ کے ساتھ جو کوئی بندہ اللہ تعالےٰ سے ایسے حال مین ملے گا جو شاکی نہوگا سو وہ جنت سے روکا نجائیگا۔

ابن راہویہ اور ابویعلی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ غزوہ تبوک مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ

سے گئے ہمکو شدید بہوک معلوم ہوئی ہمنے عرض کی کہ یا رسول اللہ اہل روم ہماری طرف آئے ہین وہ سیر
ہین اور ہم لوگ بہوکے ہین اور انصار نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے اونٹ ذبح کرین آپنے آدمیون
مین یہ پکار دیا کہ جن لوگون کے پاس بچا ہوا توشہ ہو وہ ہمارے پاس لیکر آئین جو کچھہ آدمی لاے
اوس تمام کو ہمنے جمع کیا اوسکو سترہ صاع پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف بیٹھہ گئے اور
آپنے اوسمین برکت کے واسطے دعا کی پہر آپنے فرمایا اے لوگو اسکو لینے کے طور پر لو اور لوٹ
نہ کرو آدمیون نے اپنی اپنی جہولیون اور گونون مین لیا یہانتک کہ ہر ایک آدمی اپنے قمیص مین
گرہ دیتا اور اوسمین لیتا تھا یہانتک کہ سب لینے سے ہٹ گئے اور وہ توشہ اوسکی مثل باقی تہا
جتنا لوگون سے جمع کیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ
ان دو کلمون کو کوئی بندہ محق نہ لائے گا مگر اللہ تعالی اوسکو آتش دوزخ سے بچائیگا۔

ابو نعیم نے ابو خالد الخزاعی یزید بن یحیی کے طریق سے محمد بن حمزہ بن عمرو الاسلمی سے
روایت کی ہے اوہنون نے اپنے باپ سے اون کے باپنے اونکے دادا سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اس سفر مین جو گھی گیا تہا اوسکی
مشک پر مین تہا مینے گھی کی مشک کو دیکہا جو گھی اوسمین تہا وہ تہوڑا سا رہگیا تہا مینے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے واسطے کہانا تیار کرانے کا ارادہ کیا گھی کی مشک مینے دہوپ مین رکہدی اور مین
سو گیا مشک مین گھی پگھلا اور بہا اوسکی آواز سے مین بیدار ہوگیا مین اوٹھا اور مینے اوس کا سر
اپنے ہاتہہ سے پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حال مین فرمایا کہ مجھکو دیکہہ لیا
تھا اگر تم اس مشک کا سر چہوڑ دیتے تو یہ جنگل گھی سے بہ نکلتا۔

ابن سعد نے حمزہ بن عمرو الاسلمی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ہم لوگ تبوک مین تہے
منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کو لیکر گہاٹی مین بہاگے یہانتک کہ کجاوہ مین بعض
سامان جو تہا وہ گر پڑا حمزہ نے کہا کہ میری پانچون اونگلین منور ہوگئین اور وہ انگلیان روشن
ہوگئین یہانتک کہ سامان کی قسم سے جیسے کوڑا اور رسی اور اوسکی مثل جو شے گر گئی تہی اونگلیون

کی روشنی مین اوسکو مین چنتا جاتا تھا۔

واقدی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مین تبوک مین تہا آپنے بلالؓ سے ایک رات پوچھا کہ شب کے کہانے مین کیا کچھہ ہے بلال نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپ کو حق کے ساتھہ بہیجا ہے ہمنے اپنی جھولیان جہاڑ ڈالی ہین آپنے بلال سے فرمایا دیکھو شاید کچھہ پالوگے بلال نے جہولیون کو لیا اور ایک ایک جہولی کو جہاڑنے لگے کہین ایک کہجور گرگئی یا دو کہجورین گرگئین یہانتک کہ مینے بلال کے ہاتھہ مین سات کہجورین دیکھین پہر آپنے ایک طباق منگایا اور اومین وہ کہجورین رکہین پہر آپنے کہجورون پر طباق مین اپنا دست مبارک رکہا اور فرمایا بسم اللہ کہاؤ ہم تین آدمیون نے کہجورین کہائین مین کہجورون کو ایک ایک کرکے گن رہا تہا مینے چوّن کہجورین گنتی کین اور اونکی گٹھلیان میرے دوسرے ہاتھہ مین تہین اور میرے دونون ساتھی ایسہی کرتے جاتے تھے ہم سیر ہوگئے اور ہمنے کہانے سے اپنے ہاتھہ اوٹھالئے یکایک مینے دیکھا کہ وہ سات کہجورین جیسی تہین ویسی ہی تہین آپنے فرمایا اے بلال ان کہجورون کو اوٹھالو انمین سے کوئی نہ کہائیگا مگر وہ سیر ہوجاویگا جبکہ دوسرا دن تہا آپنے بلال کو کہجورون کے ساتھہ بلایا اور آپنے اپنا دستِ مبارک اوپر رکہدیا پہر آپنے فرمایا بسم اللہ کہاؤ ہمنے کہجورین یہانتک کہائین کہ ہم سیر ہوگئے اور ہم دس آدمی تھے پہر ہمنے اپنے ہاتھہ کہانے سے اوٹھالئے یکایک ہمنے دیکھا کہ کہجورین جیسی تہین ویسی ہی موجود تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے رب سے حیا کرتا ہون اگر یہ نہ ہوتا تو ہم اِن کہجورون مین سے اتنی مدت تک کہاتے کہ ہمارے آخر لوگ مدینہ مین پہونچ جاتے وہ کہجورین آپنے ایک لڑکے کو عطا فرمادین وہ پیٹہہ پہیر کر چلا گیا اور انکو وہ چاب رہا تہا۔

ابونعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی سعد مین سے ایک مرد تہا اوس نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تبوک مین آیا آپ اصحاب کے ایک

گروہ مین تھے اور آپ اون مین ساتوین شخص تھے مین مسلمان ہوگیا آپنے فرمایا اے بلال ہمکو کھانا کھلاؤ
بلال نے ایک چمڑا بچھا دیا پھر وہ اپنی مشک مین سے نکالنے لگے دونون سے ایسی کچھہ کھجورین نکالین
جو گھی اور پنیر مین گندھی ہوئی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ ہمنے کھائین یہانتک
کہ ہمارے پیٹ بھر گئے مینے عرض کی یا رسول اللہ اتنی تھین کہ مین ان کھجورون کو اکیلا کھا جاتا پھر مین
آپ کے پاس دوسرے دن آیا یکایک مینے دس آدمیون کو آپکے اطراف بیٹھا پایا آپنے فرمایا اے
بلال ہمکو کھانا کھلاؤ بلالؓ جھولی مین سے اپنے ہاتھ مین ایک ایک مٹھی کھجورین نکالنے لگے آپنے فرمایا
کہ نکال لو اور ذی العرش سے نہ ڈرو کہ وہ نفقہ مین تنگی کریگا بلال تمرون کی جھولی لے آئے اور اون کو
بکھیر دیا مینے اون کو جمع کیا وہ مدتھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھجورون پر رکھدیا
پھر آپنے فرمایا بسم اللہ کھاؤ قوم کے آدمیون نے تمر کھائے اور اونکے ساتھہ مینے بھی کھائے یہانتک
کہ کھجورون کے واسطے کوئی راستہ مین نہین پاتا تھا کہ کہانتک کھائی جاوین بلال جتنی کھجورین لائے تھے
اوسکی مثل چمڑے پر باقی رہگئین گویا ہمنے اون کھجورون مین سے ایک کھجور تک بھی نہین کھائی تھی
پھر مین دوسرے دن صبح کے اول وقت گیا اور دس آدمی پہلے کے آئے ایک مرد یا دو مرد انپر زیادہ
بھی تھے آپنے فرمایا اے بلال ہمکو کھانا کھلاؤ بلال بعینہ وہی توشہ دان لائے اور اوس کو بکھیرا
آپنے اپنا دستِ مبارک کھجورون پر رکھدیا اور فرمایا بسم اللہ کھاؤ ہمنے کھائین پھر جتنی کھجورین ڈالی
گئی تھین اوسکی مثل اوٹھالی گئین تین دن تک آپنے ہمکو اس طور پر کھجورین کھلائین۔

واقدی اور ابونعیم نے ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ لشکر مین جارہے تھے یکایک اہل لشکر ایسے پیاسے ہوگئے کہ قریب
تھا کہ پیاس سے مردون اور گھوڑون اور اونٹون کی گردنین قطع ہوجاوین آپنے ایک آفتابہ مانگا
جسمین پانی تھا آپنے اوسپر اپنی اونگلیان رکھدین آپکی انگلیون کے درمیان سے پانی جاری ہوگیا
آدمیون نے پانی پیا اور پانی اس قدر جاری ہوا کہ آدمی سیراب ہوگئے اور اونہون نے اپنے
گھوڑون اور اونٹون کو سیراب کیا اوسوقت لشکر مین بارہ ہزار اونٹ اور تیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار

گھوڑے تھے ابی قتادہ نے کہا کہ تبوک مین چار چیزین تھین اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ کی طرف تشریف لیجارہے تھے اور آپ شدید گرمی مین تھے لشکر پہلی دو بار کے
بعد شدید پیاسا ہوگیا یہانتک کہ نہ تہوڑا پانی پایا جاتا تھا اور نہ بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسید بن حضیر کو بہیجا وہ تبوک اور حجر کے درمیان گئے اور ہر ایک طرف پانی کی تلاش مین پہر
رہے تھے ایک پرانا مشکیزہ پانی کا ایک عورت کے ساتھ پایا اسید نے اوس عورت سے باتین
کین اور اوس مشکیزہ کو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشکیزہ کے پانی مین برکت
کے واسطے دعا فرمائی پہر آپنے فرمایا کہ اپنی اپنی مشکین لے لو کوئی مشک باقی نرہی مگر آدمیون نے
اوسکو بہر لیا۔ پہر آپنے اہل لشکر کے اونٹ اور گھوڑے طلب فرمائے اونکو آدمیون نے اتنا پانی پلایا
کہ وہ کل سیراب ہوگئے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جو پانی اُسید لائے تھے آپنے حکم دیا وہ ایک عظیم قعب
مین ڈالا گیا آپنے اپنا دستِ مبارک اوسمین ڈالا اور آپنے اپنا منہ اور دونون پاؤن دہوئے اور دو رکعت
نماز پڑہی پہر آپنے اپنا دستِ مبارک دراز کرکے اوٹہایا پہر لپٹ کے ایسے حال مین آئے کہ
قعب اوبل رہی تہی آپنے فرمایا اسکو پہیر دو وہ پانی وسیع ہوگیا اور آدمی پہیل گئے یہانتک کہ اوسپر سو
یا دوسو آدمی صف بستہ کہڑے ہوگئے اور سب آدمی سیراب ہوگئے اور قعب پانی سے جوش
مار رہی تہی۔

ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی
اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے کسی نے کہا کہ ہمسے بیان کیجئے کہ
ساعت عسرت کی کیا شان تہی حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم لوگ تبوک کی طرف شدید گرمی مین گئے ہم ایک
ایسی جگہہ مین اوترے جسمین ہمکو پیاس کی سخت تکلیف ہوئی یہانتک کہ ہمنے یہ گمان کیا کہ ہماری
گردنین منقطع ہوجاوینگی یہانتک نوبت پہونچی کہ مرد اپنے اونٹ کو ذبح کرتا اور اوس کا گوبر نچوڑتا اور
اوسکو پیتا اور مابقی کو اپنے کلیجے پر رکہتا تھا۔ ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالی نے دعا
مین آپ کی عادت خیر کی ہے آپ اللہ تعالی سے دعا فرمائیے آپنے اپنے دونون ہاتھ

اوٹھاے ابہی آپنے اپنے ہاتھ پلٹاے نہین تہے یہان تک کہ ابر اوٹھا اور نزدیک ہوا اور برسنے لگا جو ظروف اہل لشکر کے پاس تہے اونہون نے وہ سب پانی سے بہر لئے پہر ہم لوگ گئے ابر کو دیکہتے تہے ہمنے ابر کو نہین پایا لشکر سے گذر گیا تھا۔

ابو نعیم نے عیاش بن سہیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی صبحکو اوٹہے اون کے ساتہہ پانی نہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی آپنے اللہ تعالے سے دعا کی اللہ تعالے نے ایک بادل بہیجدیا اوس نے یہانتک پانی برسایا کہ سب آدمی سیراب ہو گئے اور بقدر حاجت اونہون نے اپنے ساتہہ پانی لے لیا۔

ابن ابی حاتم نے ابی حزرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ آیت غزوہ تبوک مین ایک مرد انصاری کے حق مین نازل ہوئی ہے آدمی مقام حجر مین اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم دیا کہ اوس کے پانی مین سے کچھہ اپنے ساتھ لاوین پہر آپنے کوچ کردیا پہر آپ دوسری منزل مین اوترے اوسوقت آدمیون کے ساتہہ کچہہ پانی نہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی آپ کہڑے ہو گئے اور آپنے دو رکعت نماز پڑہی اور دعا کی اللہ تعالی نے ایک بادل بہیجدیا وہ ابر اونپر یہانتک برسا کہ وہ سب اوس سے سیراب ہو گئے ایک مرد انصاری نے اپنی قوم کے دوسرے اوس مرد سے جو کہ نفاق کے ساتھ متہم تہا کہا تیرا بہلا ہو تو دیکہتا ہے کہ جو دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اللہ تعالے نے ہم لوگون پر ابر کو برسایا اوس منافق نے کہا ہمکو بارش نہین ہوئی مگر ایسے ایسے ستارون کی تاثیر سے اللہ تعالی نے وتجعلون رزقکم انکم تکذبون کو نازل فرمایا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے اونہون نے محمود بن لبید سے محمود نے بنی عبد الاشہل کے بعض مردون سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی ایسے حال مین صبحکو اوٹہے کہ اون کے پاس کچہہ پانی نہ تہا اونہون نے اسکی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپنے اللہ تعالی سے دعا فرمائی اللہ تعالی نے ایک ابر کو بہیجدیا وہ یہانتک برسا

کہ سب آدمی سیراب ہو گئے اور اپنی حاجت کے موافق اپنے ساتھ اُنہون نے پانی لے لیا عاصم نے کہا ہے کہ میری قوم کے مردون نے مجھکو یہ خبر دی ہے کہ ایک مرد منافقین سے تھا اوس کا نفاق معروف تھا جبکہ ابر برسا اور آدمی سیراب ہو گئے تھے اوس منافق سے کہا تیرا بہلا ہو کیا اس کے بعد بھی کچھہ شک باقی رہا ہے اوس نے کہا کہ گزرنے والا ایک ابر تھا برس گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی اوس منافق نے کہا کیا محمد صلعم یہ زعم نہین کرتے ہین کہ وہ نبی ہین اور تم لوگون کو آسمان کی خبر کی خبر دیتے ہین اور وہ یہ نہین جانتے کہ اون کی اونٹنی کہان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت فرمایا کہ آپکے پاس عمارہ بن حزم تھے کہ ایک مرد نے یہ کہا ہی کہ یہ محمد ہین تم کو یہ خبر دیتے ہین کہ وہ نبی ہین اور آسمان کے امر کی تم کو خبر دیتے ہین اور وہ یہ نہین جانتے ہین کہ اون کا ناقہ کہان ہے اور مین تحقیق واللہ نہین جانتا ہون مگر وہ شے جس کا علم اللہ تعالی نے مجھکو دیا ہے اور اللہ تعالی نے ناقہ کی طرف مجھکو رہبری کی ہے وہ ناقہ ایسی گہاٹی کے ایک صحرا مین ہے اوسکو ایک درخت نے مہار کے سبب سے روک رکہا ہے کہ وہ اٹک گئی ہے آدمی گئے اور ناقہ کو لے آئے عمارہ اپنے کجاوہ کے پاس پلٹ کے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد کی خبر سے جو کچھہ فرمایا تھا اوس سے اون آدمیون سے باتین کین ایک مرد نے جو عمارہ کے کجاوہ مین تھا کہا واللہ قبل تمہارے آنے کے یہ بات ایک منافق نے کہی تھی۔

مسلم نے ابی حمید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ غزوہ تبوک مین گئے ہم لوگ وادی قری مین ایک عورت کے باغ کے پاس آئے آپنے فرمایا کہ اس باغ کو کو تو آسمین کتنی کہجورین ہین ہمنے اوسکو کوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق کہجورین تخمینا کین اور اوس عورت سے فرمایا کہ تو ان کہجورونکا شمار کیجو انشاءاللہ تعالی ہم تیرے پاس پلٹکے آوینگے ہم لوگ چلے گئے یہانتک کہ ہم تبوک مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون سے فرمایا کہ آج کی رات تم لوگون پر شدید ہوا چلے گی اوس آندہی مین تم لوگون مین سے کوئی شخص

کہڑا ہے اور جس کسی کے پاس اونٹ ہے اوسکو چاہیے کہ اونٹ کی رسی باندہ دے رات کو شدید ہوا آئی ایک مرد کہڑا ہوا تہا اوسکو اوٹہالیا یہانتک کہ اوسکو جبل طے مین پہینک دیا پہر ہم آگے بڑہے یہانتک کہ ہم وادی قری مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے اوس کے باغ کو پوچہا کہ اوس کے خرمے کسقدر ہوئے اوس عورت نے عرض کی کہ دس وسق کو پہونچے تہے۔

ابن سعد نے صحیح سند سے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے اون سے کسی نے یہ سوال کیا کیا اس امت مین سے کسی نے غیر ابو بکرؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی ہے مغیرہ نے کہا ہان آپکی امامت کی ہے کہا ہم لوگ سفر مین تہے جبکہ سحر کا وقت تہا آپ گئے اور آپکے ساتہہ مین گیا یہانتک کہ ہم آدمیون سے علیحدہ ہوکر جنگل کی طرف قضاے حاجت کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اونٹ پر سے اوترے اور آپ مجہسے غائب ہوگئے یہانتک کہ مین آپکو نہین دیکہتا تہا آپ دیر تک ٹہیرے رہے پہر آپ تشریف لائے مینے آپ کو وضو کرایا آپنے وضو کیا اور آپنے دونون موزون پر آپنے مسح کیا پہر ہم سوار ہوگئے اور ہمنے آدمیون کو ایسے حال مین پایا کہ نماز قائم ہوچکی تہی سب سے آگے عبد الرحمن بن عوف تہے اونہون نے آدمیون کو ایک رکعت نماز پڑہا دی تہی اور وہ لوگ دوسری رکعت مین تہے مین نے کہا کہ عبد الرحمن کو خبر دون کہ آپ تشریف لے آئے ہین آپنے مجہکو منع فرمایا جو رکعت کہ ہمنے پائی تہی وہ پڑہ لی اور ہمسے پہلے جو رکعت پڑہ لی گئی تہی اوسکو ہمنے ادا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت عبد الرحمن بن عوف کے پیچہے نماز پڑہی یہ فرمایا کہ کوئی نبی ہرگز قبض نہین کیا گیا یہانتک کہ وہ اپنی امت کے کسی مرد صالح کے پیچہے نماز پڑہتا ہے ابن سعد نے کہا ہے مینے اس حدیث کو واقدی سے ذکر کیا واقدی نے کہا یہ واقعہ غزوہ تبوک مین تہا۔

بزار نے ابو بکر الصدیقؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی قبض نہین کیا گیا یہانتک کہ اوسکی امت کا کوئی مرد اوسکی امامت کرتا ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے سہل بن سعد الساعدی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت حجر مین اوترے آپنے آدمیون سے فرمایا کہ آجکی رات کوئی شخص تم لوگون مین سے باہر نہ نکلے مگر اوس کے ساتھ اوسکا کوئی ساتھی رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھہ فرمایا تھا آدمیون نے وہ کیا مگر دو آدمیون نے اس کے خلاف کیا ایک مرد اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلا اور دوسرا مرد اپنے اونٹ کی تلاش مین گیا وہ آدمی کہ اپنی حاجت کو گیا تھا بیت الخلا مین اوسکا گلا گھونٹا گیا لیکن وہ آدمی جو اپنے اونٹ کی تلاش مین گیا تھا اوسکو ہوا نے اوٹھا لیا یہانتک کہ اوسکو بنی طے کے دو پہاڑون مین ڈالدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر کی گئی آپنے ارشاد فرمایا کیا مینے تم کو منع نہین کر دیا تھا کہ کوئی مرد بغیر اپنے ساتھی کے نہ نکلے پھر آپنے اوس مرد کے واسطے جس کا گلا پاخانہ کی جاے گھونٹا گیا تھا دعا فرمائی - اوس نے شفا پائی اور دوسرا مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت پہونچا جسوقت آپ تبوک سے تشریف لاے -

ابن ابی الدنیا نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو ضعیف کہا ہے اور ابو الشیخ نے (عظمۃ) مین انس ؓ سے روایت کی ہے کہا ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہکر جہاد کیا یہانتک کہ جسوقت ہم حجر کے پاس تھے یکایک ہمنے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے اللھم اجعلنی من امۃ محمد المرحومۃ المغفور لہا المستجاب لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تم جا کے دیکھو یہ کیا آواز ہے مین پہاڑ مین داخل ہوا یکایک مینے ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر سفید لباس ہے اور سر سفید ہے اور ڈاڑہی سفید ہے اور طول قامت مین سو ہاتھہ سے اکثر ہے جبکہ اوس نے مجھکو دیکھا مجھسے پوچھا کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوے ہو مینے کہا ہان اوس نے کہا آپ کی طرف پلٹ کے جاؤ اور میرا سلام آپسے عرض کر دو اور کہو کہ یہ آپکا بھائی الیاس ہے وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ آپسے ملاقات کرے انس نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹکے آیا اور مینے آپ کو خبر کی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سنکر آئے جا رہے تھے اور مین آپکے ساتھ تہا یہانتک کہ جسوقت ہم اوس شخص
کے قریب پہونچے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے آگے بڑہ گئے اور مین پیچھے رہگیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس مرد نے دیرتک باہم باتین کین آپکے اور اُس کے پاس ایک شے سفرہ کی
مشابہ آسمان سے اوتری مجھکو بلایا مینے آپکے اور اوسکے ساتھ کہایا یکایک مینے دیکھا کہ اوس
سفرہ مین کماۃ ہے اور انار ہے اور مچھلی ہے اور کھجورین ہین اور کرفس ہے جبکہ مینے کہا لیا
مین کہڑا ہو گیا اور مین علیحدہ ہٹ گیا پہر ایک ابر آیا اور اوسکو اوس نے اوٹھا لیا اور مین اوسکے
کپڑون کی سفیدی کو ابر مین دیکھ رہا تھا وہ ابر آسمان کی طرف اوسکو اوٹھا سے لئے جا رہا تہا
ابن شاہین نے اور ابن عساکر نے ایسی سند سے جسمین مجہول راوی ہے واثلہ بن الاسقع
سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہکر غزوہ
تبوک مین غزا کیا یہانتک کہ جسوقت ہم جذام کے بلاد مین تھے اور ہمکو اوسوقت تشنگی تہی یکایک
ہمنے دیکھا کہ ہمارے روبرو ظروف ہین اور انگور ہین ہم ایک میل چلے گئے یکایک ہم ایک تالاب
کے پاس پہونچے جبکہ ثلث رات چلی گئی یکایک ہمنے ایک ساپکارنے والے کی آواز سنی
وہ کہتا تہا اللہم اجعلنی من امۃ محمد المرحومۃ راوی نے اوپر کی حدیث کی مثل اس حدیث کو ذکر کیا ہے
لیکن راوی نے اوس مرد کے طول قامت مین کہا ہے کہ ہمسے دو ہاتھ یا تین ہاتھ اونچا تھا۔
طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ فضالہ بن عبید سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے غزوہ تبوک کا غزا فرمایا اونٹ نہایت درجہ تہک گئے آدمیون نے آپسے اسکی شکایت کی
آپنے اون کو ایسے حال مین دیکھا کہ وہ اپنے اونٹون کو پیچھے سے ہانکتے ہین آپ ایک تنگ
جگہہ مین کہڑے ہو گئے اور آدمی اوس جگہہ مین گزرتے جاتے تھے آپنے اونٹون پر پہونکا اور
یہ دعا فرمائی اللہم احمل علیہا فی سبیلک فانک تحمل علی القوی والضعیف والرطب والیابس
فی البحر والبر وہ اونٹ سب گزر گئے اور اتنے قوی ہو گئے کہ ہم مدینہ مین داخل نہین ہوئے مگر
وہ سب اونٹ اپنی مہارین ہمسے کہینچے لئے جاتے تھے اور ہم لوگ اونکو روکتے تھے۔

ابونعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی غزوہ تبوک مین تھے اونکے سفر مین ایک عظیم الخلقت سانپ سامنے آیا آدمی اوس کے سامنے سے بہاگ گئے وہ سانپ آگے کو آیا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دیر تک کہڑا رہا آپ اپنے اونٹ پر سوار تہے آدمی اُس سانپ کی طرف دیکہہ رہے تہے پہر وہ اپنے اوپر لپٹا یہانتک کہ اوس نے راستہ چہوڑ دیا سیدہا کہڑا ہوگیا اوسوقت آدمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے پوچہا کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہے آدمیون نے عرض کی کہ اللہ تعالےٰ اور اوسکا رسول زیادہ عالم ہے آپنے فرمایا کہ وہ جنات جو میرے پاس سفیر ہو کے آئے تہے اور قرآن شریف سنتے تہے اونکے آٹھوین گروہ کا یہ ایک شخص ہے اسنے اپنے ذمہ یہ حق دیکہا کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شہر مین اوترین سلام کرے آگاہ ہو جاؤ وہ تمکو سلام کہتا ہے آدمیون نے سنکر کہا و علیہ السلام و رحمۃ اللہ۔

ابوداؤد اور بیہقی نے غزوان سے روایت کی ہے وہ تبوک مین اوترے یکایک ونہون نے ایک لنجے مرد کو دیکہا اونہون نے اوس سے اوس کے امر کو پوچہا اوس نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین ایک نخل کے پاس اوترے اور اوسکی طرف آپنے نماز پڑہی مین اور ایک لڑکا سامنے سے آیا مین دوڑ رہا تھا یہانتک کہ مین آپکے اور نخل کے درمیان سے چلا گیا آپنے فرمایا کہ اس مرد نے ہماری نماز قطع کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے نشان قدم کو قطع کردے مین آپکی اس دعا کی وجہ سے آجکے دن تک اپنے پاؤن سے کہڑا نہین ہوا۔

ابونعیم نے واقدی سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ ذوالبجادین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کو گئے عبداللہ نے عرض کی یارسول اللہ میرے واسطے شہادت کی دعا فرمایئے آپنے یہ دعا فرمائی اللھم انی احرم دمہ علی الکفار۔ اے میرے اللہ تو اس کا خون کفار پر حرام کردے اور عبداللہ سے یہ فرمایا کہ تم جسوقت اللہ تعالیٰ کے راستہ مین نکلے تو تم کو تپ آگئی تھی اوس نے

تمکو قتل کرڈالا ہے تم شہید ہو جبکہ اصحاب تبوک مین اوترے تبوک مین کچھہ دنون ٹھیرے پہر عبد اللہ ذو البجادین سے نے وفات پائی۔

ابن سعد اور بیہقی نے علاء بن محمد الثقفی کے طریق سے انس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک مین تھے آفتاب ایسی ضیا اور شعاع اور نور سے طلوع ہوا کہ گذشتہ زمانہ مین ہمینے نہین دیکھا تھا کہ وہ اس طور پر طلوع ہوا ہو جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے اونسے فرمایا مجھکو کیا ہو گیا ہے کہ مین آجکے دن آفتاب کو ایسی ضیا اور نور اور شعاع سے دیکھتا ہون کہ مینے اوسکو گذشتہ زمانہ مین نہین دیکھا تھا کہ ایسا طلوع ہوا ہو جبریلؑ نے کہا کہ آفتاب کی ضیا اور نور ہونے کا یہ سبب ہے کہ آج کے دن معاویہ بن معاویۃ اللیثی نے مدینہ مین رحلت کی ہے اللہ تعالی نے ستر ہزار فرشتے بہیجے ہین کہ اونکے جنازہ کی نماز پڑہینگے آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ کس سبب سے اونکو یہ درجہ ملا جبریل علیہ السلام نے کہا معاویہ رات اور دن اور اپنے چلنے پہرنے اور قیام اور قعود مین قل ہو اللہ احد کی کثرت کیا کرتے تھے جبریلؑ نے پوچہا کیا آپکی خواہش ہے کہ آپکے واسطے مین زمین کو پکڑلون اور آپ معاویہ پر نماز پڑہین آپنے فرمایا ہان مین چاہتا ہون پہر آپنے اونپر نماز پڑہی۔

ابن سعد اور ابو یعلی اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطا بن ابی میمونہ سے اُنہون نے انس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبرئیلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ معاویہ بن معاویۃ المزنی نے انتقال کیا ہے کیا آپ اس امر کو دوست رکہتے ہین کہ اونپر نماز پڑہین آپنے فرمایا ہان مین اس امر کو دوست رکہتا ہون۔ جبریلؑ نے اپنے دونون بازو مارے کوئی درخت اور کوئی ٹیلہ باقی نرہا مگر وہ گر پڑا اور بیٹہہ گیا اور آپکے لئے معاویہ کے جنازہ کا تخت اوٹھا لیا یہان تک کہ آپنے اوسکی طرف نظر کی اور اونپر نماز پڑہی اور آپکے پیچھے ملائکہ کی دو صفین تہین ہر ایک صف مین ستر ہزار فرشتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے پوچھا اے جبریل اللہ تعالی سے کس سبب سے یہ مرتبہ معاویہ نے حاصل کیا جبریل نے کہا معاویہ کو قل ہو اللہ احد کے ساتھ محبت تہی معاویہ کہڑے

ابونعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی غزوہ تبوک مین تھے اونکے سفر مین ایک عظیم الخلقت سانپ سامنے آیا آدمی اوس کے سامنے سے بہاگ گئے وہ سانپ آگے کو آیا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دیر تک کہڑا رہا آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے آدمی اُس سانپ کی طرف دیکھہ رہے تھے پہر وہ اپنے اوپر لپٹا یہانتک کہ اوس نے راستہ چہوڑ دیا سیدہا کہڑا ہوگیا اوسوقت آدمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے پوچہا کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہے آدمیون نے عرض کی کہ اللہ تعالے اور اوسکا رسول زیادہ عالم ہے آپنے فرمایا کہ وہ جنات جو میرے پاس سفیر ہو کے آئے تھے اور قرآن شریف سنتے تھے اونکے آٹھوین گروہ کا یہ ایک شخص ہے اسنے اپنے ذمہ یہ حق دیکہا کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شہر مین اوترین سلام کرے آگاہ ہو جاؤ وہ تمسکو سلام کہتا ہے آدمیون نے سنکر کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

ابوداؤد اور بیہقی نے غزوان سے روایت کی ہے وہ تبوک مین اوترے یکایک وںہون نے ایک لنجے مرد کو دیکہا اونہون نے اوس سے اوس کے امر کو پوچہا اوس نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین ایک نخل کے پاس اوترے اور اوسکی طرف آپنے نماز پڑہی مین اور ایک لڑکا سامنے سے آیا مین دوڑ رہا تھا یہانتک کہ مین آپکے اور نخل کے درمیان سے چلا گیا آپنے فرمایا کہ اس مرد نے ہماری نماز قطع کی ہے اللہ تعالی اس کے نشان قدم کو قطع کردے مین آپکی اس دعا کی وجہ سے آجکے دن تک اپنے پاؤن سے کہڑا نہین ہوا۔

ابونعیم نے واقدی سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ ذوالبجادین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کو گئے عبداللہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے شہادت کی دعا فرمایئے آپنے یہ دعا فرمائی اللہم انی احرم دمہ علی الکفار۔ اے میرے اللہ تو اس کا خون کفار پر حرام کردے اور عبداللہ سے یہ فرمایا کہ تم جسوقت اللہ تعالی کے راستہ مین نکلے تو تم کو تپ آگئی تھی اوس نے

تمکو قتل کر ڈالا ہے تم شہید ہو جبکہ اصحاب تبوک مین اوترے تبوک مین کچھہ دنون ٹہیرے پہر عبد اللہ
ذو البجادین سے نے وفات پائی ۔

ابن سعد اور بیہقی نے علاء بن محمد الثقفی کے طریق سے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے
کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک مین تہے آفتاب ایسی ضیا اور شعاع
اور نور سے طلوع ہوا کہ گزشتہ زمانہ مین ہمینے نہین دیکہا تہا کہ وہ اس طور پر طلوع ہوا ہو جبریل علیہ السلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے اونسے فرمایا مجھکو کیا ہو گیا ہے کہ مین آجکے دن
آفتاب کو ایسی ضیا اور نور اور شعاع سے دیکہتا ہون کہ مینے اوسکو گزشتہ زمانہ مین نہین دیکہا تھا کہ
ایسا طلوع ہوا ہو جبریل ع نے کہا کہ آفتاب کی ضیا اور نور ہونے کا یہ سبب ہے کہ آج کے دن معاویہ
بن معاویۃ اللیثی نے مدینہ مین رحلت کی ہے اللہ تعالی نے ستر ہزار فرشتے بہیجے ہین کہ اونکے
جنازہ کی نماز پڑہینگے آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچہا کہ کس سبب سے اونکو یہ درجہ ملا جبریل علیہ السلام
نے کہا معاویہ رات اور دن اور اپنے چلنے پہرنے اور قیام اور قعود مین قل ہو اللہ احد کی کثرت
کیا کرتے تہے جبریل ع نے پوچہا کیا آپکی خواہش ہے کہ آپکے واسطے مین زمین کو پکڑ لون اور آپ
معاویہ پر نماز پڑہین آپنے فرمایا ہان مین چاہتا ہون پہر آپنے اونپر نماز پڑہی ۔

ابن سعد اور ابو یعلی اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطا بن ابی میمونہ سے اُنہون نے انس رض سے
روایت کی ہے کہا ہے کہ جبرئیل ع آئے اور کہا اے محمد معاویہ بن معاویۃ المزنی نے انتقال کیا
ہے کیا آپ اس امر کو دوست رکہتے ہین کہ اونپر نماز پڑہین آپنے فرمایا ہان مین اس امر کو دوست
رکہتا ہون ۔ جبریل ع نے اپنے دونون بازو مارے کوئی درخت اور کوئی ٹیلہ باقی نرہا مگر وہ گر پڑا اور بیٹھہ
گیا اور آپکے لئے معاویہ کے جنازہ کا تخت اوٹہا لیا یہان تک کہ آپنے اوسکی طرف نظر کی اور اونپر
نماز پڑہی اور آپکے پیچہے ملائکہ کی دو صفین تہین ہر ایک صف مین ستر ہزار فرشتے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے پوچہا اے جبریل اللہ تعالی سے کس سبب سے یہ مرتبہ معاویہ
نے حاصل کیا جبریل نے کہا معاویہ کو قل ہو اللہ احد کے ساتھ محبت تہی معاویہ کہڑے

ابونعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی غزوہ تبوک مین تھے اونکے سفر مین ایک عظیم الخلقت سانپ سامنے آیا آدمی اوس کے سامنے سے بہاگ گئے وہ سانپ آگے کو آیا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دیر تک کہڑا رہا آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے آدمی اُس سانپ کی طرف دیکھ رہے تھے پہر وہ اپنے اوپر لپٹا یہانتک کہ اوس نے راستہ چھوڑ دیا سیدہا کہڑا ہوگیا اوسوقت آدمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہے آدمیون نے عرض کی کہ اللہ تعالےٰ اور اوسکا رسول زیادہ عالم ہے آپنے فرمایا کہ وہ جنات جو میرے پاس سفیر ہو کے آئے تھے اور قرآن شریف سنتے تھے اونکے آٹھوین گروہ کا یہ ایک شخص ہے اسنے اپنے ذمہ یہ حق دیکھا کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شہر مین اوترین سلام کرے آگاہ ہو جاؤ وہ تمسکو سلام کہتا ہے آدمیون نے سنکر کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

ابوداؤد اور بیہقی نے غزوان سے روایت کی ہے وہ تبوک مین اوترے یکایک وہنون نے ایک سنجے مرد کو دیکہا اونہون نے اوس سے اوس کے امر کو پوچھا اوس نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین ایک نخل کے پاس اوترے اور اوسکی طرف آپنے نماز پڑہی مین اور ایک لڑکا سامنے سے آیا مین دوڑ رہا تھا یہانتک کہ مین آپکے اور نخل کے درمیان سے چلا گیا آپنے فرمایا کہ اس مرد نے ہماری نماز قطع کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے نشان قدم کو قطع کردے مین آپکی اس دعا کی وجہ سے آجکے دن تک اپنے پاؤن سے کہڑا نہین ہوا۔

ابونعیم نے واقدی سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ ذوالبجادین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کو گئے عبداللہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے شہادت کی دعا فرمایئے آپنے یہ دعا فرمائی اللھم انی احرم دمہ علی الکفار۔ اے میرے اللہ تو اس کا خون کفار پر حرام کردے اور عبداللہ سے یہ فرمایا کہ تم جبوقت اللہ تعالیٰ کے راستہ مین نکلے تو تم کو تپ آگئی تھی اوس نے

تمکو قتل کر ڈالا ہے تم شہید ہو جبکہ اصحاب تبوک مین اوترے تبوک مین کچھہ دنون ٹھیرے پہر عبداللہ
ذوالبجادین نے وفات پائی۔

ابن سعد اور بیہقی نے علاء بن محمد الثقفی کے طریق سے انسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے
کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک مین تھے آفتاب ایسی ضیا اور شعاع
اور نور سے طلوع ہوا کہ گزشتہ زمانہ مین ہمنے نہین دیکھا تھا کہ وہ اس طور پر طلوع ہوا ہو جبریل علیہ السلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے اونسے فرمایا مجھکو کیا ہو گیا ہے کہ مین آجکے دن
آفتاب کو ایسی ضیا اور نور اور شعاع سے دیکھتا ہون کہ مینے اوسکو گزشتہ زمانہ مین نہین دیکھا تھا کہ
ایسا طلوع ہوا ہو جبریلؑ نے کہا کہ آفتاب کی ضیا اور نور ہونے کا یہ سبب ہے کہ آج کے دن معاویہ
بن معاویۃ اللیثی نے مدینہ مین رحلت کی ہے اللہ تعالی نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہین کہ اونکے
جنازہ کی نماز پڑہینگے آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ کس سبب سے اونکو یہ درجہ ملا جبریل علیہ السلام
نے کہا معاویہ رات اور دن اور اپنے چلنے پہرنے اور قیام اور قعود مین قل ہو اللہ احد کی کثرت
کیا کرتے تھے جبریلؑ نے پوچھا کیا آپکی خواہش ہے کہ آپکے واسطے مین زمین کو پکڑ لون اور آپ
معاویہ پر نماز پڑہین آپنے فرمایا ہان مین چاہتا ہون پہر آپنے اونپر نماز پڑہی۔

ابن سعد اور ابو یعلی اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطا بن ابی میمونہ سے اُنہون نے انسؓ سے
روایت کی ہے کہا ہے کہ جبرئیلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ معاویہ بن معاویۃ المزنی نے انتقال کیا
ہے کیا آپ اس امر کو دوست رکہتے ہین کہ اونپر نماز پڑہین آپنے فرمایا ہان مین اس امر کو دوست
رکہتا ہون۔ جبریلؑ نے اپنے دونون بازو مارے کوئی درخت اور کوئی ٹیلہ باقی نرہا مگر وہ گر پڑا اور بیٹھہ
گیا اور آپکے لئے معاویہ کے جنازہ کا تخت اوٹھا لیا یہان تک کہ آپنے اوسکی طرف نظر کی اور اونپر
نماز پڑہی اور آپکے پیچھے ملائکہ کی دو صفین تہین ہر ایک صف مین ستر ہزار فرشتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے پوچھا اے جبریل اللہ تعالی سے کس سبب سے یہ مرتبہ معاویہ
نے حاصل کیا جبریل نے کہا معاویہ کو قل ہو اللہ احد کے ساتھ محبت تھی معاویہ کھڑے

اور بیٹھے اور جاتے اور آتے اور ہرحال مین اس سورۃ کو پڑہتے تتے۔

بیہقی اور ابن مندہ نے (صحابہ) مین ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے یزید بن رومان اور عبد اللہ بن ابی بکرؓ نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکیدر کی طرف بہیجا جو بنی کندہ مین کا ایک مرد تہا اور دومہ کا بادشاہ تہا اور نصرانی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد سے فرمایا تم اوسکو ایسے حال مین پاؤگے کہ وہ گاے کا شکار کرتا ہوگا خالد چلے گئے یہانتک کہ جسوقت اکیدر کے قلعے سے آنکہہ پڑنے کی مقدار کا فاصلہ تہا صاف چاندنی رات تہی اکیدر اپنی چہت پر تہا اور اوس کے ساتہہ اوسکی عورت تہی ایک گاے آئی اور اوس کے قصر کے دروازہ پر اپنے سینگ رگڑ رہی تہی اکیدر کی بی بی نے اوس سے پوچہا کیا تو نے کبہی اسکی مثل دیکہا ہے کہ گاے دروازہ پر آکے سینگ رگڑے اکیدر نے کہا واللہ مینے کبہی نہین دیکہا اوسکی عورت نے پوچہا کیا اسکی مثل کو کسی نے چہوڑا ہے اکیدر نے کہا ایسے شکار کو کسی نے نہین چہوڑا اکیدر اپنے مکان کی چہت پر سے اوترا اور اپنے گہوڑے پر زین لگانے کے واسطے امر کیا اوسپر زین باندہا گیا اور اکیدر کے ساتہہ اوسکے اہلبیت کا ایک گروہ سوار ہوا وہ لوگ اپنے چہوٹے نیزے لیکر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار اوسکو مل گئے اور اوسکو اونہون نے پکڑ لیا بنی سطے مین کے ایک مرد نے جس کا نام بجیر بن بجرہ تہا اس باب مین یہ اشعار کہے ہین۔

| | |
|---|---|
| تبارک سایق البقرات انی | رایت اللہ یہدی کل ھاد |

ترجمہ۔ مبارک ہے گایون کا چلانے والا مینے اللہ تعالی کو دیکہا ہے وہ ہر ایک ہادی کو ہدایت کرتا ہے ۱۲

| | |
|---|---|
| فمن یک حایدا عن ذی تبوک | فانا قد امرنا بالجہاد |

ترجمہ۔ جو شخص ذی تبوک سے منہہ پہیرنے والا ہے تو ہم اوس کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے امر کئے گئے ہین ۱۲

نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار سنکر یہ دعا دی لا یفضض اللہ فاک بجیر پر نوے سال آئے بجیر کی نہ کوئی داڑہ ہلی اور نہ کوئی دانت ہلا۔

ابن مندہ اور ابن السکن اور ابونعیم ان کل علما نے (صحابہ) مین ابی المعارک الشماخ بن معارک بن مرۃ بن صخر بن البجیر بن بجرۃ الطائی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے میرے باپ نے میرے دادا سے میرے دادا نے اپنے باپ بجیر بن بجرہ سے حدیث کی ہے کہا ہے مین خالدؓ کے لشکر مین تہا جسوقت خالد بن الولید کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر دومہ کی طرف بہیجا تہا اور آپنے خالد سے فرمایا کہ تم اکیدر کو ایسے وقت مین پاؤگے کہ وہ گاے کا شکار کرتا ہوگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تعریف فرمائی تہی وہ چاندنی رات مین گہر سے نکلا ہتا ہمنے اکیدر کو پالیا اور ہمنے اوسکو پکڑ لیا جبکہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو مینے آپکے سامنے اشعار پڑہے اوتہین اشعار مین سے یہ شعر ہے ؎

| تبارک سایق البقرات انی | | رایت اللہ یہدی کل ہاد | |
|---|---|---|---|

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار سنکر یہ دعا دی لایفضض اللہ فاک اونپر نوے سال کی عمر ہوئی اون کا کوئی دانت نہین ہلا۔

بیہقی نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے ایسے حال مین متوجہ ہوئے کہ مدینہ کی طرف پلٹنے والے تہے آپنے خالد بن الولید کو چار سو بیس سوارون مین اکیدر دومۃ الجندل کی طرف بہیجا خالد نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ دومۃ الجندل مین ایسے حال مین کیا کرسکین گے کہ وہان اکیدر رہے سوا اسکے نہین ہے کہ ہم لوگ دومہ کو مسلمانون کی ایک جماعت کے ساتہہ جاتے ہین یعنی تہوڑے آدمی ہین اور اکیدر صاحب لشکر بڑا زبردست آدمی ہے آپنے فرمایا یقین ہے اللہ تعالی تمکو اکیدر کو ملا دیگا وہ شکار کرتا ہوگا تم دومہ کی کنجی اپنے ہاتہہ مین لےلوگے اور اکیدر کو پکڑلوگے اللہ تعالی دومہ تم کو فتح کردیگا خالد چلے گئے یہانتک کہ جسوقت دومہ کے پاس پہونچے تو اوس کے پیچہے اس لئے اوترے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر فرمایا تہا یقین ہے تم اوس سے ایسے وقت مین ملوگے جو وہ شکار کرتا ہوگا اس درمیان کہ خالد اور اونکے اصحاب رات مین چار ہے تہے یکایک ایک گائے آموجود

ہوئی یہانتک کہ وہ گائے قلعہ کے دروازہ سے اپنے آپ کو رگڑ رہی تہی اوسوقت اکیدر شراب پی رہا تھا اور اپنی دو بی بیون کے درمیان قلعہ مین گا رہا تھا اوسکی دونون عورتونمین سے ایک عورت نے قلعہ کے اوپر سے جہانکا اوس نے ایک گائے دیکھی کہ قلعہ کے دروازے سے اور دیوار سے رگڑ رہی ہے اوسکی عورت نے کہا آجکی رات کی مثل مینے کوئی جانور گوشت مین نہین دیکھا اکیدر نے عورت سے پوچہا وہ کیا شے ہے اوسکی عورت نے کہا یہ گائے ہے کہ دروازے اور دیوار سے رگڑ رہی ہے یہ سنکر اکیدر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اوس کے غلام اور گہر کے لوگ اوس کے ساتھ سوار ہوئے یہانتک کہ خالد اور اصحاب خالد کی طرف گزرا اُنہون نے اکیدر اور اوسکے ساتھیون کو پکڑ لیا اور اُن کو باندہ ڈالا خالدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یاد کیا اکیدر نے کہا واللہ ہمنے اوس گائے کو ہرگز نہین دیکھا کہ ہمارے پاس آئی ہو مگر آجکی رات مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ جسوقت مین اوس گائے کے پکڑنے کا ارادہ کرونگا تو اوس کے لئے آج کے دن اور اور دو دن مین سوار ہونگا۔

بیہقی نے بلال بن یحیی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین پر امیر بنا کے ابوبکرؓ کو دومۃ الجندل کی طرف بہیجا اور خالدؓ کو اعراب پر امیر بنا کے ابوبکرؓ کے ساتھ بہیجا اور آپنے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ تم لوگ اکیدر دومہ کو ایسے حال مین پاؤگے کہ وحشی جانور کا شکار کرتا ہوگا اوسکو گرفتار کرنے کے طور پر گرفتار کرلیجو اور میرے پاس اوس کو بہیجدیجیو اصحاب گئے اور جس طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اکیدر کو شکار مین پایا اونہون نے اوسکو پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجدیا۔ اور اس حدیث کی روایت ابن مندہ نے صحابہ مین بلال بن یحیی کے طریق سے حذیفہ سے موصول طور پر کی ہے۔

بیہقی نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹے یہانتک کہ جسوقت آپ بعض راستہ مین تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

کچھہ آدمیون نے جو آپ کے اصحاب مین سے تھے مکر کیا اور اُنہون نے یہ مشورہ کیا کہ راستہ مین
آپکو ٹیلہ پر سے گرادین اور اس امر کے واسطے آمادہ ہو گئے اور انہون نے ڈہاٹے باندہ لیے جبکہ
آدمی ٹیلہ کے پاس پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کو حکم دیا کہ اون آدمیون کو پلٹا
دین حذیفہ اپنا آنکڑا لیکر اون کے سامنے گئے اور اون کے اونٹون کے منہون پر مارا اور اون کو
ایسے حال مین دیکھا کہ وہ لوگ ڈہاٹے باندہے ہوئے ہین اللہ تعالیٰ نے اونمین رعب پیدا کر دیا۔
اونہون نے یہ گمان کیا کہ آپ پر اون کا مکر ظاہر ہو گیا اون آدمیون نے جلدی کی یہانتک کہ آدمیون
مین مل گئے حذیفہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ سے پوچھا کیا تمکو معلوم ہوا اون کا
کیا احوال تھا اور اونہون نے کیا ارادہ کیا تھا حذیفہ نے کہا مجھکو علم نہین ہے آپنے فرمایا کہ اُنہون
نے یہ مکر کیا تھا کہ وہ میرے ساتھ جاوین یہانتک کہ جسوقت مین ٹیلہ پر چڑہون وہ مجھکو اوسپر سے
گرادین اور بیہقی نے اِس حدیث کی مثل ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے آپنے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اون آدمیون کے نامون سے اور اون کے باپون کے نامون سے مجھکو خبر
کر دی ہے اور مین اون کی خبر تم کو دونگا آپنے حذیفہ سے بارہ آدمیون کے نام بیان کر دیے

بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور اوسکو آگے سے چلا رہا تھا اور عمار
اوسکو پیچھے سے ہانک رہے تھے یہانتک کہ جسوقت ہم لوگ ٹیلہ پر تھے یکایک مینے بارہ شتر
سوارون کو موجود پایا کہ وہ ٹیلہ مین سامنے سے آ گئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا
آپنے اون کو ایک ڈانٹ دی وہ پیٹھہ پھیر کے بھاگ گئے آپنے ہمسے پوچھا کیا تم نے قوم کے
لوگون کو پہچانا ہمنے کہا ہمنے نہین پہچانا وہ لوگ ڈہاٹے باندہے ہوئے تھے آپنے فرمایا کہ وہ لوگ
منافق ہین اور روز قیامت تک منافق رہین گے کیا تم لوگ جانتے ہو اونہون نے کیا ارادہ کیا تھا ہمنے
عرض کی کہ ہم نہین جانتے آپنے فرمایا اونہون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیلہ مین
زحمت دین اور اوسپر سے گرادین پھر آپنے اونپر بد دعا کی اللھم ارمھم بالدبیلة ہمنے پوچھا یا رسول اللہ

دبیلہ کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ آگ کا شعلہ ہے جو اون مین سے ایک کے نیاط قلب پر گریگا اور ہلاک کر دے گا۔

مسلم نے حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب مین بارہ منافق ہین کہ وہ جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ مین داخل ہو۔ اور یہ محال ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے مین داخل ہو اون منافقین میں آٹھ شخص ہین جن کو دبیلہ کفایت کریگا دبیلہ آگ کا شعلہ ہے جو اونکے شانون کے درمیان ظاہر ہوگا یہانتک کہ اون کے سینون سے نکلے گا۔

# یہ باب اسود کے غزوہ کے بیان مین ہے

سیف نے (کتاب الردۃ) مین کہا ہے ہمسے مستیز بن یزید نے عروہ بن غزیۃ الدثنی سے اونہون نے ضحاک بن فیروز سے اونہون نے جشیش الدیلمی سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ وبرہ بن یحینس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خط ہمارے پاس لیکر آئے آپنے اوس خط مین ہم کو اپنے دین پر قایم رہنے اور جنگ پر جانے اور اسود کذاب کے ساتھ عمل کرنے کے لئے امر کیا تھا ہمنے اسود سے جنگ کی یہانتک کہ ہمنے اسود کو قتل کر ڈالا اور آدمیون کی طرف اوس کا سر ڈالدیا اور ہمنے غارتگری کی اور ہمنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر لکھی آپ اسوقت زندہ تھے آپ کو اوسی رات وحی آگئی آپنے اپنے اصحاب کو اس کی خبر کی ہمارے قاصد آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر الصدیق کے پاس آئے حضرت ابوبکر الصدیق ہی نے ہمارے خط کا جواب ہمکو دیا۔

دیلمی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس رات مین اسود العنسی قتل کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آسمان سے اوسکی خبر آئی آپ مکان سے نکلے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اسود آجکی رات قتل کیا گیا اسود کو اس مبارک مرد نے قتل

لیا ہے جو مبارک لوگوں کے اہلبیت سے ہے کسی نے پوچھا وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا وہ فیروز ہے اور فرمایا فاز فیروز خیر کے ساتھ فیروز نے فیروزی اور فتحمندی پائی۔

# خاتمہ جلد اول ترجمہ خصایص کبریٰ موسوم بہ معجزات نبی الورا

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر ونشہد ان سیدنا ونبینا محمدا عبدہ ورسولہ قد جاء بالحق والمعجزات الزاہرات الباہرات والآیات البینات المحکمات فہدا بہا الخلق الی سبیل السلام وبشرہم بالفوز بدار السلام فصلی وسلم علیہ وعلی الہ السادۃ الکرام وصحبہ ذوی المجد والاحترام بتوفیق لم یزلی وعنایت سرمدی کتاب عمان جواہر معجزات وآیات رسالت خیر البشر شافع روز محشر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موسوم بہ خصائص کبریٰ مولفہ امام ہمام قدوہ علماے اعلام محی سنت نبویہ خضر راہ ہدایت امت محمدیہ ذو المجد الباہر والشرف الزاہر جلیل الحسنات جمیل الصفات مولینا الشیخ جلال الدین السیوطی انار اللہ برہانہ وعم علی البرایا احسانہ کا مبارک ترجمہ بلا تکلف اور صاف عبارات بین عامہ خلائق کی افادت کی غرض سے خادم العلما محمد عبد الجبار خان الشہیر بالآصفی النظامی منتظم مرافعہ محکمہ عالیہ معتمدی صرفخاص نظام دکن ابن حافظ محمد عبد الرزاق خان ابقاہ اللہ ابن الورع الزاہد مولانا الجلیل الہمام مولوی حافظ محمد عبد اللہ خان مصطفیٰ آبادی برد اللہ مضجعہ نے بعہد دولت علیہ فخر الملوک والسلاطین حارس الاسلام حامی دین متین کہف الامم ملاذ العرب والعجم آصف شوکت سکندر صولت ناصر الملۃ والدین افضل السلاطین محبوب قلوب العالمین ظل اللہ فی الارضین فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک قدر قدرت اعلیحضرت النواب میر عثمان علیخان بہادر آصفجاہ نظام سابع دکن لازالت اعلام شوکتہ رافعۃ وبنود دولتہ خافقۃ تکمیل کو پہونچایا اللہ تعالیٰ جلشانہ و

عم نوالہ کے عام فیض اور اوسکے حبیب اکرم کے خاص قبول سے یہ امید ہے کہ یہ گوہر خیز دریاے اسرار رسالت ہمیشہ سطح ارضی پر خیر و سعادت سے موجزن رہے گا اور غواصان بحر اخلاص نبوی کے دامان قلوب کو گوہر ہاے محبت دین اور اعزاز اسلامی سے مملو رکھے گا۔

کارپردازان نامی مطبع ممالک ہندوستان مفید عام آگرہ نے اس مبارک ترجمہ کی طبع اور اشاعت مین اپنی دلی کوشش اور موفورہ سعی سے جو کچھہ اہتمام فرمایا ہے امید ہے کہ ناظرین والا نظر مہتمم ذوالمناقب والمفاخر المعظم المکرم منشی محمد قادر علیخان صاحب صوفی کے زیادہ تر ممنون ہون گے اور قابل قدر کوشش کی تحسین فرماوین گے کہ اُنھون نے عام سیرابی قلوب صافیہ کے لئے اپنے مطبع کے سرچشمہ افادت کو کس دریا دلی سے جاری فرمایا ہے اور چشمہ سے ایک ایسا بحر ذخار بنایا ہے جو اقطار عالم مین قیامت تک عام فیض سے موجزن رہے گا اور لب تشنگان وادی اخلاص نبوی کو ہمیشہ سیراب رکھے گا